شرح

طیبۃ النشر

فی

القراءات العشر المتواترۃ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

استاذ القراء والمجودین، الشیخ القاری المقری

محمد ادریس العاصم مدظلہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

قرائت اکیڈمی ®
لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ ﷺ

((ان هذا القرآن علی سبعة احرف فاقرءوا ما تيسر منه.))

[متفق عليه]

شرح

طیبۃ النشر

تالیف

استاذ القراء والمجودین القاری المقری

محمد ادریس العاصم

فاضل مدینہ یونیورسٹی

قراءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 37122423

0300 - 4785910, 0332-4785910

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتباہ

قرآت اکیڈمی® کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت
کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ
قرآت اکیڈمی® کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز
نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

23515
ادریس

کتاب .... شرح طیبۃ النشر
تالیف .... حضرت قاری محمد ادریس العاصم دامت برکاتہم
ایڈیشن .... اوّل
ناشر .... قرآت اکیڈمی®

مکتبۃ الرحمانیۃ
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
19899

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض شارح

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وعلی اله واصحابه اجمعین.

اللہ وحدہ لاشریک کا بے انتہا شکر واحسان ہے کہ اس نے قراءات عشرہ کبریٰ میں محقق فن علامہ محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ کی نظم "طیبة النشر" کی شرح کرنے کی توفیق بخشی۔ علامہ موصوف رحمہ اللہ نے اس میں اپنی مایہ ناز تصنیف "النشر فی القراء ات العشر" کے مسائل کو نظم فرمایا ہے۔ لہٰذا مایہ ناز تصنیف کا اختصار بھی مایہ ناز ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طیبۃ النشر میں علامہ جزری رحمہ اللہ نے اختصار کے باوجود جس طرح "الشاطبیہ" اور "الدرہ" سے زائد وجوہ اور قراءات کو جمع فرمایا ہے یہ انہی کا کارنامہ ہے۔ راقم السطور نے تقریباً دس بارہ سال قبل شرح طیبۃ النشر کا ارادہ کیا۔ پروگرام یہ تھا کہ قراءات عشرہ صغریٰ اور قراءات عشریٰ کبریٰ کا باہمی تقابل بھی شرح میں ساتھ ساتھ دیا جائے۔ طرق کی تطبیق، وجوہ کی ثقاہت وضعف، توجیہات قراءات وغیرہ غرض بہت تفصیلی انداز میں کام کیا جائے۔ مگر گرانی کے بوجھ تلے دبے ہوئے معاشی لحاظ سے پتلی حالت کے شکار دینی مدارس کے طلاب کا خیال پھر ذہن میں آیا تو شرح میں سے مذکورہ نکات کو خارج کر دیا۔ یہ وہ انداز تھا جس نہج پر میرے قابل فخر استاذ گرامی قدر استاذ القراء والمجودین شیخ العرب والعجم فضیلۃ الشیخ عبدالفتاح السید العجمی المرصفی رحمته الله علیه ورحمة واسعه نے مجھے پڑھانے کے دوران اختیار فرمایا تھا۔

اب یہ شرح طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے میں نے دیگر شارحین حضرات کی بجائے اس میں بہت زیادہ تسہیلی انداز کو اختیار کیا ہے پہلے (ت) کے عنوان سے ترجمہ ہے پھر (ل) کے عنوان سے حل لغت ہے یہاں یہ یاد دہانی کراتا چلوں کہ افعال میں ماضی، مضارع اور امر وغیرہ کے صیغوں میں مصدر کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (ف) کے عنوان سے تشریحی فوائد ہیں۔ جابجا (ط) کے عنوان سے طرق کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ طرق کی تفصیل بیان کرنے میں انداز یہ رکھا گیا ہے کہ جو وجہ "الشاطبیہ" یا "الدرہ" میں بیان ہو چکی ہے اور اب طیبہ میں بھی بیان ہو رہی ہے اسے صرف بطریق شاطبیہ یا بطریق درہ سے موسوم کیا گیا ہے اور جو وجہ صرف طیبہ میں وارد ہے اسے بطریق طیبہ کا نام دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز (ط) کا عنوان ہر جگہ موجود نہیں ہے بلکہ اکثر مواقع پر قراءات کے ہمراہ ہی طرق بھی بیان کر دیے گئے ہیں۔ شرح مذکور کی تیاری میں شاطبیہ اور درہ کی بہت سی شروح سے استفادہ کیا گیا ہے نیز علامہ احمد الجزری رحمہ اللہ، علامہ نویری رحمہ اللہ کی شروح طیبہ، الکواکب الدری شرح طیبہ مؤلفہ استاذ گرامی قدر الشیخ صادق قمحاوی رحمہ اللہ اور اردو شروح میں "توضیح العشر شرح طیبۃ النشر" للشیخ المقری عبداللہ مراد آبادی رحمہ اللہ اور "المراءۃ النیرہ شرح طیبۃ" للشیخ المقری رحیم بخش رحمہ اللہ ہمیشہ پیش نظر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ "النشر فی القراءات العشر" للشیخ المحقق علامہ جزری رحمہ اللہ اور اس کا اردو ترجمہ "کشف النظر شرح النشر" للشیخ المقری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ بھی زیر مطالعہ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مؤلفین کرام اور شارحین عظام کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قبروں کو منور فرمائے۔ آمین

یہاں راقم یہ عرض کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہے کہ شرح مذکور کی تالیف کے بعد راقم مختلف عوارض میں پھنسا رہا پہلے پروف کی تو پروف ریڈنگ راقم نے کی مگر پھر ضعف بصارت اور خرابی صحت کی وجہ سے دیگر پروف کی پروف ریڈنگ نہ کر سکا اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائے عزیزم استاذ القراء قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ اللہ فاضل قراءات عشرہ صغریٰ وعشرہ کبریٰ وصدر شعبہ مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور کو کہ انہوں نے مکمل طور پر اس کی پروف ریڈنگ کی اور اس شرح کو بغور پڑھا۔ نیز اس کے طباعتی امور اور زیب و زینت کی عزیزم جناب قاری عزیر احمد التھانوی سلمہ اللہ نے نگرانی کی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کی پرخلوص سعی ومحنت کو قبول فرمائے۔ آمین

شرح آپ کے سامنے ہے میں نے کوشش کی ہے کہ کوئی علمی نکتہ یا پہلو تشنہ نہ رہے اور اس کے ہمراہ بات بہت زیادہ طویل بھی نہ ہونے پائے اس میں راقم کس حد تک کامیاب ہوا ہے یہ فیصلہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں۔ اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ شرح مذکور میں عزیز طلباء کی سہولت کی خاطر ترجمہ میں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ جو ان کے لیے شعر کو حل کرنے اور اس سے قرآءت اخذ کرنے میں آسان ہو۔ میرا مقصد نہ تو لفظی ترجمہ کرنا تھا اور نہ ہی بامحاورہ ترجمہ بلکہ عزیز طلباء کو قرآءت سمجھانا مقصود تھا اور الحمد للہ اس میں کامیاب بھی رہا ہوں۔ نیز شرح مذکور میں عزیز طلباء کی سہولت کی خاطر زیر، زبر اور پیش کو مفتوح، مکسور اور مضموم کہنے پر اکتفا کیا ہے۔ جر۔ رفع اور نصب کے الفاظ نہیں لائے گئے ہیں۔ ان تمام تسہیلی نکات کے باوجود غلطی اور خطاء کا امکان بہرحال موجود ہے اہل علم حضرات اور دوستوں سے درگزر کی درخواست ہے۔

میں اس شرح کو اپنے قابل فخر اساتذہ قرآءات استاذ القراء والمجودین الشیخ القاری المقری سیدی وسندی اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ (م ۱۴۱۲ھ) اور استاذ القراء والمجودین الشیخ القاری المقری سیدی وسندی عبدالفتاح السید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعجمی المرصفی نور اللہ مرقدہ (م ۱۴۰۹ھ) کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کی محبتوں، محنتوں اور سب سے بڑھ کر ان کی دعاؤں کی بدولت یہ بندہ حقیر خدمت قرآن وقرآءت میں مصروف ہے اللہ تعالیٰ میرے ان دونوں قابل فخر اساتذہ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔ آمین۔

میں جناب القاری المقری محمد عبد الملک شہزادہ صاحب دامت برکاتہم صدر شعبہ تجوید وقراءات دار العلوم کراچی کا بھی ممنون ومشکور ہوں کہ وہ شرح مذکور کی تالیف کے لیے ہر دم مجھ سے تقاضا کرتے رہے۔ نیز تحریرات سے متعلق علمی بحث پر بھی انہوں نے شرح مذکور میں لکھنے کے لیے راقم کو کہا مگر تدریسی مصروفیات اور خرابی صحت اس امر سے مانع رہیں۔ ان شاء اللہ العزیز وقت ملا تو پھر کبھی اس موضوع پر علیحدہ سے کچھ تالیف کریں گے۔

یہ صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کا بہت ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے مجھ حقیر کو "طیبة النشر" کی شرح لکھنے کا اعزاز بخشا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ مجھے زندگی کے شب وروز میں ہر وقت قرآن اور قراءات کی خدمت میں مصروف عمل رکھے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس شرح کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت بخشیں اور اسے میرے لیے اور میرے شفیق والدین کرام رحمہما اللہ کے لیے اور میرے جمیع اساتذہ عظام رحمہم اللہ کے لیے توشۂ آخرت بنائیں اور دلی تمنا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک راقم کو روز محشر خادمین قرآن کی صفوں میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقه وعلی اله واصحابه اجمعین برحمتك يا ارحم الراحمين

خادم قرآن وعلوم قرآن

محمد ادریس العاصم عفی عنہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی المدینۃ المنورہ

حال مدیر تعلیم المدرسۃ العالیہ

تجوید القرآن اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

م/۴۔ مارچ ۲۰۱۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ف) خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قراءات العشر المتواترہ کی مایہ ناز کتاب "طیبة النشر" کو بسملہ سے شروع کیا ہے۔

علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درج ذیل وجوہ کی بناء پر کیا ہے۔

﴿اوّل﴾ قرآن کی اتباع کی گئی ہے کیونکہ قرآن حکیم میں بھی پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لائی گئی ہے۔

﴿دوم﴾ حدیث پر عمل کیا گیا ہے جیسا کہ صحیح ابن حبان میں وارد ہے۔

((كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ.)) (ابن حبان)

"یعنی ہر وہ ذی شان کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔"

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کے ساتھ کامل اور پوری موافقت حاصل کرنے کی غرض سے بسم اللہ کو نثر میں ہی لائے ہیں۔ جبکہ علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی و وجه التهانی فی القراءات السبع" میں بسم اللہ کو نظم کیا ہے۔

یہاں راقم اللہ وحدہ لاشریک کے دربار عالی میں عاجزانہ طور پر عرض گزار ہے کہ اے اللہ وحدہ لاشریک جس طرح آپ نے اس شرح کا آغاز بابرکت کروایا ہے اُسی طرح اس کی تکمیل بھی بابرکت طریقے پر کرائیں آمین یارب العالمین۔

اَلْمُقَدِّمَهْ (۱۰۲)

(۱) قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الْجَزَرِىْ	يَا ذَاالْجَلَالِ ارْحَمْهُ وَاسْتُرْ وَاغْفِرِ

(ت) کہتا ہے محمد جو کہ جزری کا بیٹا ہے کہ اے عظمت وجلال والی ذات اس پر رحم فرما اور اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور اس کے گناہوں کی مغفرت فرما۔

(ل) قَالَ يَقُوْلُ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے فعل ماضی اس نے کہا۔ يَا ذَاالْجَلَالِ يَا حرف ندا (اے) بزرگی والی ذات، يَا ذَاالْجَلَالِ جملہ معترضہ ہے۔ اِرْحَمْهُ، رَحِمَ يَرْحَمُ سے فعل امر تو رحم فرما۔ اُسْتُرْ سَتَرَ يَسْتُرُ سے یہ بھی فعل امر ہے پردہ پوشی فرما۔ اِغْفِرْ، غَفَرَ يَغْفِرُ سے فعل امر ہے مغفرت فرما۔

(ف) علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے عام مصنفین و مؤلفین کے مانند بسملہ کے بعد حمد باری کو بیان نہیں فرمایا بلکہ اول اپنا تعارف کرایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل علم قرآءت علوم نقلیہ میں سے ہے اور علم نقلیہ میں جب تک ناقل اور قائل کا علم نہ ہو اس وقت تک اس کے منقولات اور اقوال پر شرعاً وعقلاً کوئی اعتبار و اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بسملہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد سب سے پہلے اپنا تعارف کروایا تا کہ آئندہ کا کلام ناقل کے لیے سند ہو۔

نیز یہ سنت رسول ﷺ کی پیروی بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کوئی نامہ مبارک تحریر کرواتے یا کسی کو جواب لکھواتے تو شروع میں اپنا تعارف لکھواتے تھے جیسے "من محمد رسول الله یا محمد بن عبدالله" وغیرہ۔

"الجزری" جزیرہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی کی طرف منسوب ہے جو کہ بلاد مشرق میں واقع ہے۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن الجزری الدمشقی الشافعی م ۸۳۳ھ

۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا يَسَّرَهُ		مِنْ نَشْرِ مَنْقُوْلِ حُرُوْفِ الْعَشَرَهْ

(ت) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اس نے دس ائمہ قراءات کی منقول شدہ قراءات کی وجوہ کو آسان کیا۔

(ل) اَلْحَمْدُ، سب تعریفیں حَمِدَ يَحْمَدُ سے تعریف کرنا۔ يَسَّرَهُ اس کو آسان کر دیا باب تفعیل سے ثلاثی مزید فیہ آسان کرنا۔ نَشْرٌ، پھیلانا، شائع کرنا۔ مَنْقُوْلٌ، نقل کرنا نَقَلَ يَنْقُلُ سے اسم مفعول نقل کیا گیا۔

(ف) ناظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے تعارف کے بعد حمدلہ کے کلمات لائے ہیں اور حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں بھی قرآن کی اتباع کر رہے ہیں کہ قرآن کریم میں پہلے بسملہ ہے اور اس کے بعد الحمد للہ ہے نیز حدیث کا بھی اتباع ہے۔ ابوداود کی روایت ہے "كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَّا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ" یعنی ہر عالی مرتبت کام جو الحمد للہ سے شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت ہوتا ہے۔ حُرُوْفُ الْعَشَرَهْ سے مراد یہ ہے کہ اس قصیدہ میں دس ائمہ قرآءت کی قراءات متواترہ بیان فرمائیں گے سات ائمہ اور ان کے رواۃ تو وہ ہیں جن کی قراءات "شاطبیہ" میں بیان ہوئی ہیں اور تین ائمہ اور ان کے رواۃ وہ ہیں جن کی قراءات کا بیان "الدرة المضیئة" میں ہوا ہے۔ پس ان دس ائمہ کی قراءات متواترہ میں وہ زائد وجوہ جو تواتر کے ساتھ حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی ہیں ان سب کو بیان کریں گے۔

نوٹ: شاطبیہ اور الدرہ میں بیان کردہ قراءات کو عشرہ صغری کہتے ہیں اور طیبۃ النشر میں بیان کردہ قراءات کو عشرہ کبری کہتے ہیں۔ گویا اس نظم میں "القراءات العشر الکبری المتواترہ" بیان کی جائیں گی۔

۳ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ السَّرْمَدِىْ		عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدِ

(ت) پھر صلوۃ و سلام نازل ہو مسلسل اور لگاتار، منتخب و برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر۔

(ل) اَلصَّلٰوةُ، صَلّٰى يُصَلِّىْ صَلَاةً و تَصْلِيَةً سے بمعنی دعا کرنا، درود، رحمت، اَلسَّلَامُ سَلَّمَ يُسَلِّمُ سلام کہنا۔ اَلسَّرْمَدِىْ، ہمیشہ، جس کی نہ ابتداء معلوم ہو اور نہ انتہا۔ اَلْمُصْطَفٰى برگزیدہ، چنے ہوئے۔

(ف) اس شعر میں آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا حکم دیا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اے ایمان والو تم نبی ﷺ پر درود بھیجو اور اچھی طرح سے سلام بھیجتے رہا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کھجوروں کے ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے خدشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی ہے میں آپ ﷺ کے نزدیک آیا کہ دیکھوں تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے خدشہ ہوا کہ خدانخواستہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں اس تحقیق کے لیے حاضر ہوا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے اور فرمایا کہ کیا میں آپ ﷺ کو ایک خوشخبری نہ سناؤں۔

((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ.))

''یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ سے فرمارہے ہیں کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے میں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام بھیجے میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔'' (مسند احمد)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے۔

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَّمْ تَنْزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ.)) (نزل الابرار)

''یعنی جو کسی کتاب کی تالیف میں مجھ پر درود لکھے گا تو فرشتے ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔'' ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَّمْ تَنْزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ.))

(شرف اصحاب الحدیث)

''یعنی جو شخص مجھ پر کتاب میں درود لکھے گا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔''

محمد بن ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا میں نے پوچھا ابا جان اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بخش دیا میں نے پوچھا کس عمل کی وجہ سے انہوں نے جواب دیا کہ صرف اس عمل کی وجہ سے کہ میں جب بھی حدیث لکھتا اور اس میں آپ کا نام مبارک آتا تو ﷺ ضرور لکھا کرتا تھا۔ (شرف اصحاب الحدیث)

﴿قَوْلُہٗ﴾ اَلْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ، اس سلسلہ میں بہت سی احادیث کتب میں وارد ہیں ہم ایک حدیث یہاں نقل کرتے ہیں۔

((وَ عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ! ''اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ، وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ، وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاصْطَفَانِی مِنْ بَنِیْ هَاشِم۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمَذِیْ "اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ، وَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَةَ.))

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم میں سے منتخب کیا۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے بنو کنانہ کو منتخب کیا۔''

آپ ﷺ کا نسبی تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادے قیدار کی اولاد میں ایک شخص کا نام عدنان تھا انہی کی اولاد میں آپ ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔

ابو القاسم محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

④ وَآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ مَنْ تَلَا	کِتَابَ رَبِّنَا عَلٰی مَا اُنْزِلَا

ت اور یہ صلوۃ وسلام آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بھی نازل ہوں اور ان پر بھی جنہوں نے ہمارے رب کی کتاب کو اسی طرح پڑھا ہے جیسے اسے نازل کیا گیا۔

ل اٰلِهٖ، آلِ۔ اولاد۔ صَحْبِهٖ ساتھی۔ ساتھ گزارنے والا۔ مالک۔ تَلَا یَتْلُوْ تِلْوًا باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے فعل ماضی بمعنی پیچھے آنا اور تَلَا یَتْلُوْ تِلَاوَةً اس نے پڑھا۔ تلاوت کی۔ اُنْزِلَا، اَنْزَلَ یُنْزِلُ باب اِفْعَال سے اس نے اتارا۔

ف آلْ اصل میں اَهْلٌ تھا اس کی تصغیر اُهَیْلٌ آتی ہے ھاء کو ہمزہ سے بدلا تا کہ اسے الف سے تبدیل کیا جا سکے پس یہ اَأْلٌ ہو گیا دوسرے ہمزہ کو وجوباً الف سے بدلا تو آلْ ہو گیا یہ سیبویہ رحمہ اللہ اور اکثر متقدمین کا مذہب ہے۔

آلْ کی اصل اَوَلٌ تھی کیونکہ اس کی تصغیر اُوَیْلٌ آتی ہے پھر قَالَ کے قاعدہ کی بناء پر واؤ الف سے بدل گیا تو آلْ ہو گیا یہ امام کسائی رحمہ اللہ وغیرھم کا مذہب ہے اور ابو شامہ رحمہ اللہ اور بعض متاخرین نے اس قول کو قوی کہا ہے۔

آل سے مراد نبی ﷺ کے رشتہ دار ہیں اور بعض کے نزدیک آپ ﷺ کے متبعین مراد ہیں اور علماء کہتے ہیں کہ دعا کے مقام میں تو آل سے مراد امت ہے اور مسائل زکوۃ میں آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں۔

صَحْبِهٖ اسم جمع ہے صاحب کی جیسے رَکْبٌ وَ رَاکِبٌ۔ صحابی وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی صحبت اختیار کی اور ایمان کی حالت میں وفات پائی۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کے ایمان کو ہمارے لیے معیار اور نمونہ قرار دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ (البقرہ)

''یعنی اگر تم کامیاب و کامران اور ہدایت یافتہ ہونا چاہتے ہو تو ایسے ایمان لاؤ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل میں بہت سی آیات واحادیث وارد ہیں جیسے:

((عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَانِي اَوْ رَاى مَنْ رَانِي.))

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔'' (الترمذی)

سبحان اللہ کیا شان ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ صلوۃ وسلام میں ان قرآن پڑھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ کرام کو بھی شامل کر رہے ہیں جنہوں نے قرآن کو صحیح پڑھنے پڑھانے میں اپنی زندگی کے شب و روز لگا دیے۔

حدیث میں آیا ہے:

((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ.))

''یعنی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ قرآن مجید کو اسی طرح پڑھا جائے جس طرح کہ وہ نازل کیا گیا ہے۔'' (رواہ ابن خزیمہ)

۵	وَ بَعْدُ فَالْاِنْسَانُ لَيْسَ يَشْرُفُ	إِلَّا بِمَا يَحْفَظُهُ وَ يَعْرِفُ

(ت) بعد ازاں جان لو کہ انسان صرف اسی علم سے شرف و مقام حاصل کرتا ہے جسے زبانی یاد کرتا ہے اور اس کی آگاہی رکھتا ہے۔

(ل) يَشْرُفُ شَرُفَ يَشْرُفُ باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے دین یا دنیاوی لحاظ سے بلند مرتبہ ہونا، شریف ہونا۔ يَحْفَظُهُ حَفِظَ يَحْفَظُ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے بمعنی زبانی یاد کرنا، حفظ کرنا، محفوظ کرنا۔ يَعْرِفُ عَرَفَ يَعْرِفُ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے فعل مضارع پہچاننا، جاننا، کسی شے یا علم کے متعلق معلومات کا ہونا۔

(ف) حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں قرآن اور علوم قرآن کے حفظ کی جانب توجہ مبذول کروا رہے ہیں یہاں ان علوم سے مراد علم تجوید، علم وقف و ابتداء، علم قراءات، علم رسم الخط القرآنی اور علم الفواصل کے اشرف ترین علوم ہیں کیونکہ ان علوم کا تعلق براہ راست حروف قرآنی اور کلمات قرآنیہ سے ہے اور لازمی امر ہے کہ ان علوم کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے والا ان علوم سے متعلق ہونے کی وجہ سے محترم و معزز ہوگا۔ جیسا کہ اگلے شعر میں بیان بھی کر رہے ہیں۔

٦	لِذَاكَ كَانَ حَامِلُوْا الْقُرْاٰنِ	اَشْرَافَ الْاُمَّةِ اُولِي الْاِحْسَانِ

(ت) اسی واسطے حفاظ قرآن امت کے تمام افراد کے مقابلہ میں زیادہ شرف و بزرگی اور احسان والے ہیں۔

(ل) حَامِلُوْا قرآن کو اٹھانے والے یا قرآن کو حفظ کرنے والے۔ اَشْرَافُ شریف کی جمع اشراف مراد ہے شرف والے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل احترام، باعزت لوگ، بزرگ ہستیاں۔ اُولی والے، صاحب۔

(ف) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَ اَصْحٰبُ اللَّیْلِ.)) (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

''یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے شرفاء وہ ہیں جو حفاظ قرآن اور شب بیدار لوگ ہیں۔''

٧	وَ اِنَّهُمْ فِیْ النَّاسِ اَهْلُ اللّٰهِ	وَاِنَّ رَبَّنَا بِهِمْ يُبَاهِيْ

(ت) بے شک یہ لوگ اھل اللہ میں شمار ہوتے ہیں اور ہمارے رب کریم ان لوگوں پر فخر فرمائیں گے۔

(ل) اَهْلُ اللّٰهِ اللہ کے اہل، اللہ والے۔ یُبَاهِیْ فخر کریں گے۔

(ف) ابن ماجہ رحمہ اللہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِیْنَ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهٗ.))

''یعنی بیشک اللہ کے بھی اہل ہیں دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل قرآن (یعنی اس کو پڑھنے پڑھانے والے) اہل اللہ اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

٨	وَ قَالَ فِیْ الْقُرْاٰنِ عَنْهُمْ وَ كَفٰی	بِاَنَّهٗ اَوْرَثَهٗ مَنِ اصْطَفٰی

(ت) اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان اہل اللہ کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور یہ بات کفایت کرتی ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کو قرآن کا وارث بنایا اور ان کو منتخب فرمالیا ہے۔

(ل) قَالَ، مقولہ محذوف ہے یعنی قَالَ مَا قَالَ۔ كَفٰی یَكْفِیْ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی کافی ہونا۔ اَوْرَثَهٗ، اَوْرَثَ یُوْرِثُ باب افعال سے فعل ماضی، وارث بنایا۔ ہٗ ضمیر منفصل کا مرجع قرآن ہے۔ مَنْ، جو، اس سے مراد نبی نہیں بلکہ حَامِلُوا الْقُرْاٰنِ ہے۔

(ف) حضرت ناظم رحمہ اللہ نے اس شعر میں سورۃ الفاطر کی اس آیت کی جانب اشارہ فرمایا ہے۔

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ﴾ (الفاطر: ٣٢)

''پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔ تو کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں یہی بڑا فضل ہے۔''

٩	وَ هُوَ فِیْ الْاُخْرٰی شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ	فِیْهِ وَ قَوْلُهٗ عَلَیْهِ یُسْمَعُ

(ت) اور قرآن آخرت میں ایسا سفارش کرنے والا ہوگا جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور قرآن کا قول بے عمل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف سنا جائے گا۔

(ل) اُخْرٰی، دوسرا، آخرت۔ شَافِعٌ شفاعت کرنے والا۔ مُشَفَّعٌ شفاعت قبول کیا گیا۔ یُسْمَعُ سنی جائے گی۔

(ف) اس شعر میں ابن ماجہ کی اس حدیث کی جانب اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ" یعنی قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور جس کی شفاعت بارگاہ الٰہی میں قبول کی جائے گی۔

اسی طرح مسلم کی حدیث ہے:

((وَ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِقْرَاُوا الْقُرْاٰنَ، فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ، اِقْرَاُوا الزَّهْرَاوَیْنِ: اَلْبَقَرَةُ وَ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ غَیَایَتَانِ، اَوْ فِرْقَانِ مِنْ غَیْرِ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ، عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَاُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَ لَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ.)) (رواہ مسلم)

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ قرآن کریم قیامت کے دن ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت کرتے رہے، دو روشن سورتوں (سورۃ البقرہ۔ سورہ آل عمران) کی تلاوت کیا کرو یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنہوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہوگا وہ اپنے پڑھنے والوں کی جانب سے جھگڑا کریں گی (شفاعت کے لیے) سورۃ البقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ سورۃ البقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے اور اس کی تلاوت نہ کرنا باعث حسرت ہے اور سورۃ البقرہ کی تلاوت کی توفیق ان لوگوں کو حاصل نہیں ہوگی جو سستی کا شکار ہیں۔"

(۱۰) یُعْطٰی بِهِ الْمُلْكَ مَعَ الْخُلْدِ اِذَا	تَوَجَّهْ تَاجَ الْكَرَامَةِ كَذَا

(ت) قاری کو قرآن کی بدولت ہمیشہ قائم رہنے والی سلطنت دی جائے گی اللہ تعالیٰ اس قاری کو عزت کا تاج پہنائیں گے۔

(ل) یُعْطٰی اَعْطٰی یُعْطِی باب افعال سے فعل مضارع مجہول بمعنی وہ دیا جائے گا۔ اَلْمُلْكَ سلطنت بادشاہت یا مملکت۔ اَلْخُلْدُ خلود سے ہے بمعنی ہمیشہ رہنا، ابدی۔ تَوَجَّهَ یَتَوَجَّهُ باب تفعل سے فعل ماضی متوجہ ہونا، پہنانا۔ تَاجَ الْكَرَامَةِ کرم و بزرگی یا بڑائی کا تاج۔ كَذَا اسم اشارہ ہے اور اس کا تعلق اگلے شعر سے ہے۔

(ف) اس شعر میں دو انعامات کی جانب اشارہ ہے۔ شعر نمبر ۸ کی تشریح میں ہم سورۃ الفاطر کی آیت بیان کر کے آئے ہیں اہل قرآن کے واسطے اس سے اگلی آیت میں جنت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا وَّ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ﴾ (الفاطر: ۳۳)

"(ان لوگوں کے لیے) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی۔"

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيْءُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ.)) (الترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن قرآن اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے رب اس قاری کو لباس سے مزین فرما پس اس کو عزت و اکرام والا تاج پہنایا جائے گا پھر قرآن دوبارہ عرض کرے گا اے رب اس قاری کو مزید زینت دے پس اس قاری کو خلعت فاخرہ پہنائی جائے گی۔"

(۱۱)	يَقْرَا	وَيَرْقٰى	دَرَجَ	الْجِنَانِ	وَاَبَـوَاهُ	مِنْهُ	يُكْسِيَانِ

(ت) قاری قرآن پڑھتا جائے گا اور جنت کے درجات چڑھتا جائے گا اور اس کے والدین بھی جنت کے انوار و اعزاز کا لباس پہنائے جائیں گے۔

(ل) قَرَءَ يَقْرَءُ باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے فعل مضارع وہ پڑھتا ہے۔ رَقِيَ يَرْقٰى باب سَمِعَ سے فعل مضارع وہ چڑھتا ہے۔ دَرَجَ الْجِنَانِ جنت کے درجات۔ يُكْسِيَانِ كَسَا يَكْسُوْ كَسْوًا باب نَصَرَ سے فعل مضارع مجہول وہ پہنائیں جائیں گے۔

(ف) اس شعر میں بھی دو احادیث کی جانب اشارہ ہے۔

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَ ارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُهَا.)) (رواہ احمد و الترمذی و ابوداوٗد و النسائی)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جنت کے درجات کی جانب بلند ہوتے جاؤ اور قرآن کی تلاوت ترتیل سے کرنا جیسا کہ دنیا میں تم ترتیل سے کرتے تھے اور تمہارا مقام وہ ہوگا جہاں تم اپنی آخری آیت تلاوت کرو گے۔ اس حدیث میں قاری کے لیے بلند درجات کا ذکر ہے اور درج ذیل حدیث میں قاری کے والدین کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔"

((وَ عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا؟.)) (رواہ احمد و ابوداوٗد)

"حضرت معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن حفظ کیا اور اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی سے زیادہ اور عمدہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو قرآن پر عمل پیرا ہے۔"

۱۲ فَلْيَحْرِصِ السَّعِيدُ فِي تَحْصِيلِهِ		وَ لَا يَمَلَّ قَطُّ مِنْ تَرْتِيلِهِ

(ت) پس تم ضرور ان سعادتوں کو حاصل کرنے کے لیے قرآن پر عمل کر کے مکمل کوشش و جستجو کرو اور ترتیل قرآنی سے دل کو کبھی تنگ نہ کرو۔

(ل) فَلْيَحْرِصْ حَرَصَ باب ضَرَبَ اور باب نَصَرَ سے فعل امر غائب وہ حرص کرے، لالچ کرے۔ السَّعِيدُ سعادت مند، نیک بخت۔ تَحْصِيلِهِ حَصَّلَ يُحَصِّلُ باب تَفْعِيل سے حاصل کرنا۔ لَا يَمَلَّ کبھی نہ اکتانا، کبھی دل تنگ نہ ہونا۔ تَرْتِيل رَتَّلَ يُرَتِّلُ باب تَفْعِيل سے کلام کو اچھی طرح ترتیب دینا، قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر خوش اسلوبی سے پڑھنا۔

(ف) ترتیل سے قرآن کو واضح اور حروف قرآنیہ کو صاف صاف پڑھنا فرض ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾

(القيامة)

"یعنی اے محمد ﷺ آپ وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں کہ اس کو جلد یاد کر لیں اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے جب ہم وحی پڑھیں (تو آپ ﷺ اس کو سنا کریں اور) پھر اسی طرح پڑھیں پھر اس کے معانی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔"

جب آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا گیا کہ وہ عجلت سے قرآن نہ پڑھیں تو امتیوں کے لیے تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ وہ قرآن کو ترتیل سے پڑھیں۔

۱۳ وَ لْيُجْتَهِدْ فِيهِ وَ فِي تَصْحِيحِهِ		عَلَى الَّذِي نُقِلَ مِنْ صَحِيحِهِ

(ت) اور اس کی تلاوت کی صحت میں اور اس کو صحیح طور پر پڑھنے میں کوشش کرتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے۔

(ل) لِيُجْتَهِدْ اِجْتَهَدَ يَجْتَهِدُ باب افتعال سے فعل امر غائب، وہ کوشش کرے۔ تَصْحِيحِهِ اس کو درست کرنا۔ نُقِلَ نَقَلَ يَنْقُلُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی مجہول، نقل کیا گیا۔ صَحِيحِهِ درست طریقہ صحیح طرز۔

(ف) آنحضرت ﷺ کے دور مبارکہ میں اور بعد ازاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ سب کے ادوار میں قرآن کو صحت سے پڑھنا اور لگاتار اس کی تلاوت اور تصحیح حروف میں مشغول رہنا ہی ان اکابرین کا کام رہا۔ ان عظیم لوگوں نے بعینہٖ اسی طرح قرآن لوگوں کو سکھایا اور پڑھایا جیسا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے صحیح طور پر حاصل کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ بن یزید الکندی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پڑھا رہے تھے اس شخص نے إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ پڑھا اور لِلْفُقَرَآءِ کو بغیر مد کے ادا کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں پڑھایا اس شخص نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے پڑھایا ہے تب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو پڑھا اور لِلْفُقَرَآءِ پر مد کیا۔ (الدر المنثور۔ الطبرانی)

﴿۱۴﴾ فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ	وَ كَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالًا يَّحْوِیْ

ت پس (کسی قرآءت کے صحیح ہونے کی شرائط یہ ہیں کہ) وہ کسی نحوی وجہ کے مطابق ہو اور رسم کے موافق ہو چاہے وہ احتمالاً ہی ہو۔

ل وَافَقَ موافق ہوا۔ وَجْهَ نَحْوِ نحو کی وجہ۔ لِلرَّسْمِ، رَسَمَ يَرْسُمُ باب نَصَرَ سے لکھنا، کتابت، یہاں رسم قرآنی مراد ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع سے لکھی گئی۔ اِحْتِمَالًا، اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ باب افتعال سے بمعنی اٹھانا، برداشت کرنا احتمال کے طور پر۔ يَحْوِیْ، حَوٰی يَحْوِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع جمع کرنا، قبضہ کرنا حاوی ہونا۔ گھیرنا۔

ف حضرت علامہ رحمہ اللہ اس شعر میں کسی قرآءت کے صحیح متصل الاسناد ہونے کے متعلق تین قوانین ذکر فرما رہے ہیں اور انہی تین قوانین پر جانچ کر کسی قرآءت کے صحیح اور غیر صحیح ہونے کا علم ہوتا ہے۔

اول...... : یہ کہ وہ قرآءت کسی نحوی وجہ کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

دوم...... : حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے تحریر کردہ مصاحف میں سے کسی مصحف کے مطابق اس قرآءت کا رسم ہو چاہے یہ رسمی تطبیق بظاہر موافق نہ ہو۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بارہ ہزار سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مشورہ سے آٹھ مصاحف لکھوائے تھے جو درج ذیل شہروں میں روانہ کیے گئے تھے۔ ﴿۱﴾ مدینہ منورہ ﴿۲﴾ مکہ مکرمہ ﴿۳﴾ کوفہ ﴿۴﴾ بصرہ ﴿۵﴾ دمشق ﴿۶﴾ بحرین ﴿۷﴾ یمن ﴿۸﴾ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اپنا ذاتی نسخہ مصحف امام۔

نوٹ: قرآءت اور وجہ نحوی میں ایک باریک فرق بہر حال ہوگا اور وہ فرق یہ ہے کہ ہر قرآءت صحیحہ وجہ نحوی کے مطابق ہو گی مگر ہر وجہ نحوی قرآءت نہیں مثلاً قِيْلَ کسرہ قاف سے اور قِيْلَ بالاشمام یہ دونوں قراءات صحیحہ ہیں اور نحوی وجوہ کے مطابق بھی ہیں مگر اس میں نحویین کے نزدیک قُوْلَ بھی ہے مگر یہ صرف نحوی وجہ ہے قرآءت نہیں ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ وَ عِلْمُهٗ اَتَمّ

﴿۱۵﴾ وَصَحَّ اِسْنَادًا هُوَ الْقُرْاٰنُ	فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْاَرْكَانُ

ت اور صحیح سند سے منقول ہو تو یہ قرآن ہے پس یہ تین ارکان ہیں۔

ل صَحَّ بَابَ ضَرَبَ سے فعل ماضی بمعنی درست ہونا۔ اِسْنَادًا سند کی جمع اِسْنَادٌ، سند کی رو سے۔ اَلثَّلَاثَةُ تین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَرْکَانُ، رُکْنٌ کی جمع ارکان ستون۔

(ف) اس شعر میں کسی قرآءت کے صحیح ہونے کی تیسری اہم شرط بیان کی ہے اور جو بقایا دونوں شروط سے اہم بھی ہے۔

سوم...... کہ وہ قرآءت صحیح اور متواتر سند سے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو۔

(۱۶) وَ حَیْثُمَا یَخْتَلَّ رُکْنٌ اَثْبِتِ		شُذُوْذَهٗ لَوْ اَنَّهٗ فِي السَّبْعَةِ

(ت) اور جس مقام پر کسی رکن میں بھی خلل آجائے تو یہ اس قرآءت کو شاذ ثابت کر دے گا چاہے وہ آئمہ سبعہ ہی کی قرآءت میں ہو۔

(ل) حَیْثُمَا جس جگہ یا مقام۔ یَخْتَلُّ خَتَلَ نَصَرَ اور ضَرَبَ سے مراد دھوکہ دینا خلل ڈالنا۔ اَثْبِتْ ثابت کرنا۔ شُذُوْذَهٗ اس کے شاذ ہونے کو۔

(ف) حضرت ناظم رحمہ اللہ تین ارکان بیان فرما کر کہتے ہیں کہ ان ارکان سے متصادم کوئی بھی قرآءت ہو وہ قرآن نہیں کہلائے گی بلکہ شاذہ میں شمار ہوگی۔ چاہے وہ ائمہ سبعہ سے نقل ہو رہی ہو' ائمہ سبعہ کا نام یہاں بطور اہمیت کے بیان کیا وگرنہ قراءات متواترہ تو دس ائمہ سے منقول ہیں۔ یاد رہے کہ قراءات شاذہ ادبی اور نحوی اعتبار سے بڑی شاندار ہیں مگر ان کے شاذ ہونے کی وجوہ یہ ہیں کہ وہ یا تو رسم کے مطابق نہیں یا سب سے بڑی وجہ یہ کہ آنحضرت ﷺ سے بطریق تواتر منقول نہیں اس لیے ان کا پڑھنا پڑھانا بطور قرآن کے درست نہیں۔

(۱۷) فَكُنْ عَلٰى نَهْجِ سَبِيْلِ السَّلَفِ		فِيْ مُجْمَعٍ عَلَيْهِ اَوْ مُخْتَلَفِ

(ت) پس ان اختلافی اور اجماعی وجوہ میں تم سلف کی راہ پر ہی رہو کیونکہ اس پر سب کا اجماع ہے۔

(ل) فَكُنْ كَانَ يَكُوْنُ باب نَصَرَ سے فعل امر بمعنی ہو جا، رہ۔ نَهْج واضح راستہ۔ سَبِيْلِ راستہ، طریقہ، کھلی سڑک۔ اَلسَّلَفِ پہلے ادوار کے لوگ مراد سلف صالحین۔ مُجْمَعٍ اجماع اکٹھے ہونے کی جگہ۔ مُخْتَلَفِ اختلاف، الگ الگ ہونا۔

(ف) اس شعر میں سلامت روی کا ایک اصول حضرت ناظم رحمہ اللہ بتلا رہے ہیں اور میں تو اپنے ناقص خیال میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دراصل اوپر بیان ہونے والے تین ارکان کا ہی تتمہ اور ضابطہ ہے کہ ان تین ارکان کو سمجھ لینے کے بعد متقدمین اور سلف صالحین کے طریقہ پر عمل کرنا چاہیے کہ جس قرآءت کو انہوں نے متفق علیہ اور متواتر لکھ دیا ہے یا مختلف فیہ اور شاذ لکھ دیا ہے انھیں بعینہٖ ویسا ہی ماننا چاہیے۔

(۱۸) وَ اَصْلُ الْاِخْتِلَافِ اَنَّ رَبَّنَا		اَنْزَلَهٗ بِسَبْعَةٍ مُّهَوِّنَا

(ت) اور اس اختلاف کی اصل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اس قرآن کو امت کی آسانی کے واسطے سات لغات پر نازل فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اَصْلٌ اصل، جڑ، سبب۔ اَنْزَلَهٗ اَنْزَلَ يُنْزِلُ باب افعال سے فعل ماضی اس نے اتارا، اس نے نازل کیا۔ مُهَوِّنًا هَوَّنَ يُهَوِّنُ تَهْوِيْنًا باب تفعیل سے ہلکا کرنا، نرمی کرنا، آسانی پیدا کرنا۔

(ف) یہاں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ''سَبْعَةَ اَحْرُفٍ'' کے متعلق بتا رہے ہیں اور اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتب احادیث میں وارد احادیث یہاں نقل کی جائیں تا کہ قرآءات متواترہ کی حقانیت واضح ہو۔

قراءات متواترہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں ہم طلبہ کی سہولت کے لیے یہاں چند احادیث نقل کرتے ہیں:

[۱] ......((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَائَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَئُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.)) (متفق علیه واللفظ لمسلم)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا ان کی قرآءت میری قرآءت سے مختلف تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر جھپٹ پڑوں مگر میں نے ضبط کیا اور اس بات کا انتظار کیا کہ وہ پڑھنے سے فارغ ہو جائیں جب وہ پڑھنے سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کی گردن میں چادر ڈالی اور انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورۃ الفرقان کو مجھ سے مختلف انداز میں پڑھتے ہیں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کو فرمایا پڑھو تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جو میں نے سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے پھر فرمایا یہ قرآن ''سبعہ احرف'' پر نازل کیا گیا ہے پس جو تمہارے لیے آسان ہو وہ قرآءت پڑھو۔'' (متفق علیہ)

[۲] ......((وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَا كُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا.)) (رواہ البخاری)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جس طرح مجھے پڑھایا تھا اس کے خلاف پڑھتے سنا۔ میں اس شخص کو آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ میں نے اس کی قراءت کے بارہ میں آپ ﷺ سے عرض کیا۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ پر ناخوشی محسوس کی فرمایا دونوں اچھا پڑھتے ہو اختلاف نہ کرو تم سے پہلوں نے اختلاف کیا وہ ہلاک ہو گئے۔'' (بخاری)

٣ ......((وَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَرَأَ قِرَائَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَائَۃً سِوٰی قِرَائَۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَأَ قِرَائَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ وَ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰی قِرَائَتِہٖ صَاحِبِہٖ فَاَمَرَھُمَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَاْنَھُمَا فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَ لَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فَرَقًا فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرُدَّ اِلَی الثَّانِیَۃَ اقْرَاْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرُدَّ اِلَی الثَّانِیَۃَ اقْرَاْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَ لَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُّھَا مَسْاَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَ اَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ.)) (رواہ مسلم)

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا دوران نماز اس نے ایسی قراءت کی جو میری قراءت سے مختلف تھی پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے پہلے شخص سے مختلف قراءت کی جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ان میں سے ایک شخص نے ایسی قراءت پڑھی جو میری قراءت سے مختلف تھی پھر ایک اور شخص آیا اس نے ہم دونوں کی قراءت سے مختلف قراءت پڑھی یہ سن کر آپ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم فرمایا ان دونوں نے پڑھا تو آپ ﷺ نے دونوں کی قراءت کو احسن قرار دیا۔ اس پر میرے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہوا جو کبھی جاہلیت میں بھی نہ ہوا تھا جب آپ ﷺ نے میری حالت زار ملاحظہ فرمائی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینے پسینے ہو گیا گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابی رضی اللہ عنہ میری جانب فرشتہ بھیجا گیا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمایے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ قرآن کو دو حرف پر پڑھو میں نے اللہ تعالیٰ سے پھر عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمایے تو میری طرف تیسری مرتبہ حکم کیا گیا کہ قرآن کو ''سبعہ احرف'' پر پڑھیے اور آپ کے لیے ہر مرتبہ کے بدلے میں سوال کرنا ہے آپ ﷺ مجھ سے سوال کیجیے میں نے عرض کیا اے اللہ میری امت کو بخش۔ یا اللہ میری امت کو بخش۔ یا اللہ میری امت کو بخش تیسرے سوال کی میں نے تاخیر کی قیامت میں جب تمام مخلوق میری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجوع کرے گی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔'' (مسلم)

۴ ......((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُهٗ وَ یَزِیْدُنِیْ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنْ تِلْكَ السَّبْعَةُ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا تَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَ لَا حَرَامٍ.)) (متفق علیہ)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک قرآءت پر قرآن پڑھایا میں ان سے اس میں اضافے کا اصرار کرتا رہا پس وہ قراءات میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات قراءات تک پہنچ گئے۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ''سبعہ احرف'' سے مراد ایک ہی دین کا معاملہ ہے مگر اس سے حلال وحرام میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا ہے۔'' (متفق علیہ)

۵ ......((عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَ الشَّیْخُ الْكَبِیْرُ وَ الْغُلَامُ وَ الْجَارِیَةُ وَ الرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ مِیْكَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ.))

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ ان میں بوڑھے بوڑھیاں، اور لڑکے لڑکیاں ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے کوئی کتاب کبھی نہیں پڑھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سات لغات پر اتارا گیا ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے ان قرآءتوں میں ہر قرآءۃ کافی شافی ہے۔''

نسائی کی ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام میرے پاس آئے حضرت جبریل علیہ السلام داہنی طرف اور حضرت میکائیل علیہ السلام بائیں طرف بیٹھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ایک قرآءۃ پر قرآن پڑھیے حضرت میکائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ایک سے زیادہ قرآءت کروائیں پس میں زیادہ کرنے کا مطالبہ حضرت جبریل علیہ السلام سے کرتا رہا یہاں تک کہ وہ سات قرآءتوں تک پہنچے۔ ان میں سے ہر قرآءۃ شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''سَبْعَةَ اَحْرُفٍ'' سے متعلق نہایت عمدہ بحث ''النشر فی القراءات العشر'' اور ''منجد المقرئین'' میں کی ہے۔ تفصیل کے لیے ان کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹	وَ قِيلَ فِي الْمُرَادِ مِنْهَا اَوْجُهٌ	وَ كَوْنُهُ اخْتِلَافَ لَفْظٍ اَوْجَهٌ

(ت) سبعہ احرف کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے وجوہ مراد ہیں اور اس کا اختلاف لفظی نہایت عمدہ ہے۔

(ل) اَلْمُرَادِ مراد ہے، مطلب ہے۔ اَوْجُهٌ اَلْوَجْهُ، اَوْجُهٌ چہرہ، وجوہ۔ اِخْتِلَافَ لَفْظٍ لفظی اختلاف۔ اَوْجَهُ اَوْجَهَ يُوْجِهُ۔ اِيْجَاهًا باب افعال سے وجیہہ بنانا، خوبصورت کرنا، عمدہ ہونا۔

(ف) اس شعر میں ''سَبْعَةَ اَحْرُفٍ'' کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ اس میں بہت سے اقوال ہیں۔ اکثر علماء و محققین جن میں امام ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم شامل ہیں ان حضرات کی رائے پر ''سَبْعَةَ اَحْرُفٍ'' سے مراد سات لغات ہیں۔ پس امام ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ وہ سات لغات درج ذیل ہیں۔

① قریش ② ثقیف ③ ہوازن ④ کنانہ ⑤ تمیم ⑥ ہذیل ⑦ یمن۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ① قریش ② ہذیل ③ ثقیف ④ ہوازن ⑤ کنانہ ⑥ تمیم اور ⑦ یمن۔

جبکہ مشہور قول پر [1] علیا ہوازن (بنو سعد، بنو ثقیف، بنو کنانہ، بنو ہذیل، قریش) [2] نجد (تمیم، قیس، اسد) [3] یمن [4] ربیعہ [5] ضبہ [6] تمیم الرباب اور [7] حجاز کے سات لغات مراد ہیں۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ان اقوال کے برخلاف ایک دوسرا نکتہ نظر پیش کرتے ہیں کہ دراصل ہر قسم کی قراءات چاہے وہ صحیح ہو یا شاذ ان سات اقسام سے باہر نہیں یعنی ''سَبْعَةُ اَحْرُفٍ'' سے لفظی اختلاف و ادائیگی کا تغیر و تبدل مراد ہے جو درج ذیل ہے۔

1. حرکات کا تغیر مگر معانی اور صورت رسمی نہ بدلیں جیسے قَرْحٌ اور قُرْحٌ۔
2. حرکات اور معانی دونوں بدل جائیں مگر صورت رسمی وہی رہے جیسے اٰخَذَ اور اُخِذَ۔
3. حروف اور معانی کی تبدیلی مگر رسمی تغیر نہ ہو جیسے تَبْلُوْا اور تَتْلُوْا۔
4. حروف اور معانی میں تغیر مگر معنی میں تغیر نہ ہو جیسے اَلصِّرَاطَ اور السِّرَاطَ۔
5. حروف۔ معانی اور صورت تینوں میں تبدیلی جیسے يَاْتَلِ اور يَتَاَلَّ۔
6. حروف کی تقدیم و تاخیر جیسے وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا اور وَ قُتِلُوْا وَ قَاتَلُوْا۔
7. حروف کی کمی بیشی وغیرہ جیسے وَ سَارِعُوْا اور سَارِعُوْا۔

۲۰	قَامَ بِهَا اَئِمَّةُ الْقُرْاٰنِ	وَ مُحْرِزُوا التَّحْقِيقِ وَ الْاِتْقَانِ

(ت) ائمہ قرآن ''سَبْعَةَ اَحْرُفٍ'' کی خدمت کے لیے کھڑے ہو گئے اور وہ تحقیق اور دیانت داری سے اس کام میں مشغول رہے۔

(ل) قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا باب نَصَرَ سے قیام کرنا، کھڑے ہونا، قائم رہنا، مستعد ہونا۔ اَئِمَّةُ امام کی جمع ائمہ۔ مُحْرِزُوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّحْقِيقِ حَرَزَ يَحْرُزُ باب نَصَرَ سے حفاظت کرنے والے، تحقیق سے جمع کرنے والے، تحقیق کی محافظت کرنے والے۔
اَلْاِتْقَانِ ضبط کرنے والے، متقن۔ محقق۔

(ف) اس شعر میں قرآن اور قراءات کی نشر و اشاعت کے لیے اپنی زندگیاں لگا دینے والے ائمہ عظام کو خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ ان حضرات کی ان عظیم خدمات کے پیش نظر یہ علوم قرآن اور علوم قراءات ہم تک پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ ان عظیم ائمہ پر اپنی رحمتوں کا موسلا دھار مینہ برسائے آمین۔

۲۱	وَ مِنْهُمْ عَشْرٌ شُمُوسٌ ظَهَرَا	ضِيَاؤُهُمْ وَ فِي الْأَنَامِ انْتَشَرَا

(ت) اور ان میں دس سورج ایسے ہیں کہ جن کی روشنی خوب ظاہر ہوئی اور لوگوں میں خوب پھیلی۔

(ل) عَشْرٌ دس۔ شُمُوسٌ شَمْسٌ کی جمع سورج۔ ظَهَرَا ظاہر ہوا۔ ضِيَاؤُهُمْ ان کی روشنی۔ اَلْاَنَام مخلوق۔ اِنْتَشَرَا باب افتعال سے پھیلنا، نشر ہونا، عام ہو جانا۔

(ف) جملہ ائمہ قرآن کو خراج عقیدت اور ان کے لیے دعائے خیر کے بعد قراءات کے مایہ ناز دس ائمہ کا بیان فرماتے ہیں۔

۲۲	حَتَّى اسْتَمَدَّ نُورُ كُلِّ بَدْرِ	مِنْهُمْ وَ عَنْهُمْ كُلُّ نَجْمٍ دُرِّي

(ت) حتی کہ ان شموس سے تمام بدور نے روشنی لی اور ان بدور سے تمام جگمگاتے ستاروں نے مدد حاصل کی ہے۔

(ل) اِسْتَمَدَّ یہ مدد سے ہے باب استفعال سے مدد حاصل کرنا۔ نُورٌ روشنی۔ بَدْرِ چودھویں کا چاند۔ نَجْمٌ ستارہ۔ دُرِّيٌّ چمکدار، روشن۔

(ف) درج بالا دو اشعار میں حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ دس ائمہ قراءات، ان کے بیس راویین اور ان کے طرق کے متعلق اشارہ دے رہے ہیں۔ شُمُوسٌ سے ائمہ۔ بَدْرٌ سے ان کے رواۃ اور نَجْمٌ سے ان رواۃ کے طرق مراد ہیں۔

۲۳	وَ هَا هُمُو يَذْكُرُ هُمُو بَيَانِي	كُلُّ اِمَامٍ عَنْهُ رَاوِيَانِ

(ت) اور تم میرے بیان سے سمجھ لو کہ جو میں ذکر کروں گا ہر امام اور اس کے دو راوی۔

(ل) هَا یہ لفظ تنبیہ کے لیے آتا ہے یعنی خبردار رہو، آگاہ ہو جاؤ، ہوشیار رہو نیز ها بمعنی خُذْ کے بھی آتا ہے یعنی تم یہ بات لے لو۔ يَذْكُرُ ذکر کرنا، یاد کرنا، هُمُو ضمیر متصل هَاكَ کی طرح ہے۔ بَيَانِي میرا بیان، میرا گفتگو کرنا، میرا بولنا، رَاوِيَانِ دو راوی، روایت کرنے والے بیان کرنے والے۔

(ف) اس شعر میں ائمہ اور ان کے رُوات کو بیان کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں کہ اول امام کا نام ذکر کروں گا اور ثانی الذکر دو نام اس امام کے راویوں کے ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴ فَنَافِعٌ بِطَيْبَةٍ قَدْ حَظِيَا	فَعَنْهُ قَالُونٌ وَّ وَرْشٌ رَوَيَا

(ت) پس امام نافع رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مدینہ طیبہ میں خوش قسمت ہوئے سوان سے قالون رحمۃ اللہ علیہ اور ورش رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

(ل) بِطَيْبَةٍ مدینہ منورہ کا نام۔ حَظِيَ۔ يَحْظِىٰ۔ حُظْوَةً باب سَمِعَ سے فعل ماضی نصیب والا ہونا، صاحب مرتبہ، بہرہ مند ہونا، رتبے والا ہونا۔ عَنْهُ ان سے۔ رَوَيَا بیان کیا دونوں نے نقل کیا، رَوٰى يَرْوِىْ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی۔

(ف) قرآءت کے پہلے امام نافع بن عبدالرحمٰن بن ابونعیم ابورویم المدنی رحمۃ اللہ علیہ ولادت ۷۰ھ وفات ۱۶۷ھ یا ۱۶۹ھ۔ اساتذہ میں امام ابوجعفر یزید بن قعقاع المدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابوداود بن ھرمز رحمۃ اللہ علیہ اور امام شیبہ بن نصاح رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین شامل ہیں۔

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابوموسیٰ عیسیٰ بن مینا قالون رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ولادت ۱۳۹ھ وفات ۲۲۰ھ مدینہ منورہ کے ہی رہنے والے تھے۔ تیس سال کی عمر میں امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ قالون رومی زبان میں عمدہ کو کہتے ہیں۔

آپ کے دوسرے راوی ابوسعید عثمان بن سعید ورش المصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں ولادت ۱۱۰ھ مصر میں ہوئی۔ ۱۹۷ھ میں مصر میں ہی وفات پائی۔ عرصہ دراز تک امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ فرمایا۔

۲۵ وَابْنُ كَثِيْرٍ مَكَّةٌ لَهُ بَلَدْ	بَزٍّ وَّ قُنْبُلٌ لَهُ عَلٰى سَنَدْ

(ت) اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ جو بلد مکہ کے ہیں۔ بزی رحمۃ اللہ علیہ اور قنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے سنداً روایت کیا ہے۔

(ل) بَلَدْ شہر، وطن، سَنَدْ سند کے ذریعہ سے، بالواسطہ، سَنَدْ اَسْنَاد یعنی دستاویز۔

(ف) دوسرے امام عبداللہ بن کثیر مکی تابعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ولادت بزمانہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۴۵ھ مکہ میں ہوئی اور ۱۲۰ھ میں مکہ مکرمہ میں ہی رحلت ہوئی۔ بے شمار علماء آپ کے شاگرد ہیں جن میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام خلیل بن احمد نحوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں آپ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استفادہ فرمایا جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ورحضرت عبداللہ بن سائب مخزومی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

امام مکی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن ابو بزہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں بزی کے نام سے معروف ہیں۔ مکہ میں ۱۷۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۴۰ھ میں مکہ میں ہی وفات پائی چالیس سال تک حرم مکہ میں مؤذن رہے۔ آپ عکرمہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسماعیل بن عبداللہ قسط رحمۃ اللہ علیہ اور شبل بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں امام ابن کثیر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

امام مکی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے راوی ابوعمر محمد بن خالد قنبل مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ احمد قواس رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابوالاخریط رحمۃ اللہ علیہ اور اسماعیل بن عبداللہ قسط رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ شبل بن عباد رحمۃ اللہ علیہ اور معروف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں اصحاب امام ...ر رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ہیں۔ ولادت ۱۹۵ھ مکہ میں ہوئی اور باختلاف روایت ۲۷۰ھ میں مکہ میں ہی وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦	ثُمَّ اَبُوْ عَمْرٍو فَيَحْيٰى عَنْهُ	وَ نَقَلَ الدُّوْرِیُ وَسُوْسٍ مِّنْهُ

(ت) پھر امام ابو عمرو رحمہ اللہ ہیں پس یحییٰ رحمہ اللہ نے ابو عمرو رحمہ اللہ سے اور یحییٰ رحمہ اللہ سے دوری اور سوسی رحمہما اللہ نے قرآءت کو نقل کیا ہے۔

(ل) ثُمَّ حرف عطف ہے جس کے معنی ''پھر'' ہے۔ نَقَلَ اُس نے نقل کیا، بیان کیا۔

(ف) تیسرے امام ابو عمرو بن العلاء بن عمار بصری المازنی رحمہ اللہ ہیں آپ نے امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ، مجاهد رحمہ اللہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور دیگر تابعین سے قرآءت حاصل کی۔ ٦٨ھ میں مکہ میں ولادت ہوئی بصرہ میں تربیت پائی اور کوفہ میں ١٥٤ھ میں وفات پائی بے شمار شاگرد ہوئے۔ جن میں نہایت نامور یحییٰ بن مبارک البصری یزیدی رحمہ اللہ ہیں جو ١٢٨ھ میں پیدا ہوئے اور ٢٠٣ھ میں خراسان میں وفات پائی۔

آپ کے پہلے راوی ابو عمر حفص بن عمر الدوری رحمہ اللہ ہیں بغداد کے قریب ایک مقام دور میں ١٥٠ھ میں ولادت ہوئی اور ٢٤٦ھ میں رحلت ہوئی آپ یحییٰ الیزیدی رحمہ اللہ کے واسطے سے امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کی قرآءات روایت کرتے ہیں۔

دوسرے راوی ابو شعیب صالح بن زیاد السوسی رحمہ اللہ ہیں جو اهواز کے مقام سوس میں ١٧١ھ میں پیدا ہوئے اور ٢٦١ھ میں خراسان میں وفات پائی آپ بھی بواسطہ یحییٰ الیزیدی رحمہ اللہ امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کی قرآءات روایت کرتے ہیں۔

٢٧	ثُمَّ ابْنُ عَامِرِ الدِّمَشْقِیُّ بِسَنَدْ	عَنْهُ هِشَامٌ وَّ ابْنُ ذَكْوَانَ وَرَدْ

(ت) پھر امام ابن عامر دمشقی رحمہ اللہ ہیں جن سے سند کے ساتھ هشام رحمہ اللہ اور ابن ذکوان رحمہ اللہ کی روایات وارد ہیں۔

(ل) اَلدِّمَشْقِیُّ شام کے دارالحکومت دمشق شہر کا نام اور اس کے رہنے والے دمشقی کہلاتے ہیں۔ وَرَدَ یَرِدُ وُرُوْدًا باب ضَرَبَ سے، وارد ہونا، آنا۔ هِشَامٌ ھاء کے کسرہ سے بعض فتحہ سے پڑھتے ہیں جو غلط ہے۔

(ف) چوتھے امام عبداللہ بن عامر دمشقی یحصبی رحمہ اللہ ہیں۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نامور تابعین سے قرآءت حاصل کی جن میں حضرت مغیرہ بن ابو شہاب رحمہ اللہ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ قابل ذکر ہیں۔ ولادت میں اختلاف ہے ٨ھ یا ٢١ھ میں دمشق کے نزدیک ایک مقام رحاب میں پیدا ہوئے اور محرم ١١٨ھ میں وفات پائی۔

امام ابن عامر رحمہ اللہ کے پہلے راوی ابو الولید هشام بن عمار الدمشقی رحمہ اللہ ہیں ١٥٣ھ دمشق میں پیدا ہوئے اور ٢٤٥ھ میں وفات پائی۔ دمشق کے قاضی خطیب اور مفتی بھی تھے، آپ نے قرآءت حاصل کی عراک بن خالد مروزی تابعی رحمہ اللہ اور ایوب بن تمیم رحمہ اللہ سے اور ان دونوں حضرات نے یحییٰ بن حارث زماری رحمہ اللہ سے قرآءت پڑھی جو امام شامی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

امام ابن عامر رحمہ اللہ کے دوسرے راوی ابو عمرو عبداللہ بن احمد بشیر بن ذکوان قرشی دمشقی رحمہ اللہ ہیں۔ جامع دمشق کے امام تھے ولادت ١٧٩ھ یوم عاشور دمشق میں ہوئی اور یہیں ٢٤٢ھ میں وفات پائی آپ نے ایوب بن تمیم رحمہ اللہ سے قرآءت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی جو کہ یحییٰ بن حارث زماری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور یحییٰ نے امام ابن عامر رحمۃ اللہ علیہ سے قرآءت حاصل کی۔

۲۸ ثَلَاثَةٌ مِّنْ كُوفَةٍ فَعَاصِمٌ ۔۔۔ فَعَنْهُ شُعْبَةٌ وَّ حَفْصٌ قَائِمٌ

ت تین ائمہ کوفہ کے ہیں پس امام عاصمؒ جن سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اور حفص رحمۃ اللہ علیہ قرآءت حاصل کرنے میں کوشاں ہوئے۔

ل ثَلَاثَةٌ تین۔ قَائِمٌ قائم ہونا، کوشاں ہونا، مستعد ہونا۔

ف ثَلَاثَةٌ کا لفظ لاکر یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ ائمہ سبعہ میں کے تین قراء جو کوفیین ہیں وگرنہ دسویں قاری امام خلف رحمۃ اللہ علیہ بھی کوفیین ھی میں شمار ہوتے ہیں۔

پانچویں امام عاصم بن ابی النجود الکوفی التابعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا البتہ وفات ۱۲۷ھ شام اور عراق کے مابین مقام ساوہ میں ہوئی آپ نے زر بن حبیش الاسدی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعمرو سعد بن الیاس شیبانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآءت حاصل کی۔ بہت نامور اکابرین آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں جن میں امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابوعمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ۔ امام خلیل بن احمد نحوی رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام حماد رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔

آپ کے پہلے راوی ابوبکر شعبہ بن عیاش کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں سن ولادت معلوم نہیں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''غایة النهایه'' میں سن وفات ۱۹۳ھ تحریر کیا ہے۔

امام عاصم کے دوسرے راوی حفص بن سلیمان بن ابی داؤد الاسدی الکوفی الغاضری البزاز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے ربیب تھے۔ ولادت ۹۰ھ اور وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی۔ دنیائے اسلامی میں بلاد مغرب اور افریقہ کے بعض ممالک کے علاوہ عموماً آپ کی روایت بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے۔

۲۹ وَ حَمْزَةٌ عَنْهُ سُلَيْمٌ فَخَلَفْ ۔۔۔ مِنْهُ وَ خَلَّادٌ كِلَا هُمَا اغْتَرَفْ

ت اور امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ جن سے سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھا پس خلف رحمۃ اللہ علیہ اور خلاد رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سلیم رحمۃ اللہ علیہ کے علم بحر بیکراں سے گھونٹ بھرے ہیں۔

ل كِلَاهُمَا وہ دونوں، ان دونوں نے۔ اِغْتَرَفَ اس نے چلو بھرا، اِغْتَرَفَ يَغْتَرِفُ اِغْتِرَافًا باب افتعال سے ہے۔

ف امام ابوعمارہ حمزہ بن حبیب الزیات الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ عشرہ میں چھٹے امام اور کوفہ کے دوسرے امام ہیں۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ ہی کوفہ کے امام قرآءت تھے۔ آپ نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین سے قرآءت حاصل کی۔ ولادت ۸۰ھ اور وفات ۱۵۶ھ میں ہوئی آپ کے تلامذہ میں امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اور امام عیسیٰ سلیم رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین شامل ہیں۔ امام ابوعیسیٰ سلیم رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ۲۰۲ھ ہے اور آپ کے دونوں راوی امام ابویحییٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیم رحمہ اللہ کے ہی شاگرد ہیں۔

امام حمزہ رحمہ اللہ کے پہلے راوی ابو محمد خلف بن ہشام البز ار رحمہ اللہ ہیں۔ سلیم رحمہ اللہ سے قرآءت حمزہ رحمہ اللہ حاصل کی ائمہ عشرہ میں سے ہیں ولادت ۱۵۰ھ اور وفات بغداد میں ۲۲۹ھ میں ہوئی۔

امام حمزہ رحمہ اللہ کے دوسرے راوی ابو عیسیٰ خلاد بن خالد صیر فی کوفی ہیں ولادت ۱۲۹ھ اور وفات ۲۲۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔

(۳۰) ثُمَّ الْكِسَائِيُّ الْفَتَى عَلِيُّ	عَنْهُ أَبُو الْحَارِثِ وَ الدُّوْرِيُّ

(ت) پھر نوجوان امام علی کسائی رحمہ اللہ ہیں ان سے ابو الحارث رحمہ اللہ اور دوری رحمہ اللہ نے قرآءات روایت کی ہیں۔

(ل) اَلْفَتٰی نوجوان۔

(ف) ساتویں امام ابو الحسن علی بن حمزہ الکسائی الکوفی رحمہ اللہ ہیں۔ آپ نے قرآءت امام حمزہ رحمہ اللہ سے حاصل کی نیز امام عیسیٰ بن عمرو رحمہ اللہ سے بھی قرآءت پڑھی۔ علم نحو اور لغت کے بھی بہت بڑے امام تھے۔ امام حمزہ رحمہ اللہ کے بعد کوفہ کی مسند قرآءت کے عظیم امام کہلائے۔ ۱۱۹ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔

امام کسائی رحمہ اللہ کے پہلے راوی ابو الحارث لیث بن خالد المروزی البغدادی رحمہ اللہ ہیں۔ عظیم ثقاہت کے مالک ماہر فن اور قرآءت کے ضابط ہوئے ہیں آپ کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔

امام کسائی رحمہ اللہ کے دوسرے راوی ابو عمر حفص بن عمرو الدوری رحمہ اللہ ہیں ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۴۶ھ

نوٹ: دوری رحمہ اللہ امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے بھی راوی ہیں لہٰذا جب امام بصری رحمہ اللہ کی قرآءت بیان کریں گے تو دوری بصری کے نام سے پکارے جائیں گے اور امام کسائی رحمہ اللہ کے راوی کے طور پر دوری کسائی رحمہ اللہ کے نام سے پکارے جائیں گے۔

(۳۱) ثُمَّ أَبُوْ جَعْفَرِنِ الْحَبْرُ الرِّضَى	فَعَنْهُ عِيسَى وَ ابْنُ جَمَّازٍ مَضَى

(ت) پھر امام ابو جعفر رحمہ اللہ ہیں جو بہت پائے کے عالم ہیں ان سے عیسیٰ رحمہ اللہ اور ابن جماز رحمہ اللہ شروع ہوئے ہیں۔

(ل) اَلْحَبْرُ عالم، پیشوا، یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار یعنی بہت پائے کے عالم۔ اَلرِّضٰی پسندیدہ، نیک۔ مَضٰی یَمْضِی مُضِیًّا گزر جانا، مَضٰی یَمْضِی مُضَاءً کسی کام پر ہیشگی کرنا، کام کا پورا کرنا، جاری رہنا، آغاز کرنا، شروع کرنا۔

(ف) قرآءت کے آٹھویں امام ابو جعفر یزید بن القعقاع مخزومی المدنی رحمہ اللہ ہیں آپ نے حضرت عبداللہ بن عیاش مخزومی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس ھاشمی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قرآءت حاصل کی۔ ۱۲۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ امام نافع مدنی رحمہ اللہ آپ کے ہی تلمیذ ہیں۔ مدینہ طیبہ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں علم قرآءت کی سرداری آپ پر ہی ختم ہوتی ہے۔ امام ابو جعفر رحمہ اللہ کے پہلے راوی عیسیٰ بن وردان المدنی رحمہ اللہ ہیں۔ اپنے زمانہ میں قرآءت کے سردار، ضابط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محقق تھے۔ ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔

امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے راوی ابو الربیع ابن جماز سلیمان بن سلیمان بن مسلم زبیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کے عالم قرآءت تھے۔ اپنے زمانہ کے شیخ القراء اور ضابط و ماہر تھے۔ آپ کی وفات ۱۷۰ھ میں ہوئی۔

۳۲ تَاسِعُهُمْ يَعْقُوبُ وَ هُوَ الْحَضْرَمِيْ	لَهُ رُوَيْسٌ ثُمَّ رَوْحٌ يَنْتَمِيْ

ت ان میں نویں امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرمی ہیں ان سے رویس رحمۃ اللہ علیہ اور روح رحمۃ اللہ علیہ منسوب کیے گئے ہیں۔

ل تَاسِعُ نہم، نویں۔ يَنْتَمِيْ فعل مضارع اِنْتَمٰى يَنْتَمِيْ اِنْتِمَاءً باب انفعال سے نسبت رکھنا، منسوب ہونا۔ حَضْرَمِيْ قبیلہ حضرموت کے آزاد کردہ غلام ہیں اس لیے حضرمی کہلاتے ہیں۔

ف قرآءت کے نویں امام ابو محمد یعقوب بن اسحاق الحضرمی البصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام ابوعمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بصرہ میں مسند قرآءت آپ پر منتہی ہوتی تھی۔ آپ نے امام ابوعمرو البصری رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابو المنذر سلام بن سلیمان المدنی طویل رحمۃ اللہ علیہ۔ امام شہاب بن شرنفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ امام ابو الاشہب جعفر بن حیان عطاردی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مہدی بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے قرآءت حاصل کی۔ آپ کی وفات ۲۰۵ھ میں ہوئی۔

امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابوعبداللہ محمد بن متوکل لولوی المعروف رویس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ عابد و زاہد اور ماہر قرآءت تھے آپ کی وفات ۲۳۸ھ میں ہوئی۔ امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے راوی ابو الحسن روح بن عبد المومن رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ نہایت ثقہ عابد و زاہد اور ماہر قرآءت تھے آپ کی وفات ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں ہوئی۔

۳۳ وَالْعَاشِرُ الْبَزَّارُ وَ هُوَ خَلَفُ	اِسْحٰقُ مَعْ اِدْرِيْسَ عَنْهُ يُعْرَفُ

ت اور دسویں امام بزار جو خلف رحمۃ اللہ علیہ ہیں ان سے اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور ادریس رحمۃ اللہ علیہ معروف ہوئے ہیں۔

ل اَلْعَاشِرُ دسواں، دہم۔ يُعْرَفُ اَعْرَفَ۔ يُعْرِفُ اِعْرَافًا باب افعال سے، مشہور اور معروف ہونا، پہچاننا۔ شناخت ہونا۔

ف قرآءت کے دسویں امام خلف بن ہشام البزار الکوفی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ابو محمد کنیت ہے۔ آپ امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے راوی بھی ہیں۔ آپ نے امام ابوعیسیٰ سلیم رحمۃ اللہ علیہ سے قرآءت حاصل کی جو امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز شاگرد ہیں۔ نحو میں بھی امام تھے۔ ولادت ۱۵۰ھ اور ۲۲۹ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

امام خلف العاشر رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم ابوعثمان بن عبداللہ مروزی الوارق رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ نہایت ثقہ اور قرآءت کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی وفات ۲۸۶ھ میں ہوئی۔

امام خلف رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے راوی ابو الحسن ادریس بن عبد الکریم الحداد رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ ماہر قرآءت اور نہایت قوی حافظے کے مالک تھے۔ امام خلف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت اور قرآءت دونوں کو نقل کرتے ہیں۔ آپ کی وفات ۲۹۲ھ میں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ وَهٰذِهِ الرُّوَاةُ عَنْهُمْ طُرُقْ		اَصَحُّهَا فِيْ نَشْرِنَا مُحَقَّقْ

ت اور یہ رواۃ جن سے یہ طرق وارد ہیں ہم نے نہایت صحت کے ساتھ اپنی النشر میں محققانہ انداز میں درج کیے ہیں۔

ل رُوَاۃُ راوی کی جمع رواۃ۔ طُرُقُ طریق کی جمع طرق، راستہ جو راوی کے شاگردوں کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں۔ اَصَحُّهَا زیادہ صحیح، انتہا درجے کی درستگی، نَشْرِنَا اس سے مراد علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب النشر ہے۔ مُحَقَّقْ تحقیق سے درج کیا ہوا، ثابت کیا ہوا محققانہ انداز۔

ف ''النشر فی القراءات العشر'' علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت محققانہ کتاب ہے جس میں قراءات عشرہ۔ تجوید۔ رسم۔ وقف و ابتداء اور قرآءت کی حقانیت سے متعلق نہایت قیمتی معلومات جمع ہیں۔ النشر کے آغاز میں آپ نے اپنی قراءات عشرہ کی اسناد کے تمام رواۃ وطرق کو نہایت تفصیل اور تحقیق سے بیان کیا ہے۔ ''طیبة النشر'' میں ''النشر فی القراءات العشر'' ہی کے علوم کو نظم کیا ہے مگر یہاں صرف اس قدر تذکرہ کر دیا کہ رواۃ وطرق اصل یعنی ''النشر فی القراءات العشر'' میں دیکھ لی جائیں کیونکہ ''طیبة النشر'' میں اختصار مقصود ہے۔

۳۵ بِاثْنَيْنِ فِي اثْنَيْنِ وَ اِلَّا اَرْبَعُ		فَهِيَ زُهَا اَلْفِ طَرِيْقٍ تَجْمَعُ

ت ایسے دو کے ہمراہ دو ہیں (یعنی چار) اور بصورت دیگر چار ہیں پھر یہ تقریباً ایک ہزار طرق کو مجتمع کرتے ہیں۔

ل اِثْنَيْنِ دو۔ اَرْبَعُ چار۔ فَهِيَ زُهَا اسی طرق پر وہ۔ اَلْفِ ایک ہزار۔ تَجْمَعُ جمع ہونا، اکٹھا ہونا، مجتمع ہونا، جَمَعَ يَجْمَعُ جَمْعًا باب فَتَحَ سے۔

ف حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں طرق کی تفصیل بیان فرما رہے ہیں کہ ہر راوی کے دو طریق ہیں اور پھر ان میں بھی ہر ایک کے دو طریق ہیں جیسے قالون کے دو طریق ابونشیط اور حلوانی ہیں پھر ان میں ابونشیط کے دو طریق ابن بویان اور قزاز ہیں۔ اور حلوانی کے دو طریق ابن ابی مہران اور جعفر بن محمد ہیں۔

یہ طریقہ ماسوائے خلف۔ خلاد۔ رویس۔ ادریس اور اسحاق یعنی پانچ اصحاب کے بقایا پندرہ رُوات میں جاری ہے۔ اور ان پانچ اصحاب سے یہ طریقہ ہے کہ بلا واسطہ چار طرق بیان کر دیے گئے ہیں جیسے خلف راوی سے ❶ ابن عثمان ❷ ابن مقسم ❸ ابن صالح اور ❹ مطوعی چار طریق ہیں اور یہ چاروں بلا واسطہ ادریس سے وارد ہیں۔ اس لحاظ سے بیس رواۃ کے اسی طرق بن جاتے ہیں اور پھر یہ اسی طرق مزید تفصیل کے ساتھ نو سو بیاسی بن جاتے ہیں۔ انہی کو حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ اَلْفِ طَرِيْقٍ فرما رہے ہیں اور جو کہ نہایت تفصیل کے ساتھ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''النشر فی القراءات العشر'' میں بیان کیے ہیں شائق حضرات وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

۳۶ جَعَلْتُ رَمْزَهُمْ عَلَى التَّرْتِيْبِ		مِنْ نَّافِعٍ كَذَا اِلَى يَعْقُوْبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) میں نے ان ائمہ کی رموز علی الترتیب مقرر کی ہیں جو امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ تک ہیں۔

(ل) جَعَلْتُ جَعَلَ یَجْعَلُ جَعْلًا باب فَتَحَ سے فعل ماضی میں نے کیا، پیدا کرنا، مقرر کرنا۔ رَمْزُهُمْ رَمَزَ یَرْمِزُ رَمْزًا باب ضَرَبَ سے اشارہ کرنا۔ اَلتَّرْتِیْبُ رَتَّبَ یُرَتِّبُ تَرْتِیْبًا باب تفعیل سے قائم رکھنا، ترتیب دینا، درجہ پر رکھنا۔ کَذَا اسی طرح۔

۳۷	اَبجْ دَهزْ حُطِّی كَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ	رَسَتْ ثَخَذْ ظَغَشْ عَلٰی هٰذَا النَّسَقْ

(ت) ابجْ۔ دهزْ۔ حطِّی۔ کَلِمْ۔ نَصَعْ۔ فَضَقْ۔ رَسَتْ۔ ثَخَذْ۔ ظَغَشْ بالترتیب ہیں۔

(ل) اَلنَّسَقْ نَسَقَ یَنْسِقُ نَسْقًا باب نَصَرَ سے کلام کو ترتیب دینا۔

۳۸	وَ الْوَاوُ فَاصِلٌ وَّ لَا رَمْزَ یَرِدْ	عَنْ خَلَفٍ لِاَنَّهٗ لَمْ یَنْفَرِدْ

(ت) اور واؤ فاصل ہوگا اور خلف العاشر رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کوئی رمز نہیں بنائی کیونکہ وہ منفرد مذکور نہیں ہوئے ہیں۔

(ل) فَاصِلٌ فَصَلَ یَفْصِلُ باب ضَرَبَ سے قطع کرنا، جدا کرنا، ممتاز کرنا علیحدہ کرنا۔ یَرِدْ وَرَدَ یَرِدُ وُرُوْدًا باب ضَرَبَ سے وارد ہونا، آنا۔ یَنْفَرِدُ فَرَدَ وَ اِنْفَرَدَ یَنْفَرِدُ۔ اِنْفِرَادًا باب نَصَرَ اور باب انفعال سے اکیلا ہونا۔ واحد ہونا۔ منفرد ہونا۔

(ف)

رموز منفردہ:

شمار	رموز	تفصیل	اسماء
❶	ابج	ا ب ج	امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ قالون ورش
❷	دهز	د ه ز	امام ابن کثیر مکی رحمۃ اللہ علیہ بزی قنبل
❸	حطی	ح ط ی	امام ابوعمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ دوری بصری سوسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴	کلم	ك ل م	امام ابن عامر شامی رحمۃ اللہ علیہ ہشام ابن ذکوان
۵	نصع	ن ص ع	امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ شعبہ حفص
۶	فضق	ف ض ق	امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ خلف خلاد
۷	رست	ر س ت	امام کسائی کوفی رحمۃ اللہ علیہ ابوالحارث دوری کسائی
۸	ثخذ	ث خ ذ	امام ابوجعفر مدنی رحمۃ اللہ علیہ ابن وردان ابن جماز
۹	ظغش	ظ غ ش	امام یعقوب بصری رحمۃ اللہ علیہ رُویس روح

(۳۹) وَ حَيْثُ جَارَمْزٌ لِّوَرْشٍ فَهُوَا ۔ لِاَزْرَقٍ لَّدَى الْاُصُوْلِ يُرْوٰى

(ت) اور اصول میں جہاں بھی ورش کی رمز آئے گی وہاں وہ ازرق کے طریق کا بیان ہوگا۔

(ل) حَيْثُ ظرف مکان بمعنی جس جگہ، جہاں بھی۔ جا اس کی اصل جَآءَ ہے باب ضَرَبَ سے بمعنی آنا۔ لَدَى الْاُصُوْلِ اصول میں۔ يُرْوٰى بیان کرنا، روایت کرنا، مروی ہونا۔

(۴۰) وَ الْاَصْبَهَانِيُّ كَقَالُوْنٍ وَّاِنْ ۔ سَمَّيْتُ وَرْشًا فَالطَّرِيْقَانِ اِذَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت اور اصبہانی (اصول میں) قالون کی مانند ہوں گے اور اگر ورش کا نام لاؤں تو اس وقت دونوں طریق مراد ہوں گے۔

ل سَمَّيْتُ سَمّٰی يُسَمِّي تَسْمِيَةً نام رکھنا۔ الطَّرِيْقَانِ دونوں طریق۔ اِذْنْ تب، اس وقت۔

ف اس شعر میں اوپر بیان کردہ رموز کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اصول میں جہاں کہیں بھی ورش کی رمز جیم آئے گی تو وہاں اس سے مراد ازرق کا طریق ہوگا اور ایسے موقع پر اصبہانی جو ورش کا دوسرا طریق ہے وہ قالون کی مانند ہوں گے۔ اور جس جگہ ورش کا ذکر کیا جائے گا تو وہاں دونوں طریق مراد ہوں گے۔ جبکہ فرش میں رمز جیم اور نام دونوں ہی سے دونوں طریق مراد ہوں گے۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔

۴۱	فَمَدَنِيٌّ ثَامِنٌ وَّ نَافِعٌ (مدنی)	بَصْرِيُّهُمْ ثَالِثُهُمْ وَ التَّاسِعُ (بصریھم)

ت پس "مدنی" سے آٹھویں امام ابوجعفر اور امام نافع مراد ہیں۔ ان میں "بصری" سے مراد تیسرے امام ابوعمرو اور نویں امام یعقوب ہیں۔

ل ثَامِنٌ آٹھویں۔ ثَالِثٌ تیسرا۔ اَلتَّاسِعُ نویں۔ بَصْرِيُّهُمْ ان میں کے بصری۔

۴۲	وَ خَلَفٌ فِي الْكُوْفِ وَ الرَّمْزُ كَفَى (کفی)	وَ هُمْ بِغَيْرِ عَاصِمٍ لَّهُمْ شَفَا (شفا)

ت اور امام خلف العاشر "کوفیین" میں شامل ہیں اور ان کی رمز "کَفٰی" ہے اور یہی (کوفیین) بغیر امام عاصم ہوں تو ان کے لیے رمز "شفا" ہے۔

ل فِي الْكُوْفِ کوفیین میں۔ کَفٰی کافی ہونا یہاں کَفٰی سے مراد چار کوفیین ائمہ کی رمز ہے۔ بِغَيْرِ عَاصِمٍ عاصم کے بغیر۔ شَفَا شفا دینا۔ یہاں شفا سے مراد حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تین ائمہ کی رمز ہے۔

۴۳	وَ هُمْ وَ حَفْصٌ صَحْبُ ثُمَّ صُحْبَةُ (صحب، صحبہ)	مَعْ شُعْبَةٍ وَّ خَلَفٌ وَّ شُعْبَةُ

ت اور یہ تینوں اور حفص ہوں تو رمز "صَحْب" ہے پھر یہ تینوں کے ساتھ شعبہ ہوں تو رمز "صُحْبَة" ہے۔

ل صَحْبُ ساتھی، رفیق۔ یہاں صَحْب سے مراد حمزہ، کسائی۔ خلف العاشر اور حفص کی رمز ہے۔ صُحْبَةُ سے مراد حمزہ۔ کسائی۔ خلف اور شعبہ کی رمز ہے۔

نوٹ: خَلَفٌ وَّ شُعْبَةُ کا ترجمہ اگلے شعر میں دیکھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴	صَفَا وَ حَمْزَةٌ وَّ بَزَّارٌ فَتًى صفا ... فتی	حَمْزَةٌ مَعْ عَلِيِّهِمْ رِضًى اَتٰى رضی

(ت) اور خلف العاشر اور شعبہ کے لیے رمز "صَفَا" ہے اور حمزہ اور خلف العاشر کے لیے رمز "فَتًى"۔ حمزہ، علی کسائی کے ہمراہ ہوں تو "رِضًى" آئے گا۔

(ل) صَفَا يَصْفُوْ باب نَصَرَ سے بمعنی صاف ہونا خالص ہونا، پاک، نرم و ملائم چٹانیں یہاں صفا سے مراد امام خلف اور شعبہ کی رمز ہے۔ فَتًا باعزت، فیض، نوجوان، ماہر، یہاں فَتًى سے مراد حمزہ اور امام خلف العاشر کی رمز ہے۔ رِضًى راضی، پسندیدہ یہاں رِضًى سے مراد حمزہ اور کسائی کی رمز ہے۔

۴۵	وَ خَلَفٌ مَّعَ الْكِسَائِيِّ رَوٰى روی	وَ ثَامِنٌ مَّعْ تَاسِعٍ فَقُلْ ثَوٰى ثوی

(ت) اور خلف العاشر مع کسائی کی رمز "رَوٰى" ہے اور آٹھویں امام ابوجعفر اور نویں امام یعقوب کے لیے "ثَوٰى" رمز کہہ دو۔

(ل) مَعَ ساتھ، ہمراہ۔ رَوٰى روایت کرنے والا۔ بیان کرنے والا یہاں رَوٰى سے مراد خلف العاشر اور کسائی کی رمز ہے۔ قُلْ قَالَ يَقُوْلُ سے فعل امر تو کہہ دے۔ ثَوٰى يَثْوِيْ باب ضَرَبَ سے کسی جگہ ٹھہرنا، آباد ہونا، مقیم ہونا۔ یہاں ثَوٰى سے مراد ابوجعفر اور یعقوب کی رمز ہے۔

۴۶	وَ مَدَنٍ مَّدًا وَّ بَصْرِيٌّ حِمَا مدا ... حما	وَ الْمَدَنِيْ وَ الْمَكِّ وَ الْبُصْرِيْ سَمَا سما

(ت) اور نافع اور ابوجعفر کی "مَدًا" اور ابوعمرو بصری اور یعقوب کی "حِمَا" جبکہ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو بصری اور یعقوب کی "سَمَا" رمز ہے۔

(ل) مَدَن مدنی مراد نافع اور ابوجعفر۔ مَدًا مسافت، کفایت، یہاں مَدًا سے مراد نافع اور ابوجعفر کی رمز ہے۔ یاد رہے کہ ان کی ایک رمز کلمی "مدنی" بھی بیان ہو چکی ہیں اور اب دوسری رمز لانے کا مقصد اشعار میں اپنے مطلب و مفہوم کو بیان کرنے میں آسانی مطلوب ہے۔ حِمَا حمایت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا، یہاں حِمَا سے مراد ابوعمرو بصری اور یعقوب کی رمز ہے یاد رہے کہ ان کی ایک رمز کلمی "بصری" بھی بیان ہو چکی ہے اور مقصود بیان میں آسانی ہے۔ سَمَا يَسْمُوْ باب نَصَرَ سے بلند ہونا، اونچا ہونا، آسمان۔ یہاں سَمَا سے مراد نافع۔ امام ابوجعفر۔ ابن کثیر مکی۔ ابوعمرو بصری اور یعقوب پانچوں کی رمز ہے۔

۴۷	مَكٍّ وَّ بَصْرٍ حَقٌّ مَّكٍّ مَّدَنِيْ حق	حِرْمٌ وَّ عَمَّ شَامُهُمْ وَ الْمَدَنِيْ حرم ... عم

(ت) مکی اور ابوعمرو بصری و یعقوب کی رمز "حَقٌّ" ہے۔ مکی۔ نافع اور ابوجعفر کی "حِرْمٌ" رمز ہے اور شامی۔ نافع اور ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر کی "عَمَّ" ہے۔

ل حَقَّ یَحُقُّ باب نَصَرَ سے حق میں غالب آنا، حق کو ثابت کرنا، درست بات کا لازم ہونا یہاں مراد امام مکی اور ائمہ بصریین کی رمز ہے۔ حِرْمٌ حَرَمَ یَحْرِمُ باب ضَرَبَ سے منع کرنا، حرمین کا رہنے والا، بابرکت قاری، یہاں مراد امام مکی اور ائمہ مدنیین کی رمز ہے۔ عَمَّ یَعُمُّ باب نَصَرَ سے عام ہونا، کثیر جماعت، بڑا گروہ، یہاں مراد امام شامی اور ائمہ مدنیین کی رمز ہے۔

۴۸	وَ حَبْرٌ ثَالِثٌ وَّ مَكٍّ كَنْزُ	كُوفٍ وَّ شَامٍ وَّ يَجِيْءُ الرَّمْزُ
	حبر — کنز	

ت اور "حبر" کی رمز تیسرے امام ابوعمرو اور امام مکی کی ہے "کنز" کی ائمہ کوفیین اور امام شامی کے لیے رمز آئی ہے۔

ل حَبْرٌ، حَبَرَ یَحْبُرُ باب نَصَرَ سے خوش و مسرور کرنا، نیک عالم، خوشی و نعمت، دینی پیشوا، یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار، یہاں مراد ابوعمرو بصری اور مکی کی رمز ہے۔ کَنَزَ یَکْنِزُ باب ضَرَبَ سے، مال جمع کرنا، ذخیرہ کرنا، خزانہ، یہاں کَنْزُ سے مراد کوفیین اور امام شامی کی رمز ہے۔ یَجِیْءُ جَاءَ یَجِیْءُ باب ضَرَبَ سے آنا۔ اَلرَّمْزُ اشارہ کرنا، رمز۔

ف اب ہم درج بالا آٹھ اشعار میں بیان ہونے والی انیس رموز کلمیہ کو جدول میں ظاہر کر رہے ہیں تاکہ طلباء کو یاد کرنے میں آسانی ہو۔

رموز کلمی:

شمار	رمز	قراء
①	مدنی	نافع۔ ابوجعفر۔
②	بصری	ابوعمرو۔ یعقوب۔
③	کفیٰ	عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔
④	شفا	حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔
⑤	صحب	حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔
⑥	صحبہ	شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔
⑦	صفا	شعبہ۔ خلف العاشر۔
⑧	فتیٰ	حمزہ۔ خلف العاشر۔
⑨	رضی	حمزہ۔ کسائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩	رویٰ	کسائی۔ خلف العاشر۔
⑪	ثویٰ	ابوجعفر۔ یعقوب۔
⑫	مدا	نافع۔ ابوجعفر۔
⑬	حما	ابوجعفر۔ یعقوب۔
⑭	سما	نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو بصری۔ یعقوب۔
⑮	حق	مکی۔ ابوعمرو بصری۔ یعقوب۔
⑯	حرم	نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔
⑰	عم	نافع۔ ابوجعفر۔ شامی۔
⑱	حبر	ابوعمرو بصری۔ مکی۔
⑲	کنز	شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔

(۴۹) قَبْلُ وَ بَعْدُ وَ بِلَفْظٍ اَغْنٰی ۔۔۔ عَنْ قَیْدِہٖ عِنْدَ اتِّضَاحِ الْمَعْنٰی

(ت) میں کلمہ قرآنی سے قبل اور بعد میں اور تلفظ کلمہ بیان کرنے اور اس کی قیود سے معنی کے واضح ہو جانے پر اکتفا کروں گا۔

(ل) قَبْلُ، قَبِلَ یَقْبَلُ باب سَمِعَ سے کسی چیز کو لینا، پہلے۔ بَعْدُ، بَعُدَ یَبْعُدُ باب کَرُمَ سے دور ہونا، بعد میں۔ بِلَفْظٍ تلفظ کے ساتھ۔ اَغْنٰی یُغْنِیْ باب افعال سے مالدار ہونا کافی ہونا، اکتفٰی کرنا، بے نیاز ہونا۔ قَیْدِہٖ اس کی قیود۔ اِتِّضَاحِ واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔

(ف) حضرت ناظم فرمارہے ہیں کہ یہ رموز کہیں تو میں کلمہ قرآنی سے قبل لے کر آؤں گا اور کہیں کلمہ قرآنی کے بعد لاؤں گا اور بعض دفعہ دونوں قسم کی رموز انفرادی اور کلمی، کلمہ قرآنی سے قبل لاؤں گا اور بعض دفعہ دونوں قسم کی رموز کلمہ قرآنی کے بعد لے کر آؤں گا اور جہاں تلفظ سے معانی واضح ہو جائیں گے وہاں قیود کا ذکر نہیں کروں گا۔

(۵۰) وَ اكْتَفِیْ بِضِدِّهَا عَنْ ضِدِّ ۔۔۔ كَالْحَذْفِ وَ الْجَزْمِ وَ هَمْزٍ مَدِّ

(ت) اور میں اس اختلافی کلمہ کی ضد پر ہی اکتفا کروں گا ضد سے حذف اور جزم اور تحقیق اور مد مراد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل اِکْتَفٰی کَفٰی یَکْفِیْ کِفَایَۃً باب ضَرَبَ سے کافی ہونا، اِکْتِفٰی باب افتعال سے قناعت کرنا، بے نیاز ہونا، اکتفا کرنا۔ بِضِدِّھَا اس کی ضد۔ کَالْحَذْفِ حذف کی طرح۔ اَلْجَزْمِ جزم۔ ھَمْزٍ ھَمَزَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے حرف پر ہمزہ لگانا، ہمزہ کے ساتھ بولنا، تحقیق وتخفیف۔ مَدٍّ مَدَّ باب نَصَرَ سے کھینچنا، لمبا کرنا، پھیلانا، مد وقصر۔

۵۱ وَ مُطْلَقُ التَّحْرِیْكِ فَھُوَ فَتْحٌ	وَھُوَ لِلْاِسْکَانِ کَذَاكَ الْفَتْحُ

ت اور مطلق تحریک پس وہ فتح ہے اور یہ سکون کے لیے ضد ہے ایسے ہی فتحہ۔

ل مُطْلَقُ بلا قید، غیر مقید، آزاد۔ اَلتَّحْرِیْكِ حَرَّكَ یُحَرِّكُ حرکت دینا، تحریک۔ فَتْحُ فتحہ، زبر، فتح کرنا۔ اِسْکَانِ سکون، جزم، ٹھہرنا۔ کَذَاكَ اسی طرح، ایسے ہی۔

۵۲ لِلْکَسْرِ وَ النَّصْبُ لِخَفْضٍ اِخْوَۃٌ	کَالنُّوْنِ لِلْیَا وَ لِضَمٍّ فَتْحَۃٌ

ت کسرہ کے واسطے اور نصب، جر کے لیے برابر ہے جیسے نون یاء کے واسطے اور ضمہ کے واسطے فتحہ ضد ہے۔

ل اَلْکَسْرِ کسرہ، زیر۔ اَلنَّصْبُ نصب، فتحہ، زبر۔ خَفْضٍ جر، زیر خَفِضَ باب سَمِعَ سے پست کرنا، نرم کرنا، کلمہ کو زیر دینا۔ اِخْوَۃٌ اَخٌ کی جمع بھائی، ساتھی، دوست۔

نوٹ: لِلْکَسْرِ کا تعلق ماقبل شعر سے ہے۔

۵۳ کَالرَّفْعِ لِلنَّصْبِ اطْرُدًا وَّ اَطْلِقَا	رَفْعًا وَّ تَذْکِیْرًا وَّ غَیْبًا حُقِّقَا

ت جیسے رفع نصب کی ضد ہے مگر تم انہیں یک طرفہ سمجھو اور رفع اور تذکیر اور غائب کو اطلاقاً رکھنا جن میں ہر ایک اپنے مقام پر محقق ہے۔

ل اِطْرُدًا طَرَدَ یَطْرُدُ باب نَصَرَ سے دور کرنا، ایک طرف کرنا، یک طرفہ۔ اُطْلِقَا اطلاق کرنا، مطلق طور پر۔ رَفْعًا رفع۔ تَذْکِیْرًا مذکر۔ غَیْبًا غیبت، غَابَ یَغِیْبُ باب ضَرَبَ سے دور ہونا، غائب ہونا، چھپنا۔ حُقِّقَا حَقَّ سے بمعنی ثابت کرنا۔

ف ان چار اشعار میں اضداد کا بیان کر رہے ہیں اس میں شاطبیہ والا طریقہ ہی استعمال فرمایا ہے۔ اور دو طرح کی اضداد استعمال ہوں گی کہ ایک اضداد تو مطرد ومنعکس ہوں گی اور دوسری وہ اضداد ہوں کی جو مطرد غیر منعکس ہوں گی۔ اب ان اضداد کو جدول کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضداد مطرد و منعکس:

شمار	اضداد		
①	مد	⟷	قصر
②	اثبات	⟷	حذف
③	فتح (الف)	⟷	امالہ (صغریٰ کبریٰ)
④	ادغام	⟷	اظہار
⑤	ہمزہ	⟷	ترک ہمزہ
⑥	نقل	⟷	ابقاءِ حرکت
⑦	اختلاس	⟷	اکمال حرکت
⑧	تذکیر	⟷	تانیث
⑨	غائب	⟷	خطاب
⑩	خفت	⟷	ثقالت
⑪	جمع	⟷	مفرد
⑫	تنوین	⟷	ترک تنوین
⑬	تحریک	⟷	اسکان
⑭	نون	⟷	یاء
⑮	کسرہ	⟷	فتحہ
⑯	جر	⟷	نصب

اضداد مطرد غیر منعکس:

شمار	اضداد		
❶	ضم	⟵	فتحہ
❷	رفع	⟵	نصب
❸	جزم	⟵	رفع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ رفع۔ تذکیر اور غائب وغیرہ کے بعض مواقع ایسے بھی آئیں گے جہاں قید نہیں لگائی گئی تو ان مواقع میں اطلاق ہی سے ان کو سمجھنا پڑے گا۔

۵۴	وَ كُلُّ ذَا اتَّبَعْتُ فِيهِ الشَّاطِبِیْ	لِيَسْهُلَ اسْتِحْضَارُ كُلِّ طَالِبِ

ت اور اس قصیدہ میں تمام تر علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کی گئی ہے تاکہ طالب علم کو یہ حفظ کرنا آسان ہو جائے۔

ل اِتَّبَعْتُ تَبِعَ و تَبِعَ اَتْبَعَ وَتَتَبَّعَ پیروی کرنا، پیچھے آنا۔ لِيَسْهُلَ سَهُلَ، آسان ہونا۔ اِسْتِحْضَارَ حَضِرَ يَحْضَرُ باب سَمِعَ سے حاضر ہونا، موجود ہونا، دل میں کسی بات کا آنا، حفظ کر لینا۔

ف جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ رموز منفردہ اور رموز کلمی نیز اضداد کے بیان میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے وہی اسلوب رکھا ہے جو علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حرز الامانی میں اختیار کیا ہے اور اس کا مقصد طلباء پر شفقت اور ان کے لیے آسانی مقصود ہے تا کہ انہیں یہ قصیدہ اور اس کے مسائل کو حفظ اور استخراج میں آسانی ہو۔

۵۵	وَ هٰذِهِ اُرْجُوْزَةٌ وَّ جِيْزَهْ	جَمَعْتُ فِيْهَا طُرُقًا عَزِيْزَهْ

ت اور یہ اختصار والی رجزیہ نظم ہے جس میں میں نے عظیم الشان طرق کو جمع کر دیا ہے۔

ل اُرْجُوْزَةٌ رجز سے بنا ہے یہ نظم کی ایک قسم ہے جس کو اجزاء کی نزدیکی اور حروف کی اور کثرت کی بناء پر رجز کہتے ہیں۔ وَجِيْزَهْ مختصر۔ جَمَعْتُ جَمَعَ باب فَتَحَ سے جمع کرنا۔ طُرُقًا طریق کی جمع بمعنی راہیں، طُرُق۔ عَزِيْزَهْ عظیم الشان، غالب۔

۵۶	وَ لَا اَقُوْلُ اِنَّهَا قَدْ فَضَلَتْ	حِرْزُ الْاَمَانِیْ بَلْ بِهٖ قَدْ كَمَلَتْ

ت میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قصیدہ فضیلت میں حرز الامانی سے بڑھ گیا ہے بلکہ یہ اس کی بدولت یقیناً کامل ہو گیا ہے۔

ل فَضَلَتْ فَضِلَ یا فَضُلَ باب سَمِعَ اور باب كَرُمَ سے صاحب فضل ہونا، فضیلت والا ہونا، ترجیح دینا، زائد ہونا، سبقت لے جانا۔ حِرْزُ الْاَمَانِیْ علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قراءات سبعہ میں مشہور قصیدہ لامیہ کا نام۔ كَمَلَتْ كَمَلَ كَمِلَ باب نَصَرَ اور باب سَمِعَ سے پورا ہونا، کامل ہونا۔

۵۷	حَوَتْ لِمَا فِيْهِ مَعَ التَّيْسِيْرِ	وَ ضِعْفِ ضِعْفِهٖ مَعَ التَّحْرِيْرِ

ت اس قصیدہ نے تحقیق میں التیسیر سمیت حرز الامانی کو جمع کیا ہے اور اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت کچھ زیادہ تحریر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) حَوَتْ حَوٰی یَحْوِیْ باب ضَرَبَ سے جمع کرنا، قبضہ کرنا، گھیرنا۔ اَلتَّیْسِیْر آسانی پیدا کرنا، یہاں دراصل اس سے علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ کی "التیسیر فی القراءات السبع" مراد ہے یہ نثر میں ہے اور اسی کے مضامین کو علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی ووجه التهانی فی القراءات السبع" میں نظم کیا ہے۔ ضِعْفِ ضَعَّفَ باب فَتَحَ سے زیادہ کرنا، دو گنا کرنا۔ اَلتَّحْرِیْر ضبط کرنا، تحریر کرنا۔

(ف) علامہ ابوعمرو عثمان بن سعید الدانی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ م ۴۴۴ھ قرآءت، رسم، ضبط، علم وقف و ابتدا اور دیگر قرآنی علوم میں بہت بڑی علمی شخصیت ہیں ان کی قرآءت کی مشہور کتاب "التیسیر فی القراءات السبع" کی جانب علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے کہ اس کتاب کے مسائل بھی اس نظم میں شامل ہیں۔ اسی طرح امام ابوالقاسم بن فیرہ بن خلف الشاطبی الرعینی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ م ۵۹۰ھ جنہوں نے امام دانی رحمۃ اللہ علیہ کی "التیسیر" کو "حرز الامانی" کے نام سے نظم کیا اس کے مسائل بھی اس نظم میں شامل ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان دو کتب کے علاوہ فن کی دیگر بہت سی کتب سے بھی مزید مسائل قراءات کو اس قصیدہ میں جمع کیا گیا ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے علم قرآءت کی جن کتب کو بھی اپنے اساتذہ کرام سے پڑھا ہے ان تمام صحیح طرق کو "النشر فی القراءات العشر" میں جمع کیا جسے "طیبة النشر" میں منظوم کر دیا۔

(۵۸)	ضَمَّنْتُهَا كِتَابَ نَشْرِ الْعَشْرِ	فَهْيَ بِهِ طَيِّبَةٌ فِي النَّشْرِ

(ت) میں نے اس قصیدہ میں اپنی کتاب "النشر فی القراءات العشر" کو منظوم کیا ہے پس اس کی بدولت عمدہ خوشبو پھیل گئی ہے۔

(ل) ضَمَّنْتُهَا ضَمِنَ باب سَمِعَ سے ضامن ہونا، کفیل بننا، جمع کرنا، ضَمَّنَ سے ذمہ دار بنانا۔ تضمین کرنا یعنی شاعر کا دوسرے کے شعر کو اپنے کلام میں شامل کرنا۔ طَيِّبَةٌ پاک عمدہ۔ اَلنَّشْرِ پھیلانا، شائع کرنا۔ یہاں اس سے مراد "طیبة النشر فی القراءات العشر" کا قصیدہ ہے۔ پس طَيِّبَةُ النَّشْرِ سے مراد عمدہ اشاعت اور محاورہ میں خوشبو کا پھیلنا۔ بہترین پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ پھیلانے والی بات کے معنی مراد لیے جائیں گے۔

مخارج الحروف کا بیان:

(۵۹)	وَهَا أَنَا مُقَدِّمٌ عَلَيْهَا	فَوَائِدًا مُهِمَّةً لَدَيْهَا

(ت) اور جان لو میں آغاز میں بعض ایسے فوائد لانے والا ہوں جو قاری کے لیے اہمیت کے حامل ہیں۔

(ل) هَا حرف تنبیہ آگاہ ہونا، خبردار کرنا۔ مُقَدِّمٌ قَدِمَ باب سَمِعَ سے آنا، لانے والا۔ فَوَائِدًا فائدہ کی جمع فائدے۔ مُهِمَّةً اہم۔ لَدَيْهَا اس کے پاس، اس کے لیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٠	كَالْقَوْلِ فِي مَخَارِجِ الْحُرُوفِ	وَ كَيْفَ يُتْلَى الذِّكْرُ وَ الْوُقُوفِ

(ت) مخارج الحروف اور تلاوت قرآن کی صحیح کیفیت اور وقف وابتداء سے متعلق اہم کلام۔

(ل) كَالْقَوْلِ جیسے بات کرنا، کلام کرنا۔ مَخَارِجِ الْحُرُوفِ حروف کے مخارج۔ يُتْلَى پڑھا جاتا ہے، تلاوت کیا جاتا ہے۔ الذِّكْرُ قرآن مجید ذَكَرَ يَذْكُرُ باب نَصَرَ سے ذکر کرنا، یاد کرنا۔ الْوُقُوفِ ٹھہرنا، وقف کرنا، علم وقف وابتداء۔

٦١	مَخَارِجُ الْحُرُوفِ سَبْعَةَ عَشَرْ	عَلَى الَّذِي يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

(ت) مخارج الحروف سترہ ہیں اس شخص کے قول پر جو بہت باخبر ہے۔ (یعنی امام خلیل بن احمد الفراہیدی النحوی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۷۰ھ)

(ل) سَبْعَةَ عَشَرْ سترہ۔ يَخْتَارُ خَارَ باب ضَرَبَ سے اور اِخْتِيَارٌ کا معنی پسند کرنا، منتخب کرنا، چن لینا۔ اِخْتَبَرَ جانچنا، آزمانا، خَبَرَ يَخْبُرُ باب نَصَرَ سے کسی چیز کو تجربے سے جان لینا وغیرہ۔

(ف) باخبر شخص سے مراد امام خلیل بن احمد الفراھیدی النحوی م ۱۷۰ھ ہیں جن کے قول کے مطابق مخارج کی تعداد سترہ ہے۔

٦٢	فَالْجَوْفُ لِلْهَاوِي وَ أُخْتَيْهِ وَ هِيْ	حُرُوفُ مَدٍّ لِّلْهَوَاءِ تَنْتَهِي

(ت) پس جوف دہن الف مدہ کے لیے جو ہوائیہ ہے اور اس کے ہم مثل دونوں حروف مدہ جن کی انتہا ہوا پر ہے (یعنی واؤ مدہ اور یاء مدہ)

(ل) اَلْجَوْفُ جوف دہن یعنی منہ کے خالی حصہ کی ہوا۔ لِلْهَاوِيْ ہوا دینے کے لیے۔ اُخْتَيْهِ اس کے دونوں ہم جنس، دو بھائی یہاں مراد واؤ مدہ اور یاء مدہ ہیں۔ تَنْتَهِيْ ختم ہونا، انتہا کو پہنچنا۔

٦٣	وَ قُلْ لِّأَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءُ	ثُمَّ لِوَسْطِهِ فَعَيْنٌ حَاءُ

(ت) اور تم کہہ دو اقصی حلق کے لیے ہمزہ اور ھاء۔ پھر وسط حلق کے لیے عین اور حاء ہیں۔

(ل) اَقْصَى الْحَلْقِ حلق کا کنارہ، حلق کا آخر جو سینہ کی طرف ہے۔ وَسْطٌ درمیان۔

٦٤	اَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاءُهَا وَالْقَافُ	اَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

(ت) ادنی حلق کا مخرج غین اور خاء کا ہے اور قاف اقصی لسان سے ہے ذرا اوپر یعنی زبان کی جڑ اور تالو، مخرج کاف کا ......

(ل) اَدْنَاهُ حلق کا قریب والا حصہ یعنی شروع کا حصہ جو منہ کی جانب ہے۔ اَقْصَى اللِّسَانِ زبان کا دور والا حصہ یعنی زبان کی جڑ۔ فَوْقُ اوپر، بالائی حصہ جو کوے سے ملا ہوا ہے۔

٦٥	اَسْفَلُ وَ الْوَسْطُ فَجِيمُ الشِّينُ يَا	وَ الضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ اِذْ وَلِيَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) کچھ نیچے منہ کی جانب ہے اور زبان اور تالو کے درمیان سے جیم، شین اور یاء غیر مدہ ہیں اور ضاد زبان کے حافہ سے یعنی جبکہ حافہ لگے۔

(ل) اَسْفَلُ نیچے، نیچے والا حصہ۔ اَلْوَسْطُ درمیان والا حصہ۔ حَافَتِهِ کنارہ، کروٹ، وَلِيَا وَلْی يَلِي وَلِيَ يَلِي قریب ہونا، متصل ہونا، حاکم مقرر ہونا۔

٦٦	الاَضْرَاسَ	مِنْ	اَيْسَرَ	اَوْ	يُمْنَاهَا		وَ	اللَّامُ	اَدْنَاهَا	لِمُنْتَهَاهَا

(ت) اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے بائیں طرف یا دائیں طرف سے اور لام کنارہ زبان سے مع ادنیٰ حافہ اس زبان کے آخر تک۔

(ل) اَلْاَضْرَاسَ ضِرْسٌ کی جمع داڑھیں، دانت ضَرِسَ باب سَمِعَ دانتوں کا کام میں آنا۔ اَيْسَرَ بائیں جانب والا، آسان۔ يُمْنَاهَا يَمَنَ يَمُنُ دائیں طرف لے جانا۔ بابرکت ہونا۔ يُمْنٰى دائیں طرف، دایاں عضو۔ لِمُنْتَهَا هَا انتہا، آخر۔

(ف) یہاں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ وَاللَّامُ اَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا جو فرما رہے ہیں تو اس میں اَدْنَاهَا کی ضمیر کا مرجع حافہ اور مُنْتَهَاهَا کی ضمیر کا مرجع لسان ہے۔ (وَاللِّسَانُ تُذَكَّرُ وَ تُؤَنَّثُ) علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَ حَرْفٌ بِاَدْنَاهَا اِلٰى مُنْتَهَاهَا

یعنی ایک حرف لام ادنیٰ حافہ سے منتہائے لسان تک ہے۔ حافہ کا وہ حصہ جو کل اضراس کے مقابل ہے اگر اقصیٰ حافہ ہے تو ضاحک کے مقابل کا نام ادنیٰ حافہ کیوں ہوا؟ کیا ضاحک اضراس میں داخل نہیں؟ اور اگر رباعی انیاب کے مقابل کنارہ زبان، ادنیٰ حافہ ہے۔ تو پھر نون کا مخرج اگر اس طرح کہا جائے تو کیا حرج کی بات ہے کہ ''نوک زبان اور ادنی حافہ'' حالانکہ فن کی کسی کتاب میں نون کا مخرج ادنی حافہ نہیں کہا گیا ہے بلکہ تمام کتابوں میں طرف لسان ہی ہے۔

ہمارے خیال میں حافہ صرف وہ ہے جو اضراس سے لگے گو بعض مصنفین نے توسعاً یا مجاز اً لغوی معنیٰ کے طور پر حافہ کے مفہوم میں دائیں بائیں زبان کی پوری کروٹ والے حصہ کو حافہ کہا ہے لہٰذا حافہ لسان وہ ہے جو اضراس علیا کے مقابل ہے اسی لیے ضاد کی صفت استطالت میں کہا جاتا ہے کہ ''اس کی ادائیگی میں شروع مخرج سے آخر تک یعنی حافہ زبان کے شروع سے حافہ زبان کے آخر تک آواز کو امتداد رہتا ہے'' پس حافہ زبان کا وہ آخر حصہ ہوا جو آخری داڑھ یعنی ضاحک پر لگے کیونکہ اضراس ضاحک پر ختم ہو جاتی ہیں لہٰذا حافہ بھی ضاحک کے مقابل تک ختم ہو جاتا ہے ورنہ صفت استطالت کی تعریف میں ''شروع مخرج سے آخر تک کا مطلب یہ بتلاتا کہ حافہ زبان کے شروع سے حافہ زبان کے آخر تک'' بے معنی بات ہو جائے گی۔ اور جب یہ طے ہو گیا کہ حافہ صرف اضراس کے مقابل کا نام ہے تو لامحالہ ثنایا، رباعی اور انیاب کا مقابل ''طرف لسان'' یعنی ''زبان کا کنارہ'' ہے۔ (حواشی جدیدہ بر جمال القرآن محشی استاذی وسیدی وسندی قاری المقری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ)

٦٧	وَ	النُّوْنُ	مِنْ	طَرَفِهٖ	تَحْتُ	اجْعَلُوْا		وَ	الرَّا	يُدَانِيْهِ	لِظَهْرٍ	اَدْخَلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور نون طرف لسان سے لام کے مخرج سے کچھ نیچے سے ادا کرو اور راء اس نون کے قریب ہے مگر اس میں پشت زبان کو دخل ہے۔

(ل) طَرْفِهٖ اس کا کنارا۔ تَحْتُ نیچے۔ اِجْعَلُوْا جَعَلَ باب فَتَحَ سے کرنا، بنانا۔ يُدَانِيْهِ اس کے قریب ہونا، دَانَ يَدِيْنُ دین اسلام قبول کرنا، کسی پر احسان کرنا، اطاعت کرنا۔ ظَهْرِ پشت، پیٹھ اوپر کا بیرونی حصہ ظَهَرَ يَظْهَرُ باب فَتَحَ سے ظاہر ہونا، باہر آنا۔ اَدْخَلَ دَخَلَ يَدْخُلُ باب نَصَرَ سے اَدْخَلَ باب اَفْعَلَ سے داخل ہونا، داخل کرنا۔

٦٨	وَ الطَّاءُ وَ الدَّالُ وَ تَامِنْهُ وَ مِنْ	عُلْيَا الثَّنَايَا وَ الصَّفِيرُ مُسْتَكِنْ

(ت) اور طاء اور دال اور تاء زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ سے نکلتے ہیں اور حروف صفیر (صاد۔ زاء۔ سین) نکلتے ہیں۔

(ل) عُلْيَا الثَّنَايَا ثنایا منہ کے سامنے کے چار دانت، ان میں سے ثنایا علیا اوپر کے دو دانتوں کو کہتے ہیں۔ الصَّفِيْرُ صَفَرَ يَصْفِرُ صَفِيْرًا باب ضَرَبَ سے ہونٹوں سے سیٹی بجانا، حروف صفیر زاء، سین، صاد۔ مُسْتَكِنْ سَكَنَ يَسْكُنُ سُكُوْنًا باب نَصَرَ سے ٹھہرنا: سکون پذیر ہونا، اقامت کرنا قرار پانے والے، نکلنے والے۔

٦٩	مِنْهُ وَ مِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلٰى	وَ الظَّاءُ وَ الذَّالُ وَ ثَا لِلْعُلْيَا

(ت) اس طرف لسان سے اور ثنایا سفلی کے اوپر سے اور ظاء اور ذال اور ثاء ثنایا علیا کے لیے ہیں۔

(ل) فَوْقِ اوپر، فوقیت حاصل کرنا۔ الثَّنَايَا السُّفْلٰى سامنے والے نیچے کے دو دانت۔ لِلْعُلْيَا سامنے والے اوپر کے دو دانت۔

٧٠	مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَ مِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ	فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

(ت) جو دونوں کے طرفین (زبان اور ثنایا علیاء) کے سرے سے نکلتے ہیں اور نچلے ہونٹ کے شکم سے فاء ہے۔ ثنایا علیا کے کناروں کے نزدیک۔

(ل) بَطْنِ الشَّفَهْ بَطْنُ پیٹ، شکم، کسی شے کا اندرونی حصہ، شَفَهْ ہونٹ یعنی ہونٹ کا اندرونی حصہ۔ اَطْرَافِ طَرْفٌ کی جمع کنارہ، نوک۔ اَلْمُشْرِفَهْ شَرُفَ باب كَرُمَ سے شریف ہونا، قریب ہونا، نزدیک ہونا۔

٧١	لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِيْمٌ	وَ غُنَّةٌ مَخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ

(ت) دونوں ہونٹوں کے لیے واؤ (غیر مدہ) باء اور میم ہیں اور غنہ اس کا مخرج خیشوم ہے۔

(ل) لِلشَّفَتَيْنِ دونوں ہونٹوں کے لیے۔ غُنَّةٌ، ناک میں آواز لے جانا۔ مَخْرَجُهَا خَرَجَ يَخْرُجُ باب نَصَرَ سے نکلنا حرف کے نکلنے کی جگہ۔ اَلْخَيْشُوْمُ ناک کا بانسہ۔

نوٹ: ہر حرف کا مخرج معلوم کرنے کے لیے حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لائیں اور جہاں آواز رُک کے وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حرف کا مخرج ہوگا جیسے اَقْ۔ اَجْ۔ اَذْ۔ اَبْ۔ اَنْ وغیرہ۔

صفات الحروف کا بیان:

(٧٢)	صِفَاتُها جَهْرٌ وَّ رِخْوٌ مُّسْتَفِلْ	مُنْفَتِحٌ مُّصْمَتَةٌ وَّالضِّدَّ قُلْ

(ت) ان حروف کی صفات جہر، رخوت، استفال، انفتاح اور اصمات ہیں اور ان میں ہر ایک کی ضد بھی تم کہو۔

(ل) صِفَاتُهَا صِفَت کی جمع بمعنی خوبیاں۔ الضِّدّ ضد، مخالفت۔ قُلْ قَالَ يَقُوْلُ سے فعل امر تم کہہ دو۔

(٧٣)	مَهْمُوْسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ	شَدِيْدُهَا لَفْظُ اَجِدْ قَطٍ بَكَتْ

(ت) مہموسہ ان حروف کے "فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ" ہیں اور شدیدہ ان حروف کے لفظ "اَجِدْ قَطٍ بَكَتْ" ہیں۔

(ل) فَحَثَّهُ اس کو ابھارا۔ شَخْصٌ ایک شخص، آدمی۔ سَكَتْ وہ خاموش ہوا۔ شَدِيْدٌ سخت، تیز، شد والے حروف۔ اَجِدْ قَطٍ بَكَتْ تم عمدہ کام کرو وہ تمہیں کافی ہے کیونکہ جس نے عمدہ کام کیا وہ غالب آ گیا۔

(٧٤)	وَ بَيْنَ رِخْوٍ وَّ الشَّدِيْدِ لِنْ عُمَرْ	وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

(ت) اور رخوہ اور شدیدہ کے مابین حروف "لِنْ عُمَرْ" ہیں اور سات حروف مستعلیہ "خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ" میں منحصر ہیں۔

(ل) بَيْنَ بَانَ يَبِيْنُ باب ضَرَبَ سے ظاہر ہونا، مابین درمیان، جدائی۔ لِنْ عُمَرْ اے عمر نرم ہو جاؤ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ تم گرمی کے موسم میں بانس اور سرکنڈے سے بنے ہوئے تنگ مکان میں قیام کرو۔ حَصَرَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے تنگی کرنا، گھیر لینا، منحصر ہونا، باب سَمِعَ سے بخیل ہونا۔

(٧٥)	وَ صَادُ ضَادٌ طَاءُ ظَاءٌ مُّطْبَقَهْ	وَ فَرَّ مِنْ لُّبِّ الْحُرُوْفُ الْمُذْلَقَهْ

(ت) اور صاد۔ ضاد۔ طاء۔ ظاء مطبقہ ہیں اور "فَرَّ مِنْ لُّبِّ" حروف مذلقہ ہیں۔

(ل) فَرَّ وہ بھاگا۔ مِنْ لُّبِّ عقل سے۔ حُرُوْفُ الْمُذْلَقَهْ اذلاق کی صفت والے حروف۔

(٧٦)	صَفِيْرُهَا صَادٌ وَّ زَايٌ سِيْنٌ	قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍ وَّ اللِّيْنُ

(ت) حروف صفیر صاد اور زای، سین ہیں اور حروف قلقلہ "قُطْبُ جَدٍ" ہیں اور حروف لین……

(ل) قُطْبُ جَدٍ جدی ستارہ کے پاس والا قطب۔ اَللِّيْنُ نرم، نرمی کرنا، نرمی والے حروف۔

(٧٧)	وَاوٌ وَّ يَاءٌ سَكَنَا وَ انْفَتَحَا	قَبْلَهُمَا وَ الْاِنْحِرَافُ صُحِّحَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) واؤ اور یاء ہیں جب وہ ساکن ہوں اور ماقبل ان کا مفتوح ہو۔ اور صفت انحراف ثابت کی گئی ہے......

(ل) سَکَنَا سَکَنَ یَسْکُنُ ٹھہرنا، رکنا، ساکن ہونا۔ اِنْفَتَحَا فَتَحَ یَفْتَحُ سے کھولنا، حاصل ہونا، مالک ہونا، فتح کرنا، فتحہ کی حرکت والا ہونا۔ اَلْاِنْحِرَافُ حَرَفَ باب ضَرَبَ سے پھیر دینا۔ جھکا دینا، مائل ہونا، اِنْحَرَفَ کسی سے مائل ہو کر ایک طرف ہونا۔ صُحِّحَا صَحَّ باب ضَرَبَ سے تندرست ہونا، باب تفعیل سے بیماری دور کرنا یا کتاب سے غلطی کو درست کرنا وغیرہ۔

وَ لِلتَّفَشِّی الشِّیْنُ ضَادٌ اسْتُطِلْ	فِی اللَّامِ وَ الرَّا وَ بِتَکْرِیْرٍ جُعِلْ	(۷۸)

(ت) لام وراء میں۔ اور صفت تکریر راء کے ہمراہ اور صفت تفشی شین کے لیے اور ضاد میں صفت استطالت ادا کرو۔

(ل) بِتَکْرِیْرٍ تکریر کے ہمراہ۔ جُعِلَ باب فَتَحَ سے مقرر کرنا، بنانا۔ اِسْتُطِلْ طَالَ باب نَصَرَ سے اِسْتَطَالَ باب استفعال سے بمعنی لمبا اور دراز ہونا استطالت سے پڑھنا۔

حَدْرٍ وَّ تَدْوِیْرٍ وَّ کُلٌّ مُّتَّبَعْ	وَ یُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ بِالتَّحْقِیْقِ مَعْ	(۷۹)

(ت) اور قرآن تحقیق اور حدر اور تدویر سے پڑھا جائے اور ہر طریقہ اتباع شدہ ہے۔

(ل) یُقْرَأُ قَرَاَ باب فَتَحَ سے پڑھنا۔ مُتَّبَعٌ تَبِعَ سے پیچھے آنا، پیروی کرنا، اتباع کرنا وغیرہ۔

(ف) قرآن کو پڑھنے کے تین انداز بتلا رہے ہیں۔

❶ **ترتیل یا تحقیق**: ترتیل سے قرآن پڑھنا یہ ہے کہ خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جیسے محافل میں پڑھا جاتا ہے یا استاذ طالبعلم کو مشق کراتے ہوئے پڑھتا ہے۔

❷ **حدر**: قرآن اس طرح قواعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا جیسے تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

❸ **تدویر**: یہ قرآن پڑھنے کی وہ درمیانی کیفیت ہے جو کہ نہ بہت جلدی جلدی پڑھنا ہے اور نہ خوب ٹھہر ٹھہر کر بلکہ ترتیل اور حدر کے درمیان کی کیفیت ہے جیسا کہ جہری نمازوں میں پڑھتے ہیں۔

ورش، امام عاصم اور امام حمزہ سے تحقیق۔ قالون، امام ابن کثیر مکی، امام ابو عمرو بصری اور امام ابو جعفر مدنی سے حدر جبکہ امام ابن عامر شامی، امام کسائی اور امام خلف العاشر سے تدویر کا اختیار کرنا منقول ہے۔

مُرَتَّلًا مُّجَوَّدًا بِالْعَرَبِیْ	مَعْ حُسْنِ صَوْتٍ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ	(۸۰)

(ت) آواز کے حسن مع لحون عربیہ کے مطابق، جمیع مخارج وصفات کا خیال رکھتے ہوئے ترتیل سے فصیح عربی کے ہمراہ۔

(ل) حُسْنِ حَسُنَ باب کَرُمَ سے عمدہ ہونا، اچھا ہونا، خوبی عمدگی۔ صَوْتٍ آواز۔ لُحُوْنِ لحن کی جمع معنی لہجہ، غلطی، مگر یہاں لہجہ مراد ہے۔ لُحُوْنِ الْعَرَبِ عربوں کی آوازیں یا عرب کا لب ولہجہ۔ مُرَتَّلًا ترتیل کیا ہوا۔ مُجَوَّدًا جَوَّدَ سے باب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفعیل سے بمعنی عمدہ کر کے پڑھنا، تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھنا، صحیح کیا ہوا۔

(ف) حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں تجوید کے اہتمام کے ساتھ ساتھ عربی لب ولہجہ میں پڑھنے کو بھی ضروری قرار دے رہے ہیں بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ سے اس حدیث کی جانب اشارہ ہے "عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ." (رواہ مالك فی الموطا و النسائی) "یعنی حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو عربوں کے لب ولہجہ پر پڑھو۔" ایسے ہی علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے "النشر فی القراءات العشر" ص ۲۱۰ جلد اوّل میں ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت بسند نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جَوِّدُوْا الْقُرْاٰنَ وَ زَیِّنُوْهُ بِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَ اَعْرِبُوْهُ فَاِنَّهُ عَرَبِیٌّ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یُّعْرَبَ." "یعنی قرآن کو با تجوید پڑھو اور اچھی آوازوں کے ساتھ مزین کرو اور عربیت کے ساتھ پڑھو کیونکہ وہ عربی زبان میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی عربیت ہی کو پسند کرتا ہے۔"

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا﴾ یعنی بے شک ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے۔ دوسرے موقع پر ارشاد ہوتا ہے ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ﴾ یعنی صحیح عربی زبان میں نیز فرمایا ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ﴾ یعنی وہ قرآن جو عربی میں ہے اور اس کی عربیت ہر قسم کی کجی اور خامی سے پاک ہے۔

پس صحیح عربی لہجے سے مراد وہ طرز ادا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا اور جس طرح قرآن سلسلہ بسلسلہ شان تواتر سے ہم تک پہنچا ایسے ہی تجوید کے ساتھ قرآن کی طرز ادا بھی متواتر ہم تک پہنچی اور یہ تواتر عملی کی قسم سے ہے۔

مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ فرمائیں "الجواهر النقیه شرح المقدمه الجزریه" ص ۷۴ تا ص ۷۹ مؤلفہ استاذنا وشیخنا وسندنا حضرۃ علامہ مولانا قاری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ

(۸۱) وَ الْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ	مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

(ت) اور علم تجوید کا حصول ضروری و لازم ہے جو شخص قرآن کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گناہ گار ہے۔

(ل) اَلْاَخْذُ اَخَذَ باب نَصَرَ سے لینا، حاصل کرنا، پکڑنا۔ حَتْمٌ ضروری، حتمی۔ لَازِمٌ لازم، ضروری۔ لَمْ یُجَوِّدْ تجوید سے نہ پڑھنا۔ اٰثِمٌ گناہ گار۔

(۸۲) لِاَنَّهٗ بِهٖ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا	وَ هٰكَذَا مِنْهُ اِلَیْنَا وَصَلَا

(ت) اس لیے کہ اس قرآن کو اللہ نے تجوید کے ہمراہ نازل کیا اور تجوید کے ساتھ ہی یہ ہم تک پہنچا۔

(ل) اَنْزَلَا نَزَلَ باب ضَرَبَ سے نازل ہونا، اترنا نازل کرنا۔ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے پہنچنا، ملنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۳) وَ هُوَ اِعْطَاءُ الْحُرُوْفِ حَقَّهَا ‖ مِنْ صِفَةٍ لَّهَا وَ مُسْتَحَقَّهَا

(ت) اور وہ تجوید حروف کو ان کا حق دینا ہے جو ان کی صفات لازمہ سے ہے اور ان کے مستحق کا دینا ہے یعنی صفات عارضہ۔

(ل) اِعْطَاءُ اَعْطٰی باب افعال سے بمعنی دینا۔ حَقَّهَا اس کا حق۔ مُسْتَحَقَّهَا اُس کا مستحق، حقدار، حق ادا کرنا۔

(ف) شارحین نے حق سے صفات لازمہ اور مستحق سے مراد صفات عارضہ لی ہیں۔

(۸۴) مُكَمِّلًا مِّنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ ‖ بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ بِلَا تَعَسُّفِ

(ت) اس حال میں کہ وہ قاری کامل ادا کرنے والا ہو جمیع صفات کو بغیر کسی تکلف کے عمدگی کے ساتھ نطق میں بغیر کمی و زیادتی کے۔

(ل) مُكَمِّلًا كَمُلَ باب كَرُمَ سے كَمَلَ باب نَصَرَ سے كَمِلَ باب سَمِعَ سے یعنی میم پر تینوں حرکات آتی ہیں اس سے مراد ہے مکمل ہونا، پورا ہونا۔ تَكَلُّفِ تَكَلَّفَ باب تَفَعَّلَ سے خلاف عادت دشوار کام کو برداشت کرنا، بناوٹ کے بغیر۔ بِاللُّطْفِ لَطُفَ باب كَرُمَ سے نرمی کرنا۔ اَلنُّطْقُ نَطَقَ باب ضَرَبَ سے بولنا، ادا کرنا۔ تَعَسُّفِ عَسَفَ باب ضَرَبَ سے ظلم کرنا، تَعَسَّفَ بے راہ روی کرنا، ایسے معنی لینا جس پر دلالت واضح نہ ہو۔

(۸۵) فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلًا مِّنْ اَحْرُفِ ‖ وَ حَاذِرَنْ تَفْخِيْمَ لَفْظِ الْاَلِفِ

(ت) پس تو ضرور باریک پڑھ حروف مستفلہ کو اور ضرور بچ تفخیم سے الف کے تلفظ میں۔

(ل) فَرَقِّقَنْ اَلرِّقُّ نرمی، نرم، باریک پڑھنا۔ حَاذِرَنْ حَذِرَ يَحْذَرُ باب سَمِعَ سے بچنا، ہوشیار رہنا، چوکنا رہنا، پرہیز کرنا۔ تَفْخِيْمَ لفظ کو پُر پڑھنا۔

(۸۶) كَهَمْزِ اَلْحَمْدُ اَعُوْذُ اِهْدِنَا ‖ اَللّٰهُ ثُمَّ لَامِ لِلّٰهِ لَنَا

(ت) اَلْحَمْدُ، اَعُوْذُ، اِهْدِنَا اور اَللّٰهُ کے ہمزہ کو پھر لِلّٰهِ اور لَنَا کے لام کو ضرور باریک پڑھو۔

(۸۷) وَ لْيَتَلَطَّفْ وَ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا الضْ ‖ وَ الْمِيْمِ مِنْ مَّخْمَصَةٍ وَّ مِنْ مَّرَضْ

(ت) وَ لْيَتَلَطَّفْ، وَ عَلَى اللّٰهِ، وَ لَا الضَّآلِّيْنَ کے لام کو اور مِنْ مَّخْمَصَةٍ اور مِنْ مَّرَضْ کی میم کو بھی ضرور باریک پڑھو۔

(۸۸) وَبَاءِ بِسْمِ بَاطِلٍ وَّبَرْقٍ ‖ وَحَاءِ حَصْحَصَ اَحَطْتُّ الْحَقِّ

(ت) اور بِسْمِ اللّٰهِ اور بَاطِلٌ اور بَرْقٌ کی باء اور حَصْحَصَ اور اَحَطْتُّ اور اَلْحَقُّ کی حاء کے مانند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۹	وَ بَیِّنِ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُّ مَعْ	بَسَطْتَّ وَ الْخُلْفُ بِنَخْلُقْکُّمْ وَقَعْ

ت اور ظاہر کر کے پڑھ صفت اطباق کو اَحَطْتُّ مع بَسَطْتَّ کے اور اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

ل بَیِّنْ بَانَ باب ضَرَبَ سے بیان کرنا، ظاہر کرنا۔ اَلْخُلْفُ خلاف، پیچھے، اختلاف۔ وَقَعَ باب فَتَحَ سے واقع ہونا، ثابت ہونا، کسی چیز کا ہاتھ سے گرنا۔

میم ساکن کے احکام:

۹۰	وَ اَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُّوْنٍ وَّ مِنْ	مِیْمٍ اِذَا مَا شُدِّدَا وَ اَخْفِیَنْ

ت اور تو کامل طور پر ظاہر کر نون اور میم کے غنہ کو جب کہ وہ دونوں مشدد ہوں اور تو ضرور اخفاء کر......

ل اَظْهِرْ ظَهَرَ باب فَتَحَ سے ظاہر ہونا، باہر آنا باب افعال سے ظاہر کرنا۔ شُدِّدَا سختی کرنا، حرف کا تشدید والا ہونا۔ اَخْفِیَنْ اخفاء کرنا۔

۹۱	اَلْمِیْمُ اِنْ تَسْكُنْ بِغُنَّةٍ لَّدَا	بَاءٍ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ اَهْلِ الْاَدَا

ت غنہ کے ساتھ اگر ساکن ہو وہ میم نزدیک باء کے اہل اداء کے مختار قول پر۔

ل تَسْكُنْ ساکن ہونا۔ اَلْمُخْتَارُ اِخْتَارَ سے پسند کیا ہوا۔ اَهْلِ الْاَدَا اہل ادا یعنی شیوخ کے اقوال۔

۹۲	وَ اَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِی الْاَحْرُفِ	وَ احْذَرْ لَدَا وَاوٍ وَّ فَا اَنْ تَخْتَفِیْ

ت اور تو ضرور اظہار کر میم ساکنہ کا باقی حروف میں ماسواء باء و میم کے اور بچ تو نزدیک واو اور فاء کے کہ وہ میم ساکنہ اخفاء والا ہو جائے۔

ل اَظْهِرَنْهَا اس کو اظہار سے پڑھ۔ اِحْذَرْ بچ، پرہیز کر، اندیشہ کر۔ تَخْتَفِیْ اخفاء والا ہو۔

ادغام کا بیان:

۹۳	وَ اَوَّلَیْ مِثْلٍ وَّ جِنْسٍ اِنْ سَكَنْ	اَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَ بَلْ لَّا وَ اَبِنْ

ت اور اگر مثلین اور متجانسین کے پہلے حروف ساکن ہوں تو ان کا دوسرے حروف میں ادغام کر جیسے قُلْ رَّبِّ۔ بَلْ لَّا اور اظہار کر......

ل اَوَّلَیْ پہلے پہلے، اولین۔ سَكَنْ ساکن ہو۔ اَدْغِمْ ادغام کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۴	سَبِّحهُ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ قَالُوْا وَ هُمْ	فِيْ يَوْمِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَ قُلْ نَعَمْ

ت سَبِّحهُ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ قَالُوْا وَهُمْ۔ فِيْ يَوْمِ۔ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا۔ قُلْ نَعَمْ میں۔

وقف وابتداء کا بیان:

۹۵	وَ بَعْدَ مَا تُحْسِنُ اَنْ تُجَوِّدَا	لَا بُدَّ اَنْ تَعْرِفَ وَقْفًا وَّابْتِدَا

ت اور تمہارے تجوید کو عمدہ کرنے کے بعد ضرور جان لے تو وقف وابتداء کے مسائل کو بھی۔

ل تُحْسِنُ اَحْسَنَ باب اِفْعَالٌ سے اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔ تُجَوِّدَا تجوید، عمدگی کے قواعد کی معرفت۔ لَا بُدَّ کوئی چارہ نہیں، ضروری ہونا۔ تَعْرِفُ عَرَفَ باب ضَرَبَ سے پہچاننا، جاننا۔

۹۶	فَاللَّفْظُ اِنْ تَمَّ وَ لَا تَعَلُّقَا	تَآمٌّ وَّ كَافٍ اِنْ بِمَعْنًى عُلِّقَا

ت پس کلام مکمل ہو جائے اور مابعد سے اس کا تعلق نہ رہے تو یہاں وقف تام ہے اور اگر مابعد سے اس کا بالمعنی تعلق ہو تو وقف کافی ہے۔

ل تَمَّ باب ضَرَبَ سے پورا ہونا، کامل ہونا۔ تَعَلُّقَا عَلِقَ باب سَمِعَ سے محبت کرنا، تَعَلَّقَ سے لٹکانا، تعلق ہونا، تعلق قائم کرنا۔ بِمَعْنًى معنی کی رو سے۔ عُلِّقَا معلق کر دیا گیا، لٹکایا گیا۔

۹۷	قِفْ وَ ابْتَدِئْ وَ اِنْ بِلَفْظٍ فَحَسَنْ	فَقِفْ وَ لَا تَبْدَا سِوَى الْاٰیِ يُسَنْ

ت تو ایسے مواقع پر تم وقف کرو اور مابعد سے ابتدا کرو اور اگر لفظی تعلق ہو تو پس یہ وقف حسن ہے پس ایسے موقع پر وقف کرو اور مابعد سے ابتداء نہ کرو ماسوائے آیات کے کہ وہاں وقف مسنون ہے۔

ل قِفْ وَقَفَ باب ضَرَبَ سے ٹھہرنا، رکنا، وقف کرنا۔ اِبْتَدِئْ بَدَءَ يَبْدَءُ بَدْءًا باب فَتَحَ سے شروع کرنا، ابتداء کرنا۔ سِوَى الْاٰیِ سوائے آیات کے۔ يُسَنْ مسنون ہونا۔

۹۸	وَ غَيْرُ مَاتَمَّ قَبِيْحٌ وَّلَهٗ	يُوْقَفُ مُضْطَرًّا وَّ يُبْدَا قَبْلَهٗ

ت اور وہ جو کلام کامل کے سوا ہے وہاں وقف کرنا قبیح ہے اور اضطراری حالت میں ایسا وقف کیا جاتا ہے اور ایسی حالت میں ماقبل سے ابتداء کی جائے۔

ل غَيْرَ علاوہ، سوا۔ قَبِيْحٌ برا۔ يُوْقَفُ وقف کیا جاتا ہے۔ مُضْطَرًّا مجبوری، تنگی، اضطراری حالت، غیر ارادی کیفیت۔

۹۹	وَ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ وَّجَبْ	وَ لَا حَرَامٍ غَيْرُ مَا لَهٗ سَبَبْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور قرآن مجید میں کوئی وقف بھی واجب اور حرام نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا کوئی سبب ہو۔

(ل) وَجَبَ باب ضَرَبَ سے واجب ہونا، ضروری ہونا۔ حَرَامٌ حَرِمَ باب سَمِعَ سے حَرُمَ باب كَرُمَ سے حرام ہونا، حَرَّمَ حرام ٹھہرانا۔ سَبَبٌ وجہ، سبب، علت۔

(١٠٠) وَ فِيهِمَا رِعَايَةُ الرَّسْمِ اشْتُرِطْ	وَ الْقَطْعُ كَالْوَقْفِ وَ بِالْآيِ شُرِطْ

(ت) اور وقف وابتداء دونوں میں رسم عثمانی کی رعایت شرط ہے اور قطع قرآءت وقف کی مانند آیت کے ساتھ مشروط ہے۔

(ل) رِعَايَةُ الرَّسْمِ لکھنے کی رعایت، رَعٰى يَرْعٰى سے حرمت کا لحاظ رکھنا۔ رَسَمَ رَسْمًا باب نَصَرَ سے لکھنا، نشان باقی رکھنا یہاں مراد رسم عثمانی ہے۔ اُشْتُرِطَ شرط لگانا، شرط لازم ٹھہرانا۔ اَلْآيُ آیت، نشانی، علامت۔

نوٹ: ...... علم وقف وابتداء پر مفصل معلومات کے لیے راقم کی کتاب "الاهتداء فی الوقف و الابتداء" کا مطالعہ ان شاء اللہ نہایت مفید ہوگا۔

(١٠١) وَ السَّكْتُ مِنْ دُوْنِ تَنَفُّسٍ وَّخُصْ	بِذِيْ اتِّصَالٍ وَّ انْفِصَالٍ حَيْثُ نُصْ

(ت) اور سکتہ سانس لیے بغیر آواز بند کرنے کو کہتے ہیں اور یہ ساکن متصل اور منفصل کے ساتھ جس جگہ بھی ہو نصاً آیا ہے۔

(ل) اَلسَّكْتُ سَكَتَ باب نَصَرَ سے خاموش رہنا، تھوڑی دیر آواز بند کر لینا۔ دُوْنَ تَنَفُّسٍ سانس لیے بغیر۔ تَنَفَّسَ باب تفعل سے سانس لینا۔ خُصْ خَصَّ باب نَصَرَ سے خاص کرنا۔ نُصْ نَصَّ باب نَصَرَ سے بلند کرنا، ظاہر کرنا، حرکت دینا، حدیث کو بیان کرنا۔

(ف) اس کی تفصیلی بحث ہم آگے چل کر باب الاصول میں کریں گے اس کے علاوہ سکتہ کے متعلق ایک عمدہ جامع اور تفصیلی بحث ہماری وقف کی کتاب "الاهتداء فی الوقف والابتداء" میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

(١٠٢) وَ الْاٰنَ حِيْنَ الْاَخْذِ فِي الْمُرَادِ	وَ اللّٰهُ حَسْبِيْ وَ هُوَ اعْتِمَادِيْ

(ت) اور اب مقصود اصلی کے شروعات کا وقت آن پہنچا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی پر مجھے اعتماد ہے وہی مجھے کفایت کرتا ہے۔

(ل) حِيْنَ الْاَخْذِ شروع ہونے کا وقت، لینے کا وقت۔ فِي الْمُرَادِ مقصد میں۔ حَسْبِيْ مجھ کو کافی ہے، اَلْحَسَبُ مصدر کفایت کرنا۔ اِعْتِمَادِيْ میرا سہارا، اِعْتَمَدَ بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔

(ف) اللہ تعالیٰ کا شکر اور بے پایاں احسان ہے کہ اس نے "طيبة النشر" کے مقدمہ کے اشعار کے ترجمہ کی توفیق بخشی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

چونکہ مقدمہ میں بیان کردہ اشعار میں عموماً المقدمۃ الجزریہ میں موجود ہیں لہٰذا ان کی تشریح وتوضیح کی ضرورت محسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی گئی ہے۔

فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ (۴)

الاستعاذۃ: یعنی وہ کلمات جن کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگی جائے اس کو استعاذہ کہتے ہیں اس کا نام تعوذ بھی ہے اور اس سے مراد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ہے۔

۱/۱۰۳	وَقُلْ اَعُوْذُ اِنْ اَرَدْتَّ تَقْرَا	کَالنَّحْلِ جَھْرًا لِجَمِیْعِ الْقُرَّا

(ت) اور جب تم تلاوت کا ارادہ کرو تو جمیع قراء کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو یہ النحل کی مانند ہو اس حال میں کہ تم اسے جہراً پڑھنے والے ہو۔

(ل) اَرَدْتَّ اَرَادَ باب افعال سے، چاہنا، ارادہ کرنا۔ جَھْرًا اونچی آواز سے، جہر کرنے والا۔ لِجَمِیْعِ الْقُرَّا تمام قراء (یعنی ائمہ عشرہ)

(ف) اس شعر میں ناظم استعاذہ کا حکم بیان فرما رہے ہیں اور یہ حکم قراء عشرہ کے لیے ہیں۔ سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو اللہ کی پناہ طلب کرو شیطان مردود سے۔ قرآءت اگر جہری ہو تو استعاذہ بھی جہری ہوگا اور سری قرآءت میں استعاذہ بھی سری ہوگا۔ نماز میں بھی استعاذہ سری ہوگا۔ اوساط سور میں اگر بغیر بسملہ کے صرف استعاذہ کرے تو اس کا آیت قرآنی سے وصل کرنا بھی صحیح ہے۔ البتہ ادباً ایسے موقع پر وصل نہ کرے جہاں اللہ کے کسی نام سے آیت شروع ہو رہی ہو جیسے اَللّٰہُ یَعْلَمُ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (النشر۔ اتحاف)

۲/۱۰۴	وَاِنْ تُغَیِّرْ اَوْ تَزِدْ لَفْظًا فَلَا	تَعْدُ الَّذِیْ قَدْ صَحَّ مِمَّا نُقِلَا

(ت) اور اگر تم استعاذہ کے کلمات میں تغیر کرو یا زیادہ کرو تو صحیح منقول روایات سے تجاوز نہ کرو۔

(ل) تُغَیِّرْ غَیَّرَ باب تفعیل سے تبدیلی کرنا۔ تَزِدْ زیادہ کرنا، زیادہ ہونا۔ تَعْدُ عَدَا باب نَصَرَ سے حد سے بڑھنا، تجاوز کرنا۔ نُقِلَا نَقَلَ باب نَصَرَ سے نقل کرنا۔

(ف) استعاذہ کے لیے وہی الفاظ ضروری ہیں جو احادیث میں منقول ہوں۔ ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو پڑھتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ثعلبی اور واحدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہو مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لوح وقلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

پس محدثین کرامؒ نے اَلسَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ والے استعاذہ کو ترجیح دی ہے اور فقہاءؒ اور قراء کرامؒ کے یہاں ترجیح وعمل دوسرے استعاذہ کو حاصل ہے۔ بہتر الفاظ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہی ہیں یہ الفاظ بہتر اس لیے ہیں کہ یہ الفاظ قرآن کریم کے ان الفاظ سے مطابقت رکھتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے استعاذہ کا حکم فرمایا ہے یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ قرآن میں تو فَاسْتَعِذْ باب استفعال سے فرمایا گیا ہے اور یہاں باب نَصَرَ سے ہے کیونکہ بے شک یہاں اللہ نے فَاسْتَعِذْ فرما کر استعاذہ کا حکم دیا ہے مگر قرآن میں ہی اس حکم کو ادا کرنے کا طریقہ بھی تعلیم فرمایا جو کہ اَعُوْذُ کے الفاظ سے ہے جیسے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ قُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وغیرہ۔

علامہ جزری نے مشائخ قرآءت کا مسلسل ومتواتر معمول نقل کر کے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ تک جمیع مشائخ قرآءت نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہی پڑھا ہے۔

۱۰۵/۳ وَقِيلَ يُخْفِي حَمْزَةٌ حَيْثُ تَلَا	وَقِيلَ لَا فَاتِحَةٌ وَعُلِّلَا

(ت) اور کہا گیا ہے کہ امام حمزہؒ جب بھی تلاوت کرتے تو تعوذ آہستہ پڑھتے اور کہا گیا ہے کہ فاتحہ اس حکم میں شامل نہیں مگر یہ اقوال کمزور قرار دیے گئے ہیں۔

(ل) يُخْفِي اَخْفٰی باب افعال سے چھپانا، آہستہ پڑھنا، نیچی آواز میں بولنا۔ عُلِّلَا عَلَّلَ باب تفعیل سے علت بیان کرنا، دلیل سے ثابت کرنا، تعلیل کرنا، ضعیف قرار دینا۔

(ف) یہاں استعاذہ سے متعلق امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو معمول ذکر کیے گئے ہیں۔

1. اسحٰق مسیبی کی روایت کے مطابق تمام قرآن میں امام حمزہ کا معمول استعاذہ آہستہ آواز سے پڑھنے کا تھا۔
2. خلف راویؒ کی ایک روایت کے مطابق امام حمزہؒ صرف سورۃ الفاتحہ پر جہری استعاذہ کرتے اور بقایا قرآن میں سری استعاذہ کرتے۔

مگر یہ دونوں روایات ضعیف ہیں صحیح اور عمدہ قول یہ ہے کہ امام حمزہؒ جہری تلاوت میں سری اور جہری دونوں طرح استعاذہ کرتے تھے۔

۱۰۶/۴ وَقِفْ لَهُمْ عَلَيْهِ اَوْصِلْ وَاسْتُحِبْ	تَعَوُّذٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ يَجِبْ

(ت) اور تم تمام قراء کے لیے وقف ووصل کرو، اور تعوذ کو مستحب کہا گیا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ واجب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل قِفْ وقف کر۔ اَوْصِلْ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے ملانا۔ اِسْتُحِبْ اِسْتَحَبَّ باب استفعال سے محبت کرنا، پسند کرنا، مستحب قرار دینا۔ یَجِبُ وَجَبَ باب ضَرَبَ سے واجب ہونا۔

ف جمہور کا مشہور قول یہ ہے کہ نماز اور غیر نماز میں تلاوت سے قبل استعاذہ سنت ہے جب کہ داوٗد ظاہریؒ۔ عطاءؒ۔ سفیان ثوریؒ وغیرہم کے نزدیک واجب ہے پھر واجب کہنے والوں میں دو گروہ ہیں ایک کی رائے میں ہر ابتداء تلاوت میں واجب ہے اور ابن سیرینؒ کے مطابق زندگی میں ایک مرتبہ واجب اور باقی ہر مرتبہ سنت ہے۔ فَاسْتَعِذْ کا صیغہ آیت میں امر کا ہے مگر جمہور نے کہا کہ بعض اوقات آنحضرت ﷺ نے قرآءت سے قبل تعوذ نہیں پڑھا۔ لہٰذا اگر یہ بات نہ ہوتی تو جمہور ہرگز عدم وجوب پر متفق نہ ہوتے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نظر کر کے تلاوت فرمائی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ حتی کہ آپ ﷺ نے سورت ختم فرمائی۔ اور وضو کی۔ صحیحین کی متعدد روایات میں قرآءت نبوی ﷺ سے پہلے تعوذ مروی نہیں ہے اسی لیے علامہ جزریؒ نے اسے مستحب کہا ہے۔

نیز تمام ائمہ سے تعوذ میں وقف اور وصل دونوں کا اثبات ہے اور علامہ جزریؒ نے "النشر" میں اوساط سور میں بھی وقف ووصل دونوں کو درست کہا ہے مگر جیسا کہ ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ جہاں اسماء الحسنٰی سے آیت شروع ہو رہی ہو وہاں تعوذ کا وصل نہ کرے۔

بَابُ الْبَسْمَلَةِ (۵)

بَسْمَلَةٌ فَعْلَلَةٌ کے وزن پر ہے اس سے مراد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ہے۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ ایک جملہ کو مختصر کر کے کسی فعل کے وزن پر لے آتے ہیں اور اس فعل سے پورے جملہ کے معنی مراد ہوتے ہیں جیسے حَمْدَلَ سے مراد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، حَوْقَلَ سے مراد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

۱/۱۰۷ بَسْمَلَ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ بِیْ نَصَفْ | دُمْ ثِقْ رَجَا وَصِلْ فَشَا وَعَنْ خَلَفْ

(ب ن | د ث ر ف)

ت بسملہ بین السورتین قالون۔ اصبہانی۔ عاصم۔ مکی۔ ابو جعفر اور کسائی نے پڑھی ہے اور بین السورتین حمزہ کے لیے وصل کرو اور امام خلف کے لیے منقول ....

ل بَسْمَلَ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ نَصَفٌ عدالت، اعتماد والے۔ دُمْ دَامَ باب نَصَرَ سے ہمیشہ رہنا۔ ثِقْ وَثِقَ باب ضَرَبَ سے اعتماد رکھنا۔ رَجَا باب نَصَرَ سے امید رکھنا۔ صِلْ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے ملانا۔ فَشَا باب نَصَرَ سے پھیل جانا، مشہور ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) بین السورتین بسملہ پڑھنے والوں میں قالون۔ اصبہانی (اس لیے کہ پہلے شعر ۳۹۔۴۰ میں بتلا آئے ہیں کہ اصول میں اصبہانی قالون کے مطابق ہوں گے) مکی۔ عاصم۔ کسائی اور ابوجعفر ہیں اور بین السورتین وصل کرنے والے امام حمزہ ہیں۔

جو ائمہ حضرات بین السورتین بسملہ پڑھتے ہیں اور جو ائمہ نہیں پڑھتے دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ جو بسملہ کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ ہر سورت کے ہمراہ نازل ہوئی ہے۔

((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلُ عَلَيْهِ. (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) .)) (رواہ ابو داؤد)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سورت کے خاتمے اور دوسری کے آغاز کا اس وقت علم ہوتا جب آپ ﷺ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل ہوتی۔''

اور جو حضرات بسملہ نہیں پڑھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بسملہ دو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لیے ہے۔

نوٹ: امام خلف العاشر کا مذہب اگلے شعر میں آ رہا ہے۔

وَاخْتِيرَ لِلسَّاكِتِ فِي وَيْلٌ وَّلَا	فَاسْكُتْ فَصِلْ وَالْخُلْفُ كَمْ حِمًا جَلَا ك حما ج	۲ / ۱۰۸

(ت) پس سکتہ یا وصل کرو اور خلف شامی، بصریین اور ازرق کے لیے ظاہر کیا گیا ہے اور سکتہ کرنے والوں کے لیے وَيْلٌ اور لَا والی سورتوں میں بسملہ پسند کی گئی ہے۔

(ل) كَمْ کتنا، بہت مرتبہ۔ حِمًا حَامَى باب مفاعلہ سے حمایت کرنا، حمایت۔ جَلَا باب نَصَرَ سے ظاہر کرنا۔ وَاخْتِيرَ پسند کیا گیا۔

(ف) سکتہ اور وصل کرنے والے امام خلف العاشر ہیں اور سکتہ۔ وصل اور بسملہ کرنے والے شامی، بصریین اور ازرق ہیں۔

سکتہ کرنے والے حضرات یعنی خلف العاشر۔ ابوعمرو۔ شامی۔ یعقوب اور ازرق کے لیے وَيْلٌ اور لَا والی چار سورتوں یعنی (۱) القیامہ (۲) تطفیف (۳) البلد اور (۴) ہمزہ میں سکتہ کی بجائے بسملہ پسند کی گئی ہے۔

نوٹ: فَاسْكُتْ فَصِلْ کے ہمراہ وَالْخُلْفُ لا کر بتا دیا کہ كَمْ حِمًا جَلَا کے مرموزین کے لیے تین وجوہ سکتہ۔ وصل اور بسملہ ہیں۔

(ط) خلف العاشر کے لیے وصل بطریق درہ اور سکتہ بطریق طیبہ ہے۔ ابوعمرو کے لیے وصل اور سکتہ بطریق شاطبیہ اور بسملہ بطریق طیبہ ہے۔ ابن عامر کے لیے بھی وصل سکتہ بطریق شاطبیہ اور بسملہ بطریق طیبہ ہے۔ یعقوب کے لیے وصل و سکتہ بطریق درہ اور بسملہ بطریق طیبہ ہے۔ ازرق کے لیے بھی وصل و سکتہ بطریق شاطبیہ اور بسملہ بطریق طیبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۹/۳	بَسْمَلَةٌ وَالسَّكْتُ عَمَّنْ وَصَلَا	وَفِي ابْتِدَا السُّوْرَةِ كُلٌّ بَسْمَلَا

ت (بَسْمَلَةٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور سکتہ ان کے لیے جس نے وصل کیا ہے اور ابتداء سورۃ میں تمام کے لیے بسملہ ہے۔

ل اَلسَّكْتُ: سکتہ۔ عَمَّنْ اس شخص سے۔ وَصَلَا وَصَلَ باب ضَرَبَ سے ملانا، وصل کرنا۔ كُلٌّ کل، تمام، سب۔

ف وَيْلٌ اور لَا والی چار سورتوں میں وصل کرنے والے حضرات یعنی ازرق۔ ابوعمرو۔ شامی۔ حمزہ۔ یعقوب اور خلف العاشر کے لیے سکتہ پسند کیا گیا ہے۔ پس ان چار مذکورہ بالا سورتوں میں بعض حضرات کے قول پر وصل کی بجائے سکتہ اور سکتہ کی بجائے بسملہ بہتر ہے۔ لہٰذا اس قول کی رو سے ازرق۔ بصریین۔ شامی اور خلف العاشر کے لیے سکتہ و بسملہ اور امام حمزہ کے لیے سکتہ ہے۔ لیکن جمہور محققین کے نزدیک بہتر یہی ہے کہ ان چار سورتوں اور باقی سورتوں میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔

ابتداء سورت میں تمام قراء نے بلاخلاف بسملہ پڑھی ہے۔ چاہے سورت کی ابتداء وقف کے بعد ہو یا قطع کے بعد یا چاہے وہ قراء جو بسملہ یا سکتہ یا وصل کرنے والے ہوں اور ابتداء سورۃ ابتداء قرآءت میں سب ائمہ کے لیے بسملہ ہے۔

۱۱۰/۴	سِوَى بَرَاءَةٍ فَلَا وَلَوْ وُصِلْ	وَوَسْطًا خَيِّرْ وَفِيهَا يُحْتَمِلْ

ت ماسوائے براءۃ کے پس وہاں کسی کے لیے بسملہ ابتداء تلاوت میں نہیں اور وسط سورت میں بسملہ پڑھنے نہ پڑھنے پر اختیار دے دو اور براءۃ میں بھی یہ دونوں احتمال ہیں۔

ل سِوَى ماسوا، علاوہ۔ وَسْطًا درمیان۔ خَيِّرْ باب تفعیل سے اختیار دینا۔ يُحْتَمِلْ اِحْتَمَلَ باب افتعال سے احتمال ہونا، گنجائش ہونا۔

ف اس شعر میں اوپر والے عمومی حکم سے استثنا بیان کر رہے ہیں کہ سورۃ البراءۃ کے شروع پر بسملہ کسی کے لیے نہیں ہے اور چاہے الانفال اور براءۃ کا وصل کرے۔

جبکہ کسی بھی درمیان سورت سے پڑھیں تو استعاذہ کے بعد بسملہ کے پڑھنے اور نہ پڑھنے دونوں میں سے کوئی وجہ اختیار کرلو۔ ایسے ہی جب سورۃ البراءۃ کے درمیان سے پڑھو تب بھی دونوں وجوہ کی گنجائش ہے۔

جبکہ الانفال اور براءۃ کو دوران تلاوت ملا کر پڑھا جائے تو تین حکم ہیں ❶ وصل ❷ وقف ❸ سکتہ اور یہ تینوں حکم تمام قراء کے لیے ہیں۔

نوٹ: درج ذیل صورتوں میں سب کے لیے بسملہ ہے۔

[۱] ماسوائے براءۃ کسی سورت کے شروع آغاز تلاوت [۲] سورۃ الفاتحہ [۳] بسملہ نہ پڑھنے والے قراء اگر پہلی سورت کے آخر پر وقف کریں گے اور بعد والی سورت سے وصل نہیں کریں گے تو پھر بسملہ سے آغاز کریں گے۔ [۴] ایک سورت کا اختتام اور اس سے اوپر کی سورت کی تلاوت یعنی سُورۃ الاعلیٰ کے بعد سورۃ الطارق پڑھنا۔ تو سورۃ الطارق کے شروع میں بسملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی جائے گی۔ مگر یہ ترتیب قرآنی کے خلاف ہوگا۔ [۵] ایک سورت کو ختم کرنے کے بعد دوبارہ وہی سورت پڑھیں جیسے آل عمران ختم کر کے دوبارہ آل عمران شروع کی جائے تو بسملہ پڑھی جائے گی۔

(۵/۱۱۱) وَاِنْ وَصَلْتَهَا بِاٰخِرِ السُّوَرْ فَلَا تَقِفْ وَغَيْرُهُ لَا يُحْتَجَرْ

(ت) اور اگر تم دو سورتوں کے درمیان بسملہ کا آخر سورت کے ساتھ وصل کرو تو بسملہ پر وقف ہرگز نہ کرو اور اس کے علاوہ میں ممانعت نہیں کی جاتی ہے۔

(ل) اٰخِرِ السُّوَرْ یعنی سورتوں کا آخر۔ يُحْتَجَرْ حَجَرَ. باب نَصَرَ سے منع کرنا، ممانعت، حجرہ بنانا، کسی چیز کو اپنی گود میں لینا۔

(ف) بسملہ پڑھنے والوں کے لیے ایک مسئلہ بتلا رہے ہیں کہ جب تم دو سورتوں کا بسملہ کے ساتھ وصل کرو تو پہلی سورت کی آخری آیت کو بسم اللہ کے ساتھ ملا کر وقف نہ کرو بلکہ اگلی سورت کی آیت بھی ملا کر پڑھو۔ یعنی بسملہ پڑھنے والوں کے لیے ❶ وصل کل ❷ فصل کل اور ❸ فصل اول وصل ثانی تین وجوہ تو جائز ہیں اور وصل اول فصل ثانی جو اس شعر میں بتائی ہے ناجائز ہے۔

سُوْرَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ (۱۰)

(۱/۱۱۲) مَالِكِ نَلْ ظِلًّا رَوٰى السِّرَاطَ مَعْ سِرَاطَ زِنْ خُلْفًا غَلَا كَيْفَ وَقَعْ
ن ظ روی ز غ

(ت) مَالِكِ عاصم۔ یعقوب۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے۔ اَلسِّرَاطَ اور سِرَاطَ قنبل کے لیے بالخلف اور رویس کے لیے بلا اختلاف سین سے ہر جگہ واقع ہوا ہے۔

(ل) ظِلًّا ظِلَّ باب سَمِعَ سے ہمیشہ رہنا، سایہ دار ہونا، سایہ حاصل کرنا، سایہ جمع ظِلَالٌ و اَظْلَالٌ۔ رَوٰى باب ضَرَبَ سے بیان کرنا، نقل کرنا۔ زِنْ زَانَ باب ضَرَبَ سے زینت دینا۔ خُلْفًا خلاف۔ غَلَا باب نَصَرَ سے زیادہ ہونا، بلند ہونا۔ وَقَعَ باب فَتَحَ سے واقع ہونا۔

(ف) مَالِكِ (بالالف) عاصم۔ یعقوب۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ مَلِكِ (بلا الف) باقین۔

مَالِكِ بالالف اسم فاعل کا صیغہ ہے اور مَلِكِ بلا الف صفت مشبہ ہے اور یہ دونوں قرآءت شاطبیہ اور درہ میں بھی مذکور ہو چکی ہیں۔ مَالِكِ بالالف والی قرآءت علامہ جزری کے تلفظ سے معلوم ہو رہی ہے۔

اَلسِّرَاطَ۔ سِرَاطَ: بالسین: ہر جگہ قرآن میں چاہے وہ معرفہ ہو یا نکرہ منونہ ہو یا غیر منون رویس تو صرف خالص بالسین پڑھیں گے اور قنبل کے لیے بالسین اور بالصاد دونوں وجوہ ہیں یعنی خلف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امثلہ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (معرفہ) صِرَاطَ الَّذِينَ (نکرہ) اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي۔ صِرَاطِ اللّٰهِ (غیر منون) اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (منون)

صِرَاطَ میں سین اصل کی بناء پر ہے کیونکہ یہ سَرْطٌ سے بنا ہے جو ''نگل لینے'' کے معنی میں ہے مناسبت یہ ہے کہ راستہ بھی اپنے چلنے والے کو نگل لیتا ہے اور غائب کر دیتا ہے۔ جبکہ صاد والی قرآءت رسم کی بناء پر ہے کیونکہ پورے قرآن میں صِرَاطٌ بالصاد لکھا ہوا ہے اور صاد سین سے بدل کر آیا ہے اور یہ طاء کی وجہ سے بدلا گیا ہے کیونکہ الف اور طاء پُر پڑھے جاتے ہیں لہٰذا ان دونوں کی وجہ سے سین کو بھی صاد سے بدل لیا گیا ہے۔

(ط) صِرَاطَ میں قنبل کے لیے خلف بیان کیا گیا ہے پس ان کے لیے بالسین شاطبیہ سے اور بالصاد طیبہ کے طریق سے ہے۔

(۲/۱۱۳) وَالصَّادُ كَالزَّايِ ضَفَا الْأَوَّلُ قِفْ | وَفِيهِ وَالثَّانِي وَذِي اللَّامِ اخْتُلِفْ

ض ق

(ت) اور صاد میں اشمام بالزای خلف راوی کے لیے ہے اور خلاد کے لیے اول موقع میں صرف اشمام بالزای اور دوسری وجہ پر اوّل وثانی موقع پر اشمام اور تیسری وجہ پر صرف ذو اللام والے میں اشمام بالزای اور چوتھی وجہ پر ان تینوں درج بالا وجوہ میں خُلف والا بنا دیا گیا ہے۔

(ل) ضَفَا باب نَصَرَ سے پورا ہونا، کامل ہونا، دراز ہونا۔ قِفْ قاف کے زیر سے وَقَفَ يَقِفُ قِفْ امر ہے یعنی اشمام بالزای میں خلاد کی پیروی کرو۔ قُفْ قاف کے پیش سے یہ بھی صیغہ امر ہے قَافَ يَقُوْفُ سے یعنی اشمام والا تلفظ بھی قوی ہو گیا ہے۔ اُخْتُلِفَ باب افتعال سے اختلاف کرنا، خلاف والا بنانا۔

(ف) صِرَاطَ۔ اَلصِّرَاطَ: خلف راوی کے لیے پورے قرآن میں ان کلمات میں اشمام بالزای ہے اور خلاد کے لیے چار وجوہ ہیں۔

1. صرف فاتحہ میں پہلا موقع یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں اشمام اور بقایا قرآن میں بالصاد۔ یہ شاطبیہ۔ التیسیر اور طیبہ کے طریق سے ہے۔ یہ اَلْاَوَّلُ سے مفہوم ہوتا ہے۔
2. فاتحہ کے اول اور ثانی مواقع یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ اور صِرَاطَ الَّذِينَ میں اشمام اور بقایا قرآن میں بالصاد یہ طیبہ کا طریق ہے یہ وَفِيهِ وَالثَّانِي سے مفہوم ہوتا ہے۔
3. صرف معرفہ والے کلمہ اَلصِّرَاطَ میں پورے قرآن میں اشمام اور بقایا تمام مواقع میں بالصاد۔ یہ بھی بطریق طیبہ ہے یہ وَذِي اللَّامِ سے مفہوم ہوتا ہے۔
4. پورے قرآن میں بالصاد یعنی پورے قرآن میں خلاد کے لیے صِرَاطَ اور اَلصِّرَاطَ تمام کلمات میں بالصاد بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ علامہ جزری رحمہ اللہ کے شعر میں اُخْتُلِفْ سے مفہوم ہوتا ہے۔ ان چار وجوہ کو علامہ متولی نے اس شعر میں بیان کیا ہے۔

وَاَشِمْ لِخَلَّادِ الصِّرَاطِ بِاَوَّلِ لَهٗ اَوْ وَثَانِ اَوْ لَدٰى اللَّامِ ثُمَّ لَا

اشمام کا طریقہ:...... اشمام کے معنی یہاں خلط الحرف مالحرف ہیں یعنی خلط الزای بالصاد کہ صاد میں زاء کی آمیزش کرنا۔ اس کی ادا کی صورت یہ ہے کہ صاد کی صفت ھمس کو زاء کی صفت جہر سے بدلنا۔ باقی تمام صفات رخوت۔ استعلاء۔ اطباق اور صفیر باقی رہیں گی علامہ جزری کے فرمان سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے وَالصَّادُ كَالزَّاىِ صاد میں صرف زاء کی آمیزش کرنا۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ (**الف**) قنبل دو وجوہ (۱) بالسین (۲) بالصاد (**ب**) خلف راوی حمزہ کے لیے ہر جگہ اشمام بالزای (ج) رویس کے لیے ہر جگہ بالسین (**د**) خلاد کے لیے چار وجوہ (۱) فاتحہ کے پہلے میں اشمام بقایا میں بالصاد (۲) فاتحہ کے دونوں مواقع میں اشمام بقایا میں بالصاد (۳) صرف اَلْ والے اَلصِّرَاطِ (الفاتحہ۔ طٰہٰ۔ المؤمنون کا دوسرا۔ یٰس کا دوسرا۔ الصافات۔ صٓ) ان چھ مواقع میں اشمام بقایا جگہ بالصاد (۴) تمام قرآن میں ہر جگہ بالصاد (ھ) باقین کے لیے ہر جگہ بالصاد۔

٣/١١٤	وَبَابُ اَصْدَقُ شَفَا وَالْخُلْفُ غَرْ (شفا، غ)		يُصْدِرَ غِثْ شَفَا الْمُصَيْطِرُوْنَ ضَرْ (غ، شفا، ض)

(ت) اور اَصْدَقُ کے باب میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے بلا خلاف اور رویس کے لیے بالخلف اشمام ہے جبکہ يُصْدِرُ میں رویس۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صرف اشمام ہے اور اَلْمُصَيْطِرُوْنَ اور بِمُصَيْطِرٍ میں خلف راوی کے لیے بلا خلاف.........

(ل) شَفَا باب نَصَرَ سے ظاہر ہونا، باب ضَرَبَ سے صحت یاب کرنا، شفا دینا، زائل کرنا، کھودینا۔ غَرْ غَرًّ باب نَصَرَ سے شریف ہونا، باب سَمِعَ سے سفید ہونا، تجربہ کار۔ غِثْ غَاثَ باب ضَرَبَ سے بارش برسانا۔ ضَرْ ضَرًّ باب نَصَرَ سے نقصان پہنچانا، تکلیف دینا، مجبور کرنا۔

(ف) اَصْدَقُ کے باب سے مراد یہ ہے کہ صاد ساکن ہو اور اس کے مابعد دال متحرک ہو یہ آٹھ کلمات درج ذیل ہیں [۱] اَصْدَقُ (النساء دو جگہ) [۲] يَصْدِفُوْنَ (الانعام تین جگہ) [۳] وَتَصْدِيَةً (الانفال) [۴] تَصْدِيْقَ (یونس۔ یوسف) [۵] فَاصْدَعْ (الحجر) [۶] قَصْدُ (النحل) [۷] يُصْدِرَ (القصص) [۸] يَصْدُرُ (الزلزال)

اَصْدَقُ: اشمام بالزای: حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر

پس اس میں قرآءت کی تفصیل اس طرح ہے کہ: (۱) حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ان تمام کلمات میں اشمام بالزای (۲) رویس کے لیے يُصْدِرَ (القصص) اور يَصْدُرُ (الزلزال) میں اشمام بالزای اور بقایا کلمات میں دو وجوہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) اشمام بالزای جو بطریق درہ ہے (ب) خالص صاد جو بطریق طیبہ ہے۔ (۳) باقین کے لیے تمام کلمات میں خالص صاد

نوٹ: اَلْمُصَیْطِرُوْنَ اور بِمُصَیْطِرٍ کی شرح اگلے شعر میں آ رہی ہے۔

۴/۱۱۵	قِ الْخُلْفَ مَعْ مُصَیْطِرٍ وَّالسِّیْنُ لِیْ (ق، ل)	وَفِیْهِمَا الْخُلْفُ زَکِیٌّ عَنْ مَّلِیْ (ز، ع، م)

(ت) اور خلاد کے لیے بالخلف اشمام محفوظ کرلو اور ان دونوں کلمات میں ہشام کے لیے سین ہے اور ان دونوں کلمات میں قنبل۔ حفص اور ابن ذکوان کے لیے خلف پاکیزہ ہے جو قوی عالم سے منقول ہے۔

(ل) قِ وَقی باب ضَرَبَ سے گھوڑے کے کھر کا گھسنا، بچانا، محفوظ کرنا، زَکِیٌّ زَکی باب نَصَرَ سے فصل کا بڑھنا، نیک ہونا، پاک ہونا، زمین کا عمدہ ہونا، کسی کے لائق ہونا۔ عَنْ عَنَّ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ سے پیش آنا، اعراض کرنا، عنوان لکھنا، بیان کرنا۔ عَنی باب ضَرَبَ سے نازل ہونا، مراد لینا۔ مَلِی عقل مند، قوی، ہوشیار۔

(ف) اَلْمُصَیْطِرُوْنَ (الطّور) اور بِمُصَیْطِرٍ (الغاشیہ) میں خلف راوی کے لیے اشمام بالزای ہے جبکہ خلاد کے لیے اشمام بالزای اور صاد خالصہ دونوں ہیں۔

جبکہ ہشام کے لیے ان دونوں کلمات میں صرف خالص سین ہے۔ جبکہ قنبل۔ حفص اور ابن ذکوان کے لیے اَلْمُصَیْطِرُوْنَ (الطّور) اور بِمُصَیْطِرٍ (الغاشیہ) کے ان دونوں کلمات میں سین اور صاد دونوں ہیں اور باقین کے لیے ان دونوں کلمات میں خالص صاد ہے۔

(ط) خلاد کے لیے دونوں کلمات میں اشمام بالزای اور صاد خالص بطریق شاطبیہ بھی ہے اور بطریق طیبہ بھی ہے۔ جبکہ اَلْمُصَیْطِرُوْنَ صاد و سین حفص کے لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ یعنی ہر دو طریق سے ہے اور ابن ذکوان کے لیے صاد بطریق شاطبیہ اور صاد و سین بطریق طیبہ ہے اور قنبل کے لیے سین بطریق شاطبیہ اور صاد بطریق طیبہ ہے۔

بِمُصَیْطِرٍ میں قنبل۔ ابن ذکوان اور حفص کے لیے صاد بطریق شاطبیہ اور سین بطریق طیبہ ہے۔

۵/۱۱۶	عَلَیْهِمُوْ اِلَیْهِمُوْ لَدَیْهِمُوْ	بِضَمِّ کَسْرِ الْهَاءِ ظَبْیٌ فَهِمْ (ظ، ف)

(ت) عَلَیْهِمْ۔ اِلَیْهِمْ اور لَدَیْهِمْ کو یعقوب اور حمزہ نے ھاء کے کسرہ کی بجائے ضمہ سے پڑھ کر ذھانت وفطانت کا مظاہرہ کیا ہے۔

(ل) ظَبْیٌ ہرن، ہرنی۔ فَهِمْ فَهِمَ باب سَمِعَ سے سمجھنا ہوشیار ہونا۔

(ف) یعقوب اور حمزہ عَلَیْهِمْ۔ اِلَیْهِمْ اور لَدَیْهِمْ والے کلمات جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ۔ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ۔ مُرْسِلَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَیۡهِمۡ۔ فَاَتِمُّوۡا اِلَیۡهِمۡ عَهۡدَهُمۡ اور وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ وغیرہ میں ھاء کے کسرہ کی جگہ ھاء کا ضمہ پڑھتے ہیں یعنی عَلَیۡهُمۡ۔ اِلَیۡهُمۡ۔ لَدَیۡهُمۡ وغیرہ جبکہ باقین حالین میں بکسر الھاء پڑھتے ہیں۔ان کلمات میں ضمہ پڑھنا اصل کی بنا پر ہے اور ھاء کا کسرہ پڑھنا یاء کی مناسبت کی وجہ سے ہے۔

نوٹ: امام خلف العاشر نے الدرۃ المضیہ میں ان تینوں کلمات کو بکسر الھاء پڑھا ہے۔ان کلمات میں ھاء کا ضمہ پڑھنا لغت قریش اور لغت حجاز ہے اور ھاء کا کسرہ پڑھنا لغت قیس، بنو تمیم اور بنو سعد ہے۔

(٦/١١٧) وَبَعۡدَ یَاءٍ سَکَنَتۡ لَا مُفۡرَدَا | ظَاهِرۡ وَاِنۡ تَزُلۡ کَیُخۡزِهِمۡ غَدَا
ظ غ

(ت) اور ضمیر کی وہ ھاء جو یاء ساکن کے بعد ہو مفرد نہ ہو تو یعقوب کے لیے ضمہ سے پڑھو اور اگر وہ یاء زائل ہو جائے تو ایسی ھاء رویس کے لیے ضمہ والی ہو جائے گی جیسے یُخۡزِهِمۡ کی ھاء۔

(ل) سَکَنَتۡ سَکَنَ باب نَصَرَ سے ٹھہرنا، ساکن ہونا۔ مُفۡرَدًا اکیلا، مفرد۔ ظَاهِرۡ ظَهَرَ باب فَتَحَ سے ظاہر ہونا، ظاہر سے مدد کرنا۔ تَزُلۡ زَالَ باب نَصَرَ سے زائل ہونا، ڈھل جانا۔ غَدَا باب نَصَرَ سے صبح کرنا۔

(ف) یعقوب کے لیے یاء ساکنہ کے بعد ضمیر کی ایسی ھاء آ جائے جو مفرد کی نہ ہو تو ایسی ھاء مضموم ہو گی جیسے عَلَیۡهُمَا۔ اِلَیۡهُمَا۔ عَلَیۡهُنَّ۔ فِیۡهُنَّ۔ فِیۡهُمۡ۔ صَیَاصِیۡهُمۡ۔ لَدَیۡهُمۡ۔ عَلَیۡهُمۡ۔ جَنَّتَیۡهُمۡ۔ وَیُزَکِّیۡهُمۡ وغیرہ۔اور باقین کے لیے ھاء کا کسرہ ہے۔اور اگر ھاء سے قبل یاء جزم یا بناء کی وجہ سے محذوف ہو جائے تو صرف رویس ھاء کا ضمہ پڑھیں گے یہ کل پندرہ جگہ ہے۔

فَاٰتِهُمۡ۔ وَاِنۡ یَّاۡتِهُمۡ۔ لَمۡ تَاۡتِهُمۡ (الاعراف) وَ یُخۡزِهُمۡ۔ اَلَمۡ یَاۡتِهُمۡ (التوبہ) وَلَمَّا یَاۡتِهُمۡ (یونس) وَیُلۡهِهُمُ الۡاَمَلُ (الحجر) اَوَلَمۡ تَاۡتِهُمۡ (طٰه) یُغۡنِهُمُ اللّٰهُ (النور) اَوَلَمۡ یَکۡفِهُمۡ (العنکبوت) اٰتِهُمۡ (الاحزاب) فَاسۡتَفۡتِهُمۡ دونوں (الصفت) وَقِهُمۡ دونوں (المومن)

جبکہ روح اور باقین کے لیے ھاء کا کسرہ ہے۔

(٧/١١٨) وَخُلۡفُ یُلۡهِهِمۡ قِهِمۡ وَیُغۡنِهِمۡ | عَنۡهُ وَلَا یَضُمُّ مَنۡ یُّوَلِّهِمۡ

(ت) اور وَ یُلۡهِهِمۡ۔ وَقِهِمۡ اور یُغۡنِهِمۡ میں رویس کے لیے خُلف ہے اور رویس وَمَنۡ یُّوَلِّهِمۡ میں ھاء کو ضمہ نہیں دیتے ہیں۔

(ل) خُلۡفُ خلاف۔ یَضُمُّ ضَمَّهٗ باب نَصَرَ سے ملانا، ضمہ دینا۔

(ف) رویس کے لیے وَیُلۡهِهُمُ الۡاَمَلُ (الحجر) وَقِهُمۡ دونوں (المومن) اور یُغۡنِهُمُ اللّٰهُ (النور) ان تین کلمات میں ھاء کا ضمہ اور ھاء کا کسرہ دونوں ہیں اور وَمَنۡ یُّوَلِّهِمۡ (الانفال) میں رویس کے لیے صرف کسرہ ہے ضمہ نہیں ہے یعنی یہاں باقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کی مانند پڑھتے ہیں۔ جبکہ روح اور باقین ھاء کا کسرہ ہی ان تین مواقع میں بھی پڑھتے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔

گذشتہ شعر میں رویس کے لیے جو ذکر ہوا کہ اگر ھاء سے ماقبل یاء جزم یا بناء کی وجہ سے محذوف ہو جائے تب بھی ان کے لیے ھاء کا ضمہ ہے جیسا کہ اوپر پندرہ کلمات ذکر کیے گئے مگر اس شعر میں ان تین کلمات یُلْهِهِمْ۔ قِهِمْ اور یُغْنِهِمْ مستثنیٰ قرار دیے گئے ہیں کہ ان میں ضمہ وکسرہ دونوں ہیں اور مَنْ یُوَلِّهِمْ کو رویس بھی باقی قراء کی طرح ھاء مکسورہ سے ہی پڑھتے ہیں اس لیے کہ اس ھاء سے پہلے مکسور ومشدد لام ہے جو دو کسرات کے قائم مقام ہے جس کے بعد ضمہ کا تلفظ کرنا ثقل کا باعث ہوتا۔ (شرح طیبہ لابن الجزری رحمہ اللہ)

(ط) یُلْهِهِمْ۔ یُغْنِهِمْ۔ وَقِهِمْ تینوں کلمات میں رویس کے لیے میم اور ھاء کا ضمہ بطریق درہ ہے اور میم اور ھاء کا کسرہ بطریق طیبہ ہے۔

٨/١١٩	وَضَمَّ مِيمِ الْجَمْعِ صِلْ ثَبْتٌ دَرَا (ث د)	قَبْلَ مُحَرَّكٍ وَّبِالْخُلْفِ بَرَا (ب)

(ت) اور متحرک حرف سے قبل میم جمع کے ضمہ کو مکی اور ابوجعفر کے لیے صلہ سے پڑھو اور قالون کے لیے یہ صلہ بالخلف ثابت ہو کر ملامت سے بری ہو گیا ہے۔

(ل) صِلْ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے جوڑنا، جمع کرنا، تعلق رکھنا، صلہ رحمی کرنا۔ ثَبْتٌ ثَبَتَ باب نَصَرَ سے ٹھہرنا، اقامت گزیں ہونا، ثابت ہونا۔ دَرَا دَرٰی باب ضَرَبَ سے جاننا، دور کرنا، دفع کرنا۔ قَبْلَ مُحَرَّكٍ حرکت دیے ہوئے سے پہلے۔ بَرَا بری ہونا۔

(ف) یعنی میم جمع هُمْ۔ كُمْ۔ تُمْ وغیرہ کو ابوجعفر اور مکی بالصلہ هُمُو۔ كُمُو۔ تُمُو پڑھیں گے۔ اور قالون کے لیے میم جمع میں خُلف ہے یعنی صلہ اور عدم صلہ دونوں وجوہ ہیں۔ اور باقین کے لیے عدم صلہ ہے جبکہ وقفاً تمام کے لیے سکون ہے۔

میم جمع میں صلہ اصل ہے اگر میم جمع سے ضمیر متصل ہو تو تمام قراء کے لیے صلہ کیا جاتا ہے اور مصحف میں مرسوم ہوتا ہے جیسے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا۔ دَخَلْتُمُوْهُ۔ بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِ۔ میم جمع میں جو صلہ کیا جاتا ہے وہ اتباعاً للاصل کیا جاتا ہے اور جو حضرات میم کو سکون سے پڑھتے ہیں وہ تخفیف کے لیے پڑھتے ہیں۔

٩/١٢٠	وَقَبْلَ هَمْزِ الْقَطْعِ وَرْشٌ وَّاكْسِرُوْا	قَبْلَ السُّكُوْنِ بَعْدَ كَسْرٍ حَرِّرُوْا (ح)
١٠/١٢١	وَصْلًا وَّبَاقِيْهِمْ بِضَمٍّ وَّشَفَا (شفا)	مَعْ مِيمِ الْهَاءِ وَاتْبِعْ ظُرَفَا (ظ)

(ت) اور ہمزہ قطعی سے قبل ورش نے بھی میم جمع کا صلہ کیا ہے اور ابوعمرو کے لیے وصلاً میم جمع کو کسرہ سے پڑھو جب میم جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون یا مشدد حرف سے پہلے کسرہ والی ھاء کے بعد وضاحت سے پڑھی ہے۔

اور باقین نے بضم المیم پڑھا ہے اور حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر نے میم سمیت ھاء کو بھی وصلاً ضمہ سے پڑھا ہے اور یعقوب کے لیے میم کی حرکت ھاء کی حرکت کے تابع کردو یہ ماہرین والا کام ہے۔

(ل) اِکْسِرُوْا کَسَرَ یَکْسِرُ باب ضَرَبَ سے توڑنا، کسرہ دینا۔ حَرِّرُوْا حَرَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے گرم کرنا، زمین برابر کرنا، حَرَّرَ باب تفعیل سے غلام آزاد کرنا، درست لکھنا، تحقیق کرنا، جانچ پڑتال کرنا۔

وَصْلًا وَصَلَ باب ضَرَبَ سے ملانا، جوڑنا، وصل کرنا۔ بَاقِیْھِمْ ان کے باقی۔ شَفَا شَفٰی باب ضَرَبَ سے شفا دینا۔ اَتْبِعْ تَبِعَ باب سَمِعَ سے پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، پیروی کرنا، مطیع وفرمانبردار ہونا۔

(ف) ہمزہ قطعی سے قبل میم جمع کا صلہ ورش کے لیے ہے جیسے وَ اَنَّھُمْ اِلَیْہِ۔لَھُمْ اٰمَنُوْا وغیرہ۔ یہاں ورش کا نام لایا گیا ہے رمز کے ذریعے یہ مسئلہ بیان نہیں کیا اور یہ اس وجہ سے کیا ہے کہ یہ صلہ ورش کے دونوں طریق ازرق اور اصبہانی کے لیے ثابت ہے۔

اور ابوعمرو بصری کے لیے وصلاً میم جمع کا کسرہ ہے اگر وہ میم جمع سکون اور تشدید والے حرف سے پہلے اور کسرہ والی ھاء کے بعد ہو جیسے بِھِمِ الْاَسْبَابُ۔ عَلَیْھِمِ الذِّلَّةُ ۔ عَلَیْھِمِ الْقِتَالُ۔ یُوَفِّیْھِمِ اللّٰهُ۔ یُرِیْھِمِ اللّٰهُ۔ فِیْ قُلُوْبِھِمِ الْعِجْلَ۔ وَاَخْذِھِمِ الرِّبٰوا۔ وَاَکْلِھِمِ السُّحْتَ وغیرہ۔ جبکہ ابوجعفر۔ نافع۔ مکی۔ شامی اور عاصم نے سکون سے قبل صرف میم کو ضمہ سے پڑھا ہے جیسے یَوْمِھِمُ الَّذِیْ اور امام حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر میم سمیت ھاء کو بھی وصلاً ضمہ سے پڑھتے ہیں جیسے یُرِیْھُمُ اللّٰهُ۔ اِلَیْھُمُ اثْنَیْنِ۔ یَوْمَ یَاْتِیْھُمُ الْعَذَابُ وغیرہ۔

نوٹ: ابوعمرو بصری ھاء مکسور کی بناء پر میم جمع کو کسرہ دیتے ہیں۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر میم جمع کے ضمہ کی وجہ سے ھاء کو ضمہ دیتے ہیں۔ میم جمع وقف میں ساکن ہو جاتی ہے اس لیے جمہور کی طرح ان کے لیے بھی ھاء ساکن ہو گی۔ مگر امام حمزہ اور یعقوب تین کلمات عَلَیْھُمْ۔ اِلَیْھُمْ۔ لَدَیْھُمْ کو وقفاً وصلاً ھاء کے ضمہ سے پڑھیں گے۔

اور یعقوب میم کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع کر کے پڑھیں گے۔ اس کو اس طرح سے سمجھو کہ شعر نمبر ۱۱۷ میں یعقوب کے لیے ایک قانون اور ضابطہ بیان کیا گیا ہے کہ مفرد کی ضمیر کے علاوہ باقی ضمائر یعنی تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب، جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب میں ھاء کو کسرہ کے بعد کسرہ سے اور یاء ساکنہ کے بعد ضمہ سے پڑھتے ہیں پس اگر ھاء کا کسرہ ہو تو میم جمع کا بھی کسرہ ہو گا جیسے یَوْمِھِمِ الَّذِیْ۔ مِنْ دُوْنِھِمِ امْرَاَتَیْنِ۔ اور اگر ھاء کا ضمہ ہو تو میم جمع کا بھی ضمہ ہو گا جیسے اِلَیْھُمُ الْمَلٰٓئِکَةَ۔ یُرِیْھُمُ اللّٰهُ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ قانون وضابطہ چاہے یعقوب کی قراءت ہو یا ان کے کسی ایک راوی کی روایت ہو عمومی طور پر لاگو ہوگا۔ جیسے وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ۔ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ اور وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ کے تینوں کلمات میں رویس کے لیے ھاء کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجوہ ہیں جیسا کہ بیان بھی ہو چکا۔ پس ان کے لیے ھاء کی اتباع میں میم پر بھی کسرہ اور ضمہ دونوں وجوہ ہوں گی اور روح کے لیے ان تینوں کلمات میں ھاء اور میم دونوں کا کسرہ ہے۔

نوٹ: ابو عمرو بصری۔ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر ان تمام حضرات کے لیے جو میم جمع کے ضمہ اور کسرہ کے قواعد مذکور ہوئے ان کے لیے شرط یہ ہے کہ میم جمع کے بعد والا حرف ساکن ہو اسی وقت میم جمع پر ضمہ یا کسرہ ہوگا بصورت دیگر اگر میم حرف متحرک سے پہلے ہے تو میم جمع ساکن ہی ہوگی۔

بَابُ الْاِدْغَامِ الْكَبِيْرِ (۲۹)

ادغام کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ میں اسی طرح داخل کرنا کہ دونوں اکٹھے مشدد ادا ہوں۔ ادغام کی دو اقسام ہیں ❶ ادغام صغیر ❷ ادغام کبیر

ادغام صغیر یہ ہے کہ مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو تو ایسے موقع پر کیے گیے ادغام کو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ ادغام کبیر یہ ہے کہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ھوں پھر مدغم کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں داخل کیا جائے تو اسے ادغام کبیر کہتے ہیں چونکہ اس میں عمل زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے ادغام کبیر کہتے ہیں۔

ادغام کبیر کو بَابُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ کے بعد لانے کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں ادغام کبیر ہوا ہے۔ لہٰذا اس مناسبت کی بناء پر اسے بَابُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ کے بعد متصل لایا جاتا ہے۔

نوٹ: مثلین متجانسین۔ متقاربین میں اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا حرف ساکن ہو تو اس میں نہ ادغام صغیر ہوتا ہے نہ ادغام کبیر جیسے فَاَحْيَيْنَا۔ تَتْلُوْا۔ تَطْمَئِنُّ۔ تَدْعُوْنَ۔ اَحْمِلُ۔ يُغْلِلْ وغیرہ۔ ان کو مطلقاً مثلین۔ مطلقاً متجانسین اور مطلقاً متقاربین کہا جاتا ہے۔

۱/۱۲۲	اِذَا الْتَقٰى خَطًّا مُحَرَّكَانِ	مِثْلَانِ جِنْسَانِ مُقَارِبَانِ
۲/۱۲۳	اَدْغِمْ بِخُلْفِ الدُّوْرِ وَالسُّوْسِيْ مَعَا	لٰكِنْ بِوَجْهِ الْهَمْزِ وَالْمَدِّ امْنَعَا

ت: جب دو متحرک حروف رسما مل کر آئیں جو مثلین یا متجانسین یا متقاربین ہوں۔

تو تم دوری اور سوسی دونوں کے لیے ادغام بالخلف کردو۔ مگر تحقیق ہمزہ اور مد منفصل کی وجہ سے اس ادغام کو ایسے موقع پر منع کردو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اِلْتَقٰی لَقِیَ اِلْتَقٰی ملاقات کرنا، ملنا۔ خَطًّا خط، لائن، کتابت۔ مُحَرَّکَانِ حَرَّكَ باب تفعیل سے حرکت دینا۔ مِثْلَانِ دونوں بالکل ایک جیسے ہوں۔ جِنْسَانِ ہم جنس، ہم مخرج۔ مُقَارَبَانِ قربت والے یعنی مخرج یا صفات دونوں یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے لحاظ سے قربت رکھتے ہوں۔ اَدْغِمْ باب افعال سے مدغم کرنا، ملانا، ادغام کرنا۔ اِمْنَعَا مَنَعَ باب فَتَحَ سے منع کرنا، روکنا۔

(ف) جب دو متحرک حروف باہم اکٹھے آئیں یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ علامہ نے شعر میں خَطًّا کا لفظ فرمایا ہے تو یہ بات سمجھ لو کہ کلمات کے آنے کی دو طرح پر ترتیب ہے (۱) رسماً (۲) تلفظاً

رسماً تو یہ شکل ہوگی کہ وہ اکٹھے آرہے ہوں ان میں کوئی بھی حرف حائل نہ ہو جیسے یَعْلَمُ مَا۔ طُبِعَ عَلٰی۔اِنَّهٗ هُوَ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ خَلَقَ كُلَّ وغیرہ اور تلفظاً ملنے کی یہ شکل ہوگی کہ پڑھنے میں ملے ہوئے ہوں مگر رسماً ان میں کوئی حرف حائل ہو جیسے اَنَا نَذِيْرٌ۔ اَنَا لَكُمْ۔ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وغیرہ۔ پس علامہ کے فرمان خَطًّا سے پہلی قسم مراد ہے اور ان میں ہی ادغام ہوگا۔ دوسری قسم میں ادغام نہیں ہوگا۔

اب اس کے بعد دوسرا نکتہ یہ سمجھو کہ چاہے وہ حروف مثلین ہوں۔ متجانسین ہوں یا متقاربین۔ مثلین سے مراد ہم مثل ایک ہی حرف جیسے مَنَاسِكَكُمْ۔ متجانسین سے مراد ہم مخرج حروف مگر صفات میں مختلف جیسے اَخْرَجَ شَطْاَهٗ اور متقاربین سے مراد دو ایسے حروف جو مخرج یا صفات میں سے کسی ایک میں قربت رکھتے ہوں جیسے خَلَقَكُمْ وغیرہ۔ تو ان میں امام ابوعمرو بصری کے لیے ادغام اور اظہار دونوں وجوہ ہیں۔

مگر ہمزہ ساکنہ اور مد منفصل کے ہمراہ ادغام کو منع کیا جا رہا ہے۔ ابوعمرو بصری کے لیے جب ایک آیت میں ہمزہ اور ادغام کبیر جمع ہوں جیسے وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ تو اس میں کل چار وجوہ ہیں جن میں سے تین وجوہ جائز اور ایک وجہ ناجائز ہے۔ جائز وجوہ [۱] ادغام مع الابدال [۲] اظہار مع الابدال [۳] اظہار مع التحقیق جبکہ ایک وجہ ادغام مع التحقیق ناجائز ہے اس کو اب ہم جدول سے واضح کرتے ہیں۔

نمبر شمار	وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ	كَذٰلِكَ كَذَّبَ	حکم
	ہمزہ	ادغام کبیر	
۱	ابدال	ادغام	جائز
۲	ابدال	اظہار	جائز
۳	تحقیق	اظہار	جائز
۴	تحقیق	ادغام	ناجائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مد منفصل اور ادغام جمع ہوں جیسے وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ تو ایسی حالت میں بھی چار وجوہ ہیں جن میں سے تین جائز ❶ ادغام مع القصر ❷ اظہار مع المد ❸ اظہار مع القصر ہیں جبکہ ایک وجہ ادغام مع المد ناجائز ہے اس کو اب ہم جدول سے واضح کرتے ہیں۔

نمبر شمار	مد منفصل	ادغام کبیر	حکم
	وَلَآ اَقُوْلُ	لَكُمْ	
١	قصر	اظہار	جائز
٢	مد	اظہار	جائز
٣	قصر	ادغام	جائز
٤	مد	ادغام	ناجائز

اور اگر ہمزہ، ادغام اور مد تینوں مجتمع ہو جائیں جیسے قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا تو ایسی صورت میں کل آٹھ وجوہ بنتی ہیں جن میں سے پانچ جائز اور تین ناجائز ہیں۔ پانچ جائز وجوہ ① ادغام مع الابدال و القصر ② اظہار مع الابدال و القصر ③ اظہار مع التحقیق و القصر ④ اظہار مع الابدال و المد ⑤ اظہار مع التحقیق و المد اور تین ناجائز وجوہ یہ ہیں ① ادغام مع الابدال والمد ② ادغام مع التحقیق و القصر ③ ادغام مع التحقیق و المد۔ اب ان وجوہ کو درج ذیل جدول سے سمجھو۔

نمبر شمار	ادغام کبیر	ہمزہ	مد منفصل	حکم
	قَالَ لَا	يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا	
١	اظہار	ابدال	قصر	جائز
٢	اظہار	ابدال	مد	جائز
٣	اظہار	تحقیق	قصر	جائز
٤	اظہار	تحقیق	مد	جائز
٥	ادغام	ابدال	قصر	جائز
٦	ادغام	ابدال	مد	ناجائز
٧	ادغام	تحقیق	قصر	ناجائز
٨	ادغام	تحقیق	مد	ناجائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم نکتہ......: ناظم یہاں ابوعمرو بصری کی بجائے دوری اور سوسی کا نام لائے ہیں یہ اس لیے ہے کہ شاطبیہ میں نام تو امام ابوعمرو بصری کا لیا گیا ہے مگر وہاں ادغام کبیر صرف سوسی کے لیے مخصوص ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے امام ابوعمرو بصری کا نام اس لیے لیا کہ وہ ادغام کبیر کے اوپر معترض ہونے والے نحویین کے منہ بند کر سکیں کہ اگر تم نحوی ہو تو سوسی کا یہ ادغام کبیر ابوعمرو بصری سے مروی ہے جو خود بہت اعلیٰ پائے کے نحوی ہیں اور نحو کے اسرار و رموز کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں اور تمہارے ادغام کبیر پر اعتراضات محض لا یعنی بات کی طرح ہیں۔ پس چونکہ ادغام کبیر پر اعتراض کرنے والے نحویین کا جواب شاطبیہ میں دے دیا گیا تھا اس لیے علامہ جزریؒ نے دوری اور سوسی کے نام ادغام کبیر میں ذکر کیے کہ یہاں ادغام سوسی کے ساتھ ساتھ دوری کے لیے بھی ہے۔

نوٹ: ادغام کبیر میں امام ابوعمرو بصری کے لیے ادغام اور اظہار دو وجوہ ہیں (دیکھو شعر نمبر ۱۲۳) اسی طرح ہمزہ ساکنہ میں دو وجوہ ابدال اور تحقیق ھیں (دیکھو شعر نمبر ۲۰۳) اور مد منفصل میں بھی دو وجوہ مد اور قصر ہیں (دیکھو شعر نمبر ۱۶۴)

٣ / ١٢٤	فَكِلْمَةٌ مِّثْلَى مَنَاسِكُكُمْ وَمَا	سَلَكَكُمْ وَكِلْمَتَيْنِ عَمِّمَا
٤ / ١٢٥	مَا لَمْ يُنَوَّنْ اَوْ يَكُنْ تَامُضْمَرِ	وَلَا مُشَدَّدًا وَّفِي الْجَزْمِ انْظُرِ
٥ / ١٢٦	فَاِنْ تَمَاثَلَا فَفِيهِ خُلْفُ	وَاِنْ تَقَارَبَا فَفِيهِ ضُعْفُ

(ت) پس ایک کلمہ کے مثلین میں مَنَاسِكَكُمْ اور مَا سَلَكَكُمْ میں اور دو کلموں میں مثلین اور متجانسین اور متقاربین کے ادغام عموم کو ہر مقام پر جاری کر دو۔

جب تک کہ وہ منون نہ ہو اور وہ ضمیر کی تاء نہ ہو اور نہ مشدد حرف ہو اور جازم کلمہ میں بھی بغور نظر رکھو۔ (جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے) پس اگر جازم کی وجہ سے مثلین و متجانسین مجتمع ہوں تو اس موقع میں خُلف (ادغام اور اظہار دونوں) ہے اور اگر جازم کی وجہ سے متقاربین مجتمع ہوں تو ادغام ضعیف ہے۔

(ل) عَمِّمَا عَمَّ باب نَصَرَ سے عام ہونا، عَمَّمَ باب تفعیل سے عام کرنا۔ اُنْظُرْ نَظَرَ باب نَصَرَ سے دیکھنا، غور کرنا۔ لَا مُشَدَّدَ بغیر تشدید کے۔ يُنَوَّنْ نَوَّنَ باب تفعیل سے صرف نون لکھنا، کلمہ پر تنوین لگانا۔ ضُعْفُ ضَعُفَ باب كَرُمَ سے کمزور یا ضعیف ہونا۔ تَمَاثَلَا مثلین۔ تَقَارَبَا متقاربین۔

(ف) پہلے شعر میں فرما رہے ہیں کہ ایک کلمہ میں مثلین کے دو کلمے ہیں ❶ مَنَاسِكَكُمْ (البقرہ) ❷ مَا سَلَكَكُمْ (المدثر) ان میں ادغام کبیر ہے ان کے علاوہ ایک کلمہ میں ادغام کبیر نہیں ہے۔ جبکہ دو کلموں میں مثلین و متجانسین کے ادغام کو بلا کسی شرط یا قیود کے کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ دوسرے شعر میں موانع ادغام کا بیان فرما رہے ہیں

[۱] مدغم اگر منون ہوگا تو ادغام نہیں ہوگا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وغیرہ۔

[۲] مدغم اگر تاء ضمیر ہو تو ادغام نہیں ہوگا جیسے کُنْتُ تُرٰبًا۔ جِئْتَ شَیْئًا وغیرہ۔ (تاء ضمیر سے مراد تاء خطاب اور تاء متکلم ہیں)

[۳] مدغم اگر حرف مشدد ہو تو ادغام نہیں ہوگا جیسے مَسَّ سَقَرَ۔ اَشَدَّ ذِکْرًا وغیرہ۔

مدغم اگر جازم کلمہ ہو تو اس کے ادغام اور اظہار کی آگے شعر میں تفصیل بیان فرما رہے ہیں۔

موانع ادغام کی توجیہ: منون کلمہ پر اس لیے ادغام نہیں کیا جاتا ہے کہ تنوین حرف مدغم اور مدغم فیہ کے درمیان حائل ہوتی ہے اور تاء ضمیر (تاء مخاطب اور تاء متکلم) کو اس لیے ادغام میں مانع سمجھا گیا ہے کہ یہ ضمیر کی علامت ہے اور علامت کے متعلق عربی کا قاعدہ ہے کہ "اَلْعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ" یعنی علامت حذف نہیں کی جاتی ہے اور مشدد حرف کا ادغام اس لیے مانع ہے کہ اگر ادغام کیا گیا تو اجتماع ساکنین لازم آئے گا جو محال ہے۔

تیسرے شعر میں فرماتے ہیں کہ جازم کی وجہ سے مثلین اور متجانسین مجتمع ہوں تو ان مواقع میں خُلف ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں جیسے یَبْتَغِ غَیْرَ۔ یَخْلُ لَکُمْ۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ وغیرہ۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا کہ جب شعر نمبر ۱۲۳ میں فرمایا۔

ع اَدْغِمْ بِخُلْفِ الدُّوْرِ وَالسُّوْسِیْ مَعًا

یعنی باب کے شروع میں فرمادیا کہ دوری اور سوسی دونوں کے لیے ادغام کبیر میں خُلف ہے پھر اب شعر نمبر ۱۲۶ میں۔

ع فَاِنْ تَمَاثَلَا فَفِیْہِ خُلْفٌ

کو کیوں لا رہے ہیں کہ بعض کلمات میں خُلف بیان کیا جاتا ہے یہ تو تکرار ہوگی جو ذہنی الجھاؤ کا باعث بنے گی۔

اس کا جواب استاذ القراء حضرت قاری عبداللہ مراد آبادیؒ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اَدْغِمْ بِخُلْفِ الدُّوْرِ وَ السُّوْسِیْ سے دراصل وہ خُلف مراد ہے جو دوری اور سوسی کے جمیع طرق میں اختلاف ہے جبکہ فَفِیْہِ خُلْفٌ سے وہ خلف مراد ہے جو خاص مواقع پر ان جمیع طرق میں سے جو ادغام والے جملہ طرق ہیں ان کا خلف مراد ہے یعنی اگر ادغام پڑھتے آرہے ہوں تو خُلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دو وجوہ ہیں اور اگر اظہار پڑھتے ہوئے آرہے ہوں تو ایسے کلمات میں صرف اظہار ہی ہے پس باب ادغام میں جہاں بھی خُلف کا لفظ آئے اس سے یہی سمجھا جائے۔ طلباء کی آسانی کے لیے اسے درج ذیل نقشے سے سمجھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ادغام کبیر میں دوری وسوسی کا خلف

- ادغام
  - ادغام
  - اظہار
- اظہار
  - اظہار

پھر شعر نمبر ۱۲۶ کے دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں کہ جازم کی وجہ سے متقاربین مجتمع ہوں تو اس وقت ادغام ضعیف ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اس قسم میں صرف وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً (البقرہ) میں تاء کے فتحہ کی وجہ سے ادغام منع ہے اور اظہار ضروری ہے اور وَاٰتِ ذَا (الاسراء) اور فَاٰتِ ذَا (الروم) میں تقارب اور کسرہ کے قوی ہونے کی وجہ سے ادغام واظہار دونوں وجوہ ہیں جیسا کہ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نے بھی دونوں وجوہ بیان کی ہیں۔ (النشر فی القراءات العشر)

نوٹ: دو کلموں کے مثلین درج ذیل سترہ حروف ہیں ب۔ت۔ث۔ج۔ر۔س۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ی۔ مثلین کا ادغام سات سو پچاس کلمات میں آیا ہے۔ اب ہم ان حروف کی امثلہ جدول کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔

نمبر شمار	حرف	امثلہ	نمبر شمار	حرف	امثلہ
۱	ب	نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	۱۰	ق	اَفَاقَ قَالَ
۲	ت	الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ	۱۱	ك	اِنَّكَ كُنْتَ
۳	ث	حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ	۱۲	ل	لَا قِبَلَ لَهُمْ
۴	ح	النِّكَاحِ حَتّٰى	۱۳	م	الرَّحِيْمِ مَلِكِ
۵	ر	شَهْرُ رَمَضَانَ	۱۴	ن	نَحْنُ نُسَبِّحُ
۶	س	النَّاسَ سُكٰرٰى	۱۵	و	وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
۷	ع	يَشْفَعُ عِنْدَهٗ	۱۶	ہ	فِيْهِ هُدًى
۸	غ	يَبْتَغِ غَيْرَ	۱۷	ی	يَاْتِيَ يَوْمٌ
۹	ف	وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ	—	—	————

جبکہ متقاربین اور متجانسین کا بیان شعر نمبر ۱۲۸ تا نمبر ۱۳۹ تک کے اشعار میں آرہا ہے۔

٦/١٢٧ وَالْخُلْفُ فِيْ وَاوِ هُوَ الْمَضْمُوْمِ هَا ۔۔۔ وَآلَ لُوْطٍ جِئْتِ شَيْئًا كَافَ هَا

ت: اور هُوَ کی واؤ میں جو ھاء کی مطابقت سے ضمہ دیا گیا ہو اور اٰلَ لُوْطٍ اور جِئْتِ شَيْئًا سورہ مریم والا خُلف والا ہے جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وَالّٰئِی یَئِسْنَ ان چاروں میں خُلف ہے۔

(ل) اَلْخُلْفُ اختلاف۔ وَاوِ هُوَ، هُوَ کی واؤ۔ اَلْمَضْمُوْمِ ضمہ دیا گیا۔ کَافَ هَا سورۂ کاف کا هاء، اشارہ ہے کٓھٰیٰعٓصٓ کی طرف یعنی سورہ مریم۔

(ف) اس هُوَ کا واو جس کی هاء پر واؤ اور فاء کے بعد نہ ہونے کے سبب ضمہ ہو جیسے اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ۔ هُوَ وَالَّذِيْنَ وغیرہ۔ اٰلَ لُوْطٍ (الحجر دو جگہ۔ النمل۔ القمر) جِئْتِ شَيْئًا (مریم) اور وَالّٰٓئِ يَئِسْنَ (الطلاق) ان چاروں قسم میں ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں اور اس کے علاوہ اظہار بھی ہے۔

هُوَ کی واؤ میں هاء کے اعتبار سے ضمہ دیا گیا ہو تو اس میں بھی ادغام و اظہار بالخلف ہے اور اگر هُوَ کی هاء ساکن ہو جیسے فَهْوَ وَلِيُّهُمْ تو اس میں صرف ادغام ہے۔ نیز علامہ جزری النشر میں فرماتے ہیں کہ وَالّٰٓئِ يَئِسْنَ میں ادغام و اظہار بزی کے لیے بھی منقول ہے۔

درج بالا کلمات میں خُلف کی توجیہ: هُوَ کی واؤ کے اظہار اور ادغام کی توجیہ یہ ہے کہ اظہار یہاں اس لیے کیا جاتا ہے کہ اگر پہلے واؤ کو ساکن کریں گے تو وہ حرف مد بن جائے گا اور حرف مدہ کا ادغام غیر مدہ میں نہیں ہوتا۔ اور ادغام کی وجہ یہ ہے کہ اگر واؤ کو ساکن کریں گے تو وہ عارضی طور پر حرف مد ہوگا جبکہ اصلاً وہ متحرک ہی ہے پس یہاں اصلی حالت کا اعتبار ہوگا۔ عارضی حالت کا اعتبار نہ ہوگا اس لیے ادغام کیا جائے گا۔

اٰلَ لُوْطٍ میں تو الی اعلالات لازم آئے گی اس لیے اظہار کریں گے اور ادغام قاعدہ کے مطابق کریں گے۔ جِئْتَ شَيْئًا میں ادغام اس لیے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ کلمہ تاء مکسور ہونے کی وجہ سے ثقیل ہے اور رفع ثقالت کے لیے ادغام کیا جاتا ہے اور اظہار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تاء ضمیر ادغام کرنے میں مانع ہے۔ جِئْتِ شَيْئًا میں ادغام نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے جِئْتِ اصل میں جَيِئْتِ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا تو جَيَاءْتِ ہوا پھر الف مدہ اور ہمزہ ساکنہ کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا اور الف مدہ کو محذوف کر دیا تو جَئْتِ ہو گیا پھر جیم کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا یہ جاننے کے لیے کہ جو حرف حذف ہوا ہے وہ یاء ہے تو جِئْتِ بن گیا۔ پس ادغام نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جِئْتِ میں تعلیل ہوئی ہے۔

(ط) هُوَ اٰلَ لُوْطٍ (الحجر دو جگہ۔ النمل۔ القمر) ان میں بطریق شاطبیہ ادغام اور بطریق طیبہ اظہار ہے۔ وَالّٰٓئِ يَئِسْنَ بطریق شاطبیہ والتیسیر اظہار اور بطریق طیبہ ادغام ہے۔

ان کے پڑھنے کے ترتیب اسی طرح ہوگی کہ اگر ادغام کبیر کے دوسرے مقامات میں ادغام کرتے ہوئے ان کلمات کو پڑھا تو ادغام و اظہار دونوں درست ہیں اور اگر دیگر مقامات میں اظہار کیا تو ان کلمات میں بھی صرف اظہار ہی ہوگا۔ ادغام نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷/۱۲۸	كَاللَّاءِ لَا يَحْزُنْكَ فَامْنَعْ وَكِلِمْ	(رُضْ سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بَذْلَ قُثَمْ)
۸/۱۲۹	تُدْغَمُ فِي جِنْسٍ وَّقُرْبٍ فُصِّلَا	فَالرَّاءُ فِي اللَّامِ وَهِيَ فِي الرَّاءِ لَا
۹/۱۳۰	إِنْ فُتِحَا عَنْ سَاكِنٍ لَّا قَالَ ثُمْ	لَا عَنْ سُكُوْنٍ فِيْهِمَا النُّوْنُ ادُّغِمْ

(ت) (كَاللَّاءِ کا ترجمہ ہو چکا) لَا يَحْزُنْكَ میں ادغام منع کردو اور "رُضْ سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بَذْلَ قُثَمْ" کے کلمات والے حروف متجانسین اور متقاربین میں ادغام کیے جاتے ہیں جو تفصیلاً آگے بیان کیے گئے ہیں پس راء لام میں اور لام راء میں مدغم ہوگا اگر یہ دونوں ساکن کے بعد فتح دیے گئے ہوں تو ماسوا قَالَ کے کہ اس کا راء میں ادغام ہے پھر نون لام وراء میں ہر جگہ ادغام کیا گیا ہے مگر سکون کے بعد مدغم نہیں ہوگا۔

(ل) فَامْنَعْ مَنَعَ باب فَتَحَ سے روکنا، منع کرنا۔ رُضْ تو ریاضت ومحنت کر۔ سَنَشُدُّ ہم عنقریب مضبوط بنائیں گے۔ حُجَّتَكَ تیری حجت کو۔ بَذْلَ باب نَصَرَ سے خرچ کرنا۔ قُثَمْ فیاض اور سخی۔ تُدْغَمُ اَدْغَمَ باب افعال سے مدغم کرنا، ادغام کرنا۔ جِنْسٍ وَّ قُرْبٍ متجانسین ومتقارب حروف۔ فُصِّلَا فَصَّلَ باب تفعیل سے تفصیل بیان کرنا۔ فُتِحَا فَتَحَ يَفْتَحُ کھولنا، فتح کرنا، فتحہ، زبر دینا۔ اُدُّغِمْ ادغام کیا گیا۔

(ف) فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ (لقمان) میں ادغام نہیں ہے کیونکہ نون ساکن میں اخفاء ہو رہا ہے اور اخفاء حقیقی ادغام وتشدید کے مرتبہ میں ہے۔

رُضْ سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بَذْلَ قُثَمٍ کے مجموعہ کے سولہ حروف میں ادغام ہوتا ہے ر۔ض۔س۔ن۔ش۔د۔ح۔ج۔ت۔ک۔ب۔ذ۔ل۔ق۔ث۔م۔ جبکہ اس مجموعہ کا ترجمہ ہے "تم ریاضت کرو عنقریب ہم تمہاری حجت کو فیاض شخص کی فیاضی کی مانند قوی کر دیں گے"۔

پس ان متجانسین اور متقاربین میں ان سولہ حروف کا ادغام ہوتا ہے اور اس کی تفصیل بیان فرماتے ہیں۔ راء کا لام میں جیسے بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اور لام کا راء میں جیسے يَقُوْلُ رَبَّنَا وغیرہ۔

لیکن اگر یہ ساکن کے بعد فتحہ سے ہوں تو پھر سوائے قَالَ کے کہیں ادغام نہیں بلکہ اظہار ہے اور قَالَ کا ادغام بھی کثیر الدور ہونے کی وجہ سے ہے جیسے قَالَ رَبِّ۔ قَالَ رَجُلٌ وغیرہ۔ اور نون کا راء اور لام میں ادغام کیا جائے گا جیسے زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ۔ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ وغیرہ اور اگر نون سے ماقبل ساکن حرف ہوگا تو ادغام نہیں ہوگا جیسے مُسْلِمَيْنِ لَكَ۔ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ایسے مواقع پر صرف اظہار ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰/۱۳۱	وَنَحْنُ اَدْغِمْ ضَادَ بَعْضِ شَانْ نُصْ	سِيْنُ النُّفُوْسِ الرَّاْسُ بِالْخُلْفِ يُخَصْ
۱۱/۱۳۲	مَعْ شِيْنِ عَرْشِ الدَّالُ فِيْ عَشْرٍ سَنَا (س)	ذَا ضِقْ تَرٰى شِدْ ثِقْ ظُبًا زِدْ صِفْ جَنَا (ذ ض ت ش ث ظ ز ص ج)
۱۲/۱۳۳	اِلَّا بِفَتْحٍ عَنْ سُكُوْنٍ غَيْرَ تَا	وَالتَّاءُ فِي الْعَشْرِ وَفِي الطَّا ثَبَتَا

ت اور نَحْنُ کا ادغام کر دو اور بَعْضِ کے ضاد کا شَاْنِهِمْ کے شین میں بالخلف ادغام ہے۔ اَلنُّفُوْسِ کے سین کا زُوِّجَتْ کی زاء میں ادغام واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اَلرَّاْسُ کی سین کا شَيْبًا کے شین میں ادغام بالخلف خصوصاً کیا جاتا ہے۔ اور عَرْشِ سَبِيْلًا کے بھی شین کا سین میں ادغام بالخلف ہے۔ دال مدغم ہوتا ہے دس حروف س۔ ذ۔ ض۔ ت۔ ش۔ ث۔ ظ۔ ز۔ ص۔ ج۔ میں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ دال کے بعد حرف ساکن مفتوح نہ ہو ماسوا تاء کے۔ اور تاء کا ادغام بھی انہی دس حروف میں جو بیان ہوئے اور طاء میں ثابت ہے۔

ل اَدْغِمْ ادغام کر دے۔ نُصْ نَصَّ باب نَصَرَ سے بلند کرنا، ظاہر کرنا، حرکت دینا، بیان کرنا۔ يُخَصْ خَصَّ باب نَصَرَ سے خاص ہونا، خاص کرنا۔ سَنَا سَنٰى باب ضَرَبَ سے گرہ کھولنا سَنّٰى سے آسان کرنا۔ ضِقْ ضَاقَ باب ضَرَبَ سے تنگ ہونا۔ تَرٰى رَاٰى باب فَتَحَ سے دیکھنا۔ سستی کرنا یعنی دیکھنے میں سستی کرنا۔ شِدْ بلند کرنا، بلند کر دے۔ ثِقْ اعتماد کرنا وَثَقَ سے۔ ظُبًا تیزی والا۔ زِدْ زیادہ کرنا زَادَ سے۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ جَنَا میوہ ہے۔ بِفَتْحٍ فتحہ کے ساتھ۔ غَيْرَ تَا تاء کے علاوہ۔ ثَبَتَا ثَبَتَ باب نَصَرَ سے ثابت ہونا۔

ف نَحْنُ کے نون کا لام میں شرط نہ پائے جانے کے باوجود ادغام کیا جائے گا یہ قرآن میں دس مقام پر آیا ہے۔ اور یہ جہاں بھی وارد ہوگا اپنے سے اگلے حرف لام میں مدغم ہوگا جیسے نَحْنُ لَهٗ۔ نَحْنُ لَكَ۔ نَحْنُ لَكُمَا وغیرہ۔

نَحْنُ میں نون ثانی کا ضمہ بنائی ہونے کی وجہ سے ثقالت کا باعث ہے اس کے علاوہ اس کلمہ میں نون دو مرتبہ آ رہا ہے لہٰذا یہ بھی باعث ثقالت ہے لہٰذا یہ وجوہ تقاضہ کرتی ہیں کہ اس میں ادغام کے ذریعے تخفیف حاصل کی جائے۔ یاد رہے کہ نَحْنُ کے بعد قرآن میں راء نہیں آئی ہے۔

لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (النور) میں ضاد کا شین میں ادغام بالخلف ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں ہیں۔ ادغام بطریق شاطبی اور اظہار بطریق طیبہ ہے۔

اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر) میں سین کا زای میں ادغام محض ہے۔

اَلرَّاْسُ شَيْبًا (مریم) میں سین کا شین میں ادغام بالخلف ہے یعنی ادغام اور اظہار ہے۔

نوٹ: شعر میں يُخَصْ کا کلمہ لا کر یہ اشارہ دینا مقصود ہے کہ سین کا شین میں ادغام صرف اسی کلمہ کے ساتھ خاص ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ کسی اور کلمہ میں نہیں ہوگا جیسے وَلَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا (یونس علیہ السلام) وغیرہ کہ ایسے مواقع میں صرف اظہار ہے۔

نوٹ: وَالْاَرْضِ شَیْئًا (النحل) میں اظہار ہوگا۔

ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا (الاسراء) میں بھی ادغام بالخلف ہے۔

نوٹ: بِالْخُلْفِ کا تعلق لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ۔ اَلرَّاْسُ شَیْبًا اور ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا تینوں سے ہے۔

دال کا ادغام ذ۔ ض۔ ت۔ ش۔ ث۔ ظ۔ ز۔ ص۔ ج کے نو حروف میں ہوتا ہے مگر وہ مفتوحہ دال جو حرف ساکن کے بعد ہو اس کا ادغام نہیں ہوگا۔ لِخِفَّةِ الْفَتْحِ بَعْدَ السُّکُوْنِ یعنی سکون کے بعد فتحہ کے خفیف تر ہونے کی بناء پر یہ اظہار ہوگا۔ اور دسواں حرف تاء کہ وہ ہم مخرج ہونے کی بناء پر مدغم ہوگا۔ واضح ہو کہ دال کی تین حالتیں قرآن میں وارد ہیں۔

۱ دال متحرک ماقبل متحرک۔ اس کا پانچ حروف میں جو اوپر بیان ہوئے سات جگہ ادغام ہے جیسے اَلْمَسْجِدُ تِّلْكَ۔ وَ الْقَلَآئِدُ ذّٰلِكَ۔ عَدَدُ سِّنِیْنَ۔ شَھِدُ شَّاھِدٌ (دو مقام)۔ نَفْقِدُ صُّوَاعَ۔ مَقْعَدُ صِّدْقٍ۔

۲ دال مکسورہ مضمومہ ماقبل ساکنہ: اس کا اوپر درج نو حروف میں چونتیس جگہ ادغام ہے جیسے الصَّیْدُ تَّنَالُہٗ۔ تَکَادُ تَّمَیَّزُ۔ یُرِیْدُ ثَّوَابَ۔ دَاوٗدُ جَّالُوْتَ۔ مِنْ بَعْدُ ذّٰلِكَ پندرہ جگہ۔ تُرِیْدُ زِّیْنَةَ۔ کَیْدُ سّٰحِرٍ۔ مَھْدُ صَّبِیًّا۔ مِنْ بَعْدُ ضُّعْفٍ۔ مِنْ بَعْدُ ظُّلْمِہٖ وغیرہ۔

۳ دال مفتوحہ ماقبل ساکنہ: اس کا صرف تاء میں دو مقام پر ادغام ہے کَادَ تَّزِیْغُ (التوبہ) بَعْدَ تَّوْکِیْدِھَا (النحل)

جبکہ تاء کا دال میں ادغام ان دس حروف میں (جو شعر نمبر ۱۳۲ میں بیان ہوئے) اور گیارواں طاء میں ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ تاء کا تاء میں ادغام، ادغام مثلین ہے اور ناظم کو اسے یہاں بیان نہیں کرنا چاہیے تھا مگر ایک ہی شعر میں مفہوم بیان کرنے کی بناء پر تاء کا استثناء بیان نہیں کر پائے۔ یعنی مقصود اختصار کے ساتھ ساتھ یہ بھی تھا کہ مخاطب عالم قراءت ہے۔

تاء کا ادغام دال والے دس حرفوں میں ستتر جگہ ہوتا ہے۔

۱۳ / ۱۳۴	وَالْخُلْفُ فِی الزَّکٰوةَ وَالتَّوْرٰةَ حَلْ	وَلْتَاْتِ اٰتِ وَلْتَا الْخَمْسُ الْاُوَلْ

ت اور اَلزَّکٰوةَ اور اَلتَّوْرٰةَ اور وَلْتَاْتِ اور اٰتِ میں خُلف حلال ہوا ہے اور ثاء کے ادغام کے واسطے پہلے پانچ حروف ہیں۔

ل حَلْ حَلَّ باب نَصَرَ اور باب ضَرَبَ سے کسی جگہ پر اترنا۔ اَلْخُلْفُ خلاف یا اختلاف۔ اَلْخَمْسُ الْاُوَلْ پہلے پانچ۔

ف تاء کے مدغم فیہ میں سے اَلزَّکٰوةَ ثُّمَّ (البقرة) اَلتَّوْرٰةَ ثُمَّ (الجمعہ) وَ لْتَاْتِ طَّآئِفَةٌ (النساء) وَاٰتِ ذَّا الْقُرْبٰی (الاسراء) فَاٰتِ ذَّا الْقُرْبٰی (الروم) میں ادغام بالخلف ہے۔ یاد رہے کہ اس میں شعر نمبر ۱۲۷ والا جِئْتِ شَّیْئًا بھی شامل ہے۔ گویا چھ مقام پر خُلف ہے۔ جبکہ ثاء کا ادغام اوپر بیان ہونے والے دس حروف میں سے پہلے پانچ حروف ت۔ ذ۔ س۔ ش اور ض میں ہوا ہے اور یہ تیرہ جگہیں ہیں مثلاً حَیْثُ تُّؤْمَرُوْنَ۔ (الحجر) وَ الْحَرْثُ ذّٰلِكَ (آل عمران) حَیْثُ سَّکَنْتُمْ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيْثُ شِئْتُمْ اور حَيْثُ ضَيْفِ وغیرہ۔

۱۴ / ۱۳۵	وَالْكَافُ فِي الْقَافِ وَهِيَ فِيهَا وَإِنْ	بِكِلْمَةٍ	فَمِيمُ	جَمْعٍ	وَاشْرُطَنْ

(ت) اور کاف کا قاف میں اور قاف کا کاف میں ادغام ہے اور اگر یہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں تو میم جمع کا اس کلمہ میں ہونا شرط ہے اور شرط عائد کرو کہ......

(ف) کاف کا قاف میں بتیس مقام پر اور قاف کا کاف میں گیارہ مقام پر ادغام ہے مثلاً خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔ لَكَ قَالَ وغیرہ۔ اور اگر یہ دونوں قاف اور کاف ایک ہی کلمہ میں آئیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ اس کلمہ میں میم جمع بھی ہو جیسے وَرَزَقَكُمْ۔ خَلَقَكُمْ وغیرہ۔ بصورت دیگر ادغام نہیں ہوگا جیسے خَلَقَكَ وغیرہ۔

۱۵ / ۱۳۶	فِيهِنَّ عَنْ مُحَرَّكٍ وَالْخُلْفُ فِي	طَلَّقَكُنَّ	وَلِحَا	زُحْزِحَ	فِي

(ت) ان میں یہ دونوں حرف متحرک کے بعد ہوں اور طَلَّقَكُنَّ میں خُلف ہے اور زُحْزِحَ کی حاء میں بھی خُلف کی جانب رجوع کرو۔

(ل) وَاشْرُطَنْ شَرَطَ يَشْرُطُ۔ شَرْطًا باب نَصَرَ اور باب ضَرَبَ سے شرط عائد کرنا، جلد میں نشتر لگانا۔ مُحَرَّكٍ حرکت دیا ہوا۔ اَلْخُلْفُ خلاف، اختلاف، خُلف ہے۔

(ف) اوپر والے شعر میں کاف اور قاف کے ادغام کی شرائط ایک کلمہ کی بیان فرمانی شروع کی تھیں اسی ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ بھی شرط ہے کہ یہ دونوں حرف متحرک حروف کے بعد ہوں ورنہ ادغام نہ ہوگا جیسے وَفَوْقَ كُلِّ مِيْثَاقَكُمْ کہ قاف سے قبل واؤ ساکن ہے۔

جبکہ طَلَّقَكُنَّ (التحریم) میں ادغام بالخلف ہے طَلَّقَكُنَّ میں خلف کی توجیہ یہ ہے کہ اس کلمہ میں میم جمع نہیں ہے۔ نیز دوسری وجہ یہ ہے کہ ادغام کرنے کی صورت میں ایک کلمہ میں تین حرف مشدد جمع ہو جائیں گے تو بوجہ کراہت مشدد حروف میں اظہار ہوگا۔ جبکہ ادغام کرنے والے حضرات نے یہ توجیہ بیان کی ہے کہ نون جمع کی وجہ سے کلمہ میں ثقل ہوگیا ہے اور اس ثقل کو دور کرنے کے لیے ادغام کیا جائے گا۔ علامہ شاطبیؒ ادغام کی توجیہ ایسے بیان فرماتے ہیں۔

وَادْغَامُ ذِي التَّحْرِيمِ طَلَّقَكُنَّ قُلْ اَحَقُّ وَبِالتَّانِيثِ وَالْجَمْعُ اُثْقِلَا

یعنی اور تم کہو کہ سورۃ التحریم میں کلمہ طَلَّقَكُنَّ کا ادغام ہی زیادہ بہتر ہے اور تانیث اور جمع کی وجہ سے یہ لفظ ثقیل سمجھا گیا تھا۔ جبکہ حاء کا ادغام عین میں ایک کلمہ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (آل عمران) میں بالخلف ہے۔

نوٹ: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وغیرہ میں بالاتفاق اظہار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ / ۱۳۷ وَالذَّالُ فِیْ سِیْنٍ وَّصَادِ الْجِیْمُ صَحْ		مِنْ ذِی الْمَعَارِجِ وَشَطْاَہٗ رَجَحْ

(ت) اور ذال کا سین میں اور صاد میں ادغام ہوا ہے اور ذِی الْمَعَارِجِ کے جیم کا تَعْرُجُ کی تاء میں ادغام صحیح ہوا ہے اور اَخْرَجَ کے جیم کا شَطْاَہٗ کے شین میں ادغام کو ترجیح حاصل ہوئی ہے۔

(ل) صَحْ صَحَّ یَصِحُّ باب ضَرَبَ سے صحیح ہونا۔ تندرست ہوا، درست ہونا۔ رَجَحْ رَجَحَ باب فَتَحَ باب نَصَرَ اور باب ضَرَبَ سے ترازو کا جھکنا یا رائے کا غالب آنا۔ راجح ہونا۔

(ف) ذال کا سین میں دو مقام پر ادغام ہے فَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ اور وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ (دونوں الکھف میں۔) جبکہ ذال کا صاد میں ایک مقام پر مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً (الجن) میں ادغام ہوتا ہے۔ ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ (المعارج) میں جیم کا تاء میں ادغام خالص ہے اور اَخْرَجَ شَطْاَہٗ (الفتح) میں جیم کا شین میں ادغام بالخلف ہے رَجَحْ سے مراد راجح یا ترجیح دینا ہے اس میں ادغام راجح ہے یعنی ادغام کی وجوہ کی ترجیح ہے۔ یہ ادغام بطریق شاطبی ہے اور بطریق طیبہ ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔

۱۷ / ۱۳۸ وَالْبَاءُ فِیْ مِیْمٍ یُعَذِّبُ مَنْ فَقَطْ		وَالْحَرْفُ بِالصِّفَۃِ اِنْ یُّدْغَمْ سَقَطْ

(ت) اور یُعَذِّبُ مَنْ میں باء صرف میم میں مدغم ہوتی ہے اور اگر کسی حرف کا کسی دوسرے حرف میں ادغام کیا جائے گا تو وہ اپنی صفات سمیت معدوم ہو جائے گا۔

(ل) فَقَطْ صرف۔ سَقَطْ سَقَطَ باب نَصَرَ سے گرنا۔ ساقط ہونا، معدوم ہونا۔ بِالصِّفَۃِ صفت کے ساتھ۔ یُدْغَمْ ادغام کیا جاتا ہے۔

(ف) یُعَذِّبُ کی باء کا صرف مَنْ کی میم میں ادغام ہے اور یہ پانچ جگہ ہے [۱] آل عمران [۲] العنکبوت [۳] الفتح [۴]-[۵] المائدہ دو جگہ۔

نوٹ: سورۃ البقرہ میں وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ آیا ہے مگر اس کو امام ابو عمرو بصریؒ باء کے سکون سے پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ادغام کبیر کے قاعدہ میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا پانچ کلمات کے علاوہ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور کہیں وارد نہیں ہے۔ اور نہ ہی باء کا میم میں ادغام ہے مثلاً اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلاً۔ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وغیرہ کہ ان میں صرف اظہار ہے۔

بعد ازاں ایک نہایت اہم اصول ادغام کا بتلا رہے ہیں کہ جہاں بھی ادغام کبیر ہو گا تو مدغم ہونے والا حرف مکمل طور پر اپنی تمام صفات سمیت ختم ہو جائے گا اور ادغام تام ہو گا۔ ادغام صغیر کی مانند ادغام کبیر میں ادغام ناقص نہیں ہے۔ جیسے وَخَلَقَ کُلَّ۔ یَخْلُقُکُّمْ یا وَلَنْ نُّؤْمِنَ وغیرہ۔

۱۸ / ۱۳۹ وَالْمِیْمُ عِنْدَ الْبَاءِ عَنْ مُّحَرَّکٍ		تُخْفٰی وَاَشْمِمَنْ وَّرُمْ اَوِ اتْرُکٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور میم متحرکہ کے بعد باء ہوتو میم ساکن کر کے اخفاء سے ادا ہوتی ہے اور مدغم حرف کی حرکت میں چاہے اشمام کرو یا روم کرو یا دونوں ترک کر دو۔

(ل) مُحَرَّكٌ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ تَخْفِي اخفاء سے، پوشیدہ ہونا، اخفاء والا ہونا۔ اُتْرُكْ تَرَكَ سے باب نَصَرَ چھوڑنا، ترک کرنا۔

(ف) یہاں پھر ایک اصول بیان فرما رہے ہیں کہ میم متحرکہ کے بعد اگر باء آ جائے تو اس میں اخفاء ہوگا جیسے يَحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ۔ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ وغیرہ اور میم کو ساکن کر دیا جائے گا۔

جبکہ اگر میم سے پہلے حرف ساکن ہوگا تو اخفاء نہیں اظہار ہوگا جیسے اَلْعِلْمُ بَغْيًا۔ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ۔ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ وغیرہ۔ نیز حالت وقف میں ادغام کبیر کے مدغمات میں روم و اشمام بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی مناسب ہے کہ روم و اشمام کی بجائے بالسکون ادغام کامل کرو۔ روم کی حالت میں صرف اظہار ہوگا کیونکہ حرکت کا تہائی حصہ ادا ہو رہا ہوتا ہے اور حرف ساکن نہیں ہوتا۔ لہٰذا روم ادغام کو مانع ہے جبکہ اشمام حالت ادغام میں ہوتا ہے اور ادغام کی حالت میں حرف مضمومہ کا ساکن ہونا اور مدغم ہونا عارضی حالت ہے جو کہ موانع ادغام نہیں۔

١٩/١٤٠	فِيْ غَيْرِ بَا وَالْمِيْمِ مَعْهُمَا وَعَنْ	بَعْضٍ بِغَيْرِ الْفَا وَمُعْتَلٌّ سَكَنْ

(ت) روم اور اشمام باء اور میم کے علاوہ دیگر حروف میں ہوگا ایسی حالت میں کہ وہ ان دونوں حروف سے ملے ہوئے ہوں اور بعض علماء نے فاء کا فاء میں ادغام کرتے وقت روم و اشمام سے منع کیا ہے اور وہ حروف مدہ یا لین جو ساکن ہو......

(ف) روم و اشمام سے ممانعت کا کلیہ بیان فرما رہے ہیں کہ اگر میم کے بعد میم یا باء کے بعد باء یا میم کے بعد باء یا باء کے بعد میم ہو تو ایسی صورت میں روم و اشمام نہ کرو جیسے نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا۔ يُعَذِّبُ مَنْ۔ يَعْلَمُ مَا۔ اَعْلَمُ بِمَا وغیرہ۔

روم اور اشمام نہ کرنے کی توجیہ: باء اور میم کی ادائیگی میں اطباق شفتین ہوتا ہے جبکہ اشمام میں انضمام شفتین ہوتا ہے مگر روم کی ممانعت نہیں کہی جا سکتی کہ جب پوری حرکت ادا ہو سکتی ہے تو تہائی کی ادائیگی میں بھی دقت نہ ہوگی۔

بعض علماء جیسے علامہ قلانسیؒ اور ابن فحامؒ وغیرہ نے میم اور باء کے علاوہ فاء میں بھی اس حکم کو لاگو کیا ہے جو ہم ابھی اوپر بتلا کر آئے ہیں لیکن جمہور کی رائے میں فاء اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

حرف معتل (حرف مدہ یا حرف لین) کا حکم اگر وہ ساکن ہو تو اگلے شعر میں بتلا رہے ہیں۔

٢٠/١٤١	قَبْلُ امْدُدَنْ وَ اقْصُرُهُ وَ الصَّحِيْحُ قَلّ	اِدْغَامُهٗ لِلْعُسْرِ وَالْاِخْفَا اَجَلّ

(ت) اس میں لازماً مد کرو یا اس میں قصر کرو اور حرف صحیح ساکن مدغم سے قبل ہو تو اس کے بعد والے حرف کا ادغام دشوار ہونے کی وجہ سے قلیل ہے اور اختلاس نہایت شان والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اُمْدُدَنْ مد کرو، مَدَّ سے کھینچنا، لمبا کرنا باب نَصَرَ سے۔ اُقْصُرَنْ قصر کرو، قصر سے پڑھ، کمی کرنا، قصر سے مراد ایک الف سے زیادہ دراز نہ کرنا۔ قَلْ قَلَّ باب ضَرَبَ سے کم ہونا۔ لِلْعُسْرِ تنگی، دشواری۔ اَجَلْ جَلَّ باب ضَرَبَ سے بڑی شان والا ہونا، عمر میں بڑا ہونا۔

(ف) حرف معتل یعنی حرف مدہ ولین کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ مدغم سے قبل آ جائیں تو ان پر (مد) طول یا توسط کرو یا پھر قصر کرو۔ جیسے یَقُوْلْ رَّبَّنَا اور اَلْقَوْلْ لَعَلَّهُمْ وغیرہ پس اس قسم کی امثلہ میں ادغام مع الاسکان اور ادغام مع الاشمام کے وقت طول توسط اور قصر تینوں درست ہیں۔

اگر حرف صحیح ساکن مدغم سے پہلے ہو جیسے مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وغیرہ تو ایسی حالت میں ادغام کرنا بعض ائمہ متقدمین سے وارد ہے مگر یہ نہایت قلیل ہے کیونکہ اس موقع پر ادغام دشوار ہے لہٰذا ایسی صورت میں اخفاء کرنا زیادہ مناسب ہے یہاں اخفاء سے مراد اختلاس ہے۔ اختلاس کہتے ہیں حرکت کا دو تہائی حصہ پڑھا جائے یعنی حرکت کا محذوف حصہ کم اور ادا ہونے والا حصہ زیادہ ہو۔

٢١ / ١٤٢	وَافَقَ فِیْ اِدْغَامَ صَفًّا زَجْرًا	ذِکْرًا وَّ ذَرْوًا فِدْ وَذِکْرًا الْاُخْرٰی (ف)

(ت) امام حمزہؒ نے صَفًّا۔ زَجْرًا۔ ذِکْرًا اور ذَرْوًا کے ادغام میں امام ابوعمرو بصریؒ کی موافقت کی ہے اور آخری ذِکْرًا......

(ل) وَافَقَ باب مفاعلہ سے موافقت کرنا۔ فِدْ اَفَادَ باب افعال سے مال جمع کرنا، کمائی کرنا، فائدہ پہنچانا۔

(ف) اب یہاں سے ان حضرات کا بیان شروع کر رہے ھیں جنہوں نے ادغام کبیر میں امام ابوعمرو بصریؒ کی موافقت کی ہے۔ امام حمزہؒ نے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا (الصافات) وَ الذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا (الزاریات) کو بالا دغام پڑھا ہے یعنی ان کلمات میں امام حمزہؒ بھی امام ابوعمرو بصری کی طرح ہیں۔

یاد رہے کہ امام ابوعمرو بصریؒ کے لیے ان چاروں کلمات میں تین وجوہ ہیں ❶ اظہار خالص ❷ ادغام مع الاسکان ❸ اظہار مع الروم۔ جبکہ امام حمزہؒ کی موافقت صرف ادغام میں ہے جیسا کہ وَافَقَ فِیْ اِدْغَامَ سے اشارہ بھی کر دیا اور ادغام میں مد طول کے ساتھ کریں گے۔ جبکہ ابوعمرو کے لیے قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان اور قصر مع الروم ہے۔

باقین کے لیے ان چاروں کلمات میں اظہار ہے۔ ذِکْرًا کا بیان آگے آئے گا۔

٢٢ / ١٤٣	صُبْحًا قَرَا خُلْفٍ وَّبَا وَالصَّاحِبِ (ق) (ا)	بِكَ تَمَارٰی ظَنَّ اَنْسَابَ غَبِیْ (ظ) (غ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) صُبْحًا میں خلاد خلف کے متلاشی ہیں اور وَالصَّاحِبْ بِّالْجَنْبِ میں یعقوب نے ابوعمرو کی موافقت کی ہے جبکہ رَبِّكَ تَّتَمَارٰی میں یعقوب کے لیے ادغام یقین والا ہے اور فَلَآ اَنْسَابْ بَّيْنَهُمْ میں رویس نے بصری کی موافقت کی ہے۔ پس ان کلمات کی تخصیص ہم سے مخفی ہے۔

(ل) قَرَا قَرٰی یَقْرِی باب ضَرَبَ سے جمع کرنا۔ ظَنَّ باب نَصَرَ سے جاننا۔ یقین کرنا۔ الظَّنّ گمان یا شک۔ غَبِيْ غَبِیَ باب سَمِعَ سے ناواقف رہنا، کسی کام کا مخفی رہنا، خبر نہ ہونا۔

(ف) وَ ذِكْرًا الْاُخْرٰی سے مراد سورۃ المرسلات والا فَالْمُلْقِيٰتْ ذِّكْرًا ہے پس اس میں اور وَالْمُغِيْرٰتْ صُّبْحًا (العادیات) میں اول میں تاء کا ذال میں اور ثانی میں تاء کا صاد میں خلاد بھی بالخلف بصری کی طرح ادغام کرتے ہیں یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔

پس ان دونوں کلمات میں خلاد کے لیے (۱) ادغام بلاروم مع الطول اور (۲) اظہار دو وجوہ ہیں اور بصری کے لیے [1] ادغام مع الاسکان [2] ادغام مع الروم اور [3] اظہار تین وجوہ ہیں۔ جبکہ امام حمزہ کے راوی خلف اور باقین کے لیے ان دونوں کلمات میں اظہار ہے۔

ان دونوں کلمات میں ادغام بطریق شاطبی اور ادغام و اظہار بطریق طیبہ ہے۔

وَالصَّاحِبْ بِّالْجَنْبِ (النساء) میں باء کا باء میں ادغام کرنے میں بصری کے ساتھ یعقوب نے موافقت کی ہے پس یہاں ادغام مع الاسکان دونوں کے لیے ہے۔ یعقوب نے اس کلمہ میں صرف ادغام کیا ہے اور ابوعمرو کے لیے اظہار و ادغام دونوں وجوہ ہیں۔

جبکہ رَبِّكَ تَّتَمَارٰی (النجم) میں تاء کا ادغام تاء میں ہوا ہے جو صرف یعقوب کے لیے ہے۔ ابوعمرو ایک کلمہ والے مثلین میں صرف مَنَاسِكَّكُمْ اور مَا سَلَكَّكُمْ میں ادغام کرتے ہیں اور یعقوب بھی یہ ادغام وصلاً کریں گے۔ اور وقف میں نہ ہوگا اور ابتداء میں اظہار سے تَتَمَارٰی پڑھیں گے۔ فَلَآ اَنْسَابْ بَّيْنَهُمْ (المومنون) باء کا باء میں ادغام کرنے میں رویس بصری کی موافقت کر رہے ہیں مگر بصری کے لیے تو اپنے اصول کے مطابق ادغام و اظہار دونوں ہیں اور رویس صرف ادغام کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ یعقوب نے وَالصَّاحِبْ بِّالْجَنْبِ اور رَبِّكَ تَّتَمَارٰی دو کلموں میں ادغام کیا ہے جبکہ رویس راوی یعقوب کے لیے پانچ کلمات میں ادغام ہے ایک تو فَلَآ اَنْسَابْ بَّيْنَهُمْ بیان ہوگیا جبکہ چار کلمات آگے بیان ہو رہے ہیں۔

۴۳/۱۴۴	ثُمَّ	تَّفَكَّرُوْا	نُسَبِّحَكَ	كَّلَا	بَعْدُ	وَرَجِّحْ	لَذَهَبَ	وَقِبَلًا

(ت) ثُمَّ تَّتَفَكَّرُوْا۔ نُسَبِّحَكَ كَّثِيْرًا اور اس کے بعد کے دو کلمات اور لَذَهَبَ بِّسَمْعِهِمْ اور لَاقِبَلَ لَّهُمْ ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) كِلَا بَعْدُ بعد والے دو۔ رَجِّحْ رَجِّحْ باب فَتَحَ باب نَصَرَ اور باب ضَرَبَ سے ترجیح دینا۔

(ف) ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا (السباء)۔ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا (طٰہٰ) اور اس کے بعد آنے والے سورہ طٰہٰ ہی کے دو مزید کلمات یعنی وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اور اِنَّكَ كُنْتَ ان چاروں کلمات میں روؔیس ادغام کر رہے ہیں پہلے کلمہ میں تو ادغام مثلین ہے کہ تاء کا تاء میں ادغام ہے اور بقایا تینوں آخر الذکر میں کاف کا کاف میں ادغام ہے پس ان کلمات مذکورہ میں رُوَیس کے لیے چاروں کلمات میں صرف ادغام ہے اور بصری کے لیے آخر کے تین کلمات میں ادغام اور اظہار دونوں وجوہ ہیں یاد رہے کہ روؔیس کے لیے بطریق درہ بھی ان کلمات میں ادغام ہے۔

نوٹ: رَبِّكَ تَتَمَارٰی اور ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا میں وصلاً ادغام ہوگا مگر ابتداء میں دونوں کلمات میں تاء اول بھی اتباع للرسم پڑھی جائے گی۔ حضرت ناظمؒ نے بلك تتمارٰی میں بِلَكَ سے اور تَتَفَكَّرُوْا میں ثُمَّ سے یہ اشارہ دیا ہے کہ یہ ادغام وصلاً ہے۔ جبکہ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ اور لَاقِبَلَ لَهُمْ کا بیان آگے آ رہا ہے۔

۲۴/۱۴۵	جَعَلَ	نَحْلِ	اَنَّهٗ	النَّجْمِ	مَعًا		وَخُلْفُ	الْاَوَّلِيْنِ	مَعْ	لِتُصْنَعَا

(ت) جَعَلَ لَكُمْ النحل والا اور اَنَّهٗ هُوَ النجم کے آخری دونوں میں ادغام ہے اور پہلے دونوں اَنَّهٗ ہمراہ وَلِتُصْنَعَ میں خُلف ہے۔

(ل) خُلْفُ الْاَوَّلِيْنِ پہلے دو کا خلف

(ف) لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (البقرہ) میں باء کا ادغام باء میں ہے لَاقِبَلَ لَهُمْ (النمل) اور سورۃ النحل کے آٹھوں جَعَلَ لَكُمْ ان نو کلمات میں لام کا لام میں ادغام ہوا ہے سورۃ النحل کے وہ آٹھ مقام یہ ہیں۔

[۱] وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ [۲] وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ [۳] وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ [۴] وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ [۴] وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ [۵] وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ [۶] وَجَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا [۷] وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ [۸] وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ۔

اور سورۃ النجم کے آخری دو وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰی اور وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ میں ھاء کا ادغام ھاء میں، ان بارہ کلمات میں رُوَیس کے لیے ادغام قوی ہے اور اظہار بھی ہے گویا ان بارہ کلمات میں بالخلف ادغام ہے۔

جبکہ سورۃ النجم کے پہلے دو اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ اور وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ میں ہاء کا ھاء میں ادغام اور وَلِتُصْنَعَ عَلٰی (طٰہٰ) میں عین کا عین میں ادغام ہے اور ان تینوں کلمات میں روؔیس کے لیے ادغام واظہار دونوں وجوہ ہیں۔

۲۵/۱۴۶	مُبَدِّلَ	الْكَهْفِ	وَبَا	الْكِتَابَا		بِاَيْدِ	بِالْحَقِّ	وَاِنْ	عَذَابَا

(ت) لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ الكھف میں لام کا لام میں اور الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ اور اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَاِنْ اور وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ان میں باء کا باء میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ / ۱۴۷	وَالْكَافُ فِيْ كَانُوْا وَكَلَّا اَنْزَلَا	لَكُمْ تَمَثَّلْ مِنْ جَهَنَّمْ جَعَلَا

(ت) اور کَذٰلِكَ کَّانُوْا اور رَكَّبَكَ كَّلَا میں کاف کا کاف میں اور وَاَنْزَلَ لَّكُمْ اور فَتَمَثَّلَ لَّهَا اور جَهَنَّمَ مِّهَادٌ اور جَعَلَ لَّكُمْ ....

۲۷ / ۱۴۸	شُوْرٰى وَعَنْهُ الْبَعْضُ فِيْهَا اَسْجَلَا	وَقِيْلَ عَنْ يَعْقُوْبَ مَالِابْنِ الْعَلَا

(ت) الشوری والا، رویس کے لیے ان گیارہ کلمات میں بالخلف ادغام ہے اور بعض حضرات نے وَجَعَلَ لَّكُمْ جہاں بھی آیا ہے اس میں رویس کے لیے ادغام بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یعقوب کے لیے اس باب کے تمام کلمات میں ابوعمرو بصری کی طرح ادغام منقول ہے۔

(ل) اَسْجَلَا سَجَلَ باب نَصَرَ سے کسی چیز کو اوپر سے پھینکنا، گرانا، کتاب لگاتار پڑھنا، اَسْجَلَ باب افعال سے بڑا صاحب خیر ہونا، آزادانہ بولنا، بلا قید کر دینا۔ قِيْلَ قَالَ سے باب نَصَرَ سے کہنا بولنا، بات کرنا۔

(ف) مذکورہ بالا تین اشعار میں بہت سے مسائل بیان فرمائے ہیں۔

❶ لَا مُبَدِّلَ لِّكَلِمٰتِ (الکھف) لام کا لام میں ❷ وَالْكِتٰبَ بِّاَيْدِيْهِمْ (البقرہ) ❸ اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ وَاِنَّ (البقرہ) ❹ وَالْعَذَابَ بِّالْمَغْفِرَةِ (البقرہ) ان تینوں کلمات میں باء کا باء میں ❺ كَذٰلِكَ كَّانُوْا (الروم) ❻ رَكَّبَكَ كَّلَّا (الانفطار) ان دو کلمات میں کاف کا کاف میں ❼ اَنْزَلَ لَّكُمْ (النمل۔ الزمر) ❽ فَتَمَثَّلَ لَّهَا (مریم) میں لام کا لام میں ❾ جَهَنَّمَ مِّهَادٌ (الاعراف) میم کا میم میں ❿ جَعَلَ لَّكُمْ (الشوریٰ) لام کا لام میں، ان دس کلمات کو جو گیارہ جگہ آ رہے ہیں رویس نے بالخلف یعنی ادغام و اظہار دونوں طرح پڑھا ہے۔

اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ جَعَلَ لَّكُمْ کا کلمہ قرآن میں جہاں بھی آیا ہے رویس کے لیے ادغام بالخلف ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ یاد رہے کہ جَعَلَ لَّكُمْ پورے قرآن میں چھبیس مقام پر وارد ہے۔

[۱] البقرہ ع ۳ [۲] الانعام ع ۱۲ [۳] یونس ع ۷ [۴] تا [۱۱] النحل ع ۱۰۔ ۱۱ [۱۲] طٰهٰ ع ۲ [۱۳] الفرقان ع ۵ [۱۴] القصص ع ۷ [۱۵] الٓمّٓ السجدہ ع ۱ [۱۶] یٰسٓ ع ۵ [۱۷] تا [۱۹] المومن ع ۷۔ ۹ [۲۰] الشوریٰ ع ۲ [۲۱] تا [۲۳] الزخرف ع ۱، [۲۴]، [۲۵] الملک ع ۲ [۲۶] نوحؑ ع ۱

جبکہ وَجَعَلَ لَهُمْ (الاسراء) اس میں شامل نہیں ہے۔

اور بعض علماء فن نے فرمایا ہے کہ باب ادغام کبیر میں مثلین و متقاربین کے ان تمام کلمات میں امام یعقوب کے لیے بھی ادغام روایت کیا گیا ہے جن میں امام ابوعمرو بن العلاء ادغام کرتے ہیں۔

امام یعقوب کے لیے تحقیق ہمزہ پر بھی ادغام ہے جبکہ مد منفصل میں مد بھی کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام:...... مذکورہ بالا سولہ کلمات میں رویس کے لیے بطریق الدرہ اور بطریق طیبہ دونوں سے ادغام واظہار وارد ہے ان میں سے سورۃ النجم کے پہلے دو یعنی وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ اور جَهَنَّمَ مِهَادٌ (الاعراف) لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (الکہف) ان میں اظہار راجح ہے اور باقی بارہ میں ادغام راجح ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا بارہ کلمات جن میں ادغام راجح بتایا گیا ہے ان کے علاوہ تمام کلمات میں بعض سے ادغام اور بعض علماء سے اظہار ہے۔

اس هُوَ کا واؤ مضمومہ جس کی ہاء پر واؤ اور فاء داخل نہ ہوں جیسے اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ۔ هُوَ وَالَّذِيْنَ۔ نیز آلَ لُوْطٍ (چاروں جگہ) اَلْعَرْشِ سَبِيْلًا (الاسراء) اَخْرَجَ شَطْئَهٗ (الفتح) زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (آل عمران) لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (النور) اور وَالِّٓـىْ يَئِسْنَ (الطلاق)

مذکورہ بالا کلمات میں اظہار وادغام دونوں وجوہ ہیں لیکن اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اگر پہلے ادغام کبیر کے مواقع میں ادغام کیا ہے تو ان مذکورہ بالا مواقع میں ادغام واظہار دونوں صحیح ہیں اور اگر دیگر مقامات پر اظہار کیا ہے تو پھر مذکورہ بالا مواقع پر صرف اظہار ہوگا۔

يَبْتَغِ غَيْرَ۔ يَخْلُ لَكُمْ۔ يَكُ كَاذِبًا۔ الرَّاْسُ شَيْبًا۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ۔ فَاٰتِ ذَا۔ وَاٰتِ ذَا۔ الزَّكٰوةَ ثُمَّ۔ التَّوْرٰةَ ثُمَّ۔ طَلَّقَكُنَّ۔ جِئْتِ شَيْئًا

مذکورہ بالا گیارہ کلمات میں بطریق شاطبیہ وبطریق طیبہ دونوں وجوہ ادغام واظہار ہیں اور ترتیب اس طرح ہوگی کہ اگر ادغام کبیر کے باب میں دوسرے مواقع میں ادغام کیا ہے تو ان مواقع پر ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں اور اگر دیگر مواقع پر اظہار کیا ہے تو پھر ان مواقع میں بھی صرف اظہار ہوگا۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ ادغام کبیر کے مقامات میں ادغام کیا گیا ہے تو مد منفصل میں صرف قصر اور ہمزہ ساکنہ میں صرف ابدال ہوگا۔

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ (البقرہ) جَهَنَّمَ مِهَادٌ (الاعراف) لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (الکہف) فَتَمَثَّلَ لَهَا (مریم) وَلِتُصْنَعَ عَلٰى (طٰہٰ) وَاَنْزَلَ لَكُمْ (النمل۔ الزمر) كَذٰلِكَ كَانُوْا (روم) جَعَلَ لَكُمْ (الشوریٰ) رَكَّبَكَ كَلَّا (الانفطار)

مذکورہ بالا دس کلمات میں رویس کے لیے اظہار بطریق الدرہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (البقرہ) الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ (البقرہ) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (البقرہ) جَعَلَ لَكُمْ (سات) لَا قِبَلَ لَهُمْ (النمل) وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى۔ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى (چاروں النجم)

مذکورہ بالا سولہ کلمات میں رویس کے لیے جبکہ بعض علماء فن کے قول پر رویس کے لیے پورے قرآن کریم میں چھبیس مقام پر جَعَلَ لَكُمْ میں ادغام واظہار دونوں وجوہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸ / ۱۴۹ بَیَّتَ حُزْ فُزْ تَعِدْنِنِی لَطُفْ | وَفِی تُمِدُّونَنِ فَضْلُهٗ ظَرُفْ

ح ف ل ف ظ

(ت) بَیَّتَ طَآئِفَةٌ میں ابوعمرو اور حمزہ نے ادغام کیا تم اسے کامیابی سے جمع کرلو اور اَتَعِدٰنِنِیْ ہشام کے لیے بہتر ہوگیا ہے اور اَتُمِدُّوْنَنِ میں حمزہ اور یعقوب کے لیے ادغام کی فضیلت خوبصورت ہوگئی ہے۔

(ل) حُزْ حَزًا باب فَتَحَ سے جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ فُزْ فَازَ باب نَصَرَ سے کامیاب ہونا۔ لَطُفَ لَطُفَ باب کَرُمَ سے چھوٹا ہونا، باریک ہونا، کلام کا نرم ہونا، عمدہ ہونا۔ فَضْلُهٗ اس کی فضیلت۔ ظَرُفَ ظَرُفَ باب کَرُمَ سے حسین اور خوش شکل ہونا، ماہر ہونا، ذہین ہونا۔

(ف) بَیَّتَ طَآئِفَةٌ (النساء) میں تاء کا طاء میں ادغام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ کے لیے ہے۔ اور اس میں صرف ان دونوں کے لیے ادغام ہی ہے اظہار نہیں ہے۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔

اَتَعِدٰنِنِیْ (الاحقاف) نون کا نون میں ادغام ہشام کے لیے ہے باقین کے لیے اظہار ہے۔

اَتُمِدُّوْنَنِ (النمل) نون کا نون میں ادغام حمزہ اور یعقوب کے لیے ہے باقین کے لیے اظہار ہے۔

۲۹ / ۱۵۰ مَکَّنِّیْ غَیْرُ الْمَکِّ تَامَنَّا اَشِمْ | وَرُمْ لِکُلِّهِمْ وَبِالْمَحْضِ ثَرِمْ

ث

(ت) مَکَّنِّیْ مکی کے علاوہ نو قراء کے لیے ہے۔ لَا تَاْمَنَّا میں سب کے لیے اشمام یا روم ہے اور ابوجعفر کے لیے اس میں صرف ادغام خالص کے ساتھ ہے۔

(ل) بِالْمَحْضِ خالص، صرف۔ ثَرِمْ ثَرِمَ باب سَمِعَ سے گرنا، حذف کرنا، ثَرِمَ اصل میں دانت کا جڑ سے گرنے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

(ف) مَکَّنِّیْ (الکھف) مکی کے علاوہ بقایا نو قراء کی قراءت ہے اور مکی اسے مَکَّنَنِیْ دونونوں سے پڑھتے ہیں۔ یعنی نو قراء نون کا نون میں ادغام کرتے ہیں۔

لَا تَاْمَنَّا (یوسف علیہ السلام) میں ابوجعفر کے لیے صرف خالص ادغام ہے باقی نو قراء ادغام مع الاشمام یا اظہار مع الروم کرتے ہیں۔

جن حروف کا ادغام ہوتا ہے اگر ان پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام اور روم بھی جائز ہے۔

چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لیے اس میں بھی وقف کے احکام جاری ہوں گے اور روم اشارہ کامل ہوتا ہے اور اشمام میں ناقص ہوتا ہے۔ لیکن اشمام میں ادغام کامل باقی رہے گا کیونکہ اشمام ہونٹوں کے ملانے سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تشدید کا باقی رہنا ظاہر ہے اور روم میں چونکہ کسرہ یا ضمہ کا تہائی حصہ ادا ہوتا ہے اس لیے ادغام باقی نہیں رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) ضمہ میں تو اشمام و روم دونوں ہوتے ہیں لہٰذا اس میں تین وجوہ ہو گئیں۔

❶ اشارہ کے بغیر کامل ادغام ❷ اشمام کے ساتھ ادغام ❸ روم جیسے سَيُغْفَرُ لَنَا وغیرہ۔

اور کسرہ میں صرف روم ہوتا ہے لہٰذا اس میں دو وجوہ ہو گئیں۔

❶ کامل ادغام ❷ روم جیسے مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وغیرہ اور فتحہ میں روم و اشمام دونوں نہیں ہوں گے صرف ادغام کامل ہوگا اشارہ کے بغیر جیسے وَشَاهِدٍ شَاهِدٌ وغیرہ۔

اور اشمام تمام حروف میں ہوتا ہے لیکن باء اور میم میں اس وقت نہیں ہوتا جب ان کے بعد ان کے ہم مثل باء اور میم ہی آ رہے ہوں۔ گو علامہ شاطبیؒ نے روم کو بھی ان صورتوں میں منع فرمایا ہے لیکن محققین اس کے قائل نہیں۔

(ب) علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبی نے ادغام کبیر پورے امام ابوعمرو بصریؒ کے لیے بیان کیا ہے مگر امام شاطبیؒ کا عمل یہ تھا کہ وہ صرف سوسی کے لیے ادغام کبیر پڑھتے پڑھاتے تھے اور بعد کے لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا اور اب بھی شاطبیہ پڑھاتے ہوئے اس پر عمل ہے۔

جبکہ طیبۃ النشر سے سوسی اور دوری بصری دونوں کے لیے ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ اور ایک قول کی رو سے امام یعقوب کے لیے بھی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ (۱۱)

اس باب کو ادغام کبیر کے بعد اس لیے لایا گیا ہے کہ سورۃ البقرہ کا پہلا اختلاف فِيْهُ هُدًى ہے اس میں ادغام کبیر کے علاوہ ہائے ضمیر کے صلہ اور عدم صلہ کا اختلاف ہے اس لیے ادغام کبیر کے بعد ہاء ضمیر کو لایا گیا ہے۔ کلمہ کے آخر میں جو ہاء مثل کاف لاحق ہوتی ہے اسے ہائے ضمیر کہتے ہیں عربی کی ستر ضمائر میں سے یہ ہائے ضمیر واحد نہ کہ غائب منصوب متصل اور مجرور متصل مراد ہے۔ اس کو ہائے کنایہ بھی کہتے ہیں۔ یہ اختصار فی الکلام کی غرض سے لائی جاتی ہے جب کسی کلام میں اسم ظاہر ہو اور اسم ظاہر کا دوبارہ ذکر کرنا ہو تو اسم ظاہر کی بجائے ہائے ضمیر کو لایا جاتا ہے جیسے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس میں اسم ظاہر الْكِتَابُ موجود ہے اس کی طرف اشارہ کرنے کے لیے فِيْهِ کی ضمیر لائی گئی ہے اس کا قرآن میں چار طرح سے استعمال ہوا ہے۔

① ہائے ضمیر سے ماقبل و مابعد متحرک ہو تو تمام قراء اس میں صلہ کرتے ہیں جیسے اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ ② ہائے ضمیر سے ماقبل و مابعد ساکن ہو جیسے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔ عَلَيْهِ الْحَقُّ اس میں کسی کے نزدیک صلہ نہیں ہے۔

③ ہائے ضمیر کے ماقبل متحرک اور مابعد ساکن ہو جیسے وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ۔ وَلَهُ الْمُلْكُ اس میں بھی کسی کے نزدیک صلہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ ہائے ضمیر کے ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو جیسے فِیْهِ هُدًی۔ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا اس میں صرف ابن کثیر مکی صلہ کرتے ہیں بعض کلمات میں دوسرے قراء بھی شامل ہیں تفصیل آگے آئے گی۔

ہائے ضمیر میں ضمہ اصل ہے۔ اور کسرہ ماقبل یاء یا کسرہ کی مناسبت سے دیا جاتا ہے۔ ہائے ضمیر میں اختلاف سکون۔ صلہ اور عدم صلہ میں ہوتا ہے۔ صلہ کی تعریف یہ ہے کہ اگر ہائے ضمیر قاعدہ کے مطابق مضموم ہے تو اس میں یاء یا واؤ بڑھا کر پڑھنا جیسے مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ یہ صلہ کو قوی کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اگر ہائے ضمیر سے ماقبل ساکن و مابعد ساکن ہو تو اس ہاء کو عدم صلہ سے پڑھا جائے گا۔ لَهُ الرَّسُوْلُ۔ مُوْسٰی لِفَتٰهُ وغیرہ۔

١/١٥١	صِلْ هَا الضَّمِيْرِ عَنْ سُكُوْنٍ قَبْلَ مَا	حُرِّكَ دِنْ فِيْهِ مُهَانًا عَنْ دُمَا
		د ع د

ت: مکی کے واسطے ہائے ضمیر میں ہر جگہ سکون کے بعد اور متحرک سے قبل صلہ کو اپنا طریقہ بنالو فِیْهٖ مُهَانًا کا صلہ حفص اور مکی کے لیے محبوب کی منقش تصویر کی مانند ہے۔

ل: صِلْ وَصَلَ باب ضَرَبَ سے ملانا، جوڑنا، صلہ رحمی کرنا۔ حُرِّكَ حَرَّكَ باب تفعیل سے حرکت دینا۔ دِنْ دَانَ باب ضَرَبَ سے دین اسلام اختیار کرنا، طریقہ اختیار کرنا۔ دُمًا حسن والا، خوبصورت دُمًی دُمْيَةٌ کی جمع ہے جو ہاتھی دانت اور سنگ مرمر کی اس منقش تصویر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو محبوبہ کے مشابہ ہو اور یہاں اس کے معنی لازمی حسن ہے۔

ف: امام ابن کثیر مکی ھاء ضمیر میں واؤ اور یاء کے ہمراہ صلہ کرتے ہیں جو حرف ساکن کے بعد آئے نیز متحرک حرف سے قبل آنے والی ہو جیسے فِیْهِ هُدًی۔ عَقَلُوْهُ وَهُمْ وغیرہ۔ اس کی مثال بیان فرماتے ہوئے ناظم کہتے ہیں کہ فِیْهٖ مُهَانًا (الفرقان) میں حفص اور مکی کے لیے صلہ ہے۔ جبکہ باقین عدم صلہ سے فِیْهِ مُهَانًا پڑھتے ہیں۔

٢/١٥٢	سَكِّنْ يُؤَدِّهْ نُصْلِهْ نُؤْتِهْ نُوَلْ	صِفْ لِيْ ثَنَا خُلْفُهُمَا فِنَاهُ حَلْ
		ص ل ث ف ح

ت: تم يُؤَدِّهٖ، نُصْلِهٖ، نُؤْتِهٖ اور نُوَلِّهٖ کی ہاء کو شعبہ، حمزہ، اور بصری کے لیے ساکن پڑھو اور ابوجعفر اور ہشام کے واسطے خلف مقبول ہوا ہے۔

ل: سَكَّنَ باب نَصَرَ سے ٹھہرنا، رکنا، قیام کرنا، سکون دینا، ساکن پڑھنا۔ صِفْ وَصَفَ باب ضَرَبَ سے بیان کرنا، وصف بیان کرنا۔ ثَنَا تعریف، ثَنَا باب ضَرَبَ سے موڑنا، روکنا، لپیٹنا، تہہ کرنا۔ فِنَاهُ صحن، کھلی جگہ کا گھر میں ہونا۔ حَلْ حَلَّ باب ضَرَبَ سے اترنا، مقیم ہونا۔

ف: يُؤَدِّهٖ (آل عمران دو جگہ) نُصْلِهٖ (النساء) نُؤْتِهٖ (آل عمران دو جگہ، الشوری) اور نُوَلِّهٖ (النساء) کو بصری، شعبہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ ساکن پڑھتے ہیں جبکہ ہشام اور ابوجعفر کے لیے اس میں سکون اور عدم صلہ دو وجوہ ہیں اور ہشام کے لیے صلہ۔ عدم صلہ اور سکون تین وجوہ ہیں۔ باقین کے لیے صلہ ہے۔ درج ذیل نقشہ سے اس قرآءت کو سمجھیں۔

شمار	کلمات	قراء	قرآءت
١	يُؤَدِّهْ۔ يُؤْتِهْ۔ نُوَلِّهْ۔ نُصْلِهْ۔ نُؤْتِهْ	شعبہ، حمزہ، ابوعمرو۔ (ہشام، ابوجعفر وجہ اول)	سکون
٢	يُؤَدِّهِ۔ يُؤْتِهِ۔ نُوَلِّهِ۔ نُصْلِهِ۔ نُؤْتِهِ	(ابن ذکوان، وجہ اوّل) یعقوب، قالون۔ (ہشام۔ ابوجعفر وجہ ثانی)	مکسور مع عدم صلہ
٣	يُؤَدِّهٖ۔ يُؤْتِهٖ۔ نُوَلِّهٖ۔ نُصْلِهٖ۔ نُؤْتِهٖ	ورش۔ مکی۔ حفص۔ کسائی۔ (ابن ذکوان وجہ ثانی) خلف العاشر (ہشام وجہ ثالث)	مکسور مع الصلہ

(ط) ان کلمات میں ابن ذکوان کے لیے صلہ اور عدم صلہ بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ شاطبی وتیسیر میں ان کے لیے اشباع بھی ہے ابوجعفر کے لیے یہاں اسکان اور عدم صلہ دو وجوہ بیان ہوئی ہیں قصر بطریق طیبہ اور اسکان بطریق درہ ہے۔ ہشام کے لیے صلہ اور عدم صلہ شاطبیہ کے طریق سے اور سکون بطریق طیبہ ہے۔ گویا ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں۔

(٣/١٥٣) وَهُمْ وَحَفْصٌ اَلْقِهِ اقْصُرْهُنَّ كَمْ | خُلْفٌ ظُبًى بِنْ ثِقْ وَيَتَّقِهْ ظُلَمْ

ك — ظ ب ث — ظ

(ت) سابقہ مذکورین اور حفص کے لیے فَاَلْقِهْ کی ھاء کو ساکن پڑھو اور ان پانچوں کلمات کو شامی کے لیے خُلف کے ساتھ اور قالون، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے قصر سے پڑھو وَيَتَّقْهِ میں یعقوب ....

(ل) ظُبًى تیزیوں والا۔ بِنْ بیان کردے بَانَ باب ضَرَبَ سے ہے۔ ثِقْ اعتماد کرنا، وَثَقَ باب ضَرَبَ سے۔ ظُلَمْ ظَلَمَ باب نَصَرَ سے ظلم کرنا باب سَمِعَ سے رات کا تاریک ہونا، اندھیرے میں داخل ہونا۔

(ف) فَاَلْقِهْ (النمل) کی قرآءت کا بیان ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ (١) قالون اور یعقوب کے لیے عدم صلہ (٢) ورش۔ مکی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صلہ (٣) ابوعمرو۔ عاصم اور حمزہ کے لیے سکون (٤) ہشام کے لیے یہاں بھی تین وجوہ ہیں (الف) سکون بطریق طیبہ (ب) عدم صلہ بطریق شاطبیہ (ج) صلہ بطریق طیبہ (٥) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) صلہ بطریق شاطبیہ (ب) عدم صلہ بطریق طیبہ (٦) ابوجعفر کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) سکون بطریق درہ (ب) عدم صلہ بطریق طیبہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: فَاَلْقِهْ میں قراءات تقریباً اسی طرح ہیں جیسے پچھلے کلمات میں بیان ہوئی ہیں صرف حفص شعبہ کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں۔

یاد رکھو کہ خُلف ایک اسم یا رمز کے بعد ہو تو اسی رمز یا اسم کے لیے ہوگا جیسے کَمْ خُلْفٌ اور اگر اس کے ساتھ ھُمَا ہو تو پھر دو کے لیے ہوگا جیسے لِیْ ثَنَا خُلْفُھُمَا اور اگر ھُمْ ہو تو دو سے زائد کے لیے ہوگا جیسا کہ آگے شعر نمبر ۱۶۴ میں آئے گا اور اگر لفظ خُلف واو کے بعد ہو تو پھر اس رمز کے لیے ہوگا جو خُلف کے بعد آرہی ہوگی جیسے آگے شعر نمبر ۱۵۴ میں آئے گا ایسے ہی اگر واو یا کسی کلمہ قرآنی کے بعد اور رمز سے پہلے ہو تو تب بھی خلف بعد والی رمز کے لیے ہوگا جیسے شعر نمبر ۱۶۲۔

اب یہاں یہ بھی یاد رکھو کہ اگر ضمیر کی ھاء میں کسی قاری یا راوی کے لیے خُلف کا لفظ ایک جگہ آئے تو اس کے لیے دو وجوہ ہوں گی پس اگر وہ سکون اور قصر دونوں میں آیا ہے تو یہی دونوں ہوں گی اور صلہ نہ ہوگا جیسا کہ ان چاروں کلمات میں ابوجعفر کے لیے ہے اور اگر قصر میں نہیں آیا تو سکون وصلہ ہوگا اور اگر سکون میں نہ آیا ہو تو پھر قصر وصلہ ہوگا جیسا کہ ابن ذکوان کے لیے آئے گا اور اگر اسی ھاء میں کسی کے لیے خلف دو جگہ آئے تو اس کے لیے سکون وقصر وصلہ تینوں وجوہ ہوں گی جیسا کہ ہشام کی یہی صورت ہے۔ ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھو کہ باب الھمزتین من کلمۃ میں متعدد جگہ ہشام کے لیے تسہیل و ادخال دونوں میں خُلف بتلایا ہے جس سے بظاہر چار وجوہ نکلتی ہیں لیکن صحیح وہی ہیں جن میں خلط طرق نہ ہو پس ایسے مواقع میں تین اور بعض میں صرف دو وجوہ ہوتی ہیں۔

جبکہ وَیَتَّقِهْ کی قراءت اگلے شعر میں بیان ہو رہی ہے۔

۴ / ۱۵۴	بَلْ عُدْ وَخُلْفًا كَمْ ذَكَا وَسَكِّنَا ب ع ك د	خَفْ لَوْمَ قَوْمٍ خُلْفُهُمْ صَعْبٌ حَنَا خ ل ق ص ح

ت: قالون اور حفص کے لیے کسرہ ھاء اور شامی اور ابن جماز کے لیے خلف بیان کرو اور ابن وردان ہشام اور خلاد کے لیے بالخلف اور ابوعمرو اور شعبہ کے لیے بلا خلاف ھاء کو ضرور ساکن پڑھو..........

ل: عُدْ عَادَ باب نَصَرَ سے بمعنی کسی کی طرف مائل ہونا، دوبارہ کرنا، اعراض کے بعد واپس ہونا، لوٹنا۔ ذَکَا باب نَصَرَ سے بمعنی جانور ذبح کرنا، مشک کی خوشبو کا مہکنا۔ خَفْ خَافَ باب سَمِعَ سے ڈرنا، خوف محسوس کرنا۔ لَوْمَ لَامَ باب نَصَرَ سے ملامت کرنا۔ صَعْبٌ سخت، دشوار۔ حَنَا باب نَصَرَ سے مائل ہونا، مڑنا، پیچ دینا، بل دینا وغیرہ۔

۵ / ۱۵۵	وَالْقَافَ عُدْ يَرْضَهْ يَفِي وَالْخُلْفُ لَا ع ی ل	صُنْ ذَا طُوًى اقْصُرْ فِي ظُبًى لُذْ نَلْ اَلَا ص ذ ط ف ظ ل ن ا

ت: اور قاف ساکن حفص کے لیے پڑھو۔ یَرْضَهْ کو سوسی کے لیے بلا خلاف اور ہشام۔ شعبہ۔ ابن جماز اور دوری بصری کے لیے بالخلف ھاء ساکن پڑھو، حمزہ، یعقوب، ہشام، عاصم اور نافع کے لیے کسرہ ھاء ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) عُدْ عَادَ لوٹنا، دوبارہ کرنا، دہرانا۔ یَفِیْ وَفٰی باب ضَرَبَ سے پورا کرنا، حق پورا دینا، وعدہ پورا کرنا، پورا لینا۔ لَا دیہ سے ثابت ہونا۔ صُنْ صَانَ باب نَصَرَ سے حفاظت کرنا۔ ذَا طُوًی ایک وادی کا نام۔ ظُبًی تیزی والا۔ لُذْ قوت حاصل کر۔ نَلْ پناہ میں لینا، نزدیک آنا، اَلَا حرف تنبیہ، آگاہ کرنا۔

(ف) ان دو اشعار میں وَیَتَّقْهِ (النور) کی قراءت بیان ہو رہی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ابوعمرو اور شعبہ کے لیے سکون ھاء وَیَتَّقْهْ (۲) ہشام کے لیے تین وجوہ وہی جو پچھلے کلمات میں بھی بیان ہوئیں یعنی (**الف**) سکون بطریق طیبہ (**ب**) عدم صلہ بطریق شاطبیہ (**ج**) صلہ بطریق طیبہ (۳) خلاد کے لیے دو وجوہ (**الف**) اسکان بطریق شاطبیہ (**ب**) صلہ بطریق طیبہ (۴) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (**الف**) اسکان بطریق درہ (**ب**) صلہ بطریق طیبہ (۵) قالون اور یعقوب کے لیے عدم صلہ (۶) حفص کے لیے سکون قاف اور عدم صلہ وَیَتَّقْهِ (۷) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (**الف**) صلہ بطریق شاطبیہ (**ب**) عدم صلہ بطریق طیبہ (۸) ابن جماز کے لیے دو وجوہ صلہ بطریق درہ (**ب**) عدم صلہ بطریق طیبہ (۹) ورش۔ مکی۔ خلف راوی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صلہ۔

نوٹ: شعر میں وَالْخُلْفُ لَا میں لَا اسم فاعل ہے یہ دراصل لَاءٍ تھا ضرورت شعری کے تحت ہمزہ حذف کیا گیا ہے لَاءٍ کا معنی ''ست رفتاری'' کے ہیں اور اس سے یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ہشام کی قراءت میں اسکان غریب اور قلیل الوقوع ہے جیسا کہ علامہ جزری رحمہ اللہ نے ''النشر فی القراءات العشر'' میں بیان بھی فرمایا ہے۔

(توضیح العشر فی شرح طیبۃ النشر الشیخ القاری عبد اللہ مراد آبادیؒ)

نوٹ: یَرْضَهُ کی قراءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

١٥٦ وَالْخُلْفُ خَلْ مِزْ يَاتِهِ الْخُلْفُ بُرَهْ خ م ب	خُذْ غِثْ سُكُونُ الْخُلْفِ يَا وَلَمْ يَرَهْ خ غ ی

(ت) اور ابن وردان ابن ذکوان کے لیے یَرْضَهُ کی ھاء کے قصر میں خلف ہے پس تو غور و فکر سے کام لے اور یَاْتِهِ کی ھاء کو قالون، ابن وردان اور رویس نے قصر بالخلف پڑھا ہے اور اس میں سوسی کے لیے سکون بالخلف بارشوں کی مانند ہے اور لَمْ يَرَهُ ....

(ل) خَلْ خَالَ يَخَالُ باب فَتَحَ سے خیال کرنا، گمان کرنا۔ مِزْ الگ کر لے، سراغ لگا لے، باب ضَرَبَ سے علیحدہ کرنا، جدا کرنا۔ بُرَهْ دراز زمانوں والا۔ خُذَا خَذَ باب نَصَرَ سے لینا، پکڑنا۔ غِثْ غَاثَ بارش برسانا۔

(ف) يَرْضَهُ (الزمر) کی قراءت کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) نافع۔ حفص۔ حمزہ۔ یعقوب کے لیے عدم صلہ (۲) مکی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صلہ (۳) دوری بصری کے لیے دو وجوہ (الف) اسکان ھاء بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاطبیہ (۴) سوسی کے لیے اسکان ھاء (۵) ہشام کے لیے دو وجوہ (الف) اسکان بطریق طیبہ (ب) عدم صلہ بطریق شاطبیہ (۶) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (الف) صلہ بطریق شاطبیہ (ب) عدم صلہ بطریق طیبہ (۷) شعبہ کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق شاطبیہ (ب) اسکان بطریق طیبہ۔ (۸) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (الف) صلہ بطریق درہ (ب) عدم صلہ بطریق طیبہ (۹) ابن جماز کے لیے دو وجوہ (الف) سکون بطریق درہ (ب) صلہ بطریق طیبہ۔

يَأْتِهِ (طٰهٰ) میں قرآءت کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) قالون کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق طیبہ (۲) سوسی کے لیے دو وجوہ (الف) اسکان بطریق شاطبیہ (ب) صلہ بطریق طیبہ (۳) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق درہ (۴) رویس کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق درہ (ب) صلہ بطریق طیبہ (۵) باقین کے لیے ھاء کا صلہ۔

(۱۵۷) لِي الْخُلْفُ زُلْزِلَتْ خَلَا الْخُلْفُ لِمَا ۔۔۔ وَاقْصُرْ بِخُلْفِ السُّوْرَتَيْنِ خَفْ ظَمَا

ل ۔۔۔ خ ۔۔۔ ل ۔۔۔ خ ۔۔۔ ظ

(ت) ھاء میں ہشام کے لیے سکون بالخلف ہے۔ اور سورۃ الزلزال کے دونوں یَرَهْ میں ابن وردان نے بالخلف ساکن اور ہشام نے بلا خلاف ساکن پڑھا ہے اور ابن وردان اور یعقوب کے لیے دونوں سورتوں (البلد۔ الزلزال) میں بالخلف قصر پڑھو۔

(ل) خَلَا باب نَصَرَ سے گزرنا، خلا پیدا کرنا۔ لِمَا گندمی رنگت۔ خَفْ خَافَ ڈرنا، خوف کھانا۔ ظَمَا ظَمِئَ باب سَمِعَ سے پیاسا ہونا، مشتاق ہونا۔

(ف) یَرَهْ کی قرآءت دو سورتوں البلد اور الزلزال میں تین جگہ آ رہی ہے البلد میں ایک مرتبہ اور الزلزال میں دو مرتبہ، ناظم ان تینوں کی قرآءت بیان کر رہے ہیں۔

اَنْ لَّمْ يَرَهٗ (البلد) کی قرآءت کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) ہشام کے لیے دو وجوہ (الف) صلہ بطریق شاطبیہ (ب) اسکان بطریق طیبہ (۲) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق درہ (۳) یعقوب کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق درہ (۴) باقین کے لیے ھاء کا صلہ۔

جبکہ یَرَهٗ (الزلزال میں دو جگہ) کی قرآءت کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) ہشام کے لیے اسکان ھاء (۲) ابن وردان کے لیے تین وجوہ (الف) اسکان ھاء بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق درہ (ج) عدم صلہ بطریق طیبہ (۳) یعقوب کے لیے دو وجوہ (الف) عدم صلہ بطریق طیبہ (ب) صلہ بطریق درہ (۴) باقین کے لیے ھاء کا صلہ۔

(۱۵۸) بِيَدِهٖ غِثْ تُرْزَقَانِهٖ اخْتُلِفْ ۔۔۔ بِنْ خُذْ عَلَيْهِ اللّٰهَ اَنْسَانِيْهِ عِفْ

غ ۔۔۔ ب خ ۔۔۔ ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) بِيَدِهٖ میں رویس کے لیے عدم صلہ پڑھو۔ تُرْزَقَانِهٖ میں قالون اور ابن وردان کے لیے صلہ خلف والا بنایا گیا ہے۔
عَلَيْهِ اللّٰهَ اور اَنْسٰنِيْهِ میں حفص کے لیے بجائے کسرہ کے ضمہ پاکیزہ بناؤ۔

(ل) غِثْ بارش برسانا۔ اُخْتُلِفْ خُلف والا بنایا گیا۔ بِنْ بَانَ سے ظاہر کرنا۔ بیان کرنا۔ خُذْ اَخَذَ سے لینا، پکڑنا۔ عِفْ عَافَ يَعِيْفُ پرندہ اڑا کر فال لینا، عَافَتْ تَعِيْفُ منڈلانا، چکر لگانا عَفَّ يَعِفُّ سے عفیف بننا۔

(ف) بِيَدِهٖ چار جگہ (البقرہ (دو جگہ) المومنون اور یس) میں آیا ہے۔ اس کی ھاء کو رویس بالقصر پڑھتے ہیں باقین کے لیے بِيَدِهٖ ہے۔
تُرْزَقٰنِهٖ (یوسف) میں قالون اور ابن وردان کے لیے قصر اور صلہ دونوں وجوہ ہیں اور باقین کے لیے صرف صلہ ہے۔
اَنْسٰنِيْهُ (الکہف) اور عَلَيْهُ اللّٰهَ (الفتح) کو حفص نے ھاء کے ضمہ سے پڑھا ہے باقین اَنْسٰنِيْهِ اور عَلَيْهِ اللّٰهَ ھاء کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

۹/۱۵۹	بِضَمِّ كَسْرِ اَهْلِهٖ امْكُثُوْا فِدَا (ف)		وَالْاَصْبَهَانِيُّ بِهٖ انْظُرْ جَوِّدَا (ج)

(ت) (بِضَمِّ کا ترجمہ پچھلے شعر میں ہو چکا ہے۔) اَهْلِهٖ امْكُثُوْا حمزہ کے لیے ھاء مکسورہ کی بجائے ضمہ سے فدا ہونے کے قابل ہے اور اصبہانی کے لیے بِهٖ انْظُرْ میں ھاء کے کسرہ کی بجائے ضمہ زینت دیا گیا ہے۔

(ل) فِدَا قربان ہونا، فدا ہونا۔ جَوِّدَا باب تفعیل سے عمدہ کرنا، اچھا کرنا، جُوْدٌ سخاوت۔

(ف) اَهْلِهِ امْكُثُوْا (طٰہٰ۔ القصص) کو امام حمزہ اَهْلُهُ امْكُثُوْا بضم ھا پڑھتے ہیں باقین بالکسر پڑھتے ہیں۔ بِهِ انْظُرْ (الانعام) کو اصبہانی بِهُ انْظُرْ پڑھتے ہیں۔ باقین جس میں ورش بطریق ازرق بھی شامل ہیں نے ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے۔

۱۰/۱۶۰	وَهَمْزُ اَرْجِئْهُ كَسَا حَقًّا وَّهَا (ك، حقا)		فَاقْصُرْ حِمًا بِنْ مِّلْ وَخُلْفٌ خُذْلُهَا (حما، ب، م، خ، ل)
۱۱/۱۶۱	وَاَسْكِنَنْ فُزْنَلْ وَضُمَّ الْكَسْرِلِيْ (ف ن، ل)		حَقٌّ وَّعَنْ شُعْبَةَ كَالْبُصْرِ انْقُلِ (حق، ا)

(ت) اور اَرْجِئْهُ بالہمز شامی، مکی، بصری اور یعقوب کے لیے ہے اور اس کی ھاء کو بالقصر بصری، یعقوب، قالون اور ابن ذکوان نے پڑھا ہے اور ابن وردان اور ہشام کے لیے قصر بالخلف میں عطیات کو قبول کر لو۔
اور تم ھاء کو حمزہ اور عاصم کے لیے ساکن کر دو اور ھاء کا ضمہ ہشام، مکی، بصری اور یعقوب کے لیے ہے اور شعبہ کے لیے دوسری وجہ بصری کی مانند نقل کر دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) اَرْجِهْ (الاعراف۔الشعراء) کی قرآءت ان دو اشعار میں بیان ہو رہی ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) قالون اَرْجِهِ حذف ہمزہ اور صلہ ھاء کے بغیر (۲) ورش۔کسائی۔ابن جماز اور خلف العاشر کے لیے اَرْجِهٖ حذف ہمزہ اور یاء کے صلہ سے (۳) مکی اَرْجِئْهُوْ بالھمز اور اشباع بالواؤ سے (۴) ابوعمرو اور یعقوب اَرْجِئْهُ بالھمز اور ضمہ ھاء سے (۵) ہشام کے لیے دو وجوہ (الف) اَرْجِئْهُوْ بالھمز اور اشباع بالواؤ بطریق شاطبیہ (ب) اَرْجِئْهُ بالھمز اور ضمہ ھاء سے بطریق طیبہ (۶) ابن ذکوان اَرْجِئْهِ بالھمز اور ھاء مکسورہ سے (۷) شعبہ کے لیے دو وجوہ (الف) اَرْجِئْهُ (بصریین کی طرح) بطریق طیبہ (ب) اَرْجِهْ بغیر ہمزہ سکون ھاء سے بطریق شاطبیہ (۸) حفص اور حمزہ کے لیے اَرْجِهْ (شعبہ کی دوسری وجہ کی طرح) (۹) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (الف) اَرْجِهِ (قالون کی طرح) بطریق درہ (ب) اَرْجِهٖ (ورش کی طرح) بطریق طیبہ۔

ھاء ضمیر میں صلہ وعدم صلہ کی توجیہ: ھاء ضمیر میں صلہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ھاء حرف اضعف اور خفی ہے لہٰذا اس کو صلہ کے ذریعے قوی بنایا جاتا ہے۔ یہاں اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جو ھاء اصلی ہو اس میں صلہ کیوں نہیں کیا جاتا ہے جیسے مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا وغیرہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ھاء اصلی میں صلہ کیا جائے گا تو اس کی مشابہت تثنیہ یا جمع کے صیغہ سے ہو جائے گی لہٰذا اس میں صلہ نہیں کیا جاتا ہے بخلاف ھاء ضمیر کے کہ یہ اسم ہے اور ایک حرف والا ہے اس لیے اسے صلہ سے تقویت دی جاتی ہے۔ھاء ضمیر میں عدم صلہ اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ تخفیف حاصل ہو اور صلہ رسم الخط سے ثابت نہیں عدم صلہ رسم الخط سے ثابت ہوتا ہے لہٰذا اتباع رسم کی بناء پر عدم صلہ ہوتا ہے۔ جبکہ اسکان ھاء کی توجیہ یہ ہے کہ ''اجراء الوصل مجری الوقف'' کے قاعدہ کی بناء پر ھاء کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔ یعنی وقف کے قواعد کو وصل میں جاری کیا جاتا ہے۔

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ (۱۳)

مد کے لغوی معنی ہیں کھینچنا۔لمبا کرنا۔زیادہ کرنا۔ اصطلاح میں مد کی تعریف ہے ''اِطَالَةُ الصَّوْتِ بِحَرْفِ مَدٍّ مِّنْ حُرُوْفِ الْعِلَّةِ'' یعنی حروف علت میں سے کسی مد والے حرف کی آواز کو لمبا کرنا۔خواہ مد والا حرف ہونا باعتبار اصل ہو جیسے الف ساکن بغیر جھٹکے والا ماقبل فتحہ۔ جَآءَنَا۔ واؤ ساکن ماقبل ضمہ جیسے يُوْقِنُوْنَ۔ یاء ساکن ماقبل کسرہ سَمِيْعٌ یا باعتبار تشابہ ہو جیسے حرف لین۔ خَوْفٌ۔ لَيْنٌ۔

قصر: قصر کے لغوی معنی روکنا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ یعنی وہ حوریں جو خیموں میں روکی گئی ہوں۔ اور اصطلاح میں قصر سے مراد ''اِثْبَاتُ حَرْفِ الْمَدِّ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَيْهِ'' یعنی حروف مدہ کو بغیر کسی زیادتی آواز کے پڑھنا۔

مد کی اقسام: مد کی دو اقسام ہیں ❶ مد اصلی ❷ مد فرعی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ مد اصلی: مد اصلی اس مد کو کہتے ہیں جس کے بغیر اس حرف مد کی ذات باقی نہ رہے۔ یہ حرف مدہ کی اپنی ذاتی مقدار ہوتی ہے، جو کسی سبب پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ حرف مد کا وجود ہی اس پر موقوف ہوتا ہے حروف مدہ اُوْذِيْنَا میں مجتمع ہیں۔ مد اصلی کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی سبب ہمزہ یا کوئی حرف ساکن نہیں ہوتا۔ اس کو مد طبعی بھی کہتے ہیں اور یہ نام اسے اس لیے دیا گیا ہے کہ طبع سلیم والا شخص اس کی اپنی اور ذاتی مقدار کو طبیعت کے مطابق صحیح ادا کر لیتا ہے۔ اصلی مقدار میں زیادتی یا کمی اس کو معیوب معلوم ہوتی ہے۔ مد اصلی کی مقدار ایک الف ہوتی ہے یعنی اس کو اس قدر کھینچنا کہ دو حرکت تو اس حرف کی ہوگی جو اس حرف مد سے پہلے ہے دوسری حرکت کے مساوی یہ حرف مد ہوگا۔ حضرات مشائخ نے مد اصلی کی مقدار اس طرح بھی بیان کی ہے کہ کھلی انگلی کو متوسط طریقہ سے بند کرنا یا بند انگلی کو متوسط طریقہ سے کھولنا۔

❷ مد فرعی: وہ مد جو مد اصلی پر کسی سبب کی بناء پر زائد ہو۔ مد فرعی کی تین شرائط اور دو سبب ہیں شرائط مد: الف مدہ۔ واؤ مدہ اور یاء مدہ ہیں انہیں محل مد بھی کہتے ہیں۔

سبب مد کی اقسام: اس کی دو اقسام ہیں ❶ لفظی ❷ معنوی۔ ان میں سبب لفظی قوی ہے اور سبب معنوی ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مختلف فیہ ہے۔ سبب لفظی کی دو اقسام ہیں ① ہمزہ ② سکون۔ حروف مدہ کو حروف لین و مدہ کہا گیا ہے لیکن حروف لین کو مدہ نہیں کہا گیا ہے۔

حضرت ناظم، نے باب هاء الکنایہ میں قصر و مد کو بیان کیا تھا اس کی مناسبت سے اب باب المد والقصر کو لائے ہیں۔

(۱/۱۶۲) إِنْ حَــرْفُ مَــدٍّ قَبْــلَ هَــمْــزٍ طَوَّلَا ۔۔۔ جُدْ فِدْ وَمِزْ خُلْفًا وَّعَنْ بَاقِي الْمَلَا
(ج ف م)

(ت) اگر حرف مد ہمزہ سے قبل آئے تو ازرق اور حمزہ نے مد متصل و منفصل میں طول کیا ہے اور ابن ذکوان کے طول بالخلف کو اختیار کر کے سخی ہو جاؤ اور باقین اشراف قراء کے لیے مد متصل و منفصل میں توسط سے پڑھو۔

(ل) طَوَّلَا طَالَ باب نَصَرَ سے لمبا کرنا، دراز کرنا۔ جُدْ جَادَ باب نَصَرَ سے عمدگی اختیار کرنا، سخاوت کرنا، اَجَادَ سے فائدہ حاصل کرنا۔ مِزْ مَازَ سے الگ کرنا، جدا کرنا، ممتاز کرنا، فرق کرنا۔ بَاقِي الْمَلَا باقی اشراف۔

(ف) حضرت ناظمؒ اس شعر سے مقادیر مد کا بیان شروع کر رہے ہیں سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کر لو کہ "حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ" میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ حرف مد ہمزہ سے پہلے چاہے متصل آئے چاہے منفصل آئے اس میں مقدار مد ایک ہی ہے پس پہلے مذہب کے مطابق ازرق۔ حمزہ اور ایک وجہ میں ابن ذکوان مد متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں اور باقین توسط کرتے ہیں اور ابن ذکوان کی بھی دوسری وجہ یہی ہے۔ لیکن مد منفصل میں مکی اور ابو جعفر کے لیے صرف قصر ہی ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا اب طول اور توسط کی مقدار کیا ہو تو یاد رہے کہ طول اور توسط کی مقدار حضرت ناظمؒ نے یہاں بیان نہیں فرمائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طول اور توسط کی مقدار میں علماء فن کے یہاں بہت سے اقوال ہیں۔ جیسا کہ طول بقدر پانچ الف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین الف ہے جبکہ متصل اور منفصل میں توسط کی مقدار دو الف۔ ڈھائی الف اور تین الف ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مقدار مد اصلی کے علاوہ ہے۔ ان مختلف اقوال کی وجہ سے علامہ جزریؒ نے پڑھنے والے پر یہ بات چھوڑ دی ہے کہ وہ جس مرضی قول پر عمل کرلے مگر یہ بات ذہن نشین رکھو کہ مقادیر مد میں تساوی اور توافق کا خیال رہے۔

۲/۱۶۳	وَسِّطْ وَقِيلَ دُوْنَهُمْ نَلْ ثُمَّ كَلْ (ن، ك)	رَوٰى فَبَاقِيهِمْ اَوْ اَشْبِعْ مَا اتَّصَلْ (روی)

(ت) (وَسِّطْ کا ترجمہ ہوگیا ہے) اور کہا گیا ہے کہ اس سے کم عاصم کے لیے حاصل کرلو اور پھر اس سے کم شامی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے، پھر ان میں کے باقین کے لیے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ تمام قراء عشرہ کے لیے مد متصل خوب درازی سے پڑھو۔

(ل) وَسِّطْ توسط سے پڑھنا۔ دُوْنَهُمْ ان سے کم۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا، پالینا۔ كَلْ اَكَلَّ کا مصدر ہے بے خبر، کمزور۔ رَوٰى باب ضَرَبَ سے بیان کرنا، روایت کرنا۔ اَوْ اَشْبِعْ درازی سے پڑھنا۔ اِتَّصَلْ ملنا، مل کر آنا۔

(ف) اس شعر میں بہت سے مذاہب بیان کر رہے ہیں۔

پہلے شعر میں پہلا مذہب بیان ہو چکا اب وَقِيلَ دُوْنَهُمْ سے دوسرا مذہب شروع ہوتا ہے جس کے مطابق مد متصل اور منفصل میں ازرق اور حمزہ اور ایک وجہ میں ابن ذکوان کے لیے طول ہے (یعنی ان حضرات کے لیے بعینہ وہی مذہب ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے) جبکہ جو حضرات مد متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں ان کے توسط کی مقادیر میں اختلاف ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ عاصم کے لیے چار الفی، شامی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تین الفی اور باقین کے لیے دو الفی توسط کیا جائے گا۔ اس قول میں بھی مکی اور ابو جعفر کے لیے مد منفصل میں صرف قصر ہی ہے جیسا کہ ان شاء اللہ آگے بیان آ رہا ہے۔

اس کے بعد تیسرا مذہب اَوْ اَشْبِعْ سے شروع ہوتا ہے جس کے مطابق تمام قراء کے لیے صرف مد متصل میں طول ہے لیکن یہ مذہب عندالجمہور نہیں ہے جیسا کہ "لِلْكُلِّ عَنْ بَعْضٍ" فرما کر اشارہ بھی کر دیا ہے۔

۳/۱۶۴	لِلْكُلِّ عَنْ بَعْضٍ وَّ قَصْرُ الْمُنْفَصِلْ	لِيْ بِنْ حِمًا عَنْ خُلْفِهِمْ دَاعٍ ثَمِلْ (ل، ب، حما، ع، د، ث)

(ت) (لِلْكُلِّ عَنْ بَعْضٍ کا ترجمہ سابقہ شعر میں ہو چکا۔) اور مد منفصل میں ہشام، قالون، اصبہانی، بصری، یعقوب اور حفص کے لیے بالخلف قصر میرے لیے بیان کردو اور مکی اور ابو جعفر کے لیے صرف قصر کی دعوت دی گئی۔

(ل) قَصْرُ الْمُنْفَصِلْ منفصل کا قصر۔ بِنْ بَانَ سے ظاہر کرنا، بیان کرنا۔ حِمًا حمایت کرنا، حمایت والا ہونا۔ دَاعٍ دَعَا يَدْعُوْ باب نَصَرَ سے بلانا۔ ثَمِلْ باب سَمِعَ سے مست اور مدہوش ہونا۔

اس شعر میں حضرت ناظمؒ مد منفصل میں قراء کا ایک مذہب یہ بیان کر رہے ہیں کہ ہشام۔ قالون۔ اصبہانی۔ ابو عمرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب اور حفص کے لیے قصر وتوسط دو وجوہ ہیں یعنی ان حضرات کے لیے خلف ہے جبکہ مکی اور ابوجعفر کے لیے صرف قصر ہے۔

(ف) قَصْرُ الْمُنْفَصِلْ تینوں اقوال کے ساتھ متعلق ہے یعنی توسط کے متعلق جتنے اقوال مد منفصل میں آ رہے ہیں ان سب میں خلف والے حضرات اور بلاخلف والے وہ ہر قول میں شامل ہوں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مد متصل اور مد منفصل کے مذاہب کو جدول سے ظاہر کر دیا جائے۔

مد متصل:

	طول کرنے والے	توسط کرنے والے
پہلا مذہب	ازرق۔ حمزہ (ابن ذکوان۔ وجہ اوّل)	باقین (ابن ذکوان وجہ ثانی)
دوسرا مذہب	ازرق۔ حمزہ (ابن ذکوان۔ وجہ اوّل)	چار الفی: عاصم تین الفی: (ابن ذکوان وجہ ثانی) ہشام۔ کسائی۔ خلف العاشر دو الفی: قالون۔ اصبہانی۔ مکی۔ بصری۔ ابوجعفر۔ یعقوب
تیسرا مذہب	سب قراء کے لیے طول	×

مد منفصل:

	طول کرنے والے	توسط کرنے والے	قصر کرنے والے
پہلا مذہب	ازرق۔ حمزہ (ابن ذکوان وجہ اوّل)	(قالون۔ اصبہانی۔ بصری۔ یعقوب۔ ہشام۔ حفص وجہ اوّل) (ابن ذکوان وجہ ثانی) شعبہ۔ کسائی۔ خلف العاشر	(قالون۔ اصبہانی۔ بصری۔ یعقوب۔ ہشام۔ حفص وجہ ثانی) مکی۔ ابوجعفر
دوسرا مذہب	ازرق۔ حمزہ (ابن ذکوان وجہ اوّل)	چار الفی: شعبہ (حفص وجہ اوّل) تین الفی: (ہشام وجہ اول) (ابن ذکوان وجہ ثانی) کسائی۔ خلف العاشر دو الفی: (قالون۔ اصبہانی۔ بصری۔ یعقوب وجہ اوّل)	(حفص۔ ہشام۔ قالون۔ اصبہانی۔ بصری۔ یعقوب وجہ ثانی) مکی۔ ابوجعفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ تیسرا مذہب ان دونوں مذاہب سے متفق ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام مذاہب میں مذہب راجح کیا ہے؟ اس کا شافی جواب میرے استاذ گرامی قدر حضرت استاذ الاساتذہ قاری المقری شیخ اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ''اوپر بیان ہونے والے مذاہب میں توسط کے ذیل میں جو مختلف مقادیر مد میں تفاوت بیان ہوا ہے اگر ان پر کوئی عمل کرے تو ممانعت تو نہیں ہے مگر تلاوت میں اور خصوصاً جمع الجمع میں اس قدر قریب قریب مراتب کے فرق ملحوظ رکھنا بڑی لطافت اور ذوق صحیح کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مد متصل میں تو صرف طول پانچ الفی اور توسط تین الفی والا قول اور مد منفصل میں طول پانچ الفی۔ توسط تین الفی اور قصر ایک الفی علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک راجح ہے۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا اکثر اسی قول پر اعتماد اور میلان ہے بہر حال اختصار اور آسانی کے لیے شیخینؒ کا یہ طریقہ ہی اب اکثر اساتذہ میں مقبول اور رائج ہے۔ جبکہ ہم نے اپنے استاذ حضرت قاری عبد المالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عمل بھی اسی پر پایا ہے شیخ علی محمد الضباع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ہمارے نئے اور پرانے محقق ائمہ کا عمل برابر اسی پر ہوتا رہا ہے۔

(ملخص از ''الجواہر النقیہ ص ۱۷۵ تا ۱۸۰ للشیخ المقری القاری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ)

۴/۱۶۵ وَالْبَعْضُ لِلتَّعْظِيمِ عَنْ ذِی الْقَصْرِ مَدْ	وَاَزْرَقٌ اِنْ بَعْدَ هَمْزٍ حَرْفُ مَدْ

ت) اور بعض حضرات نے قصر کرنے والوں سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وغیرہ میں تعظیم کی بناء پر مد بیان کیا ہے۔ اور ازرق کے لیے ہمزہ کے بعد اگر حرف مد ہو خواہ یہ ہمزہ محقق ہو یا متغیر ہو تو ....

ل) لِلتَّعْظِيمِ تَعْظِيم کی بناء پر عَنْ ذِی الْقَصْرِ قصر کرنے والوں سے۔ مَدْ مد کرنا۔

ف) یعنی بعض علماء جو اوپر مد منفصل میں قصر بتا کر آئے ہیں ایسے کلمات جیسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وغیرہ میں تعظیم کے سبب دو یا تین الفی مد کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ مد منفصل میں قصر کرنے والے قالون، اصبھانی، بصری، یعقوب، ہشام اور حفص بالخلف اور مکی و ابو جعفر بلا خلاف پورے قرآن میں اس طرح کے کلمات تعظیمی پر دو یا تین الفی مد کرتے ہیں۔

مد تعظیمی کی توجیہ: یہ مد اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیر اللہ کی الوہیت کی نفی میں مبالغہ کے لیے کیا جاتا ہے اور اللہ وحدہ لاشریک جو کہ معبود حقیقی ہے اس کی الوہیت کی تعظیم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

نوٹ: ازرق کا مذہب ہم اگلے شعر میں بیان کر رہے ہیں۔

۵/۱۶۶ مُدَّ لَهٗ وَاقْصُرْ وَ وَسِّطْ كَنَاٰی	فَالْاٰنَ اُوْتُوْا اِیْ ءَاٰمَنْتُمْ رَاٰی

ت) ازرق کے لیے اس میں مد کرو یا قصر کرو یا توسط کرو جیسے وَنَاٰ۔ فَالْئٰنَ۔ اُوْتُوْا۔ قُلْ اِیْ۔ ءَاٰمَنْتُمْ۔ اور رَاٰ کے مانند۔

ل) مُدَّ لَهٗ مد کر اس کے لیے۔ وَاقْصُرْ قصر کرنا۔ وَسِّطْ توسط کرنا۔

ف) مطلب یہ ہے کہ ازرق کے لیے اگر ہمزہ کے بعد حرف مد ہو خواہ ہمزہ محققہ ہو یا ہمزہ متغیرہ ہو تو اس میں ازرق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے تین وجوہ ہیں۔

① مد ② توسط ③ قصر

اسے مد بدل کہا جاتا ہے۔ اور اس کی ناظم نے مثالیں بھی بیان فرمائی ہیں جیسے وَنَا۔ فَالْئٰنَ۔ اُوْتُوْا۔ قُلْ اِیْ۔ ءَ اٰمَنْتُمْ اور رَاٰ وغیرہ۔ پھر ان میں سے فَالْئٰنَ اور قُلِ اِیْ نقل حرکت کی مثالیں ہیں۔ اور ءَاٰمَنْتُمْ تسہیل کی مثال ہے۔

٦/١٦٧	لَاعَنْ مُنَوَّنٍ وَّلَا السَّاكِنِ صَحّ	بِكِلْمَةٍ اَوْ هَمْزِ وَصْلٍ فِي الْاَصَحّ

ت: نہ کہ اس ہمزہ کے بعد جو مفتوح منون ہو اور نہ ایک کلمہ میں ساکن کے بعد والا چاہے وہ صحیح ساکن ہو یا ہمزہ وصلی کے بعد ہو ان میں صحیح قول یہ ہے کہ مد نہیں بلکہ قصر ہے۔

ل: مُنَوَّنٍ تنوین دیا گیا۔ صَحّ صَحَّ باب ضَرَبَ سے صحیح اور درست ہونا۔ هَمْزِ وَصْلٍ ہمزہ وصلیہ۔ الْاَصَحّ صحیح، درست۔

ف: مد بدل کن مواقع پر نہیں ہوگا اس کے متعلق بیان فرما رہے ہیں کہ وہ ہمزہ جو مفتوح منون ہے اور حالت وقف میں الف میں تبدیل ہوگا اس وجہ سے ہمزہ کے بعد مد آجائے جیسے نِدَآءً۔ دُعَآءً۔ مَآءً وغیرہ۔

اسی طرح اس حرف مد میں جو اس ہمزہ کے بعد آئے جو ایک کلمہ میں ساکن ہو جیسے مَسْئُوْلًا۔ قُرْاٰنٌ وغیرہ اور اس طرح ہمزہ وصلی کے بعد حرف مد آئے تو اس میں بھی مد نہیں ہوگا جیسے۔ اِیْتِ۔ اُوْتُمِنَ۔ اِیْذَنْ وغیرہ۔ پس ان تینوں حالتوں میں ازرق کے لیے مد نہ ہوگا صرف قصر ہوگا۔

٧/١٦٨	وَامْنَعْ يُؤَاخِذْ وَبِعَادًا الْاُوْلٰى	خُلْفٌ وَّآلْئٰنَ وَاِسْرَآءِيْلَا

ت: اور یُؤَاخِذُ میں بھی مد منع کر دو اور عَادًا الْاُوْلٰی کی واؤ اور اٰلْئٰنَ کے الف ثانی اور اِسْرَآئِیْلَ کی یاء میں خلف ہے۔

ل: وَامْنَعْ مَنَعَ باب سے روکنا، منع کرنا۔ خُلْفٌ خلف ہے، اختلاف ہے۔

ف: یُؤَاخِذُ کے تمام مشتق کلمات میں صرف قصر ہے۔ یاد رہے کہ یہ قصر صرف بطریق طیبہ ہے۔ بطریق شاطبی اس مد بدل میں خلف ہے۔ اور یہاں وَامْنَعْ کا لفظ لا کر یہی بتلانا مقصود ہے کہ شاطبیہ کے طریق میں تو خلف ہے مگر ہمارے طریق میں نہیں ہے۔

جبکہ عَادًا الْاُوْلٰی (النجم) کے واو۔ اٰلْئٰنَ (یونس۔ دو جگہ) کے الف ثانی اور اِسْرَآئِیْلَ جس جگہ بھی آئے اس کی یاء۔

ان تینوں کلمات میں طول و توسط دو وجوہ ہیں۔

یاد رہے کہ اِسْرَآئِیْلَ جہاں بھی آئے اس کی یاء میں قصر بطریق شاطبی اور طول و توسط بطریق طیبہ ہے۔ نیز اٰلْئٰنَ (یونس دو جگہ) کے پہلے الف میں مد بدل نہیں ہے بلکہ وہاں مد لازم کلمی مخفف ہے اور دوسرے الف سے پہلے ہمزہ مغیرہ کے مد بدل

19809

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خلف ہے یعنی طول اور توسط دو وجوہ ہیں۔ جبکہ اٰلْئٰنَ یعنی غیر استفہامیہ کا مد بدل اتفاقی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ اٰلِدُّ اور جَآءَ اَحَدٌ میں بصورت ابدال ہمزہ بالالف صرف قصر ہی ہے۔

(۸/۱۶۹) وَحَرْفِي اللِّيْنِ قُبَيْلَ هَمْزَةٍ | عَنْهُ امْدُدَنْ وَوَسِّطَنْ بِكِلْمَةٍ

(ت) اور ہمزہ سے پہلے لین کے دو حروف (یعنی واوٗ اور یاءِ لین) میں ضرور مد اور توسط سے پڑھو جبکہ حرف لین اور ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں۔

(ل) حَرْفِي اللِّيْنِ لین کے دو حرف۔ قُبَيْلَ هَمْزَةٍ ہمزہ سے پہلے۔ اُمْدُدَنْ مد سے پڑھ۔ وَسِّطَنْ توسط سے پڑھ۔

(ف) ازرق کے لیے ہمزہ سے قبل حروف لین میں سے کوئی حرف آ جائے تو حالین میں طول اور توسط کرو جیسے شَيْئٌ۔ سَوْءَةٌ۔ كَهَيْئَةِ وغیرہ۔

اور اگر حرف لین ایک کلمہ میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد لین نہ ہوگا بلکہ ایسے موقع پر نقل حرکت ہوگی جس کو ہم ان شاء اللہ آگے بیان کریں گے۔

(۹/۱۷۰) لَا مَوْئِلًا مَوْءُدَةٌ وَمَنْ يَمُدْ | قَصَّرَ سَوْاٰتِ وَبَعْضٌ خَصَّ مَدْ

(ت) مَوْئِلًا۔ اَلْمَوْءُدَةُ میں مد نہیں قصر سے پڑھتے ہیں اور جو حضرات حروف لین میں مد کرتے ہیں وہ سَوْاٰتِ کی واوٗ کو قصر سے پڑھتے ہیں۔

(ل) وَمَنْ يَمُدْ جو مد کرتے ہیں۔ قَصَّرَ قصر سے پڑھنا۔ خَصَّ خاص کرنا۔

(ف) مَوْئِلًا (الکہف) اور اَلْمَوْءُدَةُ (التکویر) میں ازرق کے لیے باقین کی طرح صرف قصر ہے۔ اور جو لین میں مد کے قائل ہیں وہ سَوْاٰتِ کے واوٗ کو ہر جگہ قصر سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ وہ حضرات جو سَوْاٰتِ کے واوٗ میں توسط کرتے ہیں وہ توسط ہی کریں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سَوْ کے واوٗ میں قصر اور توسط دو وجوہ ہیں اور اٰتِ کے مد بدل میں طول۔ توسط اور قصر تین وجوہ ہیں۔ پھر لین کے قصر پر اس کے بدل میں قصر توسط طول تینوں اور اس کے لین کے توسط پر بدل میں صرف توسط ہوگا یہ چاروں وجوہ جائز ہیں۔ جبکہ سَوْ کے توسط پر اٰتِ کے بدل میں قصر اور طول دو وجوہ نا جائز ہیں۔

وَبَعْضٌ خَصَّ مَدْ کا بیان اگلے شعر میں ہوگا۔

(۱۰/۱۷۱) شَيْءٍ لَهُ مَعْ حَمْزَةٍ وَالْبَعْضُ مَدْ | لِحَمْزَةٍ فِي نَفْيِ لَا كَلَا مَرَدْ

(ت) اور بعض حضرات نے امام حمزہ اور ازرق کے لیے شَيْءٍ کے مد کو مخصوص کیا ہے اور بعض حضرات نے حمزہ کے لیے لا جنسیہ کی نفی میں توسط کیا ہے جیسے فَلَا مَرَدَّ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) مَدَّ مد کیا ہے۔ فِیْ نَفْیِ لَا لا کی نفی میں۔

(ف) حمزہ اور ازرق کے لیے مدلین کے باب میں شَیْءٍ میں مد ہے ایک جماعت کی رائے میں مد سے مراد توسط ہے اور یہی قول راجح اور مقروء ہے اور ایک جماعت کی رائے میں طول مراد ہے۔ اور اصبھانی کے لیے لین کے پورے باب میں جمہور کی طرح صرف قصر ہے۔

نوٹ: (اوّل) حمزہ کے لیے شَیْءٍ کا توسط، اَلْ اور ساکن منفصل دونوں کی یا صرف اَلْ کے سکتہ کے ساتھ درست ہے اس میں عدم سکتہ درست نہیں ہے۔

(دوم) لین کے باب میں بعض حضرات نے ازرق اور حمزہ کے لیے لفظ شَیْءٍ میں جو مد کیا ہے وہ صرف اسی کلمہ کے ساتھ مخصوص ہے لین کے دیگر کلمات سَوْءٍ۔ سَوْءَۃَ اور کَھَیْئَۃِ وغیرہ میں حمزہ اور ازرق دونوں صرف قصر کرتے ہیں۔

پھر بیان فرما رہے ہیں کہ لا جنسیہ کی نفی میں تاکید اور مبالغہ پیدا کرنے کے لیے اس کے الف میں مدتوسط حمزہ کے لیے بیان کیا گیا ہے جیسے فَلَا مَرَدَّ۔ فَلَا رَآدَّ۔ لَا خَیْرَ۔ لَا مَوْلٰی۔ لَا ضَیْرَ اور لَا رَیْبَ وغیرہ معلوم ہوا کہ جس طرح مد تعظیمی کیا جاتا ہے ایسے ہی لانفی جنسیہ کے کلمات میں بھی مد ہوتا ہے اور یہاں اس مد کے کرنے کا مقصد مبالغہ ہے۔

(11/172) وَاَشْبِعِ الْمَدَّ لِسَاكِنٍ لَزِمْ | وَنَحْوُ عَيْنٍ فَالثَّلَاثَةُ لَهُمْ

(ت) اور تمام قراء کے لیے حرف مد کو سکون لازم کی وجہ سے طول سے پڑھو اور اسی طرح سورۃ مریم و سورۃ شوریٰ کے حرف عین کو جو سکون لازم سے قبل ہو تو تمام قراء کے لیے ایسے مواقع میں تینوں وجوہ ہیں۔

(ل) اَشْبِعِ الْمَدَّ مد کو دراز کرنا۔ لَزِمْ لَزِمَ یَلْزَمُ باب حَسِبَ سے لازم ہونا۔ نَحْوُ عَیْنٍ عین کی طرح۔

(ف) حرف مد کو طول کے ساتھ پڑھنا ایسے ساکن کی وجہ سے جو لازمی ہے تو یہ قراء عشرہ کے متفقہ مذہب ہے اور اسے مد لازم کہتے ہیں نیز مد حاجز اور مد عدل کے ناموں سے بھی اسے پکارا جاتا ہے۔ جیسے وَحَآجَّهٗ۔ آٰلْـٰٔنَ۔ الٓمّٓ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وغیرہ۔

کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ یعنی عین مریم اور عین شوریٰ کی طرح کے کلمات جن میں حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو جیسے ھٰتَیْنِّ ۔ اَلَّذَیْنِّ وغیرہ مکی کی قرآءت کے مطابق تو ایسے موقع پر تمام قراء کے لیے بطریق طیبہ طول۔ توسط اور قصر تینوں وجوہ ہیں۔ جبکہ شاطبیہ میں صرف طول و توسط ہی بتلایا گیا تھا۔

(12/173) كَسَاكِنِ الْوَقْفِ وَفِي اللِّيْنِ يَقِلّْ | طُوْلٌ وَّاَقْوَى السَّبَبَيْنِ يَسْتَقِلّْ

(ت) مدلین لازم کی تین وجوہ سکون وقفی کی مانند ہیں اور لین عارض میں طول قلیل ہے اور مد کے دو سبب اکٹھے ہو جائیں تو ان میں سے قوی سبب مستقل ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) كَسَاكِنِ الْوَقْفِ وقف کے ساکن کی طرح۔ فِي اللِّيْنِ لین میں، لین بمعنی نرمی۔ يَقِلُّ قلیل ہونا۔ اَقْوٰى زیادہ مضبوط قوی۔ يَسْتَقِلُّ مستقل ہونا۔

(ف) یعنی وقف اور ادغام کی وجہ سے عارض ہونے والے سکون میں حروف مد ولین میں تینوں وجوہ طول توسط اور قصر ہیں۔ ایسے ہی سکون لازمی کی بدولت حرف لین میں بھی یہ تینوں وجوہ یعنی طول۔ توسط اور قصر ہیں جبکہ لین عارض میں طول قلیل ہے۔ اور جب کسی کلمہ میں اسباب مد میں سے دو سبب جمع ہو جائیں تو ان دونوں میں سے جو قوی سبب ہوگا وہ معتبر ہوگا۔

﴿قوله﴾ كَسَاكِنِ الْوَقْفِ میں مد عارض وقفی جیسے نَسْتَعِيْنُ۔ لِشَهِيْدٍ۔ مد عارض لین جیسے حَوْلَيْنِ۔ كَامِلَيْنِ۔ مد سکون ادغامی اَلرَّحِيْمُ ○ مَّلِكِ شامل ہیں پس ان تینوں میں طول توسط اور قصر ہوگا ہے۔ جبکہ لین عارض جیسے قُرَيْشٍ۔ وَالصَّيْفُ میں طول قلیل ہے۔

﴿قوله﴾ وَاَقْوَى السَّبَبَيْنِ کی مثال جیسے آمِّيْنَ میں سکون لازمی قوی اور ہمزہ اولیٰ ضعیف ہیں پس آمِّيْنَ میں مد بدل کی بجائے مد لازم ہوگا۔ ایسے ہی وَجَآءُوْ اٰبَآءَهُمْ اور اِسْتَهْزِءُوْٓا اِنَّ میں وصلاً ہمزہ اولیٰ ضعیف اور ہمزہ منفصلہ قوی ہیں پس ان میں مد منفصل ہوگا۔ اسی طرح يَشَآءُ میں وقفاً ہمزہ اور سکون عارض ہیں اور اس میں وقفاً مد متصل ہوگا۔ اسی طرح مُسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً وصلی مد والوں کے لیے صرف مد ہوگا اور لَآ اِكْرَاهَ۔ لَآ اِلٰهَ جیسے مواقع پر امام حمزہ کے لیے صرف طول ہوگا۔ لائی جنس کی وجہ سے توسط نہیں ہوگا کیونکہ سبب معنوی قوی نہیں ہے۔ دو اسباب مد کے ایک جگہ جمع ہونے کی صورت میں قوی سبب پر عمل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر سبب ضعیف پر عمل کیا جائے تو اس صورت میں سبب اصلی کا الغاء اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

نوٹ: اسباب مد میں باعتبار قوت بالترتیب ❶ سکون لازم ❷ ہمزہ متصلہ ❸ سکون عارضی ❹ ہمزہ منفصلہ ❺ ہمزہ متقدمہ ہیں۔

(١٣/١٧٤) وَالْمَدُّ اَوْلٰى اِنْ تَغَيَّرَ السَّبَبُ ۔ وَبَقِيَ الْاَثَرُ اَوْ فَاقْصُرْ اَحَبُّ

(ت) اور اگر سبب تغیر پذیر ہو جائے اور اس کا اثر باقی رہے تو مد اولیٰ ہے یا اثر بالکل نہ رہے تو ایسی صورت میں قصر کر دینا زیادہ پسندیدہ ہے۔

(ل) تَغَيَّرَ بدلنا، متغیر ہونا، تغیر پذیر ہونا۔ بَقِيَ باب سَمِعَ سے باقی رہنا۔ اَحَبُّ اَحَبَّ سے زیادہ پسندیدہ ہونا۔

(ف) اس شعر میں ایک قاعدہ کلیہ اور اصول بیان فرما رہے ہیں کہ اگر مد کا سبب اس طرح متغیر ہو کہ اس کا اثر باقی رہے تو اس وقت مد اولیٰ ہے اور قصر بھی جائز ہے جیسے تسہیل میں ہمزہ کا اثر باقی رہتا ہے اس صورت میں طول کرنے والے حضرات کے لیے طول اور توسط کرنے والے حضرات کے لیے توسط ہوگا گو قصر بھی جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اگر سبب مد کا اثر بالکل ختم ہو جائے تو قصر اولیٰ ہوگا اور اصول کے مطابق ایسے موقع پر مد بھی جائز ہوگا۔ جیسے جَآ اَحَدٌ ابوعمرو کی قرآءت میں ہمزہ کو حذف کیا جاتا ہے تو سبب مد یعنی ہمزہ کا اثر باقی نہ رہا اس وجہ سے قصر اولیٰ ہے اور توسط بھی جائز ہے کیونکہ ابوعمرو مد متصل میں توسط کرتے ہیں۔ جس وقت جَآءَ پر حمزہ اور ہشام کے لیے وقف کیا جائے گا تو تخفیف رسمی کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کریں گے یا ابدال کریں گے اس موقع پر قصر اولیٰ ہوگا مگر توسط بھی جائز ہوگا اسی طرح یَشَآءُ اِلٰی میں قالون اور بزی کے لیے تسہیل کریں گے تو چونکہ ہمزہ کا اثر باقی ہے اس لیے مد اولیٰ ہے اور قصر بھی جائز ہے پس یہ تو ہمزہ کی امثلہ ہوئیں اور اسی طرح سبب مد میں سکون بھی داخل ہے جیسے الٓمٓ اللّٰہُ (آل عمران) میں وصلاً تمام قراء کے لیے طول اور قصر دو وجوہ جائز ہیں۔ ایسے ہی روایت ورش میں الٓمٓ اَحَسِبَ (العنکبوت) میں وصلاً نقل حرکت کی صورت میں طول وقصر دونوں جائز ہیں۔ جبکہ اَحَسِبَ پر وقفاً امام حمزہ کے لیے ایک وجہ ورش کی طرح بھی ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ (۲۲)

۱/۱۷۵	ثَانِيْهِمَا سَهِّلْ غِنًى حِرْمٍ حَلَا (غ حرمٍ ح)	وَخُلْفُ ذِي الْفَتْحِ لَوٰى اَبْدِلْ جَلَا (ل ج)

(ت) رولیس۔ حرمیین اور ابوعمرو کے لیے ہمزہ ثانیہ تسہیل سے پڑھو اُن کا غنا شیریں ہوگیا ہے اور فتحہ والے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کا خلف ہشام کے لیے مائل ہوا ہے اور ازرق کے لیے ابدال بالخلف ظاہر ہوا ہے۔

(ل) ثَانِيْهِمَا ان کا دوسرا۔ سَهِّلْ سَهُلَ باب کَرُمَ سے آسان ہونا، سَهَّلَ باب تفعیل سے آسان ہونا، تسہیل سے پڑھنا۔ غِنًى حِرْمٍ اہل حرم کا غنا۔ حَلَا باب نَصَرَ سے میٹھا ہونا، پھل کا پکنا، شیریں ہونا۔ ذِي الْفَتْحِ فتحہ والا۔ لَوٰى مائل ہونا۔ اَبْدِلْ ابدال کرنا۔ جَلَا باب نَصَرَ سے ظاہر ہونا۔

(ف) اس شعر سے ایک کلمہ کے دو ہمزوں کا بیان شروع ہو رہا ہے اس کے متعلق آپ شاطبیہ اور درہ میں بھی پڑھ چکے ہیں۔

اگر دو ہمزہ قطعی ایک کلمہ میں جمع ہوں تو اس کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

1. اول مفتوح اور ثانی بھی مفتوح جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ۔ ءَ اَنْتَ۔ ءَاَلِدُ وغیرہ۔
2. اول مفتوح ثانی مکسور جیسے ءَ اِذَا۔ ءَاِنَّا۔ ءَ اِنَّكَ وغیرہ۔
3. اول مفتوح ثانی مضموم جیسے ءَ اُنْزِلَ۔ ءَ اُلْقِيَ۔ ءَ اُنَبِّئُكُمْ وغیرہ۔

یاد رہے کہ کلمہ واحدہ میں پہلا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہوگا اور ہمزہ ثانیہ کے اعراب میں تغیر ہوگا۔ قراء کے یہاں تسہیل کے دو معنی ہیں ایک مطلق تغیر، جو تسہیل بین بین اور ابدال اور حذف تینوں تغیرات کو شامل ہے اور دوم تسہیل بین بین اور اس باب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تسہیل بین بین ہی مراد ہے۔ تسہل بین بین کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو بجائے محقق ادا کرنے کے ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرف مد کے درمیان درمیان ادا کیا جائے۔ یعنی مفتوح ہوتو بین الہمز والالف۔ مضموم ہوتو بین الہمز والواو اور مکسور ہوتو بین الہمز والیاء ادا کیا جائے۔

اب شعر میں بیان کردہ مذاہب سمجھو کہ جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ اکٹھے آئیں تو رویس، نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو بصری ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کریں گے۔ اور اگر ہمزہ ثانیہ مفتوح ہوتو ہشام کے لیے دو وجوہ یعنی تسہیل اور تحقیق ہیں اور یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں یعنی ہشام ہمزہ ثانیہ مکسور یا مضموم ہوتو تحقیق سے ہی پڑھیں گے۔

جبکہ ہمزہ ثانیہ مفتوح ہوتو ازرق کے لیے دو وجہ تسہیل اور ابدال ہیں اور یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں۔ پس ازرق کے لیے ہمزہ ثانیہ مکسور اور مضموم ہونے کی صورت میں صرف تسہیل ہے جبکہ اصبھانی اور قالون کے لیے ہمزہ ثانیہ مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں اعرابی حالت میں صرف تسہیل ہے۔ اور ابن ذکوان۔ کوفیین اور روح کے لیے تینوں اقسام میں دوسرے ہمزہ کی صرف تحقیق ہے۔

۲/۱۷۶	خُلْفًا وَّغَيْرُ الْمَكِّ اَنْ يُّؤْتٰى اَحَدْ		يُخْبِرُ اَنْ كَانَ رَوٰى اَعْلَمْ حَبْرٌ عَدْ
			روی ا حبر ع

(ت) (خُلْفًا کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اَنْ يُّؤْتٰى اَحَدٌ کو ماسوا مکی نے سب ہمزہ واحدہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ كَانَ کو کسائی۔ خلف العاشر، نافع، مکی، بصری اور حفص نے اخبار سے پڑھا ہے۔

(ل) يُخْبِرُ اخبار سے پڑھنا۔ رَوٰى باب ضَرَبَ سے روایت کرنا۔ اَعْلَمْ عَلِمَ سے جاننا۔ حَبْرٌ ماہر عالم۔ عَدْ عَدَّ سے شمار کرنا۔

(ف) اَنْ يُّؤْتٰى اَحَدٌ (آل عمران) مکی کے علاوہ بقایا نو قراء نے پڑھا ہے مکی اسے دو ہمزوں سے ءَ اَنْ يُّؤْتٰى اَحَدٌ پڑھا ہے اور مکی اسے اپنے اصول کے مطابق ہمزہ اولی کو تحقیق سے اور ہمزہ ثانیہ کو تسہیل بغیر ادخال کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَحَدٌ کی قید اس لیے لگائی تا کہ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا (المدثر) سے ممتاز ہو جائے۔

اَنْ كَانَ (ن) کو نافع، مکی، بصری، حفص اور خلف العاشر نے ہمزہ واحدہ سے اور باقین نے دو ہمزوں سے ءَاَنْ كَانَ پڑھا ہے۔ جبکہ اس کلمہ کو تسہیل وتحقیق سے پڑھنے کا بیان اگلے شعر میں آرہا ہے۔

۳/۱۷۷	وَحُقِّقَتْ شِمْ فِيْ صَبَا وَاَعْجَمِيْ		حُمْ شِدْ صُحْبَةٌ اَخْبِرْ زِدْ لُمْ
	ش ف ص		ش صحبة ز ل

(ت) ءَ اَنْ كَانَ روح، حمزہ اور شعبہ کے لیے ہمزہ ثانی تحقیق سے پڑھا گیا ہے اور حم السجدہ کے ءَ اَعْجَمِيٌّ استفہام والا ہمزہ ثانیہ روح، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور شعبہ کے لیے تحقیق سے پڑھ کر قراء کی جماعت کو تقویت پہنچاؤ اور قنبل ہشام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رویس کے لیے اخبار بالخلف پڑھو۔

(ل) حُقِّقَتْ حَقَّقَ باب تفعیل سے تحقیق سے پڑھنا۔ شِمْ شَامَ باب ضَرَبَ سے اندازہ کرنا، تلوار کو میان سے باہر کرنا۔ صَبَا نرم اور پاکیزہ اخلاق۔ شِدْ شَدَّ سے مضبوط کرنا۔ اَخْبِرْ اخبار سے پڑھنا۔ زِدْ زَادَ باب ضَرَبَ سے زیادہ کرنا۔ لُمْ لَامَ باب نَصَرَ سے ملامت کرنا۔

(ف) ءَ اَنْ كَانَ (ن) کو روح، حمزہ اور شعبہ ہمزہ ثانیہ کی تحقیق سے پڑھتے ہیں اور شامی، رویس اور ابوجعفر جو کہ اس کلمہ کو دو ہمزوں سے پڑھتے ہیں چونکہ وہ تحقیق والوں میں مذکور نہیں ہوئے تو مفہوم مخالف یہ ہوا کہ ان کے لیے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہے۔ پھر اس میں ابن عامر شامی کے راویوں میں یہ تفصیل ہے کہ اصول کے مطابق تو ہشام کے لیے فتح والے ہمزہ ثانی میں خُلف یعنی تسہیل و تحقیق دونوں ہیں مگر یہاں اس کلمہ میں ان کے لیے صرف تسہیل ہے اور ابن ذکوان کے لیے اصول کے مطابق ہمزتین میں تحقیق ہے لیکن یہاں وہ بھی تسہیل کرتے ہیں۔

ءَ اَعْجَمِيٌّ (حم السجدہ) کا دوسرا ہمزہ روح، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے تحقیق سے پڑھا ہے جبکہ قنبل۔ ہشام اور رویس کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں یعنی ہمزہ واحدہ اَعْجَمِيٌّ بالاخبار اور استفہام ءَاَعْجَمِيٌّ یعنی بالہمزتین جبکہ استفہام کی حالت میں تسہیل بھی ہوگی اور باقین یعنی نافع، بزی، بصری، ابن ذکوان، حفص اور ابوجعفر کے لیے استفہام مع تسہیل ہوگی۔ پس اس کلمہ میں قراء کا مذہب کچھ اس طرح ہے۔

❶ قالون ابوعمرو اور ابوجعفر استفہام (ہمزتین) سے پڑھتے ہیں ہمزہ اولیٰ میں تحقیق اور ثانی میں تسہیل مع ادخال الف۔ ❷ اصبہانی، بزی اور حفص ہمزہ ثانیہ میں تسہیل عدم ادخال سے۔ ❸ ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہمزہ ثانیہ میں تسہیل عدم ادخال حرف مد سے بطریق طیبہ (ب) ابدال مد کے ساتھ تسہیل بطریق شاطبیہ۔ ❹ قنبل اور رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بغیر ادخال (ب) اخبار یعنی ہمزہ واحدہ سے۔ تسہیل قنبل کے لیے شاطبی اور رویس کے لیے درہ کے طریق سے ہے اور ہمزہ واحدہ سے بطریق طیبہ ہے۔ ❺ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال بطریق طیبہ (ب) ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بغیر ادخال بطریق شاطبی۔ ❻ ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) ہمزہ ثانیہ کی تحقیق مع ادخال (ب) ہمزہ ثانیہ کی تحقیق بغیر ادخال یہ دونوں وجوہ بطریق طیبہ ہیں (ج) ہمزہ واحدہ سے بطریق شاطبیہ۔

❼ شعبہ، حمزہ، کسائی، روح اور خلف العاشر کے لیے ہمزہ ثانیہ میں تحقیق بغیر ادخال۔

۴ / ۱۴۸	غُصْ خُلْفُهُمْ اَذْهَبْتُمْ اتْلُ حُزْ كَفَا غ ا ح كفي	وَدِنْ ثَنَا اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفَا د ث

(ت) (غُصْ خُلْفُهُمْ کا تعلق سابقہ شعر سے ہے) اَذْهَبْتُمْ کو نافع بصری اور کوفیین کے لیے ایک ہمزہ سے تلاوت کرو اور اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ (یوسف) کو مکی اور ابوجعفر کے لیے بالاخبار پڑھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) غُصْ غَاصَ باب نَصَرَ سے پانی میں غوطہ لگانا، تہہ تک پہنچنا، حقیقت تک پہنچنا۔ اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ باب نصَرَ سے تلاوت کرنا۔ حُزْ حَازَ يَحُوْزُ جمع کرنا۔ كَفَا كَفٰى باب ضَرَبَ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔ دِنْ بدلہ دینا۔ ثَنَا تعریف کرنا، تعریف کے لائق ہونا۔

(ف) اَذْهَبْتُمْ (الاحقاف) نافع، بصری اور کوفیین نے بالاخبار یعنی ہمزہ واحدہ سے پڑھا ہے اور باقین نے بالاستفہام یعنی ءَ اَذْهَبْتُمْ پڑھا ہے یعنی اپنے اصول پر ہیں۔

اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (یوسف) مکی اور ابو جعفر نے بالاخبار پڑھا ہے اور باقین آٹھ قراء نے بالاستفہام یعنی ءَ اِنَّكَ پڑھا ہے۔

۵/۱۷۹	وَءِ اِذَا مَا مِتُّ بِالْخُلْفِ مَتٰى (م)		اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ غَيْرُ شُعْبَتَا

(ت) ءَ اِذَا مَامِتُّ کو ابن ذکوان نے خلف کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ کو ماسوا شعبہ کے سب نے بالاخبار پڑھا ہے۔

(ل) مَتٰى باب ضَرَبَ سے کسی چیز کو کھینچا، مَتٰى استفہامیہ بمعنی کب۔ غَيْرُ شُعْبَتَا شعبہ کے ماسوا۔

(ف) ءَ اِذَا مَامِتُّ (مریم) میں ابن ذکوان کے لیے خُلف ہے یعنی ایک ہمزہ سے اِذَا مَا مِتُّ اور دو ہمزہ سے ءَ اِذَا مَا مِتُّ دونوں وجوہ ہیں باقین کے لیے بالاستفہام ہے۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (الواقعہ) کو شعبہ نے ہمزہ واحدہ سے اور باقین نے ہمزتین سے ءَ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ پڑھا ہے۔

۶/۱۸۰	ءَ اِنَّكُمْ الْاَعْرَافَ عَنْ مَّدًّا ءَ اِنْ (ع مدا)		لَنَا بِهَا حِرْمٌ عَلَا وَالْخُلْفُ زِنْ (حرم ع ز)

(ت) ءَ اِنَّكُمْ کو اعراف میں حفص اور مدنیین سے بالاخبار پڑھنا منقول ہوا ہے۔ ءَ اِنَّ لَنَا کو اسی سورت اعراف میں نافع، مکی اور ابو جعفر اور حفص سے بالاخبار پڑھنا بلند ہوا ہے اور اٰمَنْتُمْ طٰہ میں قنبل کے لیے اخبار کا خلف جانچ لو۔

(ل) مَدًّا دراز کرنا، لمبا ہونا۔ عَلَا باب نَصَرَ سے بلند ہونا، چڑھنا۔ وَزَنَ باب ضَرَبَ سے وزن کرنا، تولنا، اندازہ کرنا، جانچنا۔

(ف) تین کلمات کا ذکر فرما رہے ہیں۔

اِنَّكُمْ (الاعراف) ہمزہ واحدہ سے نافع، ابو جعفر اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین ءَ اِنَّكُمْ پڑھتے ہیں۔

اِنَّ لَنَا (الاعراف) کو ہمزہ واحدہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ مکی اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین استفہام سے ءَاِنَّ لَنَا پڑھتے ہیں۔ اٰمَنْتُمْ (طٰہ) قنبل کے لیے خُلف ہے یعنی اٰمَنْتُمْ اخبار کے ساتھ اور ہمزتین یعنی استفہام کے ساتھ ءَ اٰمَنْتُمْ دونوں طرح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:...... ءَامَنتُم کی باقی قراءات اگلے شعر میں آ رہی ہیں۔

۷ / ۱۸۱	اٰمَنتُمُوْ طٰهٰ وَفِي الثَّلَاثِ عَنْ	حَفْصٍ رُوَيْسٍ الْأَصْبَهَانِي أَخْبِرَنْ

ت (اٰمَنتُمُوْ (طه) کا ترجمہ ہو چکا) اور تم اٰمَنتُم کے تینوں مواقع میں حفص رُویس اور اصبہانی کے لیے لازماً اخبار واقع کرو۔

ل اَخْبِرَنْ اخبار واقع کر۔

ف اٰمَنتُم (الاعراف۔ طہ۔ الشعرا) ان تینوں مقام پر حفص، رویس اور اصبہانی ایک ہمزہ سے اخبار کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

مفہوم مخالف یہ ہوا کہ ازرق استفہام سے نیز باقین بھی استفہام سے دو ہمزوں سے ءَاَمَنتُم پڑھتے ہیں۔ قنبل کے لیے طٰہٰ والے موقع میں تو خُلف ہے اور الاعراف اور الشعراء میں دونوں مواقع میں دو ہمزہ جن میں وصلاً دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور تحقیق دو وجوہ ہیں جبکہ وصلاً پہلے ہمزہ کا ابدال بالواو ہے اور وقفاً دو ہمزہ ہیں جن میں سے پہلا ہمزہ محققہ اور ثانی مسہل ہے۔

ط اصبہانی کے لیے تینوں مواقع پر ایک ہمزہ سے پڑھنا بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ قنبل کے لیے طہ میں ایک ہمزہ سے پڑھنا بطریق شاطبیہ ہے اور دو ہمزوں سے پڑھنا طیبۃ النشر کے طریق سے ہے۔ قنبل کے لیے فِرْعَوْنُ وَاٰمَنتُم (الاعراف) النُّشُوْرُ وَاٰمِنتُم میں وصلاً دوسرے ہمزہ کی تسہیل شاطبیہ سے اور تحقیق طیبہ سے ہے جبکہ وقفاً دونوں طریق سے دو ہمزہ ہیں جس میں پہلا ہمزہ محققہ اور ثانی مسہل ہے۔ جبکہ وصلاً قنبل کے لیے پہلے ہمزہ کا ابدال بالواؤ دونوں طریق سے ہے۔ ہشام کے لیے تینوں مقام پر حالین میں دوسرے ہمزہ کی بلا ادخال تسہیل بطریق شاطبی اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق بطریق طیبہ ہے۔

۸ / ۱۸۲	وَحَقَّقَ الثَّلَاثَ لِي الْخُلْفُ شَفَا (ل — شفا)	صِفْ شِمْ ءَ اٰلِهَتُنَا شَهْدٌ كَفَا (ص — ش — ش — كفا)

ت اور ہشام نے تینوں مواقع میں میرے لیے بالخلف تحقیق سے پڑھا ہے۔ اور حمزہ، کسائی، خلف العاشر، شعبہ اور روح کے لیے اسے تحقیق سے پڑھ کر جانچ لو۔ ءَ اٰلِهَتُنَا کے ہمزہ ثانی کو روح اور کوفیین کے لیے تحقیق سے پڑھنا مصفّی ہے جو کافی ہو گیا ہے۔

ل حَقَّقَ صحیح پڑھنا، حق ثابت کرنا، تحقیق سے پڑھنا۔ شَفَا شفایاب، ضَرَبَ سے شفا دینا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا، شِمْ متوجہ ہونا، جانچنا۔ شَهْدٌ صاف ہونا، شہد ہونا۔ كَفَا كَفٰی کافی ہونا، کفایت کرنا۔

ف جیسا کہ پچھلے شعر میں تفصیل بیان کی جا چکی ہے کہ ہشام کے لیے ءَ اٰمَنتُم کے تینوں مواقع بالاستفہام یعنی دو ہمزوں سے ہیں ہشام نے ان دو ہمزوں کو بالخلف تحقیق سے پڑھا ہے یعنی ہمزہ ثانیہ مسہلہ اور ہمزہ ثانیہ محققہ دونوں وارد ہیں۔ جبکہ شعبہ۔ حمزہ، کسائی۔ روح اور خلف العاشر کے لیے صرف ہمزہ ثانیہ محققہ ہے۔ معلوم ہوا کہ باقین کے لیے یعنی قالون، ازرق، بزی، ابوعمرو بصری، ابن ذکوان اور ابوجعفر کے لیے صرف تینوں مواقع پر ہمزہ ثانیہ کی تسہیل ہے۔ ءَ اٰلِهَتُنَا (الزخرف) میں کوفیین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روح کے لیے ہمزہ ثانیہ تحقیق سے ہے جبکہ باقین نے ہمزہ ثانیہ تسہیل سے پڑھا ہے۔

۹/۱۸۳	وَالْمُلْكَ وَالْاَعْرَافَ الْاُوْلٰی اَبْدِلَا		فِی الْوَصْلِ وَاوًا زُوْثَانٍ سَهِّلَا

(ت) اور تم سورۃ الملک اور الاعراف میں پہلے ہمزہ کو وصلاً قنبل کے لیے واؤ سے بدل دو اور ہمزہ ثانی کو ان دونوں مواقع پر قنبل کے لیے بالخلف تسہیل سے ضرور پڑھو۔

(ل) الْاُوْلٰی پہلا۔ اَبْدِلَا بَدَلَ باب نَصَرَ سے بدلنا، بدلہ میں لینا۔ زُرْ زَارَ باب نَصَرَ سے زیارت کرنا، ملاقات کرنا ثَانٍ دوسرا۔ سَهِّلَا سَهَّلَ سے تسہیل سے پڑھنا، آسان کرنا۔

(ف) اَلنُّشُوْرُ ءَ اَمِنْتُمْ (الملک) اور فِرْعَوْنُ ءَ اٰمَنْتُمْ (الاعراف) ان دونوں مواقع کو وصلاً قنبل پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھتے ہیں یعنی اَلنُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ اور فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ۔

دوسرا مسئلہ اس شعر میں یہ بیان کیا ہے کہ وصلاً ان دونوں مواقع میں ہمزہ ثانیہ میں قنبل کے لیے تسہیل و تحقیق دونوں وجوہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ ابتداء اور اعادہ میں پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ کی قواعد کے مطابق صرف تسہیل ہے۔

۱۰/۱۸۴	بِخُلْفِهٖ اَئِنَّ الْاَنْعَامِ اخْتُلِفْ		غَوْثٌ اَئِنَّ فُصِّلَتْ خُلْفٌ لَّطُفْ

(ت) (بِخُلْفِهٖ کا ترجمہ ہوگیا) اَئِنَّكُمْ الانعام میں رویس کے لیے ہمزہ ثانیہ بالخلف بنا دیا گیا ہے۔ اور فصلت کے اَئِنَّكُمْ میں ہشام کے لیے ہمزہ ثانیہ میں خلف بہترین ہوگیا ہے۔

(ل) غَوْثٌ فریادرس۔ لَطُفَ باب کَرُمَ سے عمدہ یا لطیف ہونا۔ اُخْتُلِفْ خلف والا بنا دیا گیا۔

(ف) اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ (الانعام) کے ہمزہ ثانی میں رویس کے لیے تحقیق اور تسہیل دو وجوہ ہیں۔ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ (فصلت) کے ہمزہ ثانی میں ہشام کے لیے خلف ہے یعنی تحقیق اور تسہیل دونوں طرح پڑھتے ہیں۔ اس طرح ہشام کے لیے تین وجوہ ہوجائیں گی (۱) ادخال و تسہیل (۲) ادخال و تحقیق (۳) بلا ادخال تحقیق جبکہ باقین ان دونوں کلموں میں اپنے اصول کے مطابق ہیں یعنی نافع مکی، ابوجعفر اور بصری کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور باقین دوسرے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھیں گے۔

(ط) اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ (الانعام) رویس دوسرے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جو کہ بطریق طیبہ ہے جبکہ ان کی دوسری وجہ ہمزہ ثانی کی تسہیل ہے اور یہ بطریق درہ ہے۔ جبکہ ہشام کے لیے سورۂ فصلت میں تسہیل بطریق شاطبیہ اور تحقیق بطریق طیبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفہام مکرر:

(۱۸۵/۱۱) ءَ اَسْجُدُ الْخِلَافُ مِزْ | وَاَخْبِرَا | بِنَحْوِ ءَ اِذَا ءَاِنَّا کُرِّرَا

م

(ت) ابن ذکوان کے لیے ءَ اَسْجُدُ کو خُلف سے نمایاں کردو اور ءَ اِذَا۔ ءَ اِنَّا جیسے استفہام مکرر میں اوّل مقام میں ابوجعفر اور شامی کے لیے لازماً اخبار واقع کرو۔

(ل) مِز مَیِّز سے جدا کرنا، الگ کرنا۔ اَخْبِرَا اخبار واقع کرنا۔ کُرِّرَا تکرار کرنا، دوبارہ لانا۔

(ف) ءَ اَسْجُدُ لِمَنْ (الاسراء) میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ہمزہ ثانیہ میں تسہیل (۲) ہمزہ ثانیہ بالتحقیق۔ ابن ذکوان کے لیے تسہیل بطریق طیبہ اور تحقیق بطریق شاطبیہ ہے۔

اس کے بعد استفہام مکرر کا بیان شروع کر رہے ہیں۔ استفہام مکرر میں اختلاف کی نوعیت اس طرح ہوتی ہے کہ جمہور قراء تو دونوں جگہ ہمزہ استفہام کو باقی رکھتے ہیں جبکہ بعض قراء کبھی پہلے موقع میں بجائے استفہام کے ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے اخبار سے پڑھتے ہیں اور بعض اوقات پہلے موقع کی بجائے دوسرے موقع کو اخبار سے یعنی ہمزہ واحدہ سے پڑھتے ہیں۔

استفہام مکرر قرآن حکیم کی نو سورتوں میں گیارہ مقام پر واقع ہے جو درج ذیل ہیں۔

1. ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ (الرعد)
2. ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا۔ (الاسراء)
3. ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ (الاسراء)
4. ءَ اِذَا مِتْنَا وَ کُنَّا تُرٰبًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ (المؤمنون)
5. ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَا ءَ اِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ۔ (النمل)
6. ءَ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ۔ (العنکبوت)
7. ءَ اِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ (السجدہ)
8. ءَ اِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرٰبًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ (الصّآفّات)
9. ءَ اِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرٰبًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ۔ (الصّآفّات)
10. اَءِ ذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرٰبًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ (الواقعہ)
11. ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ۝ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً۔ (النازعات)

پس فرماتے ہیں کہ استفہام مکرر کے پہلے موقع کو ہر جگہ ابوجعفر مدنی اور ابن عامر شامی نے ہمزہ واحدہ سے اِنَّا پڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے باقی آٹھ ائمہ کے لیے پہلے موقع پر ہمزتین سے استفہام کے ساتھ ءَ اِنَّا پڑھا گیا ہے۔

۱۲/۱۸۶	اَوَّلِهٖ ثَبْتٌ كَمَا الثَّانِیْ رُدْ		اِذْ ظَهَرُوْا وَالنَّمْلُ مَعْ نُوْنٍ زِدْ
	ث ك ر	ا	ظ

(ت) (اَوَّلِهٖ ثَبْتٌ كَمَا کا ترجمہ سابقہ شعر میں ہو چکا ہے) اور دوسرے موقع میں کسائی، نافع اور یعقوب کے لیے اخبار کے طالب ہو جاؤ کیونکہ وہ غالب ہو گئے ہیں اور النمل کے دوسرے موقع کو بالا خبار کسائی اور شامی کے لیے پڑھتے ہوئے نون زیادہ کر دو۔

(ل) ثَبْتٌ ثَبَتَ سے ثابت ہونا، مضبوط ہونا۔ كَمَا كَمَّ باب نَصَرَ سے چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ رُدْ رَاوَدَ چاہنا، طالب ہونا ظَهَرَ باب فَتَحَ سے ظاہر ہونا، غالب آنا۔ زِدْ زَادَ باب ضَرَبَ سے زیادہ کرنا۔

(ف) استفہام مکرر کے دوسرے موقع کو ہر جگہ یعنی ءَ اِنَّا کو نافع۔ کسائی اور یعقوب ایک ہمزہ سے اِنَّا اخبار کے ساتھ پڑھتے ہیں باقین سات کے لیے ءَ اِنَّا ہے۔

ان دو اشعار میں ایک عمومی کلیہ بیان کیا کہ استفہام مکرر کے تمام مواقع کے اول کو ابو جعفر اور شامی ہمزہ واحدہ سے پڑھتے ہیں اور باقین آٹھ ہمزتین سے پڑھتے ہیں اور استفہام مکرر کے تمام مواقع کے موقع ثانی کو نافع، کسائی اور یعقوب ہمزہ واحدہ سے پڑھتے ہیں اور باقین ہمزتین سے پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد اس عمومی اصول سے اختلاف کرنے والوں کا ذکر شروع کر رہے ہیں کہ سورۃ النمل کے موقع ثانی کو کسائی اور شامی کے لیے ایک ہمزہ اور دو نونوں سے اِنَّنَا پڑھا گیا ہے۔

۱۳/۱۸۷	رُضْ كِسْ وَاُوْلَا هَا مَدًا وَّ السَّاهِرَهْ		ثَنَا وَثَانِيْهَا ظُبًى اِذْ رُمْ كَرَهْ
	ر ك مدا	ث	ظ ا ر ك

(ت) (رُضْ كِسْ کا ترجمہ ہو چکا) اور سورۃ النمل کے پہلے موقع کو مدنیین نے بالا خبار پڑھا ہے اور سورۃ النازعات کے پہلے موقع کو ابو جعفر نے بالا خبار اور دوسرا موقع یعقوب، نافع، کسائی اور شامی کے لیے بالا خبار پڑھنا قوی دلائل والا ہے۔

(ل) رُضْ رَضِيَ باب سَمِعَ سے راضی ہونا، مطیع کرنا، قناعت کرنا۔ كِسْ كَاسَ باب ضَرَبَ سے عقلمند ہونا، ذہین ہونا، سمجھ دار ہونا۔ ثَنَا يَثْنِيْ باب ضَرَبَ سے موڑنا۔ ظُبًى تیزیوں والا۔ رُمْ رَامَ باب نَصَرَ سے قصد کرنا۔ كَرَهْ كَرًّا باب نَصَرَ سے کسی کام کو بار بار دہرانا۔

(ف) سورۃ النمل کے پہلے موقع پر نافع اور ابو جعفر کے لیے اِذَا اور باقین کے لیے دو ہمزہ سے ءَ اِذَا ہے۔ جبکہ النمل کا دوسرا موقع کسائی اور شامی کے لیے ایک ہمزہ اور دو نون سے اِنَّنَا ہے اور باقین نے اسے دو ہمزہ اور ایک نون سے ءَ اِنَّا پڑھا ہے۔

جبکہ سورۃ النازعات کے پہلے موقع کو ابو جعفر نے ایک ہمزہ سے اِنَّا اور باقین نے دو ہمزوں سے استفہام کے ساتھ ءَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا پڑھا ہے جبکہ النازعات کے دوسرے موقع کو نافع، شامی، کسائی اور یعقوب نے ایک ہمزہ سے اِذَا پڑھا ہے اور باقین اسے دو ہمزوں سے استفہام کے ساتھ ءَاِذَا پڑھتے ہیں۔

۱۴ / ۱۸۸	وَ اَوَّلَ الْاَوَّلِ مِنْ ذِبْحٍ كَوٰى (ك)	ثَانِيَهٗ مَعْ وَقَعَتْ رُدْ اِذْ ثَوٰى (ر ا ثوى)

(ت) اور سورۃ ذبح (الصافات) کے پہلے استفہام مکرر کے پہلے موقع کو شامی نے بالاخبار پڑھتے ہوئے مخالفین کو لاجواب کر دیا ہے اور اسی سورت کے پہلے استفہام مکرر کے دوسرے موقع اور سورۃ الواقعہ کے استفہام مکرر کا دوسرا موقع کسائی، نافع، ابو جعفر اور یعقوب سے بالاخبار ثابت ہو گیا ہے۔

(ل) كَوٰى: لاجواب کرنا، تَكَاوٰى ایک دوسرے کو گالی دینا، ذلیل کرنا، تیز نگاہ سے دیکھنا۔ رُدْ طالب ہونا۔ ثَوٰى قیام کرنا، ٹھہرنا، ثابت ہونا۔

(ف) یہاں سورۃ الصافات کے پہلے استفہام مکرر کے دونوں مواقع کا بیان کیا ہے کہ صافات کے پہلے استفہام مکرر کے پہلے موقع کو شامی نے ایک ہمزہ سے اِذَا پڑھا ہے باقین نے دو ہمزہ سے ءَاِذَا پڑھا ہے۔ جبکہ اسی استفہام مکرر کے دوسرے موقع کو نافع، ابوجعفر، کسائی اور یعقوب نے ہمزہ واحدہ سے اِنَّا اور باقین نے ءَاِنَّا پڑھا ہے۔

جبکہ سورۃ الواقعہ کے پہلے موقع کو تمام قراء عشرہ استفہام سے دو ہمزوں کے ساتھ اَءِذَا پڑھتے ہیں اور سورۃ الواقعہ کے دوسرے موقع کو نافع، ابوجعفر، کسائی، اور یعقوب ایک ہمزہ سے اخبار کے ساتھ اِنَّا پڑھتے ہیں جبکہ باقین اسے دو ہمزوں سے ءَاِنَّا پڑھتے ہیں۔

۱۵ / ۱۸۹	وَالْكُلُّ اُوْلَاهَا وَثَانِي الْعَنْكَبَا	مُسْتَفْهِمٌ الْاَوَّلُ صُحْبَةٌ حَبَا (صحبة ح)

(ت) اور سورۃ الواقعہ کا پہلا موقع اور العنکبوت کا دوسرا موقع ان دونوں کو سب قراء بالاستفہام پڑھتے ہیں جبکہ العنکبوت کے پہلے موقع میں شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوعمرو کے لیے استفہام نزدیک ہوا ہے۔

(ل) استفہام سے پڑھنا۔ حَبَا قریب ہونا، نزدیک ہونا۔

(ف) مُسْتَفْهِمٌ سورۃ الواقعہ کے دونوں مواقع کی تشریح ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ یہاں ہم سورۃ العنکبوت کے مواقع کی تشریح بیان کرتے ہیں۔ سورۃ العنکبوت کے پہلے موقع کو ہمزہ واحدہ سے نافع، ابوجعفر، مکی، شامی، حفص اور یعقوب نے اِنَّكُمْ پڑھا ہے باقین یعنی شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوعمرو نے اسے ءَاِنَّكُمْ استفہام کے ساتھ دو ہمزوں سے پڑھا ہے۔ جبکہ سورۃ العنکبوت کے دوسرے موقع کو تمام قراء عشرہ استفہام کے ساتھ ہمزتین سے ءَاِنَّكُمْ پڑھتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب جدول کے ذریعے گیارہ کے گیارہ استفہام مکرر کے مواقع کو بالترتیب بیان کر دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفہام مکرر:

شمار	سورت	موقع اوّل		موقع ثانی	
		ہمزہ واحدہ	ہمزتین	ہمزہ واحدہ	ہمزتین
① تا ④	الرعد۔ الاسراء (دوجگہ) المؤمنون	ابوجعفر۔شامی	باقین	نافع۔کسائی۔یعقوب	باقین
⑤	النمل	نافع۔ابوجعفر	باقین	شامی۔کسائی۔ (اِنَّنَا)	باقین
⑥	العنکبوت	نافع۔ابوجعفر۔مکی۔ شامی۔حفص۔یعقوب	باقین	—	کلھم عشرہ
⑦	السجدہ	ابوجعفر۔شامی	باقین	نافع۔کسائی۔یعقوب	باقین
⑧	الصافات (اوّل)	شامی	باقین	نافع۔ابوجعفر۔کسائی۔ یعقوب	باقین
⑨	الصافات (ثانی)	ابوجعفر۔شامی	باقین	نافع۔کسائی۔یعقوب	باقین
⑩	الواقعہ	—	کلھم عشرہ	نافع۔ابوجعفر۔کسائی۔ یعقوب	باقین
⑪	النازعات	ابوجعفر	باقین	نافع۔شامی۔کسائی۔ یعقوب	باقین

(۱۶/۱۹۰) وَالْمَدُّ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حَجَرْ | بِنْ ثِقْ لَهُ الْخُلْفُ وَقَبْلَ الضَّمِّ ثَرْ
ح | ب ث ل | ث

(ت) اور فتحہ اور کسرہ والے ہمزہ سے قبل ابوعمرو۔ قالون اور ابوجعفر کے لیے ادخال الف حفاظت والا ہے اور ہشام کے لیے خُلف بیان کردو اور اعتماد کرلو اور ضمہ والے ہمزہ سے قبل ابوجعفر کے لیے ادخال بارش برسانے والا ہے......

(ل) حَجَرْ حَجَرَ سے روکنا، رکاوٹ ڈالنا، جھگڑا کرنا۔ بِنْ بَانَ سے ظاہر کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔ ثَرْ ثَرَّ سے وسیع ہونا، بارش برسانا۔

(ف) اگر دو ہمزہ مفتوح ہوں جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ۔ ءَ اَنْ کَانَ وغیرہ اور اول ہمزہ مفتوح اور ثانی مکسور ہو جیسے ءَ اِنَّکُمْ۔ ءَاِذَا۔ ءَاِنَّا وغیرہ تو ایسے مواقع پر پہلے ہمزہ میں امام ابوعمرو بصری، قالون اور ابوجعفر کے لیے ادخال الف ہے اور ہشام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ادخال اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں۔

ہشام کے لیے پہلا اور دوسرا ہمزہ دونوں مفتوح ہوں تو چار وجوہ ہیں۔

❶ تسہیل مع الادخال بطریق شاطبیہ ❷ تحقیق مع الادخال بطریق شاطبیہ ❸ تحقیق عدم ادخال بطریق طیبہ ❹ تسہیل عدم ادخال (یہ وجہ جائز نہیں ہے)

اسی طرح ہشام کے لیے اول ہمزہ مفتوح اور ثانی ہمزہ مکسور ہو جیسے اَئِنَّكُمْ (فصلت) تو ❶ تحقیق مع الادخال اور ❷ تحقیق عدم ادخال تمام جگہ مطلقاً ہیں خواہ وہ سات مقامات ہوں جو امام شاطبیؒ نے مستثنیٰ کیے ہیں یا استفہام مکرر کے مواقع ہو۔ ان میں عدم ادخال بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ جو مقامات ہیں ان میں تحقیق مع الادخال، تحقیق عدم ادخال دونوں وجوہ پر شاطبیہ اور طیبۃ النشر متفق ہیں۔

اور اگر پہلا مفتوح اور ثانی مضموم ہو تو ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں۔

(۱) تسہیل مع الادخال بطریق شاطبیہ (۲) تحقیق مع الادخال بطریق شاطبیہ (۳) تحقیق عدم ادخال بطریق طیبہ۔

نوٹ: ضمہ والے ہمزہ کا بیان اگلے شعر میں ہوگا۔

(۱۷/۱۹۱) وَالْخُلْفُ حُزْ بِیْ لُذْ وَعَنْهُ اَوَّلَا ‖ كَشُعْبَةٍ وَّغَيْرُهُ امْدُدْ سَهِّلَا

ح ب ل

(ت) اور خُلف ابو عمرو۔ قالون اور ہشام کے لیے جمع کرلو۔ اور ہشام پہلے موقع میں شعبہ کی مانند ہیں اور اس کے علاوہ میں تم ادخال کرو اور تسہیل سے پڑھو۔

(ل) حُزْ جمع کرلو۔ لُذْ پناہ لینا۔ اُمْدُدْ مد کرو۔ سَهِّلَا تسہیل سے پڑھو۔

(ف) پہلا ہمزہ مفتوح اور دوسرا مضموم ہو تو امام ابو جعفر کے لیے ادخال الف ہے جبکہ ابو عمرو۔ قالون اور ہشام کے لیے خُلف یعنی ادخال الف اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ (آل عمران) ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ (ص) ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ (القمر) ءَاُشْهِدُوْا (الزخرف)

پہلے تین کلمات میں دو طرح کا اختلاف ہے (۱) ہمزہ ثانیہ کی تسہیل و تحقیق کا اختلاف (۲) ادخال اور عدم ادخال کا اختلاف پس اس میں تسہیل و تحقیق میں تو قراء کے دو فریق ہیں۔ (الف) نافع۔ مکی۔ ابو عمرو۔ ابو جعفر اور رویس پہلے تین کلمات میں تسہیل بالواؤ کرتے ہیں (ب) باقین کے لیے تحقیق ہے۔

پھر ادخال و عدم ادخال کو بھی ساتھ ملائیں تو قراء کے پانچ مذاہب سامنے آتے ہیں۔ (۱) ابو جعفر کے لیے ادخال مع تسہیل (۲) ابو عمرو کے لیے دو وجوہ (الف) ادخال مع تسہیل بطریق شاطبیہ و طیبہ (ب) عدم ادخال مع تسہیل بطریق شاطبیہ و طیبہ (۳) قالون کے لیے دو وجوہ (الف) ادخال مع تسہیل بطریق شاطبیہ (ب) ترک ادخال مع تسہیل بطریق طیبہ (۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸/۱۹۲) وَهَمْزَ وَصْلٍ مِّنْ كَآللّٰهُ اَذِنْ | اَبْدِلْ لِكُلٍّ اَوْ فَسَهِّلْ وَ اقْصُرَنْ

(ت) اور ہمزہ وصلی جیسے آللّٰهُ اَذِنَ جیسی مثالوں میں سب قراء کے لیے الف سے بدل دو یا پھر تسہیل اور قصر ضرور کرو۔

(ل) هَمْزَ وَصْلٍ ہمزہ وصلی۔ اَبْدِلْ بَدَلَ سے بدلنا۔ فَسَهِّلْ تسہیل کرنا۔ وَاقْصُرَنْ قصر کرنا۔

(ف) ہمزہ وصلی جیسے آللّٰهُ اَذِنَ۔ ءٰالذَّكَرَيْنِ۔ آلْئٰنَ وغیرہ میں سب قراء ابدال بالالف کرتے ہیں پھر تسہیل کرتے ہیں اور جب تسہیل کرتے ہیں تو ادخال نہیں کیا جاتا ہے اور قصر کرتے ہیں۔

نوٹ: حضرت ناظمؒ نے تسہیل کی صورت میں قصر تو بتلایا ہے اور ابدال کی صورت میں مد کا ذکر نہیں کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مد کا قاعدہ تو مشہور ہے کہ حرف مد کے بعد سکون ہو تو مد کرتے ہیں لہٰذا یہ ذکر نہ فرمایا جبکہ تسہیل کو بیان نہ کرنے کی صورت میں یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ ہمزہ کو جب الف کی مانند پڑھا اور اس کے بعد سکون ہے تو مد ہونا چاہیے یا نہیں اس شبہ کو ختم کرنے کے لیے بتایا کہ تسہیل میں قصر کریں گے کیونکہ مد کرنے کے لیے شرط ہے خالص حرف مدکی اور یہ خالص نہیں ہے۔

(۱۹/۱۹۳) كَذَا بِهِ السِّحْرُ ثَنَا حُزْ وَالْبَدَلْ | وَالْفَصْلُ مِنْ نَّحْوِ ءَ اَمِنْتُمْ خَطَلْ
ث ح

(ت) ایسے ہی ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے بِهِ آلسِّحْرُ میں ہمزتین تعریف والے ہیں تم انہیں محفوظ کرو ءَ اَمِنْتُمْ جیسی مثال میں ورش کے لیے دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلنا اور ادخال والوں کے لیے ان مواقع میں ادخال الف سے بین الہمزتین فصل کرنا خطا فاحش ہے۔

(ل) ثَنَا تعریف کرنا، حُزْ جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ اَلْفَصْلُ فیصلہ کرنا، جدائی ڈالنا۔ خَطَلْ بیہودہ بات، خطاء فاحش۔

(ف) علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جیسے آللّٰهُ۔ ءٰالذَّكَرَيْنِ وغیرہ میں تمام قراء کے لیے ابدال وتسہیل دو وجوہ ہیں ایسے ہی بِهِ آلسِّحْرُ (یونس) میں صرف امام ابوجعفر اور ابوعمرو بصری کے لیے ابدال وتسہیل ہے۔ جبکہ جہاں تین ہمزہ آرہے ہوں جیسے ءَ اَمِنْتُمْ۔ ءَ اٰلِهَتُنَا وغیرہ تو ان میں ورش کے لیے ہمزہ ثانی کا ابدال کرنا جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ میں کیا جاتا ہے یا ادخال کرنے والے حضرات قالون، ابوعمرو بصری، ہشام اور ابوجعفر کے لیے ان مواقع میں ادخال الف کے ذریعے دونوں ہمزوں میں فصل کرنا دونوں درست نہیں لہٰذا تین ہمزہ والے کلمات میں ادخال اور ابدال کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔

دراصل تیسرے ہمزہ کا ابدال تو پہلے ہی ہو چکا ہے اب جو دو ہمزہ متحرکہ ہیں ان میں ادخال کرنا درست نہ ہوگا ایسے ہی ہمزہ ثانیہ میں ابدال بھی جائز نہیں۔

(۲۰/۱۹۴) اَئِمَّةٌ سَهِّلْ اَوْ اَبْدِلْ حُطْ غِنَا | حِرْمٍ وَمُدَّ لَّاحَ بِالْخُلْفِ ثَنَا
ح غ حرم ل ث

(ت) اَئِمَّةٌ میں ابوعمرو، رویس، نافع، ابوجعفر اور مکی کے لیے تسہیل یا ابدال کرو۔ اور ہشام کے لیے بالخلف ادخال اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشام کے لیے آل عمران میں دو وجوہ ہیں (الف) تحقیق مع ادخال بطریق شاطبیہ وطیبہ (ب) تحقیق بلا ادخال بطریق شاطبیہ و طیبہ اور باقی دو مواقع یعنی ص اور القمر میں تسہیل مع ادخال بطریق شاطبیہ تیسری وجہ ہے (۵) ورش۔ مکی اور رویس کے لیے بلا ادخال تسہیل (۶) باقین کے لیے بلا ادخال تحقیق۔

جبکہ ءَ اُشْهِدُوْا (الزخرف) میں تفصیل اس طرح ہے کہ (۱) ابوجعفر کے لیے ءٗ اُشْهِدُوْا یعنی تسہیل مع ادخال الف۔ (۲) قالون کے لیے دو وجوہ (الف) ادخال مع تسہیل بطریق شاطبیہ وطیبہ (ب) عدم ادخال مع تسہیل بطریق شاطبیہ وطیبہ (۳) ورش کے لیے بلا ادخال تسہیل (۴) باقی قراء یعنی مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب کے لیے ایک ہمزہ اور شین مفتوحہ سے اَشَهِدُوْا۔ اب ہم ان وجوہ کو جدول کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

ہمزہ ثانی مفتوح:

تسہیل مع الادخال	تسہیل بلا ادخال	تحقیق مع الادخال	تحقیق بلا ادخال
بصری۔ قالون۔ ابوجعفر۔ (ہشام وجہ اوّل)	(ازرق وجہ اوّل) اصبهانی۔ رویس۔ مکی	(ہشام وجہ ثانی)	(ہشام وجہ ثالث) باقین

ازرق کے لیے دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کا ابدال بالالِف ہے اور اگر ابدال کے بعد حرف ساکن ہو تو مد لازم ہے جیسے ءَ اَشْفَقْتُمْ۔

ہمزہ ثانی مکسور:

تسہیل مع الادخال	تسہیل بلا ادخال	تحقیق مع الادخال	تحقیق بلا ادخال
بصری۔ قالون۔ ابوجعفر	مکی۔ رویس۔ (ورش دونوں طریق)	(ہشام وجہ اوّل)	(ہشام وجہ ثانی) باقین

ہمزہ ثانی مضموم:

تسہیل مع الادخال	تسہیل بلا ادخال	تحقیق مع الادخال	تحقیق بلا دخال
ابوجعفر (ابوعمرو۔ قالون وجہ اول) (ہشام کی ءَ اُنْزِلَ۔ ءَاُلْقِيَ میں وجہ اوّل	(بصری۔ قالون وجہ ثانی) مکی۔ رویس (ورش۔ دونوں طریق)	(ہشام کی ءَ اُنْزِلَ۔ ءَاُلْقِيَ۔ اَؤُنَبِّئُكُمْ میں وجہ دوم)	(ہشام کی ءَ اُنْزِلَ۔ ءَاُلْقِيَ۔ اَؤُنَبِّئُكُمْ میں وجہ سوم) باقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے بغیر خلف ادخال روشن ہے جبکہ ابوجعفر اَئِمَّةً کے دوسرے ہمزہ کو تسہیل سے پڑھنے والے بھی ہیں۔

(ل) حُطْ حَاطَ باب نَصَرَ سے گھیرنا۔ غِنًا استغنا۔ حِرْمٍ حرم والے یعنی نافع، ابوجعفر اور ابن کثیر مکی۔ لَاحَ باب نَصَرَ سے ظاہر ہونا، چمکنا۔ ثَنَا باب ضَرَبَ سے موڑنا۔

(ف) اَئِمَّةً میں دو وجوہ ہیں [۱] تسہیل ہمزہ ثانیہ [۲] ہمزہ ثانیہ کا ابدال بالیاء یعنی اَیِمَّةً اور یہ ابوعمرو۔ رویس، نافع اور مکی کا مذہب ہے۔

جبکہ ہشام کے لیے ① ادخال مع تحقیق اور ② عدم ادخال مع تحقیق دو وجوہ ہیں۔ اور امام ابوجعفر اَئِمَّةً (۱) ادخال مع التسہیل (۲) بلا ادخال ابدال۔ یاد رہے کہ ان کے لیے ابدال کی صورت میں ادخال الف نہیں ہے۔

(۲۱/۱۹۵) مُسَهِّلًا وَالْاَصْبَهَانِیْ بِالْقَصَصْ فِی الثَّانِ وَالسَّجْدَةِ مَعَهُ الْمَدُّ نَصْ

(ت) (مُسَهِّلًا کا ترجمہ ہو چکا) اور اصبهانی نے القصص کے دوسرے اَئِمَّةً میں اور الم السجدہ کے اَئِمَّةً میں تسہیل مع الادخال واضح بیان کیا ہے۔

(ل) مُسَهِّلًا تسہیل سے پڑھنے والے فِی الثَّانِ دوسرے میں۔ اَلْمَدُّ مد کرنا۔ نَصْ واضح بیان کرنا۔

(ف) اصبهانی سورۃ القصص کے دوسرے موقع وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً میں اور الم السجدہ کے اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ ان دونوں مقامات میں تسہیل مع ادخال الف کرتے ہیں۔ پس اَئِمَّةً کے پانچ مقامات التوبہ۔ الانبیاء۔ القصص (دو جگہ) اور الم السجدہ میں تفصیل اس طرح ہے۔

① قالون، ازرق، مکی، بصری اور رویس کے لیے [۱] بلا ادخال تسہیل [۲] ہمزہ ثانیہ کا ابدال بالیاء۔

② ابن ذکوان۔ کوفیین اور روح کے لیے بلا ادخال تحقیق۔

③ ہشام کے لیے [۱] تحقیق مع الادخال اور [۲] تحقیق بلا ادخال۔

④ ابوجعفر کے لیے ❶ تسہیل مع الادخال اور ❷ ابدال بالیاء۔

⑤ اصبهانی کے لیے القصص موقع ثانی اور الم السجدہ میں ❶ تسہیل مع الادخال اور ❷ ابدال بالیاء ہے اور بقایا تین مواقع التوبہ۔ الانبیاء اور القصص کے پہلے موقع میں [۱] تسہیل بلا ادخال اور [۲] ابدال بالیاء ہے۔

(۲۲/۱۹۶) ءَاَنْ كَانَ اَعْجَمِیٌّ خُلْفُ مُلِّيَا وَالْكُلُّ مُبْدِلٌ كَاَسْىٖ اُوْتِيَا

(ت) ءَاَنْ كَانَ اور ءَاَعْجَمِیٌّ میں ابن ذکوان کے لیے خلف بھر دیا گیا ہے۔ اور اُسِی۔ اُوْتِیَ جیسے کلمات میں تمام قراء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرنے والے ہیں۔

(ل) مُلِيًا مَلًا باب فَتَحَ سے بھرنا۔ مُبْدِلٌ بَدَلَ سے بدلنے والا۔ خُلْفٌ خلف والے ہیں۔

(ف) ءَ اَنْ كَانَ (القلم) اور ءَ اَعْجَمِيٌّ (فصلت) میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ① تسہیل مع ادخال اور ② تسہیل بلا ادخال یاد رہے کہ ابن ذکوان کے لیے ان کلمات کا استفہام اور تسہیل پہلے بھی بیان ہوئی ہے یہاں ادخال کا اختلاف بیان کیا گیا ہے۔

(ط) ابن ذکوان کے لیے ءَ اَنْ كَانَ تسہیل مع الادخال بطریق طیبہ ہے اور تسہیل بلا ادخال بطریق شاطبیہ ہے۔ اسی طرح ءَ اَعْجَمِيٌّ میں بھی تسہیل مع الادخال بطریق طیبہ ہے اور تسہیل بلا ادخال بطریق شاطبیہ ہے۔

جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ قطعی جمع ہوں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو جیسے اٰسٰى۔ اٰمَنَ اور اُوْتِيَ۔ اُوْتُمِنَ۔ اِيْمَانًا۔ اِيْتِ جیسے کلمات تو ان میں ہمزہ ثانی میں سب قراء عشرہ پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق ابدال کرتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كِلْمَتَيْنِ (٦)

١/١٩٧	اَسْقَطَ الْاُوْلٰى فِي اتِّفَاقٍ زِنْ غَدَا	خُلْفُهُمَا حُزْ وَبِفَتْحٍ بِنْ هُدٰى
	ز غ	ح ب ھ

(ت) دو کلموں کے دو ہمزہ متفق الحرکت ہوں تو پہلا ہمزہ قنبل اور رویس بالخلف اور ابوعمرو نے بغیر خُلف حذف کیا ہے اور مفتوحتین کی صورت میں قالون و بزی کے لیے بھی ہمزہ اولی کو حذف کرنے میں ہدایت کو ظاہر کردو۔

(ل) اَسْقَطُ سَقَطَ باب نَصَرَ سے ساقط ہونا، گرنا، حذف کرنا۔ اِتِّفَاقٍ اِتَّفَقَ سے متفق ہونا۔ زِنْ وَزَنَ سے اندازہ کرنا، جانچنا، وزن کرنا۔ غَدَا بمعنی صَارَ ہونا۔ حُزْ جمع کرنا۔ بِنْ بَانَ سے بیان کرنا، ظاہر کرنا۔ هُدٰى ہدایت۔

(ف) دو کلموں کے دو ہمزوں پر ایک جیسی حرکات ہوں جیسے جَآءَ اَحَدٌ۔ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ اور اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ تو امام ابوعمرو بصری ان تمام مواقع میں پہلے ہمزہ کو حذف کریں گے جبکہ قنبل اور رویس کے لیے متفق الحرکتین مواقع میں پہلے ہمزہ کا حذف اور اثبات دونوں وجوہ ہیں۔

اور اگر دو کلموں کے دونوں ہمزہ مفتوح ہوں تو قالون اور بزی کے لیے ایسے موقع پر پہلے ہمزہ کا حذف ہے۔

(ط) دو کلموں کے دو ہمزہ متفق الحرکت ہوں تو پہلے ہمزہ کا حذف قنبل اور رویس کے لیے بطریق طیبہ ہے۔ حذف ہمزہ کے بعد قنبل قصر کریں گے اور رویس کے لیے قصر یا توسط ہے۔ قنبل کے لیے بطریق شاطبیہ تسہیل بین بین اور ابدال حرف مد سے ہے جبکہ رویس کے لیے بطریق درہ دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲/۱۹۸) وَسَهَّلَا فِي الْكَسْرِ وَالضَّمِّ وَفِيْ | بِالسُّوْءِ وَالنَّبِيْءِ الِادْغَامُ اصْطُفِيْ

(ت) دونوں ہمزہ مکسور یا مضموم ہوں تو ہمزہ اولی کو تسہیل سے قالون اور بزی نے پڑھا ہے اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا اور النَّبِیْٓءِ اِنْ میں ادغام منتخب کیا گیا ہے۔

(ل) سَهَّلَا تسہیل سے پڑھا۔ اصْطُفِيْ اِصْطَفٰی سے پسند کرنا، چننا، منتخب کرنا۔

(ف) قالون اور بزی جب دوکلموں کے دونوں ہمزہ مکسور یا مضموم ہوں گے تو پہلے ہمزہ کو تسہیل سے پڑھتے ہیں۔ اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا (یوسف) میں قالون اور بزی کے لیے ادغام بھی ہے۔ جبکہ سورۃ الاحزاب کے دو مواقع لِلنَّبِیْٓءِ اِنْ اور بُیُوْتَ النَّبِیْٓءِ اِلَّا میں صرف قالون کے لیے ادغام ہے۔ پس اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں قالون کے لیے وصلاً تسہیل اور ادغام ہے۔ جبکہ وقفاً ادغام کے بغیر تحقیق ہمزہ سے ہے۔ یعنی بِالسُّوْٓءِ اور باقی دوکلموں لِلنَّبِيِّ اِنْ اور بُیُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا ادغام اور تسہیل دو وجوہ قالون کے لیے ہیں اور قالون کے لیے وقفاً تحقیق ہمزہ ہے جبکہ بزی کے لیے ان دوکلمات میں حالین میں ہمزہ کے بغیر یاء مشددہ سے لِلنَّبِيِّ اور النَّبِيِّ ہے۔

(۳/۱۹۹) وَسَهَّلَ الْأُخْرٰى رُوَيْسٌ قُنْبُلٌ | وَرْشٌ وَّثَامِنٌ وَّقِيْلَ تُبْدَلُ

(ت) اور ہمزہ ثانیہ میں تسہیل سے رویس۔ قنبل۔ ورش اور آٹھویں امام ابوجعفر نے پڑھا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہمزہ ثانیہ کا ابدال بھی حرف مد سے قنبل اور ازرق کے لیے کیا جاتا ہے۔

(ف) ہمزتین من کلمتین کی تینوں متفق الحرکت صورتوں میں رویس قنبل ورش اور ابوجعفر ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھتے ہیں۔ - جبکہ قنبل اور ازرق کے لیے حرف مد سے بدل کر ابدال بھی ہے۔

(۴/۲۰۰) مَدًّا زَكَا جُوْدًا وَّعَنْهُ هٰٓؤُلَا | اِنْ وَّالْبِغَا اِنْ كَسْرَ يَاءٍ اَبْدِلَا

(ت) (مَدًّا زَكَا جُوْدًا کا ترجمہ ہوگیا) اور ازرق سے نقل کرکے هٰٓؤُلَآءِ اِنْ اور الْبِغَآءِ اِنْ میں وجہ ثالثہ کے مطابق ہمزہ ثانیہ کو یاء مکسور سے ضرور بدل دو۔

(ل) شعر نمبر ۱۹۹ تُبْدَلُ بَدَلَ سے بدلنا۔ زَكَا زَكّیٰ سے بڑھنا، زیادہ ہونا۔ جُوْدًا سخاوت کرنا، اشاعت کرنا، پھیلانا۔

(ف) اب تک کے چار اشعار میں درج ذیل مسائل معلوم ہوئے۔

﴿الف﴾ قنبل کے لیے ❶ حذف ہمزہ اولی ❷ تسہیل ہمزہ ثانیہ اور ❸ ہمزہ ثانیہ کا حرف مد سے ابدال۔

﴿ب﴾ رویس کے لیے ① حذف ہمزہ اولی ② تسہیل ہمزہ ثانیہ

﴿ج﴾ ازرق کے لیے ❶ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل ❷ ہمزہ ثانیہ کا حرف مد سے ابدال جبکہ ❸ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہمزہ ثانیہ کا ابدال بالیاء۔

﴿د﴾ اصبہانی اور امام ابوجعفر کے لیے (ا) ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہے لیکن یاد رہے کہ اصبہانی کے لیے ہمزہ ثانیہ کا ابدال نہیں ہے پس اصبہانی تسہیل میں ازرق کے موافق ہیں۔

﴿ھ﴾ امام ابوعمرو بصری کے لیے ہمزہ اولی کا حذف ہے۔

﴿ز﴾ قالون اور بزی کے لیے مفتوحتین میں ہمزہ اولی کا حذف جبکہ مکسورتین اور مضمومتین میں ہمزہ اولی کی تسہیل ہے جبکہ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا اور النَّبِیِّٓ ءِ اِلَّا اور لِلنَّبِیِّٓ ءِ اِنْ میں ① تسہیل اور ان تینوں کلمات میں ② ہمزہ اولی کا ابدال اور تیسری وجہ ہمزہ اولیٰ کا ادغام یہ قالون کے لیے ہے جبکہ بزی کے لیے ان تینوں کلموں میں سے پہلے میں تو تینوں وجوہ ① تسہیل ② ابدال اور ③ ادغام ہیں اور بعد کے دو کلموں میں دو وجوہ I تسہیل اور II ابدال ہی ہیں۔ کیونکہ اَلنَّبِیِّ اور لِلنَّبِیِّ میں بزی پہلے ہی یاء کو مشدد پڑھتے ہیں۔

﴿ح﴾ جبکہ شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور روح کے لیے دونوں ہمزوں میں تحقیق ہے۔

٥/٢٠١	وَعِنْدَ الِاخْتِلَافِ الْاُخْرٰى سَهِّلَنْ	حِرْمٌ حَوٰى غِنًا وَّمِثْلُ السُّوْءُ اِنْ
		حرم ح غ

(ت) اور مختلف الحرکت ہونے کے وقت حرمیین۔ ابوعمرو اور رویس نے ہمزہ ثانیہ کو تخفیف سے پڑھنا جمع کر لیا ہے اور اَلسُّوْٓءُ اِنْ جیسی مثالوں میں ہمزہ ثانیہ واؤ سے بدل جائے گا یا تسہیل بالیاء پڑھا جائے گا۔

(ل) عِنْدَ الْاِخْتِلَافِ الْاُخْرٰى دو مختلف ہونے کے وقت۔ سَهِّلَنْ تسہیل سے پڑھنا، تخفیف سے پڑھنا۔ حَوٰی باب ضَرَبَ سے جمع کرنا، گھیرنا۔

(ف) دو کلموں کے دو ہمزہ اگر مختلف الحرکت ہوں تو اس کی پانچ صورتیں ہیں جو قرآن میں موجود ہیں۔

① ہمزہ اولی مضموم ثانی مکسور جیسے يَشَآءُ اِلٰی۔ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ۔

② ہمزہ اولی مکسور ثانی مفتوح جیسے هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی۔ مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً۔

③ ہمزہ اولی مضموم ثانی مفتوح جیسے لَوْنَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ۔ اَلْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ۔

④ ہمزہ اولی مفتوح ثانی مضموم جیسے كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً۔

⑤ ہمزہ اولی مفتوح ثانی مکسور جیسے تَفِيْٓءَ اِلٰی۔ جَآءَ اِخْوَةُ۔

پس ان پانچوں صورتوں میں نافع، ابوجعفر، مکی، بصری اور رویس ہمزہ ثانیہ کو تخفیف سے پڑھتے ہیں اور تخفیف سے مراد تسہیل اور ابدال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بالترتیب ان پانچوں صورتوں کو بیان فرماتے ہیں کہ اگر پہلا ہمزہ مضموم اور دوسرا مکسور ہو جیسے اَلسُّوْٓءُ اِنْ تو اس میں دو وجوہ ہیں ❶ ابدال بالواؤ جیسے اَلسُّوْٓءُ وِنْ ❷ تسہیل کالیاء۔

٦/٢٠٢	فَالْوَاوُ اَوْ كَالْيَا وَكَالسَّمَاءِ اَوْ	تَشَاءُ اَنْتَ فَبِا لِاِبْدَالِ وَعَوْا

ت (فَالْوَاوُ اَوْ كَالْيَا کا ترجمہ ہوگیا) اور اَلسَّمَآءِ اَوِ ئْتِنَا اور تَشَآءُ اَنْتَ جیسے کلمات میں انہی حضرات کے لیے ابدال کو قبول کیا گیا ہے۔

ل فَبِالْاِبْدَالِ ابدال کے ساتھ۔ وَعَوْا وَعٰی یَعِیْ باب ضَرَبَ سے جمع کرنا، قبول کرنا، غور کرنا، یاد کرنا وغیرہ۔

ف جبکہ پہلا ہمزہ مکسور اور دوسرا مفتوح ہو جیسے مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ئْتِنَا اور پہلا ہمزہ مضموم اور دوسرا مفتوح ہو جیسے مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ جیسے کلمات کو مِنَ السَّمَآءِ یَوْتِنَا اور مَنْ تَشَآءُ وَنْتَ پڑھا جائے گا یعنی ابدال بالیاء یا بالواؤ ہوگا۔

پس اس میں تین اقسام کو بیان فرمایا اور بقایا دو اقسام کا اوپر بتلا دیا کہ اس میں نافع۔ مکی۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور رویس کے لیے تسہیل اور ابدال ہے۔

پس صورت حال اس طرح ہے کہ ان حضرات کے لیے درج ذیل مذاہب ہیں۔

1. پہلا مضموم دوسرا مکسور اس میں ہمزہ ثانیہ میں (ا) ابدال اور (۲) تسہیل ہے۔
2. پہلا مکسور دوسرا مفتوح اس میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالیاء ہے۔
3. پہلا مضموم دوسرا مفتوح اس میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواؤ ہے
4. پہلا مفتوح دوسرا مکسور اس میں ہمزہ ثانیہ تسہیل کالیاء ہے۔
5. پہلا مفتوح دوسرا مضموم اس میں ہمزہ ثانیہ تسہیل کالواؤ ہے۔

باقین یعنی شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور روح دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ:...... دونوں ہمزوں کی حرکات مختلف ہونے کی صورت میں تمام رواۃ اور جملہ طرق متفق ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ (۲٦)

١/٢٠٣	وَكُلُّ هَمْزٍ سَاكِنٍ اَبْدِلْ حِذَا	خُلْفٍ سِوٰى ذِى الْجَزْمِ وَالْاَمْرِ كَذَا

ت ابوعمرو بصری کے لیے تمام ہمزہ ساکنہ کا حرف مد سے ابدال بالخلف پیروی کرنے والا ہے سوائے جزم اور امر کی وجہ سے ساکن ہونے والوں کے، ایسے ہی......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) كُلُّ هَمْزٍ سَاكِنٍ ہر ساکن ہمزہ۔ اَبْدِلْ ابدال کر، بدل دے۔ حِذَا خُلْفٍ خلف کی پیروی کرنے والا۔ سِوٰى ذِي الْجَزْمِ وَالْأَمْرِ سوائے جزم اور امر والے کلمات کے۔

(ف) ہر ہمزہ ساکنہ چاہے وہ فاء کلمہ میں ہو یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں پس انہیں ابوعمرو بصری بالخلف پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدلتے ہیں جیسے يُؤْتِيْ۔ فَاْذَنُوْا۔ جِئْتَ۔ يُؤْفَكُوْنَ۔ شَاْنٌ۔ يَاْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ ائْتُوْا وغیرہ۔ ان کلمات میں ابوعمرو کے دونوں راویوں کے لیے تحقیق اور ابدال دونوں وجوہ ہیں۔

بطریق شاطبیہ ایسے ہمزہ ساکنہ میں صرف سوسی ابدال کرتے ہیں اور دوری بصری کے لیے تحقیق ہمزہ ہے۔ مگر بطریق طیبہ دوری کے لیے بھی ابدال ہے اور سوسی کا ابدال دونوں طریق سے ہے۔

موانع ابدال پانچ ہیں (۱) امر کی وجہ سے ہمزہ کا سکون (۲) جازم کی وجہ سے ہمزہ کا سکون اور یہ دونوں بیان ہو چکے ہیں (۳) ایک لغت کا ابدال کی وجہ سے دوسری لغت سے بدل جانا (۴) التباس کا لزوم (۵) ابدال کرنے سے ثقل کا پیدا ہونا اور ان تینوں کا بیان اگلے شعر میں آ رہا ہے۔

پس وہ ہمزات جو جازم یا امر کی وجہ سے ساکن ہونے والے کلمات ہیں ان میں ابوعمرو کے لیے تحقیق ہی ہے جیسے تَسُؤْ۔ نَشَاْ۔ وَيُهَيِّئْ۔ نُنْسِئْهَا۔ اَنْبِئْهُمْ۔ نَبِّئْ۔ اَرْجِئْهُ۔ اِقْرَاْ وغیرہ۔

۲/۲۰۴	مُؤْصَدَةٌ	رِئْيًا	وَتُئْوِيْ	وَلِفَا	فِعْلٍ سِوَى الْاِيْوَاءِ الْاَزْرَقُ اقْتَفٰى

(ت) مُؤْصَدَةٌ۔ رِئْيًا اور تُئْوِيْ میں بھی ابدال نہیں اور ازرق نے فِعْلٍ کے فاء کلمہ والے ہمزہ ساکنہ میں ابوعمرو کی اتباع کی ہے ماسوا اِيْوَا کے مادہ والے کلمات کے۔

(ل) فِعْلٍ سِوَى الْاِيْوَاءِ سوائے اِيْوَا فعل کے۔ اِقْتَفٰى پیروی کرنا۔

(ف) امام ابوعمرو بصری مُؤْصَدَةٌ۔ رِئْيًا اور تُئْوِيْ۔ تُئْوِيْهِ۔ بَارِئِكُمْ جیسے کلمات میں بھی ابدال نہیں کرتے بلکہ ان کے لیے ایسے کلمات میں صرف تحقیق ہے پس مُؤْصَدَةٌ میں تو اس لیے ابدال نہیں کہ یہ مہموز ہے اور ابدال کرنے سے معتل ہو جائے گا اور دوسرا لغت ہو جائے گا۔ اور رِئْيًا میں ابدال کرنے سے رِيًّا مضاعف کے مشابہ ہو جائے گا اور تُئْوِيْ وغیرہ میں ابدال کرنے سے اجتماع مثلین کی وجہ سے ثقل ہو جائے گا۔ جبکہ ایسا ہمزہ ساکنہ جو فعل یا شبہ فعل میں حروف اصلیہ کے اعتبار سے فاء کلمہ کی جگہ پر ہو تو ایسے موقع پر ازرق بھی ابدال کرنے میں ابوعمرو کے موافق ہیں مگر یاد رہے کہ ازرق کے لیے صرف ابدال ہے۔

اسی طرح اِيْوَاءِ کے مادہ سے مشتق کلمات جیسے اَلْمَاْوٰى۔ فَاْوٗا۔ تُئْوِيْ وغیرہ میں ازرق ابدال نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کے لیے تحقیق ہمزہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اَلْاِیْوَاءِ کا کلمہ تو قرآن کریم میں نہیں ہے مگر اس کے مشتق کلمات ہیں جو کہ تقریباً سات ہیں ❶ مَاْوٰہُ ❷ مَاْوٰھُمْ ❸ مَاْوٰکُمْ ❹ فَاْوٗا ❺ تُؤْوِی ❻ تُؤْوِیْهِ ❼ اَلْمَاْوٰی۔

وَالْاَصْبَهَانِی مُطْلَقًا لَّا کَاْسٌ	وَلُؤْلُؤًا وَّ الرَّاْسُ رِئْيًا بَاْسُ	۳/۲۰۵

(ت) اور اصبھانی نے مطلقا ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال کیا ہے مگر کَاْسٍ۔ وَلُؤْلُؤًا اور اَلرَّاْسُ۔ رِئْيًا اور بَاْسٍ میں ابدال نہیں ہے۔

(ف) شعر کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ اصبھانی فاء عین اور لام کلمات والے تمام ہمزہ ساکنہ میں ابدال کرتے ہیں اور اس کے غیر کے کلمات خواہ اسم میں ہو یا فعل کلمہ مجزوم ہو یا امر یا اِیْوَاءٌ والے کلمات ہوں وہ سب اس حکم میں شامل ہیں۔

مگر اصبھانی کے لیے کَاْسٍ کَاْسًا منصوب ہو یا مجرور ہو۔ لُؤْلُؤًا۔ لُؤْلُؤٌ۔ اَللُّؤْلُؤُ۔ یعنی نکرہ ہو یا معرفہ ہو، مرفوع ہو یا منصوب ہو۔ الرَّاْسُ۔ رَاْسِهٖ۔ رَاْسِیْ یعنی مرفوع ہو یا غیر مرفوع وَرِئْيًا (مریم) بَاْسٌ۔ بَاْسًا۔ اَلْبَاْسِ۔ بِالْبَاْسَآءِ معرفہ ہو یا نکرہ۔ مرفوع ہو یا غیر مرفوع ان سب کلمات میں تحقیق ہمزہ ہے۔

نوٹ: رُؤْیَا جس طرح بھی آئے اس میں اصبھانی کے لیے ابدال ہے۔

تُؤْوِی وَمَا يَجِیْءُ مِنْ نَّبَاْتُ	هَيِّئْ وَجِئْتُ وَكَذَا قَرَاْتُ	۴/۲۰۶

(ت) تُؤْوِی اور وہ کلمات جو نَبَاْتُ۔ هَيِّئْ اور جِئْتُ سے اور ایسے ہی قَرَاْتُ سے مشتق آتے ہیں۔

(ل) يَجِیْءُ جَآءَ باب ضَرَبَ سے آنا، لانا۔ کَذَا اسی طرح۔

(ف) یعنی اصبھانی تُؤْوِی۔ تُؤْوِیْهِ اور نَبَاْتُ۔ نَبَّاْتُكُمَا۔ هَيِّئْ۔ يُهَيِّئْ۔ جِئْتُ۔ جِئْتَمْ۔ جِئْتُمُوْنَا۔ اَجِئْتَنَا اور قَرَاْتُ۔ قَرَاْنٰهُ۔ اِقْرَاْ وغیرہ جیسے تمام کلمات میں ابدال نہیں کرتے بلکہ تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ:...... حضرت ناظمؒ نے اس شعر میں اصبھانی کے لیے افعال میں سے مستثنیات بیان کیے ہیں اور پچھلے شعر میں اصبھانی ہی کے لیے اسماء میں سے مستثنیات بیان کیے تھے۔

وَالْكُلَّ ثِقْ مَعْ خُلْفِ نَبِّئْنَا وَلَنْ	يُبْدَلَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ اِذَنْ	۵/۲۰۷

(ت) اور تم تمام ہمزہ ساکنہ میں ابوجعفر کے لیے ابدال پر اعتماد رکھو اور نَبِّئْنَا میں ان کے خلف کے ساتھ ابدال ہے اور اَنْبِئْهُمْ اور نَبِّئْهُمْ کے ہمزات کو ہرگز بدلا نہیں جائے گا۔

(ل) ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد رکھنا۔ مَعْ خُلْفِ خلف کے ساتھ۔ لَنْ يُبْدَلُ بَدَلَ سے نفی تاکید وَلَنْ ہرگز نہ بدلنا۔ اِذَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بھی۔

(ف) ابوجعفر تمام ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں اور اس میں ابوعمرو بصری اور اصبہانی کے وہ کلمات بھی شامل ہیں جن میں وہ ابدال نہیں کرتے ہیں۔لیکن نَبِّئْنَا (یوسف علیہ السلام) میں امام ابوجعفر کے لیے ابدال اور تحقیق دونوں وجوہ ہیں اس میں ابدال بطریق درہ ہے اور تحقیق بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ اَنْبِئْهُمْ اور نَبِّئْهُمْ میں ابوجعفر کے لیے ابدال نہیں ہے بلکہ تحقیق ہے۔اور لفظ تُؤْوِیْ میں ابوجعفر ابدال تو کریں گے مگر واؤ کا واؤ میں ادغام نہیں کریں گے۔

اسی طرح یَشَإِ اللّٰهُ وغیرہ میں وقفاً ابوجعفر اور اصبہانی کے لیے ابدال ہے اور نَبِّئْ میں بھی ابوجعفر کے لیے ابدال ہے۔ صورت حال کچھ یوں بنی کہ اصبہانی اور ابوجعفر کے لیے ہمزہ واحدہ میں ابدال، ابوعمرو بصری کے لیے ابدال بالخلف۔ازرق کے لیے صرف فاء کلمہ والے ہمزہ ساکنہ میں اپنی مستثنیات کے ساتھ ابدال ہے۔اور باقین کے لیے ہر جگہ اور ازرق کے لیے عین و لام کلمہ والے ہمزہ ساکنہ میں تحقیق ہے۔مگر اس اصول سے ہٹ کر یہ تحقیق کرنے والے حضرات بھی بعض مواقع پر ابدال کریں گے جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

٦ / ٢٠٨	وَافَقَ فِیْ مُؤْتَفِكٍ بِالْخُلْفِ بَرْ (ب)	وَالذِّئْبُ جَانِیْهِ (ج) رَوٰی (روی) اللُّؤْلُؤْ صَرْ (ص)

(ت) وَالْمُؤْتَفِكٰتُ میں قالون نے بالخلف ابدال کرنے والوں کی موافقت کی ہے اور اَلذِّئْبُ میں ازرق۔کسائی اور خلف العاشر نے بلا خلاف ابدال روایت کیا ہے۔اَللُّؤْلُؤُ میں شعبہ نے ابدال کو ذہن میں محفوظ کرلیا ہے۔

(ل) وَافَقَ باب مفاعلہ سے باہمی موافقت کرنا۔ بَرْ بَرٌّ سے نیک اور فرمانبردار ہونا۔ جَانِیْهِ میوہ چکھنے والا، جَنٰی باب ضَرَبَ سے ہے درخت سے پھل چننا۔رَوٰی باب ضَرَبَ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ صَرْ صَرٌّ باب ضَرَبَ سے آواز سے چلانا، یاصَرٌّ باب نَصَرَ سے تھیلی کا منہ بند کرنا۔

(ف) وَالْمُؤْتَفِكٰتُ (التوبہ۔الحاقہ) اور وَالْمُؤْتَفِكَةَ (النجم) میں قالون بھی بالخلف ابدال کرتے ہیں یعنی ان کے لیے دو وجوہ ہیں ابدال اور تحقیق۔اس کلمہ میں قالون کے لیے ابدال بطریق طیبہ اور تحقیق بطریق شاطبیہ ہے۔جبکہ ورش (ہر دو طرق) اور ابوجعفر کے لیے ابدال۔مکی،شامی۔کوفیین اور یعقوب کے لیے تحقیق اور ابوعمرو کے لیے بھی ابدال اور تحقیق ہے جبکہ اَلذِّئْبُ (یوسف) میں ازرق۔کسائی اور خلف العاشر کے لیے ابدال ہے۔پس اس میں ورش (ہر دو طرق) کسائی۔ابوجعفر اور خلف العاشر کے لیے ابدال ابوعمرو کے لیے خلف اور باقین کے لیے تحقیق ہے۔

اَللُّؤْلُؤِ۔ لُؤْلُؤٌ یعنی یہ کلمہ چاہے معرفہ ہو یا نکرہ اس میں شعبہ نے ہمزہ ساکنہ کو بالابدال پڑھنے والوں کی موافقت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پس اس میں اصبہانی۔ شعبہ اور ابوجعفر کے لیے ابدال۔ ابوعمرو کے لیے خلف اور باقین کے لیے تحقیق ہے۔

(۷/۲۰۹) وَبِئْسَ بِئْرٍ جُدْ وَرُءْيَا فَادَّغِمْ ۔۔۔ كُلًّا ثَنَا رِئْيًا بِهِ ثَاوٍ مُّلِمْ
(ج ۔ ث ۔ ب ث م)

(ت) اور بِئْسَ۔ بِئْرٍ میں ازرق نے بھی ابدال کیا ہے اور رُءْيَا کے سب کلمات میں قابل تعریف ابوجعفر کے لیے حالین میں ابدال وادغام کرو۔ رِئْيًا میں قالون۔ ابوجعفر۔ ابن ذکوان کے لیے ابدال مقیم ہونے والا اور نازل ہونے والا ہے۔

(ل) جُدْ جَادَ باب نَصَرَ سے سخاوت کرنا، سخی ہونا۔ فَادَّغِمْ ادغام کرنا۔ ثَنَا تعریف کرنا۔ ثَاوٍ ثَوٰی سے مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ مُلِمْ مُلِمٌّ بمعنی نازل، نازل ہونے والا۔

(ف) بِئْسَ۔ بِئْسَمَا اور بِئْرٍ میں ازرق ابدال کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ بِئْسَ۔ الذِّئْبُ۔ بِئْرٍ کلمات میں ازرق اور اصبہانی دونوں کے لیے ابدال ہے۔

امام ابوجعفر رُءْيَا۔ الرُّءْيَا۔ لِلرُّءْيَا۔ رُءْيَاكَ۔ رُءْيَايَ جیسے تمام کلمات میں حالین میں ابدال کرتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں اور پھر واؤ کا یاء میں ادغام کرتے ہیں یعنی رُيَّا۔ الرُّيَّا۔ لِلرُّيَّا۔ رُيَّاكَ۔ رُيَّايَ وغیرہ اور وَرِئْيًا (مریم) کو قالون۔ ابوجعفر اور ابن ذکوان حالین میں ابدال بالیاء مع الادغام سے وَرِيًّا پڑھتے ہیں۔

(۸/۲۱۰) مُؤْصَدَةٌ بِالْهَمْزِ عَنْ فَتًى حِمَا ۔۔۔ ضِئْزٰى دَرٰى يَأْجُوجَ مَأْجُوجَ نَمَا
(ع فتی حما ۔ د ن)

(ت) مُؤْصَدَةٌ حفص، حمزہ، خلف العاشر، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے تحقیق ہمزہ سے محافظت کیا گیا ہے اور ضِئْزٰى کو مکی نے تحقیق سے پڑھا ہے۔ يَأْجُوجَ مَأْجُوجَ عاصم نے ہمزہ کو بالتحقیق نقل کیا ہے۔

(ل) بِالْهَمْزِ ہمزہ کے ساتھ۔ عَنْ فَتًى حِمَا نوجوان محافظ سے، محافظ نوجوان قاری سے۔ دَرٰى باب ضَرَبَ سے جاننا، معلوم کرنا۔

(ف) مُؤْصَدَةٌ کو حفص، حمزہ، خلف العاشر، ابوعمرو اور یعقوب نے بالتحقیق اور باقین نے ابدال واؤ سے مُوْصَدَةٌ پڑھا ہے۔

ضِئْزٰى (نجم) کو ابن کثیر مکی بالہمز اور باقین نو آئمہ ابدال بالالف کرتے ہوئے ضِيْزٰى پڑھتے ہیں۔

اسی طرح يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ کو امام عاصم ہمزہ کے ساتھ بالتحقیق پڑھتے ہیں اور باقین نو ائمہ ابدال بالالف کرتے ہوئے يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ پڑھتے ہیں۔

ہمزہ متحرکہ کا ابدال:

(۹/۲۱۱) وَالْفَاءَ مِنْ نَّحْوِ يُؤَدِّهٖ اَبْدَلُوْا ۔۔۔ جُدْ ثِقْ يُؤَيِّدْ خُلْفُ خُذْ وَيُبْدَلْ
(ج ث ۔ خ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور ہمزہ فاءکلمہ میں ہو جیسے یُؤَدِّہٖ وغیرہ تو ازرق اور ابو جعفر نے ابدال کیا ہے۔ یُؤَیِّدُ میں ابن وردان کے لیے خُلف ہے۔

(ل) جُدْ سخی رہ۔ ثِقْ اعتماد کر۔ خُذْ لے لے، پکڑ لے۔ یُبْدَلُ اَبْدَلَ یُبْدِلُ اَبْدَالَ مضارع مجہول سے، بدلا جاتا ہے۔

(ف) فاءکلمہ میں آنے والا ہمزہ متحرکہ جیسے یُؤَدِّہٖ۔ مُؤَجَّلًا۔ یُؤَاخِذُ۔ اَلْمُؤَلَّفَةِ وغیرہ میں جب فاءکلمہ میں بعد الضم ہمزہ مفتوح ہو تو ازرق اور ابو جعفر اس میں ابدال بالواؤ کرتے ہیں۔ یعنی یُوَدِّہٖ۔ مُوَجَّلًا۔ یُوَاخِذُ۔ اَلْمُوَلَّفَةِ اور یہ ازرق اور ابو جعفر کے لیے ایک مستقل قاعدہ ہے۔

جبکہ یُؤَیِّدُ (آل عمران) کو ابن وردان خُلف سے پڑھتے ہیں یعنی تحقیق ہمزہ جو بطریق درہ ہے اور یُوَیِّدُ ابدال بالواؤ جو بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ:...... اس ابدال کی تین شرائط ہیں۔

(1) ہمزہ مفتوح ہو (2) فاءکلمہ میں ہو (3) ماقبل ضمہ ہو جیسے مُؤَذِّنٌ سے مُوَذِّنٌ۔ یُؤَیِّدُ سے یُوَیِّدُ۔

وَیُبْدَلُ سے اصبھانی کا مذہب شروع ہوگا جو اگلے شعر میں بیان ہوگا۔ مفہوم مخالف یہ ہوا کہ باقین کے لیے ان کلمات میں تحقیق ہے۔

(١٠ / ٢١٢) لِلْاَصْبَهَانِي مَعْ فُؤَادِ اِلَّا | مُؤَذِّنٌ وَّاَزْرَقٌ لِّيَلَّا

(ت) اور اصبھانی بھی ہر ایسی جگہ ابدال کرتے ہیں اور فُؤَادُكَ وغیرہ میں بھی ابدال کرتے ہیں مگر مُؤَذِّنٌ میں ان کے لیے ابدال نہیں اور ازرق نے لِئَلَّا میں ابدال کیا ہے۔

(ف) اصبھانی بھی ازرق کی طرح ہر اس جگہ ہمزہ مفتوحہ کا ابدال بالواؤ کرتے ہیں جو فاءکلمہ میں ہو جیسے یُوَیِّدُ۔ اَلْمُوَلَّفَةِ وغیرہ اور فُؤَادَ والے کلمات جیسے فُؤَادَكَ (ہود علیہ السلام۔ الفرقان) اَلْفُؤَادُ (الاسراء۔ النجم) فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰى (القصص) میں بھی اصبھانی ابدال بالواؤ کرتے ہیں حالانکہ یہ عین کلمہ میں واقع ہمزہ مفتوح ہے۔

مگر مُؤَذِّنٌ (الاعراف۔ یوسف) میں اصبھانی کے لیے ابدال نہیں البتہ ازرق اور ابو جعفر کے لیے اس کلمہ میں ابدال ہے۔ جبکہ لِیَلَّا میں ازرق کے لیے ابدال بالیاء ہے۔

(١١ / ٢١٣) وَشَانِئَكَ قُرِئ نُبِّئ اسْتُهْزِيَا | بَابُ مِائَةٌ فِئَةٌ وَخَاطِئَةٌ رِيَا

(ت) اور شَانِئَكَ۔ قُرِئَ۔ لَنُبِّئَنَّهُمْ۔ اسْتُهْزِئَ اور مِائَةٌ اور فِئَةٌ کا پورا باب اور خَاطِئَةٌ اور وَرِئَاءً۔

(١٢ / ٢١٤) يُبَطِّئَنْ ثُبْ وَخِلَافٌ مَوْطِيَا | وَالْاَصْبَهَانِي وَهُوَ قَالَا خَاسِيَا

ث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) لَيُبَطِّئَنَّ ان نو کلمات میں ابوجعفر کے لیے ابدال ہے اور ابوجعفر کے لیے ہی مَوْطِيًا میں خُلف ہے اور ابوجعفر اور اصبھانی دونوں کے لیے خَاسِيًا میں ابدال کہا گیا......

(ل) ثُبْ ثواب باب ضَرَبَ سے لوٹنا، لوگوں کو اکٹھا کرنا۔ تَثَوَّبَ ثواب حاصل کرنا۔ وَهُوَ قَالَا وہ دونوں قائل ہوئے ہیں۔

(ف) ابوجعفر کے لیے یہ نو کلمات ابدال بالیاء سے ہیں یعنی شَانِيَكَ۔ قُرِيَ۔ لَنُبَوِّيَنَّهُمْ۔ اسْتُهْزِيَ۔ مِايَةَ۔ فِيَةَ کے باب کے تمام کلمات جیسے مِايَتَيْنِ۔ فِيَتَيْنِ۔ الْفِيَتٰنِ۔ فِيَتكُمْ وغیرہ۔ خَاطِيَةٍ۔ بَالْخَاطِيَةِ۔ وَرِيَآءَ (البقرہ۔ النساء۔ الانفال) لَيُبَطِّيَنَّ (النساء) جبکہ مَوْطِيًا (التوبہ) والے میں ابوجعفر کے لیے خُلف ہے یعنی ابدال بالیاء اور تحقیق ہمزہ دونوں وجوہ ہیں اور یہ ان کے لیے بطریق درہ وطیبہ ہیں۔

اب آگے اصبھانی کا بیان شروع ہو رہا ہے کہ اب بعض کلمات میں وہ بھی ابوجعفر کے ساتھ ابدال بالیاء میں شریک ہیں۔

۱۳ / ۲۱۵	مُلِيْ وَنَاشِيَهْ وَزَادَ فَبِاَيْ	بِالْفَا بِلَا خُلْفٍ وَّخُلْفُهُ بِاَيْ

(ت) مُلِيَتْ اور نَاشِيَةً میں اصبھانی اور ابوجعفر دونوں ابدال کے ماننے والے ہیں فَبِاَيِّ فاء والا بلا خلف اور بِاَيِّ بغیر فاء والے میں اصبھانی کے لیے خُلف ثابت ہے۔

(ف) یعنی ابوجعفر اور اصبھانی کے لیے خَاسِيًا (الملک) مُلِيَتْ (الجن) اور نَاشِيَةً (المزمل) میں ابدال بالیاء ہے جبکہ صرف اصبھانی کے لیے فاء والا فَبِيِّ ہے صرف ابدال بالیاء سے اور بغیر فاء والے میں اصبھانی کے لیے خُلف ہے یعنی ابدال بالیاء اور تحقیق ہمزہ دونوں وجوہ ہیں جیسے بِيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔ بِيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ وغیرہ۔

۱۴ / ۲۱۶	وَعَنْهُ سَهِّلِ اطْمَانَّ وَكَانْ	اُخْرٰى فَاَنْتَ فَامِنْ لَاَمْلَئَنْ

(ت) اور اصبھانی کے لیے تسہیل سے پڑھو وَاطْمَانُّوْا اور كَانَّ وغیرہ جس طرح بھی آئیں ایسے ہی اَفَاَنْتَ۔ اَفَاَمِنَ اور لَاَمْلَئَنَّ کے ہمزہ ثانی میں......

(ل) سَهِّلْ تسہیل، تخفیف سے پڑھنا۔ اُخْرٰى دوسرا۔

(ف) اس شعر سے ہمزہ متحرکہ میں تسہیل کا بیان شروع کر رہے ہیں۔ اصبھانی کے لیے وَاطْمَانُّوْا بِهَا (یونس علیہ السلام) اِطْمَانَّ بِهٖ (الحج) كَاَنَّ۔ فَكَاَنَّ۔ وَيْكَاَنَّ۔ كَاَنَّكَ۔ كَاَنَّهُمْ۔ كَاَنْ لَّمْ۔ فَكَاَنَّمَا۔ كَاَنَّمَا اور كَاَنَّهٗ کے کلمات میں ہمزہ کو تسہیل سے پڑھا جاتا ہے۔

جبکہ ان کلمات کے ہمزہ ثانی میں اصبھانی کے لیے تسہیل ہے اَفَاَنْتَ۔ اَفَاَنْتُمْ۔ اَفَاَمِنَ (الاعراف۔ النحل) اَفَاَمِنُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الاعراف۔ یوسف علیہ السلام) ءَاَمِنتُم (الاسراء) اور لَاَملَئَنَّ (الاعراف۔ ہود علیہ السلام۔ السجدہ۔ ص) اور اَفَاَصفٰکُم (الاسراء) جو اگلے شعر میں بیان ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے وَاَصفٰکُم (الزخرف) خارج ہے کیونکہ اس میں صرف ایک ہمزہ آ رہا ہے۔

۲۱۷/۱۵	اَصفَا رَاَیتُهُم رَاٰهَا بِالقَصَصِ	لَمَّا رَاَتهُ وَرَاٰهُ النَّملِ خُصّ

(ت) (اَصفَا کا ترجمہ سابقہ شعر میں ہو گیا) رَاَیتُهُم۔ رَاٰهَا القصص والا اور النمل والے فَلَمَّا رَاَتهُ اور رَاٰهُ اصبہانی کے لیے تسہیل کے ساتھ مخصوص کرو۔

(ل) خُصّ خَصَّ سے خاص کرنا، مخصوص کرنا۔

(ف) رَاَیتُهُم (یوسف علیہ السلام) رَاٰهَا (القصص) فَلَمَّا رَاَتهُ (النمل) اور فَلَمَّا رَاٰهُ (النمل) میں بھی اصبہانی کے لیے تسہیل ہے۔

نوٹ: سورۃ القصص کا نام بیان کر دینے سے سورۃ النمل والا رَاٰهَا خارج ہو گیا۔

۲۱۸/۱۶	رَاَیتُهُم تُعجِبُ رَاَیتُ یُوسُفَا	تَاَذَّنَ الاَعرَافُ بَعدُ اختَلَفَا

(ت) رَاَیتُهُم تُعجِبُكَ اور اِنِّی رَاَیتُ سورۃ یوسف والا، تَاَذَّنَ الاعراف میں بلا خلاف اور بعد والے تَاَذَّنَ میں اصبہانی کے لیے تسہیل اختلاف والی ہے۔

(ل) اِختَلَفَا اِختَلَفَ باب افتعال سے اختلاف کرنا، اختلاف والا ہونا۔

(ف) اصبہانی کے لیے رَاَیتَهُم تُعجِبُكَ (المنافقون)۔ اِنِّی رَاَیتُ اَحَدَ عَشَرَ (یوسف علیہ السلام) اور تَاَذَّنَ (الاعراف) کے ہمزوں میں تسہیل ہے جبکہ بعد میں آنے والے وَاِذ تَاَذَّنَ رَبُّكَ (ابراہیم علیہ السلام) میں اصبہانی کے لیے تسہیل اور تحقیق دونوں وجوہ ہیں۔

نوٹ: تُعجِبُ لا کر المنافقون والا رَاَیتَهُم تُعجِبُكَ کو ممتاز کرنا مقصود ہے تاکہ اس سے اِذَا رَاَیتَهُم حَسِبتَهُم سورۃ الانسان والا خارج ہو جائے کہ اس میں تحقیق ہمزہ ہے۔

۲۱۹/۱۷	وَالبَزِّ بِالخُلفِ لَاَعنَتَ وَفِی	کَاَیِّن وَّاِسرَآءِ یَل ثَبت وَّاحذِفِ

(ت) اور لَاَعنَتَکُم میں بزی نے بالخلف تسہیل سے پڑھا ہے اور کَاَیِّن اور اِسرَآءِ یل میں ابوجعفر کے لیے تسہیل ثابت ہے اور حذف کرو............

(ل) بِالخُلفِ بخلاف۔ ثَبت ثَبَتَ سے ثابت ہونا، مضبوط ہونا۔ وَاحذِفِ حَذَفَ باب ضَرَبَ سے گرانا، کاٹنا، اچھے طریقہ سے کرنا یعنی غیر ضروری چیز کو ترک کر کے تمام عیوب سے پاک صاف کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(ف) بزی نے لَاَعْنَتَكُمْ (البقرہ) کو بالخلف پڑھا ہے یعنی ان کے لیے تسہیل و تحقیق دونوں وجوہ ہیں۔ جبکہ وَكَاَيِّنْ جو سات مقام پر وارد ہے اور اِسْرَآئِيْلَ جو تینتالیس مقام پر آیا ہے ان دو کلمات میں ابوجعفر کے لیے تسہیل ہے۔

(۱۸/۲۲۰) كَمُتَّكُوْنَ ۲اسْتَهْزِءُوْا يُطْفُوْا ثَمَدْ | صَابُوْنَ صَابِيْنَ مَدًا مُّنْشُوْنَ خَدْ
ث — مدا — خ

(ت) ابوجعفر کے لیے مُتَّكُوْنَ۔ اِسْتَهْزِءُ وْا۔ لِيُطْفِوْا جیسی امثلہ میں ہمزہ حذف کرو۔ اَلصَّابُوْنَ۔ وَالصَّبِيْنَ میں نافع اور ابوجعفر نے ہمزہ حذف کیا ہے۔ اَلْمُنْشُوْنَ میں ابن وردان نے خُلف کی اس کلمہ میں بھرپور جستجو کی۔

(ل) ثَمَدْ ثَمَدَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے پانی جمع کرنے کے لیے حوض کے مانند گڑھا بنانا۔ خَدْ لمبا کرنا دراز کرنا، خَدَّ نشان کرنا، بمعنی شَقَّ پھاڑنا یہاں اس سے مراد تحقیق و جستجو کرنا ہے۔

(ف) امام ابوجعفر مُتَّكُوْنَ۔ اِسْتَهْزُوْا اور لِيُطْفُوْا حذف ہمزہ کے ساتھ ان کلمات مذکورہ کو پڑھتے ہیں جبکہ امام نافع اور ابو جعفر اَلصّٰبُوْنَ (المائدہ) میں حذف ہمزہ اور ماقبل کو ضمہ دے کر پڑھتے ہیں اور اَلصّٰبِيْنَ (البقرہ۔ الحج) میں ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

جبکہ ابن وردان نے اَلْمُنْشُوْنَ حذف ہمزہ اور شین مضمومہ سے پڑھا ہے اور ان کی ایک وجہ اثبات ہمزہ اور شین مکسورہ سے اَلْمُنْشِئُوْنَ بھی ہے اور یہ دونوں وجوہ ان کے لیے بطریق درہ وطیبہ ہیں۔ جبکہ ابن جماز کے لیے اپنی اصل کے مطابق اَلْمُنْشُوْنَ حذف ہمزہ اور شین مضمومہ سے ایک ہی وجہ ہے۔

نیز اس شعر سے حذف واثبات ہمزہ کا بیان شروع ہوا ہے۔

(۱۹/۲۲۱) خُلْفًا وَّمُتَّكِيْنَ مُسْتَهْزِيْنَ ثَلْ | وَمُتَّكًا تَطَوْا يَطَوْا خَاطِيْنَ وَلْ
ث

(ت) (خُلْفًا کا ترجمہ ہو چکا) اور مُتَّكِيْنَ۔ اَلْمُسْتَهْزِيْنَ میں اور مُتَّكًا۔ تَطَوْنَ۔ يَطَوْنَ اور خَاطِيْنَ میں ابوجعفر نے حذف ہمزہ کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔

(ل) ثَلْ گریبان میں رکھا ہے، ثَلَّ باب نَصَرَ سے کنویں کی مٹی نکالنا، قوم کو ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔ وَلْ وَلِيَ باب ضَرَبَ سے حاکم مقرر ہونا۔

(ف) مُتَّكِيْنَ جو کہ سات جگہ آ رہا ہے (الکہف۔ ص۔ الطور۔ الرحمٰن دو جگہ۔ الواقعہ۔ الدہر) اَلْمُسْتَهْزِيْنَ (الحجر) انہیں ابوجعفر حذف ہمزہ سے مُتَّكِيْنَ اور اَلْمُسْتَهْزِيْنَ پڑھتے ہیں ایسے ہی مُتَّكًا (یوسف علیہ السلام) لَمْ تَطَوْهَا (الاحزاب) اَنْ تَطَوْهُمْ (الفتح) يَطَوْنَ (التوبہ) ان چار کلمات کو بھی ابوجعفر حذف ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔

خٰطِيْنَ چاہے معرفہ ہو یا نکرہ یعنی لَخٰطِيْنَ۔ اَلْخٰطِيْنَ وغیرہ انہیں بھی ابوجعفر حذف ہمزہ سے خٰطِيْنَ۔ لَخٰطِيْنَ۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْخٰطِیْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: النشر میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خٰسِئِیْنَ میں صرف تحقیق ہمزہ ہے اور اس میں جو ابن وردان کے لیے حذف ہمزہ والی قرآءت اور امام ابوجعفر کے لیے ابدال یاء بیان ہوا ہے دونوں روایات ضعیف ہیں۔

۲۰/۲۲۲	اَرَیْتَ کُلًّا رُّمْ وَسَهِّلْهَا مَدَا	هَا اَنْتُمْ حَازَ مَدًا اَبْدِلْ جَدَا

ت: اَرَاَیْتَ استفہام ہمزہ والے تمام کلمات میں کسائی کے لیے ہمزہ ثانی حذف کرنے کا ارادہ کرو اور اسی کلمہ میں نافع اور ابوجعفر کے لیے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کرو۔ هَا اَنْتُمْ ابوعمرو۔ نافع اور ابوجعفر نے تسہیل کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور ازرق کے لیے......

ل: رُمْ رَامَ باب نَصَرَ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ مَدَا لمبا ہونا، دراز ہونا۔ حَازَ جمع کرنا۔ جَدَا عطیے والا، بارش کی طرح نفع بخش۔

ف: ہمزہ استفہام والے کلمات یعنی راء سے پہلے اگر ہمزہ استفہام ہو جیسے اَرَاَیْتَ۔ اَفَرَءَیْتَ۔ اَرَءَیْتُمْ۔ اَفَرَءَیْتُمْ اور اَرَءَیْتَكُمْ وغیرہ پس یہ چونتیس مقام پر قرآن میں وارد ہیں تو اس میں امام کسائی راء کے بعد والے ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے اَرَیْتَ۔ اَفَرَیْتَ۔ اَرَیْتُمْ۔ اَفَرَیْتُمْ اور اَرَیْتَكُمْ پڑھتے ہیں جبکہ نافع اور ابوجعفر کے لیے ان ہمزہ استفہام والے کلمات میں ہمزہ ثانیہ کی تسہیل ہے۔

هٰاَنْتُمْ (آل عمران دو جگہ۔ النساء۔ محمد ﷺ) اس کلمہ میں ابوعمرو بصری۔ نافع اور ابوجعفر کے لیے تسہیل ہے۔ باقی قرآءت کا بیان اگلے شعر میں ہو رہا ہے۔

۲۱/۲۲۳	بِالْخُلْفِ فِیْهِمَا وَیَحْذِفُ الْاَلِفْ	وَرْشٌ وَّقُنْبُلٌ وَّعَنْهُمَا اخْتُلِفْ

ت: اَرَاَیْتَ اور هٰاَنْتُمْ دونوں کلمات میں بالخلف ابدال کرو اور ورش اور قنبل هٰاَنْتُمْ کے الف کو اختلاف سے حذف کرتے ہیں۔

ل: یَحْذِفُ الْاَلِفْ الف کو حذف کرنا، اُخْتُلِفْ اختلاف والا بنانا۔

ف: ازرق کے لیے اَرَءَیْتَ کے باب کے تمام کلمات (چونتیس جگہ) اور هٰاَنْتُمْ (آل عمران دو جگہ۔ النساء۔ محمد ﷺ) ابدال بالخلف ہے یعنی ابدال بالالف اور تسہیل ہے۔ پس اَرَءَیْتَ میں ازرق کے لیے ابدال و تسہیل دو وجوہ وصلاً ہیں اور وقفاً صرف تسہیل ہے اور اصبہانی کے لیے صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے۔ جبکہ ورش کے دونوں طریق اور قنبل هٰاَنْتُمْ میں ھاء کے بعد والے الف کو حذف کرتے ہیں اور انہی دونوں سے یہ الف کا حذف اختلاف والا بھی بنا دیا گیا ہے۔ یعنی حذف الف بھی ہے اور اثبات الف بھی ہے۔ گویا ازرق کے لیے هٰاَنْتُمْ میں چار وجوہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ اور ❷ هٰأَنتُم مد وقصر سے تسہیل مع اثبات الف ❸ هَأَنتُم حذف الف اور تسہیل ہمزہ ❹ هَآ نتُم حذف الف اور ابدال ہمزہ مع مد لازم۔ پہلی تین وجوہ بطریق شاطبیہ اور چوتھی بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ اصبهانی کے لیے پہلی تین وجوہ ہیں چوتھی وجہ ہمزہ کے ابدال والی نہیں ہے۔اور قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں

❶ هٰأَنتُم بالالف مع تحقیق ہمزہ بطریق طیبہ ❷ هَأَنتُم حذف الف مع تحقیق ہمزہ بطریق شاطبیہ۔

اور قالون۔ ابوعمرو بصری اور ابوجعفر کے لیے اثبات الف مع تسہیل ہے اور باقین کے لیے اثبات الف مع تحقیق ہمزہ ہے جبکہ مد منفصل میں سب حضرات اپنی اصل کے مطابق ہیں۔

۲۳ / ۲۲۴	وَحَذْفُ يَا اللَّائِي سَمَا وَسَهِّلُوا (سما)	غَيْرَ ظُبًى بِهِ زَكَا وَالْبُدَلُ (ظ ب ز)

ت اَلّٰئِی کی یاء کا حذف نافع، ابوجعفر، مکی، بصری اور یعقوب کے لیے بلند ہوا ہے اور ماسوا یعقوب۔ قالون اور قنبل کے، بقایا نے ہمزہ ثانی کو تسہیل سے پڑھا ہے اور..........

ل سَمَا بلند ہونا۔ غَیْرُ ظُبًی تیزیوں والوں کے علاوہ۔ زَکَا عمدہ، اچھا، پاک ہونا۔ اَلْبُدَلُ بدلنا۔

ف اَلّٰئِی (الاحزاب۔ المجادلہ۔ الطلاق دو جگہ) کی یاء مدہ کو نافع، مکی، ابوجعفر، ابوعمرو اور یعقوب نے حذف کیا ہے۔ پھر ان میں سے ورش، بزی، ابوعمرو بصری اور ابوجعفر نے دوسرے ہمزہ میں تسہیل کی ہے۔یعنی ان حضرات کے لیے حذف یاء اور تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے۔اور یعقوب قالون اور قنبل کے لیے حذف یاء اور تحقیق ہمزہ ثانیہ ہے۔

وَالْبُدَلُ کا تعلق اگلے شعر سے ہے۔

۲۳ / ۲۲۵	سَاكِنَةَ الْيَا خُلْفُ هَادِيهِ حَسَبْ (ھ ح)	وَبَابَ يَيْأَسِ اقْلِبَ ابْدِلْ خُلْفُ هَبْ (ھ)

ت یاء ساکنہ کا ابدال بالخلف بزی اور ابوعمرو کے لیے رہنمائی والا ہے۔اور یَایْئَسِ کے باب میں بزی کے لیے قلب اور ابدال کرو اور بزی کے لیے اس میں خلف کو عطا کرو۔

ل هَادِیهِ هَدٰی باب ضَرَبَ سے ہدایت دینا، رہنمائی کرنا۔ حَسَبَ باب نَصَرَ سے گننا، شمار کرنا۔ اَقْلِبَ قلب کر۔ هَبْ جان لینا، غفلت سے بیدار ہونا، وَهَبَ باب فَتَحَ سے ہبہ کرنا، مال بخشنا۔

ف اَلّٰئِی (الاحزاب۔ المجادلہ۔ الطلاق دو جگہ) کی قرآءت کی تفصیل اس طرح ہے کہ (۱) یعقوب۔ قالون اور قنبل کے لے تحقیق ہمزہ اَلّٰئِ (۲) ابوجعفر اور ورش (ہر دو طرق) کے لیے تسہیل ہمزہ بین بین اَلّٰئِ (۳) ابوعمرو اور بزی کے لیے دو وجوہ (الف) اَلّٰئِ بالتسہیل (ب) اَلّٰیْ ہمزہ کا ابدال بالیاء (دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں) (۴) باقین تحقیق ہمزہ۔

یاد رہے کہ نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب یعنی اہل سما کے لیے نفس کلمہ کی یاء پہلے ہی حذف ہو چکی ہے۔ دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اس شعر میں بزی کے لیے یَایْئَسُ۔ اِسْتَیْئَسُوْا اور اِسْتَیْئَسَ ہیں یعنی حفص کی مانند اور بزی کی دوسری وجہ یہ ہے کہ قلب مکانی کرتے ہوئے پہلے ہمزہ کو ساکن کیا اور یاء ساکنہ کی جگہ لے آئے اور یاء ساکنہ کو متحرک کر کے ہمزہ کی جگہ لائے اور پھر ہمزہ کا الف سے ابدال کیا یعنی یَایَسُوْ۔ اِسْتَیَسُوْا۔ اِسْتَیَسَ۔

۲۴ / ۲۲۶	هَيْئَةَ اَدْغِمْ مَّعْ بَرِيْ مَرِيْ هَنِيْ		خُلْفٌ ثَنَا (ث) النَّسِيْءُ (ث) ثُمْرُهُ جَنِيْ (ج)

ت: ابو جعفر کے لیے کَهَيْئَةِ۔ بَرِيٌّ۔ مَرِيًّا اور هَنِيًّا میں بالخلف ادغام کرو۔ اَلنَّسِيْءُ میں ابو جعفر اور ازرق کے لیے ادغام منتخب پھلوں کی مانند ہے۔

ل: اَدْغِمْ ادغام سے پڑھنا۔ ثَنَا باب ضَرَبَ سے لپٹنا، پھیرنا۔ ثُمْرُهُ اس کا فائدہ۔ جَنِيْ پھل چننا، تازہ میوے چننا۔

ف: ابو جعفر درج ذیل کلمات میں بالخلف ادغام کرتے ہیں یعنی ابدال یاء کر کے ادغام کرتے ہیں اور کَهَيَّةِ۔ بَرِيٌّ۔ بَرِيُّوْنَ۔ هَنِيًّا۔ مَرِيًّا پڑھتے ہیں اور دوسری وجہ حفص کی مانند بالہمز پڑھتے ہیں یعنی كَهَيْئَةِ۔ بَرِيٓءٌ۔ بَرِيٓئُوْنَ۔ هَنِيٓئًا۔ مَرِيٓئًا پڑھتے ہیں۔

جبکہ اَلنَّسِيٓءُ میں ابو جعفر اور ازرق کے لیے صرف ادغام ہے یعنی اَلنَّسِيُّ باقین کے لیے تحقیق ہمزہ ہے۔

ط: ابو جعفر کے لیے اوپر والے کلمات میں جو خُلف ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ كَهَيْئَةِ میں ادغام بطریق درہ اور تحقیق بطریق طیبہ ہے اور بَرِيٓءٌ۔ بَرِيٓئُوْنَ۔ هَنِيٓئًا۔ مَرِيٓئًا میں تحقیق بطریق درہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

۲۵ / ۲۲۷	جُزًّا ثَنَا (ث) وَاهْمِزْ يُضَاهُوْنَ نَدٰى (ن)		بَابَ النَّبِيِّ وَالنُّبُوَّةِ الْهُدٰى (ا)

ت: جُزًّا میں ادغام ابو جعفر کے لیے لپیٹ دیا گیا ہے۔ يُضَاهُوْنَ بالہمز عاصم کے لیے پڑھو اور اَلنَّبِيِّ اور اَلنُّبُوَّةِ کے باب میں نافع ہمزہ پڑھنے میں ہدایت یافتہ ہیں۔

ل: ثَنَا لپٹنا، موڑنا۔ وَاهْمِزْ ہمزہ سے پڑھنا، نَدٰى تری والا، نَدِيَ باب سَمِعَ سے گیلا ہونا، تر ہونا۔ اَلْهُدٰى رہنمائی، ہدایت والا ہونا۔

ف: جُزًّا۔ جُزٌّ (البقرہ۔ الحجر۔ الزخرف) ابو جعفر نے ہمزہ کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کیا ہے جبکہ باقین نے ہمزہ سے جُزْءًا۔ جُزْءٌ پڑھا ہے۔ امام حمزہ کی وقفاً تخفیف ''باب وقف حمزہ وہشام علی الہمز'' میں ان شاء اللہ آئے گی۔

امام عاصم يُضَاهِئُوْنَ بالہمز پڑھتے ہیں جبکہ باقین نے تلفظ کے مطابق حذف ہمزہ سے يُضَاهُوْنَ پڑھا ہے۔ امام نافع اَلنَّبِيٓءُ۔ اَلنُّبُوٓءَةَ۔ اَلنَّبِيٓئُوْنَ۔ اَلنَّبِيٓئِيْنَ اور اَلْاَنْبِئَآءَ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ باقین ہمزہ کا ماقبل کے حرف کے مطابق ابدال کر کے پھر ادغام سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦ / ٢٢٨	ضِيَاءَ زِنْ مُّرْجَوْنَ تُرْجِي حَقُّ صُمْ (ز، حق، ص)	كَسَا الْبَرِيَّةُ اتْلُ مِزْ بَادِيَ حُمْ (ك، ا، م، ح)

(ت) قنبل کے لیے ضِيَآءَ بالہمز کا اندازہ کرلو۔ مکی، ابوعمرو، یعقوب، شعبہ اور شامی کے لیے مُرْجَؤُنَ۔ تُرْجِئُ کو ہمزہ کے ساتھ یاد کرلو اَلْبَرِيْئَةُ کو نافع اور ابن ذکوان کے لیے بالہمز پڑھو اور بَادِئَ کو بالہمز ابوعمرو کے لیے پڑھنے کے طلب گار ہو جاؤ۔

(ل) زِنْ وَزَنَ سے اندازہ کرنا، جانچنا۔ حَقٌّ صحیح ہونا، درست ہونا، حق ہونا۔ صُمْ صَمَّ باب نَصَرَ سے پکا ارادہ کرنا، شیشی بند کرنا، زخم کو دوائی کا لیپ لگا کر بند کرنا۔ كَسَا باب نَصَرَ سے پہننا اور باب افعال سے لباس کا پہنانا۔ اُتْلُ تَلَا سے پڑھنا، تلاوت کرنا۔ مِزْ مَيَّزَ سے جدا ہونا، الگ کرنا، ممتاز کرنا۔ حُمْ طالب ہونا۔

(ف) ضِيَآءً یاء کی جگہ ہمزہ قنبل نے پڑھا ہے جو (یونس۔ الانبیاء اور القصص) میں وارد ہے باقین ہمزہ کی جگہ یاء سے ضِيَآءً پڑھتے ہیں۔

مُرْجَؤُنَ (التوبہ) تُرْجِئُ (الاحزاب) ہمزہ کے ساتھ مکی، ابوعمرو، یعقوب، شعبہ اور شامی پڑھتے ہیں باقین حذف ہمزہ سے مُرْجَوْنَ۔ تُرْجِيْ پڑھتے ہیں۔

امام نافع اور ابن ذکوان اَلْبَرِيْئَةِ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں باقین ہمزہ کو یاء سے بدل کر ادغام سے اَلْبَرِيَّةِ پڑھتے ہیں۔ ابوعمرو بصری بَادِئَ الرَّاْیِ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقین یاء سے بَادِيَ الرَّاْیِ پڑھتے ہیں۔

بَابُ نَقْلِ حَرْكَةِ الْهَمْزَةِ اِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا (٦)

١ / ٢٢٩	وَانْقُلْ اِلَى الْاٰخِرِ غَيْرَ حَرْفِ مَدْ	لِوَرْشٍ اِلَّا هَا كِتَابِيَهْ اَسَدْ

(ت) ورش کے لیے ہمزہ قطعی کی حرکت نقل کرکے پہلے کلمہ کے آخری حرف ساکن کو دو ماسوائے حرف مد کے۔ مگر كِتٰبِيَهْ کی ھاء میں عدم نقل صحیح تر ہے۔

(ل) وَانْقُلْ نَقَلَ باب نَصَرَ سے نقل کرنا۔ اِلَى الْاٰخِرِ آخر کی طرف۔ غَيْرَ حَرْفِ مَدْ سوائے حرف مد کے۔ اَسَدْ درست تر ہے۔

(ف) ورش کے لیے یہ قانون ہے کہ وہ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ہمزہ سے پہلے والے کلمہ کے آخری حرف ساکن کو دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں جیسے وَمَتَاعٌ اِلٰى سے وَمَتَاعُ نِلٰى خَلَوْا اِلٰى سے خَلَوِ الٰى۔ مِنَ الْاَرْضِ سے مِنَ لَرْضِ اِبْنَىْ اٰدَمَ سے اِبْنَىْ دَمَ پڑھتے ہیں مگر اس نقل حرکت کے قانون سے حرف مد مستثنٰی ہے اس میں نقل حرکت نہ ہوگی جیسے اِنَّآ اٰمَنَّا۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ (الحاقہ) میں بھی ھاءِ سکتہ کی وجہ سے تحقیق ہمزہ ہی مضبوط قول ہے۔ کیونکہ یہ ساکن صحیح ہے اس لیے اس میں نقل حرکت نہ ہوگی۔

قولہ اَسَدُّ ای اولی و اقوٰی من السد ادو ھوالا ستقامۃ

۲/۲۳۰	وَافَقَ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ غِرْ وَاخْتُلِفْ (غ)	فِی الْاٰنَ خُذْ وَیُوْنُسٍ بِهٖ خَطِفْ (خ، ب، خ)

(ت) نقل حرکت کرنے میں رویس نے ورش کی موافقت کی ہے مِنْ اِسْتَبْرَقٍ میں اور تم غیور بنو۔ اور آلْئٰنَ میں ابن وردان کے لیے اختلاف کیا گیا ہے اور سورۂ یونس میں قالون اور ابن وردان نے موافقت ورش میں نقل حرکت کو حاصل کیا ہے۔

(ل) وَافَقَ موافقت کرنا۔ غِرْ غَارَ یَغَارُ باب فَتَحَ سے غیرت والا ہونا، غَارَ یَغِیْرُ باب ضَرَبَ سے نفع دینا، خیر کا فائدہ پہنچانا۔ اُخْتُلِفَ اختلاف کرنا۔ خُذْ اَخَذَ سے لینا، پکڑنا۔ خَطِفَ باب سَمِعَ سے اچک لینا۔

(ف) اب اس شعر سے ورش کے ساتھ نقل حرکت میں موافقت کرنے والے قراء کا مذہب بیان کرتے ہیں۔ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ (الرحمٰن) کو نقل حرکت سے مِنِ اسْتَبْرَقٍ پڑھنے میں رویس نے ورش کی موافقت کی ہے۔

آلْئٰنَ پانچ جگہ (البقرہ دو جگہ، النساء، الانفال، یوسف) میں ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ آلَنَ نقل حرکت سے ❷ آلْئٰنَ تحقیق ہمزہ۔ ورش کے لیے صرف نقل حرکت ہے۔

جبکہ آلْئٰنَ (یونس کے دونوں) میں ورش کی طرح، قالون، اور ابن وردان نے بھی نقل حرکت سے آلَنَ پڑھا ہے۔

نوٹ: آلْئٰنَ کا کلمہ قرآن کریم میں دو طرح وارد ہے۔ ❶ اخباریہ: جیسے قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ۔ اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ پس ان اخباریہ کلمات میں تو ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں [۱] نقل حرکت [۲] تحقیق ہمزہ۔ نقل حرکت بطریق درہ ہے اور تحقیق ہمزہ بطریق طیبہ ہے۔

❷ استفہامیہ: جیسے آلْئٰنَ سورۃ، یونس میں دو جگہ آرہا ہے تو اس میں ابن وردان کے لیے صرف نقل حرکت ہی ہے۔ اور یہاں یہ نقل حرکت اس لیے ہے کہ استفہام کی وجہ سے ایک گونہ ثقل تھا جو نقل حرکت سے دور ہو گیا۔

۳/۲۳۱	وَعَادَانِ الْاُوْلٰی فَعَادًا لُّوْلٰی	مَدًّا (مدا) حِمَاهُ (حما) مُدْغَمًا مَّنْقُوْلَا

(ت) اور عَادَنِ الْاُوْلٰی کو اول نقل حرکت اور بعد ازاں ادغام سے عَادًا لُّوْلٰی پڑھنا نافع، ابوجعفر، بصری اور یعقوب کے لیے حمایت یافتہ ہوا ہے۔

(ل) مَدًّا لمبا کرنا، دراز کرنا۔ حِمَا حمایت والا ہونا۔ مُدْغَمًا ادغام کیا ہوا۔ مَنْقُوْلًا نقل کیا ہوا۔

(ف) نافع، ابوجعفر، ابوعمرو اور یعقوب نے عَادَنِ الْاُوْلٰی (النجم) کو نقل حرکت سے عَادًا لُّوْلٰی پڑھا ہے۔ علامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عَادًا کی تنوین کا اجتماع ساکنین کی وجہ سے لام میں ادغام پہلے ہی ہو چکا ہے اور اُوْلٰی کے ہمزہ کی حرکت لام کی طرف نقل کی گئی ہے جیسا کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں ادغام کیا جاتا ہے۔

۲۳۲/۴	وَخُلْفُ هَمْزِ الْوَاوِ فِي النَّقْلِ بَسَمْ (ب)		وَابْدَأْ لِغَيْرِ وَرْشِ بِالْأَصْلِ أَتَمْ

(ت) اور اس کلمہ میں نقل وادغام کی حالت میں واؤ کی جگہ ہمزہ سے پڑھنا قالون کے لیے بالخلف نشاط والا ہوا ہے۔ اور ورش کے علاوہ قالون، ابوجعفر، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے اصل کے مطابق اَلْاُوْلٰی ابتداء کرو یہ کامل ترین وجہ ہے۔

(ل) بَسَمْ بَسَمَ باب ضَرَبَ سے مسکرانا۔ وَابْدَأْ بَدَأَ سے ابتدا کرنا، شروع کرنا۔ بَالْأَصْلِ اصل میں۔ أَتَمْ تَمَّ باب ضَرَبَ سے مکمل ہونا، کامل تر ہونا۔

(ف) عَادًا الُّوْلٰی نقل مع ادغام سے واؤ کا ہمزہ سے ابدال بالخلف قالون کے لیے ہے یعنی ① عَادًا الُّؤْلٰی بالھمز جو بطریق شاطبیہ ہے اور ② عَادًا الُّوْلٰی بالواؤ جو بطریق طیبہ ہے۔

اور اعادہ کرتے ہوئے قالون، ابوجعفر، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے اَلْاُوْلٰی پڑھنا، قوی اور کامل ترین وجہ ہے اور ورش کی اعادہ کی وجہ اگلے شعر میں آتی ہے۔

۲۳۳/۵	وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِي النَّقْلِ أَجَلْ		وَانْقُلْ مَدًا (مدا) رِدًا وَثَبْتُ (ث) الْبَدَلْ

(ت) اور ابتدا (اور اعادہ) کرو تم ہمزہ وصل کے ساتھ نقل کی صورت میں کیونکہ یہ وجہ عالی شان ہے اور رِدًا میں نافع، ابو جعفر کے لیے نقل حرکت کرو جبکہ ابوجعفر کے لیے نقل حرکت کے بعد تنوین کو الف سے بدلنا ثابت ہوا ہے۔

(ل) أَجَلْ جَلَّ باب ضَرَبَ سے بڑی شان والا ہونا۔ وَانْقُلْ نقل کرنا۔ مَدًا مسافت والا ہونا، لمبا ہونا۔ ثَبْتُ ثَبُتَ باب كَرُمَ سے بہادر ہونا، قوت والا ہونا، مستقل مزاج ہونا۔ اَلْبَدَلْ بدلنا، تبدیل کرنا۔

(ف) ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نقل حرکت کرنے والوں کی وصلاً اور وقفاً قرآءات کو بیان کر دیا جائے۔

❀ قالون: وصلا: عَادًا الُّؤْلٰی۔ عَادًا الُّوْلٰی۔

ابتداء: اَلُوْلٰی۔ لُوْلٰی۔ اَلُؤْلٰی۔ اَلُوْلٰی اور لُؤْلٰی یعنی قالون کے لیے ابتداء کرنے کی پانچ وجوہ ہیں۔

❀ ورش: وصلاً: عَادًا لُّوْلٰی

ابتداء: اَلُوْلٰی ۔ لُوْلٰی

❀ ابوعمرو۔ ابوجعفر اور یعقوب: وصلاً: عَادًا لُّوْلٰی

ابتداء: اَلُوْلٰی۔ لُوْلٰی۔ اَلْاُوْلٰی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مکی۔شامی۔کوفیین : وصلاً عَادَانِ الُّوْلٰی ابتداء: اَلُّوْلٰی

معلوم ہوا کہ ابتداء اور اعادہ کے وقت نقل حرکت والے کلمات میں ہمزہ وصلی سے ابتدا کی جائے اور یہ بڑی قوی وجہ ہے مگر اس کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لام کی عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے لام ہی سے ابتداء کی جائے۔ جیسے لُوْلٰی وغیرہ۔لیکن اگر لام سے پہلے والا کلمہ ایک حرفی ہو جیسے لَلاٰخِرَۃُ وغیرہ۔پس اس تقدیر پر اعادہ صرف اسی ایک حرفی سے ہوگا نہ کہ لام تعریفی یا ہمزہ وصلی سے بھی۔

رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ (القصص) میں نقل حرکت کر کے نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں پھر نافع تو وصلاً رِدًا یُّصَدِّقُنِیْٓ اور وقفاً رِدَا پڑھتے ہیں جبکہ ابو جعفر نقل کے بعد دال کی تنوین کو الف سے بدل کر حالین میں رِدَا یُصَدِّقُنِیْٓ پڑھتے ہیں۔ابو جعفر کے لیے وصلاً یہ ابدال اجراء الوصل مجری الوقف کے قاعدہ سے ہے کہ وقف والے قاعدے کو انہوں نے وصلاً استعمال کیا ہے اور تنوین کو الف سے بدل کر پڑھا ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ اَلْاُوْلٰی میں فتحہ وامالہ اور تقلیل والے سب اپنے اصول پر ہیں۔

٦ ۲۳۴	وَمِلْءُ الْاَصْبَهَانِیْ مَعْ عِیْسَی اخْتُلِفْ		وَسَلْ رَوٰی دُمْ کَیْفَ جَا الْقُرٰانُ دُفْ روی د د

ت اور مِلْءُ الْاَرْضِ میں اصبهانی اور عیسیٰ ابن وردان کے لیے نقل حرکت اختلاف والی بنا دی گئی ہے وَسَلْ کے باب کے کلمات جس کیفیت سے بھی آئیں نقل حرکت کسائی، خلف العاشر اور مکی کے لیے ہمیشہ روایت کیا گیا ہے۔ اَلْقُرْاٰنُ میں نقل مکی کے لیے ایمان کی حرارت والی ہے۔

ل اُخْتُلِفَ خلف والا بنانا۔ رَوٰی بیان کرنا۔ دُمْ دَامَ باب نَصَرَ سے ہمیشہ رہنا۔ کَیْفَ جَآءَ جس کیفیت سے آیا۔ دُفْ دَفِیَ باب سَمِعَ اور کَرُمَ سے گرم ہونا، گرمی پانا یا گرمی محسوس کرنا، دَفَّ یَدِفُّ جڑ سے اکھیڑنا۔

ف مِلْءُ الْاَرْضِ (آل عمران) میں ابن وردان اور اصبهانی کے لیے خُلف ہے یعنی مِلُ نقل حرکت سے اور مِلْءُ بغیر نقل حرکت کے دونوں وجوہ ہیں۔یاد رہے کہ نقل کے پورے باب میں اصبهانی ازرق کی طرح ہیں مگر سورۂ آل عمران کے اس کلمہ میں اصبهانی کے لیے نقل و عدم نقل دونوں وجوہ ہیں۔مگر ازرق کے لیے اس میں صرف عدم نقل ہی ہے کیونکہ ہمزہ سے پہلے ساکن حرف ایک ہی کلمہ میں ہے۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ اَلْاَرْضِ میں اصبهانی اور ازرق دونوں کے لیے نقل ہے اور ابن وردان کے لیے تحقیق ہمزہ ہے۔

مِلُ الْاَرْضِ میں ابن وردان کے لیے نقل بطریق درہ ہے اور عدم نقل بطریق طیبہ ہے۔

وَسَلْ کے باب والے کلمات یعنی فَسْئَلْ۔ وَسْئَلُوْا۔ فَسْئَلُوْا۔ وَسْئَلْهُمْ کو مکی، کسائی اور خلف العاشر نقل حرکت کرتے ہوئے فَسَلْ۔ وَسَلُوْا۔ فَسَلُوْا۔ وَسَلْهُمْ وغیرہ پڑھتے ہیں اور مکی کے لیے اَلْقُرَانُ۔ قُرَانْ۔ قُرَانَهٗ کے کلمات نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت سے القُرَانُ۔ قُرَانٌ۔ قُرَانَهٗ پڑھے جاتے ہیں۔

قولہ دُفٌ اس کی اصل دُفْ ءٌ تھا پھر قرآءت حمزہ کے مطابق ہمزہ میں نقل حرکت ہوئی تو دُفٌ ہو گیا اور پھر وقف میں دُف رہ گیا۔

بَابُ السَّكْتِ عَلَى السَّاكِنِ قَبْلَ الْهَمْزِ وَغَيْرِهٖ (۵)

۱/۲۳۵	وَالسَّكْتُ عَنْ حَمْزَةَ فِي شَيْءٍ وَّاَلْ	وَالْبَعْضُ مَعْهُمَا لَهٗ فِيمَا انْفَصَلْ

ت اور حمزہ سے شَيْءٍ اور اَلْ میں سکتہ ہے۔ اور بعض حضرات نے حمزہ کے لیے ان دو کلمات کے علاوہ اس ساکن میں بھی سکتہ بیان کیا ہے جو منفصل ہو۔

ل اَلسَّكْتُ سکتہ، خاموش ہونا۔ اِنْفَصَلْ منفصل ہونا۔

ف اس ساکن پر سکتہ جو ہمزہ سے قبل آئے۔ اس باب میں امام حمزہ کے سکتہ سے متعلق سات مذاہب بیان فرمائیں گے۔

اس پہلے شعر میں دو مذہب بیان کیے ہیں۔

۱: امام حمزہ کے دونوں راوی شَيْءٍ اور اَلْ میں سکتہ کرتے ہیں۔

۲: شَيْءٍ اور اَلْ کے علاوہ وہ ساکن جو منفصل ہو اس میں بھی سکتہ کرتے ہیں یعنی ساکن ایک کلمہ کے آخر میں ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں جیسے مَنْ س اٰمَنَ۔ عَذَابٌ س اَلِيْمٌ۔ قُلْ س اُوْحِيَ۔ قَدْ س اَفْلَحَ۔ قُلْ س اِيْ وَرَبِّيْ وغیرہ مگر یاد رہے کہ یہ سکتہ ان ساکن منفصل میں ہوگا جو کہ مدہ نہ ہوں۔

۲/۲۳۶	وَالْبَعْضُ مُطْلَقًا وَّقِيْلَ بَعْدَ مَدْ	اَوْ لَيْسَ عَنْ خَلَّادِنِ السَّكْتُ اطَّرَدْ

ت اور بعض نے مطلقاً ہر ساکن متصل غیر مدہ اور ساکن منفصل غیر مدہ اَلْ اور شَيْءٍ سب پر حمزہ کے لیے سکتہ کہا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمزہ کے لیے حرف مد کے بعد بھی چاہے مد متصل ہو یا منفصل سکتہ ہے۔ خلاد سے سکتہ نہ کرنا قاعدہ کلیہ بن گیا ہے۔

ل مُطْلَقًا مطلق طور پر۔ بَعْدَ مَدْ حرف مد کے بعد۔ اطَّرَدْ مطرّد بن گیا ہے۔

ف اس شعر میں چار مذہب بیان ہو رہے ہیں ۳: یہ ہے کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ساکن چاہے متصل ہو جیسے يَنْـُٔوْنَ۔ قُرْاٰنًا وغیرہ اور چاہے منفصل ہو جیسے قُلْ اُوْحِيَ۔ مَنْ اِنْ وغیرہ ان سب میں حمزہ کے لیے سکتہ ہے۔

۴: یہ ہے کہ شَيْءٍ۔ اَلْ۔ ساکن متصل و منفصل کے ساتھ مدہ منفصل پر بھی سکتہ ہے۔

۵: یہ ہے کہ شَيْءٍ۔ اَلْ۔ ساکن متصل و منفصل۔ مدہ منفصل اور متصل سب پر سکتہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[٦]: یہ کہ خلاد کے لیے ان تمام درج بالا مقامات میں کہیں بھی سکتہ نہیں ہے اور صرف خلف راوی کے لیے سکتہ ہے۔

نوٹ: ساکن متصل میں وقفاً تخفیف ہمزہ، سکتہ اور تحقیق کو ختم کر دیتی ہے۔

٣/٢٣٧	قِيْلَ وَلَا عَنْ حَمْزَةٍ وَّالْخُلْفُ عَنْ	اِدْرِيْسَ غَيْرَ الْمَدِّ اَطْلِقْ وَاخْصُصَنْ

ت: کہا گیا ہے کہ امام حمزہ کے لیے پورے قرآن میں کوئی سکتہ نہیں۔ اور ادریس سے حرف مد کے علاوہ ہر جگہ ہمزہ سے پہلے ساکن میں سکتہ کو بالخلف عام کر دو اور شَیْءٍ۔ اَلْ اور ساکن منفصل میں سکتہ کو خاص کر دو۔

ل: قِيْلَ قَالَ يَقُوْلُ سے کہنا۔ غَيْرَ الْمَدِّ مدہ کے علاوہ۔ اَطْلِقْ اَطْلَقَ رہا کرنا، بلا قید کرنا۔ اَخْصُصَنْ خَصَّ سے خاص کرنا۔

ف: [٧]: ساتواں قول بیان فرمایا ہے کہ امام حمزہ کے لیے پورے قرآن میں سکتہ نہیں ہے۔

امام خلف العاشر کے راوی ادریس کے لیے سکتہ کے تین مذہب بیان کیے گئے ہیں۔

1. ادریس کے لیے منفصل اور متصل کے سوا باقی سب بیان کردہ ساکنوں یعنی شَیْءٍ۔ اَلْ۔ ساکن متصل اور ساکن منفصل ان چاروں میں سکتہ ہے۔ اور یہ مفہوم اَطْلِقْ سے نکلتا ہے یعنی یہ کہ سابقہ شعر میں جو مُطْلَقًا کا قول امام حمزہ کے لیے بیان ہوا ہے وہی مذہب ادریس کے لیے مطلق سکتے والا قول اختیار کرو۔
2. دوسرے مذہب کی رو سے ادریس کے لیے شَیْءٍ۔ اَلْ اور ساکن منفصل پر سکتہ ہے۔ اور یہ مفہوم وَاخْصُصَنْ سے نکلتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سکتہ کے جتنے بھی کلمات بیان ہوئے ہیں ان میں سے صرف شَیْءٍ۔ اَلْ اور ساکن منفصل پر ادریس کے لیے سکتہ مخصوص ہے اور یہ خصوصیت اس طرح بھی واضح ہوتی ہے کہ اوپر امام حمزہ کے لیے بیان ہونے والے سکتہ کے چھ مذاہب میں تقریباً ہر مذہب میں ان کلمات پر سکتہ ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے بھی صرف انہی تین مواقع پر سکتہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک نقطہ ذہن میں یہ بھی آتا ہے کہ شَیْءْ۔ اَلْ اور مفصول پر سکتہ مد متصل۔ منفصل اور موصول کے بغیر بھی ہو سکتا ہے جبکہ مد متصل۔ منفصل اور موصول پر سکتہ شَیْءْ۔ اَلْ اور مفصول کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے لہٰذا یہ بھی ان کلمات کے مخصوص ہونے کی وجہ ہے اور اسی سے وَاخْصُصَنْ مراد لے رہے ہیں۔ اور یہ تمام توجیہات اساتذہ سے پڑھنے کے دوران الحمد للہ حاصل ہوئی ہیں۔

3. تیسرا مذہب یہ ہے کہ ادریس کے لیے پورے قرآن میں کہیں بھی سکتہ نہیں ہے۔

٤/٢٣٨	وَقِيْلَ حَفْصٌ وَّابْنُ ذَكْوَانَ وَفِيْ	هِجَا الْفَوَاتِحِ كَطٰهٰ ثِقِفْ (ث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور بعض حضرات نے حفص اور ابن ذکوان کے لیے بھی ادریس کے مانند (تینوں اقوال) بیان کیے ہیں اور حروف مقطعات میں جیسے طٰہٰ وغیرہ میں ابوجعفر کے لیے سکتہ کی تعلیم دو۔

(ل) ھِجَا الْفَوَاتِحِ سورت کے شروع والے حروف یعنی حروف مقطعات۔ ثَقِفْ ثَقِفَ باب سَمِعَ سے ذہین ہونا۔ ثَقَّفَ سیدھا کرنا، تربیت کرنا، تعلیم دینا۔

(ف) سکتہ کے مذہب میں حفص اور ابن ذکوان کے لیے بھی امام خلف العاشر کے راوی ادریس کی طرح تینوں اقوال ہیں۔ جن کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے۔

دوسرا بیان اس شعر میں یہ کیا ہے کہ بعض سورتوں کے شروع میں جو حروف مقطعات آرہے ہیں ان میں امام ابوجعفر سکتہ کرتے ہیں اور یہ ان کے لیے بطریق درہ وطیبہ ہے۔

بَلْ رَّانَ مَنْ رَّاقِ لِّحَفْصٍ الْخُلْفُ جَا		وَعِوَجَا	مَرْقَدِنَا	وَاَلِفَيْ ۲۳۹/۵

(ت) اور حفص کے لیے مَرْقَدِنَا اور عِوَجًا دونوں کے الفات پر اور بَلْ رَّانَ۔ مَنْ رَّاقٍ میں بالخلف سکتہ آیا ہے۔

(ل) اَلِفَيْ دونوں الفات۔ جَا جَآءَ باب ضَرَبَ سے آنا۔

(ف) حفص کے لیے ان چار مواقع پر سکتہ اور عدم سکتہ دونوں قول ہیں۔ یاد رہے کہ شاطبی کے طریق سے ان چار مواقع پر صرف سکتہ ہے اور بطریق طیبہ ان مواقع میں عدم سکتہ بھی ہے۔

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ (۱۴)

لِّحَمْزَهْ	طَرَفًا	اَوْ	تَوَسُّطًا	اِذَا اعْتَمَدْتَّ الْوَقْفَ خَفِّفْ هَمْزَهْ ۲۴۰/۱

(ت) جب تم ہمزہ والے کلمہ پر وقف کرو تو امام حمزہ کے لیے ہمزہ کو مخفف پڑھو چاہے وہ ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ۔

(ل) اعْتَمَدْتَّ اِعْتَمَدَ سے اعتماد کرنا، ارادہ کرنا۔ خَفِّفْ تخفیف کرنا، ہلکا کرنا۔ تَوَسُّطًا درمیان۔ طَرَفًا آخر، کنارہ، طرف۔

(ف) اس باب میں حمزہ اور ہشام کے ہمزہ والے کلمات پر وقف کا بیان ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شاطبیہ میں بھی یہ باب بہت ادق تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس باب میں جمیع اقسام ہمزہ یعنی متحرکہ، ساکنہ، متوسطہ اور متطرفہ پر بحث ہوگی۔ اس تمہیدی بیان کے بعد اب اس شعر کی تشریح ملاحظہ کریں۔ امام حمزہ ہمزہ والے کلمہ پر جب وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو تخفیف سے پڑھتے ہیں چاہے وہ ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَسُّطًا کا مفہوم یہاں یہ ہے کہ وہ ہمزہ متوسط بنفسہ ہو جیسے یَسْئَلُوْنَ۔ بِئْسَ وغیرہ یا کسی زائد حرف کی وجہ سے درمیان میں ہو گیا ہو ایسے ہمزہ کو متوسط بزائدہ کہتے ہیں جیسے لَاُوْلِھُمْ۔ فَاْوٗا وغیرہ یا پھر کسی کلمہ کی وجہ سے متوسط ہو گیا ہو جیسے اَلَّذِی اؤْتُمِنَ۔ قَالَ ائْتُوْنِیْ وغیرہ۔

اَوْ طَرَفًا سے مراد یہ ہے کہ چاہے وہ ہمزہ متطرفہ ہو خواہ اس کا سکون لازمی ہو خواہ عارضی ہو جیسے اَلْخَبْءُ۔ سُوْءُ۔ اِقْرَاْ۔ یُھَیِّئْ۔ اِنِ امْرُؤٌ۔

شعر میں جو خَفِّفْ لائے ہیں وہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہے اور تخفیف ہمزہ کی تمام اقسام کو شامل ہے۔

ہمزہ کی تین اشکال پائی جاتی ہے۔

① ہمزہ متحرک ماقبل متحرک جیسے لَاُوْلِھُمْ۔ ② ہمزہ ساکن ماقبل متحرک جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ ③ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن جیسے یَسْئَلُوْنَ۔

۲/۲۴۱	فَاِنْ يُّسَكَّنْ بِالَّذِیْ قَبْلُ ابْدِلِ	وَاِنْ يُّحَرَّكْ عَنْ سُكُوْنٍ فَانْقُلِ

ت پس اگر ہمزہ ساکن ہو اور ماقبل متحرک ہو تو ماقبل کی حرکت کے مطابق ہمزہ کا حرف مد سے ابدال کرو۔ اور اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دو۔

ل يُسَكَّنْ ساکن بنانا۔ ابْدِلْ بدلنا۔ يُحَرَّكْ متحرک بنانا۔ فَانْقُلْ نقل کرنا۔

ف یعنی اگر ہمزہ ساکن ہو اور ماقبل متحرک ہو تو ابدال ہو گا اور ماقبل کی حرکت کے مطابق ہمزہ کا حرف مد سے ابدال کر دیا جائے گا چاہے وہ سکون لازمی ہو خواہ عارضی ہو جیسے یَاْلَمُوْنَ۔ اِقْرَاْ۔ نَبِّئْ۔ یُؤْمِنُ۔ نبا۔ قُرِئَ۔ وَلُؤْلُؤٌ وغیرہ۔ اور اگر ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل ساکن ہو تو ہر جگہ وقفاً اس ہمزہ کی حرکت ماقبل ساکن کو دی جائے گی یعنی نقل حرکت ہو گی اور ہمزہ حذف ہو جائے گا جیسے مَسْئُوْلًا۔ وَ قُرْاٰنًا۔ وَالْخَبْءَ۔ وَشَیْءٍ۔ وَسُوْءٌ۔ وَیُضِیْءُ وغیرہ۔ اگر واؤ اور یاء اصلی ہوں گے تو ان پر بھی نقل ہو گی جیسے سُوْءًا۔ سِیْئَتْ وغیرہ۔ لیکن اگر الف۔ یا واؤ یا یاء زائدہ ہوں گے تو پھر نقل حرکت نہیں ہو گی اس کا بیان آگے آ رہا ہے۔

نوٹ: قرآن کریم میں ہمزہ متطرفہ ساکنہ سے پہلے ضمہ نہیں آیا ہے۔

۳/۲۴۲	اِلَّا مُوَسَّطًا اَتٰى بَعْدَ اَلِفْ	سَهِّلْ وَمِثْلَهٗ فَاَبْدِلْ فِي الطَّرَفْ

ت اگر ہمزہ متوسطہ جو الف کے بعد آئے تو اس میں تسہیل کرو اور اگر ہمزہ متطرفہ الف کے بعد ہو تو اسے الف سے بدل دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) مُوَسِّطًا متوسط، درمیان والا ہونا، اَتٰی باب ضَرَبَ سے آنا۔ سَهِّلْ تسہیل سے پڑھنا۔ اَلطَّرَفُ طرف، کنارہ۔

(ف) جب ہمزہ متوسطہ الف کے بعد آ رہا ہو تو اس میں مد وقصر کے ذریعے تسہیل کی جائے گی جیسے اُولٰٓئِكَ۔ شُرَكَآءُ هُمْ۔ اٰبَآءَ نَا۔ جَآءَتْ۔ نِدَآءً وغیرہ۔

اور اگر ہمزہ متطرفہ الف کے بعد ہو تو اس ہمزہ کا الف سے ابدال ہوگا اس لیے کہ وقف کے سبب ہمزہ ساکن ہو جاتا ہے اور ان دونوں الفات میں فرق کرنے کے لیے طول اور وقفی سکون کے لحاظ سے توسط ہوگا۔

اور ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب ہمزہ متطرفہ کا ابدال ہوگا تو بوجہ اجتماع ساکنین ایک الف کو حذف کر دیا جائے گا پھر اگر پہلے الف کو حذف کیا گیا تو مد نہیں ہوگا کیونکہ محل مد ہی ختم ہوگیا۔ اور اگر دوسرے الف کو حذف کیا گیا تو امام حمزہ کے لیے ہمزہ متغیرہ کے قاعدہ کی مطابق قصر اور مد دونوں صحیح ہیں اور قصر اولی ہے کیونکہ سبب مد یعنی ہمزہ موجود نہیں۔

۲۴۳	وَالْوَاوُ وَالْيَا إِنْ يُزَادَا أُدْغِمَا	وَالْبَعْضُ فِي الْأَصْلِيِّ أَيْضًا أَدْغَمَا

(ت) اور ہمزہ متحرکہ سے قبل واؤ اور یاء زیادہ کیے جائیں تو ہمزہ کو واؤ کے بعد واؤ اور یاء کے بعد یاء سے بدل کر ادغام کرو اور بعض حضرات نے واؤ اور یاء اصلی میں بھی اسی طرح نقل کی مانند ادغام بیان کیا ہے۔

(ل) يُزَادَا زَادَ باب ضَرَبَ سے بڑھانا، زیادہ کرنا۔ اُدْغِمَا ادغام کرنا۔ اَيْضًا اضَ سے اسی طرح۔

(ف) اگر ہمزہ متحرکہ سے قبل واؤ اور یاء زیادہ کر دیے جائیں تو ہمزہ کو واؤ کے بعد واؤ سے اور یاء کے بعد یاء سے بدل کر ادغام کیا جائے گا جیسے قُرُوْٓءٍ سے قُرُوّ۔ بَرِيٓءٌ سے بَرِيّ۔ مَرِيْٓئًا سے مَرِيًّا۔ هَنِيْٓئًا سے هَنِيًّا وغیرہ پھر ایسی صورت میں جب کہ ادغام ہو رہا ہوگا تو نقل حرکت نہیں ہوگی۔

اور بعض علماء نے یہ مذہب بھی بیان کیا ہے کہ واؤ اور یاء اصلی ہونے کی صورت میں نقل کی طرح ادغام کیا جائے جیسے سَوْءَةَ سے سَوَّةَ اور سَوَةَ۔ سِيْٓئَتْ سے اور سِيَّتْ۔ سَوْءٍ سے سَوْ اور سَوّ۔ سُوْٓءٌ سے سُوّ۔ شَيْءٍ سے شَيْ اور شَيّ اور شَيًّا وغیرہ۔

تو گویا ان میں دو طرح سے تخفیف کی گی ❶ نقل حرکت ❷ ادغام۔

نقل تو وَاِنْ يُّحَرِّكْ شعر نمبر ۲۴۱ کی بناء پر اور ادغام وَالْبَعْضُ فِي الْأَصْلِيِّ کی بناء پر جو اس شعر میں بیان ہوا۔

یہاں تک ہمزہ ساکنہ ماقبل متحرک اور ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کا بیان مکمل ہوا۔ اس کے بعد ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کے قواعد بیان ہوں گے یہ ہمزہ ہمیشہ کلمہ کے وسط میں آتا ہے اور یہ دو طرح کا ہوتا ہے [۱] متوسطہ بنفسہ یعنی حقیقتاً درمیان کلمہ میں ہو یا [۲] متوسطہ بزوائد یعنی کسی حرف زائد کی وجہ سے درمیان والا ہمزہ بن گیا ہو۔

نوٹ: اگر ہمزہ متطرفہ مفتوح ہو تو صرف وقف بالاسکان ہوگا۔ اگر مکسور ہو تو وقف بالاسکان اور وقف بالروم دونوں ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر مضموم ہو تو وقف بالاسکان۔ وقف بالروم اور وقف بالاشمام تینوں جائز ہیں۔

۵/۲۴۴	وَبَعْدَ كَسْرَةٍ وَّضَمٍّ اَبْدِلَا	اِنْ فُتِحَتْ يَاءً وَّ وَاوًا مُّسْجَلَا

(ت) اور اگر ہمزہ مفتوحہ ہو تو کسرہ کے بعد یاء سے اور ضمہ کے بعد واؤ سے ضرور بدل دو۔

(ل) اَبْدِلَا بدلنا۔ مُسْجَلًا عام کیا ہوا

(ف) یہاں سے اب ہمزہ متحرکہ ماقبل متحرکہ کا بیان شروع کیا ہے یہ ہمزہ ہمیشہ متوسطہ ہوتا ہے اس کی دو اقسام ہیں ۞ ہمزہ بنفسہ ۞ ہمزہ بزائدہ۔ اس شعر میں علامہ جزری نے پہلی قسم ہمزہ بنفسہ کا بیان شروع کیا ہے۔ اس کی نو صورتیں بنیں گی کہ تین حرکات ہمزہ کی اور تین حرکات ماقبل حرف کی اور ان تینوں کو آپس میں ضرب دی جائے تو نو صورتیں بنتی ہیں۔

پس اگر ہمزہ مفتوح کسرہ یا ضمہ کے بعد ہو جیسے مِائَةَ۔ مُؤطِئًا۔ فِئَةٌ۔ فُؤَادُكَ۔ يُؤَاخِذُ۔ بِسُؤَالِ وغیرہ تو کسرہ کے بعد والے ہمزہ کو یاء سے اور ضمہ کے بعد والے ہمزہ کو واؤ سے بدلا جائے گا۔ جیسے مِايَةٌ۔ مُوطِيَا۔ فِيَهٌ۔ فُوَادُكَ۔ يُوَاخِذُ۔ بِسُوَالِ وغیرہ۔

۶/۲۴۵	وَغَيْرُ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَنُقِلْ	يَاءٌ كَيُطْفِـُٔوا وَوَاوٌ كَسُئِلْ

(ت) اور ان دو کے علاوہ بقایا قسموں میں تسہیل ہے اور یہ کہ ہمزہ مضموم ماقبل مکسور جیسے لِيُطْفِـُٔوا کو یاء سے اور ہمزہ مکسور ماقبل مضموم جیسے سُئِلَ کو واؤ سے ابدال نقل کیا گیا ہے۔

(ل) بَيْنَ بَيْنَ درمیان، تسہیل بین بین۔ نُقِلْ نقل کرنا۔

(ف) سابقہ شعر میں جو دو صورتیں بیان ہوئیں ان کے علاوہ بقایا سات صورتوں میں یہ ہے کہ ہمزہ میں تسہیل ہوگی جیسے بَدَاَكُمْ۔ مَلْجَاَ۔ يَذْرَؤُكُمْ۔ تَطَـُٔوْنَ۔ خٰطِئِيْنَ۔ بَارِئِكُمْ۔ سُئِلَ۔ يَئِسَ۔ بِرُءُوْسِكُمْ۔ لِيُطْفِـُٔوْا۔ سَيِّئَةٌ وغیرہ۔

اور بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ ہمزہ مضمومہ ماقبل مکسور جیسے لِيُطْفِـُٔوْا اور ہمزہ مکسورہ ماقبل مضموم جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو یاء اور واؤ سے بدل دیں گے یعنی لِيُطْفِيُوْا اور سُوِلَ وغیرہ۔

نوٹ: تسہیل ہمزہ کا مذہب سیبویہ کا ہے اور دو امثلہ میں ابدال بالیاء اور بالواو کا مذہب اخفش کا ہے۔ باقی پانچ صورتوں میں اخفش سیبویہ کی طرح تسہیل ہی کرتے ہیں۔ یہاں ہمزہ متوسطہ بنفسہ کے قواعد کا بیان مکمل ہوا۔

۷/۲۴۶	وَالْهَمْزُ الْاَوَّلُ اِذَا مَا اتَّصَلَا	رَسْمًا فَعَنْ جُمْهُوْرِهِمْ قَدْ سُهِّلَا

(ت) اور آغاز کلمہ کا ہمزہ جب اپنے ماقبل حرف زائد سے رسماً متصل ہونے کی وجہ سے متوسطہ بزائدہ ہو تو جمہور سے وہ بنفسہ کی مانند تخفیف سے پڑھا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اِتِّصَالًا ملنا، متصل ہونا۔ رَسْمًا رسمی طور پر، رَسَمَ لکھنا۔ فَعَنْ جُمْهُوْرِهِمْ ان میں کے جمہور سے۔ سُهِّلَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) کلمہ کے شروع میں آنے والا ہمزہ جب اپنے سے پہلے کسی حرف کے ساتھ رسماً مل کر آئے اور اس وجہ سے متوسط بزائدہ ہو جائے جیسے یٰاَیُّهَا۔ هٰاَنْتُمْ۔ بِاَیِّ۔ کَاَنَّهُمْ۔ فَاِنَّهُمْ۔ وَاَخَاهُ۔ وَالْاَرْضُ۔ وَالْاِیْمَانُ۔ وَالْاُوْلٰی وغیرہ تو جمہور کے مذہب کے مطابق اس میں ہمزہ بنفسہ کی مانند تخفیف ہوگی۔

① پس بعض حضرات تو متوسطہ کا حکم نہ لگاتے ہوئے اس میں صرف تحقیق کرتے ہیں۔

② اور جو حضرات اس کو متوسطہ تسلیم کرتے ہے ان کے نزدیک اس میں درج ذیل تخفیف ہوگی۔

الف: اگر ہمزہ الف کے بعد ہو تو تسہیل اور تحقیق دو وجوہ ہیں جبکہ تسہیل کی صورت میں ماقبل والے الف میں مد و قصر دونوں کیے جائیں گے۔

ب: اگر ہمزہ حرف متحرک کے بعد ہو جیسے ❶ فتحہ کے بعد ہمزہ فتحہ والا ❷ فتحہ کے بعد ہمزہ کسرہ والا ❸ فتحہ کے بعد ہمزہ ضمہ والا ❹ کسرہ کے بعد ہمزہ کسرہ والا ہو تو ان چار حالتوں میں بھی تسہیل اور تحقیق دو وجوہ ہیں۔

ج: اگر کسرہ کے بعد ہمزہ فتحہ والا ہو تو تحقیق ہوگی اور یاء مفتوحہ سے ابدال دو وجوہ ہیں۔

د: اگر کسرہ کے بعد ہمزہ مضمومہ ہو تو [۱] تحقیق [۲] تسہیل اور [۳] یاء مضمومہ سے ابدال تین وجوہ ہیں۔

نوٹ: ① یاد رہے کہ ہمزہ متوسطہ بزائدہ سے قبل ضمہ نہیں آتا ہے اس لیے ضمہ کے بعد کی تین صورتیں نہیں بنے گی۔

② لام تعریف پر اگر وصلاً سکتہ کیا تو وقفاً سکتہ و نقل دونوں وجوہ ہیں اور اگر وصلاً سکتہ نہ کیا تو وقفاً صرف نقل ہوگی تحقیق جائز نہیں۔

۸/۲۴۷	اَوْ یَنْفَصِلْ كَاسْعَوْا اِلٰی قُلْ اِنْ رَّجَحْ		لَا مِیْمَ جَمْعٍ وَّبِغَیْرِ ذَاكَ صَحْ

(ت) یا وہ ہمزہ جو ماقبل سے رسماً منفصل ہو جیسے فَاسْعَوْا اِلٰی۔ قُلْ اِنْ وغیرہ تو ان صورتوں میں راجح قول کی وجہ سے نقل ہوگی۔ البتہ اس سے میم جمع مستثنیٰ ہے اور اس کے علاوہ بقایا میں تخفیف و تحقیق درست ہوگئی ہے۔

(ل) یَنْفَصِلْ منفصل ہونا۔ رَجَحْ رَجَحَ سے ترجیح ہونا، راجح ہونا۔ مِیْمَ جَمْعٍ جمع کا میم۔ بِغَیْرِ ذَاكَ اس کے علاوہ۔ صَحْ صَحَّ سے صحیح ہونا، درست ہونا۔

(ف) ہمزہ متوسطہ بزائدہ ماقبل ساکن صحیح جو رسماً متصل ہونے کی بجائے منفصل ہو یعنی حروف لین ہو یا کوئی اور صحیح ساکن ہو جیسے فَاسْعَوْا اِلٰی۔ قُلْ اِنْ۔ اِبْنَیْ اٰدَمَ وغیرہ تو ایسے مواقع پر ہمزہ کی تحقیق و تخفیف میں اختلاف ہے اور اس میں نقل کو ترجیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شاطبیؒ نے بھی التیسیر سے زائد وجہ اختیار کی ہے اور رَجَحَ سے اسی طرف اشارہ ہے یہ مذہب صاحب الروضہ المالکی اور ابوالعز قلانسی وغیرہ کا ہے۔ دوسری وجہ ہمزہ ابتدائیہ ہونے کی وجہ سے تحقیق الھمز بیان کی گئی ہے۔

بعض حضرات نے اس حرف لین میں ابدال وادغام بھی بیان کیا ہے چنانچہ ان کے نزدیک خالص حرف لین میں ایک دوسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ ہمزہ منفصلہ کواس کے ماقبل کے موافق واؤ اور یاء سے بدل کر پہلی واؤ اور یاء کا دوسری میں ادغام کردیں پس ان حضرات کے قول کی رو سے اب دونوں حرفوں سے ایک ہی تشدید والا حرف لین بن جائے گا جیسے خَلَوّا الیٰ۔ ابْنَیَّ ادَمَ وغیرہ مگر علامہ جزریؒ النشر میں فرماتے ہیں کہ اس نوع میں جو وجہ روایت کے اعتبار سے صحیح وثابت ہے وہ نقل اور حذف ہی ہیں علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے اساتذہ سے نقل ہی پڑھی ہے اور کوئی وجہ نہیں پڑھی ہے۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ اس میں دو وجوہ ہیں ❶ نقل ❷ تحقیق۔

جبکہ میم جمع اس میں شامل نہیں ہے۔ میم جمع میں چار مذہب ہیں [1] عدم نقل [2] نقل [3] ہمزہ کے کسرہ اور ضمہ کی صورت میں نقل اور مفتوحہ ہونے کی صورت میں عدم نقل [4] ہمزہ کی تینوں حالتوں میں میم کا ضمہ ہے۔ موخرالذکر تین قول ابن مہران کے ہیں۔ قولہ وَبِغَیْرِ ذَاکَ صَحَّ اور ان کے ماسوا باقین تمام ہمزات میں چاہے وہ مبتدءَ ہوں، متوسطہ ہوں، دوسرے کلمہ کے حرف مد کے ہمراہ ہوں یا متحرک حرف کے بعد متحرک ہوں ان سب میں تخفیف کے جو قواعد بیان ہوئے ہیں ان کے مطابق تخفیف ہوگی۔

خلاصہ کلام: امام حمزہ کے لیے بطریق شاطبی تو وقفاً اس ہمزہ میں تغیر کیا جاتا ہے جو متوسطہ اور متطرفہ اور متوسطہ بالزوائد ہو جیسے فَامَّا۔ اَلْاَرضُ وغیرہ یا ساکن منفصل غیر مدہ جیسے مَنْ اٰمَنَ۔ قَدْ اَفْلَحَ وغیرہ۔ مگر بطریق طیبہ اس ہمزہ مبتدئیہ میں بھی تغیر کیا جاتا ہے جو مدہ کے بعد ہو نیز اس ہمزہ میں بھی جو متحرک حرف کے بعد ہو اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الف: ہمزہ مبتدئیہ جو واؤ اور یاء مدہ یا حرف لین کے بعد ہو جیسے فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ۔ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ۔ ابْنَیْ اٰدَمَ۔ خَلَوْا اِلٰی مذکورہ بالا کلمات میں چار وجوہ ہیں۔

❶ نقل وحذف جیسے بِنِعْمَتِہٖ یِ خْوَانًا۔ فِیَ انْفُسِکُمْ۔ قَالُوَا امَنَّا۔ وَاَزْوَاجُہُ وُمَّھٰتُھُمْ۔ ابْنَیَ ادَمَ۔ خَلَوِا الیٰ۔ ❷ ابدال وادغام فِیَّ انْفُسِکُمْ۔ بِنِعْمَتِہٖ یِّ خْوَانًا۔ قَالُوَّا مَنَّا۔ وَاَزْوَاجُہُ وُّمَّھٰتُھُمْ۔ ابْنَیَّ ادَمَ۔ خَلَوَّا الیٰ۔ ❸ واؤ اور یاء پر سکتہ اور ہمزہ کی تحقیق۔ ❹ عدم سکتہ ہمزہ کی تحقیق۔

ان آخری دونوں وجوہ پر واؤ اور یاء مدہ پر مد اور لین پر قصر ہوگا۔

علامہ جزری النشر میں فرماتے ہیں کہ لین میں ادغام ضعیف اور نقل قوی ہے۔

نوٹ: سکتہ کرنے کی صورت میں مد کی توجیہ یہ ہے کہ سانس نہ لینے کی بناء پر ایک گونہ لفظی اتصال موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: وہ ہمزہ مبتدئیہ جو الف کے بعد ہو جیسے بِمَآ اُنْزِلَ۔ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ وغیرہ اس میں بھی چار وجوہ ہیں۔

❶ مد اور ہمزہ کی تحقیق ❷ الف پر سکتہ اور طول نیز ہمزہ کی تحقیق۔ ❸ الف پر مد اور ہمزہ کی تسہیل ❹ الف پر قصر اور ہمزہ کی تسہیل

نوٹ: اَضَآءَتْ میں چونکہ الف کے بعد ہمزہ متوسطہ بھی آ رہا ہے جس میں I مد و تسہیل اور II قصر و تسہیل دو وجوہ ہیں۔ اس لیے مذکورہ بالا چار وجوہ کو ان دو وجوہ میں ضرب دینے سے کل آٹھ وجوہ ہو جائیں گی لیکن یاد رہے کہ اول میں مد و تسہیل پر ثانی میں بھی صرف مد و تسہیل ہے قصر و تسہیل جائز نہیں۔ اور اسی طرح اول میں قصر و تسہیل جائز نہیں۔ یہ دو کم ہو کر چھ وجوہ رہ جاتی ہیں۔

اور کُلَّمَآ اَضَآءَ میں وقفا بارہ وجوہ ہیں اس طرح پر کہ جو اول کی مذکورہ بالا چار کو ثانی کی تین وجوہ طول۔ توسط اور قصر میں ضرب دینے سے نکلتی ہیں اور تمام کی تمام صحیح و درست ہیں۔

ج: وہ ہمزہ مبتدئیہ جو متحرک ہو اور ما قبل بھی متحرک ہو تو اس کی نو اقسام بنتی ہیں۔

[۱]: ہمزہ مفتوح ما قبل مفتوح جیسے قَالَ اَوَلَمْ۔ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ۔ [۲]: ہمزہ مکسور ما قبل مفتوح جیسے نَعْلَيْكَ اِنَّكَ۔ [۳]: ہمزہ مضموم ما قبل مفتوح جیسے جَآءَ اُمَّةً اس ہمزہ میں تحقیق و تسہیل دو وجوہ ہیں۔ [۴]: ہمزہ مفتوح ما قبل مکسور جیسے ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ اس میں تسہیل۔ تحقیق اور ابدال یاء مفتوحہ ثَلٰثَةِ یَ اَيَّامٍ ہے۔ [۵]: ہمزہ مکسور ما قبل مکسور جیسے وَالَّيْلِ اِذَا۔ [۶]: ہمزہ مضموم ما قبل مکسور جیسے الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ ان دونوں میں تحقیق اور تسہیل اور ابدال بالیاء وَالَّيْلِ یِ اذا اور ابدال بالواو الصّٰلِحٰتِ وُلٰٓئِكَ تین وجوہ ہیں۔ [۷]: ہمزہ مفتوح ما قبل مضموم جیسے تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اس میں تحقیق اور واو مفتوحہ سے ابدال تَرَبُّصُ وَرْبَعَةِ دو وجوہ ہیں۔ [۸]: ہمزہ مکسور ما قبل مضموم جیسے الْاِنْسَانُ اِذَا۔ [۹]: ہمزہ مضموم ما قبل مضموم جیسے كُلٌّ اُولٰٓئِكَ۔

اخفش کے مذہب کے مطابق: ہمزہ مضموم ما قبل مکسور جیسے سَنُقْرِئُكَ میں یاء سے ابدال سَنُقْرِيُكَ۔ لِاُوْلِيٰهِمْ میں لِيُوْلِيٰهِمْ۔ اور ہمزہ مکسور ما قبل مضموم جیسے سُئِلَ میں ابدال بالواو یعنی سُوِلَ

مزید امثلہ:

① اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ تسہیل۔ ② يُوْسُفُ اَيُّهَا ابدال بالواو يُوْسُفُ وَيُّهَا۔ ③ فِيْهِ اٰيٰتٌ ابدال بالیاء فِيْهِ يَايَاتٌ۔ ④ تَفِيْٓءَ اِلٰٓى تسہیل۔ ⑤ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ تسہیل۔ ⑥ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ تسہیل ابدال بالواو يَرْفَعُ وِبْرَاهِيْمُ۔ ⑦ اَلْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ تسہیل۔ ⑧ كَانَ اُمَّةً تسہیل۔ ⑨ عَلَيْهِ اُمَّةٌ تسہیل اور عند الاخفش یاء سے ابدال عَلَيْهِ يُمَّةٌ۔

تسہیل طیبۃ النشر کے طریق سے تمام اقسام ہمزہ میں ہے اور تحقیق بطریق شاطبی ہے جبکہ متوسط بزوائد میں تغیر اور تحقیق شاطبیہ وطیبہ دونوں طریق سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ متحرک ماقبل ساکن: ماقبل ساکن الف ہو جیسے یٰاَیُّھَا تو تسہیل مع المد اصلی کا اعتبار کرتے ہوئے ہوگا اور قصر تسہیل کا اعتبار کرتے ہوئے ہوگا۔ اس پر وقف کیا جائے تو چار وجوہ ہوتی ہیں۔

① الف میں مد اور ہمزہ کی تحقیق بطریق شاطبی۔ ② الف پر سکتہ اور طول اور ہمزہ کی تحقیق۔ ③ الف پر مد اور ہمزہ کی تسہیل۔ ④ الف پر قصر اور ہمزہ کی تسہیل۔ آخر والی تین وجوہ بطریق طیبہ ہیں۔

ہمزہ متحرکہ ماقبل واؤ مدہ یا یاء مدہ ہو تو اس میں چار وجوہ ہیں ① سکتہ ② نقل ③ ادغام یہ تین وجوہ تو بطریق طیبہ ہیں اور ④ تحقیق بطریق شاطبیہ ہے۔ میم جمع پر نقل جائز نہیں جیسے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ وغیرہ، عدم جواز کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ میم جمع میں اصل ضمہ ہے اور نقل حرکت کرنے سے حرکت متغیر ہو جاتی ہے اس لیے نقل جائز قرار نہیں دی گئی اس میں تحقیق مع سکتہ و عدم سکتہ دو وجوہ ہیں۔

۹ / ۲۲۸	وَعَنْهُ تَسْهِيلٌ كَخَطِّ الْمُصْحَفِ	فَنَحْوُ مُنْشُوْنَ مَعَ الضَّمِّ احْذِفِ

(ت) اور حمزہ سے مصحف کے رسم کے مطابق تخفیف روایت کی گئی ہے۔ جیسے مُنْشُوْنَ کہ اس جیسے مواقع پر کسرہ حذف کر کے ہمزہ کا ضمہ ماقبل کو دو اور ہمزہ حذف کر دو۔

(ل) تَسْهِيلٌ تخفیف ہے۔ كَخَطِّ الْمُصْحَفِ مصحف کے خط کے مطابق۔ احْذِفِ حَذَفَ سے حذف کرنا۔

(ف) اس شعر سے رسمی تخفیف کا بیان شروع ہوا ہے۔ امام حمزہ خط مصحف عثمانی کے مطابق بھی تخفیف کرتے ہیں لیکن یہ تخفیف رسمی قیاس اور عربیت کی رو سے صحیح ہوتی ہے جیسے اَلْمُنْشِئُوْنَ میں کہ اس میں قیاسی تخفیف تسہیل و ابدال کی طرح رسمی تخفیف بھی ہوئی ہے اس میں ہمزہ کو حذف کر کے اس کی حرکت شین کو دی گی جس سے وہ اَلْمُنْشُوْنَ ہو گیا۔

یاد رہے کہ تخفیف رسمی اس طرح سے ہوگی کہ جو ہمزہ بشکل واؤ مرسوم ہوگا اس کا واؤ سے اور جو بشکل یاء مرسوم ہوگا اس کا یاء سے اور جو بشکل الف مرسوم ہوگا اس کا الف سے ابدال ہوگا۔ اور جو ہمزہ محذوف الشکل ہوگا اسے حذف کیا جائے گا۔ اکثر مقامات پر تو ہمزہ کی رسم قیاسی ہے اس قسم کے کلمات میں رسمی تخفیف قیاس کے مطابق ہوگی جیسے مِائَةٌ اور يُؤَيِّدُ کہ اس جیسے کلمات میں قیاسی اور رسمی تخفیف دونوں متحد ہیں اور جہاں ہمزہ کی رسم خلاف قیاس ہے تو وہاں رسمی تخفیف قیاسی تخفیف سے مختلف ہوگی۔

اور ایسے کلمات کی دو صورتیں ہیں۔

الف: وہ کلمات جن میں رسمی تخفیف پر عمل ہو ہی نہیں سکتا جیسے۔

① کسرہ یا ضمہ کے بعد ہمزہ الف کی صورت میں ہو جیسے اَلسَّيِّاٰتِ کہ اس میں ظاہر ہے کہ فتحہ کے سوا دوسری حرکات کے بعد کسی طرح بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② رسمی تخفیف کی وجہ سے دو یا تین ساکن جمع ہو جاتے ہوں جیسے اِسْرَآءِیْلَ میں ہمزہ کے حذف کے بعد یہی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

③ یا کوئی اور خرابی لازم آتی ہو یا واؤ کے بعد ہمزہ الف کی صورت میں ہو جیسے اَلسُّوْآٰی (الروم) میں پس یہاں رسم کی بناء پر ہمزہ کا الف سے ابدال لغت اور نقل دونوں کے خلاف ہے نیز ساکن کے بعد الف ادا ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا ان صورتوں میں رسمی تخفیف ساقط ہو کر قیاسی تخفیف ہی متعین ہو گی۔

ب: وہ کلمات جن میں رسمی اور قیاسی تخفیف دونوں پر عمل ہو سکتا ہے اس صورت میں دونوں پر عمل کر لیں گے جیسے سَنُقْرِئُكَ اس میں قیاسی تخفیف تسہیل سے اور رسمی تخفیف ابدال سے ہوتی ہے۔ پس عربیت کے موافق ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے رسمی تخفیف اس طرح ہوتی ہے جیسے کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ جو ہمزہ الف کی صورت میں ہو اس کا الف سے جو واؤ کی صورت میں ہو اس کا واؤ سے اور جو بشکل یاء ہو اس کا یاء سے ابدال کرتے ہیں اور جو ہمزہ محذوف الشکل ہو اسے حذف کر دیتے ہیں۔

نوٹ: اَلْمُنْشِـُٔوْنَ میں رسمی تخفیف کے مطابق ① اَلْمُنْشُوْنَ ہے اور قیاسی تخفیف کے مطابق ② تسہیل ہمزہ ہے اور ③ ہمزہ کا ابدال بالیاء ہے یعنی اَلْمُنْشِیُوْنَ۔ اس جیسے کلمات میں یہ تین وجوہ ہوں گی۔

۱۰ / ۲۴۹	وَأَلِفُ النَّشْأَةِ مَعْ وَاوِ كُفَا	هُزُؤًا وَيَعْبَؤُا الْبَلْؤُا الضُّعَفَا

ت) اور اَلنَّشْاَةَ کا الف ہمراہ كُفُوًا۔ هُزُوًا اور يَعْبَؤُا۔ اَلْبَلٰٓؤُا اور اَلضُّعَفٰٓؤُا کے واؤ۔

ل) اَلِفُ الف۔ مَعْ وَاوِ واؤ کے ساتھ۔

ف) اَلنَّشْاَةَ میں قیاسی تخفیف نقل کے بعد ہمزہ کا حذف ہے یعنی ہمزہ بصورت الف مرسوم ہے یہ وقف میں حذف ہو جائے گا اور اَلنَّشَهْ پڑھیں گے اور یہ تخفیف خلاف رسم تخفیف ہے۔

اور رسمی تخفیف میں نقل ابدال سے ہو گی یعنی نقل کے بعد ہمزہ ساکنہ کا الف سے ابدال ہو گا اور اَلنَّشَاهْ پڑھیں گے۔

كُفُوًا میں امام حمزہ، فاء کے سکون اور واؤ کی جگہ ہمزہ منون سے كُفْؤًا پڑھتے ہیں هُزُوًا کو امام حمزہ نے هُزْؤًا زاء کے سکون اور واؤ کی بجائے ہمزہ منونہ پڑھا ہے۔ ان دونوں میں قیاسی تخفیف ① نقل کے بعد ہمزہ کا حذف اور ② تنوین کے ابدال سے كُفٰى (كُفَا) هُزٰوا (هُزَا) ہے۔ اور رسمی تخفیف کی رو سے فاء اور زاء کے سکون اور ہمزہ کا واؤ سے ابدال ہو گا جیسے كُفْوَا اور هُزْوَا پڑھیں گے۔ جبکہ يَعْبَؤُا۔ اَلْبَلٰٓؤُا اور اَلضُّعَفٰٓؤُا تینوں کلمات میں رسمی تخفیف کی بناء پر ہمزہ کا واؤ سے ابدال ہو گا اور يَعْبَوْا۔ اَلْبَلٰوْا اور اَلضُّعَفٰٓوْا پڑھا جائے گا۔

اور قیاسی تخفیف میں ان تینوں کلمات میں ① ابدال بالالف اور ② تسہیل بالروم کی دو وجوہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱ / ۲۵۰	وَيَاءُ	مِنْ	أَنَا	نَبَا	الْ	وَرِيًّا		تُدْغَمُ	مَعْ	تُؤْوِيْ	وَقِيْلَ	رُؤْيَا

(ت) اور وَمِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ اور مِنْ نَّبَایِٔ الْمُرْسَلِیْنَ کی یاء کا برقرار رہنا بھی رسمی تخفیف ہے اور وَرِءْ یًا۔ تُؤْوِیْ میں ابدال کے علاوہ ادغام بھی پڑھا جاتا ہے اور رُءْیَا میں کہا گیا ہے کہ ادغام بھی ہے۔

(ل) تُدْغَمُ ادغام کرنا۔

(ف) وَمِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ (الانعام) اور مِنْ نَّبَایِٔ الْمُرْسَلِیْنَ (الانعام) میں یاء کا ثابت رکھنا یہ بھی رسمی تخفیف کی وجہ سے ہے پس ان دونوں کلمات میں قیاسی تخفیف تو ابدال الف ہے اور رسمی تخفیف کے لحاظ سے ہمزہ کا یاء سے ابدال کیا جائے گا اور اٰنَایْ۔ نَبَایْ پڑھا جائے گا یاد رہے کہ نَبَایْ کا الف مرسوم تو ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔

وَرِئْیًا۔ تُؤْوِیْ۔ تُؤْوِیْهِ جیسے کلمات میں قیاسی تخفیف کے لحاظ سے تو ابدال کے بعد اظہار ہے اس لحاظ سے ادغام کے بغیر دو یاء اور دو واؤ سے یہ کلمات پڑھیں جائیں گے یعنی وَرِیْیًا۔ تُوْوِیْ۔ تُوْوِیْهِ اور رسمی تخفیف کے لحاظ سے ابدال مع ادغام ہوگا یعنی وَرِیًّا۔ تُوِّیْ اور تُوِّیْهِ وغیرہ۔

قولہ وَقِیْلَ رُؤْیَا یعنی راء مضمومہ والا رُءْیَا اور اس کے باقی تمام کلمات رُءْیَاكَ۔ اَلرُّءْیَا۔ لِلرُّءْیَا۔ رُءْیَایَ وغیرہ میں قیاسی تخفیف کے لحاظ سے تو ادغام کے بغیر واؤ مدہ سے ابدال کرتے ہوئے رُوْیَا۔ رُوْیَاكَ۔ اَلرُّوْیَا۔ لِلرُّوْیَا اور رُوْیَایَ ہے مگر بعض علماء قرآءت نے رسمی تخفیف کے لحاظ سے ابدال کے بعد واؤ کا یاء سے ابدال کر کے یاء کا یاء میں ادغام کیا ہے اور یہ وجہ بھی درست ہے مگر ضعیف ہے اور اسی ضعف کی طرف علامہ جزری نے قِیْلَ لفظ لا کر اشارہ کیا ہے پس اس کلمہ میں اصل کے مطابق اظہار بھی درست ہے۔ اور ابدال مع الادغام والی وجہ پڑھنا بھی درست ہے۔

۱۲ / ۲۵۱	وَبَيْنَ	بَيْنَ	اِنْ	يُّوَافِقْ	وَاتْرُكْ		مَا	شَذَّ	وَاكْسِرْهَا	كَاَنْبِئْهُمْ	حُكِيْ

(ت) اور اس باب میں جو ہمزہ کی تمام اقسام واشکال بیان ہوئی ہیں یا بیان ہوں گی ان میں رسم کے لحاظ سے تسہیل بھی کی جائے گی اس موقع پر، جب ہمزہ کی رسم اس کی حرکت کے موافق ہو اور تم رسمی تخفیف میں سے اس تخفیف کو چھوڑ دو جو شاذ ہو اور تم اَنْبِئْهُمْ جیسے کلمات میں ہمزہ کو یاء سے بدلنے کے بعد ان کی ھاء کو کسرہ دے دو۔

(ل) بَیْنَ بَیْنَ درمیان درمیان، تسہیل۔ یُّوَافِقْ موافق ہونا۔ وَاتْرُكْ تَرَكَ سے چھوڑنا۔ شَذَّ شاذ ہونا۔ اِکْسِرْهَا کسرہ دینا۔ حُکِیْ حَکٰی باب ضَرَبَ سے کلام کو نقل کرنا۔

(ف) اب تک تخفیف ہمزہ کی جو تفصیل بیان ہو چکی اور جس قدر بیان ہونی ہے ان تمام اقسام اور اشکال میں رسم کے مطابق بھی تسہیل کی جائے گی یہ تسہیل کن حالتوں میں ہوگی اس کا بیان فرماتے ہیں کہ جب ہمزہ کی رسم اس کی حرکت کے مطابق ہو یعنی فتحہ والا ہمزہ بصورت الف، کسرہ والا ہمزہ بصورت یاء اور ضمہ والا ہمزہ بصورت واؤ لکھا ہو تو ایسے ہمزہ میں اس کی حرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق تسہیل ہوگی۔

جیسے نَبَایٔ میں تسہیل کا لیاء ہوگی اور یَعْبَؤُا میں تسہیل کا لواؤ ہوگی اور یہ رسمی تسہیل کہلائے گی۔

الف: یاد رکھو کہ تخفیف قیاسی کی دو وجوہ میں سے اگر ایک رسم کے مطابق ہو تو وہ ہی ارجح اور صحیح ہے اور

ب: اگر تخفیف رسمی تخفیف قیاسی کے خلاف ہوگی تو تخفیف قیاسی پر ہی عمل کیا جائے گا جیسے اِسْرَآءِیْلَ۔ یُرَآءُوْنَ جیسے کلمات کہ ان میں ہمزہ محذوف الشکل ہے لہٰذا تخفیف رسمی پر عمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اگر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تو کلمہ میں تین ساکن مجتمع ہوں گے جو ثقل کا باعث ہوں گے لہٰذا ایسے کلمات میں تخفیف قیاسی پر عمل کریں گے اور تسہیل کی جائے گی۔

ج: یَعْبَؤُا۔ یَتَفَیَّؤُا اور نَبَایٔ وغیرہ میں تسہیل بالروم کی جائے گی اور اگر ایسے کلمات میں وقف بالاسکان کیا جائے تو ہمزہ کا الف سے ابدال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ اس سے رسم کی مخالفت ہوگی اور علامہ جزریؒ کا اَنْ یُّوَافِقَ فرمانے کا مطلب بھی یہ ہے کہ رسم کی موافقت کی جائے مخالفت نہ کی جائے۔

د: یہ بات بھی یاد رکھو کہ قرآءت میں جہاں اور جس کے لیے بھی تسہیل کی جاتی ہے تو اس موقع پر ہمزہ کو اس کی اپنی حرکت اور حرف علت کے درمیان ادا کیا جاتا ہے اسے علماء قرآءات اور نحویین ''بین بین قریب'' یا ''تسہیل قریب'' کے نام سے مرسوم کرتے ہیں۔

جبکہ ایک ''تسہیل بعید'' یا ''بین بین بعید'' بھی ہے اور اس کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ ''ہمزہ کو ماقبل والے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا'' مگر یہ علم قرآءات میں مستعمل نہیں البتہ علم نحو میں استعمال ہوتی ہے۔

ھ: بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ تخفیف رسمی مطلقاً جائز ہے علامہ جزریؒ اس شعر میں وَاتْرُكْ مَاشَذَّ کے الفاظ لا کر اس کا رد فرما رہے ہیں اس لیے کہ جو تخفیف رسمی شاذ ہو یعنی وہ نہ تو صحیح روایت سے ثابت ہوتی ہو اور نہ قواعد عربیہ کی رو سے درست ہو تو اُسے تسلیم نہیں کیا جائے گا جیسے اُولٰٓئِكَ میں ہمزہ کو یاء کی شکل میں لکھا گیا ہے اب تخفیف رسمی کے قاعدہ کے مطابق یاء سے ابدال نہ تو قرآءت متواترہ میں وارد ہے اور نہ ہی عربیت کے اعتبار سے درست ہے لہٰذا یہاں ابدال کی بجائے تسہیل ہوگی اور اس طرح رسم کی اتباع بھی ہوگی۔ اسی طرح مَلٰٓئِكَةِ اور خَآئِفِيْنَ جیسے کلمات میں بھی ابدال بالیاء کرنا اور شُرَكَآؤُكُمْ اور وَجَآءُوْا وغیرہ میں ابدال بالواؤ درست نہ ہوگا بلکہ ایسے کلمات میں تسہیل کی جائے گی۔

شعر کے آخر حُكِيَ سے مراد یہ ہے کہ بعض حضرات نے امام حمزہؒ سے اَنْبِئْهُمْ، نَبِّئْهُمْ جیسے کلمات میں ہمزہ کا ابدال بالیاء کیا ہے اور اس کے بعد یاء کی مناسبت سے ھاء کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدلا ہے اور بعض حضرات نے ھاء کا ضمہ ہی نقل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پس ضمہ نقل کرنے والے حضرات امام شاطبیؒ اور امام دانیؒ ہیں اور ھاء کا کسرہ بیان کرنے والے ابوبکر بن مجاہدؒ اور ابن غلبونؒ وغیرہ ہیں۔

یعنی اَنۡبِئۡهُم۔ نَبِّئۡهُمۡ وغیرہ بطریق ابن مجاہدؒ وابن غلبونؒ اور اَنۡبِئۡهُمۡ ۔ نَبِّئۡهُمۡ وغیرہ بطریق شاطبیؒ ودانیؒ ہے۔

۱۴۳ / ۲۵۲	وَاَشۡمِمَنۡ وَّرُمۡ بِغَيۡرِ الۡمُبۡدَلِ	مَدًّا وَّاٰخِرًا بِرَوۡمٍ سَهِّلِ

(ت) اور تم اس ہمزہ کے ماسوا میں جو خالص مد سے بدل دیا گیا ہو بالضرور اشمام اور روم کرو اور حرف متحرک کے بعد یا الف کے بعد آخر میں آنے والے ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل کرو۔

(ل) اَشۡمِمَنۡ اشمام کرنا۔ رُمۡ روم کرنا۔ اٰخِرًا آخر میں۔ بِرَوۡمٍ روم کے ساتھ۔ سَهِّلِ تسہیل کرنا۔

(ف) ایسے مقامات میں روم و اشمام کی اجازت ہے جہاں ہمزہ متطرفہ حرف مد سے بدلا نہ جا رہا ہو جیسے دِفۡءٌ۔ اَلۡمَرۡءِ۔ شَيۡءٍ۔ سَوۡءٍ وغیرہ اس لیے کہ ان مواقع میں ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی ہے۔ لہٰذا ان حرکات منقولہ میں روم واشمام درست ہے کیونکہ ان مواقع پر ہمزہ کا حرف مد سے ابدال نہیں ہوگا۔

مفہوم مخالف یہ ہوا کہ شَاطِئٍ۔ يُبۡدِئُ۔ اَللُّؤۡلُؤُ اور لُؤۡلُؤٍ جیسے کلمات میں ہمزہ کا خالص حرف مد سے ابدال کریں گے تو پھر روم و اشمام جائز نہیں ہے کیونکہ جمہور کے مذہب کے مطابق ابدال کی صورت میں یہ حروف مد اصلی ساکنوں کے حکم میں ہوگئے ہیں۔

پھر اگر اخفش کے مذہب کے مطابق اول واؤ متحرک اور یاء متحرک سے ابدال کیا جائے اور پھر وقف کیا جائے تو ضمہ والی وجہ میں اسکان۔ اشمام اور روم تینوں وجوہ ہیں اور کسرہ والی میں اسکان وروم دو وجوہ ہیں۔ اس لیے کہ اخفش کے مذہب کی رو سے ایسی صورت میں واو اور یاء کا سکون عارضی ہے۔ یاد رہے کہ ادا میں یہ دونوں طریقے برابر ہوں گے بات صرف نیت کی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ نیت کے بدلنے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔

نوٹ: اگر ہمزہ اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد کی صورت میں ہو جیسے اِقۡرَاۡ۔ نَبِّیۡٔ۔ تَسُؤۡ وغیرہ تو اس صورت میں صرف وقف بالاسکان ہی ہوگا اس لیے کہ ان کلمات میں ہمزہ کا سکون لازمی ہے۔

۱۴۴ / ۲۵۳	بَعۡدَ مُحَرَّكٍ كَذَا بَعۡدَ اَلِفۡ	وَ مِثۡلُهٗ خُلۡفُ هِشَامٍ فِي الطَّرَفۡ

(ت) (پہلے مصرعے کا ترجمہ گذشتہ شعر میں ہو چکا ہے۔) اور حمزہؒ کے مانند ہشام کے لیے خلف صرف ہمزہ متطرفہ میں ہے۔

(ل) بَعۡدَ مُحَرَّكٍ متحرک حرف کے بعد۔ كَذَا ایسے ہی۔ بَعۡدَ اَلِفۡ الف کے بعد۔ فِي الطَّرَفِ طرف میں یعنی ہمزہ متطرفہ میں۔

(ف) یعنی متحرک حرف کے بعد آخر میں آنے والے ہمزہ مکسور یا مضموم ہو جیسے لِلۡمَلَاِ۔ اَلۡمَلَاُ۔ اَتَوَكَّؤُا۔ اَلسُّفَهَآءُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَآءُ۔ وَلَا نَشَآءُ۔ مِنَ السَّمَآءِ۔ مِنَ الْمَآءِ۔ علیٰ سَوَآءٍ وغیرہ تو اس وقت وقف بالروم ہوگا اور ہمزہ میں تسہیل ہوگی۔ اور الف میں مد وقصر دونوں ہیں۔

اوپر والی تمام وجوہ چاہے ہمزہ مبتدئیہ ہو یا ہمزہ متطرفہ یہ سب امام حمزہؒ کے لیے ہیں۔ مگر ہشام کے لیے صرف ہمزہ متطرفہ والی وجوہ میں خُلف ہے یعنی ان کے لیے ہمزہ متطرفہ میں تخفیف اور تحقیق دونوں وجوہ ہیں۔ پس یہ تخفیف ہمزہ ہشام کے لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے اور تحقیق ہمزہ بطریق طیبہ ہے۔

بَابُ الْاِدْغَامِ الصَّغِيْرِ

ادغام کے معنی ہیں ''ادخال'' جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ ادغام سے مراد ہے ''مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں'' ادغام کی دو اقسام ہیں۔

❶ ادغام کبیر ❷ ادغام صغیر

کبیر اور صغیر کہنے کی وجہ تسمیہ ان دونوں کو عمل کے اعتبار سے ہے کہ کبیر میں عمل زیادہ ہوتا ہے جب کہ صغیر میں عمل کم ہوتا ہے کہ مدغم پہلے سے ہی ساکن ہوتا ہے صرف ادغام کیا جاتا ہے۔

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فَصْلُ ذَالِ اِذْ (۲)

اِذْ کی ذال کا ان چھ حروف میں سینتالیس مقام پر ادغام ہوا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے ①، ② تاء اور جیم میں انیس انیس مقامات پر ③ دال میں چار مقام پر ④، ⑤ زاء اور سین میں دو دو مقام پر اور ⑥ صاد میں ایک مقام پر۔

۲۵۴/۱	اِذْ فِي الصَّفِيْرِ وَتَجِدْ اَدْغِمْ حَلَا (ح)	لِيْ (ل) وَبِغَيْرِ الْجِيْمِ قَاضٍ (ق)، رَتَّلَا (ر)

(ت) ذالِ اِذْ کا حروف صفیر اور تَجِدْ کے چھ حروف میں ابو عمرو اور ہشام کے لیے ادغام کرو اور خلاد و کسائی نے جیم کے علاوہ باقی پانچ حروف میں بالادغام ترتیل سے پڑھا ہے۔

(ل) فِي الصَّفِيْرِ صفیر میں۔ اَدْغِمْ ادغام کرنا۔ حَلَا شیریں، عمدہ ہونا۔ قَاضٍ قَضٰى يَقْضِيْ ضرورت کو پورا کرنا، مضبوطی سے بنانا۔ رَتَّلَا رَتَّلَ سے ترتیل سے پڑھنا۔

(ف) ابو عمرو اور ہشام کے لیے ذال اِذْ کا چھ حروف میں ادغام ہے ص۔ ز، س، ت، ج، د اور ان کی امثلہ اس طرح ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ وَاِذْ صَّرَفْنَا ❷ وَاِذْ زَّاغَتْ ❸ اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ ❹ اِذْ تَّبَرَّاَ ❺ اِذْ جَّعَلَ ❻ اِذْ دَّخَلَتْ۔ جبکہ خلاد اور کسائی کے لیے ذال اِذْ کا پانچ حروف میں ادغام ہوتا ہے ان کے لیے جیم میں ادغام نہیں ہے۔

۲/۲۵۵	وَالْخُلْفُ فِي الدَّالِ مُصِيبٌ وَّفَتٰى (م فتی)	قَدْ وَصَلَ الْاِدْغَامَ فِيْ دَالٍ وَّتَا

(ت) اور ابن ذکوان کے لیے دال میں بالخلف ادغام ہے اور خلف راوی اور امام خلف العاشر کے لیے دال اور تاء میں ادغام ہمیں پہنچا دیا ہے۔

(ل) مُصِيبٌ اَصَابَ سے درستی کو پہنچنا۔ فَتٰی نوجوان۔ وَصَلَ پہنچا دیا۔

(ف) اوپر بیان ہونے والے چھ حروف میں سے صرف دال میں ابن ذکوان کے لیے بالخلف ادغام ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں جبکہ بقایا پانچ حروف میں صرف اظہار ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ فَتٰی کی رمز میں امام حمزہ اور امام خلف العاشر مراد ہیں لیکن چونکہ گذشتہ شعر میں خلاد کا ذکر امام کسائی کے ہمراہ ہو چکا ہے لہٰذا یہاں ضمنی طور پر ذکر ہو گیا ہے خلاد کا مذہب پانچ حروف میں ہی ذال اِذْ کا ادغام ہے۔

صورت حال کو اب ہم جدول کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

ذال اِذْ کے ادغام میں قراء کے مذاہب (حروف صفیر اور تَجِدُ کے حروف):

شمار	قراء	ادغام والے حروف	اظہار والے حروف
❶	ابو عمرو، ہشام	ص۔س۔ز۔ت۔ج۔د	—
❷	کسائی، خلاد	ص۔س۔ز۔ت۔د	ج
❸	ابن ذکوان	د (بالخلف)	ص۔س۔ز۔ت۔ج۔د۔ (بالخلف)
❹	خلف راوی، امام خلف العاشر	د۔ت	ص۔س۔ز۔ج
❺	نافع، ابو جعفر، مکی، عاصم اور یعقوب	—	ص۔س۔ز۔ت۔ج۔د

نوٹ: ابن ذکوان کے لیے اظہار بطریق طیبہ اور ادغام بطریق شاطبیہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصْلُ دَالِ قَدْ (٣)

١/٢٥٦	بِالْجِيمِ وَالصَّفِيرِ وَالذَّالِ ادَّغِمْ		قَدْ وَبِضَادِ الشِّيْنِ وَالظَّاتَنْعَجِمْ

(ت) دال قَدْ کا ادغام جیم اور حروف صفیر (ص۔ ز۔ س) اور ذال اور ضاد۔ شین اور ظاء معجمہ میں کیا گیا ہے۔

(ل) اُدَّغِمْ ادغام کرنا۔ تَنْعَجِمْ نقطہ والی۔

(ف) اس شعر میں ان حروف کا بیان ہے جن کا دال قَدْ میں ادغام ہوتا ہے قراء کا مذہب اگلے شعر میں آ رہا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں ج۔ ص۔ س۔ ز۔ ذ۔ ض۔ ش۔ ظ ان کی امثلہ بالترتیب اس طرح ہیں۔

قَدْ جَعَلَ۔ لَقَدْ صَّدَقَ اللّٰهُ۔ قَدْ سَّلَفَ۔ وَلَقَدْ زَّيَّنَّا۔ وَلَقَدْ ذَّرَأْنَا۔ قَدْ ضَّلُّوا۔ قَدْ شَّغَفَهَا۔ لَقَدْ ظَّلَمَكَ وغیرہ۔

٢/٢٥٧	حُكْمٌ شَفَا لَفْظًا وَّخُلْفُ ظَلَمَكْ ح شفا ل		لَهُ وَوَرْشُ الظَّاءَ وَالضَّادَ مَلَكْ

(ت) ان آٹھ حروف میں ابوعمرو، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ہشام کے لیے ادغام ہے اور لَقَدْ ظَّلَمَكَ میں ہشام کے لیے بالخلف ادغام ہے اور ورش ظاء اور ضاد میں ادغام کے مالک ہوئے ہیں۔

(ل) حُكْمٌ حکم ہے۔ لَفْظًا تلفظ کے اعتبار سے۔ مَلَكَ مالک ہونا، اختیار ہونا۔

(ف) دال قَدْ کے آٹھ حروف میں ادغام ابوعمرو بصری۔ حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر اور ہشام کے لیے ہے جبکہ ہشام کے لیے لَقَدْ ظَّلَمَكَ (ص) میں اظہار وادغام دونوں وجوہ ہیں ہشام کے لیے اظہار بطریق شاطبی اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ ورش کے لیے دونوں طرق سے ظاء اور ضاد دو حرف میں ادغام اور بقایا چھ میں اظہار ہے۔

٣/٢٥٨	وَالضَّادُ وَالظَّا الذَّالُ فِيهَا وَافَقَا		مَاضٍ م وَخُلْفُهُ بِزَايٍ وُثِّقَا

(ت) اور ضاد اور ظاء و ذال میں ابن ذکوان نے ادغام کرنے والوں کی موافقت کی ہے اور ابن ذکوان کے لیے زاء کے ادغام بالخلف پر اعتماد کیا گیا ہے۔

(ل) وَافَقَا موافقت کرنا۔ وُثِّقَ مضبوط ہونا، اعتماد کرنا۔

(ف) ابن ذکوان نے دال قَدْ کا ادغام ضاد۔ ظاء اور ذال میں کیا ہے جبکہ زاء میں ان کے لیے ادغام واظہار دونوں وجہ ہیں۔ اور یہ خلف ان کے لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔ اب ہم جدول کے ذریعے قراء کے مذاہب کو واضح کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دال قَدْ کے آٹھ حروف میں ادغام سے متعلق قراء کے مذاہب:

شمار	قراء عشرہ	ادغام	اظہار
1	ابو عمرو، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ہشام۔ ❶	ج۔ص۔س۔ز۔ذ۔ض۔ش۔ ظ۔	
2	ورش	ظ۔ض	ج۔ص۔س۔ز۔ذ۔ش
3	ابن ذکوان ❷	ض۔ظ۔ذ۔(ز۔وجہ اول)	ج۔ص۔س۔ز۔ذ۔ش
4	قالون، ابوجعفر، مکی، عاصم، یعقوب		ج۔ص۔س۔ز۔ذ۔ض۔ش۔ظ

فَصْلُ تَاءِ التَّانِیْثِ (۳)

۱/۲۵۹	وَتَاءُ تَانِیْثٍ بِجِیْمِ الظَّاوَثَا		مَعَ الصَّفِیرِ ادْغِمْ رِضًی حُزْوَجَثَا
			رضی ح ج

ت اور تاء تانیث کا جیم، ظاء اور ثاء سمیت صفیر میں ادغام حمزہ، کسائی اور ابوعمرو کے لیے محفوظ کرلو۔

ل رِضًی رَضِیَ باب سَمِعَ سے راضی ہونا، پسندیدہ ہونا۔ حُزْ حَازَ سے جمع ہونا، محفوظ کرنا۔ جَثَا زانو کے بل کھڑے ہونا، جَثَا باب نَصَرَ سے پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہونا۔

ف تاء تانیث کا ادغام جیم، ظاء، ثاء، سین، صاد، زای (حروف صفیر) یعنی چھ حروف میں ہوا ہے بالترتیب امثلہ اس طرح ہے نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ حَمَلَتْ ظُهُوْرُهَا۔ وَكَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ وَاُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ۔ خَبَتْ زِدْنَاهُمْ۔ پس تاء تانیث کا درج بالا چھ حروف میں امام حمزہ، کسائی، اور ابوعمرو بصری ادغام کرتے ہیں۔

نوٹ: ازرق کا مذہب اگلے شعر میں بیان ہوگا۔

۲/۲۶۰	بِالظَّا وَبَزَّارٌ بِغَیْرِ الثَّا وَكَمْ		بِالصَّادِ وَالظَّا وَسَجَزْ خُلْفٌ لَزِمْ
	ك		ل

ت اور ازرق نے صرف ظاء میں اور خلف العاشر بزار نے ثاء کے سوا بقایا تمام میں اور شامی نے صاد اور ظاء میں ادغام کیا

❶ ہشام کے لیے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ادغام واظہار دونوں ہیں۔

❷ وَلَقَدْ زَيَّنَّا (الملک) میں ابن ذکوان کے لیے اظہار اور ادغام بطریق شاطبیہ وطیبہ دونوں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہشام کے لیے سَجْز کے حروف میں خلف لازم ہوا ہے۔

(ل) کَمْ بہت مرتبہ۔ لَزِمْ لَزِمَ سے لازم ہونا۔

(ف) ازرق تاء تانیث کا صرف ظاء میں ادغام کرتے ہیں بقایا پانچ حروف میں ان کے لیے اظہار ہے۔

امام خلف العاشر المعروف البزار ثاء میں اظہار کرتے ہیں اور بقایا پانچ حروف میں تاء تانیث کا ادغام کرتے ہیں۔ شامی ان چھ حروف میں سے دو حروف صاد اور ظاء میں ادغام کرتے ہیں جبکہ سَجْز کے تین حرف یعنی سین۔ جیم اور زاء میں ہشام کے لیے ادغام و اظہار دونوں ہیں۔ تاء تانیث ساکنہ کا سین میں جیسے جَآءَتْ سَيَّارَةٌ تاء تانیث ساکنہ کا جیم میں جیسے نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ اور تاء کا زاء میں جیسے خَبَتْ زِدْنٰهُمْ وغیرہ میں ہشام کے لیے بطریق شاطبی اظہار اور بطریق طیبہ ادغام ہے۔

نوٹ: ثاء اور ظاء میں تمام طرق سے صرف ادغام ہی ہے۔

۳/۲۶۱	كَهُدِّمَتْ وَالثَّالِنَا وَالْخُلْفُ مِلْ	مَعْ اَنْبَتَتْ لَا وَجَبَتْ وَاِنْ نُقِلْ
	ل م	

(ت) ہشام کے لیے لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں خلف ہے اور ہشام کے لیے ثاء میں صرف ادغام ہے اور ابن ذکوان کے لیے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سمیت ثاء کا ادغام بالخلف ہے لیکن وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا میں ادغام نہیں ہے اگرچہ ابن ذکوان کے لیے خلف نقل کیا گیا ہے۔

(ل) مِلْ مائل ہونا، جھک جانا۔ نُقِلَ نَقَلَ باب نَصَرَ سے نقل کرنا۔

(ف) ہشام کے لیے لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ (الحج) میں ادغام اور اظہار دونوں وجہ ہیں۔ ہشام کے لیے حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ میں تمام طرق سے صرف ادغام ہی ہے جبکہ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں خلف ہے پس اظہار بطریق شاطبیہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ ثاء میں ہشام کے لیے بلا خلاف صرف ادغام ہے۔

ابن ذکوان کے لیے اَنْبَتَتْ سَبْعَ (البقرہ) میں ادغام اور اظہار دونوں وجہ ہیں بقایا سین کے تمام مواقع پر اظہار ہے۔

جبکہ ثاء میں بھی ابن ذکوان کے لیے ادغام اور اظہار دونوں وجوہ ہیں۔

وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا (الحج) میں امام شاطبیؒ نے خلف ذکر فرمایا ہے مگر ناظم نے صرف اظہار کو ترجیح دی ہے۔

ابن ذکوان کے لیے اَنْبَتَتْ سَبْعَ میں اظہار بطریق شاطبیہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

ثاء میں ابن ذکوان کے لیے خلف ہے پس ادغام بطریق شاطبیہ اور اظہار بطریق طیبہ ہے۔

جیسے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ بَعِدَتْ ثَمُوْدُ۔ رَحُبَتْ ثُمَّ وغیرہ۔

اب ہم قراء عشرہ کے مذاہب کو جدول کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاء تانیث کا ج۔ظ۔ث۔ص۔س۔اور ز میں ادغام سے متعلق قراء عشرہ کا مذہب:

شمار	قراء	ادغام	اظہار
①	حمزہ، کسائی، ابوعمرو	ج۔ظ۔ث۔ص۔س۔ز۔	
②	ازرق	ظ	ج۔ث۔ص۔س۔ز۔
③	خلف العاشر	ج۔ظ۔ص۔س۔ز۔	ث
④	ہشام	ص۔ظ۔ث۔(س۔ج۔وجہ اول) لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ بالخلف	(س۔ج۔وجہ ثانی) لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ بالخلف
⑤	ابن ذکوان	(ث۔وجہ اول) ص۔ظ اَنْبَتَتْ سَبْعَ (بالخلف)	(ث وجہ ثانی) س۔ج۔ز۔اَنْبَتَتْ سَبْعَ (بالخلف)
⑥	قالون اصبہانی، ابوجعفر، مکی۔ عاصم، یعقوب		ج۔ظ۔ث۔ص۔س۔ز

فَصْلُ لَامِ هَلْ وَبَلْ (۳)

۱/۲۶۲	وَبَلْ وَهَلْ فِیْ تَا وَثَا السِّیْنِ ادُّغِمْ	وَزَایِ طَاظَا النُّوْنِ وَالضَّادِ رُسِمْ ر

ت اور لام بَلْ اور هَلْ کا تاء، ثاء، سین اور زاء، طاء، ظاء، نون اور ضاد کا کسائی کے لیے ادغام کتب میں تحریر کیا گیا ہے۔

ل رُسِمْ رَسَمَ سے لکھنا، تحریر کرنا۔

ف هَلْ اور بَلْ کے لام کا آٹھ حروف ت۔ث۔س۔ز۔ط۔ظ۔ن اور ض میں امام کسائی نے ادغام کیا ہے بالترتیب امثلہ اس طرح ہیں۔

بَلْ تَّاْتِیْهِمْ۔ هَلْ تَّعْلَمُ۔ هَلْ ثُّوِّبَ۔ بَلْ سَّوَّلَتْ۔ بَلْ ظَّنَنْتُمْ۔ بَلْ زَّعَمْتُمْ۔ بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ۔ بَلْ نَّقْذِفُ۔ هَلْ نَّحْنُ۔ بَلْ ضَّلُّوْا وغیرہ۔

رُسِمْ سے مراد کتب فن میں لکھا ہوا ہے یعنی پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔

۲/۲۶۳	وَالسِّیْنُ مَعْ تَاءٍ وَّثَا فِدْ وَاخْتُلِفْ ف	بِالطَّاءِ عَنْهُ هَلْ تَرَی الْاِدْغَامَ حِفْ ح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور سین اور تاء اور ثاء میں امام حمزہ نے ادغام کیا ہے اور انہی امام حمزہ سے طاء میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ھَلْ تَرٰی میں ابوعمرو کے لیے ادغام کو محفوظ کر لو۔

(ل) فِدْ فَادَ یَفِیْدُ سے فائدہ حاصل کرنا۔ حُفْ حَافَ سے گھیرنا، گھومنا، محفوظ کرنا۔

(ف) یعنی سین۔ تاء اور ثاء میں امام حمزہ کے لیے ادغام ہے اور طاء میں یعنی بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ (النساء) میں امام حمزہ کے لیے خلف ہے۔ بطریق شاطبی بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ میں اظہار اور ادغام خلاد کے لیے تھا اور خلف راوی کے لیے صرف اظہار تھا مگر بطریق طیبہ پورے امام حمزہ کے لیے ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ جبکہ ابوعمرو بصری صرف ایک کلمہ ھَلْ تَّرٰی (الملک۔ الحاقہ) میں ادغام کرتے ہیں ان کے لیے باقی تمام حروف اور مواقع پر صرف اظہار ہے۔

۳/۲۶۴	وَعَنْ هِشَامٍ غَيْرُ نَضٍّ يُدَّغَمْ	عَنْ جُلِّهِمْ لَا حَرْفُ رَعْدٍ فِي الْأَتَمْ

(ت) اور ہشام کے لیے نَضٍّ کے دو حروف کے علاوہ باقی میں ادغام کیا جاتا ہے۔ نہ کہ رعد والے ھَلْ تَسْتَوِیْ کا، اس لیے کہ یہ استثناء صحیح قول میں ہے۔

(ل) نَضٍّ تینوں اعراب کے ساتھ مستعمل ہے اور چار معنی دیتا ہے (۱) پانی کا تھوڑا تھوڑا ٹپکنا (۲) ظاہر کرنا (۳) حاصل ہونا (۴) میسر ہونا۔ عَنْ جُلِّهِمْ ان کے جلیل القدر سے۔ فِي الْأَتَمْ کامل تر، مکمل میں۔

(ف) ہشام کے لیے نون اور ضاد کے علاوہ باقی چھ حروف میں ھَلْ وَبَلْ کے لام کا بالخلف ادغام ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ اظہار بطریق شاطبیہ اور التیسیر سے ہے اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

ہشام کے لیے جمہور سے ادغام ہے مگر سورۃ الرعد کے کلمہ اَمْ ھَلْ تَسْتَوِیْ میں مشہور قول کی بناء پر ادغام نہیں ہے۔ بعض حضرات نے ہشام کے لے ان چھ حروف یعنی تاء، ثاء، سین، زاء، طاء، ظاء میں اظہار بھی روایت کیا ہے جبکہ نون اور ضاد میں تمام طریق سے اظہار ہی ہے۔ الْأَتَمْ کے مفہوم مخالف سے یہ نکلا کہ اس کلمہ اَمْ ھَلْ تَّسْتَوِی میں غیر مشہور قول کی بناء پر ہشام کے لیے ادغام بھی ہے۔ اب ہم لام ھَلْ و بَلْ کے آٹھ حروف میں ادغام میں قراء کے مذاہب جدول سے ظاہر کرتے ہیں۔

لام ھَلْ و بَلْ کے آٹھ حروف میں ادغام سے متعلق قراء عشرہ کے مذاہب:

شمار	قراء	ادغام	اظہار
۱	کسائی	ت۔ ث۔ س۔ ز۔ ط۔ ظ۔ ن۔ ض	
۲	حمزہ	س۔ ت۔ ث۔ (ط۔ وجہ اول)	ز۔ ظ۔ ن۔ ض۔ (ط۔ وجہ ثانی)
۳	ابوعمرو	ھَلْ تَّرٰی (الملک۔ الحاقہ)	ت۔ ث۔ س۔ ز۔ ط۔ ظ۔ ن۔ ض۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹	ہشام	(ت۔ث۔س۔ز۔ط۔ظ۔وجہ اول)	(ت۔ث۔س۔ز۔ط۔ظ۔وجہ ثانی) ن۔ض
❺	نافع، ابوجعفر، مکی، ابن ذکوان، عاصم، یعقوب۔خلف العاشر		ت۔ث۔س۔ز۔ط۔ظ۔ل۔ن۔ض۔

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا (۸)

۱/۲۶۵	اِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ فِي الْفَالِيْ قَلَا ل ق	خُلْفُهُمَا رُمْ حُزْ يُعَذِّبْ مَنْ حَلَا ر ح ح

(ت) باء مجزومہ کا فاء میں ہشام اور خلاد نے بالخلف ادغام کرتے ہوئے مخالفین قراءت کے اعتراضات کو دور کر دیا ہے اور کسائی اور ابوعمرو کے لیے صرف ادغام ہے۔ یُعَذِّبْ مَّنْ میں ابوعمرو۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ادغام عمدہ ہو گیا ہے۔

(ل) اِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ جزم والی باء کا ادغام۔ قَلَا باب نَصَرَ سے دور کرنا، دفع کرنا، اونٹ کو ہنکانا۔ رُمْ رَامَ باب نَصَرَ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ حُزْ حَازَ سے جمع و محفوظ کرنا۔ حَلَا شیریں، عمدہ ہونا۔

(ف) باء مجزومہ کا فاء میں پانچ کلمات اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ۔ اِذْهَبْ فَمَنْ۔ فَاذْهَبْ فَاِنَّ اور وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں ہشام اور خلاد کے لیے خلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں وجوہ ہیں ہشام کے لیے اظہار بطریق شاطبیہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ خلاد کے لیے اول الذکر چار کلمات میں اظہار بطریق طیبہ اور ادغام بطریق شاطبیہ ہے اور لَمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں اظہار و ادغام بطریق شاطبیہ و طیبہ دونوں سے ہے۔ اور کسائی اور ابوعمرو بصری کے لیے صرف ادغام ہے۔ وَيُعَذِّبْ مَّنْ (البقرہ) میں باء ساکنہ کا میم میں ابوعمرو بصری، کسائی اور خلف العاشر نے ادغام کیا ہے۔ بقایا ائمہ کی قراءت اگلے شعر میں آ رہی ہے۔

یاد رہے کہ کلمہ يُعَذِّبْ بعض قراء کے نزدیک مجزوم ہے اور بعض کے نزدیک مرفوع ہے پس جن حضرات کے نزدیک باء مجزوم ہے ان کے لیے ادغام ہے اور باقین نے اظہار کیا ہے اور وہ صرف ورش ہیں۔ مرفوع پڑھنے والوں میں شامی، عاصم، ابوجعفر اور یعقوب ہیں اور یہ حضرات اظہار کرتے ہیں کیونکہ رفع کی حالت میں اس باب میں ادغام نہیں ہے۔

نوٹ:...... امر کا صیغہ بھی کوفیین کے نزدیک مجزوم ہی کہلاتا ہے اگرچہ بصریین کے مذہب پر تسامح لازم آئے گا۔

۲/۲۶۶	رَوٰی وَخُلْفُ فِيْ دَوًا بِنْ وَلِرَا روی ف د ب	فِي اللَّامِ طِبْ خُلْفُ يَدٍ يَّفْعَلْ سَرَا ط ی س

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (دُوری کا بیان ہوگیا) اور حمزہ، مکی اور قالون کے لیے ادغام بالخلف ہے اور راء ساکنہ کا لام میں ادغام دوری بصری کے لیے بالخلف اور سوسی کے لیے بلا خلف ہے۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ کا ادغام ابوالحارث کے لیے مدت سے جاری ہوا ہے۔

(ل) دَوٰی باب ضَرَبَ سے بیان کرنا۔ دَوَا باب ضَرَبَ سے علاج کرنا۔ بِنْ بَانَ سے بیان کرنا۔ طِبْ خوشی ہونا۔ یَدٍ قوت والا ہونا۔ سَرَا باب ضَرَبَ سے رات کو چلنا، مگر یہاں ادغام والی قرآءت کی صحت اور عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔

(ف) حمزہ، مکی اور قالون کے لیے بالخلف ادغام ہے یعنی ان کے لیے دوسری وجہ اظہار ہے۔ یُعَذِّبُ مَّنْ (البقرہ) میں حمزہ۔ اور قالون کے لیے ادغام بطریق شاطبیہ اور اظہار بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ مکی کے لیے خلف شاطبیہ اور طیبہ دونوں طریق سے ہے باء مجزومہ پڑھنے والوں میں ورش کے لیے صرف اظہار ہی ہے۔ باقین اس باء کو مرفوع پڑھتے ہیں اور ان کے لیے اظہار ہے جیسا کہ پہلے بیان بھی ہو چکا ہے۔

راء ساکنہ کا لام میں ادغام جیسے نَغْفِرْ لَکُمْ۔ وَاصْبِرْ لِّحُکْمِ وغیرہ میں دوری بصری کے لیے خلف ہے یعنی ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں جبکہ سوسی کے لیے صرف ادغام ہے۔ راء ساکنہ کا لام میں ادغام و اظہار دوری بصری کے لیے بطریق شاطبیہ و بطریق طیبہ ہے۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔

جبکہ یَفْعَلْ ذٰلِکَ میں لام ساکنہ کا ذال میں ادغام ابوالحارث کے لیے قرآن میں ہر موقع پر ہے جبکہ باقین کے لیے اظہار ہے۔

۳/۲۹۷	نَخْسِفْ بِهِمُ رُبًا وَّفِي ارْكَبْ رُضْ حِمَا ر ر حما	وَالْخُلْفُ دِنْ بِیْ نَلْ قُوًی عُذْتُ لُمَا د ب ن ق ل

(ت) نَخْسِفْ بِّهِمْ میں کسائی نے ادغام کیا ہے جو بلند مرتبہ والے ہیں اور ارْکَبْ مَّعَنَا میں کسائی، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے صرف ادغام اور مکی، قالون، عاصم، اور خلاد کے لیے قوت والا خلف اختیار کرو۔ عُذْتُ میں ہشام کے لیے ادغام بالخلف ہونٹوں کے گندمی رنگ سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

(ل) رُبًا بلند ہونا، بلند ٹیلوں والا ہونا۔ رُضْ ریاضت اختیار کرنا۔ حِمًا حمایت کرنا۔ دِنْ دَانَ سے بدلہ دینا۔ نَلْ حاصل کرنا۔ قُوًی طاقت والا ہونا۔ لُمَا ہونٹوں کے گندمی رنگ سے تشبیہ دینا، لَمِیَ یَلْمِیْ سے ہے۔

(ف) نَخْسِفْ بِّهِمْ (السباء) فاء مجزومہ کا باء میں کسائی ادغام کرتے ہیں باقین کے لیے اظہار ہے۔

اِرْکَبْ مَّعَنَا (ھوڈ) میں باء مجزومہ کا میم میں کسائی اور ابوعمرو اور یعقوب ادغام کرتے ہیں۔ جبکہ مکی، قالون، عاصم اور خلاد کے لیے خلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں ہیں۔ بزی۔ قالون اور خلاد کے لیے بطریق شاطبیہ اور طیبہ ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں جبکہ عاصم اور قنبل کے لیے بطریق شاطبیہ ادغام اور بطریق طیبہ اظہار ہے۔ جبکہ باقین کے لیے صرف اظہار ہے۔ عُذْتُّ (المومن۔الدخان) میں ہشام کے لیے خلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں ہیں۔ ادغام بطریق طیبہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار شاطبیہ سے ہے۔

اس کلمہ کی باقی قرآءت اگلے شعر میں آرہی ہے۔

۲۶۸	خُلْفٌ شَفَا حُزْ ثِقْ وَ صَادَ ذِکْرُ مَعْ شفا ح ث	يُرِدْ شَفَا كَمْ حُط نَبَذْتُ حُزْ لُمَعْ شفا ك ح ح ل

(ت) (خُلْفٌ کا ترجمہ ہوگیا) عُذْتُ میں حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ابوعمرو، ابوجعفر کے لیے ادغام کو پُر اعتماد طریقے سے کرلو اور صاد کا ذِکْرُ میں اور یُرِدْ کا ثَوَابَ میں ادغام حمزہ، کسائی، خلف العاشر، شامی اور ابوعمرو کے لیے جمع کرلو اور فَنَبَذْتُهَا میں ابوعمرو۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صرف ادغام محفوظ کرلو اور ہشام نے بالخلف ادغام کیا ہے۔

(ل) شَفَا شفا دینا۔ حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ حُطْ احاطہ کرنا گھیرنا۔ لُمَعْ لُمَعٌ لُمْعَةٌ کی جمع ہے، لوگوں کی جماعت، جسم کے رنگ کی چمک، زندگی کا معمولی گزارہ۔

(ف) عُذْتُّ کی باقی قرآءت کا بیان ہے۔

عُذْتُّ میں حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ابوعمرو اور ابوجعفر کے لیے صرف ادغام ہے۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ (صادفی المریم) کی صاد کے دال کا ذِکْرُ کی ذال میں اور وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ (آل عمران) میں دال مجزومہ کا ثاء میں حمزہ کسائی، خلف العاشر، شامی اور ابوعمرو بصری کے لیے ادغام ہے۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔

فَنَبَذْتُهَا (طٰہٰ) میں ذال کا تاء میں ابوعمرو بصری۔ حمزہ، کسائی، خلف العاشر کے لیے ادغام ہے اور ہشام کے لیے خلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔ ہشام کے لیے فَنَبَذْتُّهَا میں اظہار بطریق شاطبی اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

۲۶۹	خُلْفٌ شَفَا اُورِثْتُمُوْ رِضًى لَّجَا شفا رضی ل	حُزْ مِثْلَ خُلْفٍ وَّلَبِثْتُ كَيْفَ جَا ح م

(ت) (خُلْفٌ شَفَا کا ترجمہ پچھلے شعر میں ہوچکا ہے) اُوْرِثْتُمُوْهَا میں حمزہ، کسائی، ہشام، ابوعمرو کے لیے ادغام ہے اور ابن ذکوان کے لیے خلف پسندیدہ ہے اور لَبِثْتُّ جیسے بھی آئے ابوعمرو، شامی، ابوجعفر، حمزہ اور کسائی کے لیے ادغام محبوب ہے۔

(ل) رِضًى پسندیدہ۔ شَفَا شفا دینا۔ لَجَا البتہ آیا ہے۔ كَيْفَ جَا جس کیفیت سے آئے۔

(ف) اُوْرِثْتُمُوْهَا (الاعراف۔ الزخرف) دونوں جگہ پر حمزہ، کسائی، ہشام اور ابوعمرو کے لیے ادغام ہے اور ابن ذکوان کے لیے ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ اظہار بطریق شاطبی اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ باقین کے لیے اظہار ہے۔

لَبِثْتُّ کا کلمہ جیسے بھی آئے جیسے كَمْ لَبِثْتَّ۔ لَبِثْتُّمْ وغیرہ تو ابوعمرو، شامی، ابوجعفر، حمزہ اور کسائی نے اس میں ہر جگہ ادغام کیا ہے باقین اظہار کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦/٢٧٠	حُطْ كَمْ ثَنَا رِضًى وَّيٰسِيْنَ رَوٰى ح ك ث رضى روى	ظَعْنٌ لِّوًى وَّالْخُلْفُ مِزْنَلْ اِذْ هَوٰى ظ ل م ن ا هـ

(ت) (حُطْ كَمْ ثَنَا رِضًى کا ترجمہ سابقہ شعر میں ہو چکا) اور یٰسٓ وَّالْقُرْاٰنِ میں کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور ہشام کے لیے ادغام ہے اور ابن ذکوان، عاصم، نافع اور بزی نے بالخلف ادغام کیا ہے۔

(ل) حُطْ گھیرنا، محفوظ کرنا۔ كَمْ بہت سی نوبتیں۔ ثَنَا موڑنا۔ رِضًى پسندیدہ۔ رَوٰى۔ بیان کرنا۔ ظَعْنٌ ظَعَنَ باب فَتَحَ سے کوچ کرنا، سفر کرنا، روانہ ہونا۔ لِوًى ریت کا تنگ حصہ۔ مِزْ جدا کرنا۔ نَلْ حاصل کرنا۔ هَوٰى گزرنا، اوپر سے نیچے کی جانب کرنا۔

(ف) یٰسٓ وَّالْقُرْاٰنِ میں کسائی۔ خلف العاشر۔ یعقوب اور ہشام کے لیے صرف ادغام ہے اور ابن ذکوان۔ عاصم۔ نافع اور بزی کے لیے خُلف ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں ہیں جبکہ باقین کے لیے صرف اظہار ہے۔ یٰسٓ وَّالْقُرْاٰنِ میں ورش، ابن ذکوان اور شعبہ کے لیے ادغام بطریق شاطبیہ اور اظہار بطریق طیبہ ہے۔ قالون بزی اور حفص کے لیے اظہار بطریق شاطبی اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

٧/٢٧١	كُنُوْنَ لَا قَالُوْنَ يَلْهَثْ اَظْهِرِ ا	حِرْمٌ لَّهُمْ نَالَ خِلَافُهُمْ وُرِىْ حرم ل ن

(ت) (یٰسٓ کا اختلاف) نٓ وَّالْقَلَمِ کے جیسا ہے لیکن اس میں قالون نہیں ہیں۔ يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں نافع، ابوجعفر، مکی ہشام اور عاصم کے لیے اظہار بالخلف روشن اور مشہور ہو گیا ہے۔

(ل) كَنُوْنِ نون کی طرح۔ اَظْهِرِ اظہار کرنا، اظہار سے پڑھنا۔ نَالَ باب سَمِعَ سے حاصل کرنا، پالینا۔ وُرِیْ چقماق کا آگ نکالنا، وَرِیَ باب سَمِعَ سے ہے چقماق کا آگ نکالنا، موٹا ہونا۔ یہاں اس سے مراد مشہور و معروف ہونا کے ہیں۔

(ف) نٓ وَّالْقَلَمِ میں کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور ہشام کے لیے ادغام ہے اور ابن ذکوان، عاصم، ورش اور بزی کے لیے ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ یٰسٓ کے برعکس یہاں قالون اظہار کرتے ہیں باقین یعنی قنبل قالون، ابوعمرو، ابوجعفر اور امام حمزہ اظہار کرتے ہیں۔

نٓ وَّالْقَلَمِ میں ابن ذکوان اور شعبہ کے لیے ادغام بطریق شاطبی اور اظہار بطریق طیبہ ہے جبکہ ورش۔ بزی اور حفص کے لیے اظہار بطریق شاطبیہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔

يَلْهَثْ ذٰلِكَ (الاعراف) کی ثاء کا ذال میں ادغام بالخلف نافع، ابوجعفر، مکی، ہشام اور عاصم کے لیے ہے جبکہ باقین کے لیے صرف ادغام ہے۔

يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں ورش، مکی، اور ہشام کے لیے اظہار بطریق شاطبی اور ادغام بطریق طیبہ ہے، ابوجعفر کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار بطریق درہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ قالون اور عاصم کے لیے ادغام بطریق شاطبیہ اور اظہار بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: النشر کی رو سے قراء عشرہ کے لیے ادغام قوی تر ہے۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۸/۲۷۲	وَفِیْ اَخَذْتُ وَاتَّخَذْتُ عَنْ دَرٰی (ع د)	وَالْخُلْفُ غِثْ طَس مِّیمٍ فِدْ ثَرٰی (غ، ف ث)

(ت) اور اَخَذْتُ اور اِتَّخَذْتُ میں حفص اور مکی کے لیے اظہار روایت ہوا ہے اور رویس کے لیے خلف ہے تم صاحب فیضان ہو جاؤ۔ طٰسٓمٓ میں حمزہ اور ابوجعفر کے لیے اظہار کا فائدہ حاصل کرلو۔

(ل) عَنْ دَرٰی علم والا، جاننے والا۔ غِثْ بارش برسانا۔ فِدْ فائدہ حاصل کرنا۔ ثَرٰی عطا، بخشش، عنایت۔

(ف) ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ۔ قُلْ اَفَا تَّخَذْتُمْ۔ لَا تَّخَذْتُ۔ اَخَذْتُ وغیرہ کلمات میں حفص اور مکی کے لیے اظہار ہے اور رویس کے لیے ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں رویس کے لیے اظہار بطریق درہ اور ادغام بطریق طیبہ ہے۔ باقین کے لیے ذال کا تاء میں ادغام ہے۔

طٰسٓمٓ (الشعراء۔ القصص) میں حمزہ اور ابوجعفر کے لیے اظہار ہے۔ باقین کے لیے سین کے نون کا میم میں ادغام ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابوجعفر تو حروف مقطعات میں سکتات کرتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا تو پھر یہاں ابوجعفر کا اظہار کیوں بیان کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ جزریؒ نے ابوجعفر کا نام لے کر اظہار کرنے والوں میں اس لیے شمار کیا ہے کہ اس طرح رمز لا کر اگر ان کے مذہب کی نشاندہی نہ کرتے تو یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید ادغام کرنے والے حضرات کی طرح وہ بھی اس موقع پر ادغام کرتے ہیں لہٰذا اس شبہ کو دور کرنے کے لیے ان کا نام اظہار کرنے والوں میں بیان فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ اَحْکَامِ النُّوْنِ السَّاکِنَةِ وَالتَّنْوِیْنِ (۵)

۱/۲۷۳	اَظْهِرْ هُمَا عِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ عَنْ	کُلٍّ وَّفِیْ غَیْنٍ وَّخَا اَخْفِیْ ثَمَنْ (ث)

(ت) تمام قراء کے لیے حرف حلقی سے پہلے نون ساکنہ وتنوین دونوں کو اظہار سے پڑھو۔ مگر غین وخاء سے پہلے نون ساکنہ و تنوین میں ابوجعفر نے بیش قیمت اخفاء کیا ہے۔

(ل) اَظْهِرْ هُمَا دونوں کو اظہار سے پڑھو۔ عِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ حروف حلقی کے نزدیک۔ اَخْفِیْ اخفاء کرنا۔ ثَمَنْ قیمتی ہونا۔

(ف) تمام قراء کے لیے حروف حلقی سے پہلے نون ساکنہ وتنوین آئیں تو اظہار ہوتا ہے۔ مگر امام ابوجعفر حروف حلقی میں سے غین اور خاء اگر نون ساکن وتنوین کے بعد آئیں تو ادغام کرتے ہیں جیسے مِنْ غِلٍّ۔ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اور مِنْ خَیْرٍ۔ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے غین اور خاء میں اخفاء کی توجیہ: ان دو حروف میں ابوجعفر کے اخفاء کی توجیہ یہ ہے کہ یہ دونوں لسان کے حروف کے قریب اور ان کے متصل ہیں پس یہ دونوں قاف اور کاف کی مانند ہیں اس لیے کہ غین اور خاء اور قاف کے مخرج کے درمیان کسی طرح کی جدائی نہیں ہے بلکہ ان کے مخرج متصل ہیں۔ باقی چار حروف حلقی ہمزہ۔ ھاء اور عین۔ حاء میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ حروف اخفاء سے متصل ہوں۔ پس چونکہ یہ دونوں حروف غین اور خاء قاف سے متصل ہیں لہٰذا ابوجعفر ان میں اخفاء کرتے ہیں۔

اگلے شعر میں نون ساکن کے ان تین استثنائی کلمات کا ذکر ہے۔ جن میں امام ابوجعفر اپنے قاعدہ کے مطابق اخفاء نہیں کرتے ہیں۔ یہ کلمات مستثنیٰ کیوں ہیں ان کی ایک وجہ جو صحیح اور راجح بھی ہے وہ یہ کہ دراصل یہ نقل کی پیروی کی بناء پر ہے۔

وھکذا منه الینا وصلا

دوسری توجیہ یہ بیان کی جائے گی کہ جمعًا بین اللغتین ان کلمات میں ابوجعفر نے اخفاء نہیں کیا ہے تاکہ ان کی قرآءت میں اخفاء کرنے اور نہ کرنے والی دونوں لغات جمع ہو جائیں۔ واللہ اعلم

٢/٢٧٤	لَا مُنْخَنِقْ يُنْغِضْ يَكُنْ بَعْضٌ اَبٰی		وَاقْلِبْهُمَا مَعْ غُنَّةٍ مِّيْمًا بِبَا

ت: اَلْمُنْخَنِقَةُ۔ فَسَيُنْغِضُوْنَ۔ يَكُنْ غَنِيًّا میں بعض حضرات نے اخفاء کا انکار کیا ہے اور تم نون ساکن وتنوین کو باء کے نزدیک میم سے اقلاب کرو اور یہ غنہ کے ہمراہ ہو۔

ل: اَبٰی انکار کرنا۔ اَقْلِبْهُمَا اقلاب کرنا۔ مَعْ غُنَّةٍ غنہ سمیت۔

ف: ابوجعفر کے لیے اَلْمُنْخَنِقَةُ (المائدہ) فَسَيُنْغِضُوْنَ (اسراء) اور يَكُنْ غَنِيًّا (النساء) ان تین کلمات میں بعض حضرات نے اخفاء سے منع کیا ہے پس بَعْضٌ اَبٰی سے معلوم ہوا کہ ان کلمات میں ابوجعفر کے لیے اخفاء اور اظہار دو وجوہ ہیں۔ ان تین کلمات میں ابوجعفر کے لیے بطریق الدرہ اظہار ہے اور بطریق طیبہ اخفاء ہے۔ النشر فی القراءات العشر میں علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ ان تین کلمات کا مستثنیٰ ہونا مشہور تر ہے اور ان میں ترک اخفاء قیاس کے موافق ہے۔

اسی طرح نون ساکن وتنوین کے بعد اگر باء آئے تو نون ساکن وتنوین کا میم سے غنہ کے ساتھ اقلاب کیا جاتا ہے اور یہ قاعدہ ائمہ عشرہ کے لیے متفقہ ہے۔ جیسے اَنْۢبِئْهُمْ۔ مِنْۢ بَعْدِ۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ وغیرہ۔

٣/٢٧٥	وَادْغِمْ بِلَا غُنَّةٍ فِیْ لَامٍ وَّرَا		وَهِیَ لِغَيْرِ صُحْبَةٍ (صحبة) اَيْضًا تُرٰی

ت: اور نون ساکن وتنوین کا لام وراء میں بلا غنہ ادغام کرو اور غنہ کے ساتھ ادغام غیر صحبہ کے لیے کتب فن میں دیکھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اَدْغِمْ ادغام کرنا۔ بِلَاغُنَّةٍ غنہ کے بغیر۔ تُرٰی رَأٰیٌ سے دیکھنا۔

(ف) قراءِ عشرہ کے لیے لام اور راء میں نون ساکن وتنوین کا ادغام ہوتا ہے اور یہ ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

جبکہ نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ ابوجعفر۔ یعقوب اور حفص کے لیے ان مواقع پر جہاں نون رسماً موجود ہو ادغام بالغنہ بھی ہے جیسے فَإِنْ لَّمْ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ وغیرہ۔ اور اگر نون مرسوم نہ ہو تو غنہ جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ادغام مع الغنہ میں نون کی صفت غنہ باقی رہے گی جو ذات نون پر دلالت کرے گی لہٰذا نون کا مرسوم ہونا ضروری ٹھہرا تاکہ رسم مصاحف سے مطابقت رہے۔ یاد رہے کہ راء سے قبل نون ساکن پورے قرآن میں مرسوم ہے البتہ لام سے پہلے بعض جگہ نون ساکن مرسوم ہے اور بعض جگہ نہیں نون ساکن مرسوم نہ ہونے کی مثال جیسے اَلَّا تَعْبُدُوْا سورۂ ھُودؔ کا پہلا موقع اور نون ساکن مرسوم ہونے کی مثال جیسے اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا سورۂ ھود کا دوسرا موقع۔ پس نافع۔ مکی۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ شامی۔ یعقوب اور حفص ان حضرات کے لیے لام وراء میں دو وجوہ ہیں (۱) ادغام مع الغنہ (۲) ادغام بلاغنہ۔ جبکہ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صرف ادغام بلا غنہ ہی ہے۔

(ط) نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ اور حفص کے لیے ادغام مع الغنہ بطریق طیبہ ہے اور ادغام بلا غنہ بطریق شاطبی ہے۔

ابوجعفر اور یعقوب کے لیے ادغام مع الغنہ بطریق طیبہ ہے اور ادغام بلا غنہ بطریق درہ ہے۔

۲۷۶	وَالْكُلُّ فِيْ يَنْمُوْبِهَا وَضِقْ حَذَفْ ض	فِي الْوَاوِ وَالْيَا وَتَرٰى فِي الْيَا اخْتُلِفْ ت

(ت) اور تمام قراء کے لیے یَنْمُوْ میں ادغام بالغنہ ہے اور خلف راوی نے واؤ اور یاء میں غنہ حذف کیا ہے اور دوری کسائی کے لیے یاء کے ادغام میں اختلاف بیان کیا گیا ہے۔

(ل) ضِقْ ضَاقَ باب ضَرَبَ سے تنگ ہونا۔ یَنْمُوْنَمَا یَنْمُوْ نُمُوًّا زیادہ ہونا، بڑھنا، بلند ہونا۔ حَذَفْ حذف کرنا۔ تَرٰی رَأٰی سے دیکھنا۔ اُخْتُلِفْ اختلاف کرنا۔

(ف) قراءِ عشرہ نے یَنْمُوْ کے چار حروف میں نون ساکن وتنوین کا ادغام بالغنہ کیا ہے۔ جبکہ امام حمزہ کے راوی خلف نے واو اور یاء میں غنہ نہیں کیا ہے۔ یعنی ان کے لیے نون اور میم میں ادغام بالغنہ ہے اور واؤ اور یاء میں ادغام بلا غنہ ہے۔

اور امام کسائی کے راوی دوری کے لیے حرف یاء میں دو وجوہ ہیں (۱) ادغام بالغنہ (۲) ادغام بلا غنہ۔ بقایا تین حروف نون۔ میم اور واؤ میں ان کے لیے ادغام بالغنہ ہی ہے۔

یَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام بالغنہ والے کلمات: مَنْ يَّقُوْلُ۔ قَدِيْرٌ يٰٓاَيُّهَا۔ عَنْ نَّفْسٍ۔ حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ۔ مِنْ مَّالٍ۔ مَثَلًا مَّا۔ مِنْ وَّالٍ۔ وَرَعْدٌ وَّبَرْقٌ وغیرہ۔

(ط) خلف عن حمزہ نے بطریق شاطبیہ وطیبہ واؤ اور یاء میں ادغام بلا غنہ کیا ہے۔ جبکہ دوری کسائی کے لیے نون ساکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتنوین کے بعد یاء میں ادغام بالغنہ بطریق شاطبیہ ہے اور ادغام بلا غنہ بطریق طیبہ ہے۔

۵ / ۲۷۷	وَاَظْهِرُوْا	لَدَيْهِمَا	بِكِلْمَةٍ	وَفِي	الْبَوَاقِي	اَخْفِيَنْ	بِغُنَّةٍ

(ت) اور نون ساکن کو اظہار سے پڑھا ہے واؤ اور یاء کے قریب اگر ایک کلمہ میں ہوں اور باقی تمام حروف سے قبل نون ساکن وتنوین کو بالضرور اخفاء مع الغنہ کے پڑھو۔

(ل) اَظْهِرْ اظہار سے پڑھنا۔ لَدَيْهِمَا ان دونوں کے پاس۔ فِي الْبَوَاقِي باقی میں۔ اَخْفِيَنْ اخفاء کرنا۔

(ف) سب قراء نے نون ساکن کو واؤ اور یاء کے بعد آنے کی صورت میں جب وہ ایک کلمہ میں ہوں تو اظہار سے پڑھا ہے۔ یعنی دُنْيَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ وغیرہ ان کلمات میں ادغام اس لیے نہیں کیا جاتا ہے کہ ادغام کرنے سے کلمہ اس مضاعف سے مشابہ ہو جائے گا جس میں مثلین کا ادغام کیا جائے۔ ادغام کرنے کی صورت میں یہ کلمات دُيَّا۔ قِوَّانٌ۔ صِوَّانٌ اور بُيَّانٌ ہو جائیں گے اور معنی مرادی پر دلالت نہ رہے گی۔

اوپر بیان کیے ہوئے تیرہ حروف یعنی چھ حروف حلقی۔ يَرْمَلُوْنَ کے چھ حروف اور حرف منقلب نون عن الباء کے علاوہ بقایا پندرہ حروف جو کہ حروف اخفاء کہلاتے ہیں ان سے قبل اگر نون ساکن وتنوین آئے گی تو اخفاء بالغنہ کے ساتھ ان کو ادا کیا جائے گا۔

نوٹ: الف کو ان پندرہ حروف میں شمار نہیں کیا گیا ہے اس لیے کہ الف کسی بھی ساکن حرف کے بعد نہیں آ سکتا ہے۔

یاد رہے کہ ایک کلمہ میں نون ساکن اور واؤ ویاء ہوں تو انہیں اظہار سے پڑھا جاتا ہے جبکہ نون تنوین کلمہ کے آخر میں ہوتی ہے لہٰذا ایک کلمہ میں واؤ اور یاء سے پہلے نون تنوین کا وقوع ممکن نہیں ہے۔

بَابُ الْفَتْحِ وَالْإِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ (۴۹)

اس باب کے عنوان میں علامہ جزریؒ نے تین کلمات استعمال کیے ہیں "اَلْفَتْح" "اَلْإِمَالَة" "بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ" ان تینوں کلمات کی تشریح اس طرح ہے۔

اَلْفَتْح: چونکہ منہ فتحہ کی ادائیگی میں کسی قدر کم اور الف کی ادائیگی میں زیادہ کھلتا ہے اس لیے زبر کو فتح کہتے ہیں۔ قراء کے نزدیک فتح صرف زبر یا زبر اور الف دونوں کو صاف اور خالص ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ فتح سے مراد امالہ اور تقلیل کا ترک کرنا ہے۔

اَلْإِمَالَة:: امالہ کے معنی لغت میں تو ٹیڑھا کرنے کے ہیں مگر عند القراء فتحہ کو کسرہ کی جانب اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا امالہ کہلاتا ہے۔ پھر اگر زیادہ میلان الف کی طرف ہے تو "امالہ صغریٰ" ہے اور اگر یاء کی طرف زیادہ میلان ہے تو "امالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبریٰ'' ہے۔ اس مائل کرنے میں زیادتی نہیں کرنی چاہیے ورنہ فتحہ خالص کسرہ بن جائے گا جو غلط ہوگا۔ اس کی صحیح ادائیگی استاذ کامل کے ساتھ تلقی سے حاصل ہوگی۔

یاد رہے کہ فتح اہل حجاز کا اور امالہ عام اہل نجد۔ تمیم۔ قیس اور بنواسد کا لغت ہے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ امالہ فتح کی فرع ہے یا دونوں اصل ہیں۔ لیکن جمہور کے مذہب پر فتحہ ہی اصل ہے کیونکہ امالہ سبب پر موقوف ہے اور فتحہ کسی سبب پر موقوف نہیں ہے۔ علامہ جزریؒ کی رائے بھی یہی ہے اسی لیے عنوان میں فتح کو مقدم کیا ہے۔ یاد رہے کہ علامہ جزریؒ نے ''الدرة المضیئه'' میں عنوان میں بھی اور شعر کی ابتداء میں بھی فتح ہی کو پہلے ذکر کیا ہے نیز ''النشر فی القراءات العشر'' میں بھی فتح ہی کو پہلے بیان کیا ہے۔

نوٹ: قرآءت میں جو قراء فتح پڑھتے ہیں ان کے لیے فتح کا لفظ ہی استعمال کیا جاتا ہے مگر امالہ کے لیے امالہ محضہ۔ امالہ کبریٰ۔ اضجاع اور بطح کے نام بھی استعمال کیے جاتے ہیں جبکہ امالہ صغریٰ کے لیے تقلیل۔ بین بین۔ امالہ صغریٰ اور تلطیف کے نام مستعمل ہیں۔

۲۲۸/۱	اَمِلْ ذَوَاتِ الْيَاءِ فِي الْكُلِّ شَفَا (شفا)		وَثَنِّ الْاَسْمَا اِنْ تُرِدْ اَنْ تَعْرِفَا

ت ذوات الیاء کے تمام مواقع میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ کرو اور اگر تم چاہو کہ ان کی اصل کو پہچان سکو تو تم ان اسماء کو تثنیہ بنا دو۔

ل اَمِلْ امالہ کرنا۔ ذَوَاتِ الْيَاءِ اسماء اور افعال کے آخر میں آنے والی یاء سے بدلے ہوئے الف۔ شَفَا شفاء دینا۔ وَثَنِّ الْاَسْمَا اسموں کو تثنیہ بنانا۔ تُرِدْ اَرَادَ يُرِيْدُ ارادہ کرنا، چاہنا۔ تَعْرِفَا عَرَفَ سے پہچاننا۔

ف امام حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر ذوات الیاء کلمات یعنی وہ اسماء وافعال جن کے آخر میں الف یاء کی شکل میں ہوتا ہے ان میں پورے قرآن میں ہر جگہ امالہ کرتے ہیں چاہے وہ الفات کی شکل میں مرسوم ہوں یا یاء کی شکل میں ہوں۔ اور ان امالہ والے الفات کی اصل پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ذوات الیاء ہیں یا ذوات الواوٗ ہیں ان اسماء کا تثنیہ بنا کر دیکھو پس اگر تثنیہ کے صیغہ میں یاء آئے تو یائی ہیں اور واوٗ آئے تو واوی ہیں۔

۲۲۹/۲	وَرُدَّ فِعْلَهَا اِلَيْكَ كَالْفَتٰى		هُدَى الْهَوٰى اشْتَرٰى مَعَ اسْتَعْلٰى اَتٰى

ت اور افعال کی پہچان کے واسطے الفات کے فعل کو فعل ماضی صیغہ واحد متکلم بنا لو جیسے اَلْفَتٰی۔ هُدٰی۔ اَلْهَوٰی۔ اِشْتَرٰی ان کے ہمراہ اِسْتَعْلٰی۔ اَتٰی۔

ل رُدَّ رَدَّ سے لوٹانا۔ فِعْلَهَا ان کے فعل کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) یعنی اگر ان الفات کے فعل کو فعل ماضی صیغہ واحد متکلم بنالیا جائے تو اس میں یاء ظاہر ہو جائے گی جیسے علامہ جزریؒ نے مثالیں بیان کی ہیں۔ اَلْفَتٰی اس کا تثنیہ اَلْفَتَیَانِ۔ هُدًی کا هُدَیَانِ۔ اَلْهَوٰی کا اَلْهَوَیَانِ۔ اور افعال کی مثالیں جیسے اِشْتَرٰی کا اِشْتَرَیْتُ۔ اِسْتَعْلٰی کا اِسْتَعْلَیْتُ اور اَتٰی کا اَتَیْتُ وغیرہ۔

۳/۲۸۰	وَكَيْفَ فَعْلٰى وَفُعَالٰى ضَمُّهُ		وَفَتْحُهُ وَمَا بِيَاءٍ رَسْمُهُ

(ت) اور فَعْلٰى جس کیفیت کا بھی ہو اور فُعَالٰى فَعَالٰى ضمہ اور فتحہ والا اور وہ کلمات جو بالیاء مرسوم ہوئے ہیں۔

(ل) كَيْفَ کیفیت۔ ضَمُّهُ اس کے ضمہ والا۔ فَتْحُهُ اس کے فتحہ والا۔ رَسْمُهُ اس کی رسم۔

(ف) فُعْلٰى۔ فَعْلٰى اور فِعْلٰى کے وزن پر اور فُعَالٰى۔ فَعَالٰى کے وزن والے کلمات اور وہ تمام کلمات جن کے آخری الفات یاء کی صورت مرسوم ہوں ان تمام اقسام کے کلمات میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ ہے۔

ذیل میں اب ہم ان کلمات کی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

فُعْلٰى (مضموم الفاء): اَلْقُصْوٰی۔ اَلدُّنْیَا۔ اَلْكُبْرٰی۔ اَلْاُنْثٰی۔ اَلْبُشْرٰی۔ اَلْاُخْرٰی۔ طُوْبٰی۔ اَلسُّوْاٰی۔ اَلْقُرْبٰی وغیرہ۔

فَعْلٰى (مفتوح الفاء): اَلْمَوْتٰی۔ اَلسَّلْوٰی۔ اَلنَّجْوٰی۔ دَعْوٰی۔ اَلتَّقْوٰی۔ مَرْضٰی۔ اَسْرٰی۔ سَكْرٰی وغیرہ۔

فِعْلٰى (مکسور الفاء): اِحْدٰی۔ ضِیْزٰی۔ سِیْمَا۔ شِعْرٰی۔ ذِكْرٰی۔ وغیرہ۔

فُعَالٰى (مضموم الفاء): سُكٰرٰی۔ كُسَالٰی۔ فُرَادٰی۔ اُسَارٰی وغیرہ۔

فَعَالٰى (مفتوح الفاء): اَلْیَتَامٰی۔ اَلْاَیَامٰی۔ اَلنَّصَارٰی۔ اَلْحَوَایَا وغیرہ۔

علامہ عبدالفتاح القاضیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں مُوْسٰی۔ عِیْسٰی۔ یَحْیٰی وغیرہ کو بھی ملحق کر دیا گیا ہے اگرچہ یہ اسماء عجمی ہیں مگر ان کا استعمال کثرت سے ہوا ہے۔ لہٰذا انہیں بھی ان کے ہم وزن کلمات میں شامل کر لیا گیا ہے نیز یہ مرسوم بالیاء بھی ہیں۔

۴/۲۸۱	كَحَسْرَتٰى اَنّٰى ضُحًى مَّتٰى بَلٰى		غَيْرَ لَدٰى زَكٰى عَلٰى حَتّٰى اِلٰى

(ت) جیسے یٰحَسْرَتٰی۔ اَنّٰی۔ ضُحٰی۔ مَتٰی۔ بَلٰی وغیرہ۔ سوائے لَدٰی۔ زَكٰی۔ عَلٰی۔ حَتّٰی اور اِلٰی مرسوم الیاء ہونے کے باوجود ان میں امالہ نہیں۔

(ف) پہلے مصرعہ میں وہ کلمات بیان فرمائے ہیں جو کہ رسمی ذوات الیاء ہیں۔ پس یٰحَسْرَتٰی۔ اَنّٰی۔ ضُحٰی جو وقف میں ضُحٰی ہوگا اور وَالضُّحٰی حالتین میں۔ مَتٰی اور بَلٰی وغیرہ جیسے کلمات میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ ہوگا۔

جبکہ لَدٰی (المؤمن) زَكٰی (النور) اور عَلٰی۔ حَتّٰی اور اِلٰی جہاں بھی آئیں ان میں امالہ نہیں ہوگا۔ امام حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر ان تمام کلمات میں امالہ کرتے ہیں جو مصاحف عثمانی میں مرسوم بالیاء ہوں گے مگر اس اصول سے درج بالا پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمات مشتق ہیں ان میں امالہ کسی حال میں بھی نہیں ہوگا۔ لَدٰی کا رسم مختلف فیہ ہے سورۂ مومن میں لَدَی الْحَنَاجِرِ بالیاء ہے اور سورۂ یوسف علیہ السلام میں لَدَا الْبَابِ بالالف ہے۔ لہٰذا اس کلمہ کی اصل مختلف فیہ ٹھہری۔ اسی طرح زَکٰی اور مَا زَکٰی (النور) کی اصل واوی ہے جیسے زَکَوٰتٌ لہٰذا واوی الاصل ہونے کی بناء پر اس میں امالہ نہیں ہوگا۔ جبکہ عَلٰی۔ حَتّٰی اور اِلٰی یہ حروف ہیں اور جامد ہیں۔

۵/۲۸۲ وَمَيَّلُوا الرِّبَا الْقُوٰى الْعُلٰى كِلَا		كَذَا مَزِيْدًا مِّنْ ثُلَاثِيْ كَابْتَلٰى

(ت) اور انہوں نے امالہ کیا ہے اَلرِّبٰوا۔ اَلْقُوٰى۔ اَلْعُلٰى۔ کِلْهُمَا ایسے ہی ثلاثی مزید میں سے جیسے اِبْتَلٰى۔

(ل) مَيَّلُوْا انہوں نے امالہ کیا۔ مَزِيْدًا مِّنْ ثُلَاثِيْ ثلاثی مزید سے۔

(ف) حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے ذوات الواوٗ کلمات میں اَلرِّبٰوا میں ہر جگہ حالین میں امالہ کیا ہے۔ اور مِنْ رِّبًا (الروم) میں صرف وقفاً امالہ ہے۔ اس کے علاوہ اَلْقُوٰى۔ اَلْعُلٰى اور کِلْهُمَا میں بھی امالہ ہے۔

اَلرِّبٰوا میں تو ماقبل کسرہ کی وجہ سے اور اَلْقُوٰى۔ اَلْعُلٰى میں دیگر رؤس آیات کی وجہ سے امالہ کیا گیا ہے اور کِلْهُمَا میں ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا اس یاء کی وجہ سے امالہ کیا گیا ہے جس کے بدلہ میں یہ الف ہے۔

اسی طرح حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے ایسے کلمات میں بھی امالہ کیا ہے جن کا الف حالاً یاء سے بدلا ہوا ہے چاہے وہ اصلاً مجرد کے مطابق بالواوٗ ہو۔ جیسے اِبْتَلٰى۔ اَنْجٰى۔ زَكّٰى۔ تُدْعٰى۔ تُبْلٰى وغیرہ۔

۶/۲۸۳ مَعْ رُؤُسِ اٰيِ النَّجْمِ طٰهٰ اِقْرَاْ مَعَ الْ		قِيٰمَةِ الَّيْلِ الضُّحٰى الشَّمْسِ سَاَلْ

(ت) اس کے ہمراہ النجم۔ طٰهٰ۔ اقرأ۔ القيامة۔ الیل۔ الضحی۔ الشمس۔ سَاَلَ۔ عبس۔ النّٰزعٰت اور سَبِّحْ کی سورتوں کے رؤس آیات والے کلمات میں۔

(ل) مَعْ رُؤُسِ اٰيِ سورتوں کی آیات کے سروں کے ساتھ۔

(ف) گیارہ سورتوں (۱) النجم (۲) طٰہٰ (۳) اقرأ یعنی العلق (۴) القیامہ (۵) الیل (۶) الضحٰی (۷) الشمس (۸) سَاَلَ یعنی المعارج (۹) عبس (۱۰) النازعات (۱۱) سَبِّحْ یعنی سورۃ الاعلیٰ۔ ان سورتوں کے رؤس آیات والے کلمات میں بھی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر امالہ کرتے ہیں۔ یہ حکم مطلق ہے چاہے یہ رؤس آیات والے کلمات یائی ہوں چاہے واوی ہوں۔

۷/۲۸۴ عَبَسَ وَالنّٰزِعِ وَسَبِّحْ وَعَلِیْ		اَحْيَا بِلَا وَاوٍ وَّعَنْهُ مَيِّلِ

(ت) (عَبَسَ وَالنّٰزِعِ وَسَبِّحْ کا ترجمہ ہو چکا) اور علی کسائی اس اَحْيَا میں جو بغیر واوٗ کے ہو امالہ کرتے ہیں اور انہی علی کسائی کے لیے امالہ ہے ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) بِلَاوَاوٍ واؤ کے بغیر۔ مَیِّل امالہ کرنا۔

(ف) علی کسائی نے اَحْيَا والے کلمات میں جو بغیر واؤ کے ہوں امالہ کیا ہے جیسے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ۔ فَاَحْيَاكُمْ۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا وغیرہ۔ یادرہے کہ اگر اَحْيَا واؤ کے ہمراہ ہو جیسے اَمَاتَ وَاَحْيَا (النجم) تو اس میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے امالہ ہے۔ اس کے علاوہ علی کسائی آئندہ بیان ہونے والے چودہ کلمات میں بھی امالہ کرتے ہیں۔

۸ / ۲۸۵	مَحْيَاهُمْ تَلَاخَطَايَا وَدَحَا	تُقَاتِهِ مَرْضَاتِ كَيْفَ جَاطَحَا

(ت) مَحْيَاهُمْ۔ تَلٰهَا۔ خَطٰيٰكُمْ اور دَحٰهَا۔ تُقٰتِهٖ، مَرْضَاتِ کا کلمہ جس کیفیت پر بھی آئے۔ طَحٰهَا۔

(ل) كَيْفَ جَا جس کیفیت سے بھی آئے۔

(ف) کسائی جن چودہ کلمات کے آخری الفات میں امالہ کرتے ہیں ان میں سے سات کلمات اس شعر میں بیان کیے ہیں۔ (۱) مَحْيَاهُمْ (الجاثیہ) (۲) تَلٰهَا (الشمس) (۳) خَطٰيٰكُمْ والے کلمات خَطٰيٰهُمْ۔ خَطٰيٰنَا جہاں بھی آئیں (۴) دَحٰهَا (النازعات) (۵) تُقٰتِهٖ (آل عمران) (۶) مَرْضَاتِ جس طرح بھی آئے مَرْضَاتِيْ وغیرہ (۷) طَحٰهَا (الشمس)

۹ / ۲۸۶	سَجٰى وَاَنْسَانِيهِ مَنْ عَصَانِيْ	اَتَانِ لَاهُوْدَ وَقَدْ هَدَانِيْ

(ت) سَجٰى اور اَنْسٰنِيْهُ۔ وَمَنْ عَصَانِيْ۔ اٰتٰنِيْ نہ کہ ہود والا وَقَدْ هَدٰنِ۔

(ف) (۸) اِذَا سَجٰى (الضحیٰ) (۹) وَمَا اَنْسٰنِيْهُ (الکہف) (۱۰) وَمَنْ عَصَانِيْ (ابراہیم) (۱۱) اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ (مریم) اور فَمَا اٰتٰنِ ےَ اللّٰهُ (النمل) (۱۲) وَقَدْ هَدٰنِ (الانعام) ان پانچ کلمات میں بھی صرف کسائی کے لیے امالہ ہے۔

اس شعر میں بیان کردہ کلمات کے مستثنیات میں (۱) اَنْسَانِيْهُ (الکہف) کا مراد ہے فَاَنْسٰهُ مراد نہیں ہے اس میں حمزہ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے امالہ ہے۔ (۲) وَمَنْ عَصَانِيْ میں مَنْ احتراز کے لیے ہے تاکہ یہ ممتاز ہو جائے اور وَعَصٰى وغیرہ اس میں سے نکل جائیں۔ (۳) لَا هُوْدَ لانے سے معلوم ہوا کہ سورۂ ہوؔد والے وَاٰتٰنِيْ رَحْمَةً اور وَاٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً اس سے خارج ہیں۔ (۴) اور وَقَدْ کے بیان کر دینے سے معلوم ہوا کہ صرف سورۃ الانعام والا مراد ہے هَدٰنِيْ (الانعام۔ الزمر) والے اس میں شامل نہیں ہیں۔

۱۰ / ۲۸۷	اَوْصَانِ رُءْيَايَ لَهُ الرُّءْيَا رَوٰى روی	رُءْيَاكَ مَعْ هُدَايَ مَثْوَايَ تَوٰى ت

(ت) اَوْصٰنِيْ۔ رُءْيَايَ کا امالہ کسائی کے لیے ہے۔ اَلرُّءْيَا میں کسائی اور خلف العاشر نے امالہ روایت کیا۔ رُءْيَاكَ اور هُدَايَ اور مَثْوَايَ میں دوری کسائی کے لیے امالہ سے فتحہ معدوم ہوا۔

(ل) رَوٰى روایت کرنا، بیان کرنا۔ تَوٰى فوت ہو گیا، تَوِيَ باب سَمِعَ سے ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف (۱۳) وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ (مریم) اور (۱۴) رُءۡیَایَ میں امام کسائی کے لیے امالہ ہے۔ پس یہ چودہ کلمات وہ ہیں جن میں صرف کسائی امالہ کرتے ہیں۔

اَلرُّءۡیَا تین جگہ (الاسراء۔ الصافات۔ فتحنا) اور لِلرُّءۡیَا (یوسف علیہ السلام) ان چاروں جگہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ ہے۔ رُءۡیَاكَ (یوسف علیہ السلام) هُدَایَ (البقرہ۔ طہ) مَثۡوَایَ (یوسف علیہ السلام) ان تین کلمات میں دوری کسائی کے لیے امالہ ہے

نوٹ: یادرہے کہ رُءۡیَایَ میں صرف کسائی کے لیے امالہ بیان کیا گیا ہے اور حمزہ اور خلف العاشر کے لیے امالہ بیان نہیں ہوا مگر ادریس راوی خلف العاشر کے لیے رُءۡیَایَ میں امالہ بالخلف ہے یعنی دوسری وجہ فتح ہے جیسا کہ آگے شعر نمبر ۳۲۲ میں آئے گا۔ اسی طرح مَثۡوَایَ میں دوری کسائی کے لیے امالہ ہے اور مَثۡوٰهُ میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے امالہ ہے۔ رُءۡیَاكَ میں دوری کسائی کے لیے امالہ بیان ہوا اس میں ادریس راوی خلف العاشر کے لیے بھی امالہ ہے اور یہ کلمات آگے چل کر بیان ہوں گے۔

قوله توٰی بالقصر صيغة والهلاك يشير الى الامالة من حيث انها كسرة الى ضياع الفتح۔

۲۸۸/۱۱	مَحۡیَایَ مَعۡ اٰذَانِنَا اٰذَانِهِمۡ	جَوَارِ مَعۡ بَارِئِكُمۡ طُغۡیَانِهِمۡ

ت مَحۡیَایَ ہمراہ اٰذَانِنَا، اٰذَانِهِمۡ، اَلۡجَوَارِ ہمراہ بَارِئِكُمۡ اور طُغۡیَانِهِمۡ۔

ف دوری کسائی کے امالہ والے کلمات کے بیان کے ذیل میں مزید کلمات ذکر کیے ہیں

وَمَحۡیَایَ (الانعام) وَاٰذَانِنَا اور اٰذَانِهِمۡ (الشوریٰ) ان دونوں کلمات کے دوسرے الف میں امالہ ہے۔ اَلۡجَوَارِ (الشوریٰ۔ الرحمٰن۔ التکویر) اور بَارِئِكُمۡ (دو مواقع البقرہ میں) اور طُغۡیَانِهِمۡ قرآن میں جہاں بھی آئے۔

۲۸۹/۱۲	مِشۡكَاةِ جَبَّارِیۡنَ مَعۡ اَنۡصَارِیۡ	وَبَابِ سَارِعُوۡا وَخُلۡفُ الۡبَارِیۡ

ت مِشۡكٰوةِ، جَبَّارِیۡنَ اور اَنۡصَارِیۡ اور سَارِعُوۡا کے باب والے کلمات اور خُلف ہے اَلۡبَارِیۡ......

ف نیز دوری کسائی کے لیے ان کلمات میں بھی امالہ ہے کَمِشۡكٰوةٍ (النور) جَبَّارِیۡنَ (المائدہ۔ الشعراء) اَنۡصَارِیۡ (آل عمران۔ الصف) اور سَارِعُوۡا کے باب والے تمام کلمات جیسے یُسَارِعُوۡنَ۔ نُسَارِعُ۔ سَارِعُوۡا وغیرہ۔

جبکہ اَلۡبَارِیُٔ (الحشر) میں دوری کسائی کے لیے خُلف ہے۔ اور اگلے دو اشعار میں دوری کسائی کے انہی خُلف والے کلمات کا بیان ہے۔

۲۹۰/۱۳	تُمَارِ مَعۡ اُوَارِ مَعۡ یُوَارِ مَعۡ	عَیۡنَ یَتَمٰی عَنۡهُ الۡاِتۡبَاعُ وَقَعۡ

ت تُمَارِ اور فَاُوَارِیَ اور یُوَارِیۡ اور یَتَمٰی کے عین کلمہ میں اتباع وقوع پذیر ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) اَلْاِتْبَاعُ پیروی، اتباع، وَقَعَ باب فَتَحَ سے واقع ہونا۔

(ف) فَلَاتُمَارِ فِيهِمْ (الکھف) فَاُوَارِیَ (المائدہ) یُوَارِیْ (المائدہ۔ الاعراف) میں بھی دوری کسائی کے لیے خلف ہے۔

یَتَامٰی کے پہلے الف سمیت عین کلمہ یعنی تاء کے امالہ میں بھی دوری کسائی کے لیے بالخلف امالہ ہے جبکہ یَتَامٰی کے الف ثانی کا امالہ بلا خلف ہے جو کہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے ہے جیسا کہ اس سے قبل بیان بھی ہو چکا ہے۔

تاء کے امالہ کی توجیہ: تاء کے امالہ کی توجیہ یہ ہے کہ اس میں لام کلمہ والے الف تانیث کے اور ماقبل کے الفاظ کے امالہ کی مناسبت ہوتی ہے اسی لیے یَتَامَی النِّسَآءِ اور اَلنَّصٰرَی الْمَسِيحُ میں وصلاً ان کے لیے عین کلمہ میں امالہ نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں لام کلمہ کا الف حذف ہو جاتا ہے۔

(ط) اَلْبَارِیُ (الحشر) میں دوری کسائی کے لیے امالہ بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ فَاُوَارِیَ (المائدہ) یُوَارِیْ (المائدہ۔ الاعراف) فَلَا تُمَارِ (الکھف) ان کلمات میں دوری کسائی کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبی ہے۔

اَلْيَتٰمٰی۔ كُسَالٰی۔ اَلنَّصٰرٰی۔ نَصٰرٰی۔ اُسٰرٰی۔ سُكٰرٰی کے کلمات میں دو جگہ امالہ عین کلمہ یعنی تاء۔ سین۔ صاد۔ کاف میں اور ان کے بعد والے الفات میں امالہ بطریق طیبہ ہے اور فتح بطریق شاطبیہ ہے جبکہ آخری الف میں امالہ بھی ہے اور وہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے ہے۔

لیکن یاد رہے کہ اَلنَّصٰرَی الْمَسِيحُ اور یَتٰمَی النِّسَآءِ جیسے کلمات میں صاد اور تاء میں امالہ صرف وقفاً ہے وصلاً نہیں ہے۔ یہاں ہم فُعْلٰی۔ فَعْلٰی۔ فِعْلٰی کے وزن والے قرآن کریم میں آنے والے کلمات کی تفصیل طلبہ کی سہولت کے لیے بیان کر رہے ہیں۔

(۱) فُعْلٰی (بضم الفاء): فُعْلٰی کے وزن پر قرآن میں بیس کلمات ہیں۔

(۱) مُوْسٰی (۲) اُنْثٰی (۳) دُنْيَا (۴) قُرْبٰی (۵) وُسْطٰی (۶) قُصْوٰی (۷) عُزّٰی (۸) وُثْقٰی (۹) حُسْنٰی (۱۰) اُوْلٰی (۱۱) عُقْبٰی (۱۲) سُفْلٰی (۱۳) عُلْيَا (۱۴) رُؤْيٰی (۱۵) طُوْبٰی (۱۶) مُثْلٰی (۱۷) سُوْآٰی (۱۸) زُلْفٰی (۱۹) سُقْيٰی (۲۰) رُجْعٰی۔

(۲) فَعْلٰی (بفتح الفاء): فَعْلٰی کے وزن پر گیارہ کلمات ہیں۔

(۱) سَلْوٰی (۲) مَوْتٰی (۳) تَقْوٰی (۴) قَتْلٰی (۵) مَرْضٰی (۶) نَجْوٰی (۷) دَعْوٰی (۸) شَتّٰی (۹) صَرْعٰی (۱۰) طَغْوٰی (۱۱) يَحْيٰی۔

(۳) فِعْلٰی (بکسر الفاء): فِعْلٰی کے وزن پر قرآن کریم میں چار کلمات ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) سِیمَا (۲) اِحْدٰی (۳) ضِیزٰی (۴) عِیسٰی۔

۱۴/۲۹۱	وَمِنْ كُسَالٰي وَمِنَ النَّصَارٰى	كَذَا أُسَارٰى وَكَذَا سُكَارٰى

ت اور کُسَالٰی۔ اَلنَّصٰرٰی ایسے ہی اُسَارٰی اور ایسے ہی سُکٰرٰی۔

ف عین کلمہ والے کلمات میں کُسَالٰی کے سین میں، اَلنَّصٰرٰی کے صاد میں، اُسٰرٰی کے سین میں اور سُکٰرٰی کے کاف میں کہ یہ ان کلمات کے عین کلمہ ہیں دوری کسائی کے لیے امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ جبکہ آخری الف کا امالہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر تینوں کے لیے ہوتا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا۔ اب بعد والے اشعار میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے علاوہ دیگر ائمہ کا مذہب بیان ہوگا جو امالہ کرنے میں ان تین ائمہ کے ہمراہ شریک ہوتے ہیں۔

۱۵/۲۹۲	وَافَقَ فِيْ أَعْمٰى كِلَا الْإِسْرَا صَدًا ص	وَأَوَّلًا حِمًا وَفِيْ سُوًى سُدٰى حما

ت اور موافقت کی ہے دونوں اَعْمٰی میں الاسراء والے میں شعبہ نے اور پہلے والے اَعْمٰی میں ابوعمرو اور یعقوب نے اور سُوًی۔ سُدٰی میں......

ل وَافَقَ موافقت کرنا۔ صَدًا سخت پیاس، بہت پیاسا، یعنی علم کا پیاسا۔ حِمًا حمایت اور مدد کرنا۔

ف سورۃ الاسراء کے دونوں اَعْمٰی یعنی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى میں شعبہ بھی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے ہمراہ امالہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔ جبکہ پہلے موقع والے اَعْمٰی میں ابوعمرو بصری اور یعقوب بھی ان امالہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔

۱۶/۲۹۳	رَمٰى بَلٰى صِفْ خُلْفُهٗ وَمُتَّصِفْ ص م	مُزْجَا يُلَقَّهُ أَتٰى أَمْرُ اخْتُلِفْ

ت رَمٰی۔ بَلٰی میں شعبہ نے بالخلف امالہ سے ان کی موافقت کی ہے اور مُزْجٰۃٍ۔ یُلَقّٰهُ اور اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰهِ میں ابن ذکوان کے لیے امالہ خلف والا بنایا گیا ہے۔

ل صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ خُلْفُهٗ ان کا خلف۔ مُتَّصِفْ عمدہ صفات سے متصف ہونا، یا عمدہ صفات کا پایا جانا۔ اُخْتُلِفْ خلف والا بنانا۔

ف سُوًی (طٰہ) سُدٰی (القیامہ) رَمٰی (الانفال) اور بَلٰی جہاں بھی آئے ان چار کلمات میں شعبہ کے لیے بالخلف امالہ ہے۔ سُوًی اور سُدًی میں وقفاً امالہ اور فتح کی وجوہ ہیں اور رَمٰی اور بَلٰی میں حالین میں امالہ اور فتح کی وجوہ ہیں۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ اور باقین کے لیے فتح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ط) رَمٰی میں شعبہ کے لیے امالہ بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ بَلٰی میں فتح بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ سُوًی (طٰہٰ) اور سُدًی (القیامہ) میں امالہ بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔

اور ابن ذکوان کے لیے مُزْجٰۃٍ (یوسف علیہ السلام) یُلْقٰهُ (اسراء) اور اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ (النحل) ان تینوں کلمات میں امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے۔ جبکہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ اور باقین کے لیے فتح ہے۔

۱۷/۲۹۴	اِنَّهُ لِیْ خُلْفٌ نَّـاَ الْاِسْرَا صِفْ ل ص	مَعْ خُلْفِ نُوْنِهٖ وَفِیْهِمَا ضِفْ ض

(ت) اِنَّهُ میں ہشام سے میرے لیے خلف ثابت ہوا ہے اور وَنَاٰ الاسراء والے میں اس کے نون کے خلف سمیت شعبہ کے لیے امالہ بیان کرو اور دونوں وَنَاٰ میں خلف راوی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تم امالے کی جانب مائل ہو جاؤ۔

(ل) صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ مَعْ خُلْفِ نُوْنِهٖ اس کے نون کے خلف سمیت۔ ضِفْ مہمان بننا، ضَافَ یَضِیْفُ سے مائل ہونا۔

(ف) اِنَّهُ (الاحزاب) میں الف میں امالہ کرنے میں ہشام کے لیے خلف ہے یعنی امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ ہشام کے لیے امالہ بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ اور باقین کے لیے فتح ہے۔

جبکہ وَنَاٰی (الاسراء۔ فصلت) میں سورۃ الاسراء والے میں شعبہ کے لیے ہمزہ اور نون کا امالہ ہے جس میں سے نون کا امالہ بالخلف ہے یعنی اس میں فتح بھی ہے۔ جبکہ الاسراء اور فصلت دونوں مواقع میں نون کے امالہ میں خلف راوی۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صرف امالہ ہے جبکہ ہمزہ کا امالہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے اصول کے مطابق ہے۔ معلوم ہوا کہ خلاد کے لیے ان دونوں مواقع میں نون کا امالہ نہیں ہے۔

وَنَاٰ (الاسراء) میں شعبہ کے لیے ہمزہ کا امالہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے پھر نون کے امالہ کو طیبہ نے بتایا ہے اور شاطبی نے ذکر نہیں کیا جبکہ فصلت والے وَنَاٰ میں شاطبیہ میں ہمزہ اور نون دونوں میں امالہ نہیں اور طیبہ میں فصلت والے نون میں امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ وَنَاٰ کی قرآءت کو جدول سے ظاہر کیا گیا ہے۔

وَنَاٰ کی قرآءت:

شمار	قراء	فتح	امالہ	تقلیل
❶	خلف راوی۔ کسائی۔ خلف العاشر (الاسراء۔ فصلت)	......	الف اور نون دونوں کا امالہ	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷	ازرق عن ورش (الاسراء۔فصلت)	(وجہ اوّل) ہمزہ میں فتحہ۔نون میں دونوں جگہ فتح	......	(وجہ ثانی) ہمزہ میں تقلیل
❸	خلاد (اسراء۔فصلت)	دونوں جگہ نون کا فتحہ	دونوں جگہ ہمزہ کا امالہ	
❹	شعبہ	فصلت میں ہمزہ اورنون دونوں کا فتحہ۔الاسراء میں نون کا فتح (وجہ اوّل)	الاسراء میں صرف ہمزہ کا امالہ (وجہ دوم) الاسراء میں ہمزہ اورنون دونوں کا امالہ (وجہ ثالث)	
❺	قالون۔اصبہانی۔ابوعمرو۔یعقوب۔مکی۔ہشام۔حفص (الاسراء۔فصلت)	دونوں جگہ ہمزہ اورنون دونوں میں فتح		
❻	ابن ذکوان اورابوجعفر کے لیے وَنَآءَ ہے			

۱۸ / ۲۹۵	رَوٰی وَفِیْمَا بَعْدَ رَاءٍ حُطْ مَلَا (روی ح م)	خُلْفٌ وَّمَجْرٰی عُدْ وَاَدْرٰی اَوَّلَا (ع)

ت (رَوٰی کا ترجمہ ہو چکا) اور وہ ذوات الیاء جوراء کے بعد ہیں ان میں ابوعمرو کے لیے صرف امالہ اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف امالہ محفوظ کرلو اور مَجْرٖهَا میں حفص کے لیے امالہ پر رجوع کرو اور پہلے اَدْرٰكُمْ کے امالہ میں شعبہ کو امالہ والوں سے متصل کردو۔

ل رَوٰی بیان کرنا۔حُطْ گھیرنا،محفوظ کرنا۔مَلَا مَلَاءٌ سے بمعنی اشراف شرف والے یا جماعت والے۔عُدْ رجوع کرنا عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، مائل ہونا۔

ف ذوات الیاء میں ان الفات کے امالہ میں جوراء کے بعد آتے ہیں جیسے اِفْتَرٰی۔اِشْتَرٰی۔اَلذِّکْرٰی۔وَالنَّصٰرٰی جیسے کلمات میں ابوعمرو کے لیے صرف امالہ ہے جبکہ حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر بھی ان میں امالہ کرتے ہیں۔اور ابن ذکوان کے لیے امالہ اور فتح دونوں ہیں۔

پس ابن ذکوان کے لیے اِفْتَرٰی۔یُفْتَرٰی۔اِشْتَرٰی۔اَلذِّکْرٰی۔اَبْصَارِهِمْ۔اَلنَّارِ۔اَلْاَشْرَارِ جیسے کلمات میں فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔ اسی طرح ابن ذکوان کے لیے اَدْرٰکُمْ۔ اَدْرٰكَ اور ھَارٍ میں فتح بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ حفص نے مَجْرٖهَا میں امالہ کر کے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی موافقت کی ہے باقین کے لیے راء کا فتح ہے۔

اور اَدْرٰی کے کلمات میں کے پہلے کلمہ یعنی وَلَا اَدْرٰىكُمْ (یونس عَلَیْہِ السَّلَام) میں شعبہ نے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی امالہ میں موافقت کی ہے باقین کے لیے فتح ہے۔

وَافْتَحْ وَقَلِّلْهَا وَاَضْجِعْهَا حَتَفْ (ح)		صِلْ (ص) وَسِوَاهَا مَعَ يَا بُشْرَى اخْتَلَفْ	۱۹ / ۲۹۶

ت (صِلْ کا ترجمہ ہو گیا) اور اس کے ماسوا کلمات اور یَا بُشْرٰی میں شعبہ کے لیے امالہ بالخلف ہے اور ابوعمرو کے لیے یَا بُشْرٰی میں فتح۔ تقلیل اور امالہ تینوں پڑھنا یقینی ہے۔

ل صِلْ وَصَلَ سے ملانا، صلہ رحمی کرنا۔ سِوَاهَا اس کے سوا۔ اِخْتَلَفْ خلف والا ہونا۔ اِفْتَحْ فتح سے پڑھنا۔ قَلِّلْهَا تقلیل سے پڑھنا۔ اَضْجِعْهَا امالہ محضہ سے پڑھنا۔ حَتَفْ لازمی، یقینی۔

ف پہلے اَدْرٰكُمْ میں تو شعبہ کے لیے صرف امالہ ہے اور قرآن میں وارد بقایا اَدْرٰی والے تمام مقامات اور یَا بُشْرٰی (یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) میں امالہ وفتحہ دونوں وجوہ ہیں۔ پس شعبہ کے لیے اَدْرٰكُمْ (یونس عَلَیْہِ السَّلَام) میں تمام طرق سے صرف امالہ ہے اور بقایا مقامات میں امالہ بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے اسی طرح یٰبُشْرٰی (یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) میں فتح بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ ابوعمرو بصری کے لیے یٰبُشْرٰی (یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) میں فتح۔ تقلیل اور امالہ تینوں وجوہ ہیں۔ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں کہ ترتیب کے لحاظ سے پہلے فتح۔ پھر امالہ اور پھر تقلیل کا درجہ ہے۔

وَمَا بِهِ هَا غَيْرَ ذِي الرَّا يَخْتَلِفْ		وَقَلِّلِ الرَّا وَرَءُوسَ الْآيِ جِفْ (ج)	۲۰ / ۲۹۷

ت اور ازرق کے لیے ذوات الراء کو اور رؤس آیات کو باتقلیل پڑھو اور وہ رؤس آیات جس میں ھاء ہو اور وہ راء والے الفاظ کے بغیر ہو تو وہ ازرق کے لیے اختلاف والی ہے۔

ل قَلِّلْ تقلیل سے پڑھنا۔ رُءُوْسَ الْاٰیِ آیتوں کے آخری سرے۔ جِفْ لطافت والا ہونا، جَوِفَ باب سَمِعَ سے کھوکھلا ہونا۔ يَخْتَلِفْ اختلاف والا ہونا۔

ف ازرق کا مذہب بیان فرما رہے ہیں کہ وہ الفات ذوات الیاء جو راء کے بعد آتی ہیں جیسے ذِكْرٰی۔ بُشْرٰی۔ اِفْتَرٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ اور دس سورتوں (۱) طٰہٰ (۲) النجم (۳) القیامہ (۴) النازعات (۵) عبس (۶) المعارج (۷) الاعلیٰ (۸) اللیل (۹) الضحیٰ اور (۱۰) العلق کی آیات کے آخری سروں کو ازرق تقلیل سے پڑھتے ہیں چاہے یہ آیات کے سرے اصل یائی ہوں یا رسماً یائی ہوں جیسے اَلْقُوٰی۔ اَلْعُلٰی وغیرہ۔

اور وہ رؤس آیات جن کے آخر میں ھاء ضمیر مونث کی ہو اور وہ آیات کے سرے ذوات الراء والے نہ ہوں جیسے تَلٰهَا۔ بَنٰهَا۔ فَسَوّٰهَا۔ ضُحٰهَا۔ ذِكْرٰهَا وغیرہ تو ان میں ازرق کے لیے فتح و تقلیل دونوں وجوہ ہیں۔

۲۱ / ۲۹۸	مَعْ ذَاتِ يَاءٍ مَّعْ اَرَاكَهُمْ وَرَدْ	وَكَيْفَ فَعْلٰى مَعْ رُءُوْسِ الْاٰيِ حَدْ ح

(ت) اور ذوات الیاء اور اَرٰكَهُمْ میں بھی ازرق کے لیے خلف ہے اور فَعْلٰى کا فاء کلمہ جس طرح بھی آئے اور رؤس آیات جو ابھی بیان ہوئیں ان میں بصری کے لیے تقلیل بالخلف ہے۔

(ل) وَرَدْ وَرَدَ سے وارد ہونا، گھاٹ پر اترنا۔ حَدْ حَدَّ حَصَرَ کے معنی میں ہے یعنی اس کو گھیر لیا، اس کا احاطہ کر لیا، محفوظ کر لیا۔ مَعْ رُءُوْسِ الْاٰيِ آیتوں کے سروں کے ساتھ۔ كَيْفَ کیفیت۔

(ف) وہ ذوات الیاء کلمات جو کہ غیر رؤس آیات ہوں جیسے فَتَلَقّٰی۔ فَاَحْيَاكُمْ۔ وَنَا۔ يَتٰمٰى۔ هُدَایَ۔ خَطَايَا۔ تُقٰتِهٖ۔ مَتٰى وغیرہ اور ذوات الراء میں سے صرف وَلَوْ اَرٰكَهُمْ (الانفال) میں ازرق کے لیے فتح و تقلیل دونوں وجوہ ہیں۔

یاد رہے کہ ذوات الیاء ہر اس کلمے کو کہا جائے گا جو اصلاً یائی ہو یا واؤ کا ابدال بالیاء ہوا ہو یا مرسوم بالیاء ہو کہ جن میں امام حمزہ اور کسائی نے امالہ کیا ہو یا ان کے کسی راوی نے اس میں امالہ کیا ہو یا صرف کسائی نے امالہ کیا ہو تو ان تمام اشکال والے کلمات کو ذوات الیاء کہا جائے گا۔

فَعْلٰى۔ فِعْلٰى اور فُعْلٰى والے کلمات جیسے اَلنَّجْوٰى۔ اَلْقَتْلٰى۔ سِيْمَا۔ رُءْيَا۔ اَلْقُصْوٰى وغیرہ اور گیارہ سورتوں (طٰہٰ۔ النجم۔ القیامہ۔ النازعات۔ عبس۔ المعارج۔ الاعلیٰ۔ الشمس۔ اللیل۔ الضحیٰ۔ العلق) کے رؤس آیات جو یاء سے بدلے ہوئے ہوں یا رسماً یاء سے لکھے گئے ہوں اور راء والے الفات کے علاوہ ہوں تو ان میں امام ابو عمرو بصریؒ کے لیے تقلیل اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ پس ان مواقع میں تقلیل بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: جب یہ دونوں اقسام کسی آیت میں جمع ہو جائیں یعنی فَعْلٰى۔ فُعْلٰى۔ فِعْلٰى والے کلمات اور راس آیت تو فتح اور تقلیل دونوں پڑھیں۔ فِعْلٰى پر تقلیل کے ساتھ رؤس آیات پر صرف تقلیل پڑھیں۔

۲۲ / ۲۹۹	خُلْفٌ سِوٰى ذِي الرَّاوَاَنّٰى وَيْلَتٰى	يٰحَسْرَتٰى الْخُلْفُ طَوٰى قِيْلَ مَتٰى ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (خُلْفٌ سِوٰى ذِى الرَّا کا ترجمہ ہو گیا) اور اَنّٰی اور یٰوَیْلَتٰی۔ یٰحَسْرَتٰی میں دوری بصری کے لیے تقلیل بالخلف کو لپیٹا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مَتٰی......

(ل) اَلْخُلْفُ خلف ہے۔ طوٰی لپیٹنا۔ قِیْلَ کہا گیا

(ف) اَنّٰی مرسوم بالیاء جو قرآن میں اٹھائیس مقام پر آیا ہے یٰوَیْلَتٰی جو تین مقام پر آیا ہے اور یٰحَسْرَتٰی میں دوری بصری کے لیے فتح و تقلیل دونوں وجوہ ہیں۔

یٰوَیْلَتٰی۔ یٰحَسْرَتٰی۔ اَنّٰی۔ یٰاَسَفٰی میں دوری بصری کے لیے تقلیل بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔

۲۴۳/۳۰۰	بَلٰی عَسٰی وَاَسَفٰی عَنْهُ نُقِلْ	وَعَنْ جَمَاعَةٍ لَّهُ دُنْیَا اَمِلْ

(ت) بَلٰی۔ عَسٰی اور یٰاَسَفٰی میں دوری بصری کے لیے تقلیل بالخلف نقل کی گئی اور تم ایک جماعت سے دوری بصری کے لیے اَلدُّنْیَا میں امالہ بھی روایت کرو۔

(ل) نُقِلَ نَقَلَ سے نقل کرنا۔ عَنْ جَمَاعَةٍ ایک جماعت سے۔ اَمِلْ امالہ کرنا۔

(ف) مَتٰی۔ بَلٰی۔ عَسٰی اور یٰاَسَفٰی میں دوری بصری کے لیے تقلیل اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ النشر فی القراء ات العشر کی رو سے بَلٰی اور مَتٰی میں پورے امام ابوعمرو بصری کے لیے تقلیل اور فتح ہے اور عَسٰی میں تقلیل اور فتح دوری بصری کے لیے روایت کی گئی ہے۔ مگر طیبہ میں ان چاروں کلمات میں دوری بصری کے لیے تقلیل اور فتح دونوں وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ پس فتح بطریق شاطبی اور تقلیل بطریق طیبہ ہے۔

جب کہ مفہوم مخالف سے سوسی کا مذہب یہ ظاہر ہوا کہ ان کے لیے عَسٰی۔ اَنّٰی۔ یٰوَیْلَتٰی۔ یٰحَسْرَتٰی اور یٰاَسَفٰی پانچوں کلمات میں صرف فتح ہے۔

پھر ایک جماعت علماء قرآءت سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ صرف کلمہ دُنْیَا میں دوری بصری کے لیے امالہ بھی ہے۔

پس دُنْیَا میں دوری بصری کے لیے تین وجوہ ہوئیں (۱) تقلیل (۲) فتح (۳) امالہ۔

پس اس میں سے تقلیل بطریق شاطبی اور فتح و امالہ بطریق طیبہ ہے۔

۲۴۴/۳۰۱	حَرْفَیْ رَامِنْ صُحْبَةٍ لَّنَا اخْتُلِفْ م صحبة ل	وَغَیْرُ الْاُوْلٰی الْخُلْفُ صِفْ وَالْهَمْزَ حِفْ ص ح

(ت) ابن ذکوان۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے رَاٰ کے دونوں حروف میں امالہ ہے اور ہشام کے لیے خلف ہے اور پہلے کلمہ کے سوا شعبہ کے لیے ہر جگہ خلف ہے اور ابوعمرو کے لیے رَاٰ کے ہمزہ میں ہر جگہ امالہ کرو۔

(ل) حَرْفَیْ رَاٰ، رَاٰ کے دو حرف۔ صُحْبَةٍ جماعت، ساتھی۔ اُخْتُلِفْ اختلاف والا بنانا۔ صِفْ وَصَفَ بیان کرنا۔ حِفْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَافَ یَخِیْفُ سے مبالغہ کرنا۔

(ف) قرآن میں آنے والے کلمہ رَاٰ جس کے ہمزہ کے بعد متحرک حرف آتا ہے جیسے رَاٰ اَیْدِیَھُمْ۔ رَاٰ کَوْکَبًا۔ رَاٰہُ۔ رَاٰھَا وغیرہ تو اس قسم کے کلمات میں ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے دونوں حروف راء اور ہمزہ میں امالہ ہے۔ جب کہ ھشام کے لیے راء اور ہمزہ دونوں حروف میں امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ پس ھشام کے لیے فتح بطریق شاطبیہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ رَاٰ کے پہلے موقع رَاٰ کَوْکَبًا (الانعام) میں شعبہ کے لیے راء اور الف دونوں کا امالہ ہے اور باقی تمام مواقع پر راء اور ہمزہ دونوں حروف میں امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ پس امالہ بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے یاد رہے کہ قرآن میں اس طرح کے کل سولہ مواقع ہیں اور سورۃ الانعام والا نکال کر پندرہ ہوئے۔ امام ابوعمرو بصری کے لیے رَاٰ میں را کا فتح اور ہمزہ کا امالہ ہے۔

۲۵/۳۰۲ وَذُو الضَّمِیْرِ فِیْهِ اَوْ هَمْزٍ وَّرَا	خُلْفٌ مُّنًی قَلِّلْهُمَا کُلًّا جَرٰی
	م ج

(ت) اور ابن ذکوان کے لیے ضمیر والے رَاٰ کے ہمزہ میں امالہ ہے یا راء اور ہمزہ دونوں حروف میں ابن ذکوان کے لیے بالخلف امالہ ہے اور ازرق کے لیے رَاٰ کے تمام کلمات میں تقلیل مشہور ہوئی ہے۔

(ل) ذُو الضَّمِیْرِ ضمیر والا۔ مُنًی آرزو والا، تمنا والا اُمْنِیَّۃٌ کی جمع۔ قَلِّلْهُمَا ان کی تقلیل کر۔ جَرٰی۔ یَجْرِی باب ضَرَبَ سے جاری ہونا، مشہور ہونا۔

(ف) ضمیر والے رَاٰ جیسے رَاٰہُ۔ رَاٰھَا۔ رَاٰكَ وغیرہ میں ابن ذکوان کے لیے تین قول ہیں۔

❶ ہمزہ میں امالہ اور راء کا فتح۔ ❷ راء اور ہمزہ دونوں کا فتح۔ ❸ راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ۔

پس اس میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ بطریق شاطبیہ ہے اور راء اور ہمزہ دونوں کا فتح بطریق طیبہ ہے اور صرف ہمزہ کا امالہ اور راء کا فتح یہ بھی بطریق طیبہ ہے۔ یاد رہے کہ راء کا امالہ اور ہمزہ کا فتح کسی بھی طریق سے نہیں ہے۔

جبکہ ازرق کے لیے تمام قسم کے رَاٰ کے کلمات خواہ ان کے بعد کوئی ضمیر ہو یا نہ ہو تمام سولہ مواقع میں دونوں حروف راء اور ہمزہ میں تقلیل ہے۔

۲۶/۳۰۳ وَقَبْلَ سَاکِنٍ اَمِلْ لِّلرَّا صَفَا	فِیْ وَکَغَیْرِہٖ الْجَمِیْعُ وَقَفَا
صفا	ف

(ت) اور ساکن منفصل سے قبل والے مواقع میں شعبہ۔ خلف العاشر اور حمزہ کے لیے صرف راء کا امالہ کرو اور ایسی رَاٰ پر سب قراء نے (اس رَاٰ جس کا مابعد متحرک ہو) کی مانند وقف کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) قَبْلَ سَاكِنٍ ساکن سے پہلے۔ اَمِلْ امالہ کرنا۔ صَفَا صاف ہونا صَفَا یَصْفُوْ باب نَصَرَ سے۔ فِیْ وَفِیْ یعنی امر ہے یا تَفِیْ سے امر ہے یا یہ امالہ صفائی والا ہے یا تم امالہ کرو حالانکہ تم صفائی والے ہو نیز تم اس کو پورا پورا لے لو۔ وَقْفًا وَقَفَ سے ٹھہرنا، وقف کرنا۔

(ف) اس سے پہلے کے دو اشعار میں کلمہ رَاْ کے وہ احکام بتلائے جن کا مابعد متحرک ہو یا جس کے بعد ضمیر ہو۔ اب یہاں اس رَاْ کلمہ کے متعلق بیان کر رہے ہیں جس کے مابعد ساکن منفصل ہو جیسے رَاَ الْقَمَرُ۔ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ وغیرہ۔

پس ایسے رَاْ کلمات جن کے مابعد ساکن منفصل ہو ان میں شعبہ۔ خلف العاشر اور حمزہ کے لیے صرف راء کلمہ میں امالہ اور ہمزہ میں فتح ہے۔

اور وقفاً رَاْ کلمہ جس کے مابعد ساکن منفصل ہو چاہے وہ رَاْ کلمہ جن کے بعد حرف متحرک ہو یا وہ رَاْ کلمہ جس کے بعد ضمیر ہو سب پر وقف کا ایک ہی حکم ہے پس وقفاً ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر کے لیے راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ ہے۔ جبکہ شعبہ اور ہشام کے لیے راء اور ہمزہ دونوں میں امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں اور ازرق کے لیے راء اور ہمزہ دونوں حرفوں میں تقلیل ہوگی۔ ابو عمرو بصری کے لیے راء کا فتح اور ہمزہ کا امالہ ہوگا اور باقین کے لیے راء اور ہمزہ دونوں میں فتح ہوگا۔

یاد رہے کہ رَاَتْ اور رَاَوْ جیسے کلمات میں تمام قراء کے لیے حالین میں دونوں حرفوں راء اور ہمزہ کا فتح ہے۔ اور اسے ساکن غیر منفصل کہا جاتا ہے۔ علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں:

وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُ رَاَتْ رَاَوْ
رَاَيْتُ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَمَوْصِلَا

یعنی لفظ رَاٰی جو ساکن سے پہلے ہو جیسے رَاَ الْقَمَرَ تو جب اس پر وقف کرو تو اس میں حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ پہلے کلمہ میں جیسے رَاٰ کَوْکَبًا وغیرہ میں تھا مگر وہ کلمات جن میں ساکن کسی حال میں جدا نہیں ہوتا یعنی ساکن غیر منفصل ہے تو وقفاً وصلاً تمام قراء کے لیے اس پر صرف فتح ہی ہے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اب رَاٰ کی قرآءت جدول کے ذریعے بیان کر دی جائے تا کہ عزیز طلباء کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو۔

رَاٰ جس کا مابعد متحرک ہو:

شمار	قراء	راء	ہمزہ
❶	ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر	امالہ	امالہ
❷	ہشام	وجہ اول امالہ وجہ ثانی فتح	وجہ اول امالہ وجہ ثانی فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣	شعبہ پہلے موقع رَا کَوْکَبًا (الانعام)	امالہ	امالہ
	بقایا پندرہ مواقع میں	وجہ اول: امالہ وجہ ثانی: فتح	وجہ اول: امالہ وجہ ثانی: فتح
٤	ابوعمرو بصری	فتح	امالہ
٥	باقین	فتح	فتح

ضمیر والا رَا:

شمار	قراء	راء	ہمزہ
١	ابن ذکوان	فتح	فتح
	ابن ذکوان	امالہ	امالہ
	ابن ذکوان	فتح	امالہ

نوٹ: باقین کا مذہب وہی ہے جو اوپر مابعد متحرک میں بیان ہوا۔

ساکن منفصل والا رَا:

شمار	قراء	راء	ہمزہ
١	شعبہ۔حمزہ۔خلف العاشر	امالہ	فتح

نوٹ: باقین کا مذہب وہی ہے جو مابعد متحرک اور ضمیر والے رَا میں بیان ہوا۔

٢٧/٣٠٤	وَالْاَلِفَاتُ قَبْلَ كَسْرِ رَا طَرَفْ	كَالدَّارِ نَارٍ حُزْ تَفُزْ مِنْهُ اخْتَلَفْ (ح ت م)

ت اور وہ الفات جو راء مکسورہ متطرفہ سے پہلے ہوں جیسے اَلدَّارِ۔ نَارٍ وغیرہ۔ ان میں ابوعمرو اور دوری کسائی کے لیے امالہ اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف امالہ ہے۔

ل طَرَفْ طرف، کنارہ، آخر۔ حُزْ جمع کرنا۔ تَفُزْ فَازَ سے کامیاب ہونا۔ اِخْتَلَفْ خلف والا ہونا

ف ایسے الفات جو راء مکسورہ متطرفہ سے پہلے ہوں جیسے اَلدَّارِ۔ اَلنَّارِ۔ اَلنَّهَارِ۔ اَبْصَارِهِمْ اور حِمَارِ وغیرہ ان میں امام ابوعمرو بصری اور دوری کسائی کے لیے امالہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ ابن ذکوان کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طب خُلْفُ هَارٍ صِفْ حَلَا رُمْ بِنْ مَلَا ط ص ح ر ب م	وَخُلْفُ غَارٍ تَمَّ وَالْجَارِ تَلَا ت ت	۲۸ ۳۰۵

(ت) غَارٍ میں دوری کسائی کے لیے خلف ہے اور اَلْجَارِ میں دوری کسائی کے لیے صرف امالہ اور دوری بصری کے لیے خلف ہے۔ هَارٍ کو شعبہ۔ ابوعمرو۔ کسائی نے بالا مالہ اور قالون وابن ذکوان نے بالخلف پڑھا ہے۔

(ل) تَمَّ باب ضَرَبَ سے کامل ہونا، پورا ہونا۔ تَلَا باب نَصَرَ سے تلاوت کرنا، پڑھنا۔ طِبْ طَابَ سے عمدہ ہونا، پاک ہونا۔ صِفْ بیان کرنا۔ حَلَا شیریں ہونا۔ رُمْ قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ بِنْ جدا کرنا۔ مَلَا اشراف کی جماعت سے ملنا، پیوست ہونا۔

(ف) فِي الْغَارِ (التوبہ) میں دوری کسائی کے لیے فتح اور امالہ دونوں ہیں پس امالہ بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ اور وَالْجَارِ (النساء میں دوجگہ) کو دوری کسائی نے امالہ سے پڑھا ہے۔ جبکہ دوری بصری نے ان دونوں کو امالہ اور فتح دو وجوہ سے پڑھا ہے پس اس میں سے فتح بطریق طیبہ اور امالہ بطریق شاطبی ہے۔

یادرہے کہ اس کلمہ اَلْجَارِ میں ازرق کے لیے تقلیل اور فتح دو وجوہ ہیں جبکہ باقین کے لیے فتح ہے۔

هَارٍ (التوبہ) میں شعبہ۔ ابوعمرو بصری اور کسائی کے لیے امالہ ہے اور قالون وابن ذکوان کے لیے امالہ اور فتح دو وجہ ہیں پس قالون کے لیے یہ خلف بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے۔

وَالْخُلْفُ مِنْ فَوْزٍ وَّتَقْلِيْلٌ جَوٰى م ف ج	خُلْفُهُمَا وَاِنْ تَكَرَّرَ حُطْ رَوٰى ح روی	۲۹ ۳۰۶

(ت) (خُلْفُهُمَا کا ترجمہ ہو چکا) اور اگر وہ راء متطرفہ دومرتبہ آئے تو ابوعمرو۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ اور ابن ذکوان اور حمزہ کے لیے خلف کامیاب ہوا ہے اور اس باب میں تقلیل ازرق کے لیے عشق الٰہی کی سوزش کی مانند ہے۔

(ل) اِنْ تَكَرَّرَ اگر دوبارہ لائی جائے۔ حُطْ گھیرنا، احاطہ کرنا۔ رَوٰى بیان کرنا۔ مِنْ فَوْزٍ کامیابی سے۔ جَوٰى جُوِيَ باب سَمِعَ سے غم یا عشق کی وجہ سے سوزش اور جلن کا پیدا ہونا۔

(ف) اگر کسی کلمہ میں دومرتبہ راء آرہی ہو جیسے اَلْقَرَارِ۔ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ مِنَ الْاَشْرَارِ وغیرہ تو ایسے کلمات کے الف میں ابوعمرو بصری۔ کسائی اور خلف العاشر امالہ کرتے ہیں جبکہ ابن ذکوان کے لیے فتح وامالہ دو وجوہ ہیں۔ جس میں سے فتح تو بطریق شاطبیہ ہے اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔ اور امام حمزہ کے لیے امالہ وتقلیل دو وجوہ ہیں جس میں سے تقلیل بطریق شاطبیہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے جبکہ امام حمزہ کے راوی خلاد کے لیے ایک تیسری وجہ فتح بھی ہے۔ اور ازرق کے لیے ایک راء اور دو راء والے کلمات کے پورے باب میں ہر جگہ تقلیل ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی شعر کے ایک مصرعہ میں ابن ذکوان اور امام حمزہ کا خلف بیان ہو رہا ہے پھر یہ کس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اخذ کیا گیا کہ ابن ذکوان کے خلف میں تو دو وجوہ فتح اور امالہ ہیں اور امام حمزہ کے خلف میں دو وجوہ امالہ اور تقلیل ہیں۔ اس کا جواب علامہ نویریؒ اپنی شرح طیبہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ دراصل ابن ذکوان کا خلف امالہ اور فتح میں جو بیان ہوا وہ تو ان اضداد سے جو کہ علامہ جزریؒ نے آغاز قصیدہ میں بیان کی ہیں اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ فتح کی ضد امالہ یا تقلیل ہے اور امام حمزہ کا خلف جو امالہ اور تقلیل میں ہے وہ اسی شعر میں فوراً بعد آنے والے ازرق کے مذہب راءات والے باب اور اگلے شعر میں جَبَّارِیْنَ۔ اَلْجَارِ کی قرآءت سے مفہوم ہوتا ہے جس کے مطابق راءات کے باب میں تو ازرق کے لیے صرف تقلیل ہے اور جَبَّارِیْنَ۔ اَلْجَارِ میں تقلیل میں خُلف یعنی تقلیل اور فتح ہے جیسا کہ فرمایا گیا۔

وَتَقْلِیْلُ جَوٰی .... لِلُبَابِ جَبَّارِیْنَ جَارِ اخْتُلَفَا

اور متصل ہی دوسرے مصرعہ میں امام حمزہ کے دونوں راویوں کا مذہب بیان فرمایا:

وَافَقَ فِی التَّکْرِیْرِ قِسْ خُلْفٌ ضَفَا

یعنی دو راءات والے کلمات میں خلاد نے بالخلف اور خلف راوی نے بلا خلف تقلیل کر کے ازرق کی موافقت کی ہے۔ پس شعر ۳۰۷ میں وَافَقَ سے یہ بات متعین ہوگئی کہ شعر ۳۰۶ میں حمزہ کے لیے جو خلف بیان ہو رہا ہے وہ امالہ اور تقلیل کے مابین دائر ہے اور یہی مذہب علامہ جزریؒ نے النشر فی القراء ات العشر میں بیان فرمایا ہے (شرح طیبہ ص ۱۰۴) جلد ثالث للشیخ نویریؒ۔ الکواکب الدری فی شرح طیبہ (ص ۲۶۲) للشیخ قمحاویؒ)۔

نوٹ:...... درج بالا عربی شروح میں تو یہ مسئلہ بیان ہوا ہے مگر طیبہ کی کسی بھی اردو شرح میں اس مسئلہ کی توضیح نہیں کی گئی ہے۔ فَلِلّٰہِ الحمد۔

۳۰۶ / ۳۰۷	لِلُبَابِ جَبَّارِیْنَ جَارِ اخْتُلَفَا		وَافَقَ فِی التَّکْرِیْرِ قِسْ (ق) خُلْفٌ ضَفَا (ض)

(ت) (لِلُبَابِ کا ترجمہ ہوگیا) جَبَّارِیْنَ اور اَلْجَارِ دونوں میں ازرق کے لیے تقلیل بالخلف ہے۔ اور دو راءات والے کلمات میں خلاد نے بالخلف اور خلف راوی نے صرف تقلیل کر کے ازرق کی موافقت کی ہے۔

(ل) اُخْتُلَفَا اختلاف والا ہونا۔ وَافَقَ موافقت کی۔ فِی التَّکْرِیْرِ مکرر آنے میں۔ قِسْ اندازہ کرنا، ضَفَا دراز ہونا۔

(ف) جَبَّارِیْنَ (المائدہ۔ الشعراء) اور اَلْجَارِ (النساء میں دو جگہ) ان میں ازرق کے لیے خلف ہے یعنی فتح اور تقلیل دو وجوہ ہیں۔ اور یہ خلف بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔ جبکہ امام حمزہ کے راوی خلاد نے دو راءات والے کلمات میں تقلیل بالخلف کی ہے یعنی ان کے لیے بھی تقلیل اور فتح ہے۔ پس خلاد کے لیے شعر نمبر ۳۰۶ کا قول بھی ملا لیا جائے تو تین وجوہ ہیں (۱) تقلیل (۲) امالہ (۳) فتح۔ پس اس میں سے تقلیل بطریق شاطبی ہے اور امالہ اور فتح بطریق طیبہ ہیں۔ جبکہ خلف راوی کے لیے دو وجوہ ہوئی (۱) تقلیل (۲) امالہ۔ پس اس میں سے تقلیل بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ ۳۰۸	وَخُلْفُ قَهَّارِ الْبَوَارِ فُضِّلَا ف		تَوْرَاةَ جُدْ وَالْخُلْفُ فَضْلٌ بُجِّلَا ج ف ب

(ت) اور حمزہ کے لیے اَلْقَھَّارِ۔ اَلْبَوَارِ میں تقلیل بالخلف فضیلت والی ہے۔ اَلتَّوْرٰۃِ میں ازرق کے لیے صرف تقلیل اور حمزہ اور قالون کے لیے تقلیل بالخلف عظمت والی قرار دی گئی ہے۔

(ل) فُضِّلَا فضیلت والا ہونا۔ جُدْ عمدگی اختیار کرنا۔ فَضْلٌ بچا ہوا ہونا۔ بُجِّلَا بَجَّلَ سے کسی کی تعظیم کرنا۔

(ف) اَلْقَھَّارِ جہاں بھی آئے اور دَارَ الْبَوَارِ (ابراہیم علیہ السلام) میں امام حمزہ کے لیے تقلیل بالخلف ہے یعنی تقلیل اور فتح دو وجوہ ہیں۔ اَلتَّوْرٰۃِ جہاں بھی آئے اس میں ازرق کے لیے صرف تقلیل ہے اور حمزہ اور قالون کے لیے تقلیل بالخلف ہے پس اس خلف کی تفصیل اس طرح ہے کہ حمزہ کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تقلیل (۲) فتح۔ اس لیے کہ ان کے لیے امالہ اصل نہیں ہے۔

(ط) اَلْقَھَّارِ اور اَلْبَوَارِ میں امام حمزہ کے لیے تقلیل بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ اور اَلتَّوْرٰۃِ میں حمزہ کے لیے تقلیل بطریق شاطبیہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ اَلتَّوْرٰۃِ میں قالون کے لیے فتح اور تقلیل دونوں طریق سے ہے۔

۳۲ ۳۰۹	وَكَيْفَ كَافِرِيْنَ جَادَ وَامِلْ ج		تُبْ حُزْ مُنًا خُلْفٌ غَلَا وَرَوْحُ قُلْ ت ح م غ

(ت) اور كَافِرِيْنَ جس طرح بھی آئے اس میں ازرق نے تقلیل کی ہے۔ اور دوری۔ ابوعمرو اور رویس کے لیے امالہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف امالہ جمع ہوا ہے اور روح کے واسطے کہو کہ وہ صرف نمل والے میں دوری۔ ابوعمرو اور رویس کے ہمراہ ہیں۔

(ل) كَيْفَ جس کیفیت سے بھی ہو۔ جَادَ عمدہ ہونا۔ اَمِلْ امالہ کرنا۔ تُبْ تَابَ يَتُوْبُ رجوع کرنا۔ حُزْ جمع کرنا۔ مُنًا آرزوئیں۔ غَلَا مہنگا ہونا، کثیر ہونا۔

(ف) كَافِرِيْنَ سے یہاں كَافِرُوْنَ اور اَلْكَوَافِرِ والے کلمات مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد وہ کلمات ہیں کہ ان میں الف لام ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں والے کلمات، پس ایسے کلمات قرآن میں ترانوے مقام پر آئے ہیں۔ اس وضاحت کے بعد شعر کی تشریح اس طرح ہے کہ كَافِرِيْنَ اور اَلْكَافِرِيْنَ کے الف کو ازرق پورے قرآن میں تقلیل سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ دوری کسائی۔ ابوعمرو بصری اور رویس امالہ سے پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کے لیے خلف ہے یعنی امالہ اور فتح دو وجوہ ہیں۔ پس ان کے لیے امالہ بطریق طیبہ ہے اور فتح بطریق شاطبی ہے۔ اور روح راوی یعقوب کے لیے صرف سورۃ النمل والے مِنْ قَوْمٍ كَافِرِيْنَ میں امالہ ہے باقی تمام مواقع میں ان کے لیے فتح ہے۔

۳۳ ۳۱۰	مَعَهُمْ بِنَمْلٍ وَالثُّلَاثِيْ فُضِّلَا ف		فِيْ خَافَ طَابَ ضَاقَ حَاقَ زَاغَ لَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (مَعْهُمْ بِنَمْلٍ کا ترجمہ ہو چکا) اور حمزہ کے لیے ثلاثی مجرد والے افعال میں امالہ فضیلت والا قرار دیا گیا ہے۔ خَافَ۔ طَابَ۔ ضَاقَ۔ حَاقَ۔ زَاغَ میں مگر زَاغَتْ میں نہیں۔

(ل) فُضِّلَا فَضَّلَ سے بزرگی والا ہونا، معظم قرار دینا۔

(ف) امام حمزہ ثلاثی مجرد کے افعال میں سے نو افعال ماضیہ کے عین کلمہ والے الف میں امالہ کرتے ہیں ان میں سے پانچ کلمات جو کہ اس شعر میں بیان کیے گئے ہیں ان میں صرف امام حمزہ ہی امالہ کرتے ہیں اور ان کے ہمراہ کوئی شریک نہیں ہے وہ پانچ کلمات درج ذیل ہیں:

(۱) خَافَ (۲) طَابَ (۳) ضَاقَ (۴) حَاقَ (۵) زَاغَ اور ان پانچ کلمات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ (احزاب۔ص) باوجود ثلاثی مجرد ہونے کے اس میں شامل نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس میں روایتاً ہی امالہ ثابت نہیں ہے لہٰذا امالہ نہیں کیا جائے گا اور اَزَاغَ ثلاثی نہیں ہے رباعی ہے لہٰذا اس میں بھی امالہ نہیں ہوگا۔

۳۴ / ۳۱۱	زَاغَتْ وَزَادَ خَابَ كَمْ خُلْفٌ فِنَا ك ف	وَشَاءَ جَالِيْ خُلْفُهُ فَتًى مُّنَا ل فتى م

(ت) (زَاغَتْ کا ترجمہ ہو چکا) اور زَادَ۔ خَابَ میں شامی نے بالخلف اور حمزہ نے صرف امالہ کیا اور شَآءَ۔ جَآءَ میں ہشام کے لیے بالخلف امالہ اور حمزہ۔ خلف العاشر اور ابن ذکوان کے لیے صرف امالہ آرزوؤں والا ہے۔

(ل) كَمْ بہت سی نوبتیں ۔ خُلْفٌ اختلاف۔ فِنَا کشادہ صحن والا۔ لِيْ میرے لیے۔ فَتًى نوجوان قاری۔ مُنَا تمناؤں والا ہے۔

(ت) زَادَ اور خَابَ میں شامی کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں پس خَابَ میں ہشام کے لیے فتح بطریق شاطبیہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے جبکہ زَادَ میں ہشام کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے امالہ بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ اور امام حمزہ کے لیے صرف امالہ ہے۔ جبکہ شَآءَ اور جَآءَ میں ہشام کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں جس میں سے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے اور امام حمزہ۔ خلف العاشر اور ابن ذکوان کے لیے صرف امالہ ہے۔

نوٹ: جَآءَ میں تو امالہ ہے مگر فَا جَآءَهَا میں امالہ نہیں ہے۔

۳۵ / ۳۱۲	وَخُلْفُهُ الْإِكْرَامِ شَرِبِيْنَا	إِكْرَاهِهِنَّ وَالْحَوَارِيِّيْنَا

(ت) اور الْإِكْرَامِ۔ لِلشّٰرِبِيْنَ۔ إِكْرَاهِهِنَّ اور لِلْحَوَارِيِّنَ میں خلف ہے۔

۳۶ / ۳۱۳	عِمْرٰنَ وَالْمِحْرَابَ غَيْرَ مَا يُجَرّ	فَهْوَ وَأُوْلٰى زَادَ لَا خُلْفَ اسْتَقَرّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) عِمْرَانَ اور اَلْمِحْرَابَ ماسوا اس کے جو مجرور ہو۔ ان میں ابن ذکوان کے لیے خلف ہے۔ اور جر والا اور پہلا زَادَ ان میں ابن ذکوان کے لیے خلف نہیں ہیں۔

(ل) یُجَرْ جر دینا۔ لَا خُلْفَ خلف نہیں ہے۔ اِسْتَقِرْ قرار پانا۔

(ف) ان دو اشعار میں وہ کلمات بیان ہوئے ہیں جن میں ابن ذکوان کے لیے بالخلف امالہ یا خالص امالہ محضہ ہے۔

اَلْاِکْرَامِ (الرحمٰن دو جگہ) لِلشَّارِبِیْنَ (النحل۔ الصافات۔ محمد ﷺ) اِکْرَاهِهِنَّ (النور) اَلْحَوَارِیِّیْنَ (المائدہ۔ الصف) ان کلمات میں ابن ذکوان کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ اسی طرح اٰلِ عِمْرَانَ۔ وَامْرَاَتُ عِمْرَانَ اور اَلْمِحْرَابَ زبر والا ان میں بھی ابن ذکوان کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ ابن ذکوان کے لیے وَالْاِکْرَامِ۔ اِکْرَاهِهِنَّ۔ عِمْرٰنَ میں فتح بطریق طیبہ اور امالہ بطریق شاطبیہ ہے اور اَلْمِحْرَابَ زبر والا میں امالہ بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ لِلشّٰرِبِیْنَ اور اَلْحَوَارِیِّیْنَ میں امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے۔

جبکہ اَلْمِحْرَابِ زیر والا اور پہلا زاد یعنی فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرہ) میں ابن ذکوان کے لیے صرف امالہ ہے۔

۳۷ / ۳۱۴	مَشَارِبُ كَمْ خُلْفُ عَيْنِ اٰنِيَهْ (ك)	مَعْ عٰبِدُوْنَ عَابِدُ الْجَحْدِ لِيَهْ (ل)

(ت) مَشَارِبُ میں شامی کے لیے خلف ہے۔ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ اور عٰبِدُوْنَ، عَابِدٌ سورۃ الجحد والے میں ہشام کے لیے میرے لیے خلف ہے۔

(ل) كَمْ بہت سی نوبتیں۔ اَلْجَحْدِ یہ سورۃ الکافرون کا نام ہے اَلْجَحْدِ کے معنی ہیں ''انکار'' یعنی اس میں کفار نے توحید کا انکار کیا ہے۔ لِيَهْ میرے لیے، اس میں ھاء سکتہ والی ہے مَاهِيَهْ کی طرح۔

(ف) وَمَشَارِبُ (یٰس) میں امام ابن عامر کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ پس وَمَشَارِبُ میں ہشام کے لیے فتح بطریق طیبہ اور امالہ بطریق شاطبیہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے جبکہ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (الغاشیہ) اور سورۃ الکافرون کے عٰبِدُوْنَ اور عَابِدٌ ان تین کلمات میں ہشام کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ پس ہشام کے لیے ان تینوں کلمات میں فتح بطریق طیبہ ہے اور امالہ بطریق شاطبیہ ہے۔

عَيْنٍ اٰنِيَةٍ میں عَيْنٍ کا اضافہ اس لیے کیا ہے تاکہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اس سے صرف سورۃ الغاشیہ والا موقع مراد ہے اور اس قید کے لگانے سے وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ (الدہر) والا نکل جائے۔ اسی طرح الجحد کی قید لگانے سے وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ کو خارج کرنا مقصود ہے۔

۳۸ / ۳۱۵	خُلْفُ تَرَاءَ الرَّافِتٰى النَّاسِ بِجَرْ (فتى)	طَيِّبُ (ط) خُلْفًا رَّانَ رُدْ (ر) صَفَا (صفا) فَخَرْ (ف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (خُلُفٌ کا ترجمہ ہو چکا) تَرَآءَ کی راء کو حمزہ اور خلف العاشر نے بالا مالہ پڑھا ہے۔ اَلنَّاسِ زیر والا دوری کے لیے خلف والا ہے۔ رَانَ میں کسائی۔ شعبہ۔ خلف العاشر اور حمزہ کے لیے امالہ فخر والا ہے۔

(ل) فَتًی نوجوان۔ طَیِّبٌ عمدہ، پاکیزہ۔ رُدُ لوٹانا، طالب ہونا، گھاٹ پر جانا۔ صَفَا صاف ہونا، فَخَرُ فخر کرنا، فخر والا ہونا۔

(ف) تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (الشعراء) میں امام حمزہ اور خلف العاشر کے لیے راء میں امالہ ہے۔ اور اَلنَّاسِ کہ جس میں سین مکسور ہو اس میں دوری بصری کے لیے امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ بَلْ رَّانَ (المطففین) میں شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ ہے۔

نوٹ: اَلنَّاسِ میں بطریق شاطبیہ پورے امام ابوعمرو کے لیے خلف ہے یعنی امالہ اور فتح دونوں وجوہ ہیں۔ مگر طیبہ کے طرق سے صرف دوری بصری کے لیے امالہ اور فتح کی وجوہ ہیں اور سوسی کے لیے صرف فتح ہے۔

فائدہ...... تَرَآءَ اصل میں تَرَاءَیَ تھا پھر یاء الف سے بدلی تو تَرَآءَ ہو گیا۔ قرآن میں اس کا رسم عام قیاس کے خلاف ہے۔ یعنی الف کی بجائے یاء نہیں لکھی گئی ہے۔ صاحب غیث النفع سید علی نوری الصفاقسیؒ کے مطابق اس وجہ سے اس میں بہت سے حضرات سے تسامح ہوتا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ یہ یَخْشٰی۔ یَرْضٰی جیسے یائی کلمات کے حکم میں ہے اور چونکہ اصلاً اس کے آخر میں یاء سے بدلا ہوا الف ہے جو رسماً موجود نہیں ہے مگر وقفاً سب قراء اس الف کو پڑھتے ہیں اور ان کے قاعدہ کے مطابق امالہ اور فتح بھی ہوتا ہے۔ پس حمزہ کے لیے وصلاً صرف راء اور اس کے بعد والے الف میں امالہ ہے اور وقفاً اس میں قراء کے دس فریق ہیں۔

(۱۔۲) حمزہ کے لیے راء اور اس کے بعد والے الف اور ہمزہ اور اس کے بعد والے الف چاروں میں امالہ اور ہمزہ کی تسہیل مد و قصر کے ساتھ۔ (۳) خلف العاشر کے لیے بھی چاروں میں امالہ اور ہمزہ کی تحقیق صرف مد کے ہمراہ۔ (۴) کسائی کے لیے ہمزہ اور اس کے بعد والے الف میں امالہ اور ہمزہ کی تحقیق۔ (۵ تا ۹) ازرق کے لیے ہمزہ اور اس کے بعد والے الف میں تقلیل اور فتح اور امالہ کی صورت میں بدل میں توسط اور طول۔ اور فتح کی صورت میں قصر اور طول اور بطریق طیبہ پانچویں وجہ ان کے لیے فتح مع التوسط ہے۔ (۱۰) باقین کے لیے ہمزہ اور اس کے بعد والے الف میں خالص فتح ہے۔

(۳۹ / ۳۱۶) وَفِیْ ضِعْفًا قَامَ بِالْخُلْفِ ضَمَرْ ق ض		اٰتِیْكَ فِی النَّمْلِ فَتًی وَّالْخُلْفُ قَرْ فتی ق

(ت) اور ضِعْفًا میں خلاد بالخلف امالہ اختیار کرتے ہیں اور خلف راوی کے لیے صرف امالہ مشہور ہوا ہے۔ اٰتِیْكَ سورۃ النمل میں حمزہ اور خلف العاشر کے لیے صرف امالہ اور خلاد کے لیے خلف والے امالہ نے قرار پکڑا ہے۔

(ل) قَامَ یَقُوْمُ باب نَصَرَ سے قیام کرنا، کھڑا ہونا، قَامَ بِالْاَمْرِ ہو تو اعتدال پر آنا، کسی کام کو اختیار کرنا۔ ضَمُرَ ضَمَرَ باب نَصَرَ سے نحیف لاغر اور کم گوشت ہونا، اَضْمَرَ سے چھپانا، اپنے دل میں کسی چیز کا عزم کرنا، تیزی والا ہونا۔ فَتًی نوجوان۔ قَرَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَرَّ سے ٹھہرنا، اقرار کرنا۔

(ف) ضِعٰفًا (النساء) میں خلاد کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں جب کہ خلف راوی کے لیے صرف امالہ ہے۔ اٰتِیْكَ (النمل دو جگہ) میں خلف راوی اور امام خلف العاشر کے لیے صرف امالہ ہے اور خلاد کے لیے فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ ضِعٰفًا (النساء) اور اٰتِیْكَ (النمل) میں خلاد کے لیے فتح بطریق شاطبی اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: النمل کا لفظ دراصل قید احترازی ہے جس کے ذریعے اٰتِیْکُمْ بِسُلْطٰنٍ (الدخان) کو خارج کرنا مقصود ہے۔

۳۴۰/۳۱۷	وَرَا الْفَوَاتِحِ اَمِلْ صُحْبَةٌ كَفُ صحبه ك	حُلَاوُهَا كَافَ رَعٰى حَافِظَ صَفُ ح ر ح ص

(ت) اور سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات کی راء کو حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ۔ شامی اور ابوعمرو کے لیے امالہ سے پڑھو اور ھاء سورۂ کاف والی کو کسائی۔ ابوعمرو اور شعبہ نے بالا امالہ پڑھ کر محافظت کی ہے۔

(ل) رَا الْفَوَاتِحِ: شروع والے کی راء۔ اَمِلْ امالہ کرنا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ كَفُ روکنے والے۔ حُلَا زیوروں والا۔ كَاف سورۂ کاف یعنی کٓھٰیٰعٓصٓ مراد ہے سورۂ مریم علیہا السلام۔ رَعٰی رعایت کرنا۔ حَافِظَ حفاظت کرنے والا۔ صَفُ جماعت۔

(ف) بعض سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کے امالہ کا بیان اس شعر سے شروع کیا ہے۔ اس شعر میں حرف راء کے امالہ کا بیان ہے جو چھ سورتوں کے شروع میں آرہا ہے جیسے الٓرٰ۔ الٓمّٓرٰ۔ پس اس میں شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شامی اور بصری نے امالہ کیا ہے باقین کے لیے فتح ہے۔

اسی طرح سورۂ کاف یعنی سورۂ مریم کے حروف مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ میں حرف ھاء میں کسائی۔ بصری اور شعبہ کے لیے امالہ ہے۔

۳۴۱/۳۱۸	وَتَحْتُ صُحْبَةٌ جَنَا الْخُلْفُ حَصَلْ صحبة ج ح	يَاعَيْنَ صُحْبَةٌ كَسَا وَالْخُلْفُ قَلْ صحبة ك

(ت) اور مریم سے نیچے والی یعنی سورہ طٰہٰ میں حرف ھاء میں حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ اور بصری کے لیے امالہ اور ازرق کے لیے بالخلف امالہ ہے۔ سورۂ عین کی یاء کو شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شامی نے امالہ کی چادر پہنائی اور تیسرے امام یعنی بصری کے لیے اس میں خلف قلیل ہے۔

(ل) تَحْتُ نیچے۔ صُحْبَةٌ ایک جماعت۔ جَنَا چنا ہوا میوہ۔ حَصَلَ حَصَلَ يَحْصُلُ باب نَصَرَ سے حاصل ہونا۔ كَسَا کپڑا پہنانا۔ قَلَّ قَلَّ يَقِلُّ قلیل ہونا۔

(ف) طٰهٰ کی ھاء میں حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ اور ابوعمرو بصری کے لیے امالہ ہے جبکہ ازرق کے لیے بالخلف امالہ ہے یعنی امالہ جو بطریق شاطبیہ ہے اور تقلیل جو بطریق طیبہ ہے اور جس کو آگے شعر نمبر ۳۲۱ میں بیان کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ مریم جسے یہاں علامہ جزریؒ ''سورۂ عین'' فرمارہے ہیں اس میں آنے والی یاء کو شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور ابن عامر شامی نے امالہ سے پڑھا ہے اور قرآءت کے تیسرے امام یعنی ابوعمرو بصری کے لیے یاء میں بالخلف امالہ ہے یعنی دونوں وجوہ ہیں امالہ اور فتح۔ پس ان کے لیے مشہور تو فتح ہے مگر بعض طرق سے امالہ بھی روایت کیا گیا ہے۔

کٓھٰیٰعٓصٓ میں یاء کا فتح دوری بصری کے لیے بطریق شاطبیہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے اور سوسی کے لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔

نوٹ: یہاں قُلْ سے مراد یہ نہیں ہے کہ امالہ کی وجہ کمزور یا ضعیف ہے بلکہ یہ اشارہ دینا مقصود ہے کہ زیادہ طرق سے فتح ہے اور اس کے مقابلے میں کم طرق سے امالہ ہے۔

۴۲ / ۳۱۹	لِثَالِثٍ لَّاعَنْ هِشَامٍ طَاشَفَا	صِفْ حَامُنَى صُحْبَةٍ يٰسِينَ صَفَا
	شفا	ص م صحبة صفا

(ت) (لِثَالِثٍ کا ترجمہ ہو چکا) مگر ھشام نے امالہ کے طرق کم نہیں ہیں۔ اور حرف طاء میں حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ کے لیے امالہ ہے۔ حرف حاء میں ابن ذکوان۔ کسائی۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور شعبہ نے امالہ کیا اور یٰس کی یاء میں شعبہ اور خلف العاشر کے لیے امالہ مصفّٰی ہوا ہے۔

(ل) لِثَالِثٍ تیسرے یعنی امام بصریؒ۔ شَفَا شفا دینا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ مُنٰی آرزوؤں والا۔ صَفَا صاف ہونا۔

(ف) سابقہ شعر میں کہا تھا کہ امام ابوعمرو بصری کے لیے امالہ بالخلف کم طرق سے وارد ہے مگر ھشام کے لیے فرماتے ہیں کہ سورۂ مریم کے حروف مقطعات میں سے یاء میں امالہ بہت کثیر طرق سے وارد ہے اور خوب مشہور ہے۔

قولہ طَا اس سے مراد پورے قرآن میں آنے والے حروف مقطعات میں سے حرف طاء ہے یعنی طٰهٰ۔ طٰسٓمٓ اور طٰسٓ پس اس حرف طاء میں حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ کے لیے امالہ ہے۔

قولہ حَا سے مراد حوامیم میں آنے والا حرف حاء ہے جو سات مواقع پر ہے اس حرف حاء میں ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ امالہ کرتے ہیں۔

جبکہ یٰس کی یاء میں امالہ کرنے والوں میں۔ خلف العاشر۔ کسائی۔ روح اور امام حمزہ کے لیے امالہ ہے۔

۴۳ / ۳۲۰	رُدْ شُدْ فَشَا وَبَيْنَ بَيْنَ فِي اَسَفْ	خُلْفُهُمَا رَاجُدْ وَاذْهَا يَا اخْتَلَفْ
	ر ش ف ف ا	ج ا

(ت) (رُدْ شُدْ فَشَا کا ترجمہ ہو چکا) اور یٰس کی یاء میں حمزہ اور نافع کے لیے تقلیل بین بین بالخلف ہے اور حرف راء میں ازرق کے لیے تقلیل ہے اور ھاء اور یاء میں نافع کے لیے تقلیل اختلاف والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) رُدْ طالب ہونا۔ شُدَّ سخت ہونا، مضبوط ہونا۔ فَشَا پھیلنا۔ فِیْ اَسَفٍ غم میں ہے، افسوس میں ہے۔ بَیْنَ بَیْنَ درمیان یعنی تقلیل۔ جُدْ عمرہ کرنا۔ اِخْتَلَفَ اختلاف والا ہونا۔

(ف) اس شعر سے امالہ کا بیان ختم ہوگیا ہے اور تقلیل کا بیان شروع ہوا ہے۔ یٰس کی یاء میں حمزہ اور نافع کے لیے بالخلف تقلیل ہے۔ پس امام حمزہ کے لیے تو دو وجوہ (۱) امالہ اور (۲) تقلیل ہیں اور امام نافع کے لیے دو وجوہ (۱) تقلیل اور (۲) فتح ہیں۔ جبکہ ازرق کے لیے الٓرٰ اور الٓمّرٰ کی راء میں تقلیل ہے اور کٓھٰیٰعٓصٓ کے دو حرفوں ھاء اور یاء میں امام نافع کے لیے تقلیل بالخلف ہے یعنی فتح اور تقلیل دو وجوہ ہیں۔

(ط) یٰس کی یاء میں امام حمزہ کے لیے امالہ بطریق شاطبی اور تقلیل بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ امام نافع کے لیے یٰس کی یاء میں فتح بطریق شاطبیہ اور تقلیل بطریق طیبہ ہے۔

ازرق کے لیے مریم کی ھاء اور یاء میں تقلیل بطریق شاطبی اور فتح بطریق طیبہ ہے اور سورۂ مریم کی ھاء اور یاء دونوں میں فتح بطریق شاطبیہ اور تقلیل بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: شاطبیؒ نے جو قالون کے لیے تقلیل بیان کی ہے وہ ان کے طریق سے نہیں ہے۔

قولہ اِذْھَا یَا اخْتَلَفْ پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہاں ھَایَا صرف فرما دیا ہے اور اس ھاء سے طٰہٰ کی ھاء مراد نہ ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ طٰہٰ کی ھاء کا حکم اگلے شعر میں لا رہے ہیں اور یاء سے اگر یٰس کی یاء مراد لینے کا شبہ وارد ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یٰس کی یاء کا پہلے مصرعہ میں نہایت واضح بیان کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہاں ھَایَا سے طالب علم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے سورۂ مریم والے مراد ہیں۔

(۲) پھر اسی مقام پر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ نافع کے دونوں راوی جمیع طرق سے اس خلف میں متفق ہیں جبکہ النشر فی القراءات العشر کے مطالعے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

۴۴ / ۳۲۱	وَتَحْتُ هَاجِيْ حَاحُلًا خُلْفٌ جَلَا ج ح ج	تَوْرَاةَ مِنْ شَفَا حَكِيْمًا مَيَّلَا م شفا ح

(ت) اور اس کے نیچے والی سورت یعنی سورہ طٰہٰ کے ھاء میں تم ازرق کے لیے تقلیل کی طرف آؤ۔ حوامیم کی حاء کی تقلیل ابوعمرو کے لیے بالخلف اور ازرق کے لیے بلا خلاف ہے۔ اَلتَّوْرٰۃَ میں امالہ ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور ابوعمرو کے لیے حکمت والا ہوا ہے۔

(ل) تَحْتَ نیچے۔ جِنِّی آنا۔ حُلًا زیور والا ہونا۔ جَلَا ظاہر کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔ حَکِیْمًا عقل مند۔ مَیَّلَا امالہ سے پڑھنا

(ف) سورۂ مریم سے نیچے سورہ طٰہٰ کے حرف ھاء میں ازرق کے لیے امالہ اور تقلیل دو وجوہ ہیں۔ امالہ بطریق شاطبیہ اور تقلیل بطریق طیبہ ہے۔ حوامیم کی حاء جو سات مواقع پر ہے اس میں ابوعمرو کے لیے فتح اور تقلیل دو وجوہ ہیں پس ابوعمرو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے تقلیل بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے۔ اور ازرق کے لیے صرف تقلیل ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقطعات کے حروف میں امالہ۔ تقلیل اور فتح کے مذاہب کو جدول کے ذریعے بیان کر دیا جائے۔

مقطعات میں امالہ۔ تقلیل اور فتح سے متعلق قراء عشرہ کے مذاہب:

جن حروف میں امالہ یا تقلیل ہوتی ہے ان میں حرف راء چھ جگہ۔ حرف طاء چار جگہ۔ حرف یاء دو جگہ۔ حرف ھاء دو جگہ اور حرف حاء سات جگہ ہے۔

شمار	حروف	امالہ پڑھنے والے	تقلیل پڑھنے والے	فتح پڑھنے والے
❶	راء	شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شامی۔ ابوعمرو	ازرق	باقین
❷	طاء	حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ		باقین
❸	یاء فی یس	خلف العاشر۔ روح۔ کسائی۔ شعبہ۔ (حمزہ۔ وجہ اول)	نافع (وجہ اول) حمزہ (وجہ ثانی)	باقین نافع (وجہ ثانی)
❹	یاء فی مریم	شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شامی۔ (ابوعمرو۔ وجہ اول)	نافع (وجہ اول)	نافع (وجہ ثانی) ابوعمرو (وجہ ثانی) باقین
❺	ھاء فی مریم	کسائی۔ ابوعمرو۔ شعبہ	نافع (وجہ اول)	نافع (وجہ ثانی) باقین
❻	ھاء فی طه	حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ۔ بصری۔ (ازرق۔ وجہ اول)	ازرق (وجہ ثانی)	باقین
❼	حاء	ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شعبہ۔	ابوعمرو (وجہ اول)	ابوعمرو (وجہ ثانی) باقین

اَلتَّوْرٰۃَ میں اصبھانی۔ ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر اور ابوعمرو کے لیے امالہ ہے۔ قالون کے لیے فتح و تقلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں وجوہ ہیں (دیکھو شعر نمبر ۳۰۸) ازرق کے لیے صرف تقلیل ہے جبکہ امام حمزہ کے لیے تقلیل اور امالہ دو وجوہ ہیں (دیکھو شعر نمبر ۳۰۸) باقین کے لیے فتح ہے۔

نوٹ: اصبہانی کا مذہب اگلے شعر میں بیان ہو رہا ہے مگر ہم نے موقع محل کی مناسبت سے اسے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے۔

۴۵ / ۳۲۲	وَغَیْرُهَا لِلْاَصْبَهَانِیْ لَمْ یُمَلْ	وَخُلْفُ اِدْرِیْسَ بِرُؤْیَا لَابِاَلْ

ت اور اَلتَّوْرٰۃَ کے علاوہ اصبہانی کے لیے کوئی کلمہ امالہ سے نہیں ہے اور ادریس رُؤْیَا میں خلف والے ہیں جو کہ اَلْ کے بغیر ہو۔

ل لَمْ یُمَلْ امالہ سے نہ پڑھنا۔

ف اصبہانی کے لیے اَلتَّوْرٰۃَ کے علاوہ اور کسی کلمہ میں امالہ نہیں ہے۔ امام خلف العاشر کے دوسرے راوی ادریس کے لیے بغیر لام تعریف یعنی اَلْ کے بغیر رُؤْیَاكَ اور رُؤْیَایَ وغیرہ میں فتح و امالہ دونوں وجوہ ہیں اور لام اَلْ والے مواقع اَلرُّؤْیَا وغیرہ میں حالین میں امالہ ہے۔ جو شعر نمبر ۲۸۷ میں بیان ہو چکا ہے۔ جبکہ خلف العاشر کے پہلے راوی اسحٰق کے لیے اَلْ والے کلمات میں صرف امالہ ہے اور بغیر اَلْ والے کلمات میں صرف فتح ہے۔ رُؤْیَاكَ اور رُؤْیَایَ میں ادریس الحداد کے لیے فتح بطریق الدرہ اور امالہ بطریق طیبہ ہے۔

فوائد: ابن کثیر مکیؒ اور ابو جعفر مدنیؒ کے لیے پورے قرآن میں کہیں بھی امالہ نہیں ہے۔

۴۶ / ۳۲۳	وَلَیْسَ اِدْغَامٌ وَّوَقْفٌ اِنْ سَکَنْ	یَمْنَعُ مَا یُمَالُ لِلْکَسْرِ وَعَنْ

ت جن کلمات پر کسرہ کی وجہ سے امالہ (یا تقلیل) کی جاتی ہے اگر ان پر وقف بالاسکان یا ادغام کبیر ہو تو یہ امالہ (یا تقلیل) کو مانع نہیں ہے۔

ل اِنْ سَکَنْ اگر وہ ساکن ہو۔ یَمْنَعُ روکنا، منع کرنا۔ یُمَالُ امالہ سے پڑھا جاتا ہے۔ لِلْکَسْرِ کسرہ ہے۔

ف یعنی جن کلمات میں کسرہ کی وجہ سے امالہ یا تقلیل کی جاتی ہے اگر ان پر وقف بالاسکان کیا جائے جیسے اَلنَّارِ۔ اَلْاَبْرَارِ۔ اَلْمِحْرَابِ۔ اَلْحِمَارِ۔ اَلنَّاسِ وغیرہ یا ایسے ہی دیگر حرف مکسور کا ادغام کیا جائے جیسے اَلْاَبْرَارُ لَفِیْ۔ عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وغیرہ تو اصل کے موافق امالہ بدستور باقی رہے گا اور یہ ادغام اور وقف بالاسکان امالہ یا تقلیل کو مانع نہیں ہوں گے کیونکہ ادغام اور وقف بالاسکان عارضی ہیں یاد رہے کہ وقف بالروم تو وصل کے حکم میں ہی شمار ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کو علامہ شاطبیؒ نے درج ذیل اشعار میں بیان کیا ہے۔

وَلَا یَمْنَعُ الْاِدْغَامُ اِذْ هُوَ عَارِضٌ　　اِمَالَةَ کَالْاَبْرَارِ وَ النَّارِ اَثْقَلَا

اور ادغام مانع نہیں ہوتا ہے اَلْاَبْرَارِ اور اَلنَّارِ جیسے کلمات کے امالہ کو، ادغام کے بعد مشدد ہونے کے باوجود اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ادغام عارضی چیز ہے۔

یعنی ادغام امالہ کو مانع نہیں کیونکہ ادغام عارضی ہوتا ہے مطلب یہ کہ کہیں الف میں امالہ راء متطرفہ مکسورہ کی وجہ سے ہو رہا ہے اور وہ راء مابعد میں مدغم ہونے کی وجہ سے مشدد ہو جائے اور کسرہ باقی نہ رہے تو الف کے امالہ میں اس ادغام کی وجہ سے کوئی فرق نہ ہوگا۔ امالہ بدستور باقی رہے گا مثلاً اَلْاَبْرَارُ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ ایسے ہی وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارُ رَّبَّنَا۔ اَلنَّهَارُ لَاٰیٰتٍ وغیرہ۔

وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِیْ غَیْرِ بَاءٍ وَمِیْمِهَا مَعَ الْبَاءِ اَوْمِیْمٍ وَكُنْ مُتَاَمِّلَا

اور اشمام وروم کر لے تو باء اور میم کے علاوہ میں جب کہ وہ باء اور میم کے ساتھ مدغم ہو اور غور کرنے والا ہو۔

یعنی علاوہ ان صورتوں کے کہ جن میں باء اور میم کا ادغام باء اور میم میں ہوا ہو۔ دوسرے تمام حروف کے ادغام کبیر میں مدغم پر اشمام وروم بھی کر سکتے ہو گویا جب مدغم مضموم ہو تو اس پر ادغام کے ساتھ اسکان۔ روم اور اشمام تینوں ہو سکتے ہیں اور اگر مکسور ہو تو ادغام، اسکان اور روم کے ساتھ ہو سکتا ہے لیکن باء اور میم اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ باء اور میم میں ادغام وتشدید کی وجہ سے اطباق شفتین کامل ہو گا تو روم واشمام نہیں ہو سکے گا۔

یہ کل چار صورتیں ہوتی ہیں (۱) ادغام باء کا باء میں جیسے نُصِیْبُ بِّرَحْمَتِنَا (۲) باء کا میم میں جیسے یُعَذِّبُ مَّنْ یَّشَآءُ (۳) میم کا میم میں جیسے یَعْلَمُ مَّا (۴) میم کا باء میں اخفاء جیسے اَعْلَمُ بِکُمْ۔

ادغام مثل وقف کے ہے جس طرح وقف میں امالہ باقی رہے گا۔ اسی طرح ادغام میں بھی، اور جس طرح وقف، اسکان واشمام اور روم کے ساتھ ہوتا ہے۔ ادغام کے ساتھ بھی یہ تینوں صورتیں ہیں اور جس طرح وقف میں موقوف علیہ سے پہلے صرف مد یا حرف لین میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں ادغام میں بھی تینوں جائز ہیں اور جس طرح وقف بالروم میں قصر ہوتا ہے یہاں بھی ادغام مع الروم میں صرف قصر ہوگا۔ دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ ادغام خالص نہیں بلکہ ایک طرح کا اختلاس ہوتا ہے۔

وَلَا یَمْنَعُ الْاِسْكَانُ فِی الْوَقْفِ عَارِضًا اِمَالَةَ مَالِلْكَسْرِ فِی الْوَصْلِ مُیِّلَا

اور مانع نہیں ساکن ہو جانا وقف میں دراں حال کہ وہ سکون عارضی ہوتا ہے ان الفات کے امالہ کو کہ جن میں حالت وصل میں کسرہ کی وجہ سے امالہ کیا جا رہا تھا۔

یعنی جن الفات میں بحالت وصل مابعد الف کے کسرہ کی وجہ سے امالہ ہو رہا ہے جیسے اَلْاَبْرَارِ۔ اَلْبَوَارِ۔ اَلنَّارِ۔ ان الفاظ پر وقف کیا جائے تو بھی امالہ بدستور ہوگا۔ کیونکہ امالہ بے شک کسرہ راء کی وجہ سے ہے جو اب وقف میں سکون سے بدل گیا کیونکہ یہ سکون عارضی ہے اور عارضی کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ (ماخوذ از امانیہ شرح شاطبیہ امام القراء شیخ وسندی حضرت قاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

۳۲۴/۴۷	سُوْسٍ خِلَافٌ وَّلِبَعْضٍ قُلِّلَا		وَمَا بِذِي التَّنْوِيْنِ خُلْفٌ يُّعْتَلَا

(ت) سوسی سے خلف ہے اور بعض نے سوسی کے لیے تقلیل سے پڑھا ہے اور تنوین والے کلمات میں خلف بلند نہیں کیا جاتا ہے۔

(ل) خِلَافٌ خلف ہے یا خلاف ہے۔ قُلِّلَا تقلیل سے پڑھا۔ بِذِي التَّنْوِيْنِ تنوین والے۔ يُعْتَلٰى بلند کرنا، عَلَا سے چڑھنا، اِعْتَلٰى سے بلند کرنا۔

(ف) امام ابوعمرو بصریؒ کے راوی سوسی کے لیے ادغام ووقف دونوں صورتوں میں خلف نقل کیا گیا ہے یعنی فتح وامالہ دونوں ہیں۔ یعنی جو کسرہ امالہ کا سبب ہے وہ اگر وقف بالا سکان یا ادغام کی وجہ سے زائل ہو جائے تو سوسی کے لیے فتح وامالہ دو وجوہ ہیں اور بعض علماء قرآءت نے ان کے لیے ایسے موقع پر تیسری وجہ تقلیل بھی بیان کی ہے۔ پس سوسی کے لیے ان مواقع پر تین وجوہ ہیں (۱) فتح (۲) امالہ (۳) تقلیل۔ جبکہ کلمات منونہ پر وقف کی صورت میں جیسے سُوًى۔ هُدًى۔ مُسَمًّى۔ سُدًى۔ حرکات ثلاثہ کی تینوں حالتوں میں صرف فتح ہے۔ شاطبیہ کی مانند فتح وامالہ دو وجوہ نہیں ہیں۔

قولہ خُلْفٌ يُّعْتَلٰى سے علامہ جزریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ جیسے شاطبیہ میں اس موقع پر خلف بیان کیا گیا ہے وہ نہیں ہے بلکہ صرف فتح ہے۔

۳۲۵/۴۸	بَلْ قَبْلَ سَاكِنٍ بِمَا أُصِّلَ قِفْ		وَخُلْفُ كَالْقُرَى الَّتِيْ وَصْلًا يَّصِفْ ی

(ت) بلکہ ساکن سے پہلے اس اصل کے مطابق وقف کرو اور وصل میں اَلْقُرَى الَّتِيْ وغیرہ میں خلف سے پڑھنے کو سوسی بتاتے ہیں۔

(ل) قَبْلَ سَاكِنٍ ساکن سے پہلے۔ أُصِّلَ اصل بنانا۔ قِفْ وَقَفَ سے وقف کرنا۔ يَصِفُ وَصَفَ سے بیان کرنا۔

(ف) الفات کے بعد سکون کی وجہ سے امالہ کرنا تنوین والے کلمات پر تو منع ہے مگر ساکن سے پہلے والے امالہ کے الف میں کوئی اختلاف نہیں جو اجتماع ساکنین یا تنوین کی وجہ سے حذف ہو گیا ہو یا کوئی اور ساکن حرف ہو جیسے هُدًى۔ مُسَمًّى۔ غُزًّا۔ قُرًى۔ مُفْتَرًى اور اجتماع ساکنین والے الفاظ جیسے مُوْسَى الْكِتٰبَ۔ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔ ذِكْرَى الدَّارِ۔ نَرَى اللّٰهَ وغیرہ۔ لہٰذا وقف کی حالت میں امالہ والوں کے لیے امالہ۔ تقلیل والوں کے لیے تقلیل اور فتح والوں کے لیے فتح ہوگا۔

جبکہ ذوات الراء غیر منون حرف ساکن سے پہلے آرہا ہو جیسے قُرَى الَّتِيْ۔ نَرَى اللّٰهَ۔ ذِكْرَى الدَّارِ وغیرہ تو سوسی کے لیے وصل کی حالت میں فتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں۔ یاد رہے کہ ایسے مواقع پر نَرَى اللّٰهَ اور وَسَيَرَى اللّٰهُ جیسے کلمات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ اَللّٰہ کے لام میں بھی ترقیق و تفخیم دونوں وجوہ ہیں۔ سوسی کے لیے یہ خلف بطریق شاطبیہ وطیبہ دونوں طرق سے ہے۔

۳۲۶/۴۹ وَقِیْلَ قَبْلَ سَاکِنٍ حَرْفَیْ رَاٰ	عَنْهُ وَرَا سِوَاهُ مَعْ هَمْزِنَاٰ

ت اور کہا گیا ہے کہ ساکن سے قبل رَاٰ کے حروف کا امالہ بھی سوسی کے لیے ہے اور ایسے ہی بعض حضرات نے رَاٰ حرف متحرک سے پہلے ہونے کی صورت میں حرف راء میں امالہ کیا ہے۔ اس طرح بعض حضرات نے نَاٰ کے ہمزہ میں بھی سوسی کے لیے امالہ نقل کیا ہے۔

ل قِیْلَ کہنا۔ قَبْلَ سَاکِنٍ حَرْفَیْ دو حرفوں کے ساکن سے پہلے۔ مَعْ هَمْزِ ہمزہ سمیت۔ سِوَاهُ اس کے علاوہ۔

ف اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوسی کے لیے رَاٰ کے دونوں حروف یعنی راء اور ہمزہ میں اس وقت امالہ ہے جب اس کا مابعد ساکن ہو جیسے رَاَ الْقَمَرَ۔ رَاَ الشَّمْسَ وغیرہ اور سوسی ہی کے لیے بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ رَاٰ کے بعد اگر حرف متحرک ہو جیسے رَاٰ کَوْکَبًا یا رَاٰهَا وغیرہ تو ایسے مواقع پر صرف حرف راء میں سوسی کے لیے امالہ کیا جائے اور اسی طرح بعض حضرات نے نَاٰ کے ہمزہ میں سوسی کے لیے امالہ نقل کیا ہے۔

نوٹ: مگر یاد رہے کہ اس شعر میں بیان ہونے والے دونوں قول ضعیف ہیں اور صحیح مذہب وہی ہے جو ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں۔ کیونکہ رَاٰ کی راء کا امالہ اور نَاٰ کے ہمزہ کا امالہ بصری کے لیے بطریق طیبہ نہیں ہیں۔ بصری کے لیے رَاٰ کے صرف ہمزہ میں امالہ ہے اور نَاٰ میں ان کے لیے ہمزہ کا فتح ہے۔

بَابُ اِمَالَةِ هَاءِ التَّانِیْثِ وَمَا قَبْلَهَا فِی الْوَقْفِ (۴)

تاء تانیث سے مراد وہ تاء ہے جو واحد کے صیغہ میں ہو۔ عام ہے کہ اسے تمام قراء واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہوں یا صرف امام کسائی واحد پڑھتے ہوں اس میں امام کسائی کے لیے امالہ کا مذہب ہے یہ امالہ بعض اہل کوفہ کی لغت ہے یعنی وہ اس تاء کو ھاء سے بدل کر امالہ کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ھاء تانیث وہ ہے جو وصلاً تاء ہو اور وقفاً ھاء خواہ تاء مدورہ جیسے جَنَّةٍ یا تاء مطولہ جیسے جَنّٰتٍ اور ''تاء جو وصل میں تاء ہو'' کہنے سے ھاء اصلی جیسے نَفَقَةُ۔ تَوَجَّهُ۔ وغیرہ اور اسی طرح ھاء سکتہ جیسے حِسَابِیَهْ۔ سُلْطَانِیَهْ وغیرہ اور ھاء ضمیر جیسے فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ وغیرہ اور اسی طرح کلمہ هٰذِهٖ کی ھاء خارج ہو گئیں کہ یہ تمام ھاء تانیث پر تو دلالت کرتی ہیں مگر وصلاً تاء نہیں ہوتی ہیں۔

۳۲۷/۱ وَهَاءَ تَانِیْثٍ وَقَبْلُ مَیِّلِ	لَابَعْدَ الْاِسْتِعْلَا وَحَاعِ لِّعَلِیْ

ت امام علی کسائی کے لیے ھاء تانیث اور ماقبل کا حرف ان دونوں میں تم امالہ کرو۔ مگر سات حروف استعلا اور حَاعِ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین حروف کے بعد تاء تانیث میں امالہ نہیں ہوگا۔

(ل) هَاءَ تَانِيثٍ تانیث کی ھاء۔ مَيْلِ امالہ کرنا۔ بَعْدَ الْإِسْتِعْلَا استعلاء کے بعد۔

(ف) ھاء تانیث میں امام کسائی کا مذہب بیان فرما رہے ہیں کہ ھاء تانیث اور اس سے پہلے والے حرف ان دونوں میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ پھر امالہ نہ ہونے کی قیود بیان فرماتے ہیں کہ سات حروف استعلاء یعنی خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ اور حَاعِ کے تین حروف ان دس حروف کے بعد اگر ھاء تانیث آئے گی تو امالہ نہیں ہوگا۔ قیود والے حروف اگلے شعر میں بھی بیان فرما رہے ہیں۔

۲/۳۲۸	وَاكْهَرٍ لَّاعَنْ سُكُوْنٍ يَاوَلَا	عَنْ كَسْرَةٍ وَّسَاكِنٌ اِنْ فَصَلَا

(ت) اور اَكْهَرٍ کے حروف کے بعد بھی امالہ نہیں جب یہ حروف یاء ساکنہ کے بعد نہ ہوں اور نہ کسرہ کے بعد ہوں اور اگر ساکن منفصل کسرہ اور حروف اَكْهَرٍ کے درمیان آئے تو امالہ میں رکاوٹ نہیں۔

(ل) اَكْهَرٍ سخت ترین چیز۔ لَا عَنْ سُكُوْنٍ يَا نہ سکون والی یاء کے بعد۔ فَصَلَا فاصلہ ہونا۔ جدا ہونا۔

(ف) اسی طرح اَكْهَرٍ کے چار حرفوں کے بعد بھی امالہ نہیں ہوگا جبکہ یہ حروف اَكْهَرٍ نہ یاء ساکنہ کے بعد ہوں اور نہ کسی حرف مکسور کے بعد ہوں جیسے بَرَآءَةٌ۔ اِمْرَاَةٌ۔ مَكَّةُ۔ اَلتَّهْلُكَةُ۔ اَلشَّوْكَةُ۔ سَفَاهَةٌ۔ لِحَسْرَةً۔ عَمْرَةً وغیرہ۔

اور اگر ان حروف اَكْهَرٍ سے قبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو پھر امالہ ہوگا جیسے خَطِيئَةً۔ كَهَيْئَةِ۔ اَلْمَلٰئِكَةُ۔ اَلْاَيْكَةِ۔ فَاكِهَةٌ۔ اَلْاٰخِرَةُ۔ كَثِيْرَةٌ۔ صَغِيْرَةٌ وغیرہ۔ اس طرح اگر حرف کسرہ اور حروف اَكْهَرٍ کے درمیان میں کوئی ساکن حرف آجائے تو وہ امالہ کے لیے مانع ورکاوٹ نہیں ہوگا جیسے وِجْهَةٌ۔ وِزْرَةٌ۔ لَعِبْرَةً وغیرہ۔

خلاصہ کلام یہ کہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاعِ کہ دس حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو امالہ نہیں جیسے نَفْخَةٌ۔ اَلصَّلٰوةُ۔ اَلزَّكٰوةُ۔ اَلْحَيٰوةُ۔ اَلنَّجٰوةُ۔ وَمَنٰوةَ۔ هَيْهَاتَ۔ اَلنَّطِيْحَةُ۔ اَلصَّآخَّةُ۔ خَصَاصَةٌ۔ خَآصَّةً۔ بَسْطَةً۔ حِطَّةٌ۔ مُحِيْطَةٌ۔ مَوْعِظَةٌ۔ غِلْظَةً۔ حَفَظَةً۔ اَلْقَارِعَةُ۔ اَلْبَالِغَةُ۔ اَلْحَآقَّةُ وغیرہ۔

اسی طرح حروف اَكْهَرٍ کے بعد بھی امالہ نہیں جیسے ہمزہ: اِمْرَاَةٌ۔ اَلنَّشْاَةَ۔ سَوْءَةَ۔ بَرَآءَةٌ۔ کاف: اَلتَّهْلُكَةِ۔ اَلشَّوْكَةِ۔ ھاء: صرف ایک کلمہ سَفَاهَةٍ۔ راء: عَبْرَةً۔ فَتْرَةٍ۔ سَفَرَةٍ۔ حُفْرَةٍ۔ سُوْرَةٌ۔ عُسْرَةٍ۔ بَرَرَةٍ۔ مَحْشُوْرَةً۔ عِمَارَةَ۔ عَوْرَةٌ وغیرہ۔

نوٹ: قرآن کریم میں ھاء سے پہلے یاء ساکنہ نہیں ہے۔

۳/۳۲۹	لَيْسَ بِحَاجِزٍ وَّفِطْرَتَ اخْتُلِفْ	وَالْبَعْضُ اَهٰ كَالْعَشْرِ اَوْ غَيْرُ الْاَلِفْ

(ت) (لَيْسَ بِحَاجِزٍ کا ترجمہ ہو گیا) اور فِطْرَتَ کا امالہ اختلاف والا ہے اور بعض نے (اَكْهَرٍ کی بجائے صرف) اَهٰ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس حروف کی طرح مطلقاً بلا امالہ کہا ہے اور بعض کے نزدیک صرف الف کے سوا بقایا حروف میں امالہ سے پڑھا جاتا ہے۔

(ل) لِحَاجِزٍ رکاوٹ، روکنا۔ اُخْتُلِفُ اختلاف کرنا۔ کَالْعَشْرِ دس کی طرح۔ غَیْرُ اَلِفٍ الف کے علاوہ۔

(ف) اس شعر میں ایک کلمہ فِطْرَتْ (الروم) کے متعلق بتایا ہے کہ اس میں دو وجوہ ہیں ایک امالہ دوسری فتح۔ فِطْرَتْ میں امالہ بطریق شاطبیہ اور فتح بطریق طیبہ ہے۔

پھر امالہ کرنے میں ایک دوسرا مذہب بھی بتایا ہے کہ بعض حضرات نے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاعٍ کے دس حروف کے ساتھ حروف اَكْهَرُ کی بجائے صرف ہمزہ اور ھاء کو امالہ سے مانع قرار دیا ہے۔ پس اس مذہب کی رو سے چودہ کی بجائے بارہ حروف امالہ سے مستثنیٰ ہیں۔ اور اس دوسرے مذہب میں حروف اَكْهَرُ کی مانند کوئی شرط امالہ کرنے کے لیے وہ ان میں قرار نہیں دیتے بلکہ مطلقاً ان بارہ حروف میں فتح کہتے ہیں۔ اس کے بعد اَوْ غَیْرِ اَلِفٍ سے تیسرا مذہب بتاتے ہیں کہ بعض حضرات نے صرف الف کو امالہ سے مستثنیٰ کیا ہے اور بقایا اٹھائیس حروف میں امالہ کیا ہے۔

گویا خلاصہ یہ ہوا کہ کل انتیس حروف کی چار قسمیں ہیں۔

1. الف کے بعد مطلقاً صرف فتح۔
2. فَجِثْتُ زَیْنَبَ لِذُوْدٍ شَمْسٍ کے پندرہ حروف کے بعد ہر حال میں صرف امالہ ہے۔
3. خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَعٍ اَهْ کے گیارہ حروف کے بعد فتح و امالہ دونوں وجوہ ہیں لیکن جمہور پہلے نو حروف میں مطلقاً اور اَهْ کے دو حرفوں میں جب کسرہ یا یائے ساکنہ کے بعد نہ ہوں تو فتح کرتے ہین۔
4. کَرْ کے دو حرفوں سے پہلے اگر کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ان کے بعد صرف امالہ ہے۔ اور کَرْ کے دو حرفوں سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو پھر دو وجوہ فتح اور امالہ ہیں۔

(۲۴/۳۳۰) یُمَالُ وَالْمُخْتَارُ مَا تَقَدَّمَا	وَالْبُعْضُ عَنْ حَمْزَةَ مِثْلُهُ نَمَا

(ت) (یُمَالُ کا ترجمہ ہو چکا) اور ان تینوں اقوال میں سے علماء نے پہلے قول کو زیادہ اختیار کیا ہے اور بعض نے امام حمزہؒ کے لیے بھی کسائی کی طرح یہ مذہب نقل کیا ہے۔

(ل) یُمَالُ امالہ سے پڑھنا۔ اَلْمُخْتَارُ پسندیدہ، اختیار کیا ہوا۔ تَقَدَّمَا تَقَدَّمَ سے گزرنا، آگے جانا۔ نَمَا نَمٰی یَنْمِیْ باب ضَرَبَ سے زیادہ ہونا۔ منسوب ہونا مگر یہاں نقل کرنے کے معنی میں ہے۔

(ف) حضرت ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اوپر جو تین قول بیان کیے گئے ہیں اس میں سے محققین نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے گو بقایا دو قول بھی درست و صحیح ہیں۔ ان تین اقوال کی رو سے امام کسائی کے لیے ان مواقع پر امالہ ہے اور بقایا نو قراء کے لیے فتح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک اور مذہب بیان فرمایا ہے کہ بعض حضرات کے قول پر امام حمزہ کے لیے بھی هاء تانیث کا وقفاً امام کسائی کی طرح امالہ ہے اور اس کی تمام تفصیل بالکل اسی طرح ہے جس طرح اوپر کے اشعار میں بیان ہوئی ہے۔

پس امام کسائی کا امالہ تو بطریق شاطبیہ وطیبہ دونوں سے ہے اور امام حمزہ کا امالہ بطریق طیبہ اور فتح بطریق شاطبیہ ہے۔

پس اس مذہب کی رو سے امام کسائی اور امام حمزہ کے لیے امالہ اور بقایا آٹھ قراء کے لیے فتح ہے۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الرَّاءَاتِ (۱۵)

۱/۳۳۱	وَالرَّاءَ عَنْ سُكُونِ يَاءٍ رَقِّقِ	أَوْ كَسْرَةٍ مِّنْ كِلْمَةٍ لِلْأَزْرَقِ

(ت) اور ازرق کے لیے راء مفتوحہ کو اسی کلمہ کی یاء ساکنہ یا کسرہ کے بعد مرقق پڑھو۔

(ل) رَقِّقِ باریک پڑھنا۔

(ف) راء مفتوحہ کا حکم بیان فرما رہے ہیں کہ اگر راء مفتوحہ کے ساتھ اسی کلمہ میں متصل یاء ساکنہ آجائے یا کوئی اور ساکن منفصل جس کے ماقبل کسرہ آجائے تو ایسی راء کو ازرق باریک پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ راء مفتوحہ چاہے راء متوسطہ ہو یا متطرفہ ہو ہر حال میں ازرق کے لیے ترقیق راء کا ہی حکم ہے جیسے اَلْحَمِيْرَ۔ اَلْخَبِيْرَ۔ اَلْاٰخِرَةَ۔ وَكَبَآئِرَ۔ شَاكِرًا وغیرہ۔

مگر اس ترقیق راء کا اہم اصول یہ ہے کہ یہ ساکن یا کسرہ اسی کلمہ میں ہو جیسا کہ مِنْ كِلْمَةٍ سے ظاہر ہے پس اگر دو کلموں میں ہوئی تو یہ اصول عمل پذیر نہ ہوگا جیسے فِيْ رَيْبٍ۔ لِحُكْمُ رَبِّكَ وغیرہ کہ ان مواقع پر راء مفخم ہی ہوگی۔

ایسے ہی لِرَبِّكَ۔ بِرَسُوْلٍ وغیرہ میں بھی راء مفخم ہی ہوگی کہ اس میں لام اور باء جارہ حروف معانی ہیں اور مستقل کلمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان کا بیان باب کے آخر میں آرہا ہے۔

۲/۳۳۲	وَلَمْ يَرَا السَّاكِنَ فَصْلًا غَيْرَ طَا	وَالصَّادِ وَالْقَافِ عَلَى مَا اشْتُرِطَا

(ت) اور ازرق نے حرف ساکن کو کسرہ اور راء کے درمیان فاصل نہیں جانا ماسوائے طاء اور صاد اور قاف کے کہ یہ مشروط ہیں۔

(ل) فَصْلًا فاصل ہونا، الگ ہونا۔ اُشْتُرِطَا شرط کرنا، شرط لگانا۔

(ف) ازرق نے حرف ساکن کو کسرہ اور راء کے مابین فاصل نہیں سمجھا ہے اور ایسے موقع پر بھی راء کو ترقیق سے ہی پڑھا ہے جیسے اِكْرَاهِهِنَّ وغیرہ۔ لیکن اگر طاء۔ صاد اور قاف ان تین حروف میں سے کوئی کسرہ اور راء کے درمیان آجائے گا تو فاصل سمجھا جائے گا اور ایسے موقع پر راء مفخم ہوگی جیسے قِطْرًا۔ اِصْرًا۔ وِقْرًا وغیرہ جیسے کلمات۔ پس ان حروف مستعلیہ کی تفخیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے ان کا سکون حاجز ہوا اور اسی وجہ سے راء بھی مفخم پڑھی گئی۔ لیکن اگر حروف مستعلیہ ان مذکورہ تین حروف کے علاوہ ہو گا تو وہ فاصل نہیں مانا جائے گا جیسے خاء کہ مستعلیہ حرف ہے مگر ترقیق راء میں فاصل نہیں جیسے اِخْرَاجُ وغیرہ۔

نوٹ: قرآن کریم میں صرف چار حروف مستعلیہ ساکن فاصل آئے ہیں تین جو اس شعر میں بیان ہوئے یعنی طاء صاد اور قاف اور ایک خاء ہے مگر پہلے تین حروف کے بعد تو راء مفخم ہوگی اور خاء کے بعد راء مرقق پڑھی جائے گی۔

وَالْاَعْجَمِي فَخِّمْ مَعَ الْمُكَرَّرِ	وَرَقِّقَنْ بِشَرَرٍ لِلْاَكْثَرِ	٣٣٣

ت اور بِشَرَرٍ کو ازرق کے اکثر طرق نے مرقق پڑھا ہے اور مکرر راء سمیت عجمی اسماء والی راء کو مفخم پڑھو۔

ل رَقِّقَنْ باریک پڑھنا، مرقق پڑھنا۔ لِلْاَكْثَرِ اکثر کے لیے۔ فَخِّمْ پُر پڑھنا، مفخم پڑھنا۔

ف ازرق کے اکثر طرق میں بِشَرَرٍ (المرسلات) کی راء کو حالین میں باریک پڑھا گیا ہے گو بعض طرق سے مفخم کی بھی روایت آئی ہے گویا خلف ہے پس بِشَرَرٍ کی پہلی راء میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے۔ کلمہ بِشَرَرٍ پر وقف بالا سکان کی بناء پر دوسری راء ساکن ہو جاتی ہے مگر پھر بھی جمہور کے نزدیک وقفاً پہلی راء باریک ہی ہوگی یاد رہے کہ اَلضَّرَرِ میں بھی دوسری راء مرقق ہے مگر اس کو بِشَرَرٍ پر قیاس نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اس میں حرف ضاد ہے جو کہ مستعلیہ اور مطبقہ ہے جس میں دو درجہ کی تفخیم ہے پس اس کی پہلی راء پُر اور دوسری راء باریک ہوگی۔

نیز عَلٰى سُرُرٍ میں پہلی راء پُر اور دوسری باریک ہوگی۔ ایسے ہی عجمی اسماء والے کلمات جو کہ تین ہیں یعنی اِبْرٰهِيْمَ۔ عِمْرَانَ۔ اِسْرَآئِيْلَ پس ان کے سکون کو بھی مانع تصور کیا گیا لہٰذا راء کو پُر پڑھا گیا۔ جبکہ اِرَمَ (الفجر) کے عجمی ہونے میں اختلاف ہے اس لیے اس میں خلف ہے پس اس میں تفخیم شاطبیہ سے اور ترقیق بطریق طیبہ ہے۔

اسی طرح ایسے کلمات جن میں راء مکرر ہو اور ایسے صرف پانچ ہی کلمات ہیں جیسے ضِرَارًا۔ مِدْرَارًا۔ اَلْفِرَارُ۔ فِرَارًا۔ اِسْرَارًا تو ان کلمات میں دوسری راء کی مناسبت سے پہلی راء بھی پُر ہوگی۔ حالانکہ اصولی لحاظ سے چونکہ پہلی راء کسرہ کے بعد ہے لہٰذا باریک ہونی چاہیے تھی مگر ان کلمات کی راء کو مستثنیٰ کیا ہے۔ جبکہ فَتَحْرِيْرُ کا کلمہ مذکورہ امثلہ سے خارج ہے۔

وَخُلْفُ حَيْرَانَ وَذِكْرُكَ اِرَمْ	وَنَحْوُ سِتْرًا غَيْرَ صِهْرًا فِي الْاَتَمْ	٣٣٤

ت اور صِهْرًا کے سوا سِتْرًا والے وزن کے تمام کلمات اور حَيْرَانَ اور ذِكْرَكَ اور اِرَمْ میں خلف ہے۔

ل اَلْاَتَمْ کامل ترین یہاں اس سے مراد مشہور اور قوی وجوہ ہیں۔

ف صِهْرًا (الفرقان) کے علاوہ سِتْرًا والے کلمات جو فِعْلًا کے وزن پر ہیں اور تعداد میں پانچ ہیں یعنی سِتْرًا (الكهف) وِزْرًا (طٰہ) حِجْرًا (الفرقان) ذِكْرًا (الكهف) اِمْرًا (الكهف) ان میں راء غیر مشدد ہے اور وسطی حرف بھی مستعلیہ میں سے نہیں ازرق کے لیے ان میں قوی وجہ تفخیم راء ہے اور ان میں دوسری وجہ ترقیق بھی ہے۔ جبکہ صِهْرًا کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں شامل کیا جائے تو پہلی وجہ کے مطابق تفخیم ہے اور دوسری وجہ ترقیق راء ہے۔ پس ان چھ کلمات میں حالین میں تفخیم بطریق شاطبیہ ہے۔ اور ترقیق طیبہ کے طریق پر ہے۔

جبکہ (۱) حَيْرَانَ (الانعام) (۲) ذِكْرَكَ (انشراح) اور (۳) اِرَمَ (الفجر) میں خلف ہے یعنی تفخیم وترقیق دونوں ہیں۔ پس حَيْرَانَ میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے اور ذِكْرَكَ میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے۔ اِرَمَ کا ذکر اس سے قبل ہم کر آئے ہیں۔

۵ / ۳۳۵	وِزْرَ وَحِذْرَكُمْ مِرَاءً وَّافْتِرَا	تَنْتَصِرَانِ سِحْرَانِ طَهِّرَا

(ت) وِزْرَكَ۔ وِزْرَ اُخْرٰى اور حِذْرَكُمْ۔ مِرَآءً اور افْتِرَآءً۔ تَنْتَصِرَانِ۔ سِحْرَانِ۔ طَهِّرَا۔

(ف) خلف والے مزید کلمات بیان فرمائے ہیں۔

(۴) وِزْرَكَ (الانشراح) وِزْرَ اُخْرٰى (پانچوں کلمات) (۵) حِذْرَكُمْ (النساء دو کلمے) یاد رہے کہ اس میں حِذْرَهُمْ شامل نہیں ہے۔ (۶) مِرَآءً (الکھف) (۷) اِفْتِرَآءً (الانعام دو کلمے) (۸) تَنْتَصِرَانِ (الرحمٰن) (۹) سِحْرَانِ (طٰہٰ۔ القصص) (۱۰) طَهِّرَا (البقرہ)۔

۶ / ۳۳۶	عَشِيْرَةُ التَّوْبَةِ مَعْ سِرَاعَا	وَمَعْ ذِرَاعَيْهِ فَقُلْ ذِرَاعَا

(ت) عَشِيْرَتُكُمْ سورۃ التوبہ والا مع سِرَاعًا اور تم کہہ دو ذِرَاعَيْهِ اور ذِرَاعًا۔

(ف) (۱۱) عَشِيْرَتُكُمْ (التوبہ) اس میں التوبہ والا کہہ دینے سے صراحت ہوگئی اور عَشِيْرَتَهُمْ (المجادلہ) والا خارج ہو گیا۔ (۱۲) سِرَاعًا (قٓ) (۱۳) ذِرَاعَيْهِ (الکھف) (۱۴) ذِرَاعًا (الحاقہ)۔

۷ / ۳۳۷	اِجْرَامِ كِبْرَهْ لَعِبْرَةً وَّجَلْ	تَفْخِيمُ مَا نُوِّنَ عَنْهُ اِنْ وَّصَلْ

(ت) اِجْرَامِيْ۔ كِبْرَهٗ۔ لَعِبْرَةً میں خلف ہے اور ازرق کے لیے تفخیم اس راء منونہ منصوب کی وصلاً جس سے قبل یاء ساکنہ یا کسرہ ہو جلیل القدر ہوگئی ہے۔

(ل) جَلَّ جَلَا سے جلیل القدر ہونا۔ تَفْخِيمُ پُر پڑھنا۔ نُوِّنَ تنوین دینا۔ وَصَلْ ملا کر، وصل سے پڑھنا۔

(ف) (۱۵) اِجْرَامِيْ (ھودؑ) (۱۶) كِبْرَهٗ (النور) (۱۷) لَعِبْرَةً (آل عمران۔ النور۔ النازعات) اور لَعِبْرَةً باللام لا کر عِبْرَةٌ (یوسفؑ) والا خارج کر دیا کہ وہ اس میں شامل نہیں۔

پس حَيْرَانَ سے لَعِبْرَةً تک کے سترہ کلمات میں ازرق کے لیے تفخیم راء اور ترقیق راء دونوں وجوہ ہیں۔ ان کلمات میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے مگر اِرَمَ اور الْاِشْرَاقِ میں تفخیم بطریق شاطبیہ اور ترقیق بطریق طیبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایسے ہی ازرق کے لیے اس مفتوح منون راء کی بھی تفخیم ہے جو یاء ساکنہ یا کسرہ کے بعد ہو یہ صرف حالت وصل میں ہے آگے اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ یادرہے کہ وقفاً ان میں قاعدہ کے موافق ترقیق ہوگی۔

۸/۳۳۸	كَشَاكِرًا خَيْرًا خَبِيْرًا خَضِرًا		وَحَصِرَتْ كَذَاكَ بَعْضٌ ذَكَرَا

ت شاکِرًا۔ خَیْرًا۔ خَبِیْرًا۔ خَضِرًا کی مانند اور اسی طرح حَصِرَتْ کو بھی بعض حضرات نے حالت وصل میں مفخم ذکر کیا ہے۔

ل كَذَاكَ اسی طرح۔ بَعْضٌ ذَكَرَا بعض نے ذکر کیا، ذَكَرَ يَذْكُرُ باب نَصَرَ سے یاد کرنا، ذکر کرنا۔

ف باب ذِكْرًا کے علاوہ دوزبر والی تنوین کے کلمات تین طرح کے ہیں جن کی طرف علامہ جزریؒ نے ایک ایک کلمہ سے اشارہ بھی فرمایا ہے جو درج ذیل ہیں۔

① شاکِرًا یعنی مفتوح منون راء جس کے قبل کسرہ ہو۔

② خَیْرًا یعنی مفتوح منون راء جس کے ماقبل یاء لین ہو۔

③ خَبِیْرًا یعنی مفتوح منون راء جس کے ماقبل یاء ساکنہ مدہ ہو پھر یاء مدہ والے کلمات دوطرح پر ہیں۔ فَعِیْلًا کے وزن پر ہوں۔

④ فَعِیْلًا کے وزن پر نہ ہوں۔

⑤ مفتوح منون راء جس کے ماقبل منفصل کسرہ ہو جیسے سِرًّا وغیرہ اب ہم ان کو بالترتیب بیان کرتے ہیں۔

۱ مفتوح منون راء جس کے ماقبل کسرہ ہو: یہ اٹھارہ کلمات ہیں ❶ شاکِرًا (النساء۔ النحل) ❷ خَضِرًا (الانعام) ❸ طَیْرًا (آل عمران۔ المائدہ) ❹ مُهَاجِرًا (النساء) ❺ مُغَيِّرًا (الانفال) ❻ مُبْصِرًا (یونس۔ المومن) ❼ ظَاهِرًا ❽ مُنْتَصِرًا ❾ مُقْتَدِرًا ❿ حَاضِرًا ⓫ صَابِرًا (الکھف) ⓬ عَاقِرًا (مریم) ⓭ سٰمِرًا (المؤمنون) ⓮ مُدْبِرًا (النحل۔ القصص) ⓯ مُسْتَكْبِرًا (لقمان۔ الجاثیہ) ⓰ مُبَشِّرًا (الاحزاب۔ الفتح) ⓱ فَاجِرًا (نوح) ⓲ نَاصِرًا (الجن)۔

درج بالا راءات کی طرف شاکِرًا اور خَضِرًا سے اشارہ کیا ہے۔

۲ مفتوح منون راء جس کے ماقبل یاء لین ہو: یہ تین کلمے ہیں ❶ خَیْرًا ❷ سَیْرًا ❸ طَیْرًا۔

ان کی جانب خَیْرًا سے اشارہ کیا ہے۔

۳ فَعِیْلًا کے وزن پر ہوں: یہ بائیس کلمات ہیں:

① خَبِیْرًا ② اَسِیْرًا ③ بَصِیْرًا ④ بَشِیْرًا ⑤ حَرِیْرًا ⑥ حَصِیْرًا ⑦ زَفِیْرًا ⑧ سَعِیْرًا ⑨ صَغِیْرًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ظَهِيرًا ⑪عَسِيرًا ⑫فَقِيرًا ⑬قَدِيرًا ⑭كَبِيرًا ⑮كَثِيرًا ⑯مَصِيرًا ⑰نَصِيرًا ⑱نَذِيرًا ⑲نَفِيرًا ⑳نَفِيرًا ㉑وَزِيرًا ㉒يَسِيرًا۔

④ فَعِيْلًا کے وزن پر نہ ہوں: یہ تیرہ کلمات ہیں:

① تَدْمِيرًا ② تَبْذِيرًا ③ تَفْجِيرًا ④ تَكْبِيرًا ⑤ تَقْدِيرًا ⑥ تَفْسِيرًا ⑦ تَتْبِيرًا ⑧ تَطْهِيرًا ⑨ زَمْهَرِيرًا ⑩ قَمْطَرِيرًا ⑪ قَوَارِيرًا ⑫ مُنِيرًا ⑬ مُسْتَطِيرًا۔

⑤ راء مفتوح منون جس کے ماقبل کسرہ منفصلہ ہو: یہ دو کلمات ہیں ① سِرًّا ② مُسْتَقِرًّا۔

یہ کل اٹھاون کلمات ہوئے۔ ان تمام کلمات میں تین طرح کے مذاہب ہوتے ہیں۔

① جمہور کے قول پر ان تمام قسم کی راءات میں دیگر راءات کے قیاس کے مطابق حالین میں ترقیق۔ یہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔

② تنوین کی وجہ سے ان تمام راءات میں حالین میں تفخیم یہ بطریق طیبہ ہے۔

③ سِرًّا اور مُسْتَقِرًّا میں حالین میں ترقیق اور باقی چھپن کلمات میں وصلاً تنوین کی وجہ سے تفخیم راء اور وقفاً ترقیق راء یہ بھی بطریق طیبہ ہے۔

باب ذِكْرًا فِعْلًا کے وزن والی مفتوح منون راء کی چھٹی قسم ہے پس اس کے چھ کلمات میں درج ذیل مذاہب ہیں۔

❶ باب فِعْلًا کے چھ کلمات میں حالین میں ترقیق بطریق شاطبیہ وطیبہ۔

❷ باب فِعْلًا کے چھ کلمات میں حالین میں تفخیم بطریق شاطبیہ وطیبہ۔

❸ ان چھ میں سے صِهْرًا میں حالین میں ترقیق اور باقی پانچ کلمات میں حالین میں تفخیم بطریق طیبہ۔

❹ صِهْرًا میں خلف یعنی ترقیق و تفخیم دونوں اور بقایا پانچ کلمات میں حالین میں تفخیم بطریق طیبہ۔

جبکہ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ (النساء) میں بھی خلف ذکر کیا گیا ہے پس وصلاً اس میں تفخیم اور ترقیق دونوں وجوہ ہیں اور ترقیق اولیٰ ہے جب کہ وقفاً اس میں صرف ترقیق ہے۔ پس اس میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: باب ذِكْرًا والے کلمات سِتْرًا۔ وِزْرًا۔ حِجْرًا۔ ذِكْرًا۔ اِمْرًا اور جمہور کے قول پر صِهْرًا بھی باب شَاكِرًا والے مفتوح منون راءات والے کلمات سے علیحدہ شمار کیے جاتے ہیں۔ شراح کرام نے اسی طرح تصریح کی ہے جیسا کہ پیچھے دی گئی تفصیل سے بھی معلوم ہوا۔

۹ / ۳۳۹	كَذَاكَ ذَاتَ الضَّمِّ رَقِّقْ فِي الْأَصَحّ	وَالْخُلْفُ فِيْ كِبْرٌ وَّعِشْرُوْنَ وَضَحْ

ت: ایسے ہی ضمہ والی راء کو صحیح تر قول پر مرقق پڑھو اور كِبْرٌ اور عِشْرُوْنَ میں خلف واضح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) ذَاتَ الضَّمِّ ضمہ والی۔ رَقِّقْ باریک پڑھنا۔ اَلْاَصَحُّ صحیح تر۔ وَضَحْ وَضَحَ سے واضح ہونا۔

(ف) اس شعر میں راء مضمومہ کا حکم بیان فرما رہے ہیں۔ راء مضمومہ بھی چاہے متوسطہ ہو یا متطرفہ، متصلہ ہو یا منفصلہ یا یاء ساکنہ حرف ہو ان کے بعد واقع ہو رہی ہوگی تو ازرق اسے باریک پڑھیں گے مگر شرط یہاں بھی وہی ہے کہ مِنْ كِلْمَةٍ ہو یعنی ایک کلمہ میں ہو۔ جیسے قَدِيْرٌ۔ تَحْرِيْرٌ۔ غَيْرِ۔ يُبْصِرُوْنَ۔ طَآئِرُكُمْ۔ سِيْرُوْا۔ كَافِرٌ۔ ذِكْرٌ۔ بِكْرٌ۔ اَلسِّحْرُ۔ اَلْبِرُّ وغیرہ جبکہ کلمتین کی راء مفخم ہوگی۔

درج ذیل دو کلمات میں خلف ہے یعنی ترقیق اور تفخیم دونوں وجوہ ہیں۔ ❶ كِبْرٌ (المومن) ❷ عِشْرُوْنَ (الانفال)

پس ان میں ترقیق بطریق شاطبیہ اور تفخیم بطریق طیبہ ہے۔

۱۰ / ۳۴۰	وَاِنْ تَكُنْ سَاكِنَةً عَنْ كَسْرِ	رَقِّقْهَا يَا صَاحِ كُلُّ مُقْرِىْ

(ت) اور اگر راء ساکن کسرہ کے بعد آئے تو اے میرے ساتھی تمام قراء نے اسے مرقق پڑھا ہے۔

(ل) تَكُنْ سَاكِنَةً ساکن ہونا۔ رَقِّقْهَا باریک پڑھنا۔ يَا صَاحِ اے میرے ساتھی دراصل يَا صَاحِ منادیٰ مرخم ہے یعنی يَاصَاحِبِىْ اے میرے ساتھی، قاعدہ کے مطابق باء کو حذف کیا گیا ہے۔ كُلُّ مُقْرِىْ ہر معلم۔

(ف) راء مضمومہ کے بعد راء ساکنہ کا حکم بیان کر رہے ہیں کہ اگر ایسی راء جو اسی کلمہ کے لازمی کسرہ کے بعد ساکن ہو اور راء کے بعد حرف مستعلیہ نہ ہو (جس کا بیان اگلے شعر میں آئے گا) تو تمام قراء نے اسے ترقیق سے پڑھا ہے جیسے فِرْعَوْنَ۔ شِرْعَةً۔ لَشِرْذِمَةٌ۔ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔ اُمِرْتُ۔ اِسْتَاْجِرْهُ۔ اُحْصِرْتُمْ۔ قِرْنَ۔ مِرْفَقًا اور قراءت کسرہ والی پر وَقْدِرْ۔ اَبْصِرْ۔ وَلَا تُصَاعِرْ وغیرہ۔

۱۱ / ۳۴۱	وَحَيْثُ جَاءَ بَعْدُ حَرْفُ اسْتِعْلَا	فَخِّمْ وَفِىْ ذِى الْكَسْرِ خُلْفٌ اِلَّا

(ت) اور جہاں راء ساکنہ کے بعد حرف مستعلیہ آئے تو اسے مفخم پڑھو اور مستعلیہ مکسورہ میں تمام قراء کے لیے خلف ہے مگر......

(ل) حَيْثُ جس جگہ۔ جَآءَ آنا۔ حَرْفُ اسْتِعْلَا حرف استعلاء۔ فَخِّمْ پُر پڑھنا۔ فِىْ ذِى الْكَسْرِ کسرہ والے میں۔

(ف) جس جگہ بھی راء ساکن ماقبل مکسور یا راء متحرکہ کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف آئے گا تو راء تمام قراء کے لیے پُر پڑھی جائے گی جیسے قِرْطَاسٍ۔ مِرْصَادًا۔ فِرْقَةٍ وغیرہ اور ایسے مواقع پر ازرق نے بھی راء کو پُر پڑھا ہے یعنی راء مفتوح ماقبل کسرہ اصلی متصل ہو تو ازرق کے لیے راء باریک ہوگی اور اگر راء مفتوح ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ مفتوح یا مضموم آجائے تو ازرق کے لیے تفخیم ہوگی۔ جیسے صِرَاطَ۔ الصِّرَاطِ۔ فِرَاقُ۔ اَلْفِرَاقُ۔ اِعْرَاضًا۔ اِعْرَاضُهُمْ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب راء ساکن یا متحرکہ ماقبل کسرہ کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ مکسور آ جائے جیسے فِرْقٍ اور اَلْاِشْرَاقِ وغیرہ جیسے کلمات تو ان میں خلف ہے یعنی ترقیق اور تفخیم دونوں وجوہ ہیں۔

۱۲/۳۴۲ صِرَاطِ وَالصَّوَابُ اَنْ یُّفَخَّمَا	عَنْ کُلِّ نِ الْمَرْءِ وَنَحْوُ مَرْیَمَا

(ت) صِرَاطِ جیسے کلمات اور بہتر یہ ہے کہ تمام قراء کے لیے بَیْنَ الْمَرْءِ اور مَرْیَمَ جیسے کلمات میں راء پُر ہو۔

(ل) اَلصَّوَابُ درست تر ہے۔ یُفَخَّمَا پُر پڑھنا۔

(ف) پچھلے شعر میں بتلایا تھا کہ راء کے بعد مستعلیہ مکسورہ آ جائے تو پھر راء میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ ہیں مگر یہ قانون طاء کے کسرہ والے کلمات کو شامل نہیں جیسے صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ صِرَاطِ اللّٰہِ۔ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا وغیرہ کہ یہاں ازرق کے لیے راء پُر پڑھی جائے گی۔

جبکہ تمام قراء نے بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (البقرہ۔ الانفال) اور مَرْیَمَ اور قَرْیَةٍ جیسی امثلہ میں راء کو پُر پڑھا ہے۔ بعض حضرات جیسے مکیؒ۔ مہدویؒ۔ ابن سفیانؒ۔ ابن شریحؒ۔ ابن الفحامؒ اور اھوازیؒ نے یہاں تمام قراء کے لیے ترقیق راء کا حکم بتلایا ہے اور بعض حضرات نے اسے ورش کے لیے خاص کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے بعد والے کسرہ اور یاء کو راء سے پہلے والے کسرہ اور یاء ساکنہ کی مانند قیاس کیا ہے اور اسے ''قیاس عکس'' کہتے ہیں۔ مگر صحیح اور درست ترین قول یہ ہے کہ ایسی تمام راءات میں تمام قراء عشرہ کے لیے صرف تفخیم ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

۱۳/۳۴۳ وَبَعْدَ کَسْرٍ عَارِضٍ اَوْ مُنْفَصِلْ	فَخِّمْ وَاِنْ تَرُمْ فَمِثْلَ مَا تَصِلْ

(ت) اور راء ساکن کسرہ عارضی یا منفصل کے بعد تم اسے سب کے لیے مفخم پڑھو اور اگر تم اس راء پر وقف بالروم کرو تو یہ حکم میں وصل کی مانند ہوگی۔

(ل) بَعْدَ کَسْرٍ عَارِضٍ عارضی کسرہ کے بعد۔ اِنْ تَرُمْ اگر تم روم کرو۔ مَا تَصِلْ جو تم ملاتے ہو، جو تم ملا کر پڑھتے ہو۔

(ف) راء ساکن کسرہ عارضی یا منفصل کے بعد ہو تو اس میں سب قراء کے لیے پُر پڑھو۔

کسرہ عارضی کی امثلہ: اِرْجِعُوْا۔ اِرْتَدُّوْا۔ اِرْکَعُوْا۔ سب قراء کی قرآءت پر اور ازرق کے مطابق اِمْرَاَةٌ۔ اِمْرُؤٌ وغیرہ۔

کسرہ منفصلہ عارضیہ کی امثلہ: اِنِ ارْتَبْتُمْ۔ اَمِ ارْتَابُوْا۔ مَنِ ارْتَضٰی۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا۔ عَذَابٍ نِ ارْکُضْ۔ اور ازرق کے مطابق بِرَسُوْلٍ۔ لِرُقِیِّكَ۔ بِرَبِّهِمْ وغیرہ۔

اور اگر راء مکسورہ پر روم سے وقف کیا جائے تو اس کا حکم وصل کی مانند ہوگا پس جس جگہ راء مرقق وصل میں پڑھی جا رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو راء مرامہ بھی مرقق ہوگی اور جس جگہ راء مفخم پڑھی جارہی ہوگی تو وہاں راء مرامہ بھی پُر ہوگی۔

۱۴/۳۴۴	وَرَقِّقِ الرَّا اِنْ تُمَلْ اَوْ تُكْسَرِ	وَفِيْ سُكُوْنِ الْوَقْفِ فَخِّمْ وَانْصُرِ

(ت) اور اگر راء امالہ والی ہو تو اسے مرقق پڑھو۔ اور راء مکسور ہو تو اس میں سب کے لیے ترقیق ہے اور راء موقوفہ بالاسکان کو مفخم پڑھ کر اس قول کی تائید کرو۔

(ل) رَقِّقِ باریک پڑھنا۔ تُمَلْ امالہ سے پڑھنا۔ تُكْسَرْ کسرہ سے پڑھنا۔ فَخِّمْ پُر پڑھنا۔ وَانْصُرْ نَصَرَ يَنْصُرُ سے مدد کرنا، تائید کرنا۔

(ف) امالہ اور تقلیل کی حالت میں راء مرقق ہوگی اور راء مکسورہ بھی تمام قراء کے نزدیک ترقیق سے پڑھی جائے گی اور وقف بالاسکان میں راء کو پُر پڑھو چاہے یہ راء مفتوح ہو یا مکسور ہو یا مضموم ہو۔

۱۵/۳۴۵	مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ بَعْدِ يَا سَاكِنَةٍ	اَوْ كَسْرٍ اَوْ تَرْقِيقٍ اَوْ اِمَالَةٍ

(ت) وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام میں راء کی تفخیم اس وقت ہوگی جب راء یاء ساکنہ یا کسرہ کے بعد نہ ہو یا راء موقوفہ راء مرققہ کے بعد نہ ہو یا راء متطرفہ امالہ کے بعد نہ ہو۔

(ل) مَا لَمْ تَكُنْ جب تک نہ ہو۔ بَعْدِ يَا سَاكِنَةٍ یاء ساکنہ کے بعد۔

(ف) وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام میں راء کو مفخم پڑھا جائے گا مگر اس کی کچھ شرائط ہیں۔

الف: راء کے ماقبل یاء ساکنہ نہ ہو اگر یاء ساکنہ ہوگی تو راء مرقق ہوگی جیسے خَبِيْرٌ۔ خَيْرٌ۔ اَلطَّيْرُ۔ اَلْحَمِيْرُ۔

ب: راء سے ماقبل کسرہ ہو جیسے اَلْبِرَّ۔ كُفِرَ۔ بُعْثِرَ وغیرہ۔

ج: راء مفصولہ ہو جیسے اَلسِّحْرَ۔ كِبْرٌ وغیرہ

د: راء مرققہ ہو جیسے بِشَرَرٍ کہ اس میں ازرق کے لیے پہلی راء مرققہ ہے۔

ھ: راء کے قبل امالہ ہو جیسے بِالْاَسْحَارِ۔ اَلْجَوَارِ وغیرہ۔ چاہے یہ امالہ ہو یا تقلیل ہو۔

سابقہ شعر کے وَانْصُرْ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وقفی سکون والی راء کی تفخیم و ترقیق میں ماقبل حرکت کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ اس راء کی اپنی حرکت کا۔

قال ابن الناظم فی شرحه:

وقد شذ من قال ان المكسورة ترقق من حيث ان الوقف عارض فلذلك قال "وَانْصُرِ" اى ابصر القول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

با طلاق التفخيم ورجعه وصححه۔ یعنی اور یقیناً ان لوگوں کا قول شاذ اور قابل مذمت ہے جو راء مکسورہ کو وقفاً اس لیے باریک پڑھتے ہیں کہ وقف عارضی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا ''وَانْصُر'' یعنی راجح اور قوی اور صحیح قول یہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ وَانْصُرْ بمعنی اس قول کی مدد کر عمل کے ذریعہ سے۔

بَابُ اللَّامَاتِ (۵)

۱/۳۴۶	وَاَزْرَقٌ لِّفَتْحِ لَامٍ غَلَّظَا	بَعْدَ سُكُوْنِ صَادٍ اَوْ طَاءٍ وَّظَا

ت اور ازرق نے لام مفتوحہ کو صاد ساکنہ اور مفتوحہ یا طاء ساکنہ اور مفتوحہ اور ظاء ساکنہ اور مفتوحہ کے بعد تغلیظ سے پڑھا ہے۔

ل لِفَتْحِ لَامٍ فتحہ والے لام کے لیے۔ غَلَّظَا تغلیظ سے پڑھنا تغلیظ بمعنی سختی غَلَّظَ سے سخت ہونا۔

ف راء اور لام کے باریک پڑھنے کو ترقیق اور پُر پڑھنے کو تفخیم کہا جاتا ہے تغلیظ تفخیم کے معنی میں بھی ہے اور کبھی مزید فرق کرنے کے لیے راء کے پُر پڑھنے کو تفخیم اور لام کے پُر پڑھنے کو تغلیظ کہہ دیتے ہیں۔

ترقیق کے معنی حرف کی آواز کا پتلا اور باریک کر دینا۔ تفخیم وتغلیظ ترقیق کی ضد ہے جس کے معنی حرف کی آواز کا موٹا کر دینا یا حرف کی آواز سے منہ کو بھر دینا ہے۔ راء میں اصل تفخیم ہے کیونکہ اس میں پشت زبان کو دخل ہے جو اطباق کا محل ہے جبکہ لام میں اصل ترقیق ہے لام کے ماقبل کسرہ عارضی ہو تو لام باریک ہی ہوتا ہے راء کے ماقبل کسرہ عارضی ہو تو وہ پُر ہوتی ہے۔

ازرق صاد۔ ساکنہ۔ طاء ساکنہ اور ظاء ساکنہ نیز صاد مفتوحہ۔ طاء مفتوحہ اور ظاء مفتوحہ کے بعد لام مفتوحہ آنے کی صورت میں لام کو پُر پڑھتے ہیں جیسے يَصْلَوْهَا۔ صَلَحَ۔ مَطْلَعِ۔ اَلطَّلَاقُ۔ اَظْلَمَ۔ ظَلَمَ وغیرہ۔

۲/۳۴۷	اَوْ فَتْحِهَا وَاِنْ يَّحُلْ فِيْهَا اَلِفْ	اَوْ اِنْ يُّمَلْ مَعْ سَاكِنِ الْوَقْفِ اخْتُلِفْ

ت (اَوْفَتْحِهَا کا ترجمہ ہو چکا) اور اگر ان کے مابین الف حائل ہو جائے یا اگر وہ بالا مالہ ہو یا لام متطرفہ کو بوجہ وقف ساکن کر دیا جائے تو یہ تینوں مواقع اختلاف والے ہیں۔

ل يَحُلْ حائل ہونا حَالَ يَحُوْلُ باب نَصَرَ سے۔ اُخْتُلِفْ اختلاف والا ہونا۔

ف ازرق کے لیے خلف والی صورتیں بتلا رہے ہیں اس شعر میں تین حالتیں ذکر کی ہیں۔

❶ اگر لام مفتوح ہو اور صاد۔ طاء۔ ظاء میں سے کسی حرف کے درمیان الف فاصل ہو تو تفخیم لام اور ترقیق لام دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس کے تین مواقع ہیں یَصّٰلَحَا (النساء) طَالَ (طہ۔ الانبیاء۔ الحدید) فِصَالًا (البقرہ)۔

❷ اگر لام کے مابعد الف یائی کلمہ ہو جو تقلیل والا ہو یہاں شعر میں امالہ سے امالہ بین بین مراد ہے تو ایسے مواقع پر بھی لام کی تفخیم اور ترقیق دو وجوہ ہیں جیسے یَصْلٰهَا۔ یَصْلٰی وغیرہ۔

❸ یا لام موقوف علیہ کو جو کہ بوجہ وقف ساکن کیا جاتا ہے جیسے فَطَلٌّ تو ایسے مواقع پر بھی تفخیم لام اور ترقیق لام دونوں وجوہ ہیں۔

نوٹ: یادر ہے کہ تفخیم لام کے ساتھ فتح ہوگا اور ترقیق لام کے ساتھ یائی میں تقلیل ہوگی۔

۳ / ۳۴۸	وَقِيلَ عِنْدَ الطَّاءِ وَالظَّا وَالْاَصَحُّ	تَفْخِيمُهَا وَالْعَكْسُ فِي الْآيِ رَجَحْ

(ت) اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ لام مفتوح سے پہلے طاء اور ظاء ہوں تو لام مفخم یا مرقق ہوگا اور صحیح ترین یہ ہے کہ اس میں تفخیم ہے اور رأس آیت میں عکس یعنی ترقیق راجح ہے۔

(ل) قِيلَ کہنا۔ اَلْاَصَحُّ درست ترین۔ تَفْخِيمُهَا اس کو پُر پڑھنا۔ فِي الْآيِ آیتوں میں۔ رَجَحْ راجح ہونا۔

(ف) اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ لام مفتوح سے پہلے طاء یا ظاء دونوں میں سے کوئی آ جائے تو لام میں تفخیم اور ترقیق دونوں وجوہ ہیں۔ یادر ہے کہ یہاں علامہ جزریؒ نے صاد کو بیان نہیں کیا ہے لہٰذا اس میں صرف تفخیم ہے خلف نہیں ہے۔

❺ قولہ اَلْاَصَحُّ سے مراد یہ ہے کہ صحیح ترین قول پر چار مواقع پر تفخیم ہے۔

❶ لام سے قبل الف فاصل ہو۔ ❷ لام کے بعد والے الف میں امالہ ہو رہا ہو۔ ❸ لام بوجہ وقف کے ساکن ہو رہا ہو۔

❹ لام سے قبل طاء یا ظاء آئیں۔

اَلْاَصَحُّ سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ ان میں دوسری وجہ ترقیق لام ہے۔

نوٹ: تقلیل والے مواقع میں تقلیل مع الترقیق ہوگی جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا مگر اس مذہب کی رو سے لام میں فتح مع التفخیم زیادہ قوی ہے۔

اور وَالْعَكْسُ سے مراد یہ ہے کہ یائی کلمات والے لام کے مواقع میں سے دس سورتوں کی آیات کے آخری سورتوں میں تقلیل کی مناسبت سے تقلیل پڑھنا بہتر ہے اور تفخیم پڑھنے کی وجہ بھی رَجَحْ سے مفہوم ہوتی ہے مگر قوی مذہب تقلیل مع الترقیق ہے اور رؤس آیات میں اس طرح کے تین ہی کلمات قرآن میں آتے ہیں ❶ وَلَا صَلّٰى (القیامہ) ❷ فَصَلّٰى (الاعلی) ❸ اِذَا صَلّٰى (العلق)۔

۴ / ۳۴۹	كَذَاكَ صَلْصَالٍ وَشَذَّ غَيْرُ مَا	ذَكَرْتُ وَاسْمَ اللّٰهِ كُلٌّ فَخَّمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) ایسے ہی صَلۡصَالٍ اوراس کے ماسواء میں جو تفخیم ذکر کی گئی ہے وہ شاذ ہے اور اسم اَللّٰہُ کو فتحہ اور ضمہ کے بعد سب قراء نے مفخم پڑھا ہے۔

(ل) شَذَّ شاذ ہونا۔ ذَکَرْتُ ذکر کرنا۔ وَاسْمَ اللّٰہِ اللہ کا اسم مبارک۔ فَخَّمَا پُر پڑھنا۔

(ف) صَلۡصَالٍ (الحجر تین جگہ۔ الرحمٰن) میں پہلے لام کی ترقیق ہی ہے حالانکہ بعض شیوخ قراءت نے اپنی کتب میں تفخیم کا بھی ذکر کیا ہے مگر وہ شاذ کے زمرے میں آتا ہے اس لیے کہ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نیز ان ہی کی موافقت میں علامہ جزریؒ کی بھی یہی رائے ہے کہ صاد۔ طاء۔ ظاء کے بعد آنے والے ساکن لام میں ترقیق ہی کی جائے گی اور یہی صحیح درست اور قوی مذہب ازرق کا ہے اور اس سلسلے میں جو تغلیظ لام بیان کیا گیا ہے وہ شاذ ہے۔

جبکہ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ میں جب ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو جیسے قَالَ اللّٰہُ۔ رُسُلُ اللّٰہِ وغیرہ تو تمام قراء کے لیے یہ لام پُر ہی پڑھا جاتا ہے اور اگر ماقبل کسرہ ہو تو تمام قراء کے لیے اسم اللہ کا لام باریک پڑھا جاتا ہے جیسے قُلِ اللّٰہُ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ وغیرہ۔

۵/۳۵۰	مِنۡ بَعۡدِ فَتۡحَةٍ وَّضَمٍّ وَّاخۡتُلِفۡ	بَعۡدَ مُمَالٍ لَّا مُرَقَّقٍ وُّصِفۡ

(ت) (مِنۡ بَعۡدِ فَتۡحَةٍ وَّضَمٍّ کا ترجمہ ہو چکا) اور امالہ کے حرف کے بعد آنے والا اسم جلالہ کا لام اختلاف والا ہے اور اس کے علاوہ اسم جلالہ کا لام مرقق نہیں اور بعض سے حرف مرقق کے بعد بھی لام اسم جلالہ میں ترقیق بیان کی گئی ہے۔

(ل) اُخۡتُلِفۡ اختلاف والا بنانا۔ بَعۡدَ مُمَالٍ امالہ والے کے بعد۔ مُرَقَّقٍ ترقیق والا۔ وُصِفۡ بیان کرنا۔

(ف) لام اسم الجلالہ امالہ والے حرف کے بعد ہو تو اس میں اختلاف ہے یعنی اس میں ترقیق لام اسم الجلالہ اور تفخیم لام اسم الجلالہ دونوں وجوہ ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف سوسی کی روایت میں ہے کہ امالہ والے راء کے بعد آنے والے اسم الجلالہ میں ترقیق لام اور تفخیم لام دونوں وجوہ ہیں اور یہ دو کلمات ہیں ① نَرَى اللّٰهَ اور دو مواقع ② وَسَيَرَى اللّٰهُ اور فَسَيَرَى اللّٰهُ ہیں۔ جبکہ اصل الاصول کے طور پر فرماتے ہیں کہ لام اسم الجلالہ ان کلمات کے علاوہ کسی اور مرقق حرف کے بعد ہو تو اس میں بالاتفاق تفخیم ہی ہے۔ نیز بعض حضرات نے کہا ہے کہ حرف مرقق کے بعد لام اسم الجلالہ میں ترقیق ہوگی اور انہوں نے ازرق کے مذہب پر قیاس کرتے ہوئے یہ رائے دی ہے جیسے اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ اور وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ وغیرہ میں ازرق کے لیے راء باریک ہوتی ہے مگر حقیت یہ ہے کہ ایسے تمام واقع پر لام اسم الجلالہ کو راء مرققہ کے باوجود پُر ہی پڑھیں گے اور اس غلطی کے متعلق علامہ جزریؒ نے ''النشر فی القرائات العشر'' میں بھی تصریح کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى اَوَاخِرِ الْكَلِمِ (٦)

وقف ترتیل کا دوسرا جز ہے یعنی ترتیل کے دو جز ہیں۔

❶ تجوید الحروف ❷ معرفۃ الوقوف۔

قاری مقری کے لیے دونوں کا جاننا ضروری ہے۔

وقف کی تعریف: وَهُوَ قَطْعُ النَّفَسِ عَلٰى اٰخِرِ الْكَلِمَةِ زَمَنًا يُتَنَفَّسُ فِيْهِ عَادَةً بِنِيَّةِ اِسْتِيْنَافِ الْقِرَآءَةِ یعنی وقف سے مراد یہ ہے کہ کلمہ کے آخر پر سانس توڑ دیا جائے اور سانس توڑ کر ٹھہرنا اس قدر وقت کے لیے ہو جتنی دیر میں عادتاً سانس لیا جاتا ہے اور یہ سانس توڑنا اس نیت سے ہو کہ ابھی آگے مزید پڑھنا ہے۔

وقف کی بہت سے اقسام ہیں۔ یہاں علامہ جزریؒ باعتبار موقوف علیہ وقف کی اقسام بیان فرما رہے ہیں۔

١/٣٥١	وَالْاَصْلُ فِي الْوَقْفِ السُّكُوْنُ وَلَهُمْ	فِي الرَّفْعِ وَالضَّمِّ اشْمِمَنَّهُ وَرُمْ

ت اور وقف میں اصل سکون ہے اور تمام قراء کے لیے رفع اور ضمہ میں اشمام اور روم کرو۔

ل وَالْاَصْلُ اور اصل، حقیقت ہے۔ اِشْمِمَنَّهٗ ضرور اشمام سے پڑھو۔ رُمْ روم کرو۔

ف یہاں اواخر کلمہ موقوف علیہ پر وقف کے تین طریقوں کو بیان کر رہے ہیں

❶ وقف بالاسکان کہ یہی اصل ہے ❷ وقف بالاشمام جو ضمہ میں ہوتا ہے۔ رفع اور ضمہ ایک ہی حرکت کے نام ہیں مبنی حرکات کو فتحہ۔ ضمہ اور کسرہ کہا جاتا ہے اور معرب حرکات کو رفع۔ نصب اور جر کہتے ہیں۔ ❸ وقف بالروم جو کسرہ اور ضمہ میں ہوتا ہے۔

٢/٣٥٢	وَامْنَعْهُمَا فِي النَّصْبِ وَالْفَتْحِ بَلٰى	فِي الْجَرِّ وَالْكَسْرِ يُرَامُ مُسْجَلَا

ت اور نصب و جر میں یہ دونوں اشمام و روم ممنوع ہیں البتہ جر اور کسرہ میں روم کیا جائے چاہے وہ کسی بھی شکل پر ہو۔

ل وَامْنَعْهُمَا مَنَعَ سے، روکنا۔ يُرَامُ روم کرنا۔ مُسْجَلَا بلاقید کرنا۔

ف نصب اور فتحہ میں روم و اشمام نہیں کیا جائے گا۔ البتہ ایک زیر اور دو زیر میں روم کی ہر لحاظ سے اجازت ہے۔

٣/٣٥٣	وَالرَّوْمُ الْاِتْيَانُ بِبَعْضِ الْحَرَكَهْ	اِشْمَامُهُمْ اِشَارَةٌ لَّا حَرَكَهْ

ت روم یہ ہے کہ حرکت کا کچھ حصہ ادا کیا جائے پوری حرکت نہ پڑھی جائے اور اشمام یہ ہے کہ حرکت تو بالکل نہ ادا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے صرف اشارہ کر دیا جائے۔

(ل) اَلْاِتْیَانُ لانا اَتٰی یَاْتِیْ باب ضَرَبَ سے آنا، لیکن جب اس کے بعد باء آ جائے تو لانے کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔

حَرَکَۃٌ حرکت دینا۔

(ف) علامہ شاطبی نے روم کو اس طرح بیان کیا ہے ؏

وَرَوْمُكَ اِسْمَاعُ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا بِصَوْتٍ خَفِيٍّ كُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا

اور روم یہ ہے کہ تو وقف کی حالت میں حرکت کو سنائے پست آواز میں کہ ہر کوئی قریبی آدمی اس کو سن پائے۔ یعنی روم کی حقیت یہ ہے کہ حرکت کو خفی آواز میں ادا کیا جائے۔

اور اشمام کی تعریف اس طرح بیان کی ہے ؏

وَالْاِشْمَامُ اِطْبَاقُ الشِّفَاهِ بُعَيْدَ مَا يُسَكَّنُ لَا صَوْتٌ هُنَاكَ فَيَصْحَلَا

اور اشمام ہونٹوں کو ملانا فوراً بعد اس کے کہ حرف کو ساکن کیا جائے یعنی اس جگہ کوئی آواز نہیں ہوتی کہ سنے کوئی۔ یعنی اشمام یہ ہوتا ہے کہ حرف کو ساکن کر کے پڑھنے کے بعد ہونٹوں کو گول کر کے ملا کر ضمہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔

علامہ جزریؒ نے جو بیان کیا ہے کہ بعض حصہ حرکت کا ادا کریں اس کا یہ مطلب نہیں کہ حرکت میں حصے کیے جائیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ حرکت کی آواز جو قوت سے ادا ہونی چاہیے تھی وہ آواز قوت سے ادا نہ ہو۔ خلاصہ کلام یہ کہ ''حرکت بعض'' مراد نہیں بلکہ حرکت کی صورت کا بعض حصہ مراد ہے۔

۳۵۴	وَعَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَّکُوْفٍ وَّرَدَا	نَصًّا وَّلِلْکُلِّ اخْتِیَارًا اُسْنِدَا

(ت) اور ابو عمرو اور کوفیین سے یہ دونوں روم و اشمام نَصًّا وارد ہیں اور تمام قراء کے لیے یہ اختیار کرنا اعتماد و بھروسے والا ہے۔

(ل) وَرَدَا باب ضَرَبَ سے وارد ہونا۔ نَصًّا نص کے اعتبار سے۔ اِخْتِیَارًا اختیار کے اعتبار سے۔ اُسْنِدَا منسوب کیے گئے۔

(ف) یعنی امام ابو عمرو بصریؒ اور چار ائمہ کوفیین سے روم و اشمام کرنا روایت کے اعتبار سے منقول ہے اور بقایا پانچ ائمہ (کہ ان سے روایت کے اعتبار سے تو منقول نہیں ہے مگر علماء قرآءات نے ان) کے لیے بھی روم و اشمام کر لینے کو پسندیدہ اور اعتبار وبھروسے والا عمل قرار دیا ہے۔

۳۵۵	وَخُلْفُ هَا الضَّمِیْرِ وَامْنَعْ فِی الْاُمِّ	مِنْ بَعْدِ یَا اَوْ وَّاوٍ اَوْ کَسْرٍ وَّضَمِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور ھاء ضمیر میں خلف ہے اور کامل ترین قول یہ ہے کہ ہاء یا واؤ یا کسرہ اور ضمہ کے بعد ھاء ضمیر میں روم واشمام کرنا ممنوع ہے۔

(ل) اِمْتَنِعْ منع کرنا۔ فِي الْاَتَمِّ کامل ترین۔

(ف) واحد مذکر غائب کی ھاء ضمیر میں روم واشمام میں خلف ہے یعنی ❶ روم واشمام جائز ہے ❷ روم اشمام نہیں کرنا چاہیے۔ جبکہ تیسرا قول جو کامل ترین ہے وہ یہ ہے کہ یاء ساکن اور واؤ ساکن یا کسرہ اور ضمہ کے بعد ھاء ضمیر آئے تو روم واشمام منع ہے مفہوم مخالف یہ ہوا کہ ھاء ضمیر ساکن صحیح یا الف یا فتحہ کے بعد آئے تو روم واشمام کرنا صحیح ہے جیسے مِنْهُ۔ فَاهُ۔ لَهُ وغیرہ۔ جبکہ فِيهِ۔ إِلَيْهِ۔ خُذُوهُ۔ رَاَوْهُ۔ بِهِ۔ اُكُلُهُ وغیرہ خلف کی امثلہ ہیں۔

٦/٣٥٦	وَهَاءِ تَانِيْثٍ وَّمِيْمُ الْجَمْعِ مَعْ	عَارِضِ تَحْرِيْكٍ كِلَاهُمَا امْتَنِعْ

(ت) اور ھاء تانیث اور میم جمع مع حرکت عارضی ان میں بھی روم واشمام منع ہے۔

(ل) هَاءِ تَانِيْثٍ تانیث کی ھاء۔ مِيْمُ الْجَمْعِ جمع کی میم۔ عَارِضِ تَحْرِيْكٍ عارضی حرکت۔ اِمْتَنِعْ ممنوع یا ناجائز ہونا۔

(ف) ❶ ھاء تانیث ❷ میم جمع ساکن ہو خواہ صلہ والی اور ❸ اجتماع ساکنین یا دوسرے کلمہ کی نقل والی عارضی حرکت اور ❹ ساکن اصلی ❺ زبر اور ❻ دو زبر والی۔ یہ چھ صورتوں میں روم واشمام منع ہے

جیسے اَلْجَنَّةُ۔ غِشَاوَةٌ۔ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ قُمِ الَّيْلَ۔ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ۔ قُلْ اُوْحِيَ (بوقت نقل)۔

ھاء تانیث سے مراد یہ ہے کہ وہ مرسوم بالھاء ہو جو وصل میں تاء اور وقف میں ھاء سے بدل جاتی ہے جیسے نِعْمَةٌ تو گویا یہ حکم اس تاء کا ہے جو بصورت ھاء ہوتی ہے اور جو تاء رسم میں بشکل تاء طویلہ ہوگی اس پر وقف تاء کے ساتھ ہوگا اور اس پر روم واشمام جائز ہے جیسے رَحْمَتُ اللّٰهِ لیکن تاء تانیث پر وقف میں اختلاف ہے جو وقف بالتاء کرتے ہیں ان کے یہاں روم واشمام جائز ہے اور جو وقف بالھاء کرتے ہیں ان کے لیے روم واشمام جائز نہیں۔ میم جمع پر بعض قراء صلہ کرتے ہیں اور بعض ساکن پڑھتے ہیں لہٰذا دونوں کے نزدیک وقف بالروم اور بالاشمام نہ ہوگا۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى مَرْسُوْمِ الْخَطِّ (١٧)

١/٣٥٧	وَقِفْ لِكُلٍّ بِاتِّبَاعِ مَا رُسِمْ	حَذْفًا ثُبُوْتَانِ اتِّصَالًا فِي الْكَلِمْ

(ت) اور تمام قراء وقف میں حذف۔ اثبات اور موصول کلمات کے مطابق رسم کی اتباع کرتے ہیں۔

(ل) قِفْ وقف کرنا۔ بِاتِّبَاعٍ پیروی کے ساتھ۔ رُسِمْ لکھا گیا۔ ثُبُوْتًا ثبوت سے۔ اِتِّصَالًا فِي الْكَلِمْ کلمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اتصال۔

ف یعنی قراء عشرہ وقف میں رسم عثمانی کی اتباع کرتے ہیں۔ پس محذوف الرسم کو وقفاً بھی محذوف رکھتے ہیں اور جو ثابت فی الرسم ہے ان کا وقف میں بھی اثبات کرتے ہیں اور اسی طرح موصول کلمات اور مقطوع کلمات کا اہتمام کرتے ہوئے وقف کرتے ہیں۔

۲/۳۵۸ لٰكِنْ حُرُوْفٌ عَنْهُمُوْ فِيْهَا اخْتُلِفْ	كَهَاءِ اُنْثٰى كُتِبَتْ تَآءً فَقِفْ

ت لیکن بعض حروف میں ائمہ سے وقف میں اختلاف بیان ہوا ہے جیسے ھاء تانیث جو بصورت تاء مرسوم ہو پس تم اس پر کسائی۔ مکی اور بصریین کے لیے بصورت ھاء وقف کرو۔

ل اُخْتُلِفْ اختلاف کیا گیا۔ كَهَاءِ اُنْثٰى تانیث کی ھاء کی مانند۔ كُتِبَتْ لکھا گیا ہے كَتَبَ باب نَصَرَ سے لکھنا۔ **فَقِفْ پس وقف کر۔**

ف وقف میں عموماً رسم کی پابندی ہوتی ہے مگر بعض حروف ایسے ہیں کہ جن پر وقف کرنے میں ائمہ قراءات کا خاص اسلوب ہے اور یہ اسلوب بھی تواتر سے ثابت ہے۔ جیسے تانیث کی وہ ھاء جو رسم میں بصورت تاء طویلہ تحریر ہو اور مفرد کے صیغہ سے ہو۔

پس ان پر چار ائمہ بصورت ھاء وقف کرتے ہیں یعنی امام کسائی۔ امام مکی۔ امام ابوعمرو اور امام یعقوب۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقامات یہاں ذکر کر دیئے جائیں۔

❶ رَحْمَتْ سات مقام پر (البقرہ۔ الاعراف۔ ھودؑ۔ مریم۔ روم۔ الزخرف دو مواقع) ❷ نِعْمَتْ گیارہ مقام پر (البقرہ۔ **آل عمران۔ المائدہ** کا دوسرا موقع۔ ابراہیمؑ کا دوسرا اور تیسرا موقع۔ النحل کا چوتھا۔ پانچواں اور چھٹا موقع۔ لقمان۔ الفاطر۔ الطور) ❸ وَامْرَاَتْ سات مقام پر (آل عمران۔ یوسفؑ میں دو۔ القصص۔ التحریم میں تین مواقع) ❹ سُنَّتْ پانچ مقام پر (الانفال۔ الفاطر میں تین مواقع۔ المؤمن) ❺ لَعْنَتْ دو مقام پر (آل عمران۔ النور) ❻ وَمَعْصِيَتْ دو مقام (المجادلہ میں دو مواقع) ❼ كَلِمَتْ (الاعراف) ❽ وَبَقِيَّتْ (ھود) ❾ وَقُرَّتْ (القصص) ❿ فِطْرَتْ (الروم) ⓫ شَجَرَتْ (الدخان) ⓬ وَجَنَّتْ (الواقعہ) ⓭ وَابْنَتْ (التحریم)

یہ کل اکتالیس مواقع ہیں جن میں تاء طویلہ کو امام کسائی۔ امام مکی۔ **امام ابوعمرو** اور امام یعقوب وقفاً بالھاء پڑھتے ہیں۔ بقایا قراء وقفاً وصلاً ان تاءات طویلہ کو بالتاء ہی پڑھتے ہیں۔

اگلے شعر سے مزید تاءات مطولہ کو وقفاً بالھاء پڑھنے کا بیان مختلف ائمہ سے بتلا رہے ہیں۔

۳/۳۵۹ بِالْهَا رَجَا حَقٍّ وَّذَاتَ بَهْجَةٍ	وَاللَّاتَ مَرْضَاتَ وَلَاتَ رَجَّهْ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (بِالْهَا رَجَا حَقٍّ کا ترجمہ ہو چکا) اور ذَاتَ بَهْجَةٍ اور اَللّٰتَ۔ مَرْضَاتَ اور لَاتَ کو کسائی نے بالھاء خوب شائع کیا ہے۔

(ل) رَجَا باب نَصَرَ سے امید کرنا۔ حَقٍّ حق کا۔ رَجَّةٌ قوت سے حرکت دینا۔ اشاعت کرنا۔

(ف) ذَاتَ بَهْجَةٍ (النمل)۔ اَللّٰتَ (النجم) مَرْضَاتَ جہاں بھی آئے اور وَلَاتَ (ص) یہ چار کلمات امام کسائی وقفاً بالھاء پڑھتے ہیں۔ ذَاتَ بَهْجَةٍ فرما دینے سے معلوم ہو گیا کہ صرف النمل والے کا بیان مقصود ہے اور دیگر مواقع اس قید کے بیان کرنے سے ذَاتَ والے خود بخود خارج ہو گئے۔

(۴/۳۶۰) هَيْهَاتَ هُدْ زِنْ خُلْفَ رَاضٍ يَآ اَبَهْ ‏‏ ‏| دُمْ كَمْ ثَوٰى فِيمَهْ لِمَهْ عَمَّهْ بِمَهْ
ھ ز ر | د ك ثوى

(ت) هَيْهَاتَ میں بزی اور کسائی بلا خلاف اور قنبل بالخلف راضی ہیں۔ يَآ اَبَتِ میں مکی۔ شامی۔ ابو جعفر اور یعقوب ھاء پر قائم ہوئے۔ فِيمَهْ۔ عَمَّهْ۔ بِمَهْ۔ مِمَّهْ میں بزی اور یعقوب کے لیے خلف ثابت ہوا ہے۔

(ل) هُدْ هَدٰى يَهْدِىْ باب ضَرَبَ سے راہنمائی کرنا، راستہ سے آگاہ کرنا یہاں رجوع کرنا کے معنی پر مستعمل ہے۔ زِنْ زَانَ سے مزین کرنا۔ رَاضٍ رضا والا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی کرنا۔ كَمْ کتنی نوبتیں۔ ثَوٰى مقیم ہونا، ثابت ہونا۔

(ف) هَيْهَاتَ (المؤمنون دو جگہ) کو بزی اور کسائی وقفاً بالھاء پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے وقفاً بالھاء اور بالتاء دونوں وجوہ ہیں۔ باقین بالتاء وقف کرتے ہیں۔

يَاَبَتِ (یوسف دو جگہ۔ مریم چار جگہ۔ القصص۔ الصافات) اسے مکی۔ شامی۔ ابو جعفر اور یعقوب نے وقفاً بالھاء پڑھا ہے۔ فِيمَهْ۔ لِمَهْ۔ عَمَّهْ۔ بِمَهْ اور مِمَّهْ ان پانچوں کلمات کو وقفاً بزی اور یعقوب ھاء سکتہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور دوسری وجہ میں ان کے لیے بغیر ھاء سکتہ کے باقین کی طرح بھی ہے۔

(ط) هَيْهَاتَ پر وقفاً بالھاء قنبل کے لیے بطریق طیبہ اور وقفاً بالتاء بطریق شاطبیہ ہے۔

بزی کے لیے وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ جو کہ ما استفہامیہ پر کیا جاتا ہے وہ بطریق طیبہ ہے اور حذف ھاء بطریق شاطبیہ ہے جبکہ یعقوب کے لیے ما استفہامیہ پر وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بطریق الدرہ ہے اور حذف ھاء کے ساتھ وقف بطریق طیبہ ہے۔

ھاء سکتہ زیادہ کرنے کی توجیہ: ما استفہامیہ پر ھاء سکتہ کے اضافہ کی وجہ لِمَ۔ بِمَ وغیرہ میں یہ ہے کہ اس ھاء کے اضافہ سے اس بات کا اشارہ کرنا مقصود ہے کہ میم کی حرکت اچھی طرح ظاہر ہو جائے جو اس کے آخر سے حذف ہونے والے الف پر دلالت کرتی ہے۔

(۵/۳۶۱) مِمَّهْ خِلَافٌ هَبْ ظُبًى وَّهِيَ وَهُوْ | ظِلٌّ وَّفِي مُشَدَّدٍ اسْمٍ خُلْفُهُ
ھ ظ | ظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (مِمَّہٗ خِلَافٌ هَبْ ظُبًّی کا ترجمہ ہو چکا) اور ھِیَ اور ھُوَ میں وقفاً یعقوب کے لیے ھاء سایہ دار ہے اور مشدد اسماء میں یعقوب کے لیے خلف ہے۔

(ل) هَبْ وَهَبَ يَهَبُ سے مال بخشنا، ہبہ کرنا، کسی کو دینا، جان لینا۔ ظُبًّی تیزیوں والا۔ ظِلٌّ سایہ ہے۔ فِی مُشَدَّدِ اسْمٍ تشدید والے اسم میں۔

(ف) ھِیَ اور ھُوَ ضمیر مذکر پر وقف کرتے ہوئے یعقوب ھِیَہْ اور ھُوَہْ یعنی ھاء سکتہ کا اضافہ کرتے ہیں۔ جبکہ اسماء مشدد یعنی متکلم مشدد یاء جمع مونث غائب کے نون کے آخر میں وقفاً ھاء سکتہ زیادہ کرنے میں یعقوب کے لیے خلف ہے۔ آگے ان کلمات کی تفصیل بیان کر رہے ہیں۔

(٦/٣٦٢) نَحْوُ اِلَيَّ هُنَّ وَالْبَعْضُ نَقَلْ | بِنَحْوِ عٰلَمِيْنَ مُوْفُوْنَ وَقَلْ

(ت) جیسے اِلَيَّ۔ هُنَّ کی مانند اور بعض حضرات نے عٰلَمِيْنَ۔ مُوْفُوْنَ وغیرہ میں بھی سکتہ کی زیادتی نقل کی ہے اور یہ نقل کرنے والے قلیل ہیں۔

(ل) نَحْوُ مانند، طرح۔ نَقَلْ نَقَلَ سے نقل کرنا۔ قُلْ قَلَّ سے نادر ہونا، قلیل ہونا، غیر مشہور ہونا۔

(ف) وہ اسماء جو فتحہ پر مبنی ہیں جیسے اِلَيَّ۔ بِيَدَيَّ۔ لَدَيَّ۔ بِمُصْرِخِيَّ وغیرہ اور ضمیر جمع مونث غائب خواہ ان میں ھاء مضموم ہو یا مکسور ہو جیسے حَمَلْهُنَّ۔ مِثْلُهُنَّ۔ اَيْدِيْهُنَّ۔ اَرْجُلِهِنَّ۔ فِيْهِنَّ۔ اِلَيْهِنَّ۔ فُرُوْجَهُنَّ۔ اِحْدٰهُنَّ۔ كَيْدَهُنَّ۔ بِكَيْدِهِنَّ۔ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اور لَهُنَّ وغیرہ۔ پس ان امثلہ میں یعقوب کے لیے وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بالخلف ہے یعنی اِلَيَّهْ۔ بِيَدَيَّهْ۔ لَدَيَّهْ۔ بِمُصْرِخِيَّهْ وغیرہ اور حَمَلْهُنَّهْ۔ مِثْلُهُنَّهْ۔ اَيْدِيْهُنَّهْ وغیرہ وغیرہ۔

مگر اس میں يٰبُنَيَّ۔ اِيَّايَ۔ مَثْوٰيَ۔ مَحْيَايَ۔ اَبِيْ۔ اَخِيْ وغیرہ اور ایسے ہی اَنَّ۔ لٰكِنَّ۔ رَاوَدْتُّنَّ۔ اُحْصِنَّ۔ يُؤْمِنَّ۔ كَيْدَكُنَّ۔ اتَّقَيْتُنَّ اور هَلُمَّ وغیرہ شامل نہیں ہیں خوب ذہن نشین کر لو۔

۔ وَالْبَعْضُ الخ سے ابن سوارؒ وغیرہم مراد ہیں جو کہ جمع مذکر سالم جس کے آخر میں نون مفتوحہ ہوتا ہے جیسے الْعٰلَمِيْنَ۔ الْمُوْفُوْنَ۔ الَّذِيْنَ۔ الْمُفْلِحُوْنَ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ میں ھاء سکتہ وقفاً یعقوب کے لیے زیادہ کرنے کو روایت کرتے ہیں مگر علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ ایسے کلمات میں کہ جن میں فتحہ والا نون اسم جمع مذکر سالم میں ہو تو اس میں ھاء سکتہ کی زیادتی یعقوب کے لیے قلیل اور غیر مشہور ہے۔ اور اسم کی قید بیان کر دینے سے افعال خارج ہو گئے جیسے يَعْلَمُوْنَ۔ يُوْقِنُوْنَ وغیرہ۔

جمع مذکر سالم رفعی حالت جیسے الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ۔ رفعی حالت جیسے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ جری حالت جیسے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ملحق جمع مذکر سالم رفعی حالت جیسے مَا عِلِّيُّوْنَ۔ نصبی حالت اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ جری حالت جیسے لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ وقفاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع مذکر سالم میں ھاء سکتہ کے اضافہ کے ساتھ بطریق طیبہ اور ھاء سکتہ کے حذف سے بطریق درہ ہے۔ جمع مونث غائب کا نون جو اسم میں ہوتا ہے اور جو ھاء کے بعد ہوتا ہے اس میں ھاء سکتہ کا اضافہ یعقوب کے لیے وقفاً بطریق الدرہ اور حذف ھاء بطریق طیبہ ہے۔ اِلَيَّ۔ عَلَيَّ۔ لَدَيَّ وغیرہ میں یعقوب کے لیے وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بطریق الدرہ اور حذف بطریق طیبہ ہے

(۷/۳۶۳) وَوَيْلَتٰى وَحَسْرَتٰى وَأَسَفٰى | وَثَمَّ غِرْ خُلْفًا وَّوَصْلًا حَذَفَا
غ

(ت) اور یٰوَیْلَتٰی اور یٰحَسْرَتٰی اور یٰاَسَفٰی اور ثَمَّ میں رویس کے لیے خلف ہے اور وصلاً حذف کیا۔

(ل) غِرْ غَرَّ سے غیرت والا ہونا، فائدہ دینا، نفع پہنچانا۔ وَصْلًا حَذَفَا وصلاً حذف کرنا۔

(ف) یٰوَیْلَتٰی (المائدہ۔ ھود) یٰحَسْرَتٰی (الزمر) یٰاَسَفٰی (یوسف) اور ثَمَّ ثاء مفتوحہ والے مواقع جو کہ درج ذیل ہیں۔
ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ (الشعراء) وَرَاَيْتَ ثَمَّ (الانسان) فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ) وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ اور مُطَاعٍ ثَمَّ (التکویر) ان تمام کلمات میں رویس وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بالخلف کرتے ہیں یعنی ایک وجہ تو جمہور کے مطابق بغیر سکتہ کے اور دوسری میں یٰوَیْلَتَهْ۔ یٰحَسْرَتَهْ۔ یٰاَسَفَهْ۔ ثَمَّهْ وغیرہ وقفاً ھاء سکتہ کے اضافہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

(ط) ذوندبہ یعنی مرثیہ والے کلمات میں رویس کے لیے وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بطریق الدرہ اور حذف بطریق طیبہ ہے۔
جبکہ ثَمَّ ظرفیہ میں وقفاً ھاء سکتہ کا اضافہ بطریق الدرہ اور حذف بطریق طیبہ ہے۔

(۸/۳۶۴) سُلْطٰنِيَهْ وَمَالِيَهْ وَمَاهِيَهْ | فِيْ ظَاهِرٍ كِتَابِيَهْ حِسَابِيَهْ
ف ط

(ت) سُلْطٰنِيَهْ اور مَالِيَهْ اور مَاهِيَهْ میں ھاء کو اصل کے مطابق حمزہ اور یعقوب نے اور کِتَابِيَهْ۔ حِسَابِيَهْ میں یعقوب نے وصلاً حذف کا یقین کیا ہے۔

(ل) فِيْ ظَاهِرٍ واضح، ظاہر میں۔

(ف) یعنی امام حمزہ اور امام یعقوب نے درج ذیل کلمات میں وصلاً ھاء حذف کی ہے اور وقفاً باقی رکھی ہے۔
❶ سُلْطٰنِيَهْ (الحاقہ) ❷ مَالِيَهْ (الحاقہ) ❸ مَاهِيَهْ (القارعہ) اور صرف امام یعقوب نے مزید دو کلمات میں وصلاً ھاء کو حذف کیا ہے اور وقفاً باقی رکھا ہے۔ ① كِتٰبِيَهْ (الحاقہ) ② حِسَابِيَهْ (الحاقہ)۔

(۹/۳۶۵) ظَنَّ اقْتَدِهْ شَفَا ظُبًا وَّيَتَسَنْ | عَنْهُمْ وَكَسْرُهَا اقْتَدِهْ كِسْ اَشْبَعَنْ
ظ شفا ظ ك

(ت) (ظَنَّ کا ترجمہ ہو چکا) اِقْتَدِهْ اور يَتَسَنَّهْ میں حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب نے وصلاً ھاء سکتہ حذف کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِقْتَدِهْ عقلمند شامی کے لیے ھاء کا کسرہ ہے جبکہ ابن ذکوان کے لیے بالخلف اشباع ہے۔

(ل) ظَنَّ باب نَصَرَ سے خیال کرنا، جاننا، یقین کرنا۔ شَفَا باب ضَرَبَ سے شفا دینا۔ ظُبًی تیزیوں والا ہونا۔ کِسْ کَاسَ یَکِیْسُ عقل منداور ذہین ہونا۔ اَشْبِعَنْ اشباع کرنا۔

(ف) حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب ان دو کلمات کو وصلاً حذف ھاء اور وقفاً اثبات ھاء سے پڑھتے ہیں۔ ① اِقْتَدِهْ (الانعام) ② لَمْ یَتَسَنَّهْ (البقرہ) جبکہ اِقْتَدِهْ میں امام شامی کے راویوں کا مذہب اس طرح ہے۔

ہشام کے لیے اِقْتَدِهْ اور ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ① اِقْتَدِهٖ بالا شباع ② اِقْتَدِهِ بغیر اشباع۔

نوٹ: یہاں یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ھاء سکتہ میں صلہ کس طرح وارد ہوا کیونکہ ھاء سکتہ تو ساکن ہوتی ہے علامہ احمد الجزریؒ اس کی یہ توجیہ فرماتے ہیں کہ امام شامی کے نزدیک دراصل یہ ھاء ضمیر ہے جو اِقْتَدِ کا مفعول ہے اور اس کا مرجع وہ اِقْتِدَاءٌ ہے جو اِقْتَدِ سے سمجھ میں آتا ہے۔

(ط) اِقْتَدِهِ کی ھاء میں ابن ذکوان کے لیے قصر بطریق طیبہ ہے اور اشباع بطریق شاطبی ہے۔

نوٹ: شاطبیہ میں بھی قصر کا بیان ہوا ہے مگر وہ وجہ ضعیف ہے۔

(۱۰/۳۶۶) مِنْ خُلْفِهٖ اَیًّا بِاَیًّامَّا غَفَلْ (م، غ) ‖ رِضًی وَّعَنْ كُلٍّ كَمَا الرَّسْمِ اَجَلْ (رِضًی)

(ت) (مِنْ خُلْفِهٖ کا ترجمہ ہو چکا) اَیًّامَّا میں اَیًّا پر رویس۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وقف کہنے والا پسندیدہ مذہب سے غافل ہے اور تمام قراء کے لیے موافق وقف کرنا جلیل القدر ہے۔

(ل) غَفَلْ غَفَلَ سے غافل ہونا۔ رِضًی رضا مندی، خوشی۔ عَنْ كُلٍّ سب سے۔ كَمَا الرَّسْمِ رسم کے موافق۔ اَجَلْ جلالت والا، قدر والا، بزرگی والا، فوقیت والا۔

(ف) اَیًّامَّا (الاسراء) کو علماء رسم نے دو کلمے تسلیم کیا ہے یعنی اَیًّا اور مَّا کیونکہ یہ دونوں کلمے مقطوع لکھے ہوئے ہیں لہٰذا ایک مذہب ہے کہ جس کے مطابق رویس۔ حمزہ اور کسائی اَیًّا اور مَّا دونوں پر وقف کرتے ہیں۔ مگر علامہ جزری اس مذہب کی تضعیف بیان کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اَیًّا پر وقف صرف ان تین قاریوں کے لیے مخصوص کرنا غلط ہے صحیح اور درست مذہب یہ ہے کہ تمام قراء عشرہ کے لیے ان دونوں پر یعنی اَیًّا اور مَّا پر وقف کرنا درست ہے۔

(۱۱/۳۶۷) كَذَاكَ وَیْكَاَنَّهٗ وَوَیْكَاَنْ ‖ وَقِیْلَ بِالْكَافِ حَوٰی وَالْیَاءَ رَنْ (ح، ر)

(ت) ایسے ہی وَیْكَاَنَّهٗ اور وَیْكَاَنَّ ہیں اور ابو عمرو کے لیے کاف پر اور کسائی کے لیے یاء پر وقف پر زور آواز میں کہا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) كَذَاكَ ایسے ہی، اسی طرح حَوٰی جمع کرنا، محفوظ کرنا، رَنْ رَنَّ یرِنُّ بجنا باآواز بیان کرنا۔

(ف) ایسے ہی وَیْكَاَنَّهٗ اور وَیْكَاَنَّ بھی ہیں کہ ان پر قراء عشرہ کے لیے ھاء اور نون پر وقف کرنا قوی مذہب ہے۔ جبکہ ایک مذہب امام ابوعمرو کے لیے کاف پر وقف کرنے کا بھی وارد ہے یعنی وَیْكَ اور کسائی کے لیے یاء پر وقف کہا گیا ہے یعنی وَیْ۔

(۱۲/۳۶۸) وَمَالِ سَالَ الْكَهْفِ فُرْقَانِ النِّسَا ‖ قِیْلَ عَلٰی مَا حَسْبُ حِفْظُهٗ رَسَا

(ت) اور مَالِ المعارج، الکھف، الفرقان اور النساء والے میں کہا گیا ہے کہ مَا پر وقف ابوعمرو اور کسائی کے لیے مضبوط یاد والا ہوا ہے۔

(ل) حِفْظُهٗ اس کا حفظ۔ رَسَا مضبوط ہونا، قوی ہونا۔

(ف) فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (المعارج) وَمَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (الکھف) وَمَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ (الفرقان) فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ (النساء) ان چاروں مَالِ کے مواقع پر امام ابوعمرو بصری کے لیے ما پر بھی وقف ہے۔ جبکہ کسائی کے لیے بالخلف ما پر وقف ہے۔ باقین کے لیے لام پر وقف ہے اور النشر فی القراءات العشر کی رو سے تمام قراء کے لیے مَا پر وقف درست ہے اور لِ پر بھی درست ہے۔

نوٹ: طیبہ کے بعض نسخوں میں مصرع ثانی اس طرح ہے ؏

قِیْلَ عَلٰی مَا حَسْبُ خُلْفُهٗ رَسَا

صاحب توضیح العشر قاری عبداللہ مراد آبادیؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اس مصرع کی رو سے کسائی کے لیے خلف کی واضح تصریح ہوتی ہے جب کہ ہم نے جو متن اختیار کیا ہے اس کو علامہ احمد الجزریؒ۔ علامہ نویریؒ۔ اور حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ نے اختیار فرمایا ہے۔

(۱۳/۳۶۹) هَا اَیُّهَ الرَّحْمٰنِ نُوْرِ الزُّخْرُفِ ‖ كَمْ ضُمَّ قِفْ رَجَا حِمًا بِالْاَلِفِ

(ت) اَیُّهَ کی ھاء کو الرحمٰن، النور اور الزخرف میں شامی کے لیے وصلاً ضمہ دیا گیا ہے اور کسائی اور بصریین کے لیے وقفاً بالالف ہے۔

(ل) كَمْ بہت سی نوبتیں ہیں۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ رَجَا امید کرنا۔ حِمًا حمایت۔ قِفْ وقف کرنا۔

(ف) اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ (الرحمٰن) اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ (النور) اَیُّهَ السّٰحِرُ (الزخرف) کی ھاء کو ابن عامر شامی وصلاً ضمہ دے کر اَیُّهُ پڑھتے ہیں اور یہ ضمہ دینا ماقبل کی یاء کے ضمہ کی اتباع میں ہے۔ جبکہ کسائی۔ ابوعمرو اور یعقوب ان تینوں مواقع کو وقفاً اَیُّهَا بالالف پڑھتے ہیں جبکہ باقین رسم کی اتباع کرتے ہوئے وقفاً ھاء کو ساکن کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴/۳۷۰ كَـأَيِّنِ الـنُّـوْنُ وَبِـالْيَـاءِ حِـمَـا ۔ وَالْيَـاءُ إِنْ تُـحْـذَفْ لِسَـاكِنٍ ظَمَا

ت كَاَيِّنْ کے نون پر رسماً وقف ہے اور یاء پر بصریین وقف کرتے ہیں اور یاء اگر کسی ساکن کے اجتماع کی وجہ سے رسماً محذوف ہو تو یعقوب علم کے پیاسے کے لیے وہ وقفاً ثابت ہوگی۔

ل حِمَا حمایت والا ہونا۔ تُحْذَفْ حذف کرنا۔ لِسَاكِنٍ ساکن کی وجہ سے۔ ظَمَا پیاسا ہے۔

ف كَاَيِّنْ جو کہ اصل میں كَاَيٍّ نون تنوین ہے پس اس میں تمام قراء نون پر ہی وقف کرتے ہیں رسم کی اتباع کرتے ہوئے مگر ابو عمرو اور یعقوب اس میں كَاَيْ پر وقف کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں یاءات دو طرح کی ہیں۔

1. وہ یاءات جو ثابت فی الرسم ہیں یا پھر تماثل کی بناء پر محذوف ہیں۔
2. دوسری محذوف الرسم ہیں یہ عموماً ساکن ہوتی ہیں پھر یہ حذف اگر تماثل کی بناء پر نہیں ہے تو ایسی یاءات کی دو اقسام ہیں۔

الف: مابعد ساکن نہ ہو اور ایسی یاء کو ماقبل کسرہ پر اکتفا کرتے ہوئے حذف کر دیا جائے ایسی یاءات کو یاءات زوائد کہتے ہیں۔

ب: مابعد ساکن ہو جس کی وجہ سے تلفظ میں نہ آنے کی وجہ سے رسماً بھی محذوف ہو اور اگر ساکن تنوین ہو تو اس کا بیان باب کے آخر میں فرما رہے ہیں۔ جبکہ ساکن منفصل کا بیان یہاں کر رہے ہیں۔

یعنی اس یاء ساکنہ کو جو تنوین کے علاوہ کسی اور ساکن کے مجتمع ہونے کی وجہ سے محذوف ہو ایسی یاء والے کلمات پر وقف کرتے ہوئے یعقوب کے لیے اثبات یاء ہے اس لیے کہ وقف میں اجتماع ساکنین برقرار نہیں رہتا۔ بقیہ نو قراء رسم کی اتباع میں وقفاً ان یاءات کو حذف کرتے ہیں۔ اب ان یاءات کو بیان فرماتے ہیں۔

۱۵/۳۷۱ يُـرِدْنِ يُـؤْتِ يَـقْـضِ تُـغْـنِ الْـوَادِ ۔ صَـالِ الْـجَـوَارِ اخْـشَـوْنِ نُـنْـجِ هَـادِ

ت يُرِدْنِ۔ يُؤْتِ۔ يَقْضِ۔ تُغْنِ۔ الْوَادِ۔ صَالِ۔ الْجَوَارِ۔ اِخْشَوْنِ۔ نُنْجِ۔ هَادِ۔

ف يُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ (یٰس) يُؤْتِ الْحِكْمَةَ (البقرہ) يُؤْتِ اللّٰهُ (النساء) يَقْضِ الْحَقَّ (الانعام) تُغْنِ النُّذُرُ (القمر) بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ (طٰہٰ۔ النازعات) الْوَادِ الْاَيْمَنِ (القصص) وَادِ النَّمْلِ (النمل) صَالِ الْجَحِيْمِ (الصافات) الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ (الرحمٰن) وَاخْشَوْنِ (المائدہ) نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ (یونس) لَهَادِ الَّذِيْنَ (الحج) بِهٰدِ الْعُمْيِ (الروم)۔ جبکہ النمل والے بِهٰدِي الْعُمْيِ میں چونکہ یاء مرسوم ہے اس لیے تمام قراء عشرہ کے لیے اس کا اثبات ہے۔ پس درج بالا تمام یاءات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام یعقوب کے لیے وقفاً اثبات ہے۔

۱۶/۳۷۲ وَافِقْ وَادِ النَّمْلِ هَادِ الرُّوْمِ رُمْ	تَهْدِ بِهَا فَوْزٌ يُنَادِ قَافَ دُمْ	
ر	ف د	

(ت) اور وَادِ النَّمْلِ اور هَادِ سورۃ الروم میں کسائی نے اور اسی سورۃ الروم میں تَهْدِ میں حمزہ نے اور يُنَادِ سورۃ ق والے میں مکی نے بالخلف یعقوب کی موافقت کی ہے۔

(ل) وَافِقْ موافقت کرنا۔ فَوْزٌ کامیابی۔ دُمْ ہمیشہ خوش رہنا۔

(ف) وَادِ النَّمْلِ (النمل) اور بِهٰدِ الْعُمْيِ (الروم) ان دو میں کسائی بھی یعقوب کے ہمراہ وقفاً یاء کا بالخلف اثبات کرتے ہیں پس وَادِ النَّمْلِ میں اثبات یاء بطریق شاطبیہ اور حذف بطریق طیبہ ہے اور بِهٰدِ الْعُمْيِ میں اثبات یاء بطریق شاطبیہ اور حذف یاء بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ تَهْدِ الْعُمْيَ (الروم) میں امام حمزہ بالخلف وقفاً یاء کا اثبات کرتے ہوئے یعقوب کی موافقت کرتے ہیں ان کے لیے اثبات یاء بطریق شاطبیہ اور حذف بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ حمزہ بِهٰدِ الْعُمْيِ کو تَهْدِ الْعُمْيَ پڑھتے ہیں۔

اور يَوْمَ يُنَادِ (ق) میں امام مکیؒ نے بالخلف وقفاً اثبات یاء سے یعقوب کی موافقت کی ہے۔ یہ اثبات یاء مکی کے لیے بطریق شاطبیہ اور حذف بطریق طیبہ ہے۔ یاد رہے کہ قنبل کے لیے حذف یاء صرف بطریق طیبہ ہے اور امام مکی کے لیے اثبات یاء صحیح تر اور جمہور کا مذہب ہے۔

۱۷/۳۷۳ بِخُلْفِهِمْ وَقِفْ بِهَادٍ بَاقِ	بِالْيَا لِمَكٍّ مَعْ وَالٍ وَّاقِ	
ا	ا	

(ت) (بِخُلْفِهِمْ کا ترجمہ ہو چکا) اور بِهَادٍ۔ بَاقٍ اور وَالٍ اور وَاقٍ میں مکی کے لیے یاء کے ساتھ وقف کرو۔

(ل) بِخُلْفِهِمْ ان کے خلف کے ساتھ۔ بِالْيَا یاء کے ساتھ۔ لِمَكٍّ مکی کے لیے۔

(ف) تنوین کی وجہ سے یاء کے حذف ہونے والے کلمات کے ضمن میں هَادٍ (الرعد دو جگہ۔ الزمر دو جگہ۔ غافر) بَاقٍ (النحل) وَالٍ (الرعد) اور وَاقٍ (الرعد دو جگہ۔ غافر) ان مقامات کو ابن کثیر مکی وقفاً یاء کا اضافہ کر کے وقف کرتے ہیں اور باقی نو قراء رسم کی اتباع کرتے ہوئے بغیر یاء وقف کرتے ہیں۔

بِالْيَا کا لفظ دوبارہ یہاں اس لیے لائے ہیں تاکہ ان چاروں یاءات کا پچھلی بیان ہونے والی یاءات سے موافقت کا شبہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ ان یاءات میں حذف کا سبب تنوین ہے۔ جبکہ یعقوب کے لیے جن یاءات کا وقفاً اثبات ہے ان کے رسماً حذف ہونے کا سبب اجتماع ساکنین ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِيْ يَاءَاتِ الْإِضَافَةِ (۳۰)

یاءات اضافت وہ یاءِ زائدہ ہوتی ہے جو متکلم پر دلالت کرتی ہے یہ کلمہ کی تینوں اقسام اسم۔ فعل اور حرف سے متصل ہو کر آتی ہے۔ اسم والی کو حقیقتاً اور فعل وحرف کے ساتھ والی کو مجازاً یاءِ اضافت کہتے ہیں۔ اس میں اسکان وفتح دونوں قراءات ہیں۔ کوفیین کے نزدیک اسکان اصل ہے اور اہل بصرہ کے نزدیک فتحہ اصل ہے اور بعض حضرات کی رائے پر اسکان پہلی اصل ہے کیونکہ یہ مبنی ہے اور فتحہ دوسری اصل ہے کیونکہ یہ ایک حرفی کلمہ ہے جو کہ مرفوع ہے۔

یاءات اضافت میں فتحہ واسکان کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کی چھ اقسام ہیں۔

❶ وہ یاءات جن کا مابعد ہمزہ قطعی مفتوح ہو جیسے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ۔ ❷ وہ یاءات جن کا مابعد ہمزہ قطعی مکسور ہو جیسے مِنِّیْٓ اِلَّا۔ ❸ وہ یاءات جن کا مابعد ہمزہ قطعی مضموم ہو جیسے اِنِّیْٓ اُمِرْتُ۔ ❹ وہ یاءات جن کا مابعد لام تعریف ہو جیسے رَبِّیَ الَّذِیْ۔ ❺ وہ یاءات جن کا مابعد ہمزہ وصلی ہو جیسے یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ۔ ❻ وہ یاءات جن کا مابعد ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ۔

قرآن مجید میں کل یاءات اضافت سات سو چھیانوے آئی ہیں ان میں سے پانچ سو چھیاسٹھ میں اجماعاً سکون اور اٹھارہ میں اجماعی طور پر فتحہ ہے۔

جن یاءات اضافت کے فتحہ وسکون میں اختلاف ہے ان کی تعداد دو سو بارہ ہے پھر ان میں اختلاف کی نوعیت درج ذیل ہے۔

[۱] جن کا مابعد ہمزہ قطعی مفتوح ہے ان کی تعداد ننانوے ہے۔ [۲] جن کا مابعد ہمزہ قطعی مکسور ہے ان کی تعداد باون ہے۔ [۳] جن کا مابعد ہمزہ قطعی مضموم ہے ان کی تعداد دس ہے۔ [۴] جن کا مابعد لام تعریف ہے ان کی تعداد چودہ ہے۔ [۵] جن کا مابعد ہمزہ وصلی ہو ان کی تعداد سات ہے۔ [۶] جن کا مابعد ہمزہ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو ان کی تعداد تیس ہے۔

(۱/۳۷۴)	لَیْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ یَا الْمُضَافِ	بَلْ هِیَ فِی الْوَضْعِ کَهَا وَکَافِ

(ت) یاءِ اضافت لام فعل کے ساتھ نہیں ہوتی بلکہ یہ وضع میں ضمیر کی ھاء اور کاف خطاب کی طرح کلمہ کے آخر میں آتی ہے۔

(ل) لَیْسَتْ نہیں ہوتی۔ بِلَامِ الْفِعْلِ فعل کے لام کے ساتھ۔ یَا الْمُضَافِ اضافت کی یاء۔ فِی الْوَضْعِ وضع میں۔ کَهَا وَکَافِ ھاء اور کاف کی طرح۔

(ف) یاءِ اضافت کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ ھاء ضمیر اور کاف خطاب کی مانند کلمہ کے آخر میں آتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ھاء ضمیر اور کاف خطاب جس طرح کلمہ میں سے حذف کر دیئے جائیں تو کلمہ کی وضع میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح یاء اضافت کے حذف سے بھی کلمہ کی وضع میں فرق نہیں پڑتا۔

۲/۳۷۵	وَتِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ بِهَمْزٍ انْفَتِحْ	ذَرُوْنِ الْاَصْبَهَانِ مَعْ مَكِّيْ فَتَحْ

(ت) یاء اضافت ہمزہ مفتوحہ سے ماقبل ننانوے ہیں ذَرُوْنِيْ کو اصبہانی اور مکی نے مفتوح پڑھا ہے۔

(ل) تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ ننانوے۔ بِهَمْزٍ انْفَتَحْ فتحہ والے ہمزہ کے ساتھ۔

(ف) یہاں سے ان یاءات کا بیان شروع کر رہے ہیں جن کا مابعد ہمزہ قطعی مفتوح ہوتا ہے۔

ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ (المؤمن) اصبہانی اور مکی کے لیے ساکن اور باقین کے لیے ذَرُوْنِیَ اَقْتُلْ بالفتح ہے۔

۳/۳۷۶	وَاجْعَلْ لِّیْ ضَیْفِیْ دُوْنِیْ یَسِّرْلِیْ وَلِیْ	یُوْسُفَ اِنِّیْ اَوَّلَاهَا حَلِّلِ

(ت) اور اِجْعَلْ لِّیْ۔ ضَیْفِیْ۔ دُوْنِیْ۔ یَسِّرْلِیْ اور لِیْ اور سورہ یوسفؑ کی پہلی دو اِنِّیْ میں ابوعمرو اور مدنیین کے لیے فتحہ جائز کر دو۔

(ل) اَوَّلَا هَا پہلے دو۔ حَلِّلِ حلال کرنا، جائز کرنا۔

(ف) اِجْعَلْ لِّیَ اٰیَةً (آل عمران۔ مریم) ضَیْفِیَ اَلَیْسَ (هودؑ) مِنْ دُوْنِیَ اَوْلِیَآءَ (الکهف) وَیَسِّرْلِیَ اَمْرِیْ (طه) یَاْذَنَ لِیَ اَبِیْ (یوسفؑ) اور اِنِّیَ اَرٰنِیْ اَعْصِرُ (یوسف) اِنِّیَ اَرٰنِیْ اَحْمِلُ (یوسفؑ) ان تمام یاءات کو ابوعمرو۔ نافع اور ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے اور باقین کے لیے ساکن ہیں۔ سورہ یوسفؑ کی پہلی دو اِنِّیْ کہہ دینے سے بقایا مواقع خارج ہو گئے جو درج ذیل ہیں:

❶ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ ❷ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ ❸ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ۔

قوله حَلِّلِ یعنی اباحہ یعنی فتحہ کو حلال اور جائز کر دے۔

۴/۳۷۷	مَدًا وَّهُمْ وَالْبَزِّ لٰكِنِّیْ اَرٰی (مدا)	تَحْتِیْ مَعْ اِنِّیْ اَرٰكُمْ وَدَرٰی

(ت) (مَدًا کا ترجمہ ہو چکا) اور بصری اور مدنیین مذکورین اور بزی نے لٰكِنِّیْ اَرٰكُمْ۔ تَحْتِیْ اور اِنِّیْ اَرٰكُمْ کو فتحہ سے پڑھا۔ اور مکی نے پہچانا......

(ل) مَدًا وسعت والا، کشادگی والا، دَرٰی باب ضَرَبَ سے جاننا۔ معلوم کرنا۔ وَهُمْ اور وہ ذکر ہونے والے۔

(ف) وَلٰكِنِّیَ اَرٰكُمْ (هودؑ۔ الاحقاف) مِنْ تَحْتِیَ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (الزخرف) اِنِّیَ اَرٰكُمْ (هودؑ) کو ابوعمرو۔ نافع۔ ابوجعفر اور بزی نے مفتوح پڑھا ہے اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥/٣٧٨	اُدْعُوْنِیْ وَاذْكُرُوْنِیْ ثُمَّ الْمَدَنِیْ	وَالْمَكِّ قُلْ حَشَرْتَنِیْ یَحْزُنُنِیْ

ت اُدْعُوْنِیْ اور فَاذْكُرُوْنِیْ پھر تم کہو مدنی اور مکی نے حَشَرْتَنِیْ۔ یَحْزُنُنِیْ......

ل ثُمَّ پھر تم۔ قُلْ قَالَ باب نَصَرَ سے کہنا۔

ف اُدْعُوْنِیَ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (الغافر) فَاذْكُرُوْنِیَ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ) مکی کے لیے مفتوح اور باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے۔

٦/٣٧٩	مَعْ تَاْمُرُوْنِیْ تَعِدَانِنْ وَّمَدَا (مدا)	یَبْلُوْنِیْ سَبِیْلِیْ وَاتْلُ ثِقْ هُدٰی (ا ث ھ)

ت اور تَاْمُرُوْنِیْ۔ اَتَعِدَانِنِیْ اور مدنیین کے لیے لِیَبْلُوْنِیْ۔ سَبِیْلِیْ کا فتحہ وسعت والا ہے۔ اور فَطَرَنِیْ نافع۔ ابوجعفر اور بزی کے لیے پر اعتماد ہو کر ہدایت والا ہے۔

ل مَدَا درازی والا، وسعت والا۔ اُتْلُ تَلَا باب نَصَرَ سے پڑھنا۔ ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ هُدٰی ہدایت والا، راہنمائی والا۔

ف حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی (طٰہٰ) لَیَحْزُنُنِیَ اَنْ تَذْهَبُوْا (یوسف) لِیَبْلُوْنِیَ ءَاَشْكُرُ (النمل) وَسَبِیْلِیَ اَدْعُوْا (یوسف) کو نافع اور ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے اور باقین نے ان یاءات کو ساکن پڑھا ہے۔ فَطَرَنِیَ اَفَلَا (ھود) کو ابوجعفر۔ نافع اور بزی نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔

٧/٣٨٠	فَطَرَنِیْ وَفَتْحُ اَوْزِعْنِیْ جَلَا (ج)	هَوٰی وَبَاقِی الْبَابِ حِرْمٌ حَمَّلَا (ھ حرم ح)

ت (فَطَرَنِیْ کا ترجمہ ہو چکا) اور اَوْزِعْنِیْ کا فتحہ ازرق اور بزی کے لیے ہوا وہوس کو دور کرتا ہے اور باقی باب میں حرمیین اور ابوعمرو نے نقل کیا ہے۔

ل جَلَا دور کرنا، ظاہر کرنا۔ هَوٰی خواہش نفسانی۔ بَاقِی الْبَابِ باب کا باقی۔ حِرْمٌ اہل حرم، حرم والے۔ حَمَّلَا نقل کرنا حَمَلَ یَحْمِلُ اٹھانا، قرآن حفظ کرنا، روایت کرنا۔

ف اَوْزِعْنِیَ (النمل۔ الاحقاف) میں ازرق اور بزی کے لیے یاء مفتوح اور باقین کے لیے ساکن ہے۔

یہاں تک ننانوے میں سے چوبیس یاءات کا بیان ہو چکا ہے۔ علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ باقی پچھتر یاءات میں نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو بصری کے لیے فتحہ اور باقین کے لیے اسکان ہے۔ پھر ان پچھتّر میں سے بھی دس یاءات اضافت میں بعض دوسرے حضرات نے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو کی موافقت کی ہے اور ایک یاء اضافت میں مکی کے لیے خلف ہے۔ اگلے شعر سے ان گیارہ یاءات کو بیان فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸/۳۸۱	وَافَقَ فِــیْ مَعِـیْ عُلَــی كُفُوٍّ مَّـا (ع ك)	لِـیْ لُذْ مِنَ الْخُـلْفِ لَعَلِّیْ كُرِّمَـا (ل م ك)

(ت) مَعِیْ میں حفص اور شامی نے حرمی وبصری کی موافقت کی ہے اور مَالِیْ میں ہشام نے بلا خلف اور ابن ذکوان نے بالخلف موافقت کی۔ لَعَلِّیْ میں شامی کے لیے فتحہ عز و جاہ والا ہوا ہے۔

(ل) وَافَقَ موافقت کرنا۔ عُلَی بلندیوں والا۔ كُفُوٍّ برابری، مماثل، ہم سر۔ لُذْ پناہ لینا۔ مِنَ الْخُلْفِ مخالفت سے۔ كُرِّمَا مکرم بنانا۔

(ف) مَعِیَ اَبَدًا (التوبہ) مَعِیَ اَوْ رَحِمَنَا (الملک) ابوجعفر۔ نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ حفص مفتوح پڑھتے ہیں باقین کے لیے اسکان یاء ہے۔ مَالِیَ اَدْعُوْكُمْ (الغافر) نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور ہشام نے یاء مفتوحہ پڑھا ہے جبکہ ابن ذکوان کے لیے خلف ہے یعنی فتحہ یاء اور اسکان یاء دونوں وجوہ ہیں۔ باقین نے اسکان یاء سے پڑھا ہے۔ ابن ذکوان کے لیے سکون یاء بطریق شاطبیہ اور فتحہ بطریق طیبہ ہے۔ لَعَلِّیْ چھ مقام پر (یوسفؑ۔ طہٰ۔ المومنون۔ الغافر اور القصص میں دو جگہ) نافع۔ ابو جعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور شامی نے فتحہ اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔

۹/۳۸۲	رَهْطِی مَنْ لِّیَ الْخُلْفُ عِنْدِیْ دُوِّنَا (م ل د)	خُـلْفٌ وَّعَـنْ كُلِّهِـمْ تَسَـكَّنَـا

(ت) اَرَهْطِیَ میں ابن ذکوان نے بلا خلاف اور ہشام نے بالخلف پڑھا۔ عِنْدِیْ میں مکی کے لیے خلف ہے اور (اگلے شعر میں بیان ہونے والی چار یاءات میں) تمام قراء عشرہ کے لیے یاء سکون والا ہوا ہے۔

(ل) مَنْ کون۔ دُوِّنَا دَوَّنَ سے جمع کرنا، مدون کرنا۔ تَسَكَّنَا سکون والا ہونا۔

(ف) اَرَهْطِیَ اَعَزُّ (هودؑ) نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور ابن ذکوان کے لیے فتحہ ہے اور ہشام کے لیے خلف ہے یعنی یاء کا فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں۔ باقین کے لیے یاء کا سکون ہے۔ ہشام کے لیے اسکان یاء بطریق شاطبیہ اور فتحہ یاء بطریق طیبہ ہے۔

عِنْدِیَ اَوَلَمْ (القصص) نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے جبکہ مکی کے لیے فتحہ و اسکان دونوں وجوہ ہیں۔

(ط) شاطبیہ میں فتحہ قنبل کے لیے ہے اور اسکان بزی کے لیے تحریرات شاطبیہ سے لیا گیا ہے اسے علامہ شاطبیؒ نے بیان نہیں کیا۔ اور فتحہ بزی کے لیے اور اسکان قنبل کے لیے بطریق طیبہ ہے یاد رہے کہ علامہ شاطبیؒ حرز الامانی میں مکی کے لیے خلف بتلا رہے ہیں مگر علامہ جزریؒ النشر میں فرماتے ہیں کہ ان کے طریق سے قنبل کے لیے فتحہ ہے۔

۱۰/۳۸۳	تَرْحَمْنِیْ تَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ اَرِنِیْ	وَاثْنَانِ مَعْ خَمْسِیْنَ مَعْ كَسْرٍ عُنِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت تَرْحَمْنِیْ۔ تَفْتِنِّیْ۔ اِتَّبِعْنِیْ۔ اَرِنِیْ۔ اور پچاس سمیت دو کے ہمراہ کسرہ بیان کیا گیا ہے۔

ل اِثْنَانِ دو۔ مَعْ خَمْسِیْنَ پچاس کے ساتھ۔ عُنِیْ عَنٰی سے بیان کرنا، مراد لینا، اہتمام کرنا۔

ف قراءعشرہ کے لیے ان چار یاءات میں سکون ہے۔ (۱) وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ (ھود) (۲) وَلَا تَفْتِنِّیْ اَلَا (التوبہ) (۳) فَاتَّبِعْنِیْ اَھْدِکَ (مریم) (۴) اَرِنِیْ اَنْظُرْ (الاعراف)۔

اب اگلے شعر سے ان یاءات اضافت کا بیان شروع فرما رہے ہیں جن کا مابعد ہمزہ قطعی مکسور ہوتا ہے ان یاءات کی تعداد باون ہے۔

۱۱ / ۳۸۴	وَافْتَحْ عِبَادِیْ لَعْنَتِیْ تَجِدُنِیْ	بَنَاتِ اَنْصَارِیْ مَعًا لِّلْمَدَنِیْ

ت اور مدنیین کے لیے عِبَادِیْ۔ لَعْنَتِیْ۔ سَتَجِدُنِیْ۔ بَنَاتِیْ اور دونوں اَنْصَارِیْ فتحہ دے دو۔

ل وَافْتَحْ اور فتحہ دو۔

ف یٰعِبَادِیَ اِنَّکُمْ (الشعراء) لَعْنَتِیَ اِنَّکُمْ (ص) سَتَجِدُنِیَ اِنْ (الکہف۔ القصص۔ الصافات) بَنَاتِیَ (الحجر) اَنْصَارِیَ اِلَی اللّٰہِ (آل عمران۔ الصف) کو نافع اور ابوجعفر مفتوح اور باقین سکون یاء سے پڑھتے ہیں۔

۱۲ / ۳۸۵	وَاِخْوَتِیْ ثِقْ جُدْ وَعَمَّ رُسُلِیْ	وَبَاقِیَ الْبَابِ اِلٰی ثَنَا حُلِیْ

ت اور اِخْوَتِیْ میں ابوجعفر اور ازرق کے لیے فتحہ پر اعتماد کر اور رُسُلِیْ میں نافع۔ ابوجعفر اور شامی کے لیے فتحہ مشہور ہوا ہے اور باقی باب میں نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے فتحہ کو آراستہ کیا گیا ہے۔

ل ثِقْ اعتماد کرنا۔ جُدْ سخی ہونا۔ عَمَّ عام ہونا۔ مشہور ہونا۔ ثَنَا تعریف۔ حُلِیْ آراستہ کرنا۔

ف اِخْوَتِیَ اِنْ (یوسف) ابوجعفر اور ازرق نے یاء مفتوحہ پڑھی ہے باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے۔ وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰہَ (المجادلہ) کو نافع۔ ابوجعفر اور شامی نے یاء مفتوحہ پڑھی ہے باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ باقی باب کی یاءات کو نافع ابوجعفر اور بصری نے مفتوح پڑھا ہے۔ ان درج بالا دو اشعار میں دس یاءات کا بیان فرمایا ہے باقی بیالیس میں سے بھی چھبیس میں صرف ان تین حضرات کے لیے فتحہ اور باقین کے لیے سکون ہے اور بقایا پندرہ یاءات میں بعض دیگر ائمہ نے بھی ان تینوں ائمہ کی موافقت کی ہے۔ ان موافقت والی یاءات کا بیان اگلے شعر سے شروع کر رہے ہیں۔

۱۳ / ۳۸۶	وَافَقَ فِیْ حُزْنِیْ وَتَوْفِیْقِیْ کَلَا	یَدِیْ عُلًا اُمِّیْ وَاَجْرِیْ کَمْ عَلَا

ت اور شامی نے حُزْنِیْ اور تَوْفِیْقِیْ میں موافقت کی ہے۔ یَدِیْ حفص کے لیے فتحہ کی بدولت بلندی والا ہے۔ اُمِّیْ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجْرِیَ میں شامی اور حفص کے لیے فتحہ اعلیٰ ہوا ہے۔

(ل) عُلَا بلندیوں والا۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ عَلَا چڑھنا، بلند ہونا۔

(ف) حُزْنِیَ اِلَی اللّٰہِ (یوسفؑ) وَمَا تَوْفِیْقِیَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ھودؑ) کو نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور شامی نے فتحہ اور باقین نے سکون سے پڑھا ہے۔ یَدِیَ اِلَیْكَ (المائدہ) نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور حفص فتحہ سے اور باقین کے لیے سکون ہے۔ اُمِّیَ اِلٰھَیْنِ (المائدہ) وَاَجْرِیَ اِلَّا نو مواقع پر (یونسؑ۔ ھودؑ دو مواقع۔ الشعراء پانچ مواقع۔ السباء) کو نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ شامی اور حفص فتحہ اور باقین سکون پڑھتے ہیں۔

۱۴/۳۸۷ دُعَـائِیْ اٰبَـاۤءِیْ دُمًـا کِـسْ وَبَنَـا	خُـلْفُ اِلٰـی رَبِّـیْ وَکُـلٌّ اَسْـکَـنَـا

د ك ب

(ت) دُعَآءِیْ۔ اٰبَآءِیْ میں مکی اور شامی نے فتحہ پڑھا اور اِلٰی رَبِّیْ میں قالون کے لیے خلف ہے اور (اگلے شعر میں بیان ہونے والی) یاءات کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔

(ل) دُمًا خوب صورت تصویروں کے ساتھ تشبیہ دینا۔ کِسْ عقلمند ہونا۔ بَنَا بلند کرنا۔ اَسْکَنَا ساکن پڑھنا۔

(ف) دُعَآءِیْ اِلَّا (نوحؑ) اٰبَآءِیْ اِبْرٰھِیْمَ (یوسفؑ) کو نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ مکی اور شامی نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔ اِلٰی رَبِّیْ اِنْ (فصلت) کو ورش۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو مفتوح پڑھتے ہیں جبکہ قالون کے لیے اس میں خلف ہے یعنی یاء کا فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں اور باقین یاء ساکنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ قالون کے لیے یہ خلف بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے یعنی دونوں طریق سے ہے۔

اب اگلے شعر میں بیان ہونے والی نو یاءات اضافت کو تمام قراء عشرہ بالسکون پڑھتے ہیں۔

۱۵/۳۸۸ ذُرِّیَّتِیْ یَدْعُوْنَنِیْ تَدْعُوْنَنِیْ	اَنْظِرْنِیْ مَعْ بَعْدَ رِدًا اَخَّرْتَنِیْ

(ت) ذُرِّیَّتِیْ۔ یَدْعُوْنَنِیْ۔ تَدْعُوْنَنِیْ۔ اَنْظِرْنِیْ اور جو رِدًا کے بعد ہے اور اَخَّرْتَنِیْ۔

(ف) ان یاءات کو قراء عشرہ متفقہ طور پر سکون یاء سے پڑھتے ہیں۔

(۱) ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ (الاحقاف) (۲) یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (یوسفؑ) (۳) تَدْعُوْنَنِیْ اِلٰی (الغافر) (۴) یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (الغافر) (۵۔۶۔۷) اَنْظِرْنِیْ اِلٰی (الاعراف۔ الحجر۔ ص) (۸) رِدًا کے بعد یعنی رِدًا یُّصَدِّقُنِیْ اِنِّیْ (القصص) (۹) اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی (المنافقون)

۱۶/۳۸۹ وَعِنْدَ ضَمِّ الْھَمْزِ عَشْرٌ فَافْتَحَنْ	مَدًا وَاٰتُوْنِیْ اُوْفِ بِالْخُلْفِ ثَمَنْ

مدا ث

(ت) اور ہمزہ مضمومہ کے ساتھ دس یاءات ہیں پس تم ان یاءات کو نافع اور ابوجعفر کے لیے فتحہ دے دو اور اٰتُوْنِیْ اُوْفِ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے خلف بیش قیمت ہے۔

(ل) عِنْدَ ضَمِّ الْهَمْزِ ضمہ والے ہمزہ کے پاس۔ عَشْرٌ دس ہیں۔ فَافْتَحْنَ فتحہ دے دے۔ مَدًّا دراز ہونا، مشہور ہونا۔ ثَمَنٌ قیمتی۔

(ف) وہ یاءات جن کے مابعد ہمزہ قطعی مضموم ہے ان کی تعداد دس ہے اور انہیں نافع اور ابوجعفر مفتوح پڑھتے ہیں مگر ان میں سے اِنِّیٓ اُوْفِ الْكَيْلَ (یوسفؑ) میں ابوجعفر کے لیے خلف ہے یعنی یاء کا فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں۔ جبکہ باقین کے لیے یاء کا سکون ہے۔ ابوجعفر کے لیے اِنِّیٓ اُوْفِ الْكَيْلَ میں فتحہ بطریق الدرہ اور سکون یاء بطریق طیبہ ہے۔

۱۷/۳۹۰	لِلْكُلِّ اٰتُوْنِیْ بِعَهْدِیْ سَكِّنَتْ	وَعِنْدَ لَامِ الْعُرْفِ اَرْبَعٌ عَشَرَتْ

(ت) تمام قراء کے لیے اٰتُوْنِیْ اور بِعَهْدِیْ سکون والی ہیں اور لام تعریف کے نزدیک چودہ یاءات ہیں۔

(ل) سَكِّنَتْ سکون والی ہونا۔ عِنْدَ لَامِ الْعُرْفِ تعریف کے لام کے پاس۔ اَرْبَعٌ عَشَرَتْ چودہ ہیں۔

(ف) اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ (الکھف) بِعَهْدِیْ اُوْفِ (البقرہ) کو تمام قراء عشرہ نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔

اب اگلے اشعار سے ان یاءات اضافت کا بیان ہے جن کے بعد لام تعریف آتا ہے اور یہ چودہ ہیں۔

۱۸/۳۹۱	رَبِّیْ الَّذِیْ حَرَّمَ رَبِّیْ مَسَّنِیْ	الْاٰخَرَانِ اٰتٰنِیْ مَعْ اَهْلَكَنِیْ
۱۹/۳۹۲	اَرَادَنِیْ عِبَادِ الْاَنْبِيَا سَبَا	فُزْ لِعِبَادِیْ شُكْرُهٗ رِضًى كَبَا (ف ش رضی ك)

(ت) (۳۹۱) رَبِّیَ الَّذِیْ۔ حَرَّمَ رَبِّیَ۔ آخری دو مَسَّنِیَ۔ اٰتٰنِیَ اور اَهْلَكَنِیَ۔

(۳۹۲) اَرَادَنِیَ عِبَادِ سورۃ الانبیاء اور سورۃ السباء والے کو حمزہ کے لیے بالسکون پڑھو۔ لِعِبَادِیَ کو روح۔ حمزہ۔ کسائی اور شامی نے سکون سے پڑھ کر چاند کی کرنوں کی مانند چمکدار کیا ہے۔

(ل) فُزْ کامیاب ہونا۔ شُكْرُهٗ اس کا شکر کرنا۔ رِضًى پسندیدہ ہے۔ كَبَا عود کی لکڑی کی مانند، چاند کی کرنوں کی مانند چمکدار۔

(ف) درج بالا دو اشعار میں لام تعریف کے ہمراہ آنے والی یاءات اضافت کا بیان ہے جن میں سے درج ذیل نو یاءات کو امام حمزہ نے ساکن پڑھا ہے۔

(۱) رَبِّیَ الَّذِیْ (البقرہ) (۲) حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (الاعراف) (۳) مَسَّنِیَ الضُّرُّ (الانبیاء) (۴) مَسَّنِیَ الشَّيْطٰنُ (ص) یہاں الْاٰخَرَانِ کا لفظ لا کر پہلی دو کو اس باب میں سے خارج کر دیا یعنی مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (الاعراف) مَسَّنِیَ الْكِبَرُ (الحجر) کہ ان دونوں یاءات میں قراء عشرہ کے لیے فتحہ ہے۔ (۵) اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ (مریم) (۶) اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الملک) (۷) اَرَادَنِیَ اللّٰهُ (الزمر) (۸) عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء) (۹) عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ (السباء)۔ جبکہ باقی

نو ائمہ ان یاءات کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ابراہیم) کو روح۔ حمزہ کسائی اور شامی سکون یاء سے اور باقین یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(۲۰/۳۹۳) وَفِی النِّدَا حِمًا شَفَا عَهْدِیْ عَسٰی | فَوْزٌ وَّاٰیَاتِی اسْكِنَنَّ فِیْ كَسَا

حما شفا ع ف ف ك

(ت) اور ندا والی یاءات میں بصریین۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے سکون کی حفاظت کی اور عَهْدِیْ کو حفص وحمزہ نے اور اٰیَاتِیْ حمزہ وشامی کے لیے سکون سے پڑھنا شرف وبزرگی والا لباس ہوا ہے۔

(ل) حِمًا حفاظت والا۔ شَفَا شفا دینا۔ عَسٰی قریب ہے، شاید کہ۔ فَوْزٌ کامیابی۔ اسْكِنَنَّ سکون سے پڑھنا۔ كَسَا باب نَصَرَ سے پہنا، پہنانا یعنی شرف میں ہے، عزت کے عمدہ لباس میں ہے۔

(ف) حرف ندا والی دو یاءات یعنی یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (العنكبوت) اور یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا (الزمر) دونوں کو ابوعمرو۔ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے بالسکون اور باقین نے یاء مفتوحہ سے پڑھا ہے۔ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (البقرہ) کو حفص اور امام حمزہ نے سکون یاء اور باقین نے یاء مفتوحہ سے پڑھا ہے۔ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ (الاعراف) کو امام حمزہ اور شامی نے سکون یاء اور باقین نے یاء مفتوحہ سے پڑھا ہے۔

قولہ فَوْزٌ ای نجاۃ ترجی النجاۃ من اللہ تعالی۔ رزقنا اللہ ذلك بمنه وكرمه

(۲۱/۳۹۴) وَعِنْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ سَبْعٌ لَّیْتَنِیْ | فَافْتَحْ حُلًا قَوْمِیْ مَدًا حُذْ شِمْ هَنِیْ

ح مدا ح ش ھ

(ت) اور ہمزہ وصلی کے نزدیک سات ہیں پس فتحہ دو تم ابوعمرو کے لیے لَیْتَنِیْ کو۔ قَوْمِیْ میں مدنیین۔ ابوعمرو۔ روح اور بزی کے لیے فتحہ ہمیشگی والا ہوا ہے اسے محفوظ کرنے میں جلدی کرو۔

(ل) سَبْعٌ سات۔ حُلًا زیور، زینت والا ہونا۔ مَدًا دراز ہونا، مشہور ہونا۔ حُذْ محفوظ کرنا۔ شِمْ نظر کرنا، اندازہ کرنا۔ هَنِیْ جلدی والا ہونا، عمدہ ہونا، هَنِیْ اس عمدہ چیز کو کہتے ہیں جو آفتوں اور کدورتوں سے پاک صاف ہو اور آسانی سے مل جائے۔

(ف) پانچویں قسم کی یاءات کا بیان فرما رہے ہیں جن میں یاءات اضافت کے بعد ہمزہ وصلی آتا ہے۔

یٰلَیْتَنِیَ اتَّخَذْتُ (الفرقان) کو ابوعمرو نے مفتوح اور باقین نے سکون سے پڑھا ہے۔ قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا (الفرقان) کو نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ روح۔ اور بزی نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔

(۲۲/۳۹۵) اِنِّیْ اَخِیْ حِبْرٌ وَّبَعْدِیْ صِفْ سَمَا | ذِكْرِیْ لِنَفْسِیْ حَافِظٌ مَّدًا دُمَا

حبر ص سما ح مدا د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اِنِّی۔ اَخِیْ کو مکی وابوعمرو نے اور بَعْدِیْ میں شعبہ۔ مدنیین۔ بصریین اور مکی کے لیے فتحہ بلند ہوا۔ ذِکْرِیْ۔ لِنَفْسِیْ میں نافع۔ ابوجعفر اور مکی کے لیے فتحہ کشادہ اور خوبصورت تصویروں کی مانند ہے۔

(ل) حِبْرٌ بڑا عالم۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ سَمَا بلند ہونا، مرتبے والا ہونا۔ حَافِظٌ حفاظت کرنے والا۔ مَدًّا وسعت والا۔ دُمًا خوبصورت تصویروں کی مانند۔

(ف) اِنِّیَ اصْطَفَیْتُكَ (الاعراف) اَخِیَ اشْدُدْ (طٰہ) کو ابن کثیر اور ابوعمرو مفتوح اور باقین یاء کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ بَعْدِیَ اسْمُهٗ (الصّف) کو شعبہ۔ نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور مکی یاء مفتوحہ سے اور باقین سکون یاء سے پڑھتے ہیں۔ ذِکْرِیَ اذْهَبَا (طٰہ) لِنَفْسِیَ اذْهَبْ (طٰہ) کو ابوعمرو۔ نافع۔ ابوجعفر اور مکی یاء مفتوحہ سے اور باقین سکون یاء سے پڑھتے ہیں۔

قولہ دُمًا جمع دمیة وهی الصورة الحسنة.

(۲۳/۳۹۶) وَفِیْ ثَلَاثِیْنَ بِلَا هَمْزٍ فَتَحْ ‖ بَیْتِیْ سِوٰی نُوْحٍ مَدًّا لُذْ عُدْ وَلَحْ

(ت) اور بغیر ہمزہ کسی اور حرف کے ماقبل والی میں اختلاف ہے۔ بَیْتِیْ سورۃ نوح کے ماسواء کو مدنیین۔ ہشام اور حفص نے فتحہ سے پڑھ کر پناہ لی اور رجوع کیا ہے۔

(ل) ثَلَاثِیْنَ تیس۔ بِلَا هَمْزٍ ہمزہ کے علاوہ۔ لُذْ پناہ لینا۔ عُدْ رجوع کرنا، لوٹنا یہ عَادَ سے ہے۔ مَدًّا درازی والا ہونا۔ لَحْ قریب ہونا۔

(ف) چھٹی قسم کی یاءات اضافت کا بیان شروع کیا ہے۔ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ (البقرہ۔ الحج) نافع۔ ابوجعفر۔ ہشام اور حفص نے یاء کے فتحہ سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔

(۲۴/۳۹۷) عَوْنٌ بِهَا لِیْ دِیْنِ هَبْ خُلْفًا عَلَا ‖ اِذْ لَا ذَلِیْ فِی النَّمْلِ رُدْ نَوٰی دَلَا

(ت) اور اس سورۃ نوح والی یاء میں ہشام اور حفص نے فتحہ قریب کیا ہے۔ لِیْ دِیْنِ کو بزی نے بالخلف اور حفص۔ نافع اور ہشام نے فتحہ سے پڑھا ہے۔ لِیْ سورۃ النمل میں کسائی۔ عاصم اور مکی نے فتحہ اور ابن وردان و ہشام نے بالخلف پڑھ کر کوشش کر کے علم کا ڈول بھرا ہے۔

(ل) عَوْنٌ مدد۔ هَبْ جاننا۔ عَلَا بلند ہونا۔ لَاذَ پناہ لینا۔ رُدْ وَرَدَ سے نازل ہونا۔ نَوٰی قصد کرنا، نَوٰی یَنْوِیْ باب ضَرَبَ سے ہے۔ دَلَا ڈول بھرنا۔

(ف) دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا (نوح) کو ہشام اور حفص نے یاء کے فتحہ سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ وَلِیَ دِیْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الکافرون) بزی نے بالخلف فتحہ پڑھا ہے اور حفص۔ نافع اور ہشام کے لیے صرف فتحہ یاء ہے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ بزی کے لیے سکون یاء بطریق شاطبی اور فتحہ یاء بطریق طیبہ ہے۔

مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ (النمل) کسائی۔ عاصم اور مکی نے فتحہ یاء سے پڑھا ہے جبکہ ابن وردان اور ہشام کے لیے خلف ہے یعنی فتحہ یاء اور سکون یاء دونوں وجوہ ہیں۔ اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ ابن وردان کے لیے سکون یاء بطریق درہ اور فتحہ یاء بطریق طیبہ ہے جبکہ ہشام کے لیے سکون یاء بطریق طیبہ اور فتحہ یاء بطریق شاطبیہ ہے۔

(۲۵/۳۹۸) وَالْخُلْفُ خُذْ لَنَا مَعِيْ مَا كَانَ لِيْ | عُدْ مَنْ مَّعِيْ مِنْ مَّعَهُ وَرْشٌ فَانْقُلِ

(ت) اور یہ خلف ہماری یاد کے لیے مضبوط پکڑو۔ مَعِيْ۔ مَا كَانَ لِيْ کو حفص نے فتحہ سے اور مَنْ مَّعِيْ میں حفص کے ہمراہ ورش کے لیے فتحہ نقل کر دو۔

(ل) خُذْ اَخَذَ باب نَصَرَ سے پکڑنا۔ عُدْ عَادَ سے لوٹنا، واپس آنا، رجوع کرنا۔ فَانْقُلْ نَقَل سے نقل کرنا۔

(ف) مَعِيَ آٹھ مقام پر (الاعراف۔ التوبہ۔ الکہف میں تین مواقع۔ الانبیاء۔ الشعراء۔ القصص)۔ مَا كَانَ لِيَ (ابراہیم۔ ص) ان دس مواقع کو حفص نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ وَمَنْ مَّعِيَ مِنْ (الشعراء) کو حفص اور ورش (ازرق۔ الاصبہانی) نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔

علامہ احمد الجزریؒ کی شرح میں دوسرا مصرع اس طرح ہے ؎

عُدْ مَنْ مَّعِيْ لَهُ وَوَرْشٌ فَانْقُلِ

اس صورت میں ورش کا عطف ضمیر مجرور پر ہے اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ تم وَمَنْ مَّعِيْ کے فتحہ کو حفص اور ورش کے لیے نقل کرو۔

(۲۶/۳۹۹) وَجْهِيْ عُلًا عَمَّ وَلِيْ فِيْهَا جَنَا | عُدْ شُرَكَاءِيْ مِنْ وَّرَاءِيْ دَوَّنَا

(ت) وَجْهِيْ میں حفص۔ مدنیین اور شامی کے لیے اور وَلِيْ فِيْهَا کا فتحہ ازرق اور حفص کے لیے چنے ہوئے پھل کی طرح ہے۔ شُرَكَاءِيْ۔ مِنْ وَّرَاءِيْ میں فتحہ مکی نے جمع کیا ہے۔

(ل) عُلًا بلندیوں والا ہونا۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ جَنَا چنے ہوئے میوے کی طرح، میوہ چننا۔ عُدْ لوٹنا۔ دَوَّنَا جمع کرنا۔

(ف) وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران) وَجْهِيَ لِلَّذِيْ (الانعام) میں حفص۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ (طہ) حفص اور ازرق نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ اَيْنَ شُرَكَاءِيَ (فصلت) وَمِنْ وَّرَاءِيَ وَكَانَتْ (مریم) ابن کثیر مکی نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہے۔

(۲۷/۴۰۰) اَرْضِیْ صِرَاطِی كَمْ مَمَاتِیْ اِذْثَنَا | لِیْ نَعْجَةٌ لَاذَ بِخُلْفٍ عَیَّنَا

ك ا ث | ل ل ع

(ت) اَرْضِیْ۔ صِرَاطِیْ شامی کے لیے بالفتح ہے۔ مَمَاتِیْ کا فتحہ نافع اور ابوجعفر کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ لِیْ نَعْجَةٌ کو ہشام نے بالخلف اور حفص نے بالفتح مقرر کیا ہے۔

(ل) كَمْ بہت مرتبہ ہونا، اکثر مرتبہ ہونا۔ ثَنَا لپیٹنا، جمع کرنا۔ لَاذَ پناہ لینا۔ عَیَّنَا عَیَّنَ سے مقرر کرنا، معین کرنا۔

(ف) اَرْضِیَ وَاسِعَةٌ (العنکبوت) هٰذَا صِرَاطِیْ (الانعام) کو ابن عامر شامی نے یاء کے فتحہ اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ وَمَمَاتِیَ لِلّٰهِ (الانعام) کو نافع۔ ابوجعفر یاء کے فتحہ سے اور باقین سکون یاء سے پڑھتے ہیں۔ وَلِیَ نَعْجَةٌ (ص) کو حفص نے یاء کے فتحہ سے پڑھا ہے۔ ہشام کے لیے خلف ہے یعنی فتحہ یاء اور سکون یاء دونوں ہیں باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔ ہشام کے لیے اسکان یاء بطریق شاطبیہ اور فتح یاء بطریق طیبہ ہے۔

(۲۸/۴۰۱) وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ تُؤْمِنُوْا لِیْ وَرْشُ یَا | عِبَادِ لَا غَوْثٌ بِخُلْفٍ صَلِیَا

غ ص

(ت) وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور تُؤْمِنُوْا لِیْ میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔ عِبَادِیْ لَا کی یاء رویس نے خلف سے اور شعبہ نے فتحہ دے کر مشقتیں برداشت کی ہیں۔

(ل) غَوْثٌ مددگار غَاثَ باب نَصَرَ سے مدد کرنا۔ صَلِیَا صَلِیَ باب سَمِعَ سے معاملہ کی سختی برداشت کرنا، مشقت برداشت کرنا۔

(ف) وَلْیُؤْمِنُوْا بِیَ (البقرہ) وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ (الدخان) کو ورش (ازرق۔ اصبہانی) نے فتحہ یاء سے اور باقین نے سکون یاء سے پڑھا ہے۔

یٰعِبَادِ لَا کو اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

قولہ صَلِیَا یقال صلی بالا مر اذا قاسی شدته وحره کانه اجتهد فیه۔

(۲۹/۴۰۲) وَالْحَذْفُ عَنْ شُكْرٍ دُعَا شَفَا وَلِیْ | یٰسِیْنَ سَكِّنْ لَاحَ خُلْفٌ ظُلَلُ

ع ش د شفا | ل ظ ا

(ت) اور یہ یاء حفص روح مکی حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے محذوف ہے اور وَمَا لِیْ سورہ یٰس ہشام کے لیے بالخلف ظاہر ہوئی اور یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے سکون سایہ دار ہے۔

(ل) شُكْرٍ شَكَرَ باب نَصَرَ سے شکر کرنا، شکر گزار ہونا۔ دُعَا مناجات، دعا کرنا، دَعَا باب نَصَرَ سے۔ شَفَا شفا دینا۔ لَاحَ باب نَصَرَ سے ظاہر ہونا، بجلی کا چمکنا۔ ظُلَلٌ سائے ظُلَلٌ جمع ہے ظُلَّةٌ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ق) يَاعِبَادِيَ لَا خَوْفٌ (الزخرف): اثبات یاء سے:

❶ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) وصلاً یاء کا فتحہ اور وقفاً یاء کا سکون (۲) حالین میں یاء کا اثبات مع سکون۔

❷ شعبہ کے لیے وصلاً یاء کا فتحہ اور وقفاً یاء کا سکون۔

❸ نافع۔ بصری۔ شامی اور ابوجعفر کے لیے حالین میں یاء کا سکون۔

❹ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ: حذف یاء سے: حفص۔ روح۔ مکی۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے حالین میں حذف یاء سے۔

نوٹ: یہ یاء مصحف مکی اور مصاحف عراقیہ (کوفی۔ بصری) میں محذوف ہے جبکہ باقی مصاحف میں ثابت ہے اس لیے بقایا مصاحف کے اعتبار سے یہ یاء اضافت ہے۔ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جس میں منادی کے بعد قبل از متحرک یاء اضافت مرسوم ہے اسی وجہ سے اس میں حرکت واسکان اور اثبات وحذف کا اختلاف ہے اور اسی بناء پر علامہ دانیؒ نے اسے یاءات اضافت اور یاءات زوائد دونوں میں بیان کیا ہے۔

وَمَالِيَ لَا (یس) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں یعنی فتحہ یاء اور سکون یاء۔ جبکہ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ عاصم اور کسائی کے لیے یاء کا فتحہ ہے اور یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے یاء کا سکون ہے۔

(ط) يَا عِبَادِيَ میں رویس کے لیے حالین میں اثبات وسکون یاء بطریق درہ ہے اور وصلاً یاء کا فتحہ اور وقفاً سکون یاء بطریق طیبہ ہے۔ وَمَالِيَ (یس) میں ہشام کے لیے فتحہ یاء بطریق شاطبیہ ہے اور سکون یاء بطریق طیبہ ہے۔

(۳۰ / ۴۰۳) فَتًى وَّمَحْيَایَ بِهِ ثَبْتٌ جَنَحْ ۔۔۔ خُلْفٌ وَّبَعْدَ سَاكِنٍ كُلٌّ فَتَحْ

(فتی — ب — ا — ث — ج)

(ت) (فَتًى کا ترجمہ ہو چکا) وَمَحْيَایَ میں قالون۔ ابوجعفر۔ اصبہانی سے بلا خلاف اور ازرق سے بالخلف سکون ثابت ہے اور ساکن حرف کے بعد واقع یاءات میں سب نے فتح پڑھا ہے۔

(ل) فَتًى نوجوان۔ ثَبْتٌ ثَبَتَ سے ثابت ہونا۔ جَنَحْ جَنَحَ سے جھکنا، مائل ہونا۔ بَعْدَ سَاكِنٍ ساکن کے بعد۔ فَتَحْ فتحہ پڑھنا۔

(ف) وَمَحْيَایَ (الانعام) کو قالون۔ ابوجعفر اور اصبہانی سکون یاء سے پڑھتے ہیں اور ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) یاء کا فتحہ (۲) یاء کا سکون۔ جبکہ باقین کے لیے یاء مفتوح ہے۔ ساکن حرف کے بعد واقع ہونے والی یاءات اضافت کو تمام قراء عشرہ نے ہر جگہ مفتوح پڑھا ہے چاہے وہ ساکن الف ہو یا یاء ہو جیسے وَإِيَّايَ۔ وَرُؤْيَايَ۔ إِلَيَّ۔ عَلَيَّ۔ وَلَدَيَّ۔

نوٹ: بِمُصْرِخِيَّ کے فتحہ وکسرہ کا اختلاف ان شاء اللہ فرش الحروف میں آئے گا۔

ساکن کے بعد اجماعی فتحہ والی کل یاءات اضافت چونسٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) إِلَيَّ چھبیس جگہ (۲) عَلَيَّ پندرہ جگہ (۳) يَدَيَّ تین جگہ (۴) لَدَيَّ چار جگہ (۵) وَبَنِيَّ چار جگہ (۶) يٰبُنَيَّ چھ جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) اِبْنَتَیَّ ایک جگہ (۸) وَالِدَیَّ چار جگہ۔ (۹) بِمُصْرِخِیَّ ایک جگہ۔

(ط) ازرق کے لیے وَمَحْیَایَ میں اسکان یاء بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے اور اسی طرح فتحہ یاء بھی بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِی الزَّوَائِدِ (۲۱)

یہاں سے یاءات زوائد کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ یاءات زوائد وہ یاءات ہوتی ہیں جو رسم میں محذوف ہوتی ہے اور ان کو پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختلاف ہوتا ہے۔

یاءات اضافت اور یاءات زوائد میں فرق:

(اوّل) یاءات زوائد اسماء میں ہوتی ہیں جیسے اَلدَّاعِ۔ اَلْجَوَارِ اور افعال میں ہوتی ہیں جیسے یَاْتِ۔ یَسْرِ وغیرہ مگر حرف میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ یاءات اضافت اسماء۔ افعال اور حرف تینوں میں ہوتی ہیں۔

(دوم) یاءات زوائد رسماً محذوف ہوتی ہیں جبکہ یاءات اضافت ثابت فی الرسم ہوتی ہیں۔

(سوم) یاءات زوائد میں قراء کا اختلاف حذف واثبات کا ہوتا ہے جبکہ یاءات اضافت میں فتحہ اور اسکان کا اختلاف ہوتا ہے۔

(چہارم) یاءات زوائد اصلیہ بھی ہوتی ہیں اور زوائد بھی ہوتی ہیں اصلیہ جیسے اَلدَّاعِ۔ اَلْمُنَادِ۔ یَاْتِ وغیرہ اور زوائد جیسے وَعِیْدِ۔ نُذُرِ وغیرہ۔

اور تمام یاءات کا نام زوائد رسم الخط میں مرسوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے اس کے برخلاف یاءات اضافت صرف زوائد ہی ہوتی ہیں۔

(۱/۴۰۴) وَهِيَ الَّتِي زَادُوْا عَلَى مَا رُسِمَا | تَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ لِي ظِلٌّ دُمَا
ل ظ د

(ت) یاءات زوائد وہ ہیں جنھیں قراء نے عثمانی مصاحف کے رسم پر زیادہ کیا ہے۔ ھشام۔ یعقوب اور مکی نے تمام مواقع پر ان یاءات کو حالین میں ثابت رکھا ہے۔

(ل) زَادُوْ زَادَ باب ضَرَبَ سے زیادہ ہونا، زیادہ کیا ہے۔ رُسِمَا رَسَمَ سے لکھنا۔ تَثْبُتُ ثَبَتَ باب نَصَرَ سے ثابت ہونا، ثابت رہنا، ظِلٌّ سایہ۔ دُمَا خوبصورت تصویروں کے ساتھ تشبیہ دینا۔

(ف) یاءات زوائد میں قراء عشرہ کے درج ذیل مذاہب ہیں۔

❶ ہشام۔ یعقوب اور مکی حالین میں ان یاءات زوائد کو ثابت رکھتے ہیں۔ ❷ نافع۔ بصری۔ حمزہ۔ کسائی اور ابوجعفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے وصلاً ان یاءات کا اثبات اور وقفاً حذف ہے۔ اس کو علامہ جزریؒ اگلے شعر میں بیان بھی کر رہے ہیں۔ ❸ جبکہ ابن ذکوان۔ عاصم اور خلف العاشر حالین میں ان یاءات زوائد کو حذف کرتے ہیں۔

اوپر جو مذاہب بیان ہوئے یہ اکثر للحکم الکل کے درجہ پر ہیں مگر ان سے استثناء بھی ان ائمہ نے اختیار کیا ہے جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔

۲/۴۰۵	وَاَوَّلَ النَّمْلِ فِدًا وَّتَثْبُتُ	وَصْلًا رِّضًی حِفْظٍ مَّدًا وَّمِائَۃٌ

(ت) سورۃ النمل کی پہلی یاء زائدہ کو حمزہ حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔ حمزہ کسائی۔ بصری۔ نافع۔ ابو جعفر کے لیے ان یاءات کو وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کرنا شہرت والا ہے۔ اور ایکسو......

(ل) فِدًا قربان ہونا، رِضًی پسندیدہ۔ حِفْظٍ حفاظت۔ مَدًا درازی والا، شہرت والا۔

(ف) استثنائی صورت کے مطابق سورۃ النمل کی پہلی یاء زائدہ یعنی اَتُمِدُّوْنَنِ ے کو امام حمزہ نے حالین میں ثابت رکھا ہے۔ حالانکہ حمزہ ان ائمہ میں شامل ہیں جو یاءات کو وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔ مگر یہ واحد یاء زائدہ ہے جس کو امام حمزہ حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔

گویا اَتُمِدُّوْنَنِ ے (النمل): حالین میں اثبات: حمزہ۔ ہشام۔ یعقوب اور مکی۔ وصلاً اثبات وقفاً حذف: نافع۔ بصری۔ کسائی اور ابو جعفر۔ حالین میں حذف: ابن ذکوان۔ عاصم اور خلف العاشر کے لیے ہے۔ دوسرے مصرع میں علامہ جزریؒ یہ بیان کر رہے ہیں کہ نافع۔ بصری۔ حمزہ۔ کسائی اور ابو جعفر ان یاءات کو وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔ اور جو ہم اوپر بیان بھی کر آئے ہیں۔

اس شعر کے آخر اور آنے والے شعر میں یاءات زوائد کی تعداد بیان کر رہے ہیں۔

۳/۴۰۶	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اَتَتْ تُعَلِّمَنْ	یَسْرِ اِلَی الدَّاعِ الْجَوَارِ یَهْدِیَنْ

(ت) اکیس ان کی تعداد آئی ہے۔ تُعَلِّمَنْ۔ یَسْرِ۔ اِلَی الدَّاعِ۔ الْجَوَارِ۔ یَهْدِیَنِ سورۃ الکہف والی۔

(ل) مِائَۃ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ: ایک سو ایک اور بیس یعنی ایکسو اکیس۔ اَتَتْ اَتٰی باب ضَرَبَ سے آنا۔

(ف) یعنی یاءات زوائد کی کل تعداد ایکسو اکیس ہے جن میں اثبات وحذف کا اختلاف ہے۔ اب اس شعر میں اور اگلے شعر میں کچھ ائمہ کا مذہب بیان کریں گے۔ ❶ تُعَلِّمَنِ ے (الکہف) ❷ اِذَا یَسْرِ ے (الفجر) ❸ اِلَی الدَّاعِ ے (القمر) ❹ الْجَوَارِ ے فِی الْبَحْرِ (الشوری) ❺ اَنْ یَّهْدِیَنِ ے (الکہف)۔ الکہف کا نام لا کر سورۃ القصص والی کو خارج کرنا مقصود ہے کیونکہ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (القصص) میں یاء مرسوم ہے اور اس کو تمام قراء حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔ الْجَوَارِ سے مراد الْجَوَارِ ے فِی الْبَحْرِ (الشوری) ہے اس لیے الْجَوَارِ الْکُنَّسِ اور الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ خارج ہیں کیونکہ ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً اثبات ممکن نہیں ہے۔ یاد رہے کہ یاء زوائد میں ایسی یاءات کو بیان کیا جائے گا جن کے بعد کوئی ساکن حرف نہ ہو سوائے تین یاءات کے (۱) اٰتٰنِۦ (النمل) (۲) فَبَشِّرْ عِبَادِۦ (الزمر) (۳) یُرِدْنِۦ الرَّحْمٰنُ (یٰس) ان کا حکم آگے آرہا ہے۔ اور دو ... ت جن کے بعد ساکن حرف آتا ہے ان کا حکم باب الوقف علی مرسوم الخط میں بیان ہو چکا ہے ع

وَالْیَاءُ اَنْ تَحْذِفُ لِسَانِ ظَمَا

۴/۴۰۷	کَهْفُ الْمُنَادِ یُؤْتِیَنْ تَتَّبِعَنْ	اَخَّرْتَنِ الْاِسْرَا سَمَا وَفِیْ تَرَنْ
		سما

(ت) (کَهْفُ کا ترجمہ ہو چکا) اَلْمُنَادِ۔ یُؤْتِیَنِ۔ تَتَّبِعَنِ۔ اَخَّرْتَنِ سورۃ الاسراء والا سب کا اثبات مدنیین۔ مکی۔ یعقوب کے لیے بلند ہو گیا ہے۔ اور تَرَنِ میں......

(ل) سَمَا بلند ہونا۔

(ف) ❻ اَلْمُنَادِۦ (ق) ❼ یُؤْتِیَنِۦ (الکهف) ❽ تَتَّبِعَنِۦ (طٰہٰ) ❾ اَخَّرْتَنِۦ (الاسراء) ان تمام نو یاءات کو نافع۔ ابو جعفر اور ابو عمرو نے وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کیا ہے۔ جبکہ مکی اور یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے اور باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الاسراء کے نام کی تصریح کر دینے سے سورۃ المنافقون والا لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ خارج ہو گیا کہ اس میں یاء مرسوم ہے۔

۵/۴۰۸	وَاتَّبِعُوْنِ اَهْدِیْ حَقٌّ ثَمَا	وَیَاْتِ هُوْدَ نَبْغِ کَهْفِ رُمْ سَمَا
	یِ حق ث	ر سما

(ت) اور اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ میں قالون۔ اصبہانی۔ مکی۔ بصری اور ابو جعفر کے لیے اثبات ہے اور یَاْتِ سورۃ هودؑ والا، نَبْغِ سورۃ الکہف والے میں اثبات نافع۔ مکی۔ ابو جعفر اور بصریین کے لیے بلند ہوا ہے۔

(ل) حَقٌّ حق، اللہ تعالیٰ۔ ثَمَا باب فَتَحَ سے چربی کھلانا، سر کچلنا اگر اس کو مضاعف کہیں ثَمَّ تو معنی ہوں گے اصلاح کرنا۔ رُمْ رَامَ سے قصد کرنا۔ سَمَا بلند ہونا۔

(ف) اِنْ تَرَنِۦ (الکهف) اِتَّبِعُوْنِۦ اَهْدِكُمْ (الغافر) ان دو یاءات میں قالون۔ اصبہانی اور ابو عمرو کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے جبکہ یعقوب اور مکی کے لیے حالین میں اثبات ہے اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ اِتَّبِعُوْنِۦ کے ساتھ اَهْدِكُمْ کا اضافہ کر کے سورۃ الزخرف کا موقع وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا کو خارج کرنا مقصود ہے۔

نوٹ: یاءات زوائد میں اصبہانی، ازرق کی طرح ہی ہیں جہاں ازرق یاءات کو ثابت رکھیں گے وہاں اصبہانی بھی ثابت رکھیں گے اور جہاں ازرق حذف کریں گے وہاں اصبہانی بھی حذف کریں گے یعنی ورش کے دونوں طرق کا بیان اکٹھا ہو گا اور جیم کی رمز دونوں کے لیے مراد ہو گی۔ مگر اس سے دو کلمات مستثنیٰ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ يَقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ؎ اَهْدِكُمْ (الغافر) جس کو ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔

❷ اِنْ تَرَنِ؎ اَنَا اَقَلَّ (الکھف) اسے اصبہانی وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں جبکہ ازرق ان دونوں یاءات زوائد کو حالین میں حذف کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ورش بطریق شاطبی حالین میں ان دونوں یاءات کو حذف کرتے ہیں۔ پس آئندہ ورش سے مراد ان کے دونوں طرق ہوں گے ذہن نشین کرلو۔

يَأْتِ؎ (ھود) نَبْغِ؎ (الکھف) کو کسائی۔ نافع۔ بصری اور ابوجعفر نے وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کیا ہے مکی اور یعقوب نے حالین میں اثبات اور باقین نے حالین میں حذف کیا ہے۔ يَوْمَ يَأْتِ میں سورۂ ھودؑ کا نام لا کر اور مَا كُنَّا نَبْغِ میں سورۃ الاسراء کا نام لا کر خاص کر دیا اور سورۂ ھودؑ کہہ دینے سے سورۃ الانعام والا موقع خارج ہو گیا اور سورۃ الاسراء کہہ دینے سے ... والا موقع خارج ہو گیا۔ پس سورۂ ھودؑ کی قید لگانے سے يَأْتِيَ بِالشَّمْسِ، يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ خارج ہو گئے اور سورۃ الکھف کی قید لگانے سے يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ خارج ہو گیا کہ یہ تینوں مواقع تمام قراء عشرہ کے لیے اثبات یاء سے ہیں اور ان میں یاء مرسوم ہے۔

(٦/٤٠٩) تُؤْتُوْنِ ثُبْ حَقًّا وَّيَرْتَعْ يَتَّقِيْ ‎ ‎|‎ ‎ يُوْسُفَ زِنْ خُلْفًا وَّتَسْأَلْنِ ثِقْ

(ث، حق، ز، ث ا)

(ت) تُؤْتُوْنِ میں اثبات ابوجعفر۔ مکی۔ بصری کے لیے حق کی طرف رجوع والا ہے يَرْتَعِ يَتَّقِيْ سورۂ یوسف والے میں قنبل نے بالخلف پڑھا اور تَسْئَلْنِ میں ابوجعفر۔ بصری اور ورش کے لیے اثبات پر اعتماد کرنا۔

(ل) ثُبْ ثَابَ يَثُوْبُ رجوع کرنا۔ زِنْ وَزَنَ سے جانچنا، اندازہ کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔

(ف) تُؤْتُوْنِ؎ (یوسف) کو مکی اور یعقوب نے حالین میں اثبات سے پڑھا۔ ابوجعفر اور ابوعمرو نے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف کیا اور باقین نے حالین میں حذف کیا ہے۔ يَرْتَعِ؎ (یوسفؑ) يَتَّقِ؎ (یوسفؑ) کو صرف قنبل نے حالین میں اثبات یاء سے اور حالین میں حذف یاء سے پڑھا ہے یعنی قنبل کے لیے خلف ہے اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ تَسْئَلْنِ؎ (ھودؑ) کو یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے۔ جبکہ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور ورش (اصبہانی۔ ازرق ہر دو طریق) نے وصلاً ثابت اور وقفاً حذف کیا ہے باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

(ط) يَرْتَعِ وَيَلْعَبْ (یوسفؑ) میں قنبل کے لیے علامہ شاطبیؒ نے وقفاً وصلاً اثبات وحذف بیان کیا ہے مگر حالین میں اثبات یاء شاطبیؒ کے طریق سے نہیں ہے۔ جبکہ حالین میں اثبات بطریق طیبہ ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ (یوسفؑ) حالین میں اثبات قنبل کے لیے بطریق شاطبی ہے اور حالین میں حذف بطریق طیبہ ہے۔

(٧/٤١٠) حِمًا جَنَا الدَّاعِيْ اِذَا دَعَانِ هُمْ ‎ ‎|‎ ‎ مَعْ خُلْفِ قَالُوْنَ وَيَدْعُ الدَّاعِ حُمْ

(ح، ج، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (حِمًا جَنَا کا ترجمہ ہو چکا) اَلدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کو ابوجعفر۔ بصری۔ یعقوب اور ورش کے لیے بلا خلف اور قالون کے لیے بالخلف ثابت رکھو۔ اور یَدْعُ الدَّاعِ کے اثبات کے لیے۔ بزی۔ ورش۔ ابوجعفر اور یعقوب کے واسطے طالب ہو جاؤ۔

(ل) حِمًا محفوظ ہونا، حمایت۔ جَنَا میوہ چننا۔ حُمْ حَامَ باب نَصَرَ سے طالب ہونا، اردگرد پھرنا، پیاسا ہونا۔

(ف) اَلدَّاعِ۔ اِذَا دَعَانِ (البقرہ) کو یعقوب نے حالین میں اثبات سے اور ابوجعفر۔ ابوعمرو اور ورش (ہر دو طرق) نے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے پڑھا ہے۔ جبکہ قالون کے لیے حذف یاء بطریق شاطبیہ اور اثبات یاء بطریق طیبہ وصلاً ہے یعنی خلف ہے اور وقفاً ان کے لیے بھی حذف ہے۔ باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

یَدْعُ الدَّاعِ (القمر) میں یعقوب اور بزی کے لیے حالین میں اثبات یاء ہے۔ ابوعمرو۔ ورش اور ابوجعفر کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف ہے باقین نے حالین میں حذف کیا ہے۔

(۸/۴۱۱) هُدْ جُدْ ثَوٰی وَالْبَادِ ثِقْ حَقٌّ جُنَنْ | وَالْمُهْتَدِیْ لَا اَوَّلَا وَّاتَّبِعَنْ
هـ ج ثوی ث حق ج

(ت) (هُدْ جُدْ ثَوٰی کا ترجمہ اوپر آ چکا) وَالْبَادِ کو ابوجعفر۔ مکی۔ بصری اور ورش نے اعتماد اور حق کے ساتھ ثابت رکھا ہے اور اَلْمُهْتَدِیْ دونوں مگر پہلا والا نہیں اور اِتَّبِعَنِ کو بصری اور مدنیین نے اثبات سے پڑھا جو حفاظت و درازی والا ہے۔

(ل) هُدْ لوٹا هَادَ باب نَصَرَ سے رجوع کرنا۔ جُدْ جَادَ سے عمدگی اختیار کرنا۔ ثَوٰی ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ جُنَنْ ڈھالیں، بچاؤ کی چیزیں۔

(ف) وَالْبَادِ (الحج) مکی اور ورش وصلاً اثبات یاء وقفاً حذف اور باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔ اَلْمُهْتَدِ (الاسراء۔ الکہف) اِتَّبِعَنِ وَقُلْ (آل عمران) یعقوب حالین میں اثبات یاء سے اور نافع۔ ابوعمرو اور ابوجعفر نے وصلاً اثبات یاء اور وقفاً حذف سے اور باقین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

نوٹ: قولہ اَلْمُهْتَدِیْ لَا اَوَّلَا سے مراد سورۃ الاعراف والا ہے علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کا یہ پہلا موقع یہاں مراد نہیں کیونکہ اس میں یاء مرسوم ہے اور حالین میں تمام قراء کے لیے پڑھی جاتی ہے۔

(۹/۴۱۲) وَقُلْ حِمًا مَّدًا وَّ کَالْجَوَابِ جَا | حَقٌّ تُمِدُّوْنَنِ فِیْ سَمَا وَجَا
حمـا مدا ج حق ف سما

(ت) (وَقُلْ حِمًا مَّدًا کا ترجمہ ہو چکا) اور کَالْجَوَابِ میں ورش۔ مکی اور بصریین سے اثبات آیا ہے۔ تُمِدُّوْنَنِ میں حمزہ۔ حرمیین اور بصریین کے لیے اثبات آسمان میں بلند ہو کر آیا ہے۔

(ل) حِمًا حفاظت۔ مَدًا درازی والا۔ جَا جَاءَ باب ضَرَبَ سے آنا۔ فِیْ سَمَا آسمان میں۔

(ف) کَالْجَوَابِ (السباء) مکی اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات یاء۔ ورش اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف ہے اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ اَتُمِدُّوْنَنِ ے (النمل) حمزہ۔ کی اور یعقوب حالین میں اثبات یاء سے۔ نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات یاء اور وقفاً حذف سے اور باقین حالین میں حذف یاء سے پڑھتے ہیں۔ حمزہ کا حالین میں اثبات یاء سے پڑھنے کا بیان شعر نمبر ۴۰۵ میں گزر چکا ہے۔

اَتُمِدُّوْنَنِ میں اختلاف ادغام بھی ہے جیسا کہ شعر نمبر ۱۴۹ میں گزرا کہ حمزہ اور یعقوب کے لیے نون کا نون میں ادغام ہے پس قراءات کچھ اس طرح بنتی ہیں۔

1. اَتُمِدُّوْنّیِ ے: حالین میں اثبات یاء مع الادغام: حمزہ۔ یعقوب۔
2. اَتُمِدُّوْنَنِ ے: حالین میں اثبات یاء مع الاظہار: مکی
3. اَتُمِدُّوْنَنِ ے: وصلاً اثبات یاء مع الاظہار اور وقفاً حذف یاء مع الاظہار: نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔
4. اَتُمِدُّوْنَنِ: حالین میں حذف یاء مع الاظہار: باقین۔

(۱۰/۴۱۳) تُخْزُوْنِ فِی اتَّقُوْنِ یَا اخْشَوْنِ وَلَا | وَاتَّبِعُوْنِ زُخْرُفٍ ثَوٰی حُلَا

(ثوی، ح)

(ت) تُخْزُوْنِ فِیْ۔ اِتَّقُوْنِ یَا۔ اِخْشَوْنِ وَلَا۔ وَاتَّبِعُوْنِ سورۃ الزخرف والی میں اثبات ابوجعفر۔ یعقوب اور ابوعمرو کے لیے زیوروں والا ہے۔

(ل) ثَوٰی ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ حُلًا زیوروں والا ہونا، اور حَلَا شیریں ہونا۔

(ف) تُخْزُوْنِ ے فِیْ (ھود)۔ اِتَّقُوْنِ ے یَا (البقرہ)۔ وَاخْشَوْنِ ے وَلَا (المائدہ) وَاتَّبِعُوْنِ ے ھٰذَا (الزخرف) ان چاروں مواقع پر یعقوب کے لیے حالین میں اثبات ہے۔ ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے جبکہ باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

تُخْزُوْنِ کے ہمراہ فِیْ لا کر وَلَا تُخْزُوْنِ (الحجر) کو خارج کرنا مقصود ہے جس میں یعقوب کے لیے اثبات یاء ہے۔ اِتَّقُوْنِ کے ہمراہ یَا لانے سے وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ کو خارج کرنا مقصود ہے جس میں یعقوب کے لیے اثبات یاء ہے۔ وَاخْشَوْنِ کے ہمراہ وَلَا لا کر وَاخْشَوْنِیْ وَلِاُتِمَّ (البقرہ) کو خارج کرنا مقصود ہے جس میں تمام قراء کے لیے اثبات یاء ہے۔ وَاتَّبِعُوْنِ کے ہمراہ سورۃ الزخرف نام لا کر فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران) اور فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْا (طہ) کو خارج کرنا مقصود ہے کہ ان دونوں مواقع پر یاء مرسوم ہے ایسے ہی اِتَّبِعُوْنِ اَھْدِکُمْ (الغافر) کو بھی خارج کرنا مقصود ہے جو کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

(۱۱/۴۱۴) خَافُوْنِ اِنْ اَشْرَکْتُمُوْنِ قَدْ ھَدَا | نِ عَنْھُمْ کِیْدُوْنِ الْاَعْرَافِ لَدٰی

(ل)

(ت) خَافُوْنِ اِنْ۔ اَشْرَکْتُمُوْنِ۔ قَدْ ھَدَانِ میں ابوجعفر۔ اور بصریین کے لیے اثبات ہے۔ کِیْدُوْنِ سورۃ الاعراف کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشام نے بالخلف اور ابوجعفر اور بصریین نے بلا خلف ثابت رکھا ہے۔

(ل) لَدٰی پاس، قریب۔

(ف) خَافُوْنِ اِنْ (آل عمران)۔ بِمَا اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ (ابراھیم) اور وَقَدْ ھَدٰانِ (الانعام) میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات اور ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف ہے باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ ھَدٰانِ میں قَدْ کی قید لانے سے لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ھَدٰانِیْ کو خارج کرنا مقصود ہے کہ جس میں تمام قراء کے لیے اثبات یاء ہے۔

ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا (الاعراف) میں ہشام کے لیے بالخلف اثبات ہے پس ان کے لیے وقفاً اثبات وحذف دو وجوہ ہیں اور وصلاً صرف اثبات ہے۔ جبکہ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات یاء ہے ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

(ط) ہشام کے لیے وقفاً حذف بطریق طیبہ ہے اور حالین میں اثبات بطریق طیبہ ہے اور حالین میں اثبات بطریق شاطبی ہے مگر تحریرات شاطبی سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اثبات شاطبی کے طرق سے ہے حذف بطریق شاطبی نہیں ہے۔ علامہ جزریؒ النشر فی القراءات العشر میں فرماتے ہیں کہ ہشام کے لیے خلف حالین میں درست ہے مگر ہماری اپنی کتاب کے طریق سے حذف صرف وقف میں ہے۔ پس ہشام کے لیے درج ذیل وجوہ ہوئیں۔

① حالین میں اثبات ② وصلاً اثبات اور وقفاً حذف۔

الاعراف کا لفظ لا کر سورۃ کی تصریح کر دی اور اس طرح فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا (ھوْد) کو خارج کر دیا جس میں تمام قراء کے لیے اثبات یاء ہے نیز کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ (المرسلات) کو بھی خارج کرنا مقصود ہے جس کا بیان آگے آ رہا ہے۔

(۱۲/۴۱۵) خُلْفٌ حِمًا ثَبْتٌ عِبَادِ فَاتَّقُوْ | خُلْفٌ غِنًی بَشِّرْ عِبَادِ افْتَحْ یَقُوْا
(حما ث ع ی)

(ت) (خُلْفٌ حِمًا ثَبْتٌ کا ترجمہ ہو چکا) عِبَادِ فَاتَّقُوْنِ میں رویس کے لیے خلف ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ میں وصلاً یاء کا فتحہ بالخلف ہے۔

(۱۳/۴۱۶) بِالْخُلْفِ وَالْوَقْفُ یَلِیْ خُلْفٌ ظُبَی | اٰتٰنِ نَمْلٍ وَّافْتَحُوْا مَدًا غَبَی
(ی ظ مدا غ)

(ت) (بِالْخُلْفِ کا ترجمہ ہو چکا) اور اسی فَبَشِّرْ عِبَادِ کی یاء میں وقفاً سوسی کے لیے بالخلف اور یعقوب کے لیے بلا خلاف اثبات یاء ہے۔ اٰتٰنِ سورۃ النمل وصلاً مفتوح نافع۔ ابوجعفر۔ رویس۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے پوشیدہ ہوئی ہے۔

(ل) (۴۱۵) حِمًا محفوظ ہونا۔ ثَبْتٌ ثابت ہونا، مضبوط ہونا۔ غِنًی کفایت والا۔ یَقُوْا وَقْیًا وَقٰی یَقِیْ سے کسی کام کو درست کرنا، کسی کام کی حفاظت کرنا، اذیت سے بچانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۱۶) یَلِیْ وَلِیَ یَلِیْ قریب ہونا، متصل ہونا۔ ظُبی تیزیوں والا۔ مَدًّا شہرت والا۔ غَبِی غَبِیٌّ سے پوشیدہ ہونا۔

(ف) یٰعِبَادِیْ (الزمر) فَاتَّقُوْنِیْ میں رویس کے لیے خلف ہے یعنی حالین میں اثبات جو بطریق درہ ہے اور حالین میں حذف جو بطریق طیبہ ہے باقین کے لیے حالین میں حذف یاء سے ہے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِیْ (الزمر) کوسوسی بالخلف وصلاً یاء مفتوحہ سے عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اور عِبَادِ الَّذِیْنَ سے پڑھتے ہیں یعنی اثبات یاء اور حذف یاء دونوں وجوہ وصلاً ہیں اسی طرح وقفاً بھی سوسی کے لیے بالخلف اثبات ہے یعنی فَبَشِّرْ عِبَادِیْ اور فَبَشِّرْ عِبَادِ۔ جبکہ یعقوب کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات واسکان ہے۔ گویا سوسی کے لیے تین وجوہ ہیں۔

❶ حالین میں اثبات یاء بطریق طیبہ ❷ حالین میں حذف یاء بطریق شاطبیہ ❸ وصلاً اثبات یاء وفتحہ اور وقفاً حذف بطریق طیبہ۔ جبکہ باقین کے لیے حالین میں حذف یاء سے ہے۔

فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ (النمل) کو وصلاً یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ رویس۔ ابوعمرو اور حفص نے پڑھا ہے بقایا قراء کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہورہی ہے۔

(۱۴/۴۱۷) حُزْ عُدْ وَقِفْ ظَعْنًا وَّ خُلْفٌ عَنْ حَسَنْ ‌‌ ‌ بِنْ زُرْ یُرِدْنِ افْتَحْ کَذَا تَتَّبِعَنْ
ح ع ظ ع ح ب ز

(ت) (حُزْ عُدْ کا ترجمہ ہو چکا) یعقوب کے لیے وقفاً اثبات یاء ہے۔ حفص۔ ابوعمرو۔ قالون اور قنبل نے وقفاً خلف کی زیارت کی ہے۔ یُرِدْنِ اور تَتَّبِعَنِ کو وصلاً یاء مفتوحہ سے ابوجعفر نے پڑھا ہے۔

(ل) حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ عُدْ وَعَدَ باب ضَرَبَ سے وعدہ کرنا، عَادَ یَعْبُدُ سے عبادت کرنا، عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا۔ قِفْ وقف کرنا۔ ظَعْنًا ظَعَنَ سے کوچ کرنا، سفر کرنا۔ حَسَنْ حَسُنَ سے عمدہ ہونا، اچھا ہونا۔ بِنْ بَانَ یَبِیْنُ سے بیان کرنا۔ زُرْ زَارَ یَزُوْرُ سے زیارت کرنا۔

(ف) فَمَا اٰتٰنِیْ میں یعقوب کے لیے وقفاً اثبات یاء ہے اور حفص۔ ابوعمرو۔ قالون اور قنبل کے لیے وقفاً خلف ہے یعنی اثبات یاء اور حذف یاء دونوں وجوہ ہیں۔ ذیل میں اب ہم جدول کے ذریعے حذف واثبات کو واضح کرتے ہیں۔

فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ (النمل) میں حذف واثبات یاء:

شمار	قاری	قرآءت
❶	قالون۔ ابوعمرو۔ حفص	وصلاً یاء کا اثبات اور فتحہ یعنی فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ اور وقفاً خلف ہے یعنی اثبات یاء فَمَا اٰتٰنِیْ اور حذف یاء فَمَا اٰتٰنْ
❷	ورش۔ ابوجعفر	وصلاً یاء کا اثبات اور فتحہ یعنی فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ اور وقفاً حذف یاء فَمَا اٰتٰنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸	رویس	حالین میں اثبات یاء
❹	بزی۔ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ امام خلف العاشر	حالین میں حذف یاء
❺	قنبل	وصلاً حذف یعنی فَمَا اٰتٰنِ اللّٰہُ اور وقفاً بالخلف یعنی حذف یاء فَمَا اٰتٰنْ اور اثبات یاء یعنی فَمَا اٰتٰنِ ے۔
❻	روح	وصلاً حذف اور وقفاً اثبات یاء

(ط) فَمَا اٰتٰنِ ے اللّٰہُ (النمل) میں قنبل کے لیے وقفاً خلف میں حذف یاء بطریق شاطبیہ اور اثبات یاء بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ قالون۔ ابوعمرو اور حفص کے لیے وقفاً خلف بطریق طیبہ اور بطریق شاطبیہ ہے۔

یُرِدْنِ ے (یٰس) اور تَتَّبِعَنِ ے (طٰہٰ) کو ابوجعفر وصلاً یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ بقایا قرآءت ان دونوں یاءات کی اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۱۵ / ۴۱۸) وَقِفْ ثَـنَـا وَكُلَّ رُؤُسِ الْاٰيِ ظَلْ ‌ ‌ ‌ وَافَـقَ بِـالْـوَادِ دَنَـا جُـدْوَ زُحَـلْ
ث ط د ج ز

(ت) اور ابوجعفر کے لیے وقفاً اثبات ہے اور رؤس آیات والی تمام یاءات کو یعقوب حالین میں ثابت رکھتے ہیں بِالْوَادِ میں مکی۔ و ش نے بلا خلاف اور قنبل وقفاً بالخلف یعقوب کی موافقت کر کے زحل ستارے کی مانند ہو گئے ہیں۔

(ل) ثَنَا باب ضَرَبَ سے تعریف کرنا۔ رُؤُسِ الْاٰيِ آیتوں کے سروں والی۔ ظَلْ ظَلَّ سے سایہ کرنا۔ دَنَا یَدْنُوْ سے قریب ہونا۔ جُدْ جَادَ سے عمدہ ہونا۔ زُحَلْ کنارہ کشی کرنا، علیحدہ ہونا اگر زاء مفتوح ہو اور اگر زاء مضموم ہو تو زحل ستارہ جو دوری اور بلندی میں ضرب المثل ہے۔

(ف) یُرِدْنِ ے (یٰس) اور تَتَّبِعَنِ ے (طٰہٰ) پر ابوجعفر اثبات یاء سے وقف کرتے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یاءات میں بھی قراء عشرہ کا مذہب جداول کے ذریعے واضح کر دیا جائے

یُرِدْنِ (یٰس) میں اثبات وحذف یاء:

شمار	قاری	قرآءت
❶	ابوجعفر	حالین میں اثبات (وصلاً اثبات وفتحہ۔ وقفاً اثبات وسکون)
❷	یعقوب	وصلاً حذف وقفاً اثبات یاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳	باقین	حالین میں حذف یاء

اَلَّا تَتَّبِعَنِ (طہ) میں حذف واثبات یاء:

شمار	قاری	قرآءت
①	ابوجعفر	وصلاً اثبات وفتحہ۔ وقفاً اثبات وسکون
②	مکی۔ یعقوب	حالین میں اثبات یاء اور فتحہ
③	نافع۔ ابوعمرو	وصلاً اثبات یاء سکون اور وقفاً حذف یاء
④	باقین	حالین میں حذف یاء

آیت کے آخری سروں پر آنے والی پچاسی یاءات زوائد کو یعقوب حالین میں اثبات یاء سے پڑھتے ہیں ذیل میں ہم ان انسٹھ (۵۹) یاءات کو طلباء کی سہولت کے لیے نقل کر رہے ہیں ان یاءات کے علاوہ بقایا چھبیس یاءات میں یعقوب کی موافقت دیگر ائمہ بھی کرتے ہیں جن کا بیان اسی شعر سے حضرت ناظمؒ فرمارہے ہیں۔

فَارْهَبُوْنِ (البقرہ۔ النحل) فَاتَّقُوْنِ (البقرہ۔ النحل۔ المؤمنون۔ الزمر) تَكْفُرُوْنِ (البقرہ) وَاَطِيْعُوْنِ (آل عمران۔ الشعراء میں آٹھ جگہ۔ الزخرف۔ نوح) تُنْظِرُوْنِ (الاعراف۔ یونسؑ۔ ھودؑ) فَاَرْسِلُوْنِ۔ وَلَا تَقْرَبُوْنِ۔ تُفَنِّدُوْنِ (یوسفؑ) مَتَابِ (الرعد) عِقَابِ (الرعد۔ ص۔ المؤمن) مَاٰبِ (الرعد) تَفْضَحُوْنِ۔ تُخْزُوْنِ (الحجر) فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء۔ العنکبوت) تَسْتَعْجِلُوْنِ (الانبیاء) كَذَّبُوْنِ (المؤمنون میں دو جگہ۔ الشعراء) يَحْضُرُوْنِ (الشعراء) يَقْتُلُوْنِ (الشعراء۔ القصص) سَيَهْدِيْنِ (الشعراء۔ الصافات۔ الزخرف) يَهْدِيْنِ۔ يَسْقِيْنِ۔ يَشْفِيْنِ۔ يُحْيِيْنِ (الشعراء) تَشْهَدُوْنِ (النمل) فَاسْمَعُوْنِ (یس) عَذَابِ (ص) لِيَعْبُدُوْنِ۔ يُطْعِمُوْنِ۔ يَسْتَعْجِلُوْنِ (الذاریات) فَكِيْدُوْنِ (المرسلات) وَلِيَ دِيْنِ (الکافرون)۔ اب ان یاءات کو بیان کریں گے جن میں یعقوب کے ہمراہ دیگر بھی شریک ہوتے ہیں۔

بِالْوَادِ (الفجر) میں حذف واثبات یاء:

شمار	قاری	قرآءت
①	یعقوب۔ بزی	حالین میں اثبات یاء
②	ورش	وصلاً اثبات وقفاً حذف
③	قنبل	وصلاً اثبات یاء اور وقفاً بالخلف یعنی اثبات یاء اور حذف یاء
④	باقین	حالین میں حذف یاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶/۴۱۹) بِخُلْفِ وَقْفٍ وَّدُعَاءِ فِيْ جُمَعُ | ثِقْ حُطْ زَكَا الْخُلْفُ هُدَى التَّلَاقِ مَعْ

(ت) (بِخُلْفِ وَقْفٍ کا ترجمہ ہو چکا) اور دُعَآءِ میں حمزہ۔ ورش۔ ابو جعفر۔ ابو عمرو اور بزی کے لیے اثبات یاء اور قنبل کے لیے خلف ہے التَّلَاقِ اور..........

(ل) فِيْ جُمَعُ اجتماعات میں۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرو۔ حُطْ اَحَاطَ سے گھیرنا، محفوظ کرنا۔ زَكَا الْخُلْفِ خلف کے ساتھ ...

(ف) وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم) میں حمزہ۔ ورش۔ ابو جعفر اور ابو عمرو نے وصلاً اثبات یاء سے پڑھا ہے بزی اور یعقوب نے حالین میں اثبات یاء سے پڑھا ہے۔ اور قنبل کے لیے بالخلف اثبات یاء ہے پس ان کے لیے اثبات یاء کی وجوہ اس طرح ہیں (۱) وصلاً اثبات یاء (۲) وصلاً حذف یاء جبکہ وقفاً صرف حذف یاء سے ہے۔ باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔ قنبل کے لیے حذف یاء بطریق شاطبی اور اثبات یاء بطریق طیبہ ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ دُعَآءِ مطلقاً فرمایا گیا ہے اس سے دُعَآءِ اِلَّا فِرَارًا (نوحؑ) بھی مراد ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ جزریؒ اسے یاءات اضافت میں بیان کر چکے ہیں۔ نیز اس سے قبل کے شعر میں علامہ جزریؒ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ یاءات زوائد آیات کے سرے پر آ رہی ہیں جبکہ سورۃ نوح کا یہ موقع آیت کے آخری سرے پر نہیں ہے لہٰذا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

يَوْمَ التَّلَاقِ کا اختلاف اگلے شعر میں بیان ہوگا۔

(۱۷/۴۲۰) تَنَادِ خُذْ دُمْ جُلْ وَقِيْلَ الْخُلْفُ بَرْ | وَالْمُتَعَالِ دِنْ وَّعِيْدِ وَنُذُرْ

(ت) يَوْمَ التَّنَادِ میں ابن وردان۔ مکی اور ورش نے بلا خلاف اور قالون نے بالخلف یعقوب کی موافقت کی ہے اور الْمُتَعَالِ میں مکی نے۔ وَعِيْدِ۔ وَنُذُرِ......

(ل) خُذْ پکڑو، اَخَذَ باب نَصَرَ سے لینا، پکڑنا۔ دُمْ نَصَرَ سے پھرنا۔ گھومنا، چکر لگانا۔ بَرْ بَرَّ سے نیکی کرنا۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے مالک ہونا، عزت والا ہونا، فرمانبرداری کرنا۔ بدلہ دینا۔

(ف) يَوْمَ التَّلَاقِ (الغافر) اور يَوْمَ التَّنَادِ (الغافر) میں ابن وردان اور ورش کے لیے وصلاً اثبات یاء اور وقفاً حذف ہے جبکہ مکی اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات یاء ہے اور قالون کے لیے بالخلف اثبات یاء ہے پس قالون کے لیے وجوہ اس طرح ہیں (۱) وصلاً یاء کا اثبات (۲) وصلاً یاء کا حذف (۳) وقفاً صرف حذف یاء۔ جبکہ باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

(ط) علامہ شاطبیؒ نے حالین میں حذف یاء قالون کے لیے بیان کیا ہے یہ بات علامہ جزری نے النشر میں صراحت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بیان فرمائی ہے۔ مگر علامہ شاطبیؒ نے قالون کے لیے جو اختلاف ذکر کیا ہے اہل تحریرات کے مطابق درست نہیں ہے۔
جبکہ بطریق طیبہ اثبات یاء وصلاً اور حذف یاء وقفاً ہے۔
اَلْمُتَعَالِ (الرعد) میں مکی اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات ہے جبکہ باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔
وَعِیْدِ اور وَنُذُرِ کا اختلاف اگلے شعر میں بیان ہوگا۔

(۱۸/۴۲۱) یُکَذِّبُوْنِ قَالَ مَعْ نَذِیْرِیْ	فَاعْتَزِلُوْنِ تَرْجُمُوْ نَکِیْرِیْ
(۱۹/۴۲۲) تُرْدِیْنِ یُنْقِذُوْنِ جُوْدٌ اَکْرَمَنْ (ج)	اَهَانَنْ هَدًا مَدًا وَّالْخُلْفُ حَنْ (ه ا مدا ح)

(ت) (۴۲۱) یُکَذِّبُوْنِ قَالَ اور نَذِیْرِ۔ فَاعْتَزِلُوْنِ۔ تَرْجُمُوْنِ۔ نَکِیْرِ۔
(۴۲۲) لَتُرْدِیْنِ۔ یُنْقِذُوْنِ میں ورش نے یعقوب کی موافقت کی ہے۔ اَکْرَمَنِ۔ اَهَانَنِ میں بزی۔ مدنیین بلا خلاف اور ابوعمرو بالخلف اثبات یاء سے مہربان ہوئے۔

(ل) جُوْدٌ بارش کا زیادہ ہونا۔ هَدًا هَدٰی یَهْدِیْ سے ہدایت کرنا۔ مَدًا درازی، شہرت۔ حَنْ حَنَّ باب ضَرَبَ سے کسی پر مہربان اور شفیق ہونا۔

(ف) وَعِیْدِ (ابراهیم۔ ق میں دو جگہ) وَنُذُرِ (القمر میں چھ جگہ) اَنْ یُکَذِّبُوْنِ قَالَ (القصص) قَالَ لاکر الشعراء والے کو خارج کرنا مقصود ہے۔ کَیْفَ نَذِیْرِ (الملک) فَاعْتَزِلُوْنِ (الدخان) تَرْجُمُوْنِ (الدخان) نَکِیْرِ (الحج۔ السباء۔ الفاطر۔ الملک) لَتُرْدِیْنِ (الصافات) یُنْقِذُوْنِ (یس) ان انیس یاءات میں ورش کے لیے وصلاً اثبات یاء اور وقفاً ہے جبکہ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات یاء ہے اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔
اَکْرَمَنِ اور اَهَانَنِ (دونوں الفجر) میں بزی اور یعقوب نے حالین میں اثبات یاء سے پڑھا ہے جبکہ نافع اور ابو جعفر نے وصلاً اثبات یاء سے اور وقفاً حذف یاء سے پڑھا ہے جبکہ ابوعمرو بصری کے لیے خلف ہے یعنی وصلاً اثبات یاء اور حذف یاء دو وجوہ ہیں اور وقفاً صرف حذف یاء ہے۔ ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات یاء بطریق طیبہ اور وصلاً حذف یاء بطریق شاطبیہ ہے۔ باقین کے لیے حالین میں حذف یاء ہے۔

(۲۰/۴۲۳) وَشَذَّ عَنْ قُنْبُلَ غَیْرُ مَا ذُکِرْ	وَالْاَصْبَهَانِیُّ کَالْاَزْرَقِ اسْتَقَرْ

(ت) اور قنبل سے ان بیان کردہ یاءات کے ماسوا جو ذکر کی گئی ہیں وہ شاذ ہیں اور اصبہانی نے اس باب میں ازرق کی طرح ہی قرار پکڑا ہے۔

(ل) ذُکِرْ ذَکَرَ باب نَصَرَ سے ذکر کرنا۔ یاد کرنا۔ شَذَّ شاذ ہونا۔ اِسْتَقَرْ اِسْتَقَرَّ سے قرار پکڑنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) علامہ جزریؒ اس شعر میں فرماتے ہیں کہ قنبل کے لیے جن یاءات زوائد کا اثبات لکھا گیا ہے وہ صحیح اور درست ہے اور ان کے علاوہ جہاں کہیں ان کے علاوہ کسی نے اثبات یاء قنبل کے لیے تحریر کیا ہے تو وہ شاذ کے حکم میں ہے۔

اس باب یاءات زوائد میں ورش کے لیے بطریق ازرق جو سینتالیس یاءات بیان کی گئی ہیں وہ اصبھانی کے لیے بھی ہیں یعنی باب یاءات زوائد میں جو جیم کی رمز استعمال ہوئی ہے وہ پورے ورش کے لیے ہے جیسا کہ ہم شروع باب میں بتلا بھی آئے ہیں اور جن یاءات میں اصبھانی نے ازرق سے اختلاف کیا ہے ان کو اگلے شعر میں بیان کر رہے ہیں۔

۲۱/۴۲۴ مَــعْ تَـرَنْ وَاتَّبِـعُـوْنِ وَثَبَـتْ	تَسْئَلْنِيْ فِي الْكَهْفِ وَخُلْفُ الْحَذْفِ مَتْ م

(ت) اِنْ تَرَنِ۔ اِتَّبِعُوْنِ کے ہمراہ ہیں اور تَسْئَلْنِيْ سورۃ الکھف میں سب کے لیے اثبات ہے اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف حذف یاء کا تعلق پیدا کیا ہے۔

(ل) ثَبَتَ ثابت ہوتا ہے۔ مَتْ مَتَّ باب نَصَرَ سے کھینچنا، تعلق پیدا کرنا۔

(ف) اِنْ تَرَنِۦ (الکھف) يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِۦ (الغافر) کو اصبھانی نے وصلاً اثبات یاء سے پڑھا ہے اور وقفاً حذف یاء ہے باقین نے جن میں ازرق بھی شامل ہیں حالین میں حذف یاء سے پڑھا ہے۔

فَلَا تَسْئَلْنِيْ (الکھف) کو جمیع قراء نے اثبات یاء سے پڑھا ہے اس لیے کہ یاء مرسوم ہے مگر صرف ابن ذکوان کے لیے حالین میں بالخلف حذف، ہے پس ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہوئی (۱) حالین میں اثبات یاء بطریق شاطبی (۲) حالین میں حذف یاء بطریق طیبہ۔

بَابُ اِفْرَادِ الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِهَا (۸)

۱/۴۲۵ وَقَدْ جَرٰى مِنْ عَادَةِ الْاَئِمَّهْ	اِفْرَادُ كُلِّ قَارِئٍ بِخَتْمَهْ

(ت) اور اس فن کے ائمہ اور علماء کی یہ عادت جاری ہوئی ہے کہ ہر ایک قاری کو انفرادی طور پر ایک ختم میں پڑھایا جائے۔

(ل) جَرٰى باب ضَرَبَ سے جاری ہونا۔ عَادَةِ الْاَئِمَّهْ ائمہ فن اور علماء کی عادت۔ اِفْرَادُ الگ۔ منفرد۔ بِخَتْمَهْ ختم باب ضَرَبَ سے ختم ہونا۔

(ف) اس باب میں علامہ جزریؒ اس امر پر کلام فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی قاری (طالب علم) یا مقری (استاذ) روایات اور قراءات کو جمع کرنا چاہے تو اس کا کیا طریق ہے۔ علامہ جزریؒ نے النشر فی القراءات العشر میں بھی اس پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور طیبہ النشر جو النشر کا منظوم خلاصہ ہے اس میں بھی اس بات کو بیان فرما رہے ہیں۔ علامہ جزریؒ نے جمع قراءات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کو جس عمدگی اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ انداز قراءات سے متعلق کسی اور کتاب میں نظر نہیں آیا۔ ''الاعلان'' کے مصنف علامہ صفراویؒ نے ''جمع قراءات'' کے متعلق کچھ بیان کیا ہے مگر اس کے متعلق علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ علامہ صفراویؒ نے جو بیان کیا ہے وہ مفید نہیں ہے بہر حال یہ باب کثیر الفوائد ہے اور اس کا جاننا قراء اور طلباء علم قرآءت کے لیے ازحد ضروری ہے۔ علامہ جزریؒ اس شعر میں بیان فرما رہے ہیں کہ ائمہ قراءات وعلماء اسلاف کی یہ عادت تواتر سے منقول ہے کہ وہ ہر قاری کے ہر راوی کی روایت کو الگ الگ پڑھتے پڑھاتے اور سنتے تھے۔ اور اس طرح پڑھنا پڑھانا ضروری بھی ہے کہ اس سے ادا میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور قواعد اچھی طرح یاد ہو جاتے ہیں نیز اس کے بعد پھر جمع الجمع میں پڑھنا آسان ہوتا ہے۔

۲/۴۲۶	حَتّٰی یُؤَهِّلُوا لِجَمْعِ الْجَمْعِ	بِالْعَشْرِ اَوْ اَکْثَرَ اَوْ بِالسَّبْعِ

(ت) حتی کہ اس طرح طلبہ جمع الجمع پڑھنے کے اہل ہو جاتے تھے اور ایک ختم میں جمع کریں سبع قرآءت یا عشرہ قرآءت یا اس سے بھی زیادہ قرآءتوں کو۔

(ل) یُؤَهِّلُوا اَهَّلَ باب تفعیل سے اہل بنانا۔ لِجَمْعِ الْجَمْعِ جمع کو جمع کرنا اصطلاحی مفہوم جمع الجمع میں پڑھنا۔ بِالْعَشْرِ دس۔ بِالسَّبْعِ سات۔ اَوْ اَکْثَرَ یا اس سے زیادہ بھی۔

(ف) یعنی انفرادی طور پر ہر راوی کے مطابق پڑھ لینے سے طلباء پھر خود اتنی استعداد اور اہلیت کے حامل ہو جاتے تھے کہ وہ جمع الجمع میں قرآءت سبع یا قرآءت عشرہ بلکہ اس سے زیادہ کو بھی بآسانی پڑھ لیتے تھے۔

قولہ اَوْ اَکْثَرَ سے مراد قراءات اربعہ بعد العشرہ ہیں یعنی قراءات شاذہ والے ائمہ، امام ابن محیصن مکیؒ۔ امام اعمش کوفیؒ۔ امام حسن بصریؒ اور امام یحییٰ الیزیدیؒ۔

۳/۴۲۷	وَجَمْعُنَا نَخْتَارُهٗ بِالْوَقْفِ	وَغَیْرُنَا یَاْخُذُهٗ بِالْحَرْفِ

(ت) اور جمع الجمع میں ہم جمع بالوقف اختیار کرتے ہیں اور ہمارے علاوہ دیگر حضرات اسے جمع بالحرف کے طور پر اخذ کرتے ہیں۔

(ل) جَمْعُنَا ہماری جمع۔ نَخْتَارُهٗ اِخْتَارَ سے اختیار کرنا۔ یَاْخُذُهٗ اَخَذَ باب نَصَرَ سے لینا، پکڑنا، اخذ کرنا۔

(ف) اس شعر میں جمع الجمع کے طریقوں کی وضاحت کر رہے ہیں اس کے تین طریقے ہیں۔

❶ جمع بالوقف ❷ جمع بالحرف ❸ جمع بالمرکب

❶ جمع بالوقف:...... جمع بالوقف میں قراء کی ترتیب کے مطابق پڑھا جاتا ہے اور وقف جائز کے موقع پر وقف کیا جاتا ہے پھر جو اس میں مندرج ہو گئے ان کے پڑھنے کی تو ضرورت نہیں بلکہ اس کے بعد والے کا جو کہ اختلاف رکھتا ہے اس کو پڑھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کرتے ہیں اور اسی طرح سب کو ترتیب سے پڑھ لیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد دوسری آیت شروع کرتے ہیں۔

علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ یہ طریقہ صحیح اور ہمارا اختیار کردہ ہے کیونکہ یہ قرآءت کی خوبصورتی اور وجوہ کو مکمل طور پر واضح کرتا ہے اور یہ اہل شام۔ اہل مصر۔ اہل مغرب اور دیگر جمہور ائمہ کا مذہب ہے اور یہی علامہ جزریؒ کا بھی اختیار کردہ ہے۔ مگر جمع بالوقف میں طوالت بہت زیادہ ہے۔

❶ جمع بالحرف:...... دوسرا طریقہ دیگر حضرات کا ہے یعنی اہل مصر اور اہل مغرب کا ہے اور وہ یہ ہے کہ قاری کسی راوی کے لیے پڑھنا شروع کرتا ہے مثلاً قالون کے لیے پڑھنا شروع کیا اور جب کسی ایسے کلمہ پر پہنچے کہ جس میں اختلاف قرآءت ہے تو اس پر وقف کر کے صرف اسی اختلافی کلمے کے جس قدر اختلافات ہیں سب کو وجہاً بعد وجہ پڑھ لے اور اس طریقہ میں وقف جائز تک پہنچنے کا التزام نہیں ہے۔ اس طریقہ میں استحضار بھی خوب ہے سیکھنے سکھانے میں بھی سہولت ہے مگر قرآءت کی خوبصورتی اس طریقہ میں نہیں ہے۔ پھر جمع بالحرف کی چار شرائط ہیں جن کو علامہ جزریؒ اگلے شعر میں بیان فرمارہے ہیں۔

۲۲۸/۴	بِشَرْطِهٖ فَلْيَرْعَ وَقْفًا وَّابْتِدَا	وَلَا يُرَكِّبْ وَلْيُجِدْ حُسْنَ الْاَدَا

ت جمع بالحرف اس حالت میں ہے کہ اپنی شرط کے ہمراہ رعایت کرے کہ وقف وابتداء کو ملحوظ رکھے اور قرآءت میں ترکیب پیدا نہ کرے اور حسن ادا کی خوبی کو سنوارے۔

ل بِشَرْطِهٖ اپنی شرط کے ہمراہ۔ فَلْيَرْعَ رَعٰی يَرْعٰی سے گھاس چرنا، نگہبانی کرنا۔ رعایت کرنا۔ وَقْفًا وَّابْتِدَا وقف اور ابتداء کی۔ يُرَكِّبْ رَكَّبَ سے جوڑنا، ترکیب پیدا کرنا۔ وَلْيُجِدْ جَادَ سے عمدہ ہونا، سنوارنا۔ حُسْنَ الْاَدَا ادا کی خوبی۔

ف جمع بالحرف پڑھتے ہوئے ان چار امور کا اہتمام کرے۔

❶ وقف کے مواقع کا خیال رکھے مثلاً وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ میں اِلٰهٍ پر وقف کرنا درست نہیں۔ اور نقل وسکتہ کو ادا کرے یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں اِلٰهَ پر وقف کرے اور مدود وسکتہ ادا کرے۔ اسی طرح وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا میں اَرْسَلْنٰكَ پر وقف کرے اور مدود نکالے۔

❷ ابتداء کے مواقع کا بھی اہتمام کرے۔ مثلاً قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ اور قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ اور قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ میں قول کے بغیر مقولہ سے ابتداء نہ کرے اسی طرح يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ وغیرہ میں یہ صحیح نہ ہوگا کہ وَاِيَّاكُمْ سے ابتدا کرے۔

❸ قرآءتوں کو آپس میں مخلوط نہ کرے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ پر وقف کیا اور تمام اختلافات کو ادا کرنے کے بعد آخر میں امام حمزہ کے لیے سکتہ ادا کر کے اس کلمہ کو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا سے ملا دیا اور قالون کے لیے ضمیر میں اسکان یا صلہ کیا تو اس صورت میں حمزہ کی قرآءت قالون سے خلط ملط ہو گئی۔ کیونکہ قالون کے لیے ہمزتین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق نہیں ہے اور سکتہ بھی نہیں ہے اور اس وصل کی صورت میں یہ گمان ہوگا کہ یہ تمام قراءت یعنی ءَاَنْذَرْتَهُمْ سے تُنْذِرْهُمْ لَا تک مع التحقیق ومع السکت قالون ہی کے لیے ہوئی۔

پس اس صورت حال سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ترتیب اسی کا لحاظ رکھے یعنی جس کے لیے سب سے آخر میں پڑھا ہے اس کے لیے آئندہ ابتداء بھی کرے۔ اس شرط کی مزید توضیح علامہ جزریؒ اگلے شعر میں بھی کر رہے ہیں۔

④ تجوید اور حسن اداء کی رعایت کرے۔ یعنی یہ اختلاف قراءت قواعد تجوید کے مطابق مخارج وصفات لازمہ وعارضہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اچھے طریقہ پر ادا کرے۔

۵/۴۲۹	فَالْمَاهِرُ الَّذِي إِذَا مَا وَقَفَا	يَبْدَا بِوَجْهِ مَنْ عَلَيْهِ وَقَفَا

ت پس اس فن قراءت کا ماہر وہ ہے جو کہ جب وقف کرے تو اسی قاری یا راوی کے اختلاف سے ابتدا کرے جس کی قراءت پر وقف کر چکا ہے۔

ل فَالْمَاهِرُ پس ماہر۔ وَقَفَا وقف کرنا، ٹھہرنا۔ يَبْدَا بَدَاَ سے ابتدا کرنا، شروع کرنا۔ بِوَجْهِ اس کی وجہ سے۔

ف یعنی چاہے جمع بالوقف پڑھے یا جمع بالحرف پڑھے اس بات کا اہتمام کرے کہ جس قاری کی قراءت پڑھ کر وقف کیا ہے اسی سے ابتداء بھی کرے جیسے عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ میں امام حمزہ کے لیے سکتہ پڑھ کر وقف کیا ہے تو ضروری ہے کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ سے ابتدا بھی قراءت حمزہ ہی سے کرے۔

اسی طرح قالون کے لیے صلہ یا اسکان پڑھے تو يُؤْمِنُوْنَ جیسے موقع میں تحقیق نہ کرے بصورت دیگر ترکیب ہو جائے گی۔ بہر حال ترتیب قراء کا خیال رکھنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی شخص اس کا اہتمام نہیں کرتا تو کوئی گناہ یا مضائقہ کی بات نہیں ہے۔

۶/۴۳۰	يَعْطِفُ اَقْرَبًا بِهِ فَاَقْرَبَا	مُخْتَصِرًا مُسْتَوْعِبًا مُرَتِّبَا

ت (جمع مرکب کا طریقہ یہ ہے کہ کسی قاری کو پڑھنا شروع کرے پھر) اس کے قریب والے کو بعد ازاں اس سے قریب والے کو شریک کرے اس طرح سے اختصار کرتے ہوئے تمام کا احاطہ کرے اور بالترتیب پڑھنے والا ہو۔

ل يَعْطِفُ عَطَفَ باب ضَرَبَ سے مہربانی کرنا، ہٹا دینا، پھرنا، شریک کرنا، حرف عطف کے ذریعے دوسرے کلمے سے جوڑنا۔ اَقْرَبًا اقرب کو۔ مُخْتَصِرًا مختصر، اختصار کرنے والا۔ مُسْتَوْعِبًا اِسْتَوْعَبَ سب لے لینا، جڑ سے اکھیڑنا، احاطہ کرنا، گھیرنا۔ مُرَتِّبًا ترتیب وار۔

ف یہاں سے جمع الجمع کی تیسری قسم (۳) جمع مرکب: کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ پس اس کا طریقہ اس طرح سمجھو جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی آیت میں جمع مرکب کیا جائے۔

سب سے پہلے قالون کے لیے بالا سکان پڑھا اور وقف کے قریب چونکہ ضمیر ہے لہٰذا صلہ کی وجہ کو عطف کر دو شروع آیت سے لوٹا کر نہ پڑھو اس وجہ میں مکی بھی مندرج ہو جائیں گے اب اس کے بعد آگے دیکھیے تو ضمیر کے لام کی تفخیم ہے مگر چونکہ ورش کے لیے یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بالواؤ ہے لہٰذا یُؤْمِنُوْنَ بالا بدال پڑھ کر اور ضمیر میں صلہ کرتے ہوئے یُنْفِقُوْنَ تک ابوجعفر کے لیے پڑھ لو اسی موقع پر ضمیر کے اسکان کو عطف کر دو تو ابوعمرو اور اصبھانی کی وجہ ہو جائے گی اس کے بعد اَلصَّلٰوۃَ کے لام کو مفخم پڑھو اور وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ میں اسکان پڑھ کر یُنْفِقُوْنَ پر وقف کرو۔

اب اس کے بعد والی آیت کو ازرق کے لیے پڑھو تا کہ خلط روایت نہ ہو اور وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بالا بدال پڑھتے ہوئے بِمَآ اُنْزِلَ پر مد طویل کرو اور بِالْاٰخِرَةِ کو بالنقل اور بالترقیق پڑھو کر یُوْقِنُوْنَ پر وقف کرو۔

اور علامہ جزریؒ اقرب فالاقرب کا جو طریقہ بیان کر رہے ہیں اس کے مطابق اختلافات نکالتے ہوئے ادا کرتے چلے جاؤ۔ جمع مرکب کا طریقہ علامہ جزریؒ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور اوپر جو طریقے بیان ہوئے یعنی جمع بالوقف اور جمع بالحرف کو ہی ترتیب دے کر علامہ موصوفؒ نے بنایا ہے۔ حقیقت میں یہ طریقہ بہت عمدہ اور مختصر ہے اور اس سے قراءآت کی حسن زینت بھی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ (ماخوذ از ایضاح العشر مؤلفہ حضرت قاری عبداللہ صاحبؒ)

نوٹ: ان تمام جمع الجمع کے طریقوں کی وضاحت اور تشریح ہماری کتاب تدریب المعلمین میں بھی موجود ہے۔ بطریق شاطبیہ جمع الجمع میں تنشیط الطبع للشیخ تھانوی نور اللہ مرقدہ اور بطریق الدرہ نزہۃ الاشراف مولفہ قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ موجود ہے۔ جمع الجمع میں اجراء طیبہ پر قاری نجم الصبیح التھانوی سلمہ نے ''روض الفغر فی اجراء العشر'' مرتب کی ہے جو الحمد للہ طبع ہو چکی ہے۔ شائق حضرات طلب فرمائیں۔

۴۳۱	وَلْيَلْزَمِ الْوَقَارَ وَالتَّاَدُّبَا	عِنْدَ الشُّيُوْخِ اِنْ يُّرِدْ اَنْ يَّنْجُبَا	

ت اور طالب علم اپنے اساتذہ کرام اور شیوخ کے پاس متانت سے حاضر ہو اور ان کے احترام کو لازم کرے اگر وہ کمال وشرف والا بننا چاہتا ہے۔

ل وَلْيَلْزَمِ لَزِمَ سے لازم پکڑنا، چمٹ جانا۔ اَلْوَقَارَ وَالتَّاَدُّبَا متانت سے حاضر اور احترام۔ عِنْدَ الشُّيُوْخِ اساتذہ وشیوخ کے پاس۔ اِنْ يُّرِدْ اَرَادَ سے يُرِدْ ہے یعنی اگر وہ چاہے۔ يَّنْجُبَا شرف والا بننا۔

ف حضرت ناظمؒ نے اس شعر میں علم حاصل کرنے والوں کو بہت عمدہ نصیحت کی ہے حقیت یہی ہے کہ اگر اپنے علم میں خیر و برکت چاہتے ہو اور عمل میں اخلاص اور للّٰہیت کو دیکھنا چاہتے ہو تو استاذ کا ہر دم اور ہر حال میں ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھو۔ اس کی زندگی میں بھی اس کے ساتھ ادب بھلائی اور خیر خواہی کا معاملہ رکھو اور بعد از وفات اس کے لیے دعاء مغفرت اور بلندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجات کی دعا کا معمول رکھو۔ اللہ تعالی کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ میرے عظیم اور شفیق اساتذہ عظام کے اوپر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور ان کی مغفرت فرما کر ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آمین

٨/٤٣٢	وَبَعْدَ اِتْمَامِ الْاُصُوْلِ نَشْرَعُ	فِي الْفَرْشِ وَاللّٰهُ اِلَيْهِ نَضْرَعُ

(ت) اور اصول کو مکمل کرنے کے بعد فرش الحروف کا آغاز کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے حضور اس سے متعلق عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔

(ل) بَعْدَ اِتْمَامِ الْاُصُوْلِ اصول کو پورا کرنے کے بعد۔ نَشْرَعُ شَرَعَ سے پھیلانا، شروع کرنا۔ نَضْرَعُ ضَرَعَ باب فَتَحَ سے عاجزی سے دعا کرنا، گڑگڑانا۔

(ف) الحمد اللہ یہاں پہنچ کر طیبہ النشر کے اصول کی تشریح وتوضیح مکمل ہوئی۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے دعا ہے کہ وہ فرش الحروف کو بھی اپنی رحمت سے مکمل کرنے کی توفیق بخشے آمین یارب العالمین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

❀❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَرْشِ الْحُرُوْفِ

فَرْش یہ فَرِیْش کی جمع ہے بمعنی مفروش اور اس سے مراد وہ مختلف فیہ کلمات ہیں جو اصول کلیہ کے ضمن میں نہیں آتے بلکہ ترتیب قرآنی کے مطابق سورتوں میں متفرق اور منتشر طور پر پائے جاتے ہیں۔ بعض نے اصول کے مقابلہ میں ان کو فروع بھی کہا ہے لیکن یہ باعتبار کثرت ہے ورنہ کہیں کہیں فَرْش میں اصول مطردہ بھی آئیں گے جیسے فواتح سور میں امالہ اسی طرح اصول میں غیر مطردہ بھی آئے ہیں جیسے یاءات الزوائد۔ (امانیہ شرح شا طیبہ للشیخ القاری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ)

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (۸۹)

(۱/۴۴۳) وَمَا يُخَادِعُوْنَ يَخْدَعُوْنَا | كَنْزٌ ثَوٰى اُضْمُمْ شُدَّ يَكْذِبُوْنَا
كنز ثوى

(ت) وَمَا يُخَادِعُوْنَ شامی، کوفیین، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے يَخْدَعُوْنَ ہے۔ يَكْذِبُوْنَ کو شامی حرمین اور بصریین کے لیے ضمہ دو اور مشدد پڑھو۔

(ل) كَنْزٌ خزانہ، مال۔ ثَوٰى ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ اُضْمُمْ ضمہ دینا۔ شُدَّ مشدد پڑھنا۔

(ف) وَمَا يَخْدَعُوْنَ: شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین يُخٰدِعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ يُكَذِّبُوْنَ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ شامی۔ ابوعمرو اور یعقوب کے لیے ہے اور باقین يَكْذِبُوْنَ پڑھتے ہیں۔
یاد رہے کہ سورۃ البقرہ کا پہلا يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ اور سورۃ النساء کا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ ان دونوں مواقع میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(۲/۴۴۴) كَمَا سَمَا وَقِيْلَ غِيْضَ جِيْ اَشِمْ | فِيْ كَسْرِهَا الضَّمَّ رَجَا غِنًى لَزِمْ
ك سما ر غ ل

(ت) (كَمَا سَمَا کا بیان ہو چکا) اور قِيْلَ۔ غِيْضَ۔ جِایْٓءَ کے کسرہ میں ضمہ کا اشمام کسائی۔ رویس اور ہشام کے لیے کر کے ہمیشہ والی دولت کے امیدوار ہو۔

(ل) كَمَا جس طرح۔ سَمَا بلند ہونا۔ اَشِمْ شَمَّ باب نَصَرَ سے سونگھنا، بو دینا۔ رَجَا باب نَصَرَ سے امید کرنا۔ غِنًى دولتمندی۔ لَزِمْ لَزِمَ سے لازم ہونا۔

(ف) قِيْلَ پورے قرآن میں ہر جگہ۔ وَغِيْضَ الْمَآءُ (ہود)۔ وَجِایْٓءَ (الزمر۔ الفجر) ان تینوں کلمات میں کسائی۔ رویس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہشام قاف غین اور جیم کے کسرہ میں ضمہ کا اشمام کرکے پڑھتے ہیں باقین کے لیے خالص کسرہ ہے۔

۳/۴۳۵ وَحِيلَ سِيقَ كَمْ رَسَا غَيْثٌ وَسِيْ | سِيئَتْ مَدًا رَحْبٍ غَلَالَةٌ كُسِيْ
(ك ر غ — مدا ر غ ك)

(ت) اور حِيلَ۔ سِيقَ میں اشمام شامی۔ کسائی اور رویس کے لیے بارش والا ہے اور سِيْءَ۔ سِيئَتْ میں مدنیین۔ کسائی۔ رویس اور شامی کے لیے اشمام طویل ہوا ہے۔

(ل) كَمْ بہت ہیں یا كَمْ یہاں استفہامیہ ہے اور استفہام تعجب کے لیے ہے یعنی کتنی نوبتیں ہیں۔ رَسَا باب نَصَرَ سے ثابت ہونا۔ غَيْثٌ بارش۔ مَدًا درازی والا ہونا، طویل ہونا۔ رَحْبٍ رَحُبَ سے کشادہ ہونا، کشادگی۔ غَلَالَةٌ لباس، وہ سلوکہ جوزرہ کے نیچے پہنتے ہیں یعنی زرہ کے دو حلقوں کو جوڑنے والی میخ۔ كُسِيْ كَسَا باب نَصَرَ سے متعدی اور ضَرَبَ سے لازم یعنی پہننا، پہنانا۔

(ف) حِيلَ (السباء) سِيقَ (الزمر) ان دو کلمات کو شامی۔ کسائی اور رویس بالاشمام پڑھتے ہیں باقین خالص کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ سِيْءَ (ہود۔ العنکبوت) سِيئَتْ ابوجعفر۔ کسائی۔ رویس اور شامی بالاشمام پڑھتے ہیں اور باقین خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

درج بالا سات کلمات میں اشمام کی نوعیت:

یہاں اشمام کے معنی یہ ہیں کہ ان ساتوں کلمات کے پہلے حروف قاف۔ غین۔ جیم۔ حاء اور سین پر پوری حرکت پڑھی جائے اور یہ حرکت دو حرکات کا ایسا مرکب ہو کہ دونوں کا جز (یعنی ضمہ اور کسرہ) سننے میں الگ الگ معلوم ہوں یہ نہ ہو کہ دونوں حرکات باہم مل کر ایسے ہو جائیں کہ ایک ہی حرکت کی آواز باقی رہ جائے۔ پس ان دونوں حرکات کو اس طرح ادا کیا جائے کہ اول ضمہ کا حصہ ادا ہوتا ہے اور اس کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اس کے بعد کسرہ کا حصہ آتا ہے اور یہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ اس کے بعد یاء خالص رہتی ہے اور اس میں واؤ کا اثر نہیں آتا اور قِيلًا (النساء۔ الواقعہ۔ المزمل) اور وَقِيلَهُ (الزخرف) چونکہ مصدر ہیں فعل نہیں ہیں اس لیے اس میں ساتوں کے لیے خالص کسرہ ہے اشمام نہیں ہے۔

یہ ساتوں فعل مجہول ہیں اور اجوف ہیں ان میں سے غِيضَ اور جِايْءَ یائی اور باقی پانچ واوی ہیں اور یہ واؤ مضارع معروف میں ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ ساتوں کلمات اصل کی رُو سے فُعِلَ کے وزن پر ہیں چونکہ واؤ اور یاء پر کسرہ ثقیل تھا اس لیے ان کی تعلیل سے متعلق تین مذاہب ہیں۔

1. واؤ اور یاء کا کسرہ نقل کرکے فاء کلمہ کو دیا جاتا ہے اور اس کا ضمہ حذف کر دیتے ہیں اور اس کے بعد یاء تو سالم رہتی ہے اور واؤ کسرہ کے بعد ساکن ہونے کے باعث یاء سے بدل جاتا ہے یہ قریش اور ان کے ہمسایہ بنی کنانہ کا لغت ہے۔
2. نقل کے بغیر واؤ اور یاء کے ضمہ کو حذف کر دیتے ہیں اب واؤ تو سالم رہتا ہے اور یاء ضمہ کے بعد ساکن ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب واؤ سے بدل جاتی ہے۔

❸ نقل کے بعد ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام تا کہ اصل پر تنبیہ ہو جائے اور یہ بنو عقیل۔ بنو اسد اور بنو قیس کا لغت ہے۔

(۴/۴۳۶) وَتُرْجَعُو الضَّمَّ افْتَحًا وَّاكْسِرْ ظَمَا | اِنْ كَانَ لِلْاُخْرٰى وَذُوْ يَوْمًا حِمَا

ظ — حما

(ت) اور تُرْجَعُوْنَ کے باب میں اگر یہ آخرت کے بیان والا ہو تو یعقوب کے لیے ضمہ کو فتحہ پڑھو اور جیم کے فتحہ کو کسرہ دو اور یَوْمًا اور بصریین کے لیے ایسے ہی حمایت والا ہوا ہے۔

(ل) افْتَحًا فتحہ پڑھنا۔ وَاكْسِرْ کسرہ دینا۔ ظَمَا پیاس، پیاسا ہونا۔ اِنْ كَانَ لِلْاُخْرٰى اگر یہ آخرت کی طرف ہو۔ حِمَا حمایت والا ہونا۔

(ف) تَرْجِعُوْنَ۔ يَرْجِعُوْنَ۔ يَرْجِعُ۔ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ وغیرہ کے کلمات آخرت کے لیے ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے معنی میں ہوں تو یعقوب انہیں تاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ سے تَرْجِعُوْنَ۔ تَرْجِعُ۔ يَرْجِعُوْنَ۔ يَرْجِعُ پڑھتے ہیں۔ پھر جن حضرات نے یعقوب کی موافقت کی ہے وہ اس طرح ہیں۔

يَوْمًا والے یعنی وَاتَّقُوْا يَوْمًا تَرْجِعُوْنَ جو البقرہ کے اواخر میں ہے اس میں ابو عمرو اور یعقوب دونوں کا مذہب تاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ ہے باقین تاء کا ضمہ اور جیم کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اس کی آسان پہچان میرے شیخ اور مربی استاذ القراء والمجودین حضرت الشیخ القاری المقری عبدالفتاح السید عجمی المرصفی المصری الازہری رحمہ اللہ نے یہ بیان فرمائی کہ جس جگہ بھی حفص کے لیے یاء اور تاء کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہوگا تو ان تمام مواقع میں یعقوب الحضرمی کے لیے یاء اور تاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ ہے اور اگر يُرْجِعُ تَرْجِعُ آخرت کی بجائے دنیا یا دنیا والوں کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہو تو اس میں تمام قراء حفص کی مانند ہیں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

یاد رہے کہ قرآن میں اس طرح کے بتیس مقامات ہیں۔

(۵/۴۳۷) وَالْقَصَصُ الْاُوْلٰى اَتٰى ظُلْمًا شَفَا | وَالْمُؤْمِنُوْنَ ظِلُّهُمْ شَفَا وَفَا

شفا ظ ا — ظ شفا

(ت) اور سورۃ القصص کے پہلے موقع کو نافع۔ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا اور المؤمنون میں یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے سایہ فیض سے بیماروں کو شفا دی۔

(ل) اَتٰى باب ضَرَبَ سے آنا۔ ظُلْمًا ظلم سے۔ شَفَا شفا دینا۔ ظِلُّهُمْ ان کا سایہ۔ وَفَا وَفٰى يَفِيْ باب ضَرَبَ اَوْفٰى سے پورا کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) سورۃ القصص کا پہلا موقع اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يَرْجِعُوْنَ میں یاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ نافع۔ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین يُرْجَعُوْنَ یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاُوْلٰی کہنے سے دوسرا اور تیسرا موقع خارج ہو گیا یعنی وَاِلَيْهِ تَرْجِعُوْنَ دو مواقع پر جس کو صرف یعقوب تاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ سے پڑھتے ہیں باقین تاء مضمومہ اور جیم مفتوحہ سے تُرْجَعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ سورۃ المؤمنون میں وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَاتَرْجِعُوْنَ کو تاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ سے یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین تُرْجَعُوْنَ تاء مضمومہ اور جیم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اب ہم اس کو جدول کی صورت میں بیان کرتے ہیں:

شمار	سورت کلمہ مع	بفتح یاء وتاء اور جیم مکسورہ	بضم یاء وتاء اور جیم مفتوحہ
❶	يَوْمًا تَرْجِعُوْنَ (البقرہ)	ابوعمرو۔ یعقوب	نافع۔ مکی ابوجعفر۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر
❷	اِلَيْنَا لَايَرْجِعُوْنَ (القصص) اول	نافع۔ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر	مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ عاصم۔ ابوجعفر
❸	اِلَيْنَا لَاتَرْجِعُوْنَ (المؤمنون)	یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر	نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ عاصم۔ ابوجعفر

(٦/٤٣٨) اَلْاُمُوْرُ هُمْ وَالشَّامِ وَاعْكِسْ اِذْ عَفَا | اَلْاَمْرُ وَسَكِّنْ هَاءَ هُوَ هِيَ بَعْدَفَا

ع ا

(ت) تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شامی کے لیے ہے اور يُرْجَعُ الْاَمْرُ نافع اور حفص کے لیے پڑھو اور هُوَ۔ هِيَ ہاء ضمیر کو فاء کے بعد ساکن کرو......

(ل) الشَّامِ مراد امام ابن عامر شامیؒ ہیں۔ وَاعْكِسْ عکس سے پڑھنا۔ عَفَا باب نَصَرَ سے معاف کرنا، بڑھ جانا۔ سَكِّنْ ساکن پڑھنا۔

(ف) تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ چھ مواقع (البقرہ۔ آل عمران۔ الانفال۔ الحج۔ الفاطر۔ الحدید) کو تاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ سے یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شامی نے پڑھا ہے باقین تاء مضمومہ اور جیم مفتوحہ سے تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ پڑھتے ہیں۔

يَرْجِعُ الْاَمْرُ (ہود) میں مکی۔ بصری۔ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ ابوجعفر۔ یعقوب اور خلف العاشر یاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ سے پڑھتے ہیں اور نافع اور حفص یاء مضمومہ اور جیم مفتوحہ سے يُرْجَعُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: هُوَ اور هِيَ کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧/٤٣٩	وَاوٍ وَّلَامٍ رُّدْ ثَنَا بَلْ حُزْ وَرُمْ	ثُمَّ هُوَ وَالْخُلْفُ يُمِلَّ هُوَ وَثُمْ
	ر ث ب ح ر	

(ت) واو اور لام کے بعد بھی کسائی۔ ابوجعفر۔ قالون اور بصری کے لیے ھاء کو ساکن کرو اور کسائی نے ثُمَّ هُوَ کی ھاء کو ساکن پڑھا اور ابوجعفر اور قالون کے لیے يُمِلَّ هُوَ اور ثُمَّ هُوَ کی ھاء میں خلف ہے۔

(ل) رُدْ اَرَادَ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ ثَنَا تعریف کرنا۔ بَلْ بلکہ۔ حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ محفوظ کرنا۔ رُمْ رَامَ سے قصد کرنا۔

(ف) هُوَ اور هِيَ کی ھاء سے پہلے فاء۔ واو اور لام آ جائے جیسے فَهُوَ۔ وَهُوَ۔ لَهُوَ۔ فَهِيَ۔ وَهِيَ۔ لَهِيَ تو کسائی۔ ابوجعفر۔ قالون اور ابوعمرو ھاء کو ساکن پڑھتے ہیں جبکہ باقین ھاء کو متحرک پڑھتے ہیں۔

ثُمَّ هُوَ (القصص) کو کسائی ثُمَّ هْوَ یعنی ساکن پڑھتے ہیں اور قالون اور ابوجعفر کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ھاء ساکنہ سے ثُمَّ هْوَ (۲) ثُمَّ هُوَ باقین کی طرح ھاء مضمومہ سے۔ يُمِلَّ هُوَ (البقرہ) میں بھی قالون اور ابوجعفر کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ھاء ساکنہ سے يُمِلَّ هْوَ (۲) يُمِلَّ هُوَ ھاء مضمومہ سے باقین کی طرح۔ یاد رہے کہ یعقوب کے لیے هُوَ اور هِيَ پر ھاء سکتہ سے وقف یعنی هُوَهْ اور هِيَهْ کا بیان ''باب الوقف علی مرسوم الخط'' میں بیان ہو چکا ہے۔

(ط) قالون کے لیے يُمِلَّ هُوَ میں ھاء مضمومہ بطریق شاطبی اور ھاء ساکنہ بطریق طیبہ ہے اور ثُمَّ هُوَ میں ھاء ساکنہ بطریق شاطبیہ اور ھاء مضمومہ بطریق طیبہ ہے۔ ابوجعفر کے لیے ثُمَّ هُوَ اور يُمِلَّ هُوَ میں ھاء ساکنہ بطریق درہ اور ھاء مضمومہ بطریق طیبہ ہے۔

٨/٤٤٠	ثَبْتٌ بَدَا وَكَسْرَتَا الْمَلٰئِكَتْ	قَبْلَ اسْجُدُوا اضْمُمْ ثِقْ وَالْاِشْمَامُ خَفَتْ
	ث ب	ث خ

(ت) (ثَبْتٌ بَدَا کا بیان ہو چکا) اور اَلْمَلٰٓئِكَةِ کی تاء مکسورہ کو اُسْجُدُوْا سے پہلے ضمہ دو یہ ابوجعفر کے لیے اور ابن وردان کے لیے تاء کے کسرہ میں اشمام تمام مواقع پر خلف کی وجہ سے خفیف ہوا ہے۔

(ل) ثَبْتٌ ثَبَتَ باب نَصَرَ سے ثابت ہونا، مضبوط ہونا۔ بَدَا ظاہر ہونا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ خَفَتْ خَفَتَ باب نَصَرَ سے آواز کا پست ہونا۔

(ف) لِلْمَلٰٓئِكَةُ اسْجُدُوْا کا کلمہ قرآن میں پانچ مقام پر آیا ہے (۱) البقرہ (۲) الاعراف (۳) الاسراء (۴) الکھف (۵) طٰهٰ۔ ابوجعفر کے راوی ابن جماز تو اس میں تاء کا ضمہ پڑھتے ہیں یعنی لِلْمَلٰٓئِكَةُ اسْجُدُوْا جب کہ ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں ایک تو ابن جماز کی طرح ہی تاء کا خالص ضمہ اور دوسرے تاء کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں۔ باقین کسرہ تاء سے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشمام کا طریقہ یہ ہے کہ کسرہ کا جزو پہلے اور ضمہ کا اس کے بعد ہوتا ہے بخلاف قِیْلَ وغیرہ کے اشمام کے کہ اس میں ضمہ کا جزو پہلے اور کسرہ کا بعد میں ہوتا ہے۔ ابن وردان کے لیے اشمام بطریق درہ اور ضمہ خالصہ بطریق طیبہ ہے

(9/441) خُلْفًا بِكُلٍّ وَّأَزَالَ فِيْ أَزَلْ | فَوْزٌ وَّآدَمُ انْتِصَابُ الرَّفْعِ دَلْ

ف د

(ت) (خُلْفًا بِكُلٍّ کا بیان ہو چکا) اور حمزہ کے لیے فَاَزَلَّهُمَا میں فَاَزٰلَهُمَا کامرانی والا ہے اور اٰدَمُ کے رفع کو نصب سے بدلنا مکی کے لیے عزت ووقار والا ہوا ہے۔

(ل) فَوْزٌ فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ دَلْ دَلَّ باب نَصَرَ سے راہنمائی کرنا، راستہ دکھانا۔ دَلَّ باب سَمِعَ سے ناز ونخرہ کرنا عزت ووقار ہونا۔

(ف) فَاَزٰلَهُمَا یعنی زاء کے بعد الف اور لام مخفف امام حمزہ پڑھتے ہیں باقین فَاَزَلَّهُمَا پڑھتے ہیں۔ فَتَلَقّٰى اٰدَمَ میم مفتوح سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین نوائمہ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ پڑھتے ہیں۔

(10/442) وَكَلِمٰتٌ رَّفْعُ كَسْرٍ دِرْهَمْ | لَا خَوْفَ نَوِّنْ رَّافِعًا لَّا الْحَضْرَمِيْ

د

(ت) اور كَلِمٰتٌ میں کسرہ کا رفع سے بدلنا مکی کے لیے قیمتی ہوا ہے۔ لَاخَوْفَ کو ہر جگہ تنوین رفع دے مگر حضرمی کے لیے نہیں۔

(ل) دِرْهَمْ درہم والا ہونا یعنی قیمتی اور محبوب وپسندیدہ۔ نَوِّنْ نَوَّنَ سے تنوین دینا۔ رَافِعًا رفع دینا۔

(ف) مکی کے لیے رَبِّهٖ كَلِمٰتٌ تنوین مضمومہ کے ساتھ ہے اور باقین نوائمہ کے لیے رَبِّهٖ كَلِمٰتٍ ہے۔

لَاخَوْفَ کا کلمہ قرآن میں چودہ مقام پر آیا ہے اور اسے یعقوب حضرمی فاء کے فتحہ سے بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں جبکہ باقین نوائمہ لَا خَوْفٌ فاء مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔

لَاخَوْفَ فتحہ بلا تنوین پر مبنی ہے کیونکہ سیبویہ اور ان کے متبعین کی رائے پر یہ مرکب ہے اور لَا سميت خَمْسَةَ عَشَرَ کے قبیل سے ہے۔

(11/443) رَفَثَ لَا فُسُوْقَ ثِقْ حَقًّا وَّلَا | جِدَالَ ثَبْتٌ بَيْعَ خُلَّةٌ وَّلَا

ث حقا ث

(ت) فَلَارَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ کو ابوجعفر۔ مکی۔ بصریین کے لیے منون پڑھنا اعتماد والا اور حق والا ہے۔ وَلَا جِدَالَ میں ابوجعفر کے لیے تنوین مضمومہ ثابت ہوئی ہے۔ لَابَيْعٌ وَ لَا خُلَّةٌ وَّلَا ......

(ل) ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ حَقًّا حَقَّ سے حق والا ہونا، درست ہونا۔ ثَبْتٌ ثابت ہونا۔

(ف) فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوْقٌ ثاء اور قاف مضموم منونہ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو بصری اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین فَلَارَفَثَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا فُسُوْقَ ثاء اور قاف کا فتحہ پڑھتے ہیں۔ وَلَا جِدَالٌ لام مضمومہ منونہ ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین نو ائمہ وَلَا جِدَالَ لام مفتوحہ پڑھتے ہیں۔ وَلَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ کا بیان آگے آرہا ہے۔

(۱۲/۴۴۴) شَفَاعَةٌ لَّا بَیْعَ لَاخِلٰلَ لَا | تَاْثِیْمَ لَا لَغْوَ مَدًا کَنْزٌ وَّلَا

مدا کنز

(ت) وَلَا شَفَاعَةٌ۔ لَا بَیْعٌ۔ لَا خِلٰلٌ۔ لَا تَاْثِیْمٌ۔ لَا لَغْوٌ کو مدنیین۔ شامی اور کوفیین نے تنوین و رفع سے پڑھ کر خزانے کو کھینچا ہے۔ وَلَا......

(ل) مَدًا مَدَّ سے کھینچا، دراز ہونا۔ کَنْزٌ خزانہ۔

(ف) لَا بَیْعٌ۔ وَلَا خُلَّةٌ۔ وَّلَا شَفَاعَةٌ (تینوں البقرہ میں) لَا بَیْعٌ۔ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیم) وَلَا لَغْوٌ۔ وَلَا تَاْثِیْمٌ ان ساتوں مواقع میں مکی۔ ابوعمرو بصری۔ یعقوب کے لیے فتحہ سے بغیر تنوین کے ہے یعنی لَا بَیْعَ۔ وَلَا خُلَّةَ۔ وَلَا شَفَاعَةَ۔ لَا بَیْعَ۔ وَلَا خِلٰلَ۔ لَا لَغْوَ۔ وَلَا تَاْثِیْمَ جبکہ نافع۔ ابوجعفر۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تنوین مضمومہ سے ہے۔

(۱۳/۴۴۵) یُقْبَلُ اَنِّثْ حَقٌّ وٰعَدْنَا اقْصُرَا | مَعْ طٰهٰ الْاَعْرَافِ حَلَا ظَلْمٌ ثَرَا

حق ح ظ ث

(ت) یُقْبَلُ کو مکی اور بصریین کے لیے مؤنث بناؤ۔ وٰعَدْنَا کو یہاں اور طٰهٰ اور الاعراف میں بصریین اور ابوجعفر کے لیے قصر سے پڑھنا شیریں ہوا ہے اور دانتوں کی چمک کثیر ہوگئی ہے۔

(ل) اَنِّثْ مونث بنانا۔ حَقٌّ حق ہونا لائق ہونا۔ اقْصُرْ اقصر سے پڑھنا۔ حَلَا باب نَصَرَ سے شیریں ہونا۔ ظَلْمٌ دانتوں کی چمک۔ ثَرَا باب نَصَرَ سے مال کا زیادہ ہونا۔

(ف) وَلَا تُقْبَلُ کو مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب نے تاء تانیث سے پڑھا ہے اور باقین اسے یا تذکیر سے یُقْبَلُ پڑھتے ہیں۔ وٰعَدْنَا (البقرہ۔ الاعراف) وَوٰعَدْنٰکُمْ (طٰهٰ) ان تینوں جگہ ابوعمرو بصری۔ یعقوب اور ابوجعفر بغیر الف قصر سے پڑھتے ہیں جبکہ باقین وٰعَدْنَا اور وَوٰعَدْنٰکُمْ واؤ کے بعد الف مدہ سے پڑھتے ہیں۔

وَعَدْنَا اور وَوَعَدْنٰکُمْ وَعْدٌ سے ہے اور اس میں وَعَدْنَا اور وَعَدْنٰکُمْ الف کا حذف اس لیے ہے کہ فعل کے ایک جانب سے ہے۔ جبکہ وٰعَدْنَا اور وٰعَدْنٰکُمْ میں اثبات الف یا تو یہ بتانے کے لیے ہے کہ مُفَاعَلَہ کبھی ایک جانب سے بھی ہوتا ہے یا وعدہ کو قول کے مرتبہ میں قرار دینے کی بناء پر ہے۔ لہٰذا وٰعَدْنَا مُوْسٰی قُلْنَا لِمُوْسٰی کے معنی میں ہے اور اس میں شرکت نہ ہونا ظاہر ہے۔

(۱۴/۴۴۶) بَارِئِکُمْ | یَاْمُرُکُمْ | یَنْصُرْکُمْ | یَاْمُرُهُمْ | تَاْمُرُهُمْ | یُشْعِرُکُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵/۴۴۷) سَكِّنْ اَوِ اخْتَلِسْ حُلًا وَّالْخُلْفُ طِبْ | يُغْفَرْ مَدًا اَنِّثْ هُنَا كُمْ وَظَرِبْ

ط ح | ظ ك مدا

(ت) بَارِئِكُمْ۔ يَأْمُرُكُمْ۔ يَنْصُرُكُمْ۔ يَأْمُرُهُمْ۔ تَأْمُرُهُمْ اور يُشْعِرُكُمْ ان کو ابوعمرو کے لیے ساکن کرو یا اختلاس سے پڑھو اور دوری بصری کے لیے اختلاس بالخلف عمدہ ہوا ہے۔ يُغْفَرْ لَكُمْ میں مدنیین کے لیے یاء تذکیر اور شامی کے لیے تانیث لازم ہے اور یعقوب..........

(ل) سَكِّنْ ساکن کرنا۔ اِخْتَلِسْ اختلاس سے پڑھنا۔ حُلًّا زیور والا، زینت والا۔ طِبْ طَابَ سے پاک ہونا، عمدہ ہونا۔ مَدًّا درازی والا۔ ظَرِبْ ظَرِبَ باب سَمِعَ سے چمٹنا، لازمی ہونا۔

(ف) بَارِئِكُمْ۔ (البقرہ) يَأْمُرُكُمْ جہاں بھی آئے۔ يَنْصُرُكُمْ (آل عمران۔ الملک) يَأْمُرُهُمْ (الاعراف) تَأْمُرُهُمْ (طور) يُشْعِرُكُمْ (الانعام) ان چھ کلمات میں سوسی کے لیے دو وجوہ ہیں۔

◆ سکون ◆ اختلاس۔ جبکہ دوری بصری کے لیے تین وجوہ ہیں۔ ❶ سکون ❷ اختلاس ❸ کامل کسرہ اور ضمہ پڑھنا۔ جبکہ باقین بھی ان چھ کلمات میں ہمزہ کا کامل کسرہ اور راء کا کامل ضمہ پڑھتے ہیں۔

(ط) سوسی کے لیے سکون بطریق شاطبیہ ہے اور اختلاس بطریق طیبہ ہے جبکہ دوری کے لیے اسکان اور اختلاس بطریق شاطبیہ اور اتمام الحرکت یعنی حرکت کا پورا پڑھنا بطریق طیبہ ہے۔

يُغْفَرْ لَكُمْ (البقرہ) بالیاء نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ شامی بالتاء تُغْفَرْ لَكُمْ پڑھتے ہیں باقین بالنون نَغْفِرْ لَكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الاعراف کا بیان اگلے شعر میں آ رہا ہے۔

(۱۶/۴۴۸) عَمَّ بِالْاَعْرَافِ وَنُونُ الْغَيْرِ لَا | تُضَمُّ وَاكْسِرْ فَاءَهُمْ وَاَبْدِلَا

عم

(ت) اور نافع۔ ابوجعفر۔ شامی کے لیے اعراف میں تانیث کی تاء عام ہوئی ہے اور غیر مذکورین کا نون جو ہے وہ ضمہ نہیں دیا جاتا اور ان غیر مذکورین کے لیے فاء کو کسرہ دو۔ اور ضرور بدل دو......

(ل) عَمَّ باب نَصَرَ سے پھیلنا، عام ہونا۔ نُونُ الْغَيْرِ غیر کا نون۔ لَاتُضَمُّ ضمہ نہیں دیا جاتا۔ اَبْدِلَا بَدَّلَ سے بدلنا۔

(ف) سورۃ الاعراف میں تُغْفَرْ لَكُمْ بالتاء کی قرآءت یعقوب۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی کی ہے اور باقین کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ بالنون ہے۔ یہاں علامہ جزری سورۃ البقرہ اور سورۃ الاعراف دونوں مواقع میں بالنون پڑھنے والوں کے لیے فاء کا کسرہ بھی بتا رہے ہیں جبکہ بالتاء پڑھنے والوں کے لیے فاء کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷/۴۴۹) عُدْ هُزُوًا مَعْ كُفُوًا هُزْءًا سَكَنْ ضُمَّ فَتًى كُفُوًا فَتًى ظَنَّ الْاُذْنْ
ع فتی فتی ظ

(ت) حفص کے لیے کُفُوًا۔ هُزُوًا کے ہمزہ کو واؤ سے، تم رجوع کرو۔ هُزْءًا سکون والا ہے حمزہ اور خلف العاشر کے لیے اور کُفُوًا کی فاء کو حمزہ۔ خلف العاشر اور یعقوب نے یقین کرتے ہوئے ساکن پڑھا ہے۔ اَلْاُذُنُ......

(ل) عُدْ عَادَ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ سَكَنْ ساکن ہونا۔ فَتًى جوان، طاقتور، قوی۔ ظَنَّ باب نَصَرَ سے خیال کرنا، یقین کرنا۔

(ف) هُزُوًا (گیارہ مقام پر) اور كُفُوًا (الاخلاص) ان دونوں کو حفص ابدال بالواو سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ هُزْؤًا زاء ساکنہ اور ہمزہ مفتوحہ منونہ سے حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ اور كُفْؤًا میں فاء ساکنہ اور ہمزہ مفتوحہ منونہ حمزہ۔ خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ جبکہ باقین كُفُؤًا اور هُزُؤًا پڑھتے ہیں فاء اور زاء مضمومہ اور ہمزہ مفتوحہ منونہ۔

نوٹ: امام حمزہ کے لیے وقف میں تخفیف قیاسی کے مطابق هُزْوًا۔ كُفْوًا ہے یعنی نقل اور ابدال سے۔ اسی طرح تخفیف رسمی کے مطابق هُزُوًا اور كُفُوًا ہے۔

نوٹ: اَلْاُذُنُ کی قرآءت کا بیان آگے ہوگا۔ ناظمؒ اب ان دونوں کلمات کی مناسبت سے مزید پچیس کلمات کا اختلاف بیان کریں گے جو فُعُل کے وزن پر یا اس کے ساتھ ملحق ہیں۔

(۱۸/۴۵۰) اُذْنَ اتْلُ وَالسُّحْتَ اتْلُ نَلْ فَتًى كَسَا وَالْقُدْسِ نُكْرٍ دُمْ وَثُلْثَى لَبِسَا
ا ا ن فتی ک د ل

(ت) اُذْنَ کو نافع کے لیے ذال ساکنہ سے پڑھو اور اَلسُّحْتَ کو نافع۔ عاصم۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور شامی کے لیے حاء ساکنہ سے پڑھو اور اَلْقُدْسِ۔ نُكْرٍ مکی کے لیے ساکن پڑھو اور ثُلُثَيْ میں ہشام نے لام کو سکون سے پڑھتے ہوئے حفاظت کا ہمیشگی والا لباس پہنا ہے۔

(ل) اتْلُ تَلَا سے تلاوت کرنا، پڑھنا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے پالینا حاصل کرلینا۔ فَتًى نوجوان۔ كَسَا باب نَصَرَ سے پہننا، پہنانا۔ دُمْ دَامَ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔ لَبِسَا لَبِسَ لباس پہننا۔

(ف) الْاُذُنُ۔ اُذُنٌ۔ اُذُنَيْهِ یہ تین کلمات چھ مقام پر آئے ہیں (المائدہ میں دو۔ التوبہ میں دو۔ لقمان اور الحاقہ میں ایک ایک) انہیں نافع ذال کے سکون سے پڑھتے ہیں باقین ذال کے ضمہ سے اَلْاُذُنُ۔ اُذُنٌ اور اُذُنَيْهِ پڑھتے ہیں۔

اَلسُّحْتُ (البقرہ) لِلسُّحْتِ (المائدہ) میں حاء ساکنہ سے نافع۔ عاصم۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور شامی پڑھتے ہیں باقین حاء کے ضمہ سے اَلسُّحُتُ اور لِلسُّحُتِ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُدْسِ (البقرہ میں دو۔ المائدہ۔ النحل) اور نُكُرٍ (القمر) ان دونوں کلمات میں دال اور کاف ساکنہ کے ساتھ مکی پڑھتے ہیں باقین دال اور کاف کے ضمہ سے اَلْقُدُسِ اور نُكُرٍ پڑھتے ہیں۔

مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ (المزمل) میں لام کا سکون ہشام کے لیے ہے باقین لام کے ضمہ سے ثُلُثَيِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بعض نسخوں میں وَالسُّحْتَ ائْلُ کی بجائے وَالسُّحْتَ ايْلُ ہے بمعنی اس کو آزمالے اور جانچ لے۔

(۱۹/۴۵۱) عُقْبًا نُهًى فَتًى وَعُرْبًا فِيْ صَفَا | خُطُوٰتِ اِذْ هُدْ خُلْفُ صِفْ فَتًى حَفَا

(ت) عُقْبًا عاصم۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے قاف کا ضمہ انتہائی قوی ہے اور عُرُبًا میں راء کا سکون حمزہ۔ شعبہ۔ خلف العاشر کے لیے صافی ہے۔ خُطُوٰتِ میں نافع۔ شعبہ۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور ابوعمرو کے لیے طاء ساکنہ بلاخلف اور بزی کے لیے بالخلف ہے نوجوان قاری نے اس کا مکمل طور پر احاطہ کیا ہے۔

(ل) نُهًى بمعنی انتہا، نُهًى جمع نُهْيَةٌ عقلمند۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ فِيْ صَفَا صفائی میں صَفَا باب نَصَرَ سے صاف ہونا۔ هُدْ رجوع کرنا، ہدایت دینا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ حَفَا مبالغہ کرنا، گھیرنا۔

(ف) عُقُبًا (الکہف) میں عاصم۔ حمزہ اور خلف العاشر قاف مضمومہ سے پڑھتے ہیں باقین عُقْبًا قاف ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ عُرْبًا (الواقعہ) راء کے سکون سے حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین کے لیے عُرُبًا راء مضمومہ سے ہے۔

خُطُوٰتِ پانچ مقام پر آیا ہے (البقرہ دو جگہ۔ الانعام۔ النور دو جگہ) اس میں طاء ساکنہ سے نافع۔ ابوعمرو۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ بزی کے لیے خلف ہے یعنی خُطْوٰتِ طاء ساکنہ اور خُطُوٰتِ طاء مضمومہ دونوں ہیں۔ باقین کے لیے خُطُوٰتِ طاء مضمومہ سے ہے۔ بزی کے لیے خُطُوٰتِ میں طاء کا سکون بطریق شاطبیہ اور طاء کا ضمہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: طاء کا سکون لغت تمیم اور اسد ہے جبکہ طاء کا ضمہ لغت اہل حجاز ہے۔

(۲۰/۴۵۲) وَرُسْلُنَا مَعْ هُمْ وَكُمْ وَسُبْلَنَا | حُزْ جُرْفٍ لِيْ الْخُلْفُ صِفْ فَتًى مَنَا

(ت) اور رُسْلُنَا ہمراہ رُسْلُهُمْ۔ رُسْلُكُمْ اور سُبْلَنَا میں ابوعمرو کے لیے سکون تم جمع کرلو۔ جُرْفٍ میں ہشام کے لیے راء کا سکون بالخلف اور شعبہ۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور ابن ذکوان کے لیے بلاخلف آرزوؤں والا۔ قوی اور تعریف والا بیان کیا گیا ہے۔

(ل) حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ لِي الْخُلْفُ میرے لیے سب خلف ہے۔ صِفْ وَصَفَ سے تعریف بیان کرنا۔ فَتًى نوجوان۔ قوی۔ مَنَا مَنَا ای قَصَدَ قصد کرنا، ارادہ کرنا یا مَنًى جمع مُنْيَةٍ بمعنی آرزوؤں والا۔

(ف) رُسُل کے وہ تمام کلمات جو دو حرفی ضمیر نَا۔ هُمْ اور كُمْ کی طرف مضاف ہو کر آئے ہیں ان کا بیان کرنا مقصود ہے اس طرح رُسُلِهٖ اور رُسُلِكَ نکل گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس رُسُلُنَا(آٹھ مقام پر) رُسُلِنَا (الاسراء۔ الزخرف۔ الحدید) رُسُلُنَا(چھ مقام پر) رُسُلُهُمْ (دس مقام پر) رُسُلِهِمْ (ایک مقام پر) رُسُلُكُمْ (الغافر) پس ان انتیس مقام پر سین ساکنہ سے اور سُبُلَنَا (ابراھیم۔ العنکبوت) میں باء ساکنہ سے ابوعمرو بصری پڑھتے ہیں باقین سین مضمومہ سے رُسُلُنَا۔ رُسُلِنَا۔ رُسُلَنَا۔ رُسُلُهُمْ۔ رُسُلِهِمْ اور رُسُلُكُمْ اور باء مضمومہ سے سُبُلَنَا پڑھتے ہیں۔

جُرُفٍ (التوبہ) کو راء ساکنہ سے شعبہ۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے خُلف ہے یعنی (۱) جُرْفٍ راء ساکنہ (۲) جُرُفٍ راء مضموم۔ باقین جُرُفٍ راء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے راء ساکنہ بطریق شاطبیہ اور راء مضمومہ بطریق طیبہ ہے۔

(۲۱/۴۵۳) وَالْاُكْلُ اُكْلُ اِذْدَنَا وَاُكْلُهَا | شُغْلٍ اَتَى حَبْرٍ وَّخُشْبٌ حُطْ رَهَا

ا د | ا حبرٍ ح ر

(ت) اور اَلْاُكُلُ۔ اُكُلٍ میں نافع و مکی کے لیے سکون کاف قریب ہوا ہے۔ اور اُكُلُهَا۔ شُغُلٍ میں نافع۔ مکی اور ابوعمرو کاف وغین ساکن پڑھتے ہیں اور خُشُبٌ، ابوعمرو اور کسائی کے لیے سکون شین ہے اور قنبل کے لیے خُلف کا احاطہ کرو حالانکہ تم وسیع علم والے ہو۔

(ل) دَنَا باب نَصَرَ سے قریب ہونا۔ اَتیٰ یَاتِي آنا۔ حَبْرٌ ماہر عالم۔ حُطْ اَحَاطَ سے احاطہ کرنا۔ رَهَا وسیع علم والا۔

(ف) اَلْاُكُلِ۔ اُكُلٌ اور اُكُلُهُ (الانعام) یعنی معرف باللام یا نکرہ ہونے کی صورت میں ہر جگہ کاف ساکنہ سے نافع اور مکی نے پڑھا ہے باقین کاف مضمومہ سے اَلْاُكُلِ۔ اُكُلٌ اور اُكُلُهُ پڑھتے ہیں۔

اُكُلُهَا (البقرہ۔ الرعد۔ ابراھیم۔ الکھف) یعنی جو ضمیر مونث کی طرف مضاف ہو اس میں کاف ساکنہ اور شُغُلٍ (یٰس) میں غین ساکنہ سے نافع۔ مکی اور ابوعمرو نے پڑھا ہے باقین اُكُلُهَا اور شُغُلٍ کاف مضمومہ اور غین مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

خُشُبٌ (المنافقون) شین ساکنہ سے ابوعمرو بصری اور کسائی پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں ایک ❶ شین ساکنہ سے ❷ شین مضمومہ سے اور باقین خُشُبٌ شین مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ قنبل کے لیے خُشُبٌ میں سکون بطریق شاطبیہ اور ضمہ بطریق طیبہ ہے۔

(۲۲/۴۵۴) زِدْ خُلْفُ نُذْرًا حِفْظُ صَحْبٍ وَّاعْكِسَا | رُعْبَ الرُّعُبْ رُمْ كَمْ ثَوٰى رُحْمًا كَسَا

ز ح صحبٍ | ر ك ثوی ك

(ت) (زِدْ خُلْفُ کا بیان ہو چکا) نُذْرًا ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے سکون ذال سے ہے اور آنے والے کلمات میں اس کے برعکس کرو رُعُبًا۔ اَلرُّعُبَ میں کسائی۔ شامی۔ ابوجعفر۔ یعقوب کے لیے ضمہ عین کا قصد کیا ہے۔ رُحُمًا میں شامی۔ ابوجعفر اور یعقوب نے ضمہ پڑھنے والوں کو لباس پہنایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل زِدْزَادَ سے زیادہ کرنا۔ حِفظٌ بمعنی محفوظ، حفاظت کیا ہوا۔ صَحْبٍ کتنے ساتھی۔ اعْکِسَا عکس کرنا، الٹ کرنا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ ثَوٰی ٹھہرنا۔ کَسَا لباس پہنایا۔

ق نُذْرًا (المرسلٰت) ذال ساکنہ ت ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین ذال مضمومہ سے نُذُرًا پڑھتے ہیں۔

اب تک جو کلمات بیان ہوئے ان میں مضموم حرف کو ساکن پڑھنے کا بیان تھا اب آئندہ آنے والے کلمات میں ساکن حرف کو مضموم پڑھنے کا بیان فرمائیں گے اور وَاعْکِسَا سے اسی جانب اشارہ فرمایا ہے۔

رُعُبًا (الکہف) الرُّعُبَ (آل عمران۔ الانفال۔ الاحزاب۔ الحشر) میں عین مضمومہ سے کسائی۔ شامی۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین رُعْبًا اور الرُّعْبَ عین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ رُحُمًا (الکہف) میں حاء مضمومہ سے شامی۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور حاء ساکنہ سے رُحْمًا باقین کی قراءت ہے۔

(۲۳ / ۴۵۵) ثَوٰی وَجُزْءًا صِفْ وَعُذْرًا اَوْ شَرَطْ | وَکَیْفَ عُسْرُ الْیُسْرِ ثِقْ وَخُلْفُ خَطْ

ثوی ص ش ث خ

ت (ثَوٰی کا بیان ہو چکا) اور جُزْءًا میں شعبہ زاء کا ضمہ بیان کرتے ہیں عُذْرًا اَوْ میں روح ذال کے ضمہ کا التزام کرتے ہیں۔ عُسْرًا۔ اَلْیُسْرِ ابوجعفر کے لیے سین کے ضمہ سے ثابت ہے۔ سورۃ ذاریات یُسْرًا میں ابن وردان کے لیے خُلف تحریر کیا گیا ہے۔

ل ثَوٰی مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ شَرَطْ التزام کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ خَطْ خَطَّ سے لکیر کھینچنا، تحریر کرنا۔

ق جُزْءًا اور جُزْءٌ میں ہر جگہ شعبہ زاء مضمومہ پڑھتے ہیں باقین جُزْءًا اور جُزْءٌ زاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ عُذُرًا (المرسلٰت) میں روح ذال مضمومہ سے پڑھتے ہیں باقین ذال ساکنہ سے عُذْرًا پڑھتے ہیں۔ اَوْ کا لفظ لانے سے مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا (الکہف) والا نکل گیا۔

عُسْرًا اور اَلْیُسْرِ والے کلمات جیسے وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ (البقرہ) لِلْعُسْرٰی۔ لِلْیُسْرٰی (اللیل) وغیرہ تو یہ کل سترہ مقامات ہیں (البقرہ میں تین، التوبہ۔ الکہف میں دو، الذاریات۔ الطلاق میں تین، الاعلیٰ۔ اللیل میں دو، الانشراح میں چار) ان دونوں کلمات میں تمام سترہ جگہ ابوجعفر کے لیے سین کا ضمہ اَلْیُسُرَ اور اَلْعُسُرَ وغیرہ ہے مگر ایک جگہ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا (الذاریات) میں ابن جماز کے لیے تو صرف ضمہ ہے لیکن ابن وردان کے لیے خلف ہے یعنی ❶ سین کا ضمہ ❷ سین کا سکون باقین کے لیے ان تمام سترہ مواقع پر سین کے سکون سے اَلْیُسْرَ اور اَلْعُسْرَ وغیرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن وردان کے لیے سین کا ضمہ بطریق الدرہ اور سین کا سکون بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ:...... عُسُرًا۔ یُسُرًا والے کلمات میں سین کا سکون بنوتمیم کی اور سین کا ضمہ حجازی لغت ہے۔

(۴۲۴/۴۵۶) بِالدُّرِ سُحْقًا ذُقْ وَخُلْفًا رُّمْ خَلَا ۔۔۔ قُرْبَةٌ جُدْ نُكُرًا ثَوٰى صُنْ اِذْ مَلَا
(ذ، ر، خ ۔۔۔ ج، ث، ص، ا، م)

(ت) (بالدُّرِ کا ترجمہ ہو چکا) فَسُحُقًا میں ابن جماز کے لیے بلا خلف ضمہ اور کسائی وابن وردان کے لیے بالخلف ضمہ کو تم پڑھو۔ قُرُبَةٌ میں ورش کے لیے اور نُكُرًا میں ضمہ ابوجعفر۔ یعقوب، شعبہ، نافع اور ابن ذکوان کے لیے مقیم ہوا تم اسے محفوظ کرلو۔

(ل) ذُقْ ذَاقَ يَذُوْقُ سے چکھنا اندازہ کرنا۔ رُمْ رَامَ سے قصد کرنا۔ خَلَا خَالِیْ سے گزرنا یا گیلی گھاس سے تشبیہ دینا۔ جُدْ جَادَ سے عمدگی اختیار کرنا۔ ثَوٰی مقیم ہونا۔ صُنْ صَانَ سے محفوظ کرنا۔ مَلَا مَلَا يَمْلَاءُ بھرنا، بھرپور کر دینا۔

(ف) فَسُحُقًا (الملک) میں حاء مضمومہ سے ابن جماز پڑھتے ہیں جبکہ کسائی اور ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) حاء مضمومہ (۲) جمہور کی طرح حاء ساکنہ اور باقین حاء ساکنہ سے فَسْحْقًا پڑھتے ہیں۔ قُرُبَةٌ (التوبہ) راء مضمومہ سے ورش کے دونوں طرق ازرق و اصبہانی کے لیے ہے باقین کے لیے راء ساکنہ سے قُرْبَةٌ ہے۔ نُكُرًا (الکہف دو جگہ۔ الطلاق) کاف مضمومہ سے ابوجعفر، یعقوب شعبہ، نافع، اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں اور باقین کاف ساکنہ سے نُكْرًا پڑھتے ہیں۔

(۴۲۵/۴۵۷) مَا يَعْمَلُوْنَ دُمْ وَثَانٍ اِذْ صَفَا ۔۔۔ ظِلٌّ دَنَا بَابُ الْاَمَانِیْ خُفِّفَا
(د، ا، صفا ۔۔۔ ظ، د)

(ت) تم عَمَّا يَعْمَلُوْنَ میں مکی کے لیے یاء کو ہمیشہ پڑھو اور دوسرے موقع پر نافع۔ شعبہ۔ خلف یعقوب العاشر۔ اور مکی کے لیے یاء قریب ہوئی۔ اَمَانِیْ کے باب والے کلمات اور اُمْنِيَّتِهٖ ابوجعفر کے لیے تخفیف سے پڑھے جاتے ہیں۔

(ل) دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔ صَفَا باب نَصَرَ سے صاف ہونا۔ ظِلٌّ سایہ۔ يَدْنُوْ قریب ہونا۔ بَابُ الْاَمَانِیْ اَمَانِیَّ کا باب۔ خُفِّفَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) عَمَّا يَعْمَلُوْنَ o اَفَتَطْمَعُوْنَ میں مکی بالیاء پڑھتے ہیں اور باقین بالتاء تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ جبکہ دوسرے موقع عَمَّا يَعْمَلُوْنَ o اُولٰٓئِكَ کو بالیاء پڑھنے والوں میں نافع، شعبہ، خلف العاشر، یعقوب اور مکی شامل ہیں باقین تَعْمَلُوْنَ بالتاء پڑھتے ہیں۔ اَلْاَمَانِیُّ اور اس کے پورے باب میں دو قراءات ہیں ابوجعفر کے لیے سب کلمات میں یاء کی تخفیف ہے اور جس جگہ یاء پر پیش یا زیر ہے وہاں یاء کو ساکن بھی پڑھتے ہیں اور اَمَانِيْهِمْ کی ہاء کو یاء ساکنہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے کسرہ سے بھی پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ کلمہ چھ مقام پر وارد ہے۔

❶ اِلَّا اَمَانِیَّ (البقرہ) ❷ اَمَانِيُّهُمْ (البقرہ) ❸ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ ❹ وَلَا اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ (النساء) ❺ فِیْ اُمْنِيَّتِهٖ (الحج) ❻ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ (الحدید)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ دوسری قرآءت باقین کی ہے کہ ان کے لیے ان چھ کلمات میں یاء کی تشدید اور زیر، زبر اور پیش کا اظہار ہے۔ حفص کی مانند۔

۲۶ / ۲۵۸	أُمْنِيَّتُهُ وَالرَّفْعَ وَالْجَرَّ اسْكِنَا	ثَبْتٌ خَطِيئَتُهُ جَمْعُ اِذْ ثَنَا

(ت) (أُمْنِيَّتُهُ کا ترجمہ ہو چکا) اور رفع اور جر کو ابو جعفر کے لیے ساکن کر دو۔ خَطِيٓئَتُهُ نافع اور ابو جعفر کے لیے جمع کے صیغہ سے ہے۔

(ل) ثَبْتٌ ثابت ہونا، مضبوط ہونا۔ ثَنَا جمع کرنا۔

(ف) پہلے مصرع کا تعلق باب اَلْاَمَانِیْ اور اُمْنِيَّتُهُ کی قرآءات سے ہے جس کا بیان پچھلے شعر میں تفصیل سے ہو چکا ہے۔ خَطِيٓئٰتُهُ جمع کے صیغہ سے نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں جبکہ باقین واحد کے صیغہ سے خَطِيٓئَتُهُ پڑھتے ہیں۔

۲۷ / ۲۵۹	لَا يَعْبُدُوْنَ دُمْ رِضًى وَّخُفِّفَا	تَطَّهَّرُوْنَ مَعْ تَحْرِيْمٍ كَفَا

(ت) لَا يَعْبُدُوْنَ بالیاء مکی۔ حمزہ اور کسائی کے لیے پسندیدہ ہے اور تَظّٰهَرُوْنَ کو یہاں اور التحریم میں کوفیین کے لیے تخفیف سے پڑھنا کفایت والا ہوا ہے۔

(ل) دُمْ ہمیشگی اختیار کرنا۔ رِضًى پسندیدہ۔ خُفِّفَا تخفیف سے پڑھنا۔ كَفَا کفایت والا ہونا۔

(ف) لَا يَعْبُدُوْنَ کو بالیاء مکی حمزہ اور کسائی نے پڑھا ہے باقین بالتاء تَعْبُدُوْنَ پڑھتے۔ تَظَّهَرُوْنَ (البقرہ) اور تَظَّهَرَا (التحریم) کو ظاء مخففہ سے چاروں کوفیین یعنی عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ظاء مشددہ سے تَظّٰهَرُوْنَ اور تَظّٰهَرَا پڑھتے ہیں۔

۲۸ / ۲۶۰	حُسْنًا فَضُمَّ اسْكِنْ نُهًى حُزْ عَمَّ دَلْ	اَسْرٰى فَشَا تَفْدُوْ تُفَادُوْ رُدْ ظُلَلْ

(ت) حُسْنًا میں عاصم۔ ابو عمرو۔ نافع۔ شامی۔ ابو جعفر اور مکی کے لیے ضمہ سے پڑھو اور سین ساکن کر دو۔ اَسْرٰى حمزہ کے لیے پھیلا ہوا ہے۔ تَفْدُوْهُمْ تُفَادُوْهُمْ ہے جو کسائی، یعقوب، عاصم اور مدنیین کے لیے سایہ دار ہے۔

(ل) نُهًى عقلمند۔ حُزْ حَازَ سے جمع۔ عَمَّ عام ہونا۔ دَلْ دَلَّ سے راہنمائی کرنا۔ فَشَا يَفْشُوْ پھیلنا۔ رُدْ اَرَادَ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ ظُلَلْ سایہ دار۔

(ف) حَسَنًا حاء اور سین کے فتحہ سے حمزہ، کسائی اور یعقوب نے پڑھا ہے جبکہ عاصم، ابو عمرو بصری، نافع، شامی، ابو جعفر اور مکی حاء مضمومہ اور سین ساکنہ سے حُسْنًا پڑھتے ہیں۔ اَسْرٰى حمزہ کے لیے ہمزہ کے فتحہ، سین کے سکون اور الف کے بغیر فَعْلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وزن پر ہے جبکہ باقین کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور سین کے بعد الف سے فُعَالٰی کے وزن پر اُسٰرٰی ہے۔

نوٹ: دوسرے الف کے امالہ سے متعلق قراء کے مذاہب نیز پہلے الف کے امالہ سے متعلق تفصیل کے لیے باب الامالہ ملاحظہ کریں۔ تَفْدُوهُمْ تاء کے فتحہ اور فاء کے سکون سے الف کے بغیر مکی، بصری، شامی، حمزہ اور خلف العاشر کی قراءت ہے جبکہ تُفٰدُوهُم تاء مضمومہ فاء مفتوحہ مع المد کے ساتھ کسائی، یعقوب، عاصم، نافع اور ابوجعفر کی قراءت ہے۔

(۲۹/۴۶۱) نَالَ مَدًا يُنْزِلُ كُلًّا خِفَّ حَقْ | لَا الْحِجْرِ وَالْأَنْعَامِ أَنْ يُنَزِّلَ دَقْ

(ت) (نَالَ مَدًا کا بیان ہو چکا) یُنْزِلُ والے تمام کلمات کو سوا سورۃ الحجر کے مکی اور بصریین کا تخفیف زاء سے پڑھنا حق ہے۔ اور سورۃ الانعام والے یُنْزِلُ کو مکی نے تخفیف سے پڑھ کر عمدہ کیا ہے۔

(ل) نَالَ حاصل کرنا۔ مَدًا درازی والا۔ خِفَّ تخفیف سے پڑھنا۔ حَقْ لازم ہے، حق ہے۔ دَقْ دَقَّ باب ضَرَبَ سے باریک ہونا، لطافت والا ہونا۔

(۳۰/۴۶۲) الْإِسْرَا حِمًا وَّالنَّحْلِ الْأُخْرٰی حُزْ دَفَا | وَالْغَيْثَ مَعْ مُنْزِلُهَا حَقٌّ شَفَا

(ت) سورۃ الاسرا میں دونوں کو ابوعمرو اور یعقوب کا تخفیف سے پڑھنا محفوظ ہوا اور سورۃ النحل کے آخری میں ابوعمرو اور مکی کے لیے تخفیف سمجھ داری والی ہے اور یُنْزِلُ الْغَيْثَ اور مُنْزِلُهَا میں مکی۔ بصریین، حمزہ، کسائی اور خلف کے لیے تخفیف حق اور شفا دینے والی ہے۔

(ل) حِمًا محفوظ ہونا۔ حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ دَفَا ذہانت دَفَا یا تو دَفِيَ باب سَمِعَ سے ہے یا باب كَرُمَ سے ہے مراد گرمی حاصل کرنا، گرمی پانا اور یہاں ذکاوت اور سمجھ داری مراد ہے یا دَفَا يَدْفُو سے ہے بمعنی جھکنا یا ضبط کرنا۔ حَقٌّ حق ہے۔ شَفَا شفا دینا۔

(ف) ان دو اشعار میں یُنْزِلُ اور اس کے باب کے چھبیس کلمات کا ذکر ہے جب وہ فعل مضارع ہوں اور ان کے شروع میں یاء مضمومہ۔ تاء مضمومہ یا نون مضمومہ آ رہا ہو۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱ یُنَزِّلَ یہ تین جگہ ہے (البقرہ، المائدہ، الانعام) ۲ یُنَزِّلُ یہ دس جگہ ہے (الانفال، النحل، النور، الروم، لقمان، المومن، الشوری، الحدید) ۳ یُنَزِّلْ یہ چار جگہ ہے (آل عمران، الانعام، الاعراف، الحج) ۴ یُنَزِّلَ یہ دو جگہ ہے (البقرہ، الروم) ۵ یُنَزِّلُ (المائدہ) ۶ تُنَزِّلَ یہ دو جگہ ہے (النساء، الاسراء)۔ ۷ تُنَزِّلَ یہ دو جگہ ہے (آل عمران، التوبہ) ۸ نُنَزِّلُ (الاسراء) ۹ نُنَزِّلُ (الشعراء)

ان تمام میں ہر جگہ مکی، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے نون کا سکون اور زاء کی تخفیف سے۔ (یُنْزِلَ، یُنْزِلُ، یُنْزِلْ، تُنْزِلَ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُنْزَلَ، نُنزِلُ اور نُنْزِلُ وغیرہ ہے) جبکہ باقین کی قرآءت نون کا فتحہ اور زاء کی تشدید سے یُنَزِّلَ، تُنَزِّلَ اور تُنَزِّلُ وغیرہ ہیں۔لیکن درج ذیل سات کلمات کا حکم اس عمومی حکم سے مختلف ہے۔

① وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا (الحجر) اس میں تمام قراء عشرہ کے لیے تشدید ہے۔ ②، ③ یُنْزِلُ الْغَیْثَ جو دو جگہ آ رہا ہے (لقمان۔الشوریٰ) اس میں مکی، ابوعمرو، یعقوب، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تخفیف اور باقین چار، نافع ابوجعفر۔ شامی اور عاصم کے لیے یُنَزِّلُ الْغَیْثَ زاء کے فتحہ اور زاء کی تشدید سے ہے۔

④ اَنْ یُّنْزِلَ اٰیَةً (الانعام) میں صرف مکی کے لیے تخفیف اور باقین کے لیے یُنَزِّلَ ہے۔ ⑤، ⑥ وَنُنْزِلُ مِنَ القرآن اور حَتّٰی تُنْزِلَ عَلَیْنَا (دونوں الاسراء) ان میں ابوعمرو اور یعقوب کے لیے تخفیف اور باقین کے لیے نُنَزِّلُ اور تُنَزِّلَ ہے۔ ⑦ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُنْزِلُ (النحل کا آخری موقع) اس میں مکی اور ابوعمرو کے لیے تخفیف اور باقین کے لیے تشدید سے یُنَزِّلُ ہے۔

جبکہ سورۃ النحل کے پہلے موقع یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ جو کہ سورۃ النحل میں بیان ہوگا اس میں نافع، شامی، ابوجعفر، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے نون مفتوحہ اور تشدید اور مکی۔ ابوعمرو اور رویس کے لیے نون ساکنہ اور تخفیف زاء سے یُنْزِلُ ہے جبکہ روح کے لیے بالتاء تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے۔

(٣١/٤٦٣) وَیَعْمَلُوْنَ قُلْ خِطَابٌ ظَهَرَا ‖ جِبْرِیْلَ فَتْحُ الْجِیْمِ دُمْ وَهْیَ وَرَا
ظ — د

(ت) اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ قُلْ تاء خطاب سے یعقوب کے لیے ظاہر ہوا ہے۔اور جِبْرِیْلَ تمام مواقع میں مکی کے لیے جیم کا فتح ہے اور یہ جیم اور راء.....

(ل) ظَهَرَا ظَهَرَ یَظْهَرُ ظاہر ہونا۔ دُمْ ہمیشگی اختیار کرنا۔

(ف) یعقوب بِمَا تَعْمَلُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے بِمَا یَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: جِبْرِیْلَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(٣٢/٤٦٤) فَافْتَحْ وَزِدْ هَمْزًا بِكَسْرٍ صُحْبَةْ ‖ كُلًّا وَّحَذْفُ الْیَاءِ خُلْفُ شُعْبَةْ
صحبہ

(ت) (كُلًّا کا ترجمہ ہو چکا) فتحہ دو شعبہ، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے اور زیادہ کرو ہمزہ مکسورہ اور حذف والی یاء جو خلف والی ہے شعبہ کے لیے۔

(ل) زِدْ زَادَ سے زیادہ کرنا۔ صُحْبَةْ ساتھی، جماعت۔ حَذْفُ الْیَاءِ یاء کا حذف۔ خُلْفُ شُعْبَةْ شعبہ کا خلف ہے۔

(ف) جِبْرِیْلَ (البقرہ دو جگہ۔التحریم) چار قرآءتیں ہیں۔ ❶ جَبْرِیْلَ جیم کے فتحہ راء کے کسرہ اور بغیر ہمزہ سے مکی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت ہے ❸ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے جَبْرَءِ یْلَ جیم مفتوحہ۔ راء مفتوحہ۔ اثبات ہمزہ مکسورہ ❹ جِبْرِیْلَ جیم مکسورہ اور راء مکسورہ سے نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، شامی، یعقوب اور حفص ❺ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (اوّل) جَبْرَئِلَ جیم و راء مفتوح ہمزہ مکسورہ اور حذف یاء سے۔ یہ بطریق شاطبیہ ہے (دوم) جَبْرَءِ یْلَ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی طرح یہ بطریق طیبہ ہے۔

(۴۳ / ۴۶۵) مِیْکَالَ عَنْ حِمًا وَّمِیْکَائِیْلَ لَا | یَابَعْدَ هَمْزٍ زِنْ بِخُلْفٍ ثِقْ اَلَا

ع حما ز ث ا

(ت) مِیْکَالَ حفص، ابوعمرو یعقوب نے حفاظت سے نقل کیا اور مِیْکَآئِیْلَ جو بزی، شامی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے اور جس میں ہمزہ کے بعد یاء نہیں ہے بالخلف قنبل کے لیے مزین کرو اور بلا خلف ابوجعفر اور نافع کے لیے اختیار کرو باخبر رہو۔

(ل) عَنْ حِمًا حمایت، حفاظت سے ہے۔ زِنْ زَانَ سے مزین کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ اَلَا حرف تنبیہ آگاہ رہو، باخبر رہو۔

(ف) مِیْکَالَ میں چار قرآءتیں ہیں (۱) مِیْکَالَ ہمزہ و یاء کے حذف سے حفص، ابوعمرو اور یعقوب (۲) مِیْکَآئِیْلَ ہمزہ و یاء کے اثبات سے بزی، شامی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر۔ (۳) مِیْکَآئِلَ اثبات ہمزہ حذف یاء سے نافع اور ابوجعفر۔ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (اول) ہمزہ اور یاء کے اثبات سے مِیْکَآئِیْلَ جو بطریق شاطبی ہے (دوم) اثبات ہمزہ حذف یاء سے مِیْکَآئِلَ جو بطریق طیبہ ہے۔

(۴۴ / ۴۶۶) وَلٰکِنِ الْخِفُّ وَبَعْدُ ارْفَعْهُ مَعْ | اَوَّلَیِ الْاَنْفَالِ کَمْ فَتًی رَّتَعْ

ک فتی ر

(ت) اور سورۃ الانفال کے پہلے دو مواقع سمیت وَلٰکِنْ میں شامی حمزہ اور خلف العاشر کے لیے نون تخفیف والا ہے اور بعد والے کلمات میں رفع دو خوشحال زندگی گزارو۔

(ل) الْخِفُّ تخفیف والا ہونا۔ ارْفَعْهُ رفع دینا۔ کَمْ بہت سی نوبتیں۔ فَتًی نوجوان۔ رَتَعْ رَتَعَ سے خوشحال زندگی بسر کرنا۔

(ف) وَلٰکِنِ الشَّیٰطِیْنُ (البقرہ) وَلٰکِنِ اللّٰهُ قَتَلَهُمْ (الانفال) وَلٰکِنِ اللّٰهُ رَمٰی (الانفال) سورۃ الانفال کے یہ پہلے دو مواقع میں شامی، حمزہ اور خلف العاشر وَلٰکِنِ کے نون کو مکسور مخفف پڑھتے ہیں اور اسی طرح الشَّیٰطِیْنُ اور اَللّٰهُ میں بھی نون اور ہاء کا ضمہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ باقین کی قرآءت وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ اور وَلٰکِنَّ اللّٰهَ نون مفتوحہ مشددہ اور کلمات ثانیہ میں نون مفتوحہ اور ہاء مفتوحہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اَوّلَي الْاَنْفَالِ کہنے سے سورۃ الانفال کے بعد کے دو مواقع یعنی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ خارج ہو گئے ہیں جو کہ تمام قراء عشرہ کے لیے تشدید نون اور فتحہ نون سے ہیں اور ثانی کلمہ اللّٰہ میں ہا مفتوحہ ہے۔

(۳۵ / ۴۶۷) وَلٰكِنِ النَّاسُ شَفَا وَالْبِرُّ مَنْ | كَمْ اَمَّ نُنْسِخْ ضُمَّ وَاكْسِرْ مَنْ لَّسَنْ
شفا ك ا م ل

(ت) وَلٰكِنِ النَّاسُ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا اور وَلٰكِنِ الْبِرُّ مَنْ شامی اور نافع کے لیے ہے نُنْسِخْ کو ضمہ اور کسرہ ابن ذکوان کے لیے دو اور ہشام کے لیے خلف فصیح و بلیغ ہوا ہے۔

(ل) شَفَا يَشْفِيْ شفا دینا۔ كَمْ بہت سی نوبتیں۔ اَمَّ قصد کرنا۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ اكْسِرْ کسرہ دینا۔ لَسَنْ لَسِنَ باب سَمِعَ سے فصیح و بلیغ ہونا، خوش بیان ہونا۔

(ف) وَلٰكِنِ النَّاسُ (یونس) کو حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے تخفیف اور کسرہ سے پڑھا ہے باقین وَلٰكِنَّ النَّاسَ تشدید اور فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلٰكِنِ الْبِرُّ مَنْ اٰمَنَ اور وَلٰكِنِ الْبِرُّ مَنِ اتَّقٰى اسی سورۃ البقرہ والوں کو شامی اور نافع تخفیف اور کسرہ نون سے پڑھتے ہیں باقین تشدید اور نون کے فتحہ سے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ پڑھتے ہیں۔

مَا نُنْسِخْ کے پہلے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) نُنْسِخْ ابن ذکوان کی طرح جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) نَنْسَخْ نون اور سین دونوں مفتوح یہ بطریق طیبہ ہے۔ باقین کی قراءت مَا نَنْسَخْ فتحہ نون وسین سے ہے۔

(۳۶ / ۴۶۸) خُلْفٍ كَنُنْسِهَا بِلَا هَمْزٍ كَفٰى | عَمَّ ظُبًى بَعْدَ عَلِيْمٌ نِ احْذِفَا
كفى عم ظ

(ت) (خُلْفٍ کا ترجمہ ہو چکا) نُنْسِهَا کی مانند ہے اور یہ بلا ہمزہ کوفیین۔ مدنیین۔ شامی اور یعقوب کے لیے کفایت کرنے والا اور عام ہوا ہے تو عَلِيْمٌ کے بعد سے واؤ کو بالضرور شامی کے لیے حذف کر دے انہوں نے اس حذف کو حفاظت کی خلعت پہنائی ہے۔

(ل) كَفٰى يَكْفِيْ کافی ہونا، کفایت کرنا۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ ظُبًى تیزیوں ولا، سمجھ کی باریکیوں والا، ظُبًى بمعنی تیز، نیزہ۔ احْذِفَا حَذَفَ يَحْذِفُ حذف کرنا۔

(ف) یعنی نُنْسِخْ نُنْسِهَا کی مانند ہے۔ پس نَنْسَئْهَا نون مفتوحہ اور اثبات ہمزہ سے مکی اور ابو عمرو کی قراءت ہے اور نُنْسِهَا نون مضمومہ بغیر ہمزہ کے عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، نافع، ابو جعفر، شامی اور یعقوب کی قراءت ہے۔ عَلِيْمٌ ۝ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ میں عَلِيْمٌ کے بعد اور قَالُوْا سے پہلے بغیر واؤ کے ابن عامر شامی کی قراءت ہے جبکہ باقین کی قراءت عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ اثبات واؤ سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷/۴۶۹) وَاوٍ كَسَا كُنْ فَيَكُوْنُ فَانْصِبَا | رَفْعًا سِوَى الْحَقُّ وَقَوْلُهُ كَبَا

(ت) (وَاوٍ كَسَا کا ترجمہ ہو چکا) كُنْ فَيَكُوْنُ میں رفع کو نصب سے بدلو ماسوا اَلْحَقُّ اور قَوْلُهُ کے اور نصب والی قرآءت خوشبودار لکڑی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(ل) كَسَا لباس پہنانا۔ فَانْصِبَا نصب دینا۔ كَبَا خوشبو دار لکڑی سے تشبیہ دینا۔ كَبَا يَكْبُوْ منہ کے بل گرنا، چقماق سے آگ نہ نکلنا۔

(ف) كُنْ فَيَكُوْنُ میں چھ جگہ اختلاف قرآءت ہے (البقرہ، آل عمران، النحل، مریم، یٰس، المومن) کہ ان چھ مواقع پر ابن عامر شامی كُنْ فَيَكُوْنَ نون کے زبر سے پڑھتے ہیں۔ باقین کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔ جبکہ دو مواقع كُنْ فَيَكُوْنُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (آل عمران کا دوسرا موقع) اور كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ (الانعام) میں قراء عشرہ کے لیے نون کا ضمہ ہے۔

(۳۸/۴۷۰) وَالنَّحْلُ مَعْ يٰسَ رُدْ كَمْ تُسْئَلُ | لِلضَّمِّ فَافْتَحْ وَاجْزِ مَنْ اِذْ ظَلَّلُوْا

(ت) اور النحل مع یٰس میں کسائی اور شامی کے لیے نصب کا ارادہ کرو۔ تُسْئَلُ میں ضمہ کو فتحہ سے بدلو اور بالضرور جزم سے پڑھنا نافع اور یعقوب کے لیے سائے والا ہے۔

(ل) رُدْ اَرَادَ سے ارادہ یا قصد کرنا۔ كَمْ بہت سی نوبتیں۔ اجْزِ مَنْ جزم سے پڑھنا۔ ظَلَّلُوْا ظَلَّلَ سے سایہ ڈالنا۔

(ف) كُنْ فَيَكُوْنَ (النحل۔ یٰس) ان دو مواقع پر کسائی بھی ابن عامر کی طرح نون کا فتحہ پڑھتے ہیں مگر بقیہ چار مواقع (یعنی البقرہ، آل عمران پہلا موقع، مریم، المؤمن) نون کا ضمہ ہی پڑھتے ہیں جبکہ باقین نون کا ضمہ یعنی كُنْ فَيَكُوْنُ تمام چھ مواقع پر پڑھتے ہیں۔ وَلَا تَسْئَلْ تاء کا فتحہ اور لام ساکنہ سے صیغہ نہی کے ساتھ نافع اور یعقوب پڑھتے ہیں جبکہ باقین کی قرآءت وَلَا تُسْئَلُ تاء کا ضمہ اور لام مضمومہ سے خبریت اور مضارع منفی سے ہے۔

اِبْرٰهٖمَ کا بیان:

(۳۹/۴۷۱) وَيَقْرَا اُبْرٰهَامَ ذِیْ مَعْ سُوْرَتِهْ | مَعْ مَرْيَمِ النَّحْلِ اَخِيْرًا تَوْبَتِهْ

(ت) اور ابن ذکوان بالخلف اور ہشام بلا خلف اِبْرٰهَامَ اس سورۃ میں مع سورۂ ابراہیم مع مریم۔ النحل اور سورۃ التوبہ کے دو آخری مواقع میں پڑھتے ہیں۔

(ل) مَعْ سُوْرَتِهْ اس کی سورت سمیت۔

(ف) ابن عامر شامی قرآن کے انسٹھ (۶۹) مقامات میں سے تینتیس (۳۳) مقامات پر اِبْرٰهٖمَ کی جگہ بالالف اِبْرٰهَمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔ پھر اس میں تفصیل اس طرح ہے کہ ہشام کے لیے ان تمام تینتیس مواقع پر صرف باالالف اِبْرٰھٰمَ ہے۔ اور ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں۔ (ل) ان تینتیس مواقع پر یاء سے اِبْرٰھِمَ باقین قراء کی طرح اور یہ بطریق شاطبی ہے۔ (ب) ان تمام مواقع پر الف سے اِبْرٰھٰمَ ہشام کی طرح اور یہ بطریق طیبہ ہے۔ باقین قرآن کے تمام انسٹھ مواقع میں بالیاء اِبْرٰھِمَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابن ذکوان کے لیے شاطبیؒ نے سورۃ البقرہ کے پندرہ مواقع میں خلف بیان کیا ہے یعنی الف اور یاء دونوں ہیں مگر یہ بطریق شاطبیہ نہیں ہے، کیونکہ یہ فارسیؒ کی بجائے ابوالحسنؒ سے ہے۔

پس اس شعر میں علامہ جزریؒ نے سورۃ البقرہ کے پندرہ مواقع۔ سورۃ ابراہیمؑ کا ایک موقع۔ سورہ مریمؑ کے تین مواقع۔ سورۃ النحل کے دو مواقع اور سورۃ التوبہ کے آخری دو مواقع بیان کیے ہیں گویا تیئیس (۲۳) مواقع کا بیان ہوگیا۔

۴۷۲/۴۰	اٰخِرَ الْاَنْعَامِ وَعَنْكَبُوْتِ مَعْ	اَوَاخِرِ النِّسَا ثَلَاثَةٌ تَبَعْ

ت: سورۃ الانعام اور العنکبوت کے آخر والے مع سورۃ النساء کے آخر والے جو تین ہیں یہ تینوں اِبْرٰھٖمَ الْكِتٰبَ کے پیچھے آنے والے ہیں۔

ل: تبعْ تَبِعَ سے پیچھے آنا۔

ف: سورۃ الانعام کا آخری موقع اور اسی طرح سورۃ العنکبوت کا آخری موقع اور سورۃ النساء کے آخری تین مواقع اس طرح یہ اب تک اٹھائیس مواقع ہوگئے۔ یاد رہے کہ سورۃ النساء کا پہلا موقع اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْكِتٰبَ اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ سب کے لیے بالیاء ہے۔

۴۷۳/۴۱	وَالذَّرْوِ وَالشُّوْرٰی امْتِحَانٍ اَوَّلَا	وَالنَّجْمِ وَالْحَدِيْدِ مَازَ الْخُلْفُ لَا

ت: اور سورۂ ذَرْوِ اور الشوریٰ اور الامتحان کا پہلا اور سورۃ النجم اور الحدید ان تمام مواقع میں ابن ذکوان کے لیے خلف جدا کرنے والا ہے مگر ہشام کے لیے خلف نہیں۔

ل: اَوَّلَا پہلا۔ مَازَ جدا کرنا، مَيَّزَ سے الگ کرنا، ممتاز کرنا۔ لَا تاخیر والا ہے۔

ف: سورۂ ذَرْوِ یعنی الذاریات، الشوریٰ، سورۃ الامتحان یعنی الممتحنہ کا پہلا موقع، سورۃ النجم اور سورۃ الحدید۔ اس شعر میں بقایا پانچ مواقع بتا کر تینتیس مواقع پورے کر دیے۔ اب ہم یہاں بالترتیب تینتیس مواقع بیان کرتے ہیں۔

سورۃ البقرہ: (۱) وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰھٖمَ (۲) مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ (۳) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ (۴) اِلٰٓى اِبْرٰھٖمَ (۵) وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ (۶) عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰھٖمَ (۷) وَوَصّٰى اِبْرٰھٖمُ (۸) اٰبَآئِكَ اِبْرٰھٖمَ (۹) مِلَّةَ اِبْرٰھٖمَ (۱۰) اِلٰٓى اِبْرٰھٖمَ (۱۱) اِنَّ اِبْرٰھٖمَ (۱۲) حَآجَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْرٰهٖمَ (۱۳) اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمَ (۱۴) قَالَ اِبْرٰهٖمَ (۱۵) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ النساء: (۱۶) وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ (۱۷) وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهٖمَ (۱۸) وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ الانعام: (۱۹) مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا۔

سورۃ التوبہ: (۲۰) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهٖمَ (۲۱) اِنَّ اِبْرٰهٖمَ لَاَوَّاهٌ۔

سورۃ النحل: (۲۲) اِنَّ اِبْرٰهٖمَ كَانَ اُمَّةً (۲۴) مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ مریم: (۲۵) فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهٖمَ (۲۶) عَنْ اٰلِهَتِیْ يٰاِبْرٰهٖمُ (۲۷) وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ الشوریٰ: (۲۹) وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ الذاریات: (۳۰) حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهٖمَ۔

سورۃ النجم: (۳۱) وَاِبْرٰهٖمَ الَّذِیْ وَفّٰى۔

سورۃ الحدید: (۳۲) نُوْحًا وَّاِبْرٰهٖمَ

سورۃ الممتحنہ: (۳۳) اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْ اِبْرٰهٖمَ۔

اور باقی چھتیس مقامات پر قراءِ عشرہ (بشمول ہشام وابن ذکوان) بالیاء اِبْرٰهِيْمَ سے پڑھتے ہیں جو درج ذیل مواقع ہیں۔

(۱ تا ۷) آل عمران (۸) النساء کا پہلا (۹ تا ۱۱) الانعام (۱۲) التوبہ (۱۳ تا ۱۶) ہود (۱۷۔ ۱۸) یوسف (۱۹) الحجر (۲۰ تا ۲۳) الانبیاء (۲۴ تا ۲۶) الحج (۲۷) الشعراء (۲۸) العنکبوت کا دوسرا (۲۹) الاحزاب (۳۰ تا ۳۲) الصافات (۳۳) ص (۳۴) الزخرف (۳۵) الممتحنہ کا دوسرا (۳۶) الاعلیٰ۔

(۴۴۲/۴۷۴) وَاتَّخِذُوْا بِالْفَتْحِ كَمْ اَصْلٍ وَّخِفْ | اُمْتِعُهٗ كَمْ اَرِنَا اَرِنِیْ اخْتُلِفْ

ك ا ك

(ت) وَاتَّخِذُوْا شامی اور نافع کے لیے فتحہ سے ہے اور فَاُمْتِعُهٗ شامی کے لیے تخفیف والا ہے۔ اَرِنَا اَرِنِیْ ابوعمرو کے لیے اختلاف والا بنا دیا گیا ہے......

(ل) كَمْ بہت سی نوبتیں۔ اخْتُلِفْ اختلاف والا بنانا۔

(ف) وَاتَّخَذُوْا میں نافع اور شامی کے لیے خبریت فعل ماضی کے بناء پر خاء کا فتحہ ہے اور باقین کے لیے صیغہ امر وانشاء کی وجہ سے وَاتَّخِذُوْا خاء کا کسرہ ہے۔ فَاُمْتِعُهٗ شامی کے لیے میم ساکنہ اور تاء کی تخفیف سے ہے باقین کے لیے میم مفتوحہ اور تاء مشددہ سے فَاُمَتِّعُهٗ ہے۔ اَرِنَا۔ اَرِنِیْ کی قراءات اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۴۴۳/۴۷۵) مُخْتَلِسًا حُزْ وَسُكُوْنُ الْكَسْرِ حَقْ | وَفُصِّلَتْ لِیْ الْخُلْفُ مِنْ حَقٍّ صَدَقْ

ح حق ل م حق ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) ابوعمرو اختلاس سے پڑھنے والے ہیں اور مکی اور یعقوب اور ابوعمرو کی دوسری وجہ بجائے کسرہ کے سکون سے ہے اور سورۂ فصلت میں ہشام کا میرے لیے خلف ہے اور ابن ذکوان مکی، بصریین اور شعبہ کے لیے صرف سکون سچی خبر والا ہے۔

(ل) مُخْتَلِسًا اختلاس سے پڑھنے والے۔ حُزْحَازَ سے جمع کرنا۔ حَقٌ حق ہے۔ لِي الْخُلْفُ میرے لیے خلف ہے۔ مِنْ حَقٍّ، حقانیت سے ہے۔ صَدَقَ سچ بولنا۔

(ف) اَرِنَا تین جگہ (البقرہ، النساء، فصلت) اور اَرِنِیْ دو جگہ (البقرہ، الاعراف) میں آیا ہے۔ قراءات کی تفصیل اس طرح ہے۔ ❶ مکی اور یعقوب کے لیے پانچوں مواقع پر راء کا سکون اَرْنَا ، اَرْنِیْ ❷ ابن ذکوان اور شعبہ کے لیے سورۂ فصلت میں راء کا سکون اور بقایا چار مواقع میں راء کا کسرہ یعنی اَرِنَا اور اَرِنِیْ ❸ ابوعمرو کے لیے پانچوں مواقع میں دو وجوہ ہیں (الف) راء کے کسرہ میں اختلاس (ب) راء کا سکون ❹ ہشام کے لیے سورۂ فصلت میں دو وجوہ ہیں (الف) راء ساکنہ (ب) اتمام حرکت یعنی راء کا کامل کسرہ ❺ باقین کے لیے راء کا کامل کسرہ ہے۔ اس قراءت کو ہم جدول کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔

اَرِنَا اور اَرِنِي کی قراءات:

سورہ فصلت		
اختلاس	**سکون راء**	**کسرہ راء**
ابوعمرو (وجہ اول)	مکی ، یعقوب، ابن ذکوان ، شعبہ، ابو عمرو (وجہ ثانی) ہشام (وجہ اول)	نافع ، ابوجعفر، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر۔ ہشام (وجہ ثانی)
البقرہ، النساء، الاعراف		
اختلاس	**سکون راء**	**کسرہ راء**
ابوعمرو (وجہ اول)	ابوعمرو (وجہ ثانی) مکی، یعقوب	نافع ، ابوجعفر، شامی، عاصم، حمزہ کسائی اور خلف العاشر

(ط) ابوعمرو کے لیے خلف کی تفصیل ونوعیت اس طرح ہے کہ دوری بصری کے لیے راء کے کسرہ میں اختلاس بطریق شاطبیہ اور طیبہ ہے جبکہ سوسی کے لیے راء کا کسرہ بطریق شاطبیہ اور راء کے کسرہ میں اختلاس بطریق شاطبیہ اور راء کے کسرہ میں اختلاس بطریق طیبہ ہے۔ اور دوری کے لیے راء کا کسرہ خالصہ بطریق طیبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشام کے لیے راء ساکنہ بطریق شاطبیہ اور راء کا کسرہ خالصہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ:...... حَقِّ صَدَقْ کے الفاظ سے حضرت مصنفؒ ان لوگوں کا رد کر رہے ہیں جو اسکان والی قراءت کا انکار کرتے ہیں۔

(توضيح العشر ص ٢١٥ للشيخ عبد الله مراد آبادیؒ)

(۴۴/۴۷۶) اَوْصٰی بِوَصّٰی عَمَّ اَمْ یَقُوْلُ حُفْ | صِفْ حِرْمٌ شِمْ وَصُحْبَۃٌ حِمًا رَّؤُفْ

عم ح | ص حرم ش صحبہ حما

(ت) وَاَوْصٰی نافع، شامی اور ابوجعفر کے لیے وَوَصّٰی ہے۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ ابوعمرو، شعبہ، حرمین اور روح کے لیے یا ہے تم اس کا احاطہ کرو۔ رَؤُفٌ کو ہر جگہ شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ ابوعمرو اور یعقوب کے لیے قصر سے پڑھو یہ پڑھنے والی جماعت شکوک وشبہات سے محفوظ ہے۔

(ل) عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ حُفْ حَافَ سے گھیرنا، احاطہ کرنا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ حِرْمٌ حرمی یعنی قوت اور برکت والے قاری۔ شِمْ وَشَمَ سے سونگھنا، جانچنا، حِمًا محفوظ ہونا۔

(ف) وَوَصّٰی حذف ہمزہ۔ واؤ ثانی مفتوحہ اور صاد مشددہ سے نافع، ابوجعفر اور شامی کی قراءت ہے باقین کی قراءت وَاَوْصٰی اثبات ہمزہ۔ واؤ ثانی ساکنہ اور صاد مخففہ سے ہے۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ کو بالیاء ابوعمرو، شعبہ، نافع، ابوجعفر، مکی اور روح پڑھتے ہیں جبکہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ بالتاء شامی، حفص، حمزہ، کسائی، رویس اور خلف العاشر کی قراءت ہے۔ رَؤُفٌ اور لَرَؤُفٌ جو کہ قرآن میں گیارہ مقام پر ہے ان تمام مواقع پر واؤ مدہ کے حذف سے شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین رَءُوْفٌ اور لَرَءُوْفٌ واؤ مدہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

(۴۵/۴۷۷) فَاقْصُرْ جَمِیْعًا یَّعْمَلُوْنَ اِذْ صَفَا | حَبْرٌ غَدَا عَوْنًا وَّ ثَانِیْہِ حَفَا

ا صفا | حبر غ ع ح

(ت) (فَاقْصُرْ جَمِیْعًا کا ترجمہ ہو چکا) یَعْمَلُوْنَ کو نافع، شعبہ، خلف العاشر، مکی، ابوعمرو، رویس اور حفص نے پڑھا اور اس کے دوسرے کو ابوعمرو نے یَعْمَلُوْنَ پڑھا اور وہ پورا علم رکھنے والے ہیں۔

(ل) صَفَا صاف ہونا۔ حَبْرٌ ماہر عالم۔ غَدَا یَغْدُوْ سے صبح کرنا یا صبح ہونا۔ عَوْنًا مددگار۔ ثَانِیْہِ اس کا دوسرا۔ حَفَا خوب جاننا، حَفِیٌّ پورا علم رکھنے والا۔

(ف) عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ٥ وَلَئِنْ کو نافع، عاصم، خلف العاشر، مکی، ابوعمرو اور رویس بالیاء پڑھتے ہیں جبکہ ابوجعفر، شامی، حمزہ، کسائی اور روح بالتاء تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے آنے والے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ کو تمام قراء عشرہ بالتاء پڑھتے ہیں۔ اور ثَانِیْہِ سے مراد عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَیْثُ ہے جسے ابوعمرو بالیاء پڑھتے ہیں اور باقین بالتاء تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٦٦/٤٧٨) وَفِی مُوَلِّیهَا مُوَلَّاهَا كَنَا | تَطَوَّعَ التَّایَا وَشَدِّدْ مُسْكِنَا
ك

(ت) اور مُوَلِّیهَا میں شامی کے لیے مُوَلَّاهَا ہے مخفی کیا ہوا۔ تَطَوَّعَ میں یعقوب، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تاء کی بجائے یاء ہے اور طاء کو مشدد اور عین کو ساکن پڑھنے والے ہو۔

(ل) كَنَا كَنَّ باب نَصَرَ سے چھپنا، چھپانا۔ شَدِّدْ مشدد پڑھنا۔ مُسْكِنًا ساکن پڑھنے والا۔

(ف) ابن عامر شامی مُوَلَّاهَا لام مفتوحہ اور الف سے پڑھتے ہیں اور باقین مُوَلِّیهَا لام مکسورہ اور یاء مدہ سے پڑھتے ہیں۔ يَطَّوَّعْ بالیاء وطاء مشددہ سے پہلے موقع والے کو یعقوب حمزہ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ دوسرے موقع کو بالیاء اور طاء مشددہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ دوسرے موقع کو یعقوب باقین کی طرح تَطَوَّعَ پڑھتے ہیں جبکہ نافع، مکی، ابوعمرو، شامی، عاصم دونوں مواقع کو بالتاء اور طاء مخففہ سے تَطَوَّعَ پڑھتے ہیں۔ يَطَّوَّعْ میں مضارع اس لیے ہے کہ لفظ اپنے حقیقی معنی پر رہے اور یہ کہنے کی ضرورت پیش نہ آئے کہ تَطَوَّعَ لفظاً ماضی کا صیغہ ہے اور معنی کی رو سے مضارع ہے کیونکہ اس پر مَنْ شرطیہ آ رہا ہے اور مضارع حقیقتاً اس لیے ہے کہ تَطَوَّعَ بعد کے زمانہ میں ہوگا۔

(٤٦٧/٤٧٩) ظُبًی شَفَا الثَّانِی شَفَا وَالرِّیحُ هُمْ | كَالْكَهْفِ مَعْ جَاثِیَةٍ تَوْحِیدُهُمْ
ظ شفا شفا

(ت) (ظُبًی شَفَا الثَّانِی شَفَا کا بیان ہو چکا) اور اَلرِّیحُ میں انہی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے یہاں سمیت الکهف اور الجاثیہ میں توحید ہے۔

(ل) ظُبًی تیزیوں والا۔ شَفَا یَشْفِی شفا دینا۔ تَوْحِیدُهُمْ ان کی توحید۔ مَعْ جَاثِیَةٍ جاثیہ سمیت۔

(ف) شعر نمبر ۴۷۹ سے شعر نمبر ۴۸۲ تک کے چار اشعار میں اَلرِّیحِ اور اَلرِّیٰحِ واحد جمع پڑھنے کا اختلاف بیان کر رہے ہیں۔ جس رِیْح پر الف لام نہ ہو اس میں سب کے لیے ہر جگہ توحید ہے۔ وَتَصْرِیفِ الرِّیٰحِ (البقرہ، الجاثیہ) تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ (الکهف) واحد سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے جبکہ باقین جمع کے صیغہ سے تینوں مواقع پر اَلرِّیٰحِ پڑھتے ہیں۔

(٤٦٨/٤٨٠) حِجْرٍ فَتًی الْأَعْرَافِ ثَانِی الرُّوْمِ مَعْ | فَاطِرِ نَمْلٍ دُمْ شَفَا الْفُرْقَانُ دَعْ
فتی د شفا د

(ت) الحجر میں حمزہ اور خلف کے لیے اور الاعراف والروم کا دوسرا مع الفاطر اور النمل میں مکی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے توحید ہمیشگی والا ہے۔ الفرقان میں مکی کے لیے توحید سے پڑھو اور شک وشبہ کو چھوڑ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) فَتی قوی،نوجوان،ثَانِیْ دوسرا۔دُمْ ہمیشگی اختیار کرنا۔شَفَا شفا دینا۔دَعْ وَدَعَ سے رُخصت کرنا،چھوڑنا۔

(ف) وَاَرْسَلْنَا الرِّیْحَ (الحجر) کو واحد کے صیغہ سے حمزہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے۔باقین جمع پڑھتے ہیں۔یُرْسِلُ الرِّیْحَ (الاعراف،الروم کا دوسرا،النمل) اور اَرْسَلَ الرِّیْحَ (الفاطر) کو واحد کے صیغہ سے مکی،حمزہ،کسائی،اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین جمع سے پڑھتے ہیں۔اَرْسَلَ الرِّیْحَ (الفرقان) کو واحد کے صیغہ سے مکی نے پڑھا ہے باقین نوائمہ جمع سے پڑھتے ہیں۔یادر ہے کہ سورۃ الروم کا پہلا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ تمام قراء کے لیے بالجمع ہے۔

(۴۹ / ۴۸۱) وَاجْمَعْ بِـاِبْرَاهِيْـمَ شُوْرٰى اِذْ ثَنَا ‏ وَصَـادَ الْاِسْـرَا الْاَنْبِيَـا سَبَـا ثَنَـا

(ت) اور ابراہیم الشوریٰ میں نافع وابوجعفر کے لیے جمع کا صیغہ بناؤ اور صٓ۔الاسراء۔الانبیاء اور السباء کو ابوجعفر نے بالجمع پڑھا ہے یہ پڑھنا قابل تعریف ہے۔

(ل) اَجْمَعْ جمع کرنا،جمع کا صیغہ بنانا۔ثَنَا یَثْنِیْ لپیٹنا۔ثَنَا تعریف کرنا۔

(ف) بِهِ الرِّیَاحُ (ابراہیم) یُسْكِنِ الرِّیَاحَ (الشوریٰ) جمع کے صیغہ سے نافع اور ابوجعفر کے لیے ہے باقین واحد کے صیغہ سے الرِّیْح پڑھتے ہیں۔لَهُ الرِّیَاحَ (صٓ) مِنَ الرِّیَاحِ (الاسراء) وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیَاحَ (الانبیاء) اور اَلرِّیَاحَ غُدُوُّهَا (السبا) جمع کے صیغہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔باقین کے لیے یہ واحد کے صیغہ سے ہیں۔

(۵۰ / ۴۸۲) وَالْحَـجُّ خُـلْـفُهٗ تَرَى الْخِطَابُ ظَلْ ‏ اِذْ كَـمْ خَلَا خُـلْفٌ يَرَوْنَ الضَّمَّ كَلْ

(ت) اور الحج میں انہی ابوجعفر کے لیے خلف ہے۔تَرٰی میں یعقوب،نافع،اور شامی کے لیے بلا خلف اور ابن وردان کے لیے بالخلف تاء خطاب ہے۔یَرَوْنَ میں شامی کے لیے ضمہ یاء وزن والا ہے۔

(ل) ظَلْ ظَلَّ سے دوام والا ہونا۔ظَلَا گزر گیا۔کَلْ ثقل والا ہونا،اَلْکَلُّ بھاری جمع کُلُوْل۔

(ف) سورۃ الحج والا موقع اَوْتَھْوِیْ بِهِ الرِّیْحَ ابوجعفر کے لیے خلف والا ہے یعنی ان کے لیے الرِّیٰحَ اور الرِّیْحَ دونوں وجوہ ہیں۔باقین نوائمہ کے لیے واحد کے صیغہ سے ہے اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اَلرِّیح اور اَلرِّیٰح کی قرآءات کو جدول سے واضح کر دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدول القراءات فی الرِّیح و الرِّیٰح:

شمار	آیت وسورت	اَلرِّیْح (واحد)	اَلرِّیٰح (جمع)
❶ ❷	وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ (البقرہ۔الجاثیہ)	حمزہ، کسائی اور خلف العاشر	نافع، مکی، ابوعمرو، شامی، عاصم، ابوجعفر، اور یعقوب
❸	وَتَذْرُوْہُ الرِّیَاحَ (الکہف)	//	//
❹	وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ (الحجر)	حمزہ، خلف العاشر	نافع، مکی، ابوعمرو، شامی، عاصم، کسائی، ابو جعفر اور یعقوب
❺ ❻	یُرْسِلُ الرِّیَاحَ (الاعراف۔النمل)	مکی، حمزہ، کسائی، خلف العاشر	نافع، ابوعمرو، شامی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب
❼	اَنْ یُرْسِلَ الرِّیَاحَ (الروم کا پہلا موقع)	—	کلھم العشر
❽	یُرْسِلُ الرِّیَاحَ (الروم کا دوسرا موقع)	مکی، حمزہ، کسائی، خلف العاشر	نافع، ابوعمرو، شامی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب
❾	اَرْسَلَ الرِّیَاحَ (الفاطر)	//	//
❿	اَرْسَلَ الرِّیٰحَ (الفرقان)	مکی	نافع، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، ابوجعفر، یعقوب، خلف العاشر
⓫	بِہِ الرِّیَاحُ (ابراہیم)	مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، یعقوب، خلف العاشر	نافع، ابوجعفر
⓬	یُسْکِنِ الرِّیَاحَ (الشوریٰ)	//	//
⓭	لَہُ الرِّیَاحَ (ص)	نافع، مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، یعقوب، خلف العاشر	ابوجعفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴	مِنَ الرِّيَاحِ (الاسراء)	//	//
۱۵	وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيَاحَ (الانبیاء)	//	//
۱۶	اَلرِّيَاحَ غُدُوُّهَا (السباء)	//	//
۱۷	اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ (الحج)	ابوجعفر (وجہ اول)	کلھم السبعہ و یعقوب وخلف العاشر۔ ابوجعفر (وجہ ثانی)
۱۸	عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ (الذاریات)	کلھم العشر	

نوٹ: ابوجعفر کے لیے سورۃ الحج میں بالتوحید بطریق درہ اور بالجمع بطریق طیبہ ہے۔

وَلَوْتَرٰی قرآن میں سات مواقع پر آیا ہے۔

اور ان تمام مواقع کو یعقوب، نافع، اور شامی، بالتاء پڑھتے ہیں جبکہ ابن وردان کے لیے بالتاء تَرٰی اور بالیاء یَرٰی دونوں طرح ہے باقین کے لیے بالیاء ہے۔ ابن وردان کے لیے تاء خطاب بطریق طیبہ اور یاء غیب بطریق درہ ہے۔

اِذْ يُرَوْنَ الْعَذَابَ کو یاء مضمومہ سے شامی پڑھتے ہیں اور باقین یَرَوْنَ یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۵۱/۴۸۳ اَنَّ وَاَنَّ اکْسِـرْ ثَـوٰی وَمَيِّتَـهُ | وَالْمَيْتَةُ اشْدُدْ ثُبْ وَالْاَرْضُ الْمَيِّتَهْ

ت) اَنَّ اور وَاَنَّ میں ابوجعفر اور یعقوب کے لیے کسرہ مقیم ہوا اور مَيِّتَةٌ اور اَلْمَيِّتَةُ میں ابوجعفر کے لیے تشدید کی طرف رجوع کرو اور اَلْاَرْضُ الْمَيِّتَةُ نافع اور ابوجعفر کے لیے تشدید دراز ہے۔

ل) ثَوٰی ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ اُشْدُدْ تشدید سے پڑھنا۔ ثُبْ ثَابَ سے رجوع کرنا، ثَابَ باب نَصَرَ سے مستعد ہونا۔

ف) اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا اور وَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ میں ابوجعفر اور یعقوب دونوں کلمات میں ہمزہ مکسور پڑھتے ہیں۔ باقین اَنَّ الْقُوَّةَ اور وَاَنَّ اللّٰهَ پڑھتے ہیں۔

اب آگے باب مَيِّتٌ کی تشدید و تخفیف کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ پس اس باب کے اکیس مواقع میں اختلاف ہے جو اس طرح ہے۔

مَيِّتَةً (الانعام دو جگہ) اور اَلْمَيِّتَةُ (البقرہ۔ المائدہ۔ النحل) ان پانچ مواقع پر یاء کی تشدید و کسرہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین ان مواقع پر یاء کی تخفیف سے مَيْتَةٌ اور اَلْمَيْتَةُ پڑھتے ہیں۔

جبکہ اَلْاَرْضُ الْمَيِّتَةُ (یٰس) کو یاء کی تشدید و کسرہ سے ابوجعفر اور نافع پڑھتے ہیں اور باقین یاء ساکنہ مخففہ سے اَلْمَيْتَةُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔

(۵۲/۴۸۴) مَـدًّا وَّمَيّتــا ثِــقْ وَالْاَنْـعَـامُ ثَـوٰى | اِذْ حُجُــرَاتٍ غِــثْ مَدًّا وَّثُبْ اَوٰى

(ت) (مَدًّا کا بیان ہو چکا) اور مَيّتًا ابوجعفر کے لیے یاء مشدد پر اعتماد کرو اور الانعام میں ابوجعفر، یعقوب، نافع، کے لیے تشدید مقیم ہوئی۔ الحجرات والا رویس اور مدنیین کے لیے بارش میں جائے پناہ ہے۔ تم رجوع کرو۔

(ل) مَدًّا دراز ہے۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ ثَوٰی مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ غِثْ اَغَاثَ سے بارش برسانا۔ ثُبْ رجوع کرنا۔ اَوٰی جگہ، جائے پناہ۔

(ف) مَيّتًا (الفرقان، الزخرف، قٓ) یاء مکسورہ مشددہ سے ابوجعفر پڑھتے اور باقین یاء ساکنہ مخففہ سے مَيْتًا پڑھتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ الانعام والے موقع کو یاء مشددہ مکسورہ سے ابوجعفر یعقوب اور نافع مَيّتًا پڑھتے ہیں اور باقین یاء ساکنہ مخففہ سے مَيْتًا پڑھتے ہیں۔ مَيّتًا (الحجرات) رویس، ابوجعفر اور نافع نے مشدد و مکسور پڑھا ہے باقین مَيْتًا ساکن ومخفف پڑھتے ہیں۔

(۵۳/۴۸۵) صَـحْـبٌ بِـمَـيِّـتٍ بَـلَـدٍوَّ الْمَيِّتِ هُمْ | وَالْـحَـضْـرَمِيُّ وَالسَّاكِنَ الْاَوَّلَ ضُمْ

(ت) اور بَلَدٍ مَّيِّتٍ ابوجعفر، نافع، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے مشدد ہے اور اَلْمَيِّتِ میں ان حضرات کے ہمراہ یعقوب حضرمی ہیں۔ اور اجتماع ساکنین میں پہلے ساکن کو ضمہ دو۔

(ل) صَحْبٌ ساتھی، جماعت۔ السَّاكِنَ الْاَوَّلَ پہلا ساکن۔ ضُمْ ضمہ دینا۔

(ف) بَلَدٍ مَّيِّتٍ (الفاطر) کو یاء مشدد و مکسور سے ابوجعفر، نافع، حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین یاء ساکنہ مخففہ سے مَّيْتٍ پڑھتے ہیں۔

اَلْمَيِّتِ (آل عمران، الانعام، یونسؑ، الروم چاروں سورتوں میں دو دو جگہ) کو یاء مشددہ و مکسورہ سے ابوجعفر، نافع، حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب نے پڑھا ہے اور باقین یاء ساکنہ مخففہ سے اَلْمَيْتِ پڑھتے ہیں۔

مَيْتٌ کے باب میں تشدید و تخفیف کی توجیہ: مَيِّتٌ کے پورے باب میں تشدید اس لیے ہے کہ اس کی اصل مَيْوِتٌ تھی چونکہ واؤ اور یاء جمع ہوئے اس لیے ان میں سے پہلے کو جو کہ ساکن تھا یعنی یاء لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا تو مَيِّتٌ ہو گیا۔ اور سکون و تخفیف اس لیے ہے کہ آسانی حاصل کرنے کی غرض سے واؤ کو حذف کر دیا تو مَيْوِتٌ، مَيْتٌ ہو گیا۔

نوٹ: اجتماع ساکنین کے قواعد اگلے شعر سے بیان کیے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۴/۴۸۶) لِضَمِّ الْهَمْزِ الْوَصْلِ وَاكْسِرْهُ نَمَا | فُزْ غَيْرَ قُلْ حَلَا وَغَيْرُ اَوْ حِمَا
ن ف ح حما

(ت) ہمزہ وصل کے ضمہ کی وجہ سے اور عاصم وحمزہ کے لیے اس میں کسرہ بلند ہوا ہے۔ قُلْ کے لام اور اَوْ کے واؤ کے ماسوا باقی جگہ بصری کے لیے کسرہ ہے اور اَوْ کے ماسوا بصریین کے لیے کسرہ محفوظ ہوا ہے۔

(ل) نَمَا يَنْمُوْ سے پرورش پانا، بڑھنا، بلند ہونا۔ فُزْ فَازَ سے کامیاب ہونا۔ حَلَا شیریں ہونا۔ حِمَا حمایت والا ہونا۔

(۵۵/۴۸۷) وَالْخُلْفُ فِي التَّنْوِيْنِ مِزْ وَاِنْ يُّجَرْ | زِنْ خُلْفُهُ وَاضْطُرَّ ثِقْ ضَمًّا كَسَرْ
م ز ث

(ت) اور ابن ذکوان کے لیے تنوین والی قسم میں خلف ہے اور بقایا اقسام کو جدا کرو اور اگر تنوین جر دی جائے تو قنبل کے لیے اس کے ضمہ میں خلف جانچا ہوا ہے۔ اور اُضْطُرَّ میں ابو جعفر ضمہ کو کسرہ سے بدلنے پر اعتماد کرتے ہیں۔

(ل) مِزْ مَازَ سے جدائی ڈالنا، امتیاز پیدا کرنا۔ اِنْ يُّجَرْ اگر جر دی جائے۔ زِنْ وَزَنَ سے جانچنا، وزن کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔

(ف) جب دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو اور بعد میں تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو پہلے ساکن کو ہمزہ وصلی کے ضمہ کی وجہ سے ضمہ دیا جائے گا۔ یہ چھ قسم کے ساکن اس طرح ہیں۔

❶ اَنْ۔ مَنْ لٰكِنْ کا نون جو بارہ جگہ ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ (چار جگہ) اَنِ اقْتُلُوْا۔ وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ۔ اَنِ اغْدُوْا۔ وَاَنِ احْكُمْ۔ اَنِ اشْكُرْ۔ وَلٰكِنِ انْظُرْ وغیرہ۔ ❷ قَدْ کی دال جیسے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ جو تین جگہ ہے۔ ❸ تاء تانیث جیسے وَقَالَتِ اخْرُجْ (یوسف)۔ ❹ تنوین جو بارہ جگہ ہے جیسے فَتِيْلًا انْظُرْ۔ مُتَشَابِهٍ انْظُرُوْا۔ وَعُيُوْنٍ ادْخُلُوْهَا اور دیگر امثلہ الانعام، الاعراف، یوسف، ابراہیم، الاسراء میں دو جگہ، الفرقان، صٓ، قٓ، میں ہیں۔ ❺ قُلْ کا لام جیسے قُلِ ادْعُوْا (الاعراف، الاسراء دو جگہ، السباء) قُلِ انْظُرُوْا۔ ❻ اَوْ کا واو جو اَوِ اخْرُجُوْا۔ اَوِ ادْعُوْا۔ اَوِ انْقُصْ میں ہے۔ اور دوسرے ساکن کی ابتداء ضمہ والے ہمزہ وصلی سے کی جاتی ہو یعنی بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ وغیرہ میں اِسْمُهٗ اور اَلرُّوْمُ سے نہ کی جاتی ہو۔

پس اس ضمہ کو عاصم اور حمزہ ہر چھ اقسام میں کسرہ سے بدلتے ہیں کیونکہ اجتماع ساکنین کے باب میں یہی اصل ہے اور کسرہ ضمہ کے مقابلہ میں خفیف بھی ہے۔ جبکہ ابو عمرو بصری کے لیے قُلْ کے لام اور اَوْ میں تو ضمہ ہے اور بقایا چار قسموں میں کسرہ ہے۔ جبکہ یعقوب کے لیے اَوْ کے سوا باقی پانچ اقسام میں کسرہ دیا جائے گا۔ اور اَوْ میں ضمہ ہے۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہر جگہ پہلے ساکن کو ضمہ دیا جائے گا۔ اور ابن ذکوان کے لیے غیر تنوین میں ضمہ اور تنوین کے بارہ مواقع میں کسرہ وضمہ دونوں وجوہ ہیں اور قنبل کے لیے صرف دو زیر والی تنوین میں کسرہ اور ضمہ دونوں وجوہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ساکنین میں اگر پہلا ساکن نون تنوین ہو تو ابن ذکوان ہر جگہ ضمہ اور کسرہ سے پڑھتے ہیں جیسے مُنِیْبِ نِ ادْخُلُوْهَا
کسرہ سے جو بطریق شاطبیہ ہے اور مُنِیْبُ نُ ادْخُلُوْهَا ضمہ سے بطریق طیبہ ہے مگر دو کلمات رَحْمَةٍ ادْخُلُوْا (الاعراف)
اور خَبِیْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ (ابراہیم) میں یہ دونوں وجوہ یعنی ضمہ اور کسرہ شاطبی اور طیبہ دونوں طریق سے ہیں۔
اور دو ساکن میں سے پہلا ساکن نون تنوین مکسور ہو جیسے مُتَشَابِهٍ انْظُرُوْا۔ وَعُیُوْنٍ ادْخُلُوْهَا تو اس میں قبل پہلے
ساکن کو ضمہ اور کسرہ دونوں طرح پڑھتے ہیں اور ان کے لیے ضمہ بطریق شاطبیہ اور کسرہ بطریق طیبہ ہے۔
جبکہ پہلا ساکن نون تنوین مضموم یا مفتوح ہو جیسے فَتِیْلًا انْظُرْ وغیرہ تو اس میں تمام طرق سے صرف ضمہ ہے۔
فَمَنُ اضْطُرَّ نون اور طاء دونوں کا ضمہ نافع، مکی، شامی، کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے۔ ابوجعفر کے لیے فَمَنُ
اضْطِرَّ نون کا ضمہ اور طاء کا کسرہ ہے اور باقین کے لیے فَمَنِ اضْطُرَّ نون کا کسرہ اور طاء مضمومہ ہے۔
فَمَنُ اضْطِرَّ طاء کے کسرہ سے جو قراءت ہے اس کی اصل وجہ تو نقل کی پیروی ہے اور عقلی دلیل یہ ہے کہ جب
اُضْطُرِرَ میں پہلی راء کو ادغام کی وجہ سے ساکن کیا تو راء کا کسرہ طاء کو دے دیا اور اس کا ضمہ حذف کر دیا تاکہ یہ طاء کا کسرہ مدغم راء کے کسرہ پر دلالت کرے اور چونکہ طاء کا کسرہ عارضی ہے اس بناء پر اعادہ کے وقت ہمزہ کا ضمہ ہی پڑھتے ہیں طاء کے
کسرہ کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔

(٥٦/٤٨٨) وَمَا اضْطُرِرْ خُلْفٌ خَلَا وَالْبِرَّ اَنْ ‏ ‏ ‏ بِنَصْبِ رَفْعٍ فِیْ عُلًا مُّوْصٍ ظَعَنْ
خ ‏ ‏ ع ف ع ظ

(ت) اور مَا اضْطُرِرْ تُمْ میں طاء میں ابن وردان کے لیے خلف گزرا ہے اور اَلْبِرَّ اَنْ میں حمزہ اور حفص کے لیے رفع کی
بجائے نصب بلندی میں ہے مُوْصٍ کو یعقوب، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تشدید سے پڑھو اس قراءت کے
حصول کے لیے جماعت نے سفر کیا ہے۔

(ل) خَلَا گزرنا۔ فِیْ عُلًا بلندی میں ہے۔ ظَعَنْ ظَعَنَ سے سفر کرنا، کوچ کرنا۔

(ف) اِلَّا مَا اضْطُرِرْ تُمْ (الانعام) میں ابن وردان کے لیے دو وجہ ہیں ❶ مَا اضْطُرِرْ تُمْ طاء کا ضمہ بطریق طیبہ۔ ❷ مَا
اضْطِرِرْتُمْ طاء کا کسرہ بطریق درہ۔ باقین کے لیے طاء کا ضمہ ہے۔ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ میں حمزہ اور حفص کے لیے راء کا فتحہ ہے
باقین کے لیے لَیْسَ الْبِرُّ راء کا ضمہ ہے۔ یاد رہے کہ یہاں اَنْ کی قید لگانے سے وَلَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ خارج ہو گیا
کہ اس میں قراء عشرہ کے لیے راء کا ضمہ ہے۔ مِنْ مُّوَصٍّ واؤ مفتوحہ اور صاد مشددہ سے یعقوب، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف
العاشر کی قراءت ہے اور باقین واؤ ساکنہ اور صاد مخففہ سے مِنْ مُّوْصٍ پڑھتے ہیں۔

(٥٧/٤٨٩) صُحْبَةٌ ثَقِّلْ لَا تُنَوِّنْ فِدْیَةٌ ‏ ‏ ‏ طَعَامُ خَفْضُ الرَّفْعِ مِلْ اِذْ ثَبَّتُوْا
صحبہ ‏ ‏ م ا ث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (صُحْبَۃٌ ثِقْلٌ کا ترجمہ ہو چکا) فِدْیَۃٌ کو ابن ذکوان۔ نافع اور ابوجعفر کے لیے تنوین نہ پڑھو۔ طَعَامُ میں انہی حضرات کے لیے رفع کی بجائے جر ثابت کیا گیا ہے۔

(ل) صُحْبَۃٌ جماعت۔ لَا تُنَوِّنْ تنوین نہ پڑھو۔ خَفضُ جر۔ مِلْ مَالَ یَمِیْلُ جھکنا، مائل ہونا، رغبت کرنا۔ ثَبِّتُوْا ثابت کرنا۔

(ف) فِدْیَۃُ بغیر تنوین کے ابن ذکوان، نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور فِدْیَۃٌ تاء مضمومہ منونہ سے باقین کی قرآءت ہے۔ طَعَامِ میم مکسورہ سے ابن ذکوان نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ طَعَامُ میم مضمومہ سے باقین کی قرآءت ہے۔

(۵۸/۴۹۰) مِسْکِیْنِ اجْمَعْ لَا تُنَوِّنْ وَّافْتَحَا | عَمَّ لِتُکْمِلُوا اشْدُدَنْ ظَنًّا صَحَا
عم ظ ص

(ت) تم نافع ابوجعفر اور شامی کے لیے مِسْکِیْنِ کو جمع کا صیغہ بناؤ اور تنوین نہ دو اور نون کو فتحہ سے پڑھنا مشہور ہوا ہے۔ لِتُکْمِلُوْا کو یعقوب اور شعبہ کے لیے تشدید سے پڑھو شک کو ترک کر دو۔

(ل) اِجْمَعْ بنانا۔ لَا تُنَوِّنْ تنوین نہ دو۔ اِفْتَحَا فتحہ سے پڑھنا۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ اُشْدُدَنْ تشدید سے پڑھنا۔ ظَنًّا صَحَا شک کو چھوڑ دینا جیسے صَحَا الرَّجُلُ بچپن کی جہالت یا باطل کو چھوڑ دیا۔ ظَنٌّ بمعنی شک یا اس کا معترض یقین کے اعتبار سے ہوش میں آ گیا اس صورت میں ظَنٌّ بمعنی یقین، صَحَا بمعنی ہوش میں آنا۔

(ف) مَسَٰکِیْنَ میم وسین کے فتحہ الف کی زیادتی اور نون مفتوحہ سے بالجمع نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں۔ اور باقین مِسْکِیْنٍ میم کے کسرہ، سین کے سکون، حذف الف اور نون مکسورہ منونہ سے بالتوحید پڑھتے ہیں۔

لِتُکَمِّلُوْا: کاف مفتوحہ اور میم مشددہ سے یعقوب اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین لِتُکْمِلُوْا کاف ساکنہ اور میم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

(۵۹/۴۹۱) بُیُوْتِ کَیْفَ جَا بِکَسْرِ الضَّمِّ کَمْ | دِنْ صُحْبَۃٌ بَلٰی غُیُوْبِ صَوْنُ فَمْ
ک د صحبہ ب ص ف

(ت) بُیُوْتِ جیسے بھی آئے شامی، مکی شعبہ، حمزہ، کسائی۔ خلف العاشر اور قالون کے لیے ضمہ کی بجائے کسرہ سے ہے۔ غُیُوْبِ میں کسرہ والی قرآءت کی روایت شعبہ اور حمزہ کے لیے منہ کی حفاظت والی ہے۔

(ل) کَیْفَ کیفیت۔ جَا جَآءَ یَجِیْءُ آنا۔ دِنْ دَانَ یَدِیْنُ دین اختیار کرنا۔ صُحْبَۃٌ جماعت۔ صَوْنُ عزت، حفاظت صَانَ یَصُوْنُ سے۔ فَمْ منہ۔

(ف) بِیُوْتِ۔ اَلْبِیُوْتِ۔ بِیُوْتِکُمْ جو قرآن میں سینتیس مقام پر آرہا ہے اس میں باء کے کسرہ سے شامی، مکی، شعبہ، حمزہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسائی، خلف العاشر اور قالون کی قرآءت ہے اور باقین بُیُوْتِ۔ اَلْبُیُوْتِ۔ بُیُوْتِکُمْ باء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ غِیُوْبِ (المائدہ میں دو جگہ، التوبہ، السباء) چاروں جگہ غین کے کسرہ سے شعبہ اور حمزہ کی قرآءت ہے اور باقین غُیُوْبِ غین کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(٦٠/٤٩٢) عِیُوْنِ مَعْ شِیُوْخٍ مَعْ جِیُوْبِ صِفْ | مِنْ دُمْ رِضًی وَّالْخُلْفُ فِی الْجِیْمِ صُرِفْ

صِ م د رضی صِ

(ت) عِیُوْنِ اور شِیُوْخًا اور جِیُوْبِهِنَّ کو شعبہ، ابن ذکوان، مکی، حمزہ اور کسائی نے کسرہ سے بیان کیا ہے اور شعبہ کے لیے جُیُوْبِهِنَّ کے جیم میں خلف نفیس اور عمدہ ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ دُمْ ہمیشہ رہنا۔ رِضًی پسندیدہ۔ صُرِفْ صَرَفَ سے آراستہ کرنا۔ نفیس اور عمدہ کی طرف پھیر دینا، صَرَفَ یَصْرِفُ پھیرنا۔

(ف) عِیُوْنِ اور اَلْعِیُوْنِ (آٹھ مقام پر) شِیُوْخًا (الغافر) اور جِیُوْبِهِنَّ (النور) ان تمام کلمات میں عین، شین اور جیم کا کسرہ شعبہ، ابن ذکوان۔ مکی، حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں۔ لیکن شعبہ کے لیے جِیُوْبِهِنَّ میں جُیُوْبِهِنَّ جیم کے ضمہ سے بھی ہے یعنی ان کے لیے خلف ہے پس شعبہ کے لیے جیم کا ضمہ بطریق شاطبیہ ہے اور جیم کا کسرہ بطریق طیبہ ہے۔ باقین عُیُوْنِ، اَلْعُیُوْنِ، شُیُوْخًا اور جُیُوْبِهِنَّ عین۔ شین اور جیم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(٦١/٤٩٣) لَا تَقْتُلُوْهُمْ وَمَعًا بَعْدُ شَفَا | فَاقْصُرْ وَفَتْحُ السِّلْمِ حِرْمٌ رَّشَفَا

شفا حرم ر

(ت) لَاتَقْتُلُوْهُمْ اور بعد میں آنے والے حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ اور فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ کو حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے قصر سے پڑھو اور السِّلْمِ کے فتحہ والی قرآءت حرمیین اور کسائی نے لذت والے شربت کی مانند پی ہے۔

(ل) شَفَا شفا دینا۔ فَاقْصُرْ قصر کرنا۔ حِرْمٌ حرم والے۔ رَشَفَا رَشَفَ باب نَصَرَ سَمِعَ، ضَرَبَ سے ہونٹوں سے چوسنا، برتن میں جو کچھ موجود ہو سب پی لینا۔

(ف) وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ۔ حَتّٰی یَقْتُلُوْکُمْ اور فَاِنْ قَتَلُوْکُمْ تینوں کلمات میں قاف کے بعد والے الف کے حذف سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ۔ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ اور فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ تینوں کلمات میں قاف کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: السِّلْمِ کی قرآءت آگے بیان ہوگی۔

(٦٢/٤٩٤) عَکْسُ الْقِتَالِ فِی صَفَا الْاَنْفَالِ صُرْ | وَخَفْضُ رَفْعِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ ثُرْ

ف صفا ص ث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) سورۃ القتال میں اس کا عکس، حمزہ، شعبہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور الانفال میں بھی عکس شعبہ کے لیے مائل ہوا ہے وَالْمَلٰٓئِکَۃُ میں رفع کی بجائے جر ابوجعفر کے پڑھنے کے لیے تم مستعد ہو جاؤ۔

(ل) عَکْسُ الْقِتَالِ قتال کا الٹ۔ فِیْ صَفَا صفائی میں ہے۔ صُرْ صَارَ یَصُوْرُ باب نَصَرَ سے جھکانا، مائل کرنا۔ صَرَّ باب نَصَرَ سے اپنے کانوں کو پوری طرح متوجہ رکھنا، ثُرْ متحرک ہونا، ثَارَ باب نَصَرَ سے اس کی توجیہ کو بیان کر کے معترضین کے شیرازے کو منتشر کر دو، ثَرَّ کثرت والا بنانا۔

(ف) فِی السَّلْمِ (البقرہ) سین مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، مکی اور کسائی پڑھتے ہیں باقین سین مکسورہ سے فِی السِّلْمِ پڑھتے ہیں۔ اِلَی السِّلْمِ (سورۃ القتال یعنی محمد ﷺ) میں سین مکسورہ سے شعبہ، حمزہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین اِلَی السَّلْمِ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ لِلسِّلْمِ (الانفال) میں سین مکسورہ سے شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین لِلسَّلْمِ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ تاء مکسورہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین وَالْمَلٰٓئِکَۃُ تاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

(٦٣ / ٤٩٥) لِیَحْکُمَ اضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ ثَنَا | کُلًّا یَقُوْلَ ارْفَعْ اَلَا الْعَفْوُ حَنَا

(ت) لِیَحْکُمَ میں ابوجعفر کے لیے یاء کو ضمہ اور کاف کے ضمہ کو فتحہ دو جو تعریف والا ہے یَقُوْلَ کو نافع کے لیے لام کے پیش سے پڑھنے سے آگاہ رہو قُلِ الْعَفْوُ کو ابوعمرو رفع سے پڑھنے کی طرف مائل ہوئے ہیں۔

(ل) ثَنَا تعریف کرنا۔ اَلَا آگاہ رہنا۔ حَنَا مائل ہونا، مہربان ہونا۔

(ف) لِیُحْکَمَ یاء مضمومہ اور کاف مفتوحہ ابوجعفر کے لیے ہے باقین لِیَحْکُمَ یاء مفتوحہ اور کاف مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ حَتّٰی یَقُوْلُ لام مضمومہ سے نافع کے لیے ہے اور باقین یَقُوْلَ لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ قُلِ الْعَفْوُ واؤ مضمومہ ابوعمرو بصری کے لیے ہے باقین کے لیے قُلِ الْعَفْوَ واؤ مفتوحہ سے ہے۔

(٦٤ / ٤٩٦) اِثْمٌ کَبِیْرٌ ثَلِّثِ الْبَا فِیْ رَفَا | یَطْهُرْنَ یَطَّهَّرْنَ فِیْ رُخَا صَفَا

(ت) اِثْمٌ کَبِیْرٌ کے باء کو تین نقطے والی ثاء حمزہ اور کسائی نے بنایا ہے۔ یَطْهُرْنَ کی بجائے حمزہ، کسائی، شعبہ اور خلف العاشر کے لیے یَطَّهَّرْنَ خوشگوار اور پاکیزہ ہے۔

(ل) ثَلِّثِ الْبَا باء کو تین بنانا یعنی تین نقطے والی بنانا۔ رَفَا جوڑنا رَفَا باب نَصَرَ سے رفو کرنا، پھٹے ہوئے کپڑے کو جوڑنا یہاں اس کے جزوی معنیٰ مراد ہیں رِفَاءٌ کے معنی اتحاد واتفاق بھی ہیں۔ فِیْ رُخَا خوشگواری میں ہے۔ صَفَا صاف ہونا۔

(ف) اِثْمٌ کَثِیْرٌ حمزہ اور کسائی بالثاء پڑھتے ہیں باقین کَبِیْرٌ بالباء پڑھتے ہیں۔ یَطَّهَّرْنَ طاء مفتوحہ مشددہ اور ہاء مفتوحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشددہ سے حمزہ، کسائی، شعبہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین طاء ساکنہ مخففہ اور ہاء مضمومہ مخففہ سے یَطْهُرْنَ پڑھتے ہیں۔

(٦٥/٤٩٧) ضُمَّ یَخَافَا فُزْ ثَوٰى تُضَارُ حَقْ ۔۔۔ رَفْعٌ وَّسَكِّنْ خَفِّفُ الْخُلْفَ ثَدَقْ

ف ثوی حق ث

(ت) یَخَافَا کی یاء کو حمزہ، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے ضمہ دو یہ کامیابی سے ٹھہرنا ہے۔ تُضَآرُّ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو اور یعقوب کے لیے رفع حق ہے اور ابوجعفر کے لیے اس میں مع لَا یُضَآرْ میں راء ساکنہ مخففہ خلف سے پڑھنا بارش کی مانند برسانا ہے۔

(ل) فُزْفَازَ سے کامیاب ہونا۔ ثَوٰی مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ حَقٌ ثابت ہونا، حق ہونا۔ سَکِّنْ ساکن کرنا۔ خَفِّفْ تخفیف سے پڑھنا۔ ثَدَقْ ثَدَقَ باب نَصَرَ سے بارش کا برسانا۔

(ف) یُخَافَا یاء مضمومہ سے حمزہ، ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین کے لیے یَخَافَا یاء مفتوحہ ہے۔ لَا تُضَآرُّ راء مضمومہ سے مکی، بصری اور یعقوب پڑھتے ہیں جبکہ لَا تُضَآرَّ راء مفتوحہ سے نافع، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ جبکہ ابوجعفر کے لیے یہاں لَا تُضَآرْ اور اس سورۃ البقرہ کے آخر میں وَلَا یُضَآرْ راء ساکنہ مخففہ سے پہلی وجہ ہے جو بطریق الدرہ ہے اور دوسری وجہ لَا تُضَآرَّ اور وَلَا یُضَآرَّ دونوں جگہ راء مفتوحہ مشددہ سے ہے جو بطریق طیبہ ہے۔ اور باقین نو قراء وَلَا یُضَآرَّ راء مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

(٦٦/٤٩٨) مَعْ لَا یُضَارَ وَاٰتَیْتُمْ قَصْرُهٗ ۔۔۔ كَاَوَّلِ الرُّوْمِ دَنَا وَقَدْرُهٗ

د

(ت) (مع لَا یُضَارَ کا ترجمہ ہو چکا) اور اٰتَیْتُمْ یہاں والا سورۃ الروم کے پہلے کی طرح قصر سے مکی کے نزدیک ہوا ہے اور وَقَدْرُهٗ......

(ل) قَصْرُهٗ اس کا قصر کرنا۔ كَاَوَّلِ الرُّوْمِ سورۃ الروم کے پہلے کی طرح۔ دَنَا قریب ہونا۔

(ف) مَآاٰتَیْتُمْ (البقرہ) وَمَآ اٰتَیْتُمْ (الروم کا پہلا) ان دونوں کو مکی ہمزہ کے بعد والے الف کے حذف سے پڑھتے ہیں اور باقین اثبات الف سے اٰتَیْتُمْ پڑھتے ہیں۔ جبکہ سورۃ الروم کا دوسرا موقع وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ کو تمام قراء عشرہ اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔

(٦٧/٤٩٩) حَرِّكْ مَعًا مِّنْ صَحْبِ ثَابِتٍ وَّفَا ۔۔۔ كُلَّ تَمَسُّوْهُنَّ ضُمَّ امْدُدْ شَفَا

م صحب ث شفا

(ت) میں حرکت دو فتحہ کی دال کو دونوں جگہ ابن ذکوان، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر کے لیے جو ثابت شدہ جماعت ہے۔ تَمَسُّوْهُنَّ کے تمام کلمات میں تاء کو ضمہ اور میم کا مد کرنا حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی طرف سے شفا دینا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) حَرِّكْ حَرِّكْ سے حرکت دینا۔ صَحْبِ جماعت، ثَابِتٍ ثابت۔ وَفَا يَفِيْ پورا کرنا۔ اُمْدُدْ مد کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔

(ف) قَدَرُهٗ دال مفتوحہ سے دونوں جگہ ابن ذکوان، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین دال ساکنہ سے قَدْرُهٗ پڑھتے ہیں۔ تُمَآسُّوْهُنَّ (البقرہ، الاحزاب) تاء مضمومہ میم کے بعد الف اور مد لازم سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین تاء مفتوحہ اور حذف الف سے تَمَسُّوْهُنَّ پڑھتے ہیں۔

(۶۸/۵۰۰) وَصِيَّةٌ حِـرْمٌ صَـفَـا ظِلًّا رَّفَـهْ | وَارْفَعْ شَفَا حِـرْمٍ حَلَا يُضْعِفَـهْ

(ت) وَصِيَّةٌ بالرفع حرمین شعبہ، یعقوب اور کسائی کے لیے مصفا، سایہ دار اور پاکیزہ ہوا ہے اور فاء کا دونوں مقام پر فَيُضْعِفَهٗ میں حمزہ، کسائی، خلف العاشر، حرمین اور ابوعمرو کے لیے رفع شفا دینے والا اور شیریں ہوا ہے۔

(ل) صَفَا صاف ہونا، ظِلًّا سایہ۔ رَفَهْ باب فَتَحَ سے زندگی کا خوشگوار اور پاکیزہ ہونا۔ شَفَا روشنی، کنارہ، شفا دینا۔ حَلَا شیریں ہونا۔

(ف) وَصِيَّةٌ تاء مضمومہ منونہ سے نافع، ابوجعفر، مکی، شعبہ، خلف العاشر، یعقوب اور کسائی پڑھتے ہیں جبکہ باقین تاء مفتوحہ منونہ سے وَصِيَّةً پڑھتے ہیں۔ فَيُضْعِفَهٗ (البقرہ، الحدید) کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

(۶۹/۵۰۱) مَـعًـا وَّثَـقِّـلْـهُ وَبَـابَـهٗ ثَـوٰى | كَـسْ دِنْ وَيَبْصُطُ سِيْنَهٗ فَتًى حَوٰى

(ت) (مَعًا کا ترجمہ ہو چکا) اور فَيُضْعِفُهٗ کے باب کو تشدید عین سے پڑھنا ابوجعفر، ابوعمرو، ابن عامر اور مکی عقل مند کے لیے مقیم ہوا ہے اور وَيَبْصُطُ میں حمزہ، خلف العاشر اور بصری کے لیے اس کا سین ایک جوان نے جمع کیا ہے......

(ل) ثَقِّلْهُ ثَقَّلَ تشدید سے پڑھنا۔ ثَوٰى ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ كِسْ كَاسَ يَكِيْسُ باب ضَرَبَ سے عقلمند اور ذہین ہونا، دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے دین بنانا۔ سِيْنَهٗ اس کا سین۔ فَتًى جوان۔ حَوٰى يَحْوِيْ سے جمع کرنا۔

(ف) شعر نمبر ۵۰۰ میں فَيُضْعِفَهٗ کی قرآءت بیان کرنی شروع کی تھی اور پورے باب کا بیان اس شعر میں کیا ہے۔

❶ فَيُضَاعِفَهٗ عین مخففہ، ضاد مفتوحہ مع الالف اور فاء مفتوحہ سے عاصم پڑھتے ہیں ❷ فَيُضَاعِفُهٗ ضاد مفتوحہ مع الالف، عین مخففہ اور فاء مضمومہ سے نافع، ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ❸ فَيُضَعِّفَهٗ ضاد مفتوحہ حذف الف، عین مشددہ اور فاء مفتوحہ سے شامی اور یعقوب اور ❹ فَيُضَعِّفُهٗ ضاد مفتوحہ حذف الف، عین مشددہ اور فاء مضمومہ سے مکی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔

اس باب کے کلمات کل دس جگہ آرہے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

❶، ❷ فَيُضٰعِفَهٗ (البقرہ، الحدید) کہ ان کی قرآءت اوپر بیان ہوگئی۔ ❸ يُضٰعِفُ (البقرہ) ❹ مُضٰعَفَةً (آل عمران) ❺ يُضٰعِفْهَا (النساء) ❻ يُضٰعِفُ (ہود) ❼، ❽ يُضٰعَفُ (الفرقان۔الاحزاب) ❾ يُضٰعَفُ (الحدید)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ یُضٰعِفُهُ (التغابن)۔ ان میں سے یُضٰعِفُ (البقرہ) یُضٰعِفُ (ہودؔ۔ الحدید) یُضٰعِفُهَا (النساء) اور یُضٰعِفُهُ (التغابن) یعنی پانچ مقامات پر قرآءت کے اختلاف کی نوعیت اس طرح ہے کہ مکی، شامی، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے پورے قرآن میں الف کے حذف اور عین کی تشدید سے یُضَعِّفُ۔ مُضَعَّفَةً۔ یُضَعِّفُهَا ہے اور باقین کے لیے یُضٰعِفُ۔ مُضٰعَفَةً اور یُضٰعِفُهَا ہے۔ البتہ یُضٰعَفُ (الفرقان) میں فاء کے سکون اور فاء کے رفع کا اختلاف ہے۔ اس لیے وہاں بھی چار قرآءات ہیں۔

① یُضٰعَفْ تخفیف اور فاء ساکنہ سے نافع، ابوعمرو، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ② یُضٰعَفُ تخفیف اور فاء مضمومہ سے شعبہ ③ یُضَعَّفْ تشدید اور فاء ساکنہ مکی ابوجعفر اور یعقوب ④ یُضَعَّفُ تشدید اور فاء مضمومہ سے شامی۔

اسی طرح یُضٰعَفْ (الاحزاب) میں تین قراءات ہیں۔ [۱] نُضَعِّفْ مشدد۔ بالنون وحذف الف مکی اور شامی [۲] یُضَعَّفْ مشدد۔ بالیاء وحذف الف بصری۔ ابوجعفر [۳] یُضٰعَفْ بالیاء۔ اثبات الف ومخفف باقین۔

نوٹ: یَبْصُطُ۔ بَصْطَةً کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۵۰۲) لِيْ غِثْ وَخُلْفٌ عَنْ قُوًى زِنْ مَّنْ يَّصُرْ ۔۔۔ كَبَسْطَةِ الْخَلْقِ وَخُلْفُ الْعِلْمِ زُرْ

(ت) ہشام اور رویس کے لیے بلاخلف سین بارش برسانے والا ہے اور حفص، خلاد، قنبل، ابن ذکوان اور سوسی کے لیے بالخلف سین پختگی والا، مزین اور بند کیا ہوا ہے۔ اور فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً میں بھی ایسے ہی ہے اور وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ میں قنبل کے لیے بالخلف سین کی زیارت کرو۔

(ل) غِثْ بارش برسانا۔ قُوًى قوتیں، پختگی، مضبوطی، زِنْ زَانَ سے مزین ہونا۔ یَصُرْ، بند کرنا، صَارَیَصُوْرُ سے کاٹنا، روک دینا۔ زُرْ زَارَیَزُوْرُ سے زیارت کرنا۔

(ف) وَیَبْصُطُ (البقرہ) فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً (الاعراف) دونوں جگہ بالصاد نافع، ابوجعفر، بزی، شعبہ، کسائی اور روح کے لیے ہے۔ وَیَبْسُطُ اور بَسْطَةً دونوں بالسین دوری بصری، ہشام، خلف راوی، رویس اور خلف العاشر کے لیے ہے۔ جبکہ قنبل، سوسی، حفص، ابن ذکوان اور خلاد کے لیے ان دونوں مواقع پر دونوں وجوہ ہیں یعنی ❶ بالصاد ❷ بالسین۔

(ط) پھر اس خلف کی تفصیل اس طرح ہے کہ قنبل کے لیے دونوں جگہ بالسین بطریق شاطبیہ اور بالصاد بطریق طیبہ ہے۔ سوسی کے لیے دونوں مواقع پر صاد بطریق شاطبیہ ہے اور دونوں مواقع پر سین بطریق طیبہ ہے۔ ابن ذکوان کے لیے البقرہ والے میں سین بطریق شاطبیہ اور صاد بطریق طیبہ ہے اور الاعراف والے میں اس کے برعکس سین بطریق طیبہ اور صاد بطریق شاطبیہ ہے خلاد کے لیے دونوں مواقع پر صاد بطریق شاطبیہ اور سین بطریق طیبہ ہے۔

اور حفص کے لیے دونوں جگہ بالصاد بطریق طیبہ ہے اور دونوں جگہ بالسین بطریق شاطبیہ ہے۔

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ (البقرہ) تمام قراء کے لیے بالسین ہے مگر قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) بالسین جو بطریق شاطبیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (۲) بالصاد جو بطریق طیبہ ہے۔ اب ہم بالسین اور بالصاد کی قراءتوں کو جدول سے ظاہر کرتے ہیں۔

شمار	کلمہ	بالسین	بالصاد
۱، ۲	وَيَبْصُطُ (البقرہ) بَصْطَةً (الاعراف)	دوری بصری، ہشام، خلف راوی، رویس، امام خلف العاشر (قنبل، سوسی، ابن ذکوان، خلاد، حفص، وجہ اول)	نافع، ابو جعفر، بزی، شعبہ، کسائی، روح (قنبل، سوسی، ابن ذکوان، خلاد، حفص وجہ ثانی)
۳	بَسْطَةً (البقرہ)	کلھم العشر	(قنبل وجہ ثانی)

(۱/۷ ۵۰۳) عَسَيْتُمْ اكْسِرْ سِينَهُ مَعًا اَلَا ۔ غُرْفَةً اضْمُمْ ظِلُّ كَنْزٍ وَكِلَا

(ت) عَسَيْتُمْ دونوں جگہ نافع اس کے سین کے کسرہ سے پڑھتے ہیں آگاہ رہو۔ غُرْفَةً کی غین مضموم یعقوب، شامی اور کوفیین کے لیے سایہ دار مجموعہ ہے۔

(ل) اِكْسِرْ کسرہ سے پڑھنا۔ اَلَا خبردار، آگاہ رہو۔ ظِلُّ سایہ۔ كَنْزٍ كَنَزَ سے خزانہ جمع کرنا۔

(ف) عَسِيْتُمْ سین مکسورہ سے نافع، نے پڑھا ہے باقین عَسَيْتُمْ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ غُرْفَةً غین مضمومہ سے یعقوب، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین غَرْفَةً غین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَكِلَا کا تعلق اگلے شعر سے ہے لہٰذا اسے وہیں بیان کیا جائے گا۔

(۲/۷ ۵۰۴) دَفْعُ دِفَاعُ وَاكْسِرِ اِذْ ثَوَى امْدُدَا ۔ اَنَا بِضَمِّ الْهَمْزِ اَوْ فَتْحٍ مَدَا

(ت) دَفْعُ دِفَاعُ ہے جو نافع ابو جعفر اور یعقوب کے لیے کسرہ کے ذریعے قائم ہوا ہے۔ اَنَا کے نون کو ضمہ یا فتحہ والے ہمزہ قطعی کے ہمراہ آنے کی صورت میں مدنیین کے لیے مد سے پڑھنا یہ درازی مشہور و معروف ہے۔

(ل) ثَوَى قائم ہوا، درست ہوا۔ امْدُدَا مد سے پڑھنا۔ مَدَا درازی والا، مسافت والا۔

(ف) دِفَاعُ اللّٰهِ (البقرہ۔ الحج) نافع، ابو جعفر اور یعقوب کے لیے دال مکسورہ اور فاء کے بعد الف سے ہے اور باقین کے لیے دَفْعُ اللّٰهِ دال مفتوحہ فاء ساکنہ حذف الف سے ہے۔ جب اَنَا کے بعد ہمزہ قطعی مضموم یا مفتوح آئے جیسے اَنَا اُحْيِي یا اَنَا اَوَّلُ وغیرہ تو ایسے موقع پر نافع اور ابو جعفر حالت وصل میں نون کے بعد والے الف کو مد سے یعنی کھینچ کر پڑھتے ہیں جبکہ باقی آٹھ ائمہ کے لیے ان مواقع پر قصر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ آنا کے بعد ضمہ والے ہمزہ قطعی دو حرف قرآن میں آ رہے ہیں ❶ آنا اُحْيِ (البقرہ) ❷ آنا اُنَبِّئُكُمْ (یوسفؑ) جبکہ آنا کے بعد فتحہ والے ہمزہ قطعی دس آ رہے ہیں۔ ①، ②، ③ آنا اَوَّلُ (الانعام، الاعراف، الزخرف) ④ آنا اَخُوْكَ (یوسفؑ) ⑤ آنا اَكْثَرُ (الکہف) ⑥ آنا اَقَلَّ (الکہف) ⑦، ⑧ آنا اٰتِيْكَ (النمل میں دونوں) ⑨ وَآنَا اَدْعُوْكُمْ (الغافر) ⑩ وَآنَا اَعْلَمُ (الممتحنہ)۔

۵۰۴/۴۳ وَالْكَسْرِ بِنْ خُلْفًا وَّرَافِيْ نُنْشِزْ | سَمَا وَوَصْلُ اعْلَمْ بِجَزْمٍ فِيْ رُزُوْ

ب — سما — ف ر

(ت) اور کسرہ والے ہمزہ قطعی میں قالون کے لیے خلف واضح کرنا ہے اور نُنْشِزُهَا میں نافع، مکی، ابوعمرو، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے بلندی والی راء ہے اور حمزہ، کسائی کے لیے اَعْلَمْ کی میم مجزوم کے ہمراہ ہمزہ وصلی سے پڑھنا حرکات میں کمی کرنا ہے۔

(ل) بِنْ بَانَ يَبِيْنُ بیان کرنا، ظاہر کرنا واضح کرنا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ رُزُوْ رُزْءٌ کی جمع ہے جس کے معنی کم کرنا یا نکال لینا ہیں۔

(ف) آنا کے بعد ہمزہ قطعیہ مکسورہ ہو اور یہ تین مقام پر ہے اِنْ آنَا اِلَّا (الاعراف، الشعراء، الاحقاف) تو ایسے موقع پر قالون کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) آنَا اِلَّا حذف الف سے جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) آنَا اِلَّا اثبات الف سے جو بطریق طیبہ ہے اور باقین حذف الف سے آنَا اِلَّا پڑھتے ہیں۔ نُنْشِرُهَا بالراء نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور نُنْشِزُهَا زاء منقوطہ سے باقین کی قرآءت ہے۔ قَالَ اعْلَمْ میں حمزہ کسائی امر کا صیغہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی اور میم ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء اور اعادہ کے وقت ہمزہ وصلی کے کسرہ سے اِعْلَمْ پڑھتے ہیں۔ باقین اخبار اور مضارع متکلم کی وجہ سے وصل و ابتداء دونوں حالتوں میں ہمزہ قطعی کے ساتھ قَالَ اَعْلَمُ پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ رُزُوْ بمعنی کم کرنا سے مراد یہ ہے کہ حمزہ اور کسائی حرکات میں کمی کرتے ہیں۔

۵۰۶/۴۴ صُرْهُنَّ كَسْرُ الضَّمِّ غِثْ فَتًى ثُمَا | رَبْوَةٍ نِ الضَّمُّ مَعًا شَفَا سَمَا

غ فتی ث — شفا سما

(ت) فَصُرْهُنَّ میں رویس، حمزہ، خلف العاشر اور ابوجعفر کے لیے صاد کے ضمہ کی جگہ کسرہ بارش برسانے والا، قوی اور دشمن قرآءت کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے۔ رَبْوَةٍ دونوں جگہ میں حمزہ، کسائی، خلف، نافع، ابوجعفر، مکی، بصری اور یعقوب کے لیے راء کا ضمہ شفا دینے والا بلند ہوا ہے۔

(ل) غِثْ بارش برسانا۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ ثُمَا ثَمَا باب فَتَحَ سے چربی کھلانا، سر کچلنا، ذلیل و شرمسار کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔ سَمَا بلند ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) فِصِرْهُنَّ صاد مکسورہ سے رویس، حمزہ، خلف العاشر اور ابوجعفر کی قراءت ہے باقین فَصُرْهُنَّ صاد مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ رَبْوَةٍ (البقرہ۔المومنون) راء مفتوحہ سے ابن عامر شامی اور عاصم پڑھتے ہیں اور باقین رُبْوَةٍ راء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

تاءات بزی

(۷۵/۵۰۷) فِی الْوَصْلِ تَا تَیَمَّمُوا اشْدُدْ تَلَقَّفْ	تَلَـــــهَّ لَا تَنَــازَعُوْا تَعَـارَفُوْا

(ت) وصل میں بزی کے لیے تَیَمَّمُوْا وغیرہ کی تاءات کو تشدید سے پڑھو۔ تَلَقَّفُ، تَلَهّٰى، تَنَازَعُوْا، لِتَعَارَفُوْا،

(ل) فِی الْوَصْلِ ملا کر پڑھنے میں۔ اُشْدُدْ تشدید سے پڑھنا۔

(ف) بزی حالت وصل میں ایسی تاءات کو مشدد پڑھتے ہیں جو تَفَعَّلُ یا تَفَاعُلُ کے افعال مضارع کے شروع میں ہوتی ہیں اور رسما صرف ایک ہی تاء لکھی ہوئی ہوتی ہے ایسی تاءات علامہ شاطبیؒ نے دو طرح کی بیان کی ہیں (۱) متفق علیہ جن کی تعداد انتیس ہے (۲) مختلف فیہ جن کی تعداد دو ہے۔ یاد رہے کہ یہ تشدید صرف حالت وصل میں ہے۔ ابتداء میں تاء مخفف ہی ہوگی اس لیے کہ ابتداء بالساکن محال ہے جبکہ بزی کے علاوہ باقین سب تخفیف سے پڑھتے جبکہ بعض مواقع پر کچھ دیگر قراء بھی ان کے ہمراہ شریک ہوں گے جن کا بیان آگے آتا ہے۔

ان تاءات کو مشدد پڑھنے کی توجیہ یہ ہے کہ بزی کے لیے تاء کا تاء میں ادغام ہوا ہے اور تخفیف کی توجیہ یہ ہے کہ باقین کے لیے ایک تاء محذوف ہے بزی کے لیے یہاں خلف ہے یعنی دو وجوہ ہیں (۱) تشدید تاء یہ بطریق شاطبی ہے (۲) تخفیف تاء باقین کی طرح یہ بطریق طیبہ ہے۔ اب یہاں ان کلمات کو بیان کیا جا رہا ہے۔ ❶ وَلَا تَيَمَّمُوْا (البقرہ) ❷، ❸، ❹ تَلَقَّفُ (الاعراف، طٰہٰ، الشعرا) ❺ عَنْهُ تَّلَهّٰى (عبس) ❻ وَلَا تَّنَازَعُوْا (الانفال) ❼ لِتَّعَارَفُوْا (الحجرات)

(۷۶/۵۰۸) تَفَـرَّقُـوْا تَعَـاوَنُـوْا تَنَـابَزُوْا	وَهَـلْ تَـرَبَّـصُـوْنَ مَـعْ تَـمَيَّـزُ

(ت) تَفَرَّقُوْا۔ تَعَاوَنُوْا۔ تَنَابَزُوْا اور هَلْ تَرَبَّصُوْنَ مَعْ تَمَيَّزُ۔

(ف) ❽ وَلَا تَّفَرَّقُوْا (آل عمران) ❾ وَلَا تَّعَاوَنُوْا (المائدہ) ❿ وَلَا تَّنَابَزُوْا (الحجرات) ⓫ هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ (التوبہ) ⓬ تَكَادُ تَّمَيَّزُ (الملک)۔

(۷۷/۵۰۹) تَبَـرَّجُ اِذْ تَـلَـقَّـوْا التَّـجَسُّـسَـا	وَفَتَـفَـرَّقَ تَـوَفّٰـى فِـی النِّسَـا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) تبرّج، اِذْتلقّونہ، تجسّسُوا اور فتّفرّق، توفّٰھُم سورۃ النساء میں۔

(ف) ⑬ وَلَا تَّبَرَّجْنَ (الاحزاب) ⑭ اِذْ تَّلَقَّوْنَهٗ (النور) ⑮ وَلَا تَّجَسَّسُوْا (الحجرات) ⑯ فَتَّفَرَّقَ (الانعام) ⑰ اَلَّذِيْنَ تَّوَفّٰهُمُ (النساء) یہاں النساء کا نام ذکر کردینے سے تَتَوَفّٰهُمُ سورۃ النحل خارج ہوگیا۔

(۷۸/۵۱۰) تَـنَـزَّلُ الْاَرْبَـعُ اَنْ تَبَـدَّلَا | تَـخَيَّـرُوْنَ مَـعْ تَـوَلَّـوْا بَـعْـدَلَا

(ت) تنزّل چاروں۔ اَنْ تبدّل۔ تخیّرون اور تولّوا جو لَا کے بعد ہے۔

(ف) ⑱ تا ㉑ تَنَزَّلُ (الحجر، القدر، الشعراء میں دو) ㉒ وَلَا اَنْ تَّبَدَّلَ (الاحزاب) ㉓ لَمَا تَّخَيَّرُوْنَ (نٓ) ㉔ وَلَا تَّوَلَّوْا (الانفال)۔

(۷۹/۵۱۱) مَـعْ هُـوْدَ وَالـنُّـوْرِ وَالْاِمْتِحَـانِ لَا | تَـكَـلَّـمُ الْبُـزِّىْ تَـلَـظّٰـى هَـبْ غَلَا

(ت) ہودؔ کے دونوں اور النور اور الممتحنہ۔ لَا تکلّموا بزی نے تلظّی کو بالخلف اور رویس نے بلا خلف تشدید کا فیضان کیا جو کثرت والی ہوگئی ہے۔

(ل) ھَبْ فیضان کرنا، وَھَبَ یَھَبُ سے عطا کرنا، دینا۔ غَلَا یَغْلُوْا سے کثیر ہونا، مہنگا ہونا۔

(ف) ㉕ وَاِنْ تَّوَلَّوْا (ہودؔ) ㉖، ㉗ فَاِنْ تَّوَلَّوْا (ہودؔ، النور) ㉘ اَنْ تَّوَلَّوْهُمْ (الممتحنہ) ㉙ لَا تَّكَلَّمُ (ہود)۔ ان مواقع پر ہودؔ۔ النور اور سورۃ الممتحنہ (الامتحان) کا نام ذکر کردینے سے سورۂ آل عمران والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ اور سورۃ المائدہ والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا خارج ہوگئے۔ پس ان انتیس مقامات پر بزی کے لیے دو وجوہ ہیں۔ ① تاء مشددہ ② تاء مخففہ۔ جبکہ ㉚ نَارًا تَّلَظّٰى (اللیل) میں بزی کے لیے تاء مشددہ اور تاء مخففہ دونوں وجوہ ہیں جبکہ رویس کے لیے صرف تاء مشددہ ہے۔

(۸۰/۵۱۲) تَـنَـاصَرُوْ ثِقْ هُدْ وَفِى الْكُلِّ اخْتُلِفْ | لَـهٗ وَبَـعْـدَ كُـنْـتُمْ ظَلْتُمْ وُصِفْ

(ت) تَنَاصَرُوْنَ ابوجعفر اور بزی تشدید میں مضبوط اور رہنمائی کرنے والے ہوئے ہیں اور بزی کے لیے ان تمام مواقع میں اختلاف ذکر کیا گیا ہے اور كُنْتُمْ۔ فَظَلْتُمْ کے بعد بھی بزی کے لیے یہی خوبی بیان کی گئی ہے۔

(ل) ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا، مضبوط ہونا۔ هُدْ هُدٰى يَهْدِىْ سے رہنمائی کرنا، رجوع کرنا۔ اخْتُلِفْ اِخْتَلَفَ سے اختلاف کرنا۔ وُصِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف ۶۱ وَلَا تَّنَاصَرُوْنَ (الصآ فات) میں بزی کے لیے بالخلف اور ابوجعفر کے لیے بلا خلف تاء کی تشدید ہے۔ ۶۲ وَلَقَدْ کُنتُمْ تَّمَنَّوْنَ (آل عمران) اور ۶۳ فَظَلْتُمْ تَّفَکَّهُوْنَ (الواقعہ) میں بھی بزی کے لیے بالخلف تشدید وتخفیف بیان کی گئی ہے۔ پس موخر الذکر دو تاءات مختلف فیہ ہیں۔

(۸۱/۵۱۳) وَلِلسُّکُوْنِ الصِّلَةَ امْدُدْ وَالْاَلِفْ | مَنْ یُّؤْتَ کَسْرُ التَّا ظُبًی بِالْیَاءِ قِفْ

ظ

ت اور سکون کی وجہ سے صلہ کو اور الف کو تم مد سے پڑھو۔ مَنْ یُّؤْتَ یعقوب کے لیے تاء کا کسرہ ہے اور وقف یاء سے کرنا تیزیوں والا ہے۔

ل اُمْدُدْ مد سے پڑھنا۔ کَسْرُ التَّا تاء کا کسرہ۔ ظُبًی تیزیوں والا۔ قِفْ وَقَفَ یَقِفُ سے وقف کرنا، ٹھہرنا۔

ف تاءات بزی کے ان تینتیس مواقع میں ان تاءات میں کہ جن سے پہلے حرف مدولین ہو جو کہ ان میں تیرہ مقام پر ہے تو اس حرف مد کو باقی رکھتے ہوئے بعد کے سکون اصلی کی وجہ سے دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر ان میں طول یعنی تین الفی یا پانچ الفی مد لازم کلمی مثقل کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاء کی تشدید عارضی ہے اس لیے اس حرف مدولین کے حذف کی بابت اس کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ مدولین کے علاوہ ساکن صحیح ہو جو دو جگہ ہے یا نون تنوین ہو جو ایک جگہ ہے یا اس کے علاوہ بقایا چھ کلمات ہوں تو ان مواقع میں بزی ساکن صحیح اور تاء مشددہ کو اپنے حال پر باقی رکھتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی تغیر نہیں کرتے ہیں کیونکہ ان تاءات میں اور اس جیسی دیگر امثلہ میں ایسا اجتماع ساکنین ممنوع اور غیر صحیح نہیں ہے۔ پس صحیح ادائیگی تلقی استاذ پر منحصر ہے۔

وَمَنْ یُّؤْتِ الْحِکْمَةَ تاء مکسورہ سے حالت وصل میں یعقوب پڑھتے ہیں اور وقفا یعقوب یُؤْتِی یاء کا اضافہ کرتے ہیں۔ جبکہ باقین یُؤْتَ تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اور تاء سے وقف کرتے ہیں۔ وَمَنْ یُّؤْتَ میں تاء پر کسرہ فعل کے معروف ہونے کی وجہ سے ہے فاعل کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور مَنْ موصولہ ہے۔

(۸۲/۵۱۴) مَعًا نِعِمَّا افْتَحْ کَمَا شَفَا وَفِیْ | اِخْفَاءِ کَسْرِ الْعَیْنِ حُزْ بِهَا صَفِیْ

ک شفا ح ب ص

ت نِعِمَّا کو دونوں جگہ شامی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے فتحہ دینا شفا دینا ہے اور ابوعمرو، قالون اور شعبہ کے لیے عین کے کسرہ میں اختلاس پاکیزہ ہے تم اسے محفوظ کرلو......

ل افْتَحْ فتحہ دینا۔ شَفَا شفا دینا۔ حُزْ جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ صَفِیْ صَفَا سے صاف ہونا، خالص ہونا۔

ف فَنِعِمَّا هِیَ (البقرہ) نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ (النساء) دونوں مواقع پر شامی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے نون کا فتحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عین کا کسرہ ہے۔ ابوعمرو بصری، قالون اور شعبہ کی ایک وجہ کسرہ عین میں اختلاس ہے۔

نوٹ: دوسری وجہ اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

(۸۳/۵۱۵) وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ مَعْهُمْ سَكِّنَا | وَيَا نُكَفِّرُ شَامُهُمْ وَحَفْصُنَا

(ت) اور انہی ابوعمرو۔ قالون اور شعبہ کے ہمراہ ابوجعفر کے لیے عین کا ساکن پڑھنا بھی ہے اور نُكَفِّرُ میں ان کے شامی اور ہمارے حفص حضرات کی روایت میں یاء ہے۔

(ل) سَكِّنَا ساکن سے پڑھنا۔ شَامُهُمْ ان کے شامی حضرات۔ حَفْصُنَا ہمارے حفص حضرات۔

(ف) یعنی ابوعمرو بصری، قالون اور شعبہ کے لیے دوسری وجہ عین کا سکون ہے یعنی نِعْمَا اور یہی ابوجعفر کی بھی قراءت ہے۔ اور باقین کی قراءات نِعِمَّا ہے۔ پس نِعِمَّا کی قراءت کی تفصیل اس طرح ہے۔

نَعِمَّا	نِعِمَّا	نِعْمَّا	عین کے کسرہ میں اختلاس نِعِمَّا
شامی، حمزہ، کسائی، خلف العاشر	ورش، مکی، حفص، یعقوب	ابوجعفر۔ (بصری، قالون، شعبہ وجہ اوّل)	بصری، قالون، شعبہ (وجہ ثانی)

(ط) ابوعمرو بصری، قالون اور شعبہ کے لیے کسرہ عین کا اختلاس بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے اور اسی طرح ان حضرات کے لیے عین کا سکون بھی بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔

نوٹ: يُكَفِّرُ کی قراءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

(۸۴/۵۱۶) وَجَزْمُهُ مَدًا شَفَا وَيَحْسِبُ | مُسْتَقْبَلًا بِفَتْحِ سِيْنٍ كَتَبُوْا
مـدا شـفـا ك

(ت) اور ابوجعفر نافع، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے يُكَفِّرُ کی راء میں جزم شہرت والا اور شفا دینے والا ہے اور يَحْسِبُ والے کلمات شامی، حمزہ عاصم اور اور ابوجعفر کے لیے بفتح سین یقینی نص میں لکھنا ہے۔

(ل) مَدًا شہرت والا، درازی والا۔ شَفَا شفا دینا۔ كَتَبُوْا كَتَبَ يَكْتُبُ باب نَصَرَ سے لکھنا۔

(ف) نُكَفِّرْ بالنون اور راء ساکنہ سے نافع، ابوجعفر، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کی قراءت ہے۔ يُكَفِّرُ بالیاء اور راء مضمومہ سے شامی اور حفص کی قراءت ہے جبکہ نُكَفِّرُ بالنون اور راء مضمومہ سے باقین کی قراءت ہے۔ يَحْسَبُوْنَ، يَحْسَبُهُمْ، تَحْسَبَنَّ، يَحْسَبُنَّ، يَحْسَبَنَّ یہ کلمات کل اکتیس جگہ پر وارد ہیں ان میں ابوجعفر، ابن عامر، عاصم اور حمزہ تمام جگہ پر سین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتحہ پڑھتے ہیں اور باقین سین کے کسرہ سے یَحْسِبُوْنَ، یَحْسِبُهُمْ، تَحْسِبَنَّ، یَحْسِبَنَّ پڑھتے ہیں۔

(۸۵/۵۱۷) فِیْ نَصِّ ثَبْتٍ فَآذِنُوا امْدُدْ وَاكْسِرِ | فِیْ صَفْوَةٍ مَیْسُرَةِ الضَّمَّ انْصُرِ

(ت) (فِیْ نَصِّ ثَبْتٍ کا ترجمہ ہوگیا) اورتم فَآذِنُوا کوحمزہ اور شعبہ کے لیے بالمد پڑھنا اور ذال کو کسرہ دینا صفائی والا ہے۔ اور مَیْسُرَةٍ کے سین کوضمہ دینا نافع کی تائید وحمایت کرنا ہے۔

(ل) فِیْ نَصِّ ثَبْتٍ یقینی نص میں۔ امْدُدْ مد سے پڑھنا۔ صَفْوَةٍ صفائی، چٹیل میدان۔ اُنْصُرِ نَصَرَ یَنْصُرُ سے مدد کرنا، تائید وحمایت کرنا۔

(ف) فَآذِنُوْا ہمزہ مفتوحہ مع المد اور ذال مکسورہ سے حمزہ اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ ساکنہ اور ذال مفتوحہ سے فَأْذَنُوْا پڑھتے ہیں۔ مَیْسُرَةٍ سین مضمومہ سے نافع پڑھتے ہیں اور باقین مَیْسَرَةٍ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(۸۶/۵۱۸) تَصَدَّقُوْا خِفٌّ نَمَا وَكَسْرُاَنْ | تَضِلَّ فُزْ تُذْكِرَ حَقًّا خَفِّفَنْ

(ت) تَصَدَّقُوْا میں عاصم کے لیے صاد تخفیف والا بلند اور مشہور ہے۔ اَنْ تَضِلَّ میں حمزہ کے لیے ہمزہ مکسورہ پڑھنا کامیاب ہونا ہے۔ فَتُذْكِرَ کو مکی، ابو عمرو، یعقوب کے لیے تخفیف سے پڑھنا ثابت ہے۔

(ل) خِفٌّ تخفیف والا۔ نَمَا بلند ہونا، نَمَا یَنْمُوْ سے پرورش پانا، بڑھنا۔ فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ حَقًّا سچ ہے، ثابت ہے۔ خَفِّفَنْ تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) تَصَدَّقُوْا صاد مخففہ سے عاصم پڑھتے باقین تَصَّدَّقُوْا صاد مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فَتُذْكِرَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۸۷/۵۱۹) وَالرَّفْعُ فِدْ تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ | لِنَصْبِ رَفْعٍ نَلْ رِهَانٌ كَسْرَةٌ

(ت) اور راء کا ضمہ حمزہ کے لیے فائدہ مند ہے۔ تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ میں عاصم کے لیے ضمہ کی بجائے فتحہ حاصل کرلو۔ فَرِهٰنٌ میں راء کا کسرہ......

(ل) فِدْ اَفَادَ یُفِیْدُ فائدہ پہنچانا، فائدہ مند۔ نَلْ نَالَ سے پالینا، حاصل کرلینا۔

(ف) فَتُذْكِرَ ذال ساکنہ، کاف مخففہ اور راء مفتوحہ سے مکی، بصری اور یعقوب کی قرآءت ہے۔ فَتُذَكِّرُ ذال ساکنہ، کاف مشددہ اور راء مضمومہ حمزہ کی قرآءت ہے اور باقین فَتُذَكِّرَ ذال مفتوحہ کاف مشددہ اور راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ تِجَارَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَاضِرَةً دونوں تاء مدورہ مفتوحہ منونہ سے عاصم کی قرآءت ہے اور باقین تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فَرِهٰنٌ کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

(۸۸/۵۲۰) وَفَتْحَةٌ ضَمَّا وَقَصْرٌ حُزْ دَوَا | يَغْفِرْ يُعَذِّبْ رَفْعُ جَزْمٍ كَمْ ثَوى

ح د — ك ثوى

ت) اور ہاء کا فتحہ دونوں ضمہ سے بدلو اور قصر دینا بصری اور مکی کے لیے بیمار کا علاج جمع کرنا ہے۔ فَيَغْفِرُ وَيُعَذِّبُ میں جزم کی جگہ ضمہ شامی، ابوجعفر، یعقوب اور عاصم کے لیے بہت سی نوبتوں میں واضح طور پر قیام پذیر ہوا ہے۔

ل) حُزْ حَازَ سے جمع کرنا۔ دَوَا علاج۔ كَمْ بہت سی نوبتیں۔ ثَوٰى مقیم ہونا، ٹھہرنا۔

ف) فَرُهُنٌ راء اور ہاء مضمومہ اور حذف مد سے بصری اور مکی کی قرآءت ہے باقین فَرِهٰنٌ راء مکسورہ ہاء مفتوحہ مع المد پڑھتے ہیں۔ فَيَغْفِرُ وَيُعَذِّبُ راء و باء مضموم سے شامی، ابوجعفر، یعقوب اور عاصم کی قرآءت ہے باقین فَيَغْفِرْ و يُعَذِّبْ راء و باء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

(۸۹/۵۲۱) نَصُّ كِتٰبِهٖ بِتَوْحِيدٍ شَفَا | وَلَا نُفَرِّقُ بِيَاءٍ ظَرُفَا

شفا — ظ

ت) (نَصُّ کا ترجمہ ہو چکا) كِتٰبِهٖ کو حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے بالتوحید پڑھنا شفا دینا ہے اور لَا نُفَرِّقُ یعقوب کے لیے بالیاء پڑھنا ماہر قرآءت ہونا ہے۔

ل) شَفَا شفا دینا۔ ظَرُفَا ظَرُفَ باب كَرُمَ سے دانا اور خوش شکل ہونا، ذہین ہونا، ماہر ہونا۔

ف) كِتٰبِهٖ کاف مکسورہ اور تاء مفتوحہ مع المد سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں جبکہ باقین كُتُبِهٖ کاف و تاء مضمومہ جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔ لَا يُفَرِّقُ بالیاء یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین لَا نُفَرِّقُ بالنون پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: ❶ ، ❷ اِنِّيَ: ابوجعفر۔ نافع، بصری، ❸ بَيْتِيَ: مکی، ابوعمرو، یعقوب، ابن ذکوان، شعبہ، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر ❹ عَهْدِيَ: مکی، ابوعمرو، ابوجعفر، یعقوب، شامی، شعبہ، کسائی، اور خلف العاشر ❺ فَاذْكُرُونِيَ: مکی ❻ بِيَ: ورش ❼ مِنِّيَ اِلَّا: نافع، ابوجعفر اور بصری ❽ رَبِّيَ الَّذِيْ: حمزہ۔

یاء ات الزوائد: ❶ فَاذْهَبُونِ ❷ فَاتَّقُونِ ❸ وَلَا تَكْفُرُونِ تینوں میں حالین میں اثبات یاء یعقوب ❹ اَلدَّاعِ ❺ اِذَا دَعَانِ یعقوب حالین میں اثبات، ورش، بصری، ابوجعفر وصلاً اثبات وقفاً حذف ❻ وَاتَّقُونِ یعقوب حالین میں اثبات، ورش، بصری اور ابوجعفر وصلاً اثبات وقفاً حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورۃ آل عمران (۳۰)

۱/۵۲۲ سَیُغْلَبُوْنَ یُحْشَرُوْنَ رُدْ فَتًی | یَرَوْنَهُمْ خَاطِبْ ثَنَا ظِلٌّ اَتٰی

ت سَیُغْلَبُوْنَ یُحْشَرُوْنَ کسائی۔ حمزہ اور نوجوان خلف العاشر کے لیے بالیاء طلب کرو تم یَرَوْنَهُمْ کو ابوجعفر، یعقوب اور نافع کے لیے خطاب سے پڑھنا جو قابل تعریف سایہ دار آیا ہے

ل رُدْ اَرَادَ سے چاہنا، خواہش کرنا، رغبت کرنا، طلب کرنا۔ فَتًی نوجوان، قوی۔ ثَنَا ثَنٰی یَثْنِیْ روکنا، موڑنا، تہہ کرنا۔ ظِلٌّ سایہ۔ اَتٰی یَاْتِ سے آنا۔

ف سَیُغْلَبُوْنَ وَیُحْشَرُوْنَ بالیاء کسائی، حمزہ، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے تاء خطاب سے سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ ہے۔ تَرَوْنَهُمْ تاء خطاب سے ابوجعفر، یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیبت سے یَرَوْنَهُمْ پڑھتے ہیں۔

۲/۵۲۳ رِضْوَانُ ضُمَّ الْکَسْرَ صِفْ وَذُو السُّبُلْ | خُلْفٌ وَّاَنَّ الدِّیْنَ فَافْتَحْهُ رَجُلْ

ت تم رِضْوَانٌ میں شعبہ کے لیے کسرہ کو ضمہ دینا بیان کرنا۔ اور سُبُلَ والے میں شعبہ کے لیے خلف ہے اور اِنَّ الدِّیْنَ کے ہمزہ کو کسائی کے لیے جو رجل کامل ہیں فتحہ دو۔

ل صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ رَجُلٌ مرد، قاری، فَافْتَحْهُ اس کو فتحہ دو۔

ف رُضْوَانٌ، رُضْوَانَ، رُضْوَانًا، وَرُضْوَانٍ اور رُضْوَانُهٗ جو کہ بارہ مقامات پر آرہا ہے (یعنی آل عمران میں تین جگہ، المائدہ کا پہلا۔ التوبہ میں تین جگہ، سورۃ محمد ﷺ، فتحنا۔ الحدید میں دو جگہ اور الحشر) ان مواقع پر شعبہ کے لیے راء کے ضمہ سے ہے جبکہ سورۃ المائدہ کے دوسرے موقع میں دو وجوہ ہیں (۱) راء مضمومہ بطریق طیبہ (۲) راء مکسورہ بطریق شاطبیہ۔ جبکہ باقین ان تیرہ مقامات پر راء مکسورہ سے رِضْوَانٌ۔ رِضْوَانَ۔ رِضْوَانًا۔ وَرِضْوَانٍ اور رِضْوَانُهٗ پڑھتے ہیں۔ اَنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ کسائی کے لیے ہمزہ مفتوحہ سے ہے اور باقین ہمزہ مکسورہ سے اِنَّ الدِّیْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہاں اِنَّ الدِّیْنَ اس لیے فرمایا تا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ خارج ہو جائے۔

۳/۵۲۴ یُقَاتِلُوْنَ الثَّانِ فُزْ فِیْ یَقْتُلُوْ | تَقِیَّةً قُلْ فِیْ تُقَاةً ظُلَّلُ

ت یُقْتُلُوْنَ جو دوسرے والے میں حمزہ کے لیے یُقَاتِلُوْنَ ہے تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور تم کہو کہ تُقَاةً کی بجائے یعقوب کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُقٰیَۃً سایہ دار ہے۔

(ل) فُزْ فَازَ سے کامیاب ہونا۔ قُلْ قَالَ یَقُوْلُ باب نَصَرَ سے کہنا۔ ظُلَّلْ سایہ دار ہونا۔

(ف) وَیُقٰتِلُوْنَ یاء کے ضمہ۔ قاف مفتوحہ مع المد اور تاء مکسورہ سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین وَیَقْتُلُوْنَ یاء مفتوحہ قاف ساکنہ حذف الف اور تاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ قولہ الثَّانِ فرما کر پہلا موقع وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ خارج کر دیا کہ وہاں قراء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تَقِیَّۃً تاء مفتوحہ قاف مکسورہ یاء مفتوحہ مشددہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین تُقٰۃً تاء مضمومہ۔ قاف مفتوحہ مع المد حذف یاء سے پڑھتے ہیں۔

(۴/۵۲۵) کَفَّلَهَا الثِّقْلُ کَفٰی وَاسْکِنْ وَّضُمْ | سُکُوْنَ تَا وَضَعْتُ صُنْ ظَهْرًا کَرُمْ

کفی — ص ظ ك

(ت) وَکَفَّلَهَا کوفیین کے لیے تشدید والا ہے جو باکفایت ہوا ہے اور تم وَضَعْتُ کی تاء کے سکون کو ضمہ اور عین کو ساکن کرو شعبہ، یعقوب، شامی، کے لیے محفوظ کرو یہ مددگار اور سخی ہوا ہے۔

(ل) الثِّقْلُ تشدید۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔ صُنْ صَانَ سے محفوظ کرنا۔ ظَهْرًا مددگار۔ کَرُمْ سخی یا بزرگ آدمی ہونا۔

(ف) وَکَفَّلَهَا فاء مشددہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے باقین فاء مخففہ سے وَکَفَلَهَا پڑھتے ہیں۔ وَضَعْتُ عین ساکنہ اور تاء مضمومہ سے شعبہ، یعقوب اور شامی پڑھتے ہیں باقین وَضَعَتْ عین مفتوحہ اور تاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

(۵/۵۲۶) وَحَذْفُ هَمْزِ زَکَرِیَّا مُطْلَقَا | صَحْبٌ وَّرَفْعَ الْاَوَّلِ انْصِبْ صَدِّقَا

صحب — ص

(ت) اور زَکَرِیَّا جہاں بھی آیا ہے حذف ہمزہ سے حفص، حمزہ اور خلف العاشر جماعت کی قرآءت ہے۔ اور تم پہلے موقع کو شعبہ کے لیے ہمزہ کے ضمہ کو فتحہ دو اور تصدیق کرو۔

(ل) مُطْلَقًا بلا قید، عام، ہوا، ہر جگہ، طَلَقَ سے کھولنا۔ صَحْبٌ ساتھی، جماعت۔ صَدِّقًا صَدَّقَ یُصَدِّقُ سے تصدیق کرنا۔

(ف) زَکَرِیَّا یہاں اور پورے قرآن میں جو سات مواقع بنتے ہیں ہمزہ کے بغیر قصر سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے جبکہ سورۂ آل عمران کے اس موقع پر شعبہ ہمزہ کے ضمہ کی بجائے فتحہ پڑھتے ہیں یعنی زَکَرِیَّآءَ اور مد بھی کرتے ہیں جبکہ باقین زَکَرِیَّآءُ مد اور ہمزہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

پھر زَکَرِیَّا کے باقی چھ مواقع میں یہ تفصیل ہے کہ آل عمران کے آخری دو مواقع یعنی زَکَرِیَّآءُ الْمِحْرَابَ اور دَعَا زَکَرِیَّآءُ اور سورۂ مریم کا دوسرا موقع یعنی یٰزَکَرِیَّآءُ ان تین مواقع میں ہمزہ پڑھنے والوں کے لیے ہمزہ مضموم ہے اور سورۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانعام۔ سورۂ مریم کا پہلا موقع یعنی عَبْدَہٗ زَکَرِیَّآءَ اور سورۃ الانبیاء ان تین مواقع میں ہمزہ پڑھنے والوں کے لیے ہمزہ مفتوح ہے اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔

نوٹ: اگر زَکَرِیَّآءَ کے بعد دوسرا ہمزہ آ جائے جیسے سورۂ مریم میں دو جگہ اور سورۃ الانبیاء میں آ رہا ہے تو شامی، شعبہ اور روح کے لیے اس میں تحقیق اور نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور رویس کے لیے اس میں قاعدہ کے مطابق تخفیف یعنی بعد از فتحہ مکسورہ میں تسہیل اور بعد از ضمہ مکسورہ میں ابدال بالواؤ یا تسہیل کالیاء دونوں وجوہ ہیں۔

نوٹ: زَکَرِیَّا عجمی لفظ ہے اور اس میں اثبات ہمزہ اور حذف ہمزہ دونوں حجازی لغت ہیں۔ زَکَرِیَا پر رفع پڑھنے والوں کے نزدیک یہ کَفَّلَهَا کا فاعل ہے اور نصب دینے والوں کے نزدیک مفعول ہے۔ کَفَّلَهَا میں جو مونث کی ضمیر ہے وہ بھی مفعول ہے۔

(٦/٥٢٧) نَادَتْهُ نَادَاهُ شَفَا وَكَسْرُ اَنْ | نَ اللّٰهَ فِيْ كَمْ يُبْشِرُ اضْمُمْ شَدِّ دَنْ

شفا — ف ك

(ت) فَنَادَتْهُ حمزہ کسائی خلف العاشر کے لیے فَنَادَاهُ شفا بخش ہے۔ اور اِنَّ اللّٰهَ ہمزہ کے کسرہ سے حمزہ شامی کے لیے بہت سی نوبتوں والا ہے یُبَشِّرُكَ میں یاء کو ضمہ اور شین مکسورہ کو تشدید سے پڑھو......

(ل) شَفَا شفا دینا۔ کَمْ بہت سی نوبتیں۔ شَدِّ دَنْ تشدید سے پڑھو۔

(ف) فَنَادَاهُ دال مفتوحہ مع المد اور حذف تاء سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین فَنَادَتْهُ دال مفتوحہ بغیر مد اور تاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ فَنَادَاهُ میں حمزہ، کسائی اور خلف العاشر امالہ میں اپنے اصول پر ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ ہمزہ کے کسرہ سے حمزہ اور شامی پڑھتے ہیں۔ باقین اَنَّ اللّٰهَ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(٧/٥٢٨) كَسْرًا كَالِاسْرَا الْكَهْفِ وَالْعَكْسُ رِضٰى | وَكَافَ اُوْلَى الْحِجْرِ تَوْبَةٌ فَضَا

رضی — ف

(ت) (كَسْرًا کا ترجمہ ہو چکا) اور غیر مذکور قراء کے لیے سورۃ الاسرا اور الکہف کی طرح یہاں والے دونوں کو بھی یاء مضمومہ اور باء مفتوحہ دو اور حمزہ کسائی کے لیے عکس پسندیدہ ہے۔ اور سورۂ کاف اور سورۃ الحجر کے پہلے اور سورۃ التوبہ میں حمزہ کے لیے وسعت والا ہوا ہے۔

(ل) الْعَكْسُ الٹ، عکس۔ رِضًى پسندیدہ۔ فَضَا وسعت والا

(٨/٥٢٩) وَدُمْ رِضًى حَلَا الَّذِيْ يُبَشِّرُ | نُعَلِّمُ الْيَاءَ اِذْ ثَوٰى نَلْ وَاكْسِرُوْا

د رضی ح — ا ثوی ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت اور سورۃ الشوریٰ میں مکی، حمزہ، کسائی اور بصری کے لیے یَبْشُرُ پائیدار، پسندیدہ اور شیریں ہوا ہے۔ وَنُعَلِّمُهُ نافع، ابوجعفر یعقوب اور عاصم کے لیے بالیاء مقیم ہوا اسے حاصل کرو اور کسرہ دو......

ل دُمْ دَامَ سے ہمیشگی اختیار کرو۔ رِضًى پسندیدہ۔ حَلَا شیریں ہونا۔ ثَوٰی ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔

ف ان تین اشعار میں يُبَشِّرُ۔ يُبَشِّرُكَ وغیرہ کی قرآءت کا بیان ہو رہا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ يَبْشُرُكَ (آل عمران دو جگہ) وَيَبْشُرُ (الاسراء۔ الکهف) ان چار مواقع پر حمزہ اور کسائی کے لیے یاء مفتوحہ باء مجزومہ۔ شین مخففہ مضمومہ ہے اور باقین کے لیے يُبَشِّرُكَ اور وَيُبَشِّرُ یاء مضمومہ یا مفتوحہ اور شین مکسورہ مشددہ ہے۔ يَبْشُرُهُمْ (التوبہ) اِنَّا نَبْشُرُكَ (الحجر۔ مریم) اور لِتَبْشُرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ (مریم) ان چاروں میں یاء۔ نون اور تاء مفتوح۔ باء ساکنہ اور شین مضمومہ صرف امام حمزہ کی قرآءت ہے اور باقین نو قراء يُبَشِّرُهُمْ۔ نُبَشِّرُكَ اور لِتُبَشِّرَ یاء نون اور تاء مضموم۔ باء مفتوحہ اور شین مکسورہ مشددہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ ذٰلِكَ الَّذِي يَبْشُرُ اللّٰهُ (الشوریٰ) میں یاء مفتوحہ باء ساکنہ اور شین مضمومہ مخففہ سے مکی، بصری، حمزہ اور کسائی کی قرآءت اور باقین يُبَشِّرُ اللّٰهُ یاء مضمومہ باء مفتوحہ اور شین مکسورہ مشددہ پڑھتے ہیں۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآءت جدول کی صورت میں ظاہر کی جائے۔

شمار	مشدد	قراء	مخفف	قراء
۱، ۲	يُبَشِّرُكَ (آل عمران دو جگہ)	نافع، مکی، بصری، شامی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب، خلف العاشر	يَبْشُرُكَ	حمزہ، کسائی
۳، ۴	وَيُبَشِّرُ (الاسراء۔ الکهف)	//	وَيَبْشُرُ	حمزہ، کسائی
۵، ۶، ۷، ۸	يُبَشِّرُهُمْ (التوبہ) نُبَشِّرُكَ (الحجر۔ مریم) لِتُبَشِّرَ بِهِ (مریم)	نافع، مکی، بصری، شامی، عاصم، کسائی، ابوجعفر، یعقوب، خلف العاشر	يَبْشُرُهُمْ۔ نَبْشُرُكَ۔ لِتَبْشُرَ بِهِ	حمزہ
۹	يُبَشِّرُ اللّٰهُ (الشوریٰ)	نافع، شامی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب، خلف العاشر	يَبْشُرُ اللّٰهُ	مکی، بصری، حمزہ، کسائی

يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ بالیاء نافع، ابوجعفر، یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں اور باقین نُعَلِّمُهُ بالنون پڑھتے ہیں۔

۹/۵۳۰ اَنِّىَ اَخْلُقُ اتْلُ ثُبْ وَالطَّيْرِ — فِى الطَّيْرِ كَالْعُقُوْدِ خَيْرَ ذَاكِرِ

ت اَنِّیَ اَخْلُقُ میں ہمزہ کو نافع اور ابوجعفر کے لیے تلاوت کی طرف رجوع کرو اور اے ذکر کرنے والے الطَّيْرُ یہاں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ العقود میں ابن وردان اور ابن جماز کے لیے الطّٰیر خیر والا ہے۔

(ل) اُتلُ تَلَا سے تلاوت کرنا۔ ثُبْ ثَابَ سے رجوع کرنا۔ خَیرٌ بہتر، بھلائی، نیکی۔ ذَاکِرِ ذَکَرَ یَذْکُرُ سے ذکر کرنا، یاد کرنا۔

(ف) اَنِّیَ اَخْلُقُ کی قرآءت حضرت ناظم نے بیان فرمائی ہے اور ہمزہ مفتوحہ اور ہمزہ مکسورہ کا اختلاف بیان فرمایا ہے مگر یہاں یاء اضافت بھی ہے لہٰذا تین قرآءات ہوئیں (1) اِنِّیَ اَخْلُقُ ہمزہ مکسورہ اور یاء مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر۔ (2) اَنِّیَ اَخْلُقُ ہمزہ مفتوحہ اور یاء مفتوحہ سے مکی اور یعقوب۔ (3) اَنِّیْ اَخْلُقُ ہمزہ مفتوحہ اور یاء ساکنہ سے باقین۔ یاد رہے کہ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ میں کوئی اختلاف نہیں ہے تمام قراء عشرہ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

اَلطَّآئِرِ (آل عمران۔ المائدہ) اور طَآئِرًا (آل عمران۔ المائدہ) چاروں جگہ طاء مفتوحہ مع المد اور ہمزہ مفتوحہ سے واحد کے صیغہ پر ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ باقین کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

نوٹ: سورۃ العقود سے سورۃ المائدہ مراد ہے۔

(10/531) وَطَـآئِـرًا مَّـعًـا بِطَیْـرًا اِذْ ثَـنَـا | ظُبًـى نُـوَفِّیهِـمْ بِیَـاءٍ عَـنْ غِـنَـا

(ت) اور دونوں مواقع پر: فع، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے طَیْرًا کی جگہ طَآئِرًا ہے جو تیز سمجھ والوں نے محفوظ کیا ہے۔ فَنُوَفِّیهِمْ حفص اور رویس کے لیے یاء کے ساتھ ہو کر غنی کرنے والا ہے۔

(ل) ثَنَا لپیٹنا۔ ظُبًى تیزیوں والا۔ غِنَا اَغْنِیْ یُغْنِیْ کفایت کرنا، غنی ہونا۔

(ف) فَیَکُوْنُ طَآئِرًا (آل عمران۔ المائدہ) دونوں جگہ طاء مفتوحہ مع المد اور ہمزہ مکسورہ سے نافع، ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین طَیْرًا پڑھتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ (۱) الطَّآئِرُ اور طَآئِرًا چاروں کو طاء مفتوحہ مع المد اور بالہمز ابوجعفر نے پڑھا ہے جبکہ طَآئِرًا میں نافع اور یعقوب بھی ان کے ساتھ ہیں مگر الف لام والے الطَّیْرِ کو وہ بھی جمہور کی طرح ہی پڑھتے ہیں اور باقین چاروں مقام کو الطَّیْرِ اور طَیْرًا طاء مفتوحہ بغیر مد اور بالیاء پڑھتے ہیں۔

نوٹ: چاروں جگہ اَلطَّآئِرِ اور طَآئِرًا واحد اور اَلطَّیْرِ اور طَیْرًا جمع ہے اور جمع صراحۃً اور واحد تقدیراً رسم کے موافق ہے۔

فَیُوَفِّیهِمْ بالیاء حفص اور رویس کی قرآءت ہے باقین فَنُوَفِّیهِمْ بالنون پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یعقوب کے لیے اس میں اصول کے مطابق ہاء کا ضمہ بھی ہے پس رویس کی قرآءت فَیُوَفِّیهُمْ اور روح کی فَنُوَفِّیهُمْ ہے۔

(11/532) وَتَـعْـلَـمُـوْنَ ضُـمَّ حَـرِّكْ وَاكْـسِـرَا | وَشُـدَّ كَـنْـزًا وَّارْفَـعُـوْا لَا یَـاْمُـرَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت اور تم شامی اور کوفیین کے لیے تَعْلَمُوْنَ کو ضرور ضمہ کی حرکت کو کسرہ دو اور مشدد پڑھو اور تم لَا یَاْمُرَکُمْ کو رفع دو......

ل حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ اِكْسِرًا کسرہ دینا۔ شُدَّ تشدید سے پڑھنا۔ كَنْزًا خزانہ۔

ف تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ تاء مضمومہ لام مکسورہ مشددہ سے شامی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تَعْلَمُوْنَ تاء مفتوحہ۔ عین ساکنہ۔ لام مفتوحہ مخففہ پڑھتے ہیں۔

(۱۲/۵۳۳) حِرْمٌ حَلَا رُحْبًا لِّمَا فَاكْسِرْ فِدَا | اٰتَيْتُكُمْ يُقْرَا اٰتَيْنَا مَدَا

حرم ح ر ف مدا

ت یہ حرمیین۔ بصری اور کسائی کے لیے شیریں اور کشادہ ہوا ہے۔ تم لَمَا میں حمزہ کے لیے لام کو کسرہ دو یہ فدا ہونے والا ہے۔ اٰتَيْتُكُمْ کو اٰتَيْنٰكُمْ مدنیین نے پڑھا ہے اور یہ مشہور ہوا ہے۔

ل حَلَا شیریں ہونا۔ رُحْبًا رَحُبَ سے کشادگی اور وسعت کا ہونا۔ فِدَا يَفَادٰى سے فدا ہونا۔ يُقْرَءُ قَرَاَ سے پڑھنا۔ مَدَا درازی والا، مسافت والا۔

ف وَلَا يَاْمُرُكُمْ میں راء کے پیش کے ساتھ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو بصری اور کسائی کی قراءت ہے۔ جبکہ باقین کی قراءت وَلَا يَاْمُرَكُمْ راء کے فتحہ سے ہے۔

[۱] قالون دو وجوہ (۱) يَاْمُرُكُمْ (۲) يَاْمُرْكُمْ قصر و توسط دونوں سے [۲] ازرق کے لیے يَاْمُرُكُمْ طول سے [۳] مکی يَاْمُرُكُمْ قصر سے [۴] دوری بصری چھ وجوہ (۱) يَاْمُرْكُمْ (۲) يَاْمُرُكُمْ اختلاس سے بالہمز (۳) يَاْمُرُكُمْ اتمام سے بالہمز (۴) يَامُرْكُمْ (۵) يَامُرُكُمْ اختلاس سے بالالف (۶) يَامُرُكُمْ اتمام سے بالالف [۵] سوسی کے لیے چار وجوہ (۱) يَامُرْكُمْ (۲) يَامُرُكُمْ اختلاس سے (۳) يَاْمُرْكُمْ (۴) يَاْمُرُكُمْ اختلاس سے [۶] ہشام، شعبہ، یعقوب اور اسحٰق يَاْمُرَكُمْ [۷] ابن ذکوان، حفص، حمزہ، اور ادریس کے لیے دو وجوہ (۱) يَاْمُرَكُمْ (۲) يَاْمُرَكُمْ سکتہ اَنْ [۸] کسائی يَامُرُكُمْ [۹] اصبہانی اور ابوجعفر يَامُرُكُمْ قصر سے۔

لِمَا لام کے کسرہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین لَمَا لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اٰتَيْنٰكُمْ یاء کے بعد نون اور الف سے تعظیم اور جمع کی وجہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین اٰتَيْتُكُمْ یاء کے بعد تاء اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ اٰتَيْنٰكُمْ کی قراءت میں اٰتَيْنٰكَ (الحجر) کی مناسبت پیش نظر ہے اور اٰتَيْتُكُمْ والی قراءت میں اٰتَيْتُكَ (الاعراف) کی مناسبت پیش نظر ہے۔

(۱۳/۵۳۴) وَيُرْجَعُوْنَ عَنْ ظُبًى يَبْغُوْنَ عَنْ | حِمًا وَكَسْرُ حَجُّ عَنْ شَفَا ثَمَنْ

ع ظ ع ع حما ع شفا ث

ت يُرْجَعُوْنَ حفص اور یعقوب کے لیے سمجھ دار ناقلین سے ہے۔ يَبْغُوْنَ حفص، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے بالیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمایت یافتہ ہے اور حَجّ کی حاء کا کسرہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور ابوجعفر کے لیے بیش قیمت روشنی کی طرح ہے۔

(ل) ظُبًی تیزیوں والا، حِمًا حمایت کرنا۔ شَفَا روشنی۔ ثَمَنٌ بیش قیمت۔

(ف) یُرْجَعُوْنَ بالیاء حفص اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین تُرْجَعُوْنَ بالتاء پڑھتے ہیں۔ حِجُّ الْبَیْتِ حاء مکسورہ سے حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین حَجُّ الْبَیْتِ حاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یہ لغت اہل حجاز اور اسد کی ہے اور یہ دونوں صورتوں میں حَجّ کا مصدر ہے بعض حضرات کی رائے پر فتحہ والا مصدر اور کسرہ والا اسم مصدر ہے۔

(۱۴/۵۳۵) مَا یَفْعَلُوْا لَنْ یُّکْفَرُوْ صَحْبٌ طَلَا | خُلْفًا یَّضِرْکُمْ اکْسِرِ اجْزِمْ اَوْصِلَا

(ت) وَمَا یَفْعَلُوْا اور فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ دونوں میں حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی بلا خلاف اور دوری کی خلف والی قرآءت جماعت نے قراء کے لیے روک دی ہے۔ لَا یَضِرْکُمْ کے ضاد کو کسرہ سے اور راء کو جزم سے پڑھنا نافع مکی بصری اور یعقوب کی حق والی قرآءت پہنچا دو۔

(ل) صَحْبٌ ایک جماعت۔ طَلَا باب نَصَرَ سے جانور کی ٹانگ باندھ کر روکنا یہاں جزوی معنی مراد ہیں یعنی روکنا۔ اَوْصَلَا وَصَلَ سے پہچان، پہچانا وغیرہ۔

(ف) وَمَا یَفْعَلُوْا اور فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ دونوں یاء غائب سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے اور یہ قرآءت اطلاق سے واضح بھی ہو رہی ہے جیسا کہ علامہ جزریؒ نے شعر میں بیان کی ہے۔ جبکہ دوری بصری کے لیے بالیاء اور بالتاء دونوں وجوہ ہیں۔ پس ان کے لیے بالیاء تو بطریق طیبہ ہے اور بالتاء بطریق شاطبیہ ہے۔ باقین وَمَا تَفْعَلُوْا اور فَلَنْ تُکْفَرُوْہُ بالتاء پڑھتے ہیں۔ لَا یَضِرْکُمْ ضاد کے کسرہ اور راء ساکنہ سے نافع، مکی، ابوعمرو بصری اور یعقوب پڑھتے ہیں اور لَا یَضُرُّکُمْ ضاد اور راء مضمومہ سے باقین پڑھتے ہیں۔

نوٹ: راء کا رفع جزم کی ضد سے نکل رہا ہے۔

(۱۵/۵۳۶) حَقًّا وَّضُمَّ اشْدُدْ لِبَاقٍ وَّاشْدُدُوْا | مُنَزَّلِیْنَ مُنْزِلُوْنَ کَبَّدُوْا

(ت) (حَقًّا کا ترجمہ ہو چکا) اور تم باقین کے لیے ضمہ دو اور مشدد پڑھو اور تم یہاں مُنَزَّلِیْنَ کو اور مُنْزِلُوْنَ کو شامی کے لیے تشدید سے پڑھنے کا ارادہ کرو۔

(ل) حَقًّا درست، حق۔ اشْدُدْ مشدد پڑھنا۔ کَبَّدُوْا کَبَدَ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ سے جگر پر مارنا، کسی کام کا ارادہ کرنا۔

(ف) حَقًّا وَّ ضُمَّ اشْدُدْ لِبَاقٍ کا تعلق پچھلے شعر کی قرآءت سے ہے۔ مُنَزَّلِیْنَ (آل عمران) مُنَزَّلُوْنَ (العنکبوت) نون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتوحہ اور زاء مشددہ سے شامی کی قرآءت ہے اور باقین مُنْزِلِيْنَ اور مُنْزَلُوْنَ نون ساکنہ اور زاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ (یوسفؑ) اور وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ (یٰس) خارج ہیں کیونکہ ان میں تمام قراء کے لیے تخفیف ہی ہے۔

(١٦/٥٣٧) وَمُنَزَّلٌ عَنْ كَمْ مُسَوِّمِيْنَ نَمْ | حَقٌّ اكْسِرِ الْوَاوَ وَحَذْفُ الْوَاوِ عَمْ

ع ك ن — حق — عم

(ت) اور مُنَزَّلٌ حفص اور شامی کے لیے مُنَزَّلٌ متعدد مواقع پر روایت ہوا ہے۔ مُسَوِّمِيْنَ کی واؤ میں عاصم، مکی اور بصری کے لیے کسرہ ظاہر ہوا اور حق ہوا ہے اور واؤ کا حذف کرنا سَارِعُوْا سے پہلے نافع، ابوجعفر، اور شامی کے لیے عام ہوا ہے۔

(ل) كَمْ بہت مرتبہ، بہت سی نوبتیں۔ نَمْ نَمَّ سے یعنی ظَهَرَ ظاہر ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ حَقٌّ حق ہونا، صحیح ہونا۔ عَمْ عَمَّ سے عام ہونا، مشہور ہونا۔

(ف) مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ (الانعام) میں زاء مشددہ اور نون مفتوحہ سے حفص اور شامی پڑھتے ہیں باقین مُنْزَلٌ نون ساکنہ اور زاء مخففہ سے پڑھتے۔ مُسَوِّمِيْنَ واؤ مکسورہ سے عاصم، مکی اور بصری پڑھتے ہیں باقین مُسَوَّمِيْنَ واؤ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ سَارِعُوْا واؤ کے حذف سے نافع، ابوجعفر اور شامی کی قرآءت ہے باقین کے لیے وَسَارِعُوْا اثبات واؤ ہے۔ اس لیے کہ مصحف شامی اور مصحف مدنی میں یہ لفظ بغیر واؤ کے سَارِعُوا تحریر ہے اور باقی مصاحف میں واؤ سے وَسَارِعُوْا تحریر ہے۔

(١٧/٥٣٨) مِنْ قَبْلِ سَارِعُوْا وَقَرْحُ الْقَرْحُ ضُمْ | صُحْبَةٌ كَائِنْ فِيْ كَأَيِّنْ ثَلَّ دُمْ

صحبة — ث د

(ت) (مِنْ قَبْلِ سَارِعُوْا کا ترجمہ ہو چکا) اور قَرْحٌ اور اَلْقَرْحُ میں شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے قاف کو ضمہ دینا جماعت سے ہے۔ كَأَيِّنْ کی جگہ ابوجعفر اور مکی کے لیے كَائِنْ ہے۔ اس قرآءت کے ناقلین نے شبہات ختم کر دیے ہیں اللہ تمہیں ہمیشہ رکھے۔

(ل) ضُمْ ضمہ دینا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ ثَلَّ باب نَصَرَ سے کنویں کی مٹی نکالنا، برتن سے سب کچھ نکال دینا، قوم کو ہلاک کرنا۔ دُمْ دَامَ سے ہمیشہ رہنا۔

(ف) قُرْحٌ اور اَلْقُرْحُ نکرہ ہو یا معرف باللام انہیں شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر قاف کے ضمہ سے پڑھتے ہیں اور باقین قَرْحٌ اور اَلْقَرْحُ قاف کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

كَأَيِّنْ سات جگہ (آل عمران، یوسفؑ، العنکبوت، محمد ﷺ۔ الطلاق، الحج دو جگہ) آ رہا ہے۔ پس اس شعر کے مطابق مکی اور ابوجعفر کے لیے كَائِنْ کاف کے بعد الف، مدمتصل اور ہمزہ مکسورہ ہے جبکہ باقین کی قرآءت كَأَيِّنْ ہمزہ مفتوحہ یاء مکسورہ مشددہ سے ہے۔ پھر اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ اصبہانی نے سورۃ العنکبوت میں ابوجعفر کی مانند مد و تسہیل سے پڑھا ہے۔ پس درج ذیل قرآءات بنیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ کَآیِّن ساتوں جگہ حالین میں نافع، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ❷ ابوعمرو اور یعقوب کے لیے وصلاً تو کَآیِّنْ اور وقفاً کَآیِّ نون تنوین کے حذف سے ❸ مکی کے لیے حالین میں کَآئِنْ مدو تحقیق سے ❹ ابوجعفر کے لیے کَآئِنْ مدو تسہیل اور قصر و تسہیل دو وجوہ ہیں۔

نوٹ: دونوں قرآءت فصیح لغات پر مشتمل ہیں جس کے معنی کثیر ہیں۔ ابوعمرو بصری اور یعقوب یاء پر وقف کرتے ہیں یہ بتانے کے لیے کہ اصل میں یہ کلمات مرکب ہے کاف تشبیہ اور ایٌّ نون تنوین سے جو وقف میں حذف ہو جاتی ہے۔ جبکہ باقین نون پر وقف کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ اصل میں نون تنوین ہی ہے مگر رسم میں چونکہ نون ساکن لکھا ہوا ہے لہٰذا وہ حضرات اتباعاً للرسم وقف نون ساکنہ پر کرتے ہیں۔

(۱۸/۵۳۹) قُتِلَ ضُمَّ اکْسِرْ بِقَصْرٍ اَوْ جَفَا | حَقًّا وَّ كُلُّهُ حِمًا يُّغْشٰى شَفَا

(ت) قُتِلَ کے قاف کو ضمہ اور تاء کو کسرہ نافع، مکی، بصری اور یعقوب کے لیے دو حالانکہ یہ قصر کے ساتھ ہے۔ اور كُلُّهٗ بصری اور یعقوب کے لیے اسی طرح حمایت والا ہے۔ تم يُغْشٰى کو حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تانیث سے پڑھو یہ شفا دیتا ہے۔

(ل) بِقَصْرٍ حذف کے ساتھ، قصر کے ساتھ۔ جَفَا جَفْي باب ضَرَبَ سے پچھاڑ دینا، باب نَصَرَ سے ایک جگہ قرار نہ پکڑنا، اعراض کرنا۔ حِمًا تیز دوڑانا، حمایت والا۔ شَفَا يَشْفِيْ سے شفا دینا۔

(ف) قُتِلَ قاف مضمومہ، تاء مکسورہ اور حذف الف سے نافع، مکی، بصری اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین قٰتَلَ۔ قاف مفتوحہ مع المد۔ تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ كُلُّهٗ لِلّٰهِ میں لام کے ضمہ سے بصری اور یعقوب کی قرآءت ہے یہ قرآءت مبتداء ہونے کی بناء پر ہے اور یہ اطلاق سے نکلی ہے باقین لام مفتوحہ سے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ پڑھتے ہیں اور یہ نصب والی قرآءت اس وجہ سے ہے کہ كُلَّهٗ اسم اِنَّ کی تاکید ہے۔ تَغْشٰى بالتاء حمزہ کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے باقین بالیاء يَغْشٰى پڑھتے ہیں پھر اس میں امالہ اور تقلیل کی وجہ سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔

❶ قالون۔ اصبہانی، مکی، ابوعمرو شامی، عاصم، ابوجعفر اور یعقوب يَغْشٰى تذکیر اور فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ ❷ ازرق کے لیے (ا) تقلیل (ب) يَغْشٰى تذکیر اور فتحہ، دو وجوہ ہیں ❸ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تَغْشٰى تانیث اور امالہ سے ہے۔

(۱۹/۵۴۰) اَنِّثْ وَيَعْلَمُوْنَ دُمْ شَفَا اكْسِرْ | ضَمًّا هُنَا فِيْ مُتُّمْ شَفَا اَرٰى

(ت) (اَنِّثْ کا ترجمہ ہو چکا) اور يَعْلَمُوْنَ میں مکی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے یاء غیبت کی ہمیشگی نے شفا دی ہے تم مُتُّمْ میں یہاں ضمہ کو کسرہ دو یہ شفا بخش قرآءت حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع کے لیے دیکھی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) دُمْ ہمیشگی اختیار کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔ اِکْسِرْ کسرہ دینا۔ اُرِیْ اَرٰی سے دکھلانا، رَاٰی باب فَتَحَ سے دیکھنا۔

(ف) بِمَا یَعْلَمُوْنَ بالیاء مکی، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے یاء غیب کی قرآءت اطلاق سے نکلی ہے باقین تاء خطاب سے تَعْلَمُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اَوْمِتُّمْ اور وَلَئِنْ مِّتُّمْ دونوں جگہ میم کے کسرہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع کے لیے ہے باقین دونوں جگہ مُتُّمْ میم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: شعر میں ھُنَا کی قید احترازی ہے جو سورۃ آل عمران کے ان دونوں کلمات کی تخصیص کے لیے ہے۔

(۲۰/۵۴۱) وَحَیْثُ جَا صَحْبٌ اَتٰی وَفَتْحُ ضَمْ | یُغَلَّ وَالضَّمُّ حَلَا نَصْرٌ دَعَمْ

صحب ا ح ن د

(ت) اور آل عمران کے علاوہ باقی جس جگہ بھی آیا ہے جماعت نے حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع کے لیے کسرہ دیا ہے۔ اور یُغَلَّ میں ابوعمرو۔ عاصم اور مکی کے لیے یاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ اور غین کے فتحہ کی بجائے ضمہ شیریں، مددگار اور تقویت پہنچانے والا ہے۔

(ل) حَیْثُ جس جگہ۔ جَا جَآءَ سے باب ضَرَبَ سے آنا۔ صَحْبٌ ایک جماعت۔ حَلَا یَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ نَصْرٌ مددگار۔ دَعَمْ دَعَمَ باب فَتَحَ سے جھک جانے کے ڈر سے سہارا دینا، مدد کرنا۔ تقویت پہنچانا۔

(ف) آل عمران کے علاوہ مِتُّمْ جس طرح بھی آیا ہے جیسے مِتُّ۔ مِتُّمْ۔ مِتْنَا یہ سات مواقع پر آل عمران کے علاوہ آرہا ہے۔ پس مِتُّمْ۔ مِتُّ اور مِتْنَا میم کے کسرہ سے حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع کی قرآءت ہے یہ کسرہ گذشتہ شعر کے اِکْسِرْ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ باقین کے لیے مُتُّمْ۔ مُتُّ اور مُتْنَا میم مضمومہ سے ہے۔

اَنْ یَّغُلَّ یاء مفتوحہ اور غین مضمومہ سے مکی، بصری اور عاصم پڑھتے ہیں باقین اَنْ یُّغَلَّ یاء مضمومہ اور غین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(۲۱/۵۴۲) وَیَجْمَعُوْنَ عَالِمٌ مَّا قُتِلُوْا | شُدَّ لَدٰی خُلْفٍ وَّبَعْدُ كَفَلُوْا

ع ل ك

(ت) اور یَجْمَعُوْنَ بالیاء حفص کے لیے ہے جو بہت بڑے عالم قرآءت ہیں۔ اور مَاقُتِلُوْا ہشام کے نزدیک بالخلف تشدید سے پڑھو۔ اور اس کے بعد والے کو شامی نے بالتشدید پڑھ کر حفاظت قرآءت کی ضمانت دی ہے۔

(ل) عَالِمٌ عالم، جاننے والا، ماہر۔ شُدَّ تشدید سے پڑھنا۔ لَدٰی پاس، نزدیک۔ کَفَلُوْا کَفَلَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے نان ونفقہ اور خبر گیری کا ذمہ دار ہونا۔ کسی آدمی کا یا مال کا ضامن ہونا، کفالت کرنا۔

(ف) یَجْمَعُوْنَ یاء غیب سے حفص کے لیے اور باقین کے لیے تاء خطاب سے تَجْمَعُوْنَ ہے۔ مَاقُتِّلُوْا اور مَا قُتِلُوْا ہشام کے لیے تاء کی تشدید اور تاء کی تخفیف دونوں وجوہ ہیں۔ اس میں تاء مشددہ بطریق شاطبیہ ہے اور تاء مخففہ بطریق طیبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ باقین کے لیے تاء مخففہ سے مَاقُتِلُوْا ہے۔ جبکہ اس کے بعد آنے والی آیت قُتِّلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کو شامی نے تشدید سے اور باقین نے قُتِلُوْا تاء مخففہ سے پڑھا ہے۔

(۲۲/۵۴۳) كَالْحَجِّ وَالْاٰخِرُ وَالْاَنْعَامُ | دُمْ كَمْ وَخُلْفُ يَحْسَبَنَّ لَامُوْا

د ک ل

(ت) اور سورۃ الحج والے کی بھی اسی طرح ہے اور آل عمران کا آخر والا اور سورۃ الانعام میں مکی اور شامی کے لیے دائمی تشدید والا ہے۔ اور یَحْسَبَنَّ میں ہشام کے لیے خلف ہے جو مخالفین قراءت کو ملامت کرنا ہے۔

(ل) الْاٰخِرُ آخری، آخر والا۔ دُمْ دَامَ سے ہمیشہ رہنا۔ کَمْ بہت مواقع پر۔ لَامُوْا لَامَ یَلُوْمُ سے ملامت کرنا باب نَصَرَ سے ہے۔

(ف) ثُمَّ قُتِّلُوْا اَوْمَاتُوْا (الحج) میں بھی شامی تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں باقین تاء مخففہ سے قُتِلُوْا پڑھتے ہیں۔ وَقُتِّلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ (آل عمران کا آخری) اور قَتَّلُوْا اَوْلَادَهُمْ (الانعام) کو مکی اور شامی تاء مشددہ سے اور باقین تاء مخففہ سے وَقُتِلُوْا اور قَتَلُوْا پڑھتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اب قُتِلُوْا کی تشدید اور تخفیف کی قراءت کو جدول کے ذریعے واضح کر دیا جائے۔

شمار	آیت	تشدید پڑھنے والے	تخفیف پڑھنے والے
۱	لَوْاَطَاعُوْنَا مَاقُتِلُوْا (آل عمران)	ہشام (وجہ اول)	باقین۔ ہشام (وجہ ثانی)
۲	قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (آل عمران)	شامی	باقین
۳	وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ (آل عمران)	مکی، شامی	باقین
۴	قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ (الانعام)	مکی، شامی	باقین
۵	ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا (الحج)	شامی	باقین

وَلَا یَحْسَبَنَّ میں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں ایک بالیاء اور دوسری تاء خطاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ ہے۔ جبکہ باقین تاء خطاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہشام کا یہ خلف شاطبیہ اور طیبہ دونوں طریق سے ہے۔

(۲۳/۵۴۴) وَخَاطِبَنْ ذَا الْكُفْرِ وَالْبُخْلِ فَنَنْ | وَفَرِحَ ظُهْرٌ كَفٰى وَاكْسِرْ وَاَنْ

ف ظ کفی

(ت) اور تم کفر اور بخل کے ذکر والے یَحْسَبَنَّ کو حمزہ کے لیے بالضرور تاء خطاب سے پڑھو جو سیدھی شاخ کی طرح ہے۔
اور فَرِحَ والے ذکر کے لَا یَحْسَبَنَّ کو یعقوب اور کوفیین کے لیے تاء خطاب سے پڑھو جو مددگار اور کفایت کرنے والا ہے۔
اور تم وَاَنَّ اللّٰہَ کو کسائی کے لیے کسرہ دینے کا قصد کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) خَاطِبْنْ خطاب سے پڑھو۔ ذَاالْکُفْرِ وَالْبُخْلِ کفر اور بخل کے ذکر والے۔ فَنَنْ سیدھی شاخ جس کی جمع اَفْنَانٌ ہے۔ ظَھْرٌ مددگار۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کفایت کرنا، کافی ہونا۔

(ف) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (آل عمران) اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ (آل عمران) دونوں کو تاء خطاب سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیبت سے یَحْسِبَنَّ پڑھتے ہیں۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ تاء خطاب سے یعقوب، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیبت سے وَلَا یَحْسِبَنَّ پڑھتے ہیں۔ علامہ جزریؒ نے ان تینوں مواقع کو نمایاں کرنے کے لیے ذَا الْکُفْرِ وَالْبُخْلِ اور فَرِحٍ کہہ کر ذکر کیا ہے۔

نوٹ: سین کے فتحہ اور کسرہ کے اختلاف کے متعلق شعر نمبر ۵۱۶ اور نمبر ۵۱۷ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ میں ہمزہ مکسورہ سے کسائی پڑھتے ہیں۔ باقین وَاَنَّ اللّٰہَ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یہاں اَنَّ سے پہلے واو لا کر اور بعد میں اللّٰہَ لا کر وَاَنَّ النَّاسَ کو خارج کرنا مقصود ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

۲۴ / ۵۴۵	اَللّٰہَ رُمْ یَحْزُنُ فِی الْکُلِّ اضْمُمَا	مَعْ کَسْرِ ضَمٍّ اُمَّ الْاَنْبِیَا ثُمَا
	ر	ا ث

(ت) (اَللّٰہَ رُمْ کا پچھلے شعر میں بیان ہو چکا) یَحْزُنُ والے تمام کلمات میں یاء کو ضمہ دینا اور زاء کے ضمہ کی بجائے کسرہ کے ساتھ نافع کے لیے ہے۔ اور سورۃ الانبیاء والے میں اسی طرح ابوجعفر نے پڑھ کر مخالفین قراءت کے سر کچل دیے ہیں۔

(ل) رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ اضْمُمَا ضمہ دینا۔ ثَمَا باب فَتَحَ سے سر کچلنا، چربی یا مرغن کھانا کھلانا۔

(ف) یُحْزِنْكَ، یُحْزِنْھُمْ، لِیُحْزِنَ الَّذِیْنَ اور لِیُحْزِنُنِیْ یہ کلمات قرآن میں نو جگہ پر آ رہے ہیں پس ان میں سے آٹھ جگہ یعنی آل عمران، المائدہ، الانعام، یونس، یوسف، لقمٰن اور یٰسٓ۔ ماسوائے سورۃ الانبیاء کے یاء کا ضمہ اور زاء مکسورہ سے نافع پڑھتے ہیں اور باقین یاء مفتوحہ اور زاء مضمومہ سے یَحْزُنْكَ، یَحْزُنْھُمْ، لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اور لِیَحْزُنُنِیْ پڑھتے ہیں۔ جبکہ سورۃ الانبیاء والے کلمہ لَا یُحْزِنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ میں ابوجعفر یاء مضمومہ اور زاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں اور باقین بشمول امام نافع یَحْزُنُھُمْ یاء مفتوحہ اور زاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ یَحْزُنُ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہے اور یُحْزِنُ باب افعال اَحْزَنَ یُحْزِنُ سے ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ تفصیل یَحْزُنُ میں ہے جس میں زاء کا ضمہ آ رہا ہے اور زاء کے فتحہ والے کلمات تَحْزَنْ اور یَحْزَنُوْنَ، تَحْزَنُوْنَ وغیرہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

۲۵ / ۵۴۶	یَمِیْزَ ضُمَّ افْتَحْ وَشَدِّدْہُ ظَعَنْ	شَفَا مَعًا یُکْتَبُ یَا وَجَهِّلَنْ
	ظ	شفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) تم یَمِیْزَ میں دونوں جگہ اول یاء کو ضمہ اور میم کو فتحہ اور اس کی دوسری یاء کو کسرہ اور تشدید یعقوب، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے دے دو یہ قرآءت سفر کرنے سے اور کوچ کرنے سے حاصل ہوئی اور سَیُکْتَبُ یاء والی حمزہ کے لیے ضرور مجہول کے صیغہ والی بنانا۔

(ل) شَدِّدْ تشدید دینا۔ ظَعْنَ ظَعَنَ سے کوچ کرنا۔ شَفَا سفر کرنا، مسافت طے کرنا، شفا دینا۔ جَهِّلَنْ مجہول بنانا۔

(ف) حَتّٰى یُمَیِّزَ الْخَبِیْثَ (آل عمران) لِیُمَیِّزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ (الانفال) اول یاء مضمومہ، میم مفتوح، ثانی یاء مکسورہ مشدد یعقوب، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین یاء اول مفتوح میم مکسورہ اور یاء ثانی ساکن مخفف سے یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ اور لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ پڑھتے ہیں۔ سَیُکْتَبُ مَا قَالُوْا بالیاء صیغہ مجہول سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین سَنَکْتُبُ صیغہ معروف سے بالنون پڑھتے ہیں۔

۲۶ / ۵۴۷	قَتْلُ ارْفَعُوْا یَقُوْلُ یَافُزْ یَعْمَلُوْا (ف)	حَقٌّ وَّبِالزُّبُرِ بِالْبَا كَمَّلُوْا (حق، لك)

(ت) اور تم قَتْلُهُمْ کے لام کو پیش انہی حمزہ کے لیے دو اور وَیَقُوْلُ انہی حمزہ کے لیے بالیاء ہے تم کامیاب ہو۔ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مکی، بصری، یعقوب کے لیے یاء حق ہے اور وہ بالزُّبُرِ شامی کے لیے باء کے ساتھ کامل کی گئی ہے۔

(ل) فُزْ تم کامیاب ہو، کامیاب ہونا۔ حَقٌّ حق ہونا، لازم ہونا۔ كَمَّلُوْا کامل کرنا، انہوں نے کامل کیا ہے۔

(ف) وَقَتْلُهُمْ لام مضمومہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین لام مفتوحہ سے وَقَتْلَهُمْ پڑھتے ہیں۔ وَیَقُوْلُ یاء کے ساتھ امام حمزہ نے پڑھا ہے اور باقین وَنَقُوْلُ بالنون پڑھتے ہیں۔ وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ یاء غائب کے ساتھ مکی، بصری، اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَبِالزُّبُرِ باء کے اضافہ کے ساتھ شامی پڑھتے ہیں باقین وَالزُّبُرِ بغیر باء کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: امام شامی کی قرآءت باء کے اضافہ سے مصحف شامی میں بھی لکھی ہوئی ہے اور باقی مصاحف میں بغیر باء کے ہے۔ مصحف شامی میں رسم حقیقی ہے اور بقایا مصاحف میں رسم تقدیری ہے۔

۲۷ / ۵۴۸	وَبِالْكِتٰبِ الْخُلْفُ لُذْ یُبَیِّنُنْ (ل)	وَیَكْتُمُوْنَ حَبْرُ صِفْ وَتَحْسَبَنْ (حبر، ص)

(ت) وَبِالْكِتٰبِ ہشام کے لیے خلف کی پناہ حاصل کرو۔ لَیُبَیِّنُنَّهٗ اور یَكْتُمُوْنَهٗ کو ایسے ہی بالیاء مکی، بصری اور شعبہ کے لیے قرآءت کے عالم سے بیان کرو۔ اور تَحْسَبَنَّهُمْ جو ہے……

(ل) لُذْ پناہ حاصل کرو۔ حِبْرٌ عالم۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف وَبِالْکِتٰبِ اور وَالْکِتٰبِ ہشام کے لیے اثبات باء اور حذف باء دونوں وجوہ ہیں باقین کے لیے بغیر باء کے وَالْکِتٰبِ ہے۔ پس اس طرح قرآءات بنتی ہیں۔ ❶ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْکِتٰبِ دونوں باء کے ساتھ: ہشام وجہ اول ❷ وَبِالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ پہلے میں باء اور دوسرے میں حذف باء ابن ذکوان جبکہ ہشام کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔ ہشام کے لیے بالباء والی بطریق شاطبیہ ہے اور بغیر باء والی یعنی وَالْکِتٰبِ والی بطریق طیبہ ہے۔ ❸ وَالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ دونوں بغیر باء کے باقین کی قرآءت ہے۔ لَیُبَیِّنُنَّهٗ اور وَلَا یَکْتُمُوْنَهٗ دونوں کلمات یاء غائب سے مکی، بصری اور شعبہ نے پڑھا ہے جبکہ باقین لَتُبَیِّنُنَّهٗ اور تَکْتُمُوْنَهٗ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ یاء غائب والی قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے۔

(۲۸/۵۴۹) غَیْبٌ وَّضَمُّ الْبَاءِ حَبْرٌ قُتِلُوْا	قَدِّمْ وَفِی التَّوْبَةِ اَخِّرْ یَقْتُلُوْا
حبر	

ت اس میں مکی اور ابو عمرو کے لیے یاء غائب اور باء کا ضمہ نیک عالم کی قرآءت ہے اور تم وَقُتِلُوْا کو حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے مقدم کرو اور سورۃ التوبہ میں یَقْتُلُوْنَ کو مؤخر کر دو۔

ل حَبْرٌ نیک عالم، ماہر عالم۔ قَدِّمْ قَدَّمَ سے مقدم کرنا۔ اَخِّرْ اَخَّرَ یُؤَخِّرُ سے مؤخر کرنا۔

ف فَلَا یَحْسَبُنَّهُمْ یاء مفتوحہ اور باء مضمومہ سے مکی اور بصری پڑھتے ہیں۔ باقین تَحْسَبَنَّهُمْ تاء مفتوحہ اور باء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا (آل عمران) فَیُقْتَلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ (التوبہ) امام حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے پہلا فعل مجہول اور دوسرا فعل معروف ہے۔ جبکہ باقین وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور وَیَقْتُلُوْنَ فَیُقْتَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

(۲۹/۵۵۰) شَفَا یَغُرَّنْكَ الْخَفِیْفُ یَحْطِمَنْ	اَوْ نُرِیَنْ وَّیَسْتَخِفَّنْ نَّذْهَبَنْ
شفا	

ت اس نے شفا دی ہے۔ یَغُرَّنْكَ۔ یَحْطِمَنْکُمْ۔ نُرِیَنْكَ اور یَسْتَخِفَّنْكَ اور نَذْهَبًا تخفیف والا رویس کے لیے ہے۔

ل شَفَا شفا دینا۔ اَلْخَفِیْفُ تخفیف والا ہونا۔

(۳۰/۵۵۱) وَقِفْ بِذَا بِاَلِفٍ غُصْ وَثَمَرْ	شَدَّدَ لٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَالزُّمَرْ
غ ث	

ت اور رویس کے لیے ہی نَذْهَبَنْ میں الف کے ساتھ وقف کرو اور یہاں اور سورہ زمر میں لٰکِنَّ الَّذِیْنَ کے نون کو ابو جعفر نے مشدد مفتوح پڑھا ہے۔

ل قِفْ وَقَفَ سے وقف کرنا۔ غُصْ غَاصَ یَغُوْصُ باب نَصَرَ سے غوطہ لگانا، ثَمَرٌ میوہ، پھل۔ شَدَّدَ تشدید سے پڑھنا۔

ف لَا یَغُرَّنَّكَ (آل عمران) لَا یَحْطِمَنَّکُمْ (النمل) وَلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ (الروم) فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ (الزخرف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْنُرِیَنَّكَ (الزخرف) میں رویس فتحہ وتشدید کی بجائے نون ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں اور نَذْهَبَنْ میں وقف بھی خلاف رسم وقیاس الف سے کرتے ہیں یعنی نَذْهَبَا۔ جبکہ باقین ان پانچوں کلمات کو نون مفتوحہ مشددہ سے یَغُرَّنَّكَ۔ یَحْطِمَنَّكُمْ۔ یَسْتَخِفَّنَّكَ۔نَذْهَبَنَّ بِكَ اور نُرِیَنَّكَ پڑھتے ہیں اور نَذْهَبَنَّ پر وقف نون مشددہ سے کرتے ہیں۔

نوٹ: رویس کے لیے ان پانچوں کلمات میں نون خفیفہ ہے لہٰذا چار کلمات میں تو نون ساکن کا اخفاء ہوگا اور نَذْهَبَنْ بِكَ میں اقلاب ہوگا۔ رویس کے لیے نَذْهَبَنْ میں وقف نَذْهَبَا بالکل اسی طرح ہے جس طرح حفص کے لے لَنَسْفَعًا اور وَلَیَکُوْنًا میں نون خفیفہ کو الف سے بدلا جاتا ہے۔

لٰكِنَّ الَّذِیْنَ (آل عمران، الزمر) نون مشددہ مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین دونوں جگہ لٰكِنِ الَّذِیْنَ نون مکسورہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

یاء اضافت: ❶ وَجْهِیَ لِلّٰهِ نافع، ابوجعفر، شامی اور حفص ❷ مِنِّیَ اِنَّكَ ❸ اِجْعَلْ لِّیَ اٰیَةً دونوں میں نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو ❹ وَاِنِّیَ اُعِیْذُهَا ❺ اَنْصَارِیَ اِلَی اللّٰهِ دونوں میں نافع، ابوجعفر، ❻ اَنِّیَ اَخْلُقُ مکی اور بصری ❼ اِنِّیَ اَخْلُقُ نافع۔ ابوجعفر۔

یاء ات الزوائد: ❶ وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، کے لیے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات یاء۔ ❷ وَاَطِیْعُوْنِ یعقوب حالین میں اثبات یاء ❸ وَخَافُوْنِ ابوجعفر، ابوعمرو وصلاً اور یعقوب حالین میں اثبات یاء۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ (۲۵)

الْاَرْحَامَ فُقْ وَاحِدَةٌ رَّفْعٌ ثَرَا (ف، ث)	۱/۵۵۲ تَسَاءَلُوْنَ الْخِفُّ كُوْفٍ وَّاجُرُرَا (کوف)

(ت) تَسَآءَلُوْنَ کوفیین کے لیے تخفیف والا ہے اور تم حمزہ کے لیے وَالْاَرْحَامَ کی میم کو ضرور کسرہ دے کر فوقیت حاصل کرنا اور فَوَاحِدَةٌ ابوجعفر کے لیے تاء مضمومہ منونہ سے تر ہوا ہے۔

(ل) اَلْخِفُّ تخفیف والا، كُوْفٍ کوفی۔ اُجْرُرَا جر دینا۔ فُقْ فَاقَ یَفُوْقُ باب نَصَرَ سے فوقیت حاصل کرنا، بلندی ہونا۔ ثَرَا ثَرِیَ باب سَمِعَ تر ہونا، تر کرنا، چھڑکاؤ کرنا، ثَرٰی گیلی مٹی۔

(ف) تَسَآءَلُوْنَ عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے سین کی تخفیف سے پڑھا ہے باقین سین مشدد سے تَسَّآءَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ تَسَآءَلُوْنَ اصل میں تَتَسَآءَلُوْنَ ہے کوفیین نے ایک تاء کو تخفیفاً حذف کر دیا تو تَسَآءَلُوْنَ بنا جبکہ باقین نے دوسری تاء کا سین میں ادغام کیا تو ان کی قرآءت تَسَّآءَلُوْنَ ہوئی۔ وَالْاَرْحَامِ میم مکسورہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین میم مفتوحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وَالْاَرْحَامَ پڑھتے ہیں۔ فَوَاحِدَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین فَوَاحِدَةً تاء مفتوحہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔

(۲/۵۵۳) اَلْاُخْرٰی مَدًا وَّاقْصُرْ قِیٰمًا کُنْ اَبَا | وَتَحْتُ کَمْ یَصْلَوْنَ ضُمَّ کَمْ صَبَا

(ت) دوسرا وَاحِدَةٌ نافع اور ابوجعفر کے لیے مشہور ہوا ہے اور قِیٰمًا شامی اور نافع بزرگ ہستی کے لیے قصر سے پڑھو اور نیچے سورۃ المائدہ میں قصر شامی کے لیے بلند مرتبہ ہے اور تم وَسَیَصْلَوْنَ کی یاء کو ضمہ شامی اور شعبہ کے لیے دو۔ پڑھنے والے اس ضمہ کے مشتاق ہوئے ہیں۔

(ل) اَلْاُخْرٰی دوسرا۔ مَدًا درازی والا۔ کُنْ کَانَ یَکُوْنُ سے ہونا۔ اَبَا والد۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ تَحْتُ نیچے۔ صَبَا یَصْبُوْا باب نَصَرَ سے مشتاق ہونا۔

(ف) اور دوسرا کلمہ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةٌ کو نافع اور ابوجعفر نے مضموم منون پڑھا ہے باقین وَاحِدَةً تاء مفتوحہ منونہ پڑھتے ہیں۔ لَکُمْ قِیٰمًا قصر سے نافع اور شامی پڑھتے ہیں باقین قِیٰمًا اثبات الف سے پڑھتے ہیں اور نیچے والی سورت یعنی النساء کے بعد آنے والی سورۃ المائدہ میں قِیٰمًا لِّلنَّاسِ میں حذف الف سے شامی نے پڑھا ہے اور باقین قِیٰمًا اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ وَسَیُصْلَوْنَ یاء مضمومہ سے شامی اور شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقین یاء مفتوحہ سے وَسَیَصْلَوْنَ پڑھتے ہیں۔

(۳/۵۵۴) یُوْصٰی بِفَتْحِ الصَّادِ صِفْ کِفْلًا دَرَا | وَمَعْهُمْ حَفْصٌ فِی الْاُخْرٰی قَدْ وَقَرَا

(ت) یُوْصٰی دونوں جگہ صاد کے فتحہ بعد ازاں الف کے ساتھ شعبہ، شامی اور مکی کے لیے ضامن بن کر بیان کرو اور جان لو۔ اور آخری والے یُوْصٰی میں ان حضرات کے ساتھ حفص نے بھی الف پڑھا ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ کِفْلًا کَفَلَ سے ضامن بننا، کفیل ہونا۔ دَرَا دفع کرنا، دَرَا جان لینا، دَرٰی یَدْرِی سے جاننا کے معنی میں مستعمل ہے۔ قَرَا قَرَءَ یَقْرَءُ سے پڑھنا۔

(ف) یُوْصٰی بِهَا: صاد مفتوحہ مع الف سے شعبہ، شامی اور مکی نے پہلے موقع کو پڑھا ہے باقین یُوْصِیْ بِهَا صاد مکسورہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ یُوْصٰی ثانی والے میں عاصم، شامی اور مکی نے صاد مفتوحہ مع الف سے پڑھا ہے گویا قراءات ہوئیں۔ ❶ یُوْصٰی بِهَا (دونوں جگہ) شعبہ، شامی اور مکی ❷ یوصِیْ بِهَا (اول) یُوْصٰی بِهَا (ثانی) حفص ❸ یُوْصِیْ بِهَا (دونوں جگہ) باقین۔

(۴/۵۵۵) لِاُمِّهٖ فِیْ اُمِّ اُمِّهَا کَسْرُ | ضَمًّا لَّدَی الْوَصْلِ رِضًی کَذَا الزُّمَرْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت فَلِاُمِّهٖ دونوں اور فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ اور فِیْٓ اُمِّهَا القصص ان چاروں میں پہلے دو میں حالین میں اور آخری دو میں وصلاً ہمزہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا حمزہ اور کسائی کے لیے پسندیدہ ہے۔ اور ایسے ہی الزمر......

ل كَسْرٌ کسرہ دینا۔ لَدَى الْوَصْلِ ملا کر پڑھنے میں۔ رِضًى پسندیدہ۔

(5/556) وَالنَّحْلُ نُورُ النَّجْمِ وَالْمِيمُ تَبَعْ | فَاشٍ وَنُدْخِلْهُ مَعَ الطَّلَاقِ مَعْ
ف

ت اور سورۃ النحل سورۂ النور اور سورۃ النجم ان چاروں میں بھی حمزہ اور کسائی نے وصلاً ہمزہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور میم کو تابع ہونے والا کسرہ حمزہ کے لیے مشہور ہے اور نُدْخِلْهُ یہاں والے اور الطلاق والے اور......

ل تَبَعْ تَبِعَ سے پیچھے آنا، تابع، ہونا۔ فَاشٍ پھیلنے والا، مشہور۔

ف فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ (النساء) فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ (النساء) فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (الزخرف) فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا (القصص) ان چاروں جگہ پہلے دو میں حالین میں اور آخری دو میں صرف حالت وصل میں حمزہ اور کسائی ہمزہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور آخری دو موقع میں جب یہ دونوں حضرات ابتداء کرتے ہیں تو اُمِّ اور اُمِّهَا ہی پڑھتے ہیں جبکہ باقین چاروں مواقع پر حالین میں ہمزہ مضمومہ سے فَلِاُمِّهٖ۔ فِیْٓ اُمِّ اور فِیْٓ اُمِّهَا پڑھتے ہیں۔ جبکہ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ (الزمر، النحل، النور) اور بُيُوْتِ اِمِّهٰتِكُمْ ہمزہ اور میم دونوں کا کسرہ حمزہ پڑھتے ہیں۔ اور کسائی اِمَّهٰتِكُمْ ہمزہ کے کسرہ اور میم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ باقین چاروں مقام پر ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ اُمَّهٰتِكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ ابتداء کے وقت قراء کے لیے ان تمام چاروں مواقع پر ہمزہ کا ضمہ اور میم کے فتحہ سے اُمَّهٰتِكُمْ ہے۔

نوٹ: يُدْخِلْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(6/557) فَوْقَ يُكَفِّرْ وَيُعَذِّبْ مَعَهُ فِي | إِنَّا فَتَحْنَا نُونُهَا عَمَّ وَفِي
عم

ت اور سورۃ الطلاق سے اوپر والی جو يُكَفِّرْ سمیت ہے اور اِنَّا فَتَحْنَا میں يُدْخِلْهُ اور اس کے ہمراہ يُعَذِّبْهُ یہ سب نافع، ابو جعفر اور شامی کے لیے اس کے نون کے ساتھ عام ہو گئے ہیں۔

ل فَوْقَ اوپر، یہاں مراد سورۃ الطلاق سے اوپر والی سورت التغابن ہے۔ عَمَّ عام ہونا، پھیلنا۔

ف نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (النساء) نُدْخِلْهُ نَارًا (النساء) نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (الطلاق) وَنُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (التغابن) نُكَفِّرْ عَنْهُ (التغابن) نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (الفتح) اور نُعَذِّبْهُ (الفتح) ان سات کلمات کو نافع، ابو جعفر اور شامی بالنون پڑھتے ہیں اور باقین بالیاء يُدْخِلْهُ۔ يُكَفِّرْ عَنْهُ اور يُعَذِّبْهُ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: وَفِیْ کا تعلق اگلے شعر سے ہے۔

(۷/۵۵۸) لَذٰنِ ذٰنِ وَلَذَیْنِ تَیْنِ شَدْ | مَلِّ فَذٰنِكَ غِنًا دَاعٍ حَفَدْ

ت) اور وَالَّذٰنِ۔ هٰذٰنِ اور اَلَّذَیْنِ اور هٰتَیْنِ میں مکی نے نون کو مشدد پڑھا ہے۔ فَذٰنِكَ کو رویس، مکی اور ابوعمرو نے مشدد کیا جو مستغنی، داعی اور خدمت کرنے والا ہے۔

ل) مَلِّ مراد ہیں امام ابن کثیر مکیؒ، غِنًا دولتمند، غنا والے۔ دَاعٍ دَعَا سے بلانا، دعوت دینا، داعی۔ حَفَدَ حَفَدَ باب ضَرَبَ سے کام جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

ق) وَالَّذٰنِّ (النساء) هٰذٰنِّ (طٰہٰ۔ الحج) اَلَّذَیْنِّ (فصلت) هٰتَیْنِّ (القصص) کی ان کلمات میں نون مشدد پڑھتے ہیں پھر ان مواقع پر مد لازم بھی ہوگا اور ان کلمات میں مد لازم ہونے کی وجہ سے طول ہوگا۔ جبکہ اَلَّذَیْنِّ اور هٰتَیْنِّ میں محل مد یاء لین ہے اس وجہ سے اس میں توسط بھی جائز ہے جیسے عین مریم اور عین شوریٰ میں ہوتا ہے۔ باقین ان کلمات کو نون مخففہ سے وَالَّذٰنِ۔ هٰذٰنِ۔ اَلَّذَیْنِ۔ هٰتَیْنِ پڑھتے ہیں۔ فَذٰنِّكَ (القصص) میں رویس، مکی اور بصری نون مشدد پڑھتے ہیں باقین نون مخففہ سے فَذٰنِكَ پڑھتے ہیں۔

(۸/۵۵۹) کُرْهًا مَعًا ضَمٌّ شَفَا الْاَحْقَافُ | کَفٰی ظَهِیْرًا مَنْ لَّهُ خِلَافُ

ت) کُرْهًا میں دونوں جگہ حمزہ، کسائی، خلف العاشر کے لیے کاف کا ضمہ ہے جس نے شفا دی ہے سورۃ الاحقاف والے دونوں کُرْهًا کو کوفیین، یعقوب، ابن ذکوان بلا خلاف اور ہشام کا بالخلف ضمہ کاف کافی ہوا ہے اور مددگار رہا ہے۔

ل) شَفَا شفا دینا۔ کَفٰی کافی ہونا۔ ظَهِیْرًا مددگار۔ خِلَافٌ خلاف ہونا۔

ق) کُرْهًا (النساء، التوبہ) میں کاف مضمومہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین کَرْهًا پڑھتے ہیں۔ اور سورۃ الاحقاف والے دونوں کُرْهًا کو عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، یعقوب، اور ابن ذکوان کاف مضمومہ سے پڑھتے ہیں اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) کُرْهًا کاف مضمومہ (۲) کَرْهًا کاف مفتوحہ۔ باقین کے لیے کاف مفتوحہ سے کَرْهًا ہے۔

نوٹ: سورۃ الاحقاف میں ہشام کے لیے کاف کا ضمہ بطریق طیبہ اور کاف کا فتحہ بطریق شاطبیہ ہے۔

(۹/۵۶۰) وَصِفْ دُمًا بِفَتْحِ یَا مُبَیَّنَهْ | وَالْجَمْعُ حِرْمٌ صُنْ حِمًا وَّمُحْصِنَهْ

ت) اور مُبَیِّنَہ کی یاء مفتوحہ شعبہ اور مکی کے لیے بیان کرو جو منقش تصاویر کے مانند ہے اور جمع والے کو یاء مفتوحہ سے پڑھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حرمیین، شعبہ اور بصریین کے لیے حمایت کرنا اور محفوظ کرنا اور مُحْصِنَةٌ……

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ دُمًا منقش تصاویر سے تشبیہ دینا۔ حِرْمٌ اہل حرم والے، حُصْن محفوظ کرنا۔ حِمًا حمایت کرنا۔

(ف) مُّبَيَّنَةٍ (النساء، الاحزاب، الطلاق) واحد کے صیغہ والا شعبہ اور مکی یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں اور باقین یاء مکسورہ سے مُّبَيِّنَةٍ پڑھتے ہیں۔ مُبَيَّنٰتٍ (النور دو جگہ۔ الطلاق) جمع کے صیغہ والا نافع، ابو جعفر، مکی، شعبہ، ابو عمرو بصری اور یعقوب یاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور باقین یاء مکسورہ سے مُبَيِّنٰتٍ پڑھتے ہیں۔ مُحْصِنَةٌ کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

(10/561)

أَحْصَنَّ ضُمَّ اكْسِرْ عَلَى كَهْفٍ سَمَا	فِي الْجَمْعِ كَسْرُ الصَّادِ لَا الْأُولَى رَمَا
ع ك سما	ر

(ت) کی جمع میں کسائی کے لیے ہر جگہ صاد کا کسرہ مدد کرنے والا ہے مگر پہلے والے موقع میں نہیں۔ أَحْصَنَّ ہمزہ کو ضمہ اور صاد کو کسرہ دینا حفص، شامی، مدنیین، مکی اور بصریین کے لیے مضبوطی پر بلند ہونا ہے۔

(ل) رَمَا رَمٰى يَرْمِيْ باب ضَرَبَ سے پھینکنا، مدد کرنا، قصد کرنا۔ عَلٰى كَهْفٍ قوی پر، مضبوطی پر، كَهْفٌ پہاڑ میں غار ہونا، پہاڑ میں وسیع گھر ہونا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔

(ف) اَلْمُحْصِنٰتُ معرفہ ہو یا مُحْصِنٰتٌ نکرہ ہو یہ قرآن میں آٹھ مقام پر آرہا ہے۔ جس میں اَلْمُحْصَنٰتُ (النساء میں تین جگہ۔ المائدہ دو جگہ۔ النور دو جگہ) اور مُحْصَنٰتٍ (النساء) میں آرہا ہے۔ پس کسائی کے لیے ان میں سے سات مواقع پر صاد کے کسرہ سے اَلْمُحْصِنٰتُ اور مُحْصِنٰتٌ ہے جبکہ سورۃ النساء کا پہلا موقع وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ میں کسائی بھی صاد کا فتحہ پڑھتے ہیں باقین تمام آٹھوں مواقع پر صاد کے فتحہ سے اَلْمُحْصَنٰتُ اور مُحْصَنٰتٌ پڑھتے ہیں۔ فَإِذَا أُحْصِنَّ (النساء) میں ہمزہ مضمومہ اور صاد مکسورہ سے حفص، شامی، نافع، ابو جعفر، مکی، ابو عمرو، اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین أَحْصَنَّ ہمزہ مفتوحہ اور صاد مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مُحْصِنِيْنَ میں صاد کے کسرہ پر تمام قراء کا اتفاق ہے۔

(11/562)

كُوفٍ وَفَتْحُ ضَمِّ مُدْخَلًا مَدَا	أَحَلَّ ثُبْ صَحْبًا تِجَارَةٌ عَدَا
مدا کوف	صحبا ث

(ت) أَحَلَّ کو ابو جعفر، حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے ایک جماعت نے ہمزہ مضمومہ اور حاء مکسورہ سے پڑھا ہے۔ تِجَارَةٌ کوفیین کے علاوہ دیگر کی قرآءت ہے اور مدنیین کے لیے مُدْخَلًا کے میم میں ضمہ کی بجائے فتحہ یہاں اور سورۃ الحج میں درازی والا ہے۔

(ل) ثُبْ بدلہ دینا۔ صَحْبًا ایک جماعت۔ عَدَا كُوفٍ کوفی کے علاوہ۔ مَدًا درازی والا، مسافت والا۔

(ف) أُحِلَّ (النساء) ہمزہ مضمومہ اور حاء مکسورہ سے ابو جعفر حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین أَحَلَّ ہمزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتوحہ اور حاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ تِجَارَةً تاء مفتوحہ منونہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین تِجَارَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں مَدْخَلًا (النساء، الحج) میم مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین مُدْخَلًا میم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

(۵۶۳/۱۲) كَـالْحَـجِّ عَـقَـدَتْ لِكُـوفٍ قُـصِـرَا | وَنَـصْـبُ رَفْـعِ حَـفِـظَ الـلّٰـهُ ثَـرَا

(ت) (كَالْحَجِّ کا ترجمہ ہو چکا) عَقَدَتْ کوفیین کے لیے قصر والا بنایا گیا۔ اور حَفِظَ اللّٰهُ کی ہاء کے پیش کی بجائے زبر ابو جعفر کے لیے کثرت والا ہے۔

(ل) قُصِرَا قصر والا۔ ثَرَا مشہور ہونا، کثرت والا ہونا۔

(ف) عَقَدَتْ عین مفتوحہ اور حذف الف سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین عٰقَدَتْ عین مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں۔ حَفِظَ اللّٰهَ ہاء مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین حَفِظَ اللّٰهُ ہاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

(۵۶۴/۱۳) وَالْبُـخْـلِ ضُـمَّ اسْـكِـنْ مَـعًـا كَـمْ نَـلْ سَـمَـا | حَـسَـنَـةٌ حِـرْمٌ تَـسَـوّٰى اضْـمُـمْ نَـمَـا

(ت) اور بِالْبُخْلِ دونوں جگہ باء کو ضمہ اور خاء کو ساکن کر تو تم اسے شامی، عاصم، حرمین اور بصریین کے لیے حاصل کرلو کیونکہ یہ بلند ہونے والا اور مشہور ہونے والا ہے۔ حَسَنَةٌ میں تاء مضمومہ حرمین کے لیے ہے۔ تَسَوّٰى کی تاء کا ضمہ عاصم، مکی اور بصریین کے لیے بلند اور حق والا ہوا ہے۔

(ل) كَمْ بہت مرتبہ، کتنے ہی مواقع پر۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ سَمَا بلند ہونا، مشہور ہونا۔ نَمَا بلند ہونا، بڑھنا، پرورش پانا۔

(ف) بالْبُخْلِ (النساء۔ الحدید) باء مضمومہ اور خاء ساکنہ سے شامی، عاصم، نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب کی قرآءت ہے باقین بِالْبَخَلِ باء و خاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ حَسَنَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے نافع، ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین تاء مفتوحہ منونہ سے حَسَنَةً پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تَسَوّٰى کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۵۶۵/۱۴) حَـقٌّ وَعَـمَّ الـثِّـقْـلُ لَـمَـسْـتُـمْ قَـصَـرْ | مَـعًـا شَـفَـا اِلَّا قَـلِـيـلًا نَـصْـبُ كَـرْ

(ت) (حَقٌّ کا ترجمہ ہو چکا) اور مدنیین اور شامی کے لیے سین مشدد عام ہوئی ہے۔ لَمَسْتُمْ میں دونوں جگہ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے حذف الف نے شفا دی ہے۔ اِلَّا قَلِيلًا شامی کے لیے بار بار تلاوت کرنے والے زبر سے ہے۔

(ل) حَقٌّ حق ہونا۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ اَلثِّقْلُ تشدید۔ شَفَا شفا دینا۔ كَرْ كَرَّرَ سے بار بار دہرانا، مکرر لانا۔

(ف) تُسَوّٰى تاء مضمومہ سین مفتوحہ مخففہ سے عاصم۔ مکی، ابوعمرو اور یعقوب کی قرآءت ہے۔ تَسَّوّٰى تاء مفتوحہ سین مفتوحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشددہ نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین تَسَوّٰی تاء مفتوحہ اور سین مفتوحہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر اس کلمہ میں امالہ کرتے ہیں اور ازرق کے لیے تقلیل اور فتحہ دو وجوہ ہیں۔

لَمَسْتُمُ (النساء، المائدہ) حذف الف سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لٰمَسْتُمُ اثبات الف سے پڑھتے ہیں

اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ لام مفتوحہ منونہ سے شامی پڑھتے ہیں اور مصحف شامی میں بھی الف کے ساتھ ہی مرسوم ہے۔ نیز شامی وقفاً بالالف ہی وقف بھی کرتے ہیں باقین قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ لام مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں اور مدنی، مکی، بصری اور کوفی مصاحف میں یہ بغیر الف ہی مرسوم ہے۔

(۱۵/۵۶۶) فِی الرَّفْعِ تَـانِیْثُ یَکُنْ دِنْ عَنْ غَفَا | لَا یُظْلَمُوْ دُمْ ثِقْ شَذًا الْخُلْفُ شَفَا

د ع غ — د ث ش — شفا

(ت) (فِی الرَّفْعِ کا ترجمہ ہو چکا) لَمْ یَکُنْ تاء تانیث سے مکی، حفص اور رویس کے صاف کرنے والا اور اختیار کرنے والا روایت ہوا ہے۔ لَا یُظْلَمُوْنَ کو مکی، ابوجعفر، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے بلا خلف اور روح کے لیے بالخلف ہمیشگی والا بالیاء اعتماد سے پڑھ کر مشک لگانا اور شفا دینا ہے۔

(ل) دِنْ دَانَ یَدِیْنُ بدلہ دینا، غلام بنانا، دین اختیار کرنا۔ غَفَا باب ضَرَبَ سے صاف کرنا، غلہ صاف کرنا۔ دُمْ دَامَ سے پائیدار، مستقل۔ ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ شَذًا تیز خوشبو والا، مشک، مشک لگانا۔ شَذَا یَشْذُ سے ہے۔ شَفَا شفا دینا۔

(ف) کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ بالتاء مکی، حفص اور رویس پڑھتے ہیں۔ باقین بالیاء یَکُنْ پڑھتے ہیں۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ تاء خطاب سے نافع، ابوعمرو، شامی، عاصم اور رویس پڑھتے ہیں۔ جبکہ روح کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) یُظْلَمُوْنَ بالیاء جو بطریق الدرہ ہے (۲) تُظْلَمُوْنَ بالتاء جو بطریق طیبہ ہے۔ باقین یُظْلَمُوْنَ بالیاء پڑھتے ہیں۔

(۱۶/۵۶۷) وَحَصِرَتْ حَرِّكْ وَنَوِّنْ ظَلَعَا | تَثَبَّتُوْا شَفَا مِنَ الثَّبْتِ مَعَا

ظ — شفا

(ت) اور تم یعقوب کے لیے حَصِرَتْ کی تاء ساکنہ کو فتحہ کی حرکت دو اور تنوین سے پڑھو۔ فَتَثَبَّتُوْا دونوں مع حجرات ثَبْتٌ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دینا ہے۔

(ل) حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ نَوِّنْ تنوین سے پڑھنا۔ ظَلَعَ باب فَتَحَ سے اونٹ کا چلنے سے لنگڑانا، زمین کا تنگ ہونا، عیب، لنگڑاپن۔ شَفَا شفا دینا۔

(ف) حَصِرَةً تاء مدورہ مفتوحہ منونہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور وقفاً تاء کو ہاء سے بدل کر حَصِرَهْ پڑھتے ہیں۔ جبکہ باقین تاء مطولہ ساکنہ غیر منونہ سے حَصِرَتْ پڑھتے ہیں اور وقف بھی بالتاء ہی کرتے ہیں۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا (النساء) فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا (النساء) بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (الحجرات) حمزہ۔ کسائی اور خلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاشر مادہ ثَبْتٌ باب تَفَعُّلْ تَثَبُّتٌ سے پڑھتے ہے باقین کی قرآءت اگلے شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔

۵۶۸/۱۷ مَعْ حُجُرٰتٍ وَّمِنَ الْبَیَانِ عَنْ	سِوَاهُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ فَاقْصُرَنْ

(ت) (مَعْ حُجُرٰتٍ کا ترجمہ ہوچکا) اور ان کے علاوہ باقین نے بَیَانٌ سے فَتَبَیَّنُوْا پڑھا ہے۔تم مدنیین۔شامی، حمزہ، اور خلف العاشر کے لیے السَّلٰمَ لَسْتَ کو لازماً قصر سے پڑھو جو قوی اور عام ہوا ہے۔

(ل) عَنْ سِوَاهُمُ ان کے علاوہ سے۔فَاقْصُرَنْ لازماً قصر سے پڑھو۔

(ف) اور باقین یعنی، نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، شامی، عاصم اور یعقوب تینوں جگہ بَیَانٌ کے مادہ سے باب تَفَعُّلْ تَبَیُّنٌ سے فَتَبَیَّنُوْا پڑھتے ہیں۔عَلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا لام کے بعد حذف الف سے نافع، ابوجعفر، شامی، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین اثبات الف سے السَّلٰمَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: شعر میں لَسْتَ کی قید لگانے سے بقایا دونوں کلمات وَاَلْقَوْا اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ خارج ہوگئے کہ اس میں سب قراء کے لیے حذف الف سے ہی قرآءت ہے۔

۵۶۹/۱۸ عَمَّ فَتًی وَّبَعْدُ مُؤْمِنًا فَتْحُ	ثَالِثَهُ بِالْخُلْفِ ثَابِتًا وَّضَحْ

عم فتی ث

(ت) (عَمَّ فَتًی کا ترجمہ ہوگیا ہے) اور اس کے بعد مُؤْمِنًا کا تیسرا حرف یعنی میم کا فتحہ ابوجعفر کے لیے بالخلف ثابت شدہ اور واضح ہوا ہے۔

(ل) عَمَّ عام ہونا، پھیلنا۔فَتًی نوجوان، قوی، فَتْحُ فتحہ دینا۔ثَالِثَهُ اس کا تیسرا۔ثَابِتًا ثابت شدہ۔وَضَحْ واضح ہونا، ظاہر ہونا۔

(ف) لَسْتَ مُؤْمِنًا میم ثانی کسرہ سے ابوجعفر کے لیے ہے اور ابوجعفر کے لیے ہی دوسری وجہ لَسْتَ مُؤْمَنًا میم ثانی مفتوحہ سے ہے۔باقین کے لیے میم ثانی کے کسرہ سے مُؤْمِنًا ہے۔پھر اس خلف کی تفصیل اس طرح ہے کہ ابن وردان کے لیے میم کا فتحہ بطریق الدرہ ہے اور میم کا کسرہ بطریق طیبہ ہے اور ابن جماز کے لیے میم کا فتحہ بطریق طیبہ اور میم کا کسرہ بطریق الدرہ ہے۔

نوٹ: ابوجعفر کے لیے اپنے اصول کے مطابق ہمزہ کا واؤ سے ابدال حالین میں ہے۔اور ورش بھی اپنے اصول کے مطابق حالین میں ہمزہ کا واؤ سے ابدال کریں گے۔امام ابوعمرو بصری کے لیے حالین میں ابدال اور تحقیق دو وجوہ ہیں۔امام حمزہ کے لیے صرف وقفاً ابدال بالواؤ ہے لیکن وصل میں نہیں ہے۔جبکہ باقین کے لیے حالین میں تحقیق ہے۔

نوٹ: اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا۔ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا اور وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ان تینوں مواقع میں تمام قراء عشرہ کے لیے بالاتفاق میم مکسورہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(19/570) غَیْرَ ارْفَعُوْا فِیْ حَقِّ نَلْ نُؤْتِیْهِ یَا | فَتًی حُلًا وَّیَدْخُلُوْنَ ضَمٌّ یَا
ف حقّ ن | فتی ح

(ت) تم غَیْرَ کی راء کو حمزہ، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور عاصم کے لیے ضمہ دو یہ برحق حاصل کیا ہوا ہے۔ نُؤْتِیْهِ حمزہ۔ خلف العاشر اور ابوعمرو کے لیے بالیاء قوت والا اور آراستہ ہوا ہے اور یَدْخُلُوْنَ میں یاء کا ضمہ......

(ل) اِرْفَعُوْا رفع دینا۔ فِیْ حَقِّ حق میں۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ فَتًی نوجوان، قوی۔ حُلًا زیوروں والا، آراستہ ہونا۔

(ف) غَیْرُ راء مضمومہ سے حمزہ، مکی، ابوعمرو، یعقوب، اور عاصم پڑھتے ہیں باقین غَیْرَ راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْتِیْهِ اَجْرًا بالیاء حمزہ، خلف العاشر اور ابوعمرو بصری پڑھتے ہیں اور نُؤْتِیْهِ بالنون باقین کی قرآءت ہے۔ پھر اس میں اس طرح مزید تفصیل ہے کہ ابوعمرو کے لیے حالین میں ابدال بالواؤ اور تحقیق ہمز دو وجوہ ہیں۔ امام حمزہ کے لیے وقفاً ابدال اور وصلاً بالهمزہ۔ ورش اور ابوجعفر کے لیے حائین میں ابدال بالواؤ اور باقین کے لیے حالین میں صرف تحقیق ہے۔

نوٹ: اور اس سے پہلے آنے والے لفظ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ تمام قراء عشرہ کے لیے بالنون ہے۔

نوٹ: یَدْخُلُوْنَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(20/571) وَفَتْحُ ضَمٍّ صِفْ ثَنَا حَبْرٍ شُفِیْ | وَکَافُ اُوْلَی الطَّوْلِ ثُبْ حَقٌّ صُفِیْ
ص ث حبر ش | ث حق ص

(ت) اور خاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ شعبہ، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور روح کے لیے بیان کردہ شفا دینے والا ہے اور سورۂ کاف اور سورۂ الطول کے پہلے میں ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور شعبہ کے لیے رجوع کرنے والا، حق والا اور صاف شدہ ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ ثَنَا تعریف۔ حَبْرٌ ماہر عالم۔ شُفِیْ شَفَا سے شفا دینا۔ ثُبْ رجوع کرنا۔ حَقٌّ حق ہے۔ صحیح ہے۔ صُفِیْ صَفَا سے صاف ہونا۔

(21/572) وَالثَّانِ دَعْ ثَطَا صَبَا خُلْفًا غَدَا | وَفَاطِرٍ حُزْ یُصْلِحَا کُوْفٍ لَّدَا
د ث ص غ | ح کوف

(ت) اور سورۂ مؤمن کا دوسرا مکی، ابوجعفر اور رویس کے لیے بلا خلاف اور شعبہ کے لیے خلف والا مشتاق ہوا ہے۔ اور سورۂ الفاطر کے یَدْخُلُوْنَهَا کو ابوعمرو کے لیے جمع کرلو۔ کوفیین نے یُصَّالِحَا کی جگہ یُصْلِحَا پڑھا ہے۔

(ل) اَلثَّانِ دوسرا۔ دَعْ وَدَعَ سے چھوڑنا، ترک کرنا، رخصت کرنا۔ ثَطَا خطا کرنا۔ صَبَا مشتاق ہونا، صَبَا یَصْبُوْ سے۔ غَدَا ہونا، صبح کرنا۔ حُزْ جمع کرنا۔

(ف) ان اشعار میں یَدْخُلُوْنَ کی قرآءت کا اختلاف بیان کیا جا رہا ہے جو چار جگہ (النساء، مریم، المؤمن دو مواقع) پر آیا ہے۔ یُدْخَلُوْنَ (النساء) یاء مضمومہ اور خاء مفتوحہ صیغہ مجہول سے شعبہ، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور روح پڑھتے ہیں باقین یَدْخُلُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاء مفتوحہ اور خاء مضمومہ صیغہ معروف سے پڑھتے ہیں۔ یُدْخَلُوْنَ (مریم، المومن کا پہلا) میں یاء مضمومہ اور خاء مفتوحہ سے ابو جعفر، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین یَدْخُلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ سَیُدْخَلُوْنَ (المومن کا دوسرا) مکی، ابوجعفر اور رویس پڑھتے ہیں اور شعبہ کے لیے دو وجہ ہیں ایک یاء مضمومہ اور خاء مفتوحہ والی جو بطریق شاطبیہ ہے اور دوسرا یاء مفتوحہ اور خاء مضمومہ سے جو بطریق طیبہ ہے اور باقین کی بھی قرآءت ہے یعنی سَیَدْخُلُوْنَ۔ جبکہ سورۃ الفاطر میں جَنّٰتُ عَدْنٍ یُّدْخَلُوْنَهَا یاء مضمومہ اور خاء مفتوحہ سے ابوعمرو بصری پڑھتے ہیں اور باقین یَّدْخُلُوْنَهَا پڑھتے ہیں۔ اَنْ یُّصْلِحَا یاء مضمومہ صاد ساکنہ حذف الف اور لام مکسورہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے اور باقین اَنْ یَّصّٰلَحَا یاء مفتوحہ، صاد مفتوحہ مع الف اور لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَنْ یُّصْلِحَا باب افعال سے ہے اور یَصّٰلَحَا، اِصَّالُحٌ سے ہے۔

(۵۷۳/۲۲) یَصَّلَحَا تَلُوْا تَلُوْا فَضْلٌ کَلَا | نَزَّلَ اُنْزَلَ اضْمُمِ اکْسِرْ کَمْ حَلَا
ف ك — ك ح

(ت) (یَصَّلَحَا کا بیان ہوچکا) تَلُوْا حمزہ اور شامی کے لیے تَلُوْا فضیلت والا اور محفوظ شدہ ہے۔ نَزَّلَ۔ اَنْزَلَ میں نون اور ہمزہ کو ضمہ اور زاء کو کسرہ شامی، ابوعمرو، اور مکی کے لیے متعدد مرتبہ شیریں ہوا ہے۔

(ل) فَضْلٌ فضل، فضیلت، بزرگی۔ کَلَا محفوظ کرنا کَلٰی یَکْلِیْ کسی مرد کے گردے پر ضرب لگانا۔ حَلَا شیریں ہونا۔

(ف) تَلُوْا لام مضمومہ اور واو ساکنہ سے حمزہ اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین تَلْوٗا لام ساکنہ اور دو واؤ سے کہ جن میں پہلی مضمومہ اور دوسری ساکنہ ہے پڑھتے ہیں۔ نُزِّلَ عَلٰی اور اُنْزِلَ مِنْ نون اور ہمزہ مضمومہ اور زاء مکسورہ سے شامی، ابوعمرو اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین نَزَّلَ اور اَنْزَلَ نون۔ ہمزہ اور زاء تینوں مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

(۵۷۴/۲۳) دُمْ وَاعْکِسِ الْاُخْرٰی ظُبًی نَلْ وَالدَّرْكْ | سَکِّنْ کَفٰی نُؤْتِیْهِمُ الْیَاءُ عَرَكْ
د ظ ن — کفی ع

(ت) (دُمْ کا بیان ہوچکا) اور دوسرے والے میں یعقوب اور عاصم کے لیے اس کا عکس پڑھو۔ فِی الدَّرْكِ کی راء ساکن کرو کوفیین کے لیے جو کفایت کرنے والی ہے اور نُؤْتِیْهِمْ حفص کے لیے یاء اونچی آواز والا ہے۔

(ل) دُمْ دَامَ سے مسلسل اور مستقل کرنا، ہمیشگی کرنا۔ اعْکِسِ عَکَسَ سے الٹنا، برعکس۔ الْاُخْرٰی دوسرا۔ ظُبًی تیزیوں والا۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ کَفٰی کافی ہونا، کفایت کرنا۔ عَرَكْ عَرَكَ باب نَصَرَ سے چمڑے کا ملنا۔ باب سَمِعَ سے حملہ آور ہونا۔ عَرَكٌ آواز بلند ہونا۔

(ف) وَقَدْ نَزَّلَ نون اور زاء مفتوحہ سے یعقوب اور عاصم نے پڑھا باقین وَقَدْ نُزِّلَ نون مضمومہ اور زاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ فِی الدَّرْكِ راء ساکنہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے۔ اور باقین نے راء مفتوحہ سے فِی الدَّرَكِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہے۔ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ بالیاء حفص پڑھتے ہیں اور باقین نُؤْتِیْھِمْ بالنون پڑھتے ہیں۔

نوٹ: قالون، مکی، شامی، شعبہ، کسائی اور خلف العاشر نُؤْتِیْھِمْ۔ ورش، ابوجعفر نُوْتِیْھِمْ۔ حفص یُؤْتِیْھِمْ۔ حمزہ وصلاً نُؤْتِیْھِمْ اور وقفاً نُوْتِیْھِمْ۔ یعقوب نُؤْتِیْھُمْ۔ ابوعمرو بصری دو وجوہ (۱) نُؤْتِیْھِمْ (۲) نُوْتِیْھِمْ۔

۲۴ / ۵۷۵ تَعْدُوْا فَحَرِّكْ جُدْ وَقَالُوْنُ اخْتَلَسْ	بِالْخُلْفِ وَاشْدُدْ دَالَهُ ثُمَّ انَسْ

ت لَا تَعْدُوْا کی عین کو فتحہ کی مکمل حرکت ورش کے لیے دو اور قالون نے بالخلف اختلاس عین سے عمدہ پڑھا پھر ابوجعفر اور نافع کے لیے دال کو تشدید سے پڑھنا انس والا ہوا ہے۔

ل حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ جُدْ جَادَ سے سخی ہونا۔ عمدہ ہونا۔ ثُمَّ پھر۔ آنَسْ باب سَمِعَ کَرُمَ۔ ضَرَبَ سے مانوس ہونا، آنَسَ مانوس کرنا۔

ق لَا تَعْدُوْا میں چار قراءات ہیں۔ (۱) لَا تَعْدُّوْا عین کے سکون اور دال مشددہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں (۲) لَا تَعَدُّوْا عین کا کامل فتحہ اور دال مشددہ سے ورش۔ (۳) قالون کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) لَا تَعْدُّوْا عین کے سکون اور دال مشددہ سے ابوجعفر کی طرح یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) لَا تَعَدُّوْا عین مفتوحہ میں اختلاس اور دال مشددہ سے یہ بطریق طیبہ ہے (۴) اور باقین عین ساکنہ اور دال مخففہ سے لَا تَعْدُوْا پڑھتے ہے

۲۵ / ۵۷۶ وَيَا سَنُؤْتِيْهِمْ فَتًى وَّعَنْهُمَا	زَایَ زُبُوْرًا كَيْفَ جَاءَ فَاضْمُمَا

ت اور حمزہ اور خلف العاشر کے لیے سَنُؤْتِیْھِمْ کی یاء قوی ہے۔ اور ان دونوں سے ہی زُبُوْرًا کی زاء کو ضمہ دو چاہے یہ جس کیفیت سے بھی آیا ہو۔

ل فَتًی جوان، طاقتور، قوی۔ کَیْفَ کیفیت، جس طرح۔ جَاجَاءَ سے آنا۔ اُضْمُمَا ضمہ دینا۔

ق سَیُؤْتِیْھِمْ اَجْرًا بالیاء حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالنون سَنُؤْتِیْھِمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پھر اس میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ ❶ قالون، مکی، شامی، عاصم، اور کسائی سَنُؤْتِیْھِمْ ❷ ورش، ابوجعفر سَنُوْتِیْھِمْ ❸ یعقوب سَنُؤْتِیْھُمْ ❹ حمزہ وصلاً سَیُؤْتِیْھِمْ اور وقفاً سَیُوْتِیْھِمْ ❺ خلف العاشر کے لیے سَیُؤْتِیْھِمْ ❻ ابو عمرو بصری کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) سَنُؤْتِیْھِمْ (ب) سَنُوْتِیْھِمْ۔ زُبُوْرًا (النساء۔ الاسراء) اور الزُّبُوْرِ (الانبیاء) تینوں جگہ زاء مضمومہ سے حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین زاء مفتوحہ سے زَبُوْرًا اور الزَّبُوْرِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ النساء میں یاء اضافت اور یاء زائدہ (اختلافی) کوئی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ (۱۳)

(۱/۵۷۷) سَكِّنْ مَعًا شَنَـٰانُ كَمْ صَحَّ خَفَا | ذَا الْخُلْفِ اَنْ صَدُّوْكُمْ اكْسِرْ حُزْ دَفَا

ك ص خ ذ ح د

(ت) شَنَاٰنُ دونوں میں نون اول شامی، شعبہ اور ابن وردان کے لیے بلا خلاف اور ابن جماز کے لیے بالخلف ساکن کرو یہ متعدد مرتبہ درست اور روشن ہوا ہے۔ اَنْ صَدُّوْكُمْ کے ہمزہ کو ابوعمرو اور مکی کے لیے کسرہ سے پڑھنا پر جوش ہوا ہے اسے محفوظ کرلو۔

(ل) صَحَّ صحیح ہونا۔ خَفَا یَخْفُوْ باب نَصَرَ سے بجلی کا چمکنا، ظاہر ہونا۔ حُزْحَازَ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ دَفَا ذہانت، دَفِیَ باب سَمِعَ کَرُمَ سے گرم ہونا، گرمی پانا، الدِّفَاءُ جھکنا۔

(ف) شَنَاٰنُ قَوْمٍ جو دو جگہ آرہا ہے اس میں نون اول کو شامی، شعبہ اور ابن وردان نے نون ساکنہ سے پڑھا ہے جبکہ ابن جماز کے لیے خلف ہے ① نون ساکنہ جو کہ بطریق الدرہ ہے ② نون مفتوحہ جو بطریق طیبہ ہے اور باقین بھی اس طرح پڑھتے ہیں یعنی شَنَاٰنُ۔ اِنْ صَدُّوْكُمْ ہمزہ مکسورہ سے ابوعمرو اور مکی نے پڑھا ہے باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَنْ صَدُّوْكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَنْ کے ساتھ صَدُّوْكُمْ کی قید لگانے کا مقصد یہ ہے تاکہ اَنْ تَعْتَدُوْا خارج ہو جائے۔

(۲/۵۷۸) اَرْجُلِكُمْ نَصْبُ ظُبًى عَنْ كَمْ اَضَا | رُدْ وَاقْصُرِ اشْدُدْ يَاقِسِيَّةً رِّضَى

ظ ع ك ا ر ر

(ت) وَاَرْجُلِكُمْ کے لام کو فتحہ یعقوب، حفص، شامی، نافع اور کسائی کے لیے تیزیوں والا متعدد مرتبہ روشن ہوا تم اس کے طالب ہونا۔ اور حمزہ اور کسائی کے لیے قَسِیَّۃً کو قصر سے پڑھو اور اس کی یاء مشدد کرو یہ پسندیدہ ہے۔

(ل) ظُبًى تیزیوں والا، تیز دھار۔ عَنْ كَمْ متعدد مرتبہ، اکثر اوقات۔ اَضَا ضَاءَ يَضُوْءُ سے چاند کا چمکنا، روشن ہونا۔ رُدْ طالب ہونا۔ رِضَى پسند کیا گیا، پسندیدہ۔ خوش کن ہونا، راضی ہونا۔

(ف) وَاَرْجُلَكُمْ لام مفتوحہ سے یعقوب، حفص، شامی، نافع اور کسائی نے پڑھا ہے باقین وَاَرْجُلِكُمْ لام مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ قَسِیَّۃً قاف کے بعد حذف الف اور یاء مشددہ سے مبالغہ کے صیغہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین قٰسِیَۃً قاف کے بعد الف اور یاء مخففہ اور اسم فاعل سے پڑھتے ہیں۔

(۳/۵۷۹) مِنْ اَجْلِ كَسْرُ الْهَمْزِ وَالنَّقْلُ ثَنَا | وَالْعَيْنَ وَالْعَطْفَ ارْفَعِ الْخَمْسَ رَنَا

ث ر

(ت) مِنْ اَجْلِ میں ابوجعفر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور نقل قابل تعریف ہے اور اَلْعَيْنَ اور عطف والے ان پانچوں کلمات کو کسائی کے لیے ضمہ دو انہوں نے اسے بغور دیکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) مِنِ اجْلِ ہمزہ مکسورہ اور پھر مِنْ کے نون کو نقل حرکت دیتے ہوئے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین مِنْ اَجْلِ بغیر نقل حرکت اور ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ پھر اس میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ ❶ ورش کے دونوں طرق میں بلا خلاف نقل وحذف مِنَ اجْلِ۔ ❷ ابن ذکوان، حفص، حمزہ اور ادریس کے لیے بالخلف دو دو وجوہ ہیں (ا) عدم سکتہ (ب) سکتہ یعنی مِنْ سکتہ اَجْلِ ❸ قالون، مکی، ابوعمرو، یعقوب، ہشام، شعبہ، کسائی اور اسحق کے لیے صرف عدم سکتہ مع تحقیق مِنْ اَجْلِ۔ ❹ ابوجعفر نقل حرکت ہمزہ مکسورہ سے مِنِ اجْلِ۔

وَالْعَيْنُ اور اس کے تین دیگر معطوفات یعنی وَالْاَنْفُ وَالْاُذُنُ اور وَالسِّنُّ ان چاروں کو کسائی نون اور فاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں باقین وَالْعَيْنَ۔ وَالْاَنْفَ۔ وَالْاُذُنَ اور وَالسِّنَّ نون اور فاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پانچواں کلمہ وَالْجُرُوْحَ کا بیان اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٤/٥٨٠ وَفِی الْجُرُوْحَ ثَعْبُ حَبْرٍ كَمْ رَكَا ث حبر ك ر	وَلْيَحْكُمِ اكْسِرْ وَانْصِبَنْ مُحَرِّكَا

(ت) اور وَالْجُرُوْحَ میں ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، شامی اور کسائی کے لیے ضمہ ماہر عالم کا چشمہ فیض جاری ہے جس نے متعدد مرتبہ درست کام کیا ہے۔ تم وَلْيَحْكُمْ کے لام کو حمزہ کے لیے کسرہ کی حرکت اور میم کو زبر دے کر فائق ہو جاؤ۔

(ل) ثَعْبُ ثَعَبَ باب فَتَحَ سے پانی کو جاری کرنا۔ حَبْرٌ ماہر یا نیک عالم، كَمْ متعدد مرتبہ۔ رَكَا يَرْكُوْ باب نَصَرَ سے کام درست کرنا، زمین کو کھودنا، کام کی اصلاح کرنا۔ مُحَرِّكًا حرکت دیا ہوا۔

(ف) وَالْجُرُوْحُ حاء مضمومہ سے ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، شامی اور کسائی پڑھتے ہیں باقین وَالْجُرُوْحَ حاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلِيَحْكُمَ لام مکسورہ اور میم مفتوحہ سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین وَلْيَحْكُمْ یاء اور میم ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

٥/٥٨١ فُقْ خَاطِبُوْا يَبْغُوْنَ كَمْ وَقَبْلَا ف ك	يَقُوْلُ وَاوُهٗ كَفٰى حُزْ ظِلَّا كفى ح ظ

(ت) (فُقْ کا ترجمہ ہو چکا) يَبْغُوْنَ شامی کے لیے تاء خطاب والا متعدد مرتبہ بنایا گیا ہے اور يَقُوْلُ سے پہلے اس کا جو واؤ ہے یہ کوفیین ابوعمرو اور یعقوب کے لیے کفایت والا سایہ دار محفوظ ہوا ہے۔

(ل) فُقْ فَاقَ سے فائق ہونا، بلند ہونا۔ كَفٰى کفایت والا، کافی ہونا۔ حُزْ جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ ظِلَّا سایہ، نقل۔

(ف) تَبْغُوْنَ تاء خطاب سے شامی پڑھتے ہیں باقین یاء غائب سے يَبْغُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ بالواؤ عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ ابوعمرو اور یعقوب نے پڑھا ہے باقین حذف واؤ سے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ پڑھتے ہیں۔

اس کلمہ میں مزید جو اختلافات ہیں وہ اگلے شعر میں بیان ہو رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶/۵۸۲) وَارْفَعْ سِوَى الْبَصْرِیْ وَعَمَّ یَرْتَدِدْ | وَخَفْضُ وَالْكُفَّارَ رُمْ حِمًا عَبُدْ

عم — ر حما

(ت) اور بصریین کے علاوہ کے لیے لام کو ضمہ دو اور مدنیین اور شامی کے لیے یَرْتَدِدْ شہرت والا ہوا ہے اور کسائی اور بصریین کے لیے وَالْكُفَّارَ کی راء کے زیر کی حمایت کی غرض سے ارادہ کرو......

(ل) عَمَّ عام ہونا، شہرت والا ہونا، پھیلنا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے ارادہ کرنا۔ حِمًا حمایت۔

(ف) یہاں یَقُوْلُ کی تیسری قراءت بیان کی ہے۔ پس تین قراءات اس طرح ہوئیں۔

① یَقُوْلُ حذف واؤ۔ لام مضمومہ نافع، ابوجعفر، مکی، شامی، ② وَیَقُوْلَ اثبات واؤ۔ لام مفتوحہ ابوعمرو بصری اور یعقوب ③ وَیَقُوْلُ اثبات واؤ۔ لام مضمومہ عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔

مَنْ یَرْتَدِدْ بالاظہار دو دالوں سے نافع، ابوجعفر اور شامی نے پڑھا ہے اور باقین ایک دال سے بالادغام مَنْ یَرْتَدَّ پڑھتے ہیں۔ یاد رہے یہ مصحف مدنی اور مصحف شامی میں اسی طرح دو دالوں سے مرسوم ہے اور باقی مصاحف میں ایک دال سے لکھا گیا ہے۔ نیز یاد رہے کہ وَمَنْ یَرْتَدِدْ مِنكُمْ (البقرہ) تمام قراء کے لیے دو دالوں سے ہے اور تمام مصاحف میں دو دالوں سے مرسوم ہے۔ وَالْكُفَّارِ راء مکسورہ سے کسائی، ابوعمرو بصری اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین وَالْكُفَّارَ راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ عَبُدَ کا تعلق آئندہ شعر کے ساتھ ہے اس کی وضاحت وہاں ملاحظہ کریں۔

(۷/۵۸۳) بِضَمِّ بَائِهِ وَطَاغُوْتَ اجْرُرِ | فَوْزًا رِسٰلَتِهِ فَاجْمَعْ وَاكْسِرِ

ف

(ت) عَبُدَ کی باء ضمہ والی حمزہ کے لیے ہے اور الطَّاغُوْتَ کی تاء کو کسرہ دو کامیاب ہو جاؤ۔ رِسٰلَتِهِ کو مدنیین، شامی، شعبہ اور یعقوب کے لیے جمع کے صیغہ سے پڑھو اور اسکی تاء اور ہاء کو کسرہ دو۔ یہ ظلم کو روک دینے والا اور عام ہوا ہے۔

(ل) اجْرُرِ جر دینا۔ فَوْزًا کامیاب ہونا۔ فَاجْمَعْ جمع سے پڑھنا۔ اِكْسِرِ کسرہ دینا۔

(ف) عَبُدَ الطَّاغُوْتِ باء کا ضمہ اور تاء مکسورہ سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین عَبَدَ الطَّاغُوْتَ باء مفتوحہ اور تاء مفتوحہ پڑھتے ہیں۔ رِسٰلٰتِهِ وَاللّٰهُ کو جمع کے صیغہ سے اور تاء و ہاء کے کسرہ وصلہ سے نافع، ابوجعفر، شامی، شعبہ، اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین رِسٰلَتَهُ صیغہ توحید سے اور تاء مفتوحہ اور ہاء کے ضمہ اور صلہ سے پڑھتے ہیں۔

(۸/۵۸۴) عَمَّ صَرَا ظُلْمٌ وَّالْاَنْعَامَ اعْكِسَا | دِنْ عُدْ تَكُوْنَ ارْفَعْ حِمًا فَتًى رَسَا

عم ص ظ — د ع

(ت) (عَمَّ صَرَا ظُلْمٌ کا بیان ہو چکا) اور سورۃ الانعام میں مکی اور حفص کے لیے اس کے برعکس مفرد کی طرف لوٹنا اور اسے اپنا شعار بنانا۔ اَلَّا تَكُوْنَ میں نون کو بصری، یعقوب، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کے لیے ضمہ دو یہ محفوظ، قوی اور ثابت شدہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) عَمَّ عام ہونا، پھیلنا۔ ضَرًا ضَرَى يَضْرِىْ باب ضَرَبَ سے دور کرنا، روک دینا۔ ظُلْمٌ شرک، ظلم۔ دِنْ دَانَ سے دین بنانا۔ عُدْ عَادَ سے لوٹنا۔ حِمًا محفوظ ہونا۔ فَتًى قوی، جوان۔ رَسَا يَرْسُوْ باب نَصَرَ سے ثابت ہونا۔

(ف) جبکہ سورۃ الانعام میں یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ واحد کے صیغہ سے اور تاء مفتوحہ اور ہاء مضمومہ مع صلہ سے مکی اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین نے جمع کے صیغہ سے رِسٰلٰتِہٖ تاء مکسورہ اور واؤ مکسورہ مع صلہ کے پڑھا ہے۔ اَلَّا تَكُوْنُ نون مضمومہ سے ابوعمرو بصری، یعقوب حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا اور باقین نے نون مفتوحہ سے تَكُوْنَ پڑھا ہے۔

(۹/۵۸۵) عَـقَـدْتُّـمُ الْـمَـدُّ مُـنًـى وَّخُـفِّـفَـا | مِـنْ صُـحْـبَـةٍ جَـزَاءُ تَـنْـوِيْـنٌ كَـفَـى

م — صحبة — كفى

(ت) عَقَدْتُّمْ میں ابن ذکوان کے لیے عین کے بعد مد ہے جو امیدوں والا ہے اور یہ عَقَدْتُّمْ ابن ذکوان، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے قاف تخفیف سے پڑھا گیا۔ فَجَزَآءٌ میں کوفیین اور یعقوب کے لیے تنوین مضمومہ مددگار اور کفایت والا ہوا ہے۔

(ل) اَلْمَدُّ مد کرنا۔ مُنًى آرزوں والا، اُمْنِيَّةٌ کی جمع، امیدوں والا۔ خُفِّفَا تخفیف سے پڑھنا۔ مِنْ صُحْبَةٍ ایک جماعت سے۔ كَفَى کافی ہونا، کفایت والا ہونا۔

(ف) عَقَدْتُّمْ میں تین قرآءات ہیں۔ ❶ عٰقَدْتُّمْ عین کے بعد الف اور قاف مخففہ ابن ذکوان پڑھتے ہیں ❷ عَقَدْتُّمْ عین کے بعد حذف الف اور قاف مخففہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور شعبہ ❸ عَقَّدْتُّمْ عین کے بعد حذف الف اور قاف مشددہ سے باقین پڑھتے ہیں۔ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ ہمزہ مضمومہ منونہ اور مِثْلُ میں لام کے ضمہ سے عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ مضمومہ بغیر منونہ اور مِثْلِ کے لام کے کسرہ سے فَجَزَآءُ مِثْلِ پڑھتے ہیں۔

(۱۰/۵۸۶) ظُـهْـرًا وَّمِـثْـلِ رَفْـعُ خَـفْـضِـهِـمْ وَسَـمْ | وَالْـعَـكْـسُ فِـيْ كَـفَّـارَةٌ طَـعَـامُ عَـمْ

ظ — عم

(ت) (ظُهْرًا کا بیان ہو چکا) اور مِثْلِ کا پیش انہی حضرات کے لیے علامت والا ہوا اور كَفَّارَةٌ طَعَامُ میں اس کا عکس نافع، ابوجعفر اور شامی کے لیے عام ہوا ہے۔

(ل) ظُهْرًا مددگار۔ خَفْضِهِمْ ان کا جر۔ وَسَمْ وَسَمَ يَسِمُ سے داغ دینا، علامت لگانا، نشانی لگانا۔ عَمْ عَمَّ سے عام ہونا۔

(ف) مِثْلِ کی قرآءت ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح كَفَّارَةُ طَعَامِ میں تاء مضمومہ غیر منونہ اور میم مکسورہ سے نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین كَفَّارَةٌ طَعَامُ تاء مضمومہ منونہ اور میم مضمومہ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱/۵۸۷) ضَمَّ اسْتُحِقَّ افْتَحْ وَكَسْرَهُ عُلَا | وَالْاَوْلَيَيْنِ الْاَوَّلِيْنَ ظُلِّلَا
ع ظ

(ت) تم حفص کے لیے اسْتُحِقَّ کی تاء کے ضمہ اور حاء کے کسرہ کو فتحہ سے بدلو جو بلند ہے۔ اور الْاَوَّلِيْنَ یعقوب، شعبہ، حمزہ اور خلف العاشر کے لیے الْاَوَّلِيْنَ پاکیزہ، قوی اور سایہ دار ہے۔

(ل) عُلَا بلندی، بلند ہونا۔ ظُلِّلَا ظَلَّ سے سایہ کرنا، سایہ ڈالنا۔

(ف) الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ حفص تاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور حفص جب اس کلمہ سے ابتداء کرتے ہیں تو ہمزہ وصلی مکسورہ سے اِسْتَحَقَّ پڑھتے ہیں۔ جبکہ باقین کی قراءت اسْتُحِقَّ تاء کا ضمہ اور حاء کے کسرہ سے اور ابتداء میں ہمزہ وصلی مضموم اُسْتُحِقَّ پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ جمع کے صیغہ سے واؤ مفتوحہ مشددہ لام مکسورہ اور یاء ساکنہ سے یعقوب، شعبہ، حمزہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے۔ باقین نے عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ صیغہ تثنیہ سے واؤ ساکنہ، لام مفتوحہ، یاء مفتوحہ مع الف مدہ اور نون کے کسرہ سے پڑھا ہے۔ پھر اس میں یہ تفصیل ہے کہ چونکہ عَلَيْهِمُ کی ہاء اور میم کی حرکت اور الْاَوْلَيٰنِ میں نقل و سکتہ کا اختلاف ہے تو ان دونوں کلمات میں نو قراءات بنتی ہیں۔

❶ نافع، مکی، ہشام اور ابوجعفر عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ ❷ ابوعمرو بصری کے لیے عَلَيْهِمِ الْاَوْلَيٰنِ ❸ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (الف) عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ (ب) عَلَيْهِمُ الْ سکتہ اَوْلَيٰنِ ❹ شعبہ عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ ❺ حفص کے لیے دو وجوہ (الف) عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ (ب) عَلَيْهِمُ الْ سکتہ اَوْلَيٰنِ ❻ خلف راوی حمزہ کے لیے دو وجوہ (الف) عَلَيْهُمُ الْ سکتہ اَوَّلِيْنَ (ب) عَلَيْهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ❼ خلاد اور ادریس کے لیے بھی یہی دو وجوہ ❽ کسائی کے لیے عَلَيْهُمُ الْاَوْلَيٰنِ ❾ یعقوب اور اسحٰق کے لیے عَلَيْهُمُ الْاَوَّلِيْنَ۔

(۱۲/۵۸۸) صَفْوٌ فَتًى وَّسِحْرٌ سٰحِرٌ شَفَا | كَالصَّفِّ هُوْدٍ وَّبِيُوْنُسٍ دَفَا
ص فتی شفا د

(ت) (صَفْوٌ فَتًى کا مفہوم بیان ہو چکا) اور سِحْرٌ یہاں، سورۃ الصّف اور ہودؑ میں حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے سٰحِرٌ شفا دینے والا ہے اور سورہ یونسؑ میں مکی اور کوفیین کے لیے ذہانت والا اور کفایت والا ہے۔

(ل) صَفْوٌ صَفَا سے صفائی۔ فَتًى قوی، جوان، شَفَا شفا دینا۔ دَفَا ذہانت۔

(ف) اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (المائدہ) هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (الصّف) اور اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (ہودؑ) ان تینوں جگہ اثبات الف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین حذف الف سے تینوں جگہ سِحْرٌ پڑھتے ہیں۔ اور سورۂ یونس میں لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ اثبات الف سے مکی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے جبکہ باقین لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳/۵۸۹) كَفَى وَيَسْتَطِيعُ رَبُّكَ سَوِّى | عَلَيْهِمْ يَوْمُ انْصِبِ الرَّفْعَ اَوْىٰ

كفى ا

(ت) (كَفٰى کا ترجمہ ہو چکا) اور يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ میں یاء غیبت اور اطلاق پیش سے ماسواء علی کسائی کی قرآءت ہے اور تم نافع کے لیے يَوْمُ میں پیش کو زبر سے بدلو جو جائے پناہ ہے۔

(ل) كَفٰى باب ضَرَبَ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔ اَوٰى جگہ بنانا، ٹھکانہ پکڑنا، جائے پناہ، باب ضَرَبَ سے۔

(ف) تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ تاء خطاب اور رَبَّكَ میں باء مفتوحہ سے کسائی پڑھتے ہیں اور باقین نو آئمہ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ یاء غیبت اور باء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ هٰذَا يَوْمَ میم مفتوحہ سے نافع، پڑھتے ہیں اور باقی نو ائمہ يَوْمُ میم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: ❶ اِنِّيَ اَخَافُ ❷ لِيَ اَنْ نافع: ابوجعفر، مکی، اور ابوعمرو، ❸ يَدِيَ اِلَيْكَ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو اور حفص ❹ اِنِّيَ اُرِيدُ ❺ فَاِنِّيَ اُعَذِّبُهُ نافع، ابوجعفر ❻ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، شامی اور حفص۔

یاء ات زوائد: (۱) وَاخْشَوْنِ ے وَلَا ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات اور باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ (۳۸)

(۱/۵۹۰) يُصْرَفُ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَاكْسِرْ صُحْبَةً | ظَعْنٍ وَّيَحْشُرْ يَا نَقُولُ ظُنَّةً

صحبة ظ ظ

(ت) يُصْرَفُ یاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ اور راء کے کسرہ سے شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب کے لیے مسافت طے کرنے والی جماعت کی قرآءت ہے اور يَحْشُرُهُمْ اور يَقُولُ میں یعقوب کے لیے نون کی بجائے یاء یقینی ہے۔

(ل) صُحْبَةٌ جماعت۔ ظَعْنٍ ظَعَنَ سے سفر طے کرنا۔ ظُنَّةٌ ظَنَّ سے خیال کرنا، یقین کرنا، یقینی، درست۔

(ف) يَصْرِفُ یاء مفتوحہ صاد ساکنہ اور راء مکسورہ سے شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین يُصْرَفُ یاء مضمومہ اور راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ يَحْشُرُهُمْ، يَقُولُ دونوں بالیاء یعقوب پڑھتے ہیں اور باقی نو آئمہ بالنون نَحْشُرُهُمْ اور نَقُولُ پڑھتے ہیں۔

(۲/۵۹۱) وَمَعْهُ حَفْصٌ فِي سَبَا يَكُنْ رِّضَى | صِفْ خُلْفَ ظَامٍ فِتْنَةَ ارْفَعْ كَمْ عَضَا

رضى ص ظ ك ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت اور سورۃ السباء والے میں حفص ان کے ساتھ ہیں۔ یَکُنْ حمزہ۔ کسائی اور یعقوب کے لیے بلا خلاف اور شعبہ کے لیے خلف پسندیدہ بیان والا ہے۔ تم فِتْنَتُهُمْ کی تاء ثانیہ میں پیش شامی، حفص اور مکی کے لیے دو، متعدد مرتبہ یہ منکرین قرآءت کو مستقل ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا ہے۔

ل رِضٰی پسندیدہ۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ ظَامٍ پیاسا، ظَمَأٌ پیاس۔ کَمْ متعدد مرتبہ۔ عَضَا یَعْضُوْ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، متفرق کرنا، منتشر کر دینا۔

ف وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ (السباء) میں یعقوب اور حفص بالیاء پڑھتے ہیں اور باقین بالنون نَحْشُرُهُمْ اور نَقُولُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مَعَهُ کی ضمیر گذشتہ شعر میں یعقوب کی رمز ظُنَّۃٌ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ بالیاء حمزہ، کسائی اور یعقوب پڑھتے ہیں اور شعبہ کے لیے خلف ہے یعنی بالیاء بطریق طیبہ اور بالتاء تَكُنْ بطریق شاطبیہ ہے اور یہی باقین کی بھی قرآءت ہے۔ فِتْنَتُهُمْ دوسری تاء کے ضمہ سے شامی، مکی اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین فِتْنَتَهُمْ تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۳/۵۹۲	دُمْ رَبَّنَا النَّصْبُ شَفَا نُكَذِّبُ (شفا)	بِنَصْبِ رَفْعٍ فَوْزُ ظُلْمٍ عَجَبُ (ع ظ ف)

ت (دُمْ کا ترجمہ ہو چکا) رَبَّنَا میں حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے باء کا نصب شفا دینے والا ہے۔ نُكَذِّبُ حمزہ، یعقوب اور حفص کے لیے باء کے زبر کی بجائے پیش والا الظلم کے خلاف حیرت انگیز طور پر کامیاب ہوا ہے۔

ل دُمْ دام سے مستقل کرنا، ہمیشگی کرنا۔ شِفَا صحت دینا، شفا دینا۔ فَوْزُ کامیاب ہونا۔ ظُلْمٍ ظلم، شرک۔ عَجَبُ حیرت انگیز ہونا تعجب خیز ہونا۔

ف وَاللّٰهِ رَبَّنَا باء مفتوحہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین رَبِّنَا باء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ پس پچھلے کلمات کو بھی ملانے سے یہاں قرآءات اس طرح بنتی ہیں۔ ① لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبَّنَا حمزہ، کسائی۔ ② لَمْ يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ۔ رَبِّنَا یعقوب ③ (ا) لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبِّنَا (ب) لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبِّنَا شعبہ ④ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبَّنَا خلف العاشر ⑤ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ۔ رَبِّنَا مکی، شامی اور حفص ⑥ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبِّنَا مکی شامی اور حفص ⑦ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ۔ رَبِّنَا نافع، ابوعمرو اور ابوجعفر۔ وَلَا نُكَذِّبَ باء مفتوحہ سے حمزہ، یعقوب اور حفص پڑھتے ہیں باقین باء مضمومہ سے نُكَذِّبُ پڑھتے ہیں۔

۴/۵۹۳	كَذَا نَكُونُ مَعْهُمْ شَامٍ وَّخَفْ	لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَفْضُ الرَّفْعِ كَفْ (ك)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) ایسے ہی وَنَکُوْنَ میں نون کے زبر میں ان کے ساتھ شامی بھی ہیں اور وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ میں دال مخففہ اور تاء کے پیش کی جگہ زیر نے شامی پر اعتراضات اضافت کو روک دیا ہے۔

(ل) خَفَّ تخفیف سے پڑھنا۔ کَفَّ روکنا۔

(ف) وَنَکُوْنَ نون ثانی مفتوحہ حمزہ، یعقوب، حفص اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین وَنَکُوْنُ نون ثانی مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ واؤ کے بعد ایک لام، دال مخففہ اور اضافت کی بناء پر تاء کے کسرہ سے ابن عامر شامی نے پڑھا ہے اور مصحف شامی میں یہ کلمہ اس طرح ایک لام سے ہی مرسوم ہے۔ باقین وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ دو لاموں سے کہ جن میں سے دوسرے لام یعنی لام اَلْ تعریفی کا دال میں ادغام ہو رہا ہے اور اس ادغام کی وجہ سے دال مشدد ہے اور تاء کے پیش سے پڑھتے ہیں۔

(٥/٥٩٤) لَا یَعْقِلُوْنَ خَاطِبُوْا وَتَحْتُ عَمْ | عَنْ ظَفَرٍ یُوْسُفُ شُعْبَۃُ وَھُمْ

(ت) اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ یہاں اور اس سے نیچے سورت الاعراف میں مدنیین، شامی، حفص اور یعقوب کے لیے تاء خطاب سے پڑھا گیا ہے جو کامیابی اور شہرت والا ہے اور سورۂ یوسف والا ان مذکورہ حضرات اور شعبہ کے لیے تاء خطاب والا ہے۔

(ل) عَمْ عَمَّ سے عام ہونا، شہرت والا ہونا۔ تَحْتُ نیچے۔ عَنْ ظَفَرٍ کامیابی سے

(ف) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (الانعام، الاعراف) نافع، ابوجعفر، شامی، حفص اور یعقوب کے لیے بالتاء ہے اور باقین بالیاء یَعْقِلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ جبکہ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یوسف) کو بالتاء نافع، ابوجعفر، شامی، عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یَعْقِلُوْنَ بالیاء پڑھتے ہیں۔ وَھُمْ کی ضمیر نافع، ابوجعفر شامی، حفص اور یعقوب کی طرف لوٹ رہی ہے۔

(٦/٥٩٥) یٰسِیْنَ کَمْ خُلْفٍ مَّدًا ظِلٍّ وَّخِفْ | یُکَذِّبُ اتْلُ رُمْ فَتَحْنَا اشْدُدْ کَلِفْ

(ت) سورۂ یٰس میں شامی کے لیے خلف ہے اور مدنیین اور یعقوب کے لیے تاء خطاب سے متعدد مرتبہ طویل سائے والا ہے اور یُکَذِّبُوْنَكَ کی ذال کو تخفیف والا نافع اور کسائی نے بنایا اور تلاوت کیا اور فَتَحْنَا کو شامی محبت کرنے والے کے لیے مشدد پڑھو......

(ل) کَمْ متعدد مواقع، پر، متعدد مرتبہ، مَدًا درازی والا، مسافت والا۔ ظِلٍّ سایہ دار، سایہ والا۔ اُتْلُ تَلَا سے تلاوت کرنا رُمْ رَامَ سے ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ اُشْدُدْ تشدید سے پڑھنا۔ کَلِفْ باب سَمِعَ سے محبت پر بہت زیادہ آمادہ کرنا، محبت کرنے والا۔

(ف) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ بالتاء نافع، ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور شامی کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ بالتاء جو اوپر بیان ہوئی ❷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیاء اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ۔ جو باقین کی بھی قرآءت ہے۔

ط پھر اس خلف کی تفصیل اس طرح ہے کہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ تاء خطاب سے جو بطریق طیبہ ہے ❷ یاء غیبت سے جو بطریق شاطبیہ ہے۔ ایسے ہی ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ یاء غیبت سے جو بطریق طیبہ ہے ❷ تاء خطاب سے جو بطریق شاطبیہ ہے۔

لَا یُکْذِبُوْنَكَ کاف ساکنہ اور ذال مخففہ سے نافع اور کسائی پڑھتے ہیں جبکہ باقین لَا یُکَذِّبُوْنَكَ کاف مفتوحہ اور ذال مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فَتَحْنَا کی قرآءت کا بیان اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

۷/۵۹۶ خُذْہُ کَالْاَعْرَافِ وَخُلْفًا ذُقْ غَدَا | وَاقْتَرَبَتْ کَمْ ثِقْ غَلَا الْخُلْفُ شَدَا

خ ذ غ ا ك ث غ ش

ت تم اسے لے لو کہ یہاں اور سورۃ الاعراف میں دونوں جگہ ابن جماز اور رویس کے لیے خلف کو چکھو جو ثابت شدہ اور قیمتی ہے اور سورۂ اِقْتَرَبَتْ میں شامی، ابوجعفر اور روح کے لیے بلا خلاف اور رویس کے لیے بالخلف متعدد مرتبہ با اعتماد طور پر کثرت سے پیروی کرنے والی تاء مشدد ہوئی ہے۔

ل خُذْا خَذَ یَاْخُذُ باب نَصَرَ سے پکڑنا، لینا۔ ذُقْ ذَاقَ یَذُوْقُ سے چکھنا۔ غَدَا ثابت ہونا، غَدَا یَغْدُوْ صبح کو جانا، بالکل چلے جانا بمعنی صَارَ ہونا، غَدِیَ باب سَمِعَ سے صبح کا جانا۔ ثِقْ اعتماد کرنا۔ غَلَا قیمتی ہونا، کثیر ہونا، زیادہ ہونا۔ شَدَا باب نَصَرَ سے کسی کی اتباع یا پیروی کرنا، کسی کے پیچھے چلنا۔

ف فَتَّحْنَا (الانعام) لَفَتَّحْنَا (الاعراف) ابن عامر شامی اور ابن وردان تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں جبکہ ابن جماز اور رویس کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ تاء مشددہ سے جو بطریق الدرہ ہے ❷ تاء مخففہ سے فَتَحْنَا اور لَفَتَحْنَا جو کہ بطریق طیبہ ہے اور باقین کی بھی یہی قرآءت ہے۔ فَفَتَّحْنَا (سورۂ اِقْتَرَبَتْ یعنی سورۃ القمر) میں تاء مشددہ سے ابن عامر شامی، ابوجعفر اور روح نے پڑھا ہے اور رویس کے لیے یہاں بھی دو وجوہ ہیں ❶ تاء مشددہ سے جو بطریق الدرہ ہے ❷ تاء مخففہ سے فَفَتَحْنَا جو بطریق طیبہ ہے اور باقین کی بھی قرآءت ہے۔

۸/۵۹۷ وَفُتِّحَتْ یَاْجُوْجُ کَمْ ثَوٰی وَضَمّ | غُدْوَۃِ فِیْ غَدٰوۃِ کَالْکَهْفِ کَتَمْ

ك ث ك

ت اور فُتِّحَتْ یَاْجُوْجُ تاء مشددہ شامی، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے متعدد مرتبہ قیام پذیر ہوا ہے اور سورۃ الکہف کی طرح یہاں غَدٰوۃِ کو غُدْوَۃِ غین کے ضمہ سے پڑھنا شامی کے لیے عشق الٰہی کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) کَمْ بہت مرتبہ۔ ثَوٰی ٹھہرنا، قیام پذیر ہونا۔ کَتَمْ کَتَمَ باب نَصَرَ سے کسی چیز کو چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

(ف) اِذَا فُتِّحَتْ یَاجُوْجُ (الانبیاء) تاء مشددہ سے شامی، ابوجعفر اور یعقوب نے پڑھا ہے باقین تاء مخففہ سے فُتِحَتْ پڑھتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اب تشدید اور تخفیف والی قرآءت کو جدول سے ظاہر کر دیا جائے۔

شمار	کلمات وسورت	تشدید پڑھنے والے	تخفیف پڑھنے والے
❶ ❷	فَتَّحْنَا (الانعام) لَفَتَّحْنَا (الاعراف)	ابن عامر، ابن وردان (ابن جماز۔ رویس۔ وجہ اول)	نافع، مکی، بصری، عاصم، حمزہ، کسائی، روح اور خلف العاشر (ابن جماز، رویس۔ وجہ ثانی)
❸	فَفَتَّحْنَا (القمر)	ابن عامر، ابوجعفر، روح (رویس۔ وجہ اوّل)	نافع، مکی، بصری، عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ (رویس۔ وجہ ثانی)
❹	فُتِّحَتْ (الانبیاء)	شامی، ابوجعفر، اور یعقوب	نافع، مکی، بصری، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر

بِالْغُدْوَةِ (الانعام، الکہف) غین مضمومہ۔ دال ساکنہ حذف الف اور واؤ مفتوحہ سے شامی پڑھتے ہیں اور باقین نو قراء بِالْغَدٰوةِ غین مضمومہ۔ دال مفتوحہ مع الف۔ بغیر واؤ سے پڑھتے ہیں۔

(۹/۵۹۸) وَاَنَّــــهُ افْتَــحْ عَــمَّ ظِلًّا نَــلْ فَبِــاَنْ || نَـلْ کَـمْ ظُبًى وَّيَسْتَبِيْنَ صَوْنُ فَنْ

(ت) اور اَنَّهٗ مَنْ میں مدنیین، شامی، یعقوب اور عاصم کے لیے فتحہ دو یہ سائے والا اور مشہور ومعروف ہے۔ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ میں عاصم، شامی اور یعقوب کے لیے فتحہ حاصل کرنا متعدد مواقع پر یہ تیزیوں والا ہے اور وَلِيَسْتَبِيْنَ کو بالیاء پڑھنا شعبہ۔ حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے فن کو محفوظ کرنا ہے۔

(ل) عَمَّ عام ہونا، مشہور ومعروف ہونا۔ ظِلًّا سایہ۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ ظُبًى تیزیوں والا۔ صَوْنُ صَانَ سے حفاظت کرنا، محفوظ کرنا۔ فَنْ فن۔

(ف) اَنَّهٗ مَنْ میں ہمزہ مفتوحہ سے عاصم شامی، اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین اِنَّهٗ مَنْ ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ ہمزہ مفتوحہ سے عاصم، شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

وَلِيَسْتَبِيْنَ بالیاء شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین وَلِتَسْتَبِيْنَ بالتاء پڑھتے ہیں۔

اہم نکتہ: ...... نافع اور ابوجعفر کے لیے اس عبارت سے خطاب نہیں نکلتا ہے بلکہ آئندہ شعر میں حضرت مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبِیْلَ کو نافع اور ابوجعفر کے لیے بالنصب بتلائیں گے پس جب سَبِیْلَ منصوب ہوا اور فعل کا فاعل نہ رہا لہٰذا لامحالہ ماننا پڑے گا کہ فعل میں اَنْتَ ضمیر مستتر ہے اور وہ اس کا فاعل ہے پس معلوم ہوا کہ تَسْتَبِیْنَ نافع اور ابوجعفر کے لیے بالخطاب ہے یعنی بصیغہ واحد مذکر حاضر اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تَسْتَبِیْنَ نافع اور ابوجعفر کے لیے بھی بالتانیث ہی ہے اور ضمیر راجع اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تانیث کی ضمیر راجع کرنا ناجائز ہے۔

(توضیح العشر ص ۲۵٤ للشیخ عبد اللّٰہ مراد آبادیؒ)

(۱۰/۵۹۹) رَوٰی سَبِیْلُ لَاالْمَدِیْنِی وَیَقُصْ | فِیْ یَقْضِ اَهْمِلَنْ وَّشَدِّدْ حِرْمُ نَصْ

روی — حرم ن

(ت) (رَوٰی کا ترجمہ ہو چکا) سَبِیْلُ کو ماسوا مدنیین کے سب نے پڑھا ہے اور یَقْضِ میں حرمین اور عاصم کے لیے یَقُصُّ ہے کہ صاد کو لازماً بغیر نقطے والا کرو اور اسے مشدد پڑھو یہ حرمت والی قرآءت بڑے واضح انداز میں بیان کرنا۔

(ل) رَوٰی یَرْوِیْ روایت کرنا، بیان کرنا۔ اَهْمِلَنْ نقطہ کے بغیر کرنا۔ شَدِّدْ مشدد پڑھنا حِرْمُ حرمت والی۔ نَصْ نَصَّ باب نَصَرَ سے واضح انداز میں بیان کرنا۔

(ف) سَبِیلَ الْمُجْرِمِیْنَ لام مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ لام مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ یَقْضِ الْحَقَّ میں نافع ابوجعفر، مکی اور عاصم نے یَقُصُّ الْحَقَّ پڑھا ہے یعنی ضاد کو بے نقطہ کر کے صاد بنایا اور اس صاد کو مشدد مضموم پڑھا ہے اور قاف کو بھی مضموم پڑھا ہے باقین یَقْضِ الْحَقَّ قاف ساکنہ اور ضاد منقوطہ مخففہ مکسورہ پڑھتے ہیں۔ صاد کی تشدید کے ساتھ قاف کا ضمہ اور ضاد کی تخفیف کے ساتھ قاف کا سکون لازمی ہوتا ہے اس لیے بیان نہیں کیا گیا ہے۔

نوٹ: یَقْضِ پڑھنے والوں کے لیے رسم الخط کی اتباع میں وقف یاء کے بغیر ہوگا یعنی یَقْضْ مگر یعقوب وقف کرنے میں اپنے قاعدہ پر ہیں یعنی ان کے لیے وقف بالیاء ہوگا یعنی یَقْضِیْ جیسا کہ ''باب الوقف علی مرسوم الخط'' میں بیان بھی ہو چکا۔ نیز ''یاءات الزوائد'' میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

(۱۱/۶۰۰) وَذَكِّرِ اسْتَهْوٰی تَوَفّٰی مُضْجِعَا | فَضْلٌ وَنُنْجِی الْخِفُّ كَیْفَ وَقَعَا

ف

(ت) اور اِسْتَهْوٰتُهُ اور تَوَفَّتْهُ کو صاحب فضل و کمال حمزہ کے لیے مذکر کے صیغہ سے پڑھنا اور تم ان کے لیے امالہ بھی کرنے والے ہو اور نُنْجِیْ جس کیفیت پر بھی واقع ہو یعقوب کے لیے سایہ دار ہے۔

(ل) ذَكِّرِ مذکر کے صیغہ سے پڑھنا۔ مُضْجِعًا امالہ کرنے والے۔ فَضْلٌ فضل و کمال، فضیلت۔ وَقَعَا واقع ہونا۔

(ف) كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ اور تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا دونوں کلمات کو واحد مذکر غائب کے صیغہ سے حمزہ پڑھتے ہیں یعنی اِسْتَهْوٰهُ اور تَوَفّٰهُ اور ان کے لیے ان کلمات میں امالہ بھی ہے اس لیے کہ یہ الف یائی ہے جبکہ باقین نوائمہ فاء اور واؤ کے بعد تاء ساکنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتَهْوَتْهُ اور تَوَفَّتْهُ پڑھتے ہیں۔ نُنْجِي کے کلمات جس طرح بھی آئیں یعقوب انہیں تخفیف سے پڑھتے ہیں تفصیل آئندہ اشعار میں بیان ہو رہے ہیں۔

(۱۲/۶۰۱) ظِلٌّ وَّفِى الثَّانِ اتْلُ مِنْ حَقٍّ وَّفِى ۔۔۔ كَافَ ظُبًى رُّضْ تَحْتَ صَادٍ شَرِّفِ

(ت) (ظِلٌّ کا ترجمہ ہو چکا) اور سورۃ الانعام کے دوسرے موقع میں نافع، ابن ذکوان، مکی اور بصریین کے لیے تخفیف پڑھو یہ حق ہے۔ اور سورۂ کاف میں یعقوب اور کسائی کے لیے تخفیف قوی دلائل والی ہے اسے زبان پر جاری کرلو اور سورۂ صاد کے نیچے یعنی سورۂ الزمر میں صرف روح کے لیے تخفیف شرف وعظمت والی بنانا۔

(ل) ظِلٌّ سایہ دار۔ اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ باب نَصَرَ سے پڑھنا، تلاوت کرنا۔ مِنْ حَقٍّ حق سے ہے، حق والا ہے۔ ظُبًى قوی یا مضبوط دلائل۔ رُضْ حاصل کرلو، رَضِيَ سے پسند کرنا، خوشنودی حاصل کرنا۔ شَرِّفِ شَرُفَ سے بزرگ یا شرف والا بنانا، شریف ہونا۔

(۱۳/۶۰۲) وَالْحِجْرِ اُوْلَى الْعَنْكَبَا ظُلْمٌ شَفَا ۔۔۔ وَالثَّانِ صُحْبَةٌ ظَهِيْرٌ دَلَفَا

(ت) اور سورۃ الحجر والے اور سورۃ العنکبوت کے پہلے موقع میں یعقوب، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تخفیف پڑھنا شفا دینا ہے اور سورۃ العنکبوت کے دوسرے موقع میں شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور مکی کے لیے ایک جم غفیر نے تخفیف پڑھی جو مددگار اور سبقت لے جانی والی ہے۔

(ل) ظُلْمٌ ظلم ہے۔ شَفَا شفا دینا۔ صُحْبَةٌ جماعت، جم غفیر۔ ظَهِيْرٌ مددگار۔ دَلَفَا آگے بڑھ جانا، دَلَفَ يَدْلِفُ باب ضَرَبَ سے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا، سبقت لے جانا۔

(۱۴/۶۰۳) وَيُوْنُسَ الْاُخْرٰى عَلَا ظُبًى رَّعَا ۔۔۔ وَثِقْلُ صَفِّ كَمْ وَخُفْيَةٌ مَّعَا

(ت) اور سورۂ یونس کے آخری موقع کو حفص، یعقوب اور کسائی نے تخفیف سے ہرنی کی مانند ہوشیاری سے پڑھا اور بلند ہونے والے اور رعایت کرنے والے ہوئے ہیں اور شامی کے لیے سورۂ صف کے موقع میں تشدید پڑھنا بارہا ثابت ہوا ہے۔

* اور خُفْيَةً دونوں......

(ل) عَلَا يَعْلُوْ بلند ہونا، چڑھنا۔ ظُبًى ہرنی۔ رَعَا رَعٰى يَرْعٰى رعایت کرنا، چرنا، چرانا۔ ثِقْلُ تشدید پڑھنا۔ كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر، بارہا۔

(ف) شعر نمبر ۶۰۰ سے شعر نمبر ۶۰۳ کے چار اشعار میں نُنْجِي کی قرآءت بیان ہو رہی ہے چاہے وہ کسی طرح بھی وارد ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی چاہے نون سے ہو یا فاء سے ہو یا یاء سے یا تاء سے ہو۔

نُنجی کے باب کے گیارہ کلمات قرآن کریم میں ہیں جن میں تشدید وتخفیف کا اختلاف ہے۔

❶ قُلْ مَنْ يُنجِيكُم (الانعام) ❷ فَالْيَوْمَ نُنجِيكَ (یونس) نُنجِي رُسُلَنَا (یونس) ان تینوں مواقع پر یعقوب نون ساکنہ اور جیم مخففہ پڑھتے ہیں باقین نوائمہ يُنَجِّيكُم۔ نُنَجِّيكَ اور نُنَجِّي نون مفتوحہ اور جیم مشددہ پڑھتے ہیں۔ ❹ قُلِ اللّٰهُ يُنجِيكُم (الانعام) سورۃ الانعام کا دوسرا موقع نون ساکنہ اور جیم مخففہ سے نافع۔ ابن ذکوان، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین نون مفتوحہ اور جیم مشددہ سے يُنَجِّيكُم پڑھتے ہیں۔ ❺ سورۂ کاف سے سورۂ مریم علیہا السلام مراد ہے اور سورۂ صاد سے بھی سورۂ مریمؑ مراد ہے اس نُنجِي الَّذِينَ (مریمؑ) کو یعقوب اور کسائی نے تخفیف سے پڑھا ہے باقین نُنَجِّي الَّذِينَ پڑھتے ہیں۔ ❻ وَيُنجِي اللّٰهُ (الزمر) میں روح تخفیف سے پڑھتے ہیں باقین وَيُنَجِّي اللّٰهُ تشدید سے پڑھتے ہیں۔ ❼ إِنَّا لَمُنجُوهُمْ (الحجر) اور ❽ لَنُنجِيَنَّهُ (العنکبوت کا پہلا موقع) ان دونوں مواقع کو یعقوب، حمزہ، کسائی اور امام خلف العاشر تخفیف سے پڑھتے ہیں اور باقین تشدید سے لَمُنَجُّوهُمْ اور لَنُنَجِّيَنَّهُ پڑھتے ہیں۔ ❾ إِنَّا مُنجُوكَ (العنکبوت کا دوسرا موقع) اسے شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور مکی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور باقین مُنَجُّوكَ پڑھتے ہیں۔ ❿ نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ (یونس کا آخری موقع) حفص، یعقوب اور کسائی کے لیے تخفیف سے اور باقین تشدید سے نُنَجِّ الْمُؤْمِنِينَ پڑھتے ہیں۔ ⓫ تُنَجِّيكُم مِنْ (الصف) شامی تشدید سے اور باقین نوائمہ تخفیف سے تُنجِيكُم پڑھتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب جدول کے ذریعے ہر قاری کو ظاہر کر دیا جائے کہ وہ تخفیف پڑھتا ہے یا تشدید۔

باب يُنجِي کے گیارہ مواقع پر تخفیف وتشدید کا اختلاف

شمار	ائمہ	تخفیف	تشدید
❶	نافع، ابوعمرو بصری	[1] الانعام کا دوسرا موقع [2] الصف	باقی نو مواقع پر تشدید
❷	مکی	[1] الانعام کا دوسرا [2] العنکبوت کا دوسرا [3] الصف	باقی آٹھ مواقع پر تشدید
❸	ہشام	—	تمام گیارہ مواقع پر تشدید
❹	ابن ذکوان	الانعام کا دوسرا موقع	بقایا دس مواقع پر تشدید
❺	شعبہ	[1] العنکبوت کا دوسرا [2] الصف	بقایا نو مواقع پر تشدید
❻	حفص	[1] یونس کا دوسرا [2] الصف	بقایا نو مواقع پر تشدید
❼	حمزہ، خلف العاشر	[1] الحجر [2] الصف [3]، [4] العنکبوت کے دونوں مواقع	بقایا سات مواقع پر تشدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❽	کسائی	① یونس کا آخری موقع ② الحجر ③ مریم علیہا السلام ④، ⑤ العنکبوت کے دونوں ⑥ الصف	بقایا پانچ مواقع پر تشدید
❾	ابو جعفر	① الصف	بقایا دس مواقع پر تشدید
❿	رویس	① الزمر	بقایا دس مواقع پر تشدید
⓫	روح	تمام گیارہ مواقع پر تخفیف	—

نوٹ: وَخُفْيَةً کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۱۵/۶۰۴) بِكَسْرِ ضَمِّ صِفْ وَأَنْجَانَا كَفَى | أَنْجَيْتَنَا الْغَيْرُ وَيُنْسِي كَيَّفَا

صِ كفى ك

(ت) شعبہ کے لیے ضمہ کی بجائے کسرہ سے بیان کرنا اور کوفیین کے لیے اَنْجَانَا کفایت والا ہوا ہے اور ان کے ماسواء نے اَنْجَيْتَنَا پڑھا ہے۔ يُنْسِيَنَّكَ میں شامی کا تشدید پڑھنا مخالفین قرآءت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ كَفَى يَكْفِي سے کافی ہونا، کفایت والا ہونا۔ كَيَّفَا کیفیت پیدا کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

(ف) وَخِفْيَةً (الانعام۔الاعراف) خاء مکسورہ سے شعبہ پڑھتے ہیں باقین خاء مضمومہ سے وَخُفْيَةً پڑھتے ہیں۔

اَنْجٰنَا جیم کے بعد الف اور یاء وتاء کے حذف سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین اَنْجَيْتَنَا جیم مفتوحہ یاء ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر اس کلمہ میں امالہ کرنے میں اپنے قواعد پر ہیں۔ نیز یاد رہے کہ مصحف کوفی میں یہ لفظ دو شوشوں سے لکھا ہوا ہے اور مصاحف مدنی، مکی، بصری، اور شامی میں اس کا رسم تین شوشوں سے ہے۔ اَنْجَيْتَنَا (یونس علیہ السلام) تمام قراء عشرہ کے لیے خطاب سے ہے وہاں اختلاف قرآءت نہیں ہے۔

يُنَسِّيَنَّكَ نون مفتوحہ اور سین کی تشدید سے ابن عامر پڑھتے ہیں اور باقین يُنْسِيَنَّكَ نون ساکنہ اور سین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

(۱۶/۶۰۵) ثِقْلًا وَّآزَرَ ارْفَعُوا ظُلْمًا وَّخِفْ | نُوْنَ تُحَاجُّوْنِيْ مَدًا مَّنْ لِّي اخْتُلِفْ

ظ مدا م ل

(ت) (ثِقْلًا کا ترجمہ ہو چکا) اور آزَرَ کو یعقوب کے لیے پیش دو وہ آزر جو ظالم مشرک تھا اور اَتُحَاجُّوْنِّیْ کے نون کا تخفیف سے پڑھنا مدنیین اور ابن ذکوان کے لیے بلا خلاف اور ہشام کے لیے اختلاف درازی والا ہے۔

(ل) ثِقْلًا ثقل یہاں مراد تشدید سے پڑھنا۔ ارْفَعُوْا رفع دینا، پیش دینا۔ ظُلْمًا ظَلَمَ سے ظلم کرنے والا، ظالم۔ خِفْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخفیف سے پڑھنا۔ مَدًّا درازی والا۔ اُخْتُلِفْ اِخْتَلَفَ سے اختلاف کرنا۔

(ف) اٰزَرُ راء کے پیش سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین اٰزَرَ راء کے زبر سے پڑھتے ہیں۔

اَتُحَآجُّوْنِیْ نون مخففہ سے نافع، ابوجعفر اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) نون مخففہ (۲) نون مشددہ اور یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں۔ یعنی شاطبیہ میں بھی ہشام کے لیے خلف ہی بیان ہوا ہے۔ باقین نون مشددہ سے اَتُحَآجُّوْنِّیْ پڑھتے ہیں۔

(۱۷/۶۰۶) وَدَرَجَاتِ نَوِّنُوْا كَفَا مَعَا | يَعْقُوْبُ مَعْهُمْ هُنَا وَالَّيْسَعَا

كـفـا

(ت) اور دَرَجٰتٍ کے دونوں مواقع میں تنوین سے پڑھنا کوفیین کے لیے مستغنی کرنے والا ہے اور یعقوب یہاں سورۃ الانعام میں ان کوفیین کے ہمراہ ہیں۔ وَالَّیْسَعَ میں......

(ل) نَوِّنُوْا تنوین سے پڑھنا۔ كَفَا کافی ہونا، کفایت کرنا مستغنی کر دینا۔ مَعْهُمْ ان کے ہمراہ، ان کے ساتھ۔ هُنَا اس جگہ، یہاں۔

(ف) نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ (الانعام۔ یوسف) تاء مکسورہ منونہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ سورۃ الانعام والے موقع میں یعقوب بھی تاء منونہ پڑھتے ہیں اور سورۂ یوسف میں ترک تنوین سے دَرَجٰتِ پڑھتے ہیں باقین دونوں مواقع پر ترک تنوین سے دَرَجٰتِ پڑھتے ہیں۔

(۱۸/۶۰۷) شَدِّدْ وَحَرِّكْ سَكِّنَنْ مَّعًا شَفَا | وَيَجْعَلُوْ يُبْدُوْ يُخْفُوْ دَعْ حَفَا

شفا | ح د

(ت) دونوں مواقع میں لام کو مشدد پڑھو اور حرکت فتحہ دو اور یاء کو بالضرور ساکن کر دو حمزہ کسائی اور خلف العاشر جیسے شفاف حضرات کے لیے، اور يَجْعَلُوْنَهٗ۔ يُبْدُوْنَهَا اور يُخْفُوْنَ میں مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء اعتراض کو ترک کرنے والی اور عزت دینے والی ہے۔

(ل) شَدِّدْ مشدد پڑھنا۔ حَرِّكْ حرکت دینا۔ سَكِّنَنْ ساکن کرنا۔ شَفَا شفا دینا، شفاف، صاف ستھرا۔ دَعْ وَدَعَ سے چھوڑنا رخصت کرنا، ترک کرنا۔ حَفَا غایت احتیاط کرنا، حَفَا باب نَصَرَ سے روکنا، حَفِيَ باب سَمِعَ سے زیادہ چلنے سے پاؤں گھسنا، ننگے پاؤں چلنا، عزت دینا، چمکنا۔

(ف) وَالَّيْسَعَ (الانعام، ص) لام مشددہ مفتوحہ اور یاء ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین وَالْيَسَعَ لام ساکنہ مخففہ اور یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ يَجْعَلُوْنَهٗ۔ يُبْدُوْنَهَا۔ وَيُخْفُوْنَ تینوں کلمات یاء کے ساتھ مکی اور ابوعمرو بصری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں ان کی قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے اور باقین تاء خطاب سے تَجْعَلُوْنَهٗ ، تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ پڑھتے ہیں۔

19/608 یُنْذِرَ صِفْ بَیْنَكُمْ ارْفَعْ فِیْ كَلَا | حَقٍّ صَفَا وَجَاعِلُ اقْرَأْ جَعَلَا

ص ف ك | حق صفا

(ت) شعبہ کے لیے وَلِیُنْذِرَ کو بالیاء بیان کرنا بَیْنُكُمْ کے نون کو پیش دینا حمزہ۔ شامی، مکی، بصری، یعقوب اور شعبہ کے لیے حق، کی حفاظت والا اور پاکیزہ ہونا ہے اور وَجَاعِلُ کو وَجَعَلَ پڑھنا........

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ فِیْ كِلَا حَقٍّ حق کی حفاظت والا۔ صَفَا صاف ہونا، پاکیزہ ہونا۔ اِقْرَأْ قَرَءَ سے پڑھنا۔

(ف) وَلِیُنْذِرَ بالیاء شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین بالتاء وَلِتُنْذِرَ پڑھتے ہیں۔ بَیْنُكُمْ نون مضمومہ سے حمزہ، شامی، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین، مفتوحہ سے بَیْنَكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَجَعَلَ کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

20/609 وَاللَّیْلِ نَصْبُ الْكُوْفِ قَافُ مُسْتَقَرْ | فَاكْسِرْ شَذًا حَبْرٍ وَّفِیْ ضَمَّیْ ثُمُرْ

ش حبر

(ت) اور اَلَّیْلِ کو کوفیین کے لیے لام کے زبر سے پڑھو۔ فَمُسْتَقَرٌّ کا قاف روح، مکی اور ابوعمرو نیک علماء کے لیے پس کسرہ والا تیز خوشبو کا نیک عالم سے مہکا ہے اور ثُمُرِہٖ میں دو ضمے......

(ل) شَذًا مہک، حَبْرٌ نیک عالم۔ ضَمَّیْ ضمہ دینا۔ نَصْبُ الْكُوْفِ کوفی کا نصب۔

(ف) وَجَعَلَ اللَّیْلَ جیم کے بعد حذف الف، عین اور لام کا فتحہ اور اَللَّیْلَ کے لام ثانی کا فتحہ عاصم، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَجَاعِلُ اللَّیْلِ جیم کے بعد اثبات الف، عین مکسورہ، لام مضمومہ اور اَللَّیْلِ کے لام ثانی کو مکسور پڑھتے ہیں۔ فَمُسْتَقِرٌّ قاف کے کسرہ سے روح، مکی اور ابوعمرو نے پڑھا ہے اور باقین قاف کے فتحہ سے فَمُسْتَقَرٌّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ثُمُرِہٖ کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

21/610 شَفَا كَیٰسِیْنَ وَخَرَّقُوْا اشْدُدْ | مَدًّا وَّ دَارَسْتَ لِحَبْرٍ فَامْدُدْ

شفا | مدا حبر

(ت) سورۂ یاسین کی طرح حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا ہیں اور خَرَّقُوْا کو مدنیین کے لیے مشدد پڑھو جو مشہور معروف ہے۔ اور دَارَسْتَ کو مد کے ساتھ نیک عالم مکی اور ابوعمرو کے لیے پڑھو۔

(ل) شَفَا شفا دینا۔ اُشْدُدْ تشدید سے پڑھنا، مشدد پڑھنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا، مشہور ومعروف۔ لِحَبْرٍ نیک عالم کے لیے۔ فَامْدُدْ مد سے پڑھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف ثُمُرِہٖ (الانعام دو جگہ۔ یٰسٓ) ان تینوں مواقع پر ثاء اور میم کے ضمہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین ثَمَرِہٖ ثاء اور میم کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۂ یٰسٓ کے ذکر سے عمومی تاثر پیدا ہوتا ہے اور اس تاثر کی وجہ سے سورۃ الانعام والے دونوں مواقع بھی اس عمومی تاثر میں شامل ہوتے ہیں۔ مگر یہ لفظ سورۃ الکہف میں بھی دو مقام پر وارد ہے اور یہاں ان کو خارج کرنے کا کوئی قرینہ بظاہر معلوم نہیں ہوتا ہے۔ علامہ جزریؒ نے انہیں سورہ الکہف میں ہی بیان کیا ہے۔

خَرَّقُوْا لَہٗ راء مشددہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین راء مخففہ سے خَرَقُوْا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: دٰرَسْتَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ فرمائیں۔

٦٢٢/٦١١ وَحَرِّكِ اسْكِنْ كَمْ ظُبًى وَّالْحَضْرَمِیْ	عَدْوًا عُدُوًّا كَعُلُوًّا فَاعْلَمِ
ك ظ	

ت اور سین کو فتحہ کی حرکت اور تاء کو ساکن کرنا شامی اور یعقوب کے لیے متعدد مواقع پر قوی دلائل والا ہے اور حضرمی عَدْوًا کی بجائے عُدُوًّا عُلُوًّا کی مانند پڑھتے ہیں پس آگاہ ہو جاؤ۔

ل حَرِّكِ حرکت دینا، كَمْ متعدد مواقع پر، بہت مرتبہ۔ ظُبًى تیز دھار والا، مضبوط اور قوی دلائل والا۔ فَاعْلَمْ پس علم حاصل کرو۔ عَلِمَ يَعْلَمُ سے جاننا، آگاہ ہونا۔

ف دٰرَسْتَ دال کے بعد الف اور سین ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے بروزن فَاعَلْتَ مکی اور ابوعمرو نے پڑھا ہے۔ اور دَرَسَتْ دال۔ راء اور سین مفتوحہ اور تاء ساکنہ سے بروزن فَعَلَتْ شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین دَرَسْتَ دال کے بعد حذف الف۔ سین ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے بروزن فَعَلْتَ پڑھتے ہیں۔

عُدُوًّا عین اور دال مضمومہ اور واؤ مشددہ سے یعقوب پڑھتے ہیں جیسا کہ علامہ جزری نے عُلُوًّا کی مثال دے کر سمجھایا ہے اور باقین عَدْوًا عین مفتوحہ۔ دال ساکنہ اور واؤ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

٦٢٣/٦١٢ وَاَنَّهَا افْتَحْ عَنْ رِّضًى عَمَّ صَدًا	خُلْفٍ وَّيُؤْمِنُوْنَ خَاطِبْ فِیْ كُدًا
ع رضى عم ص	ف ك

ت اور اِنَّهَا میں حفص، حمزہ، کسائی، نافع، ابوجعفر اور شامی کے لیے ہمزہ کو فتحہ دو جو عام ہوا ہے اور خلف کی آواز شعبہ کے لیے ہے اور يُؤْمِنُوْنَ خطاب کی تاء والا حمزہ اور شامی کے لیے بہت اصرار کر کے مانگا گیا ہے۔

ل افْتَحْ فتحہ دینا۔ عَنْ رِّضًى برضا و رغبت، بخوشی۔ عَمَّ مشہور ہونا، عام، ہونا۔ صَدًا آواز۔ فِیْ كُدًا سخت زمین میں، اَلْكُدْيَۃُ اصرار کر کے کوئی چیز مانگنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ ہمزہ مفتوحہ سے حفص، حمزہ، کسائی، نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں ❶ ہمزہ مفتوحہ ❷ ہمزہ مکسورہ اور یہ دونوں وجوہ دونوں طرق یعنی شاطبیہ اور طیبہ سے منقول ہیں باقین کے لیے ہمزہ مکسورہ سے اِنَّهَا ہے۔ لَا تُؤْمِنُوْنَ (الانعام) تاء خطاب سے حمزہ اور شامی نے پڑھا ہے اور باقین یاء غیبت سے لَا يُؤْمِنُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: يُؤْمِنُوْنَ (الجاثیہ) میں یاء غیبت سے نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو حفص اور روح پڑھتے ہیں اور باقین تُؤْمِنُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

(۲۴/۶۱۳) وَقِبَلًا كَسْـرًا وَفَتْـحًا ضَـمَّ حَـقْ | كَفٰى وَفِي الْكَهْفِ كَفٰى ذِكْرًا خَفَقْ
حق — کفی — کفی ذ خ

(ت) اور قِبَلًا میں مکی، بصریین اور کوفیین سچے حضرات کے لیے قاف کا کسرہ اور باء کے فتح کو ضمہ سے بدل دیا ہے جو کفایت والا ہے۔ اور سورۃ الکھف میں کوفیین، ابن جماز اور ابن وردان کے لیے ذکر کیا گیا جو کفایت والا اور چمک والا ہے۔

(ف) قُبُلًا (الانعام) قاف اور باء کے ضمہ سے مکی، ابوعمرو، یعقوب، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین قِبَلًا قاف مکسورہ اور باء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ قُبُلًا (الکھف) قاف اور باء مضمومہ سے عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر نے پڑھا ہے اور باقین قِبَلًا پڑھتے ہیں۔

(۲۵/۶۱۴) وَكَلِمَاتُ اقْصُـرْ كَفٰى ظِلًّا وَفِيْ | يُوْنُـسَ وَالطَّوْلِ شَفَا حَقًّا نُفِيْ
کفی ظ — شفا حق ن

(ت) اور كَلِمٰتُ میں کوفیین اور یعقوب کے لیے قصر سایہ دار اور کفایت والا ہے اور سورۂ یونس اور سورۂ طول میں یہ قصر حمزہ۔ کسائی، خلف العاشر، مکی، بصریین اور عاصم، کے لیے سچائی والا، شفا بخش اور اعتراضات سے دور کیا ہوا ہے۔

(ل) اقْصُرْ قصر کرنا۔ كَفٰى کفایت والا ہونا۔ ظِلًّا سایہ۔ شَفَا شفا بخش، شفا دینے والا۔ حَقًّا سچائی والا، سچ کے اعتبار سے۔ نُفِيْ روک دینا، دور کر دینا، نَفَا يَنْفُوْا سے ہے۔

(ف) كَلِمَتُ (الانعام) میم کے بعد حذف الف سے عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین كَلِمٰتُ میم کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ كَلِمَتُ (یونس دو جگہ۔ المؤمن) حذف الف سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں اور باقین یعنی نافع، ابوجعفر اور شامی كَلِمٰتُ اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہ کلمہ تمام مصاحف عثمانیہ میں تاء طویلہ سے مرسوم ہے جنہوں نے جمع کے صیغہ سے پڑھا ہے وہ بالتاء وقف کرتے ہیں اور جنہوں نے واحد پڑھا ہے ان میں سے عاصم، حمزہ اور خلف العاشر تاء طویلہ سے وقف کرتے ہیں اور کسائی بالہاء وقف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ جبکہ امالہ سے وقف کرنے والے اپنے قاعدہ کے مطابق ہیں جس کی تفصیل ''باب الوقف علیٰ ہاء التانیث'' اور ''باب الوقف علی مرسوم الخط'' میں بیان ہو چکی ہے۔

(۲۶/۶۱۵) فُصِّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ اَوٰى | ثَوٰى كَفٰى وَحُرِّمَ اتْلُ عَنْ ثَوٰى

(ت) فُصِّلَ میں فاء کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ کی بجائے دونوں کے فتحہ سے نافع، ابو جعفر یعقوب اور کوفیین کے لیے پناہ دینے والا کفایت والا اور قیام کرنے والا ہے اور حُرِّمَ نافع، حفص، ابو جعفر اور یعقوب کے لیے اسی طرح فتحہ والا قیام پزیر ہونے والا پڑھو۔

(ل) اَوٰى جگہ دینا، پناہ دینا، بٹھانا۔ ثَوٰى قیام پزیر ہونا، قیام کرنے والا۔ كَفٰى کفایت والا۔ اتْلُ تَلَا سے پڑھنا۔

(ف) وَقَدْ فَصَّلَ فاء اور صاد مفتوحہ سے نافع، ابو جعفر، یعقوب، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین فُصِّلَ فاء مضمومہ اور صاد مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ حاء اور راء کے فتحہ سے نافع، حفص، ابو جعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین حُرِّمَ حاء مضمومہ اور راء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فَصَّلَ میں ازرق کے لیے وصلاً لام میں تغلیظ ہے اور وقفاً تغلیظ لام اور ترقیق لام دونوں وجوہ ہیں۔

(۲۷/۶۱۶) وَاضْمُمْ يَضِلُّوْ مَعْ يُوْنُسٍ كَفٰى | ضَيْقًا مَعًا فِيْ ضَيِّقًا مَّكٍ وَّفٰى

(ت) اور لِيَضِلُّوْا میں یہاں اور سورۂ یونس علیہ السلام میں یاء کا ضمہ کوفیین کے لیے باکفایت ہے۔ مکی کا ضَيِّقًا کو دونوں مواقع پر ضَيْقًا پڑھنا پوری طرح کامل ہوا ہے۔

(ل) اضْمُمْ ضمہ دینا۔ كَفٰى کافی ہونا۔ وَفٰى وَفِيَ سے پورا کرنا، محافظت کرنا، کامل ہونا۔

(ف) لَيُضِلُّوْنَ (الانعام) لِيُضِلُّوْا (یونس علیہ السلام) یاء مضمومہ سے عاصم، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین لَيَضِلُّوْنَ اور لِيَضِلُّوْا یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

ضَيْقًا (الانعام، الفرقان) یاء ساکنہ مخففہ سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین نوائمہ یاء مکسورہ مشددہ سے ضَيِّقًا پڑھتے ہیں۔

(۲۸/۶۱۷) رَا حَرَجًا بِالْكَسْرِ صُنْ مَّدًا وَّخِفْ | سَاكِنَ يَصْعَدُ دَنَا وَالْمَدُّ صِفْ

(ت) حَرَجًا کی راء شعبہ اور مدنیین کے لیے کسرہ سے جمع کر لو جو شہرت والی ہے اور مکی کے لیے يَصْعَدُ کے صاد کو ساکن اور مخفف پڑھنا قرب والا ہے اور شعبہ کے لیے اس کلمہ میں مد بیان کرو۔

(ل) صُنْ صَانَ سے محفوظ کرنا، جمع کرنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا، مشہور و معروف۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا، قرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا، تعریف کرنا۔

(ف) حَرِجًا راء مکسورہ سے نافع، ابوجعفر اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین حَرَجًا راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یَصَّعَّدُ میں تین قرآءت ہیں۔ ❶ یَصْعَدُ صاد ساکنہ حذف الف اور صاد و عین کی تخفیف سے مکی پڑھتے ہیں۔ ❷ یَصَّاعَدُ صاد مشددہ مفتوحہ مع الف۔ عین مفتوحہ مخففہ سے شعبہ پڑھتے ہیں ❸ یَصَّعَّدُ صاد مفتوحہ مشددہ۔ حذف الف۔ عین مفتوحہ مشددہ سے باقین پڑھتے ہیں۔

(۲۹/۶۱۸) وَالْعَيْنَ خَفِّفْ صُنْ دُمًا نَّحْشُرُيَا | حَفْصٌ وَّرَوْحٌ ثَانِ يُوْنُسٍ عَيَا

(ت) اور عین کو شعبہ اور مکی کے لیے تخفیف سے پڑھو جو جمع شدہ اور منقش تصاویر کی مانند ہے۔ نَحْشُرُهُمْ یاء سے حفص اور روح پڑھتے ہیں اور سورۂ یونس کا دوسرا والا حفص کے لیے بالیاء منکرین قرآءت کو عاجز کر دینے والا ہے۔

(ل) صُنْ محفوظ شدہ، جمع شدہ۔ دُمًا منقش تصاویر کی طرح ہونا۔ عَيَا عَيِيَ يَعْيَ وَعْيِى باب سَمِعَ سے کام سے عاجز ہونا۔ عاجز کر دینے والا۔ درست کام نہ کر پانا۔

(ف) یَصْعَدُ کی تفصیل پچھلے شعر کی تشریح میں بیان کر دی گئی ہے۔ ویَوْمَ یَحْشُرُهُمْ بالیاء حفص اور روح پڑھتے ہیں جبکہ باقین بالنون نَحْشُرُهُمْ پڑھتے ہیں۔ یَحْشُرُهُمْ (یونس کا دوسرا) حفص بالیاء پڑھتے ہیں باقین نون کے ساتھ نَحْشُرُهُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ثانی کی قید لگانے سے سورۂ یونس کا پہلا موقع خارج ہو گیا جو بالاتفاق بالنون ہے۔

(۳۰/۶۱۹) خِطَابُ عَمَّا يَعْمَلُوْ كَمْ هُوْدَ مَعْ | نَمْلٍ اِذْ ثَوٰى عُدْ كِسْ مَكَانَاتِ جَمَعْ

(ت) عَمَّا یَعْمَلُوْنَ میں شامی نے تاء خطاب کو متعدد مواقع پر بیان کیا۔ سورۂ ہودؑ اور سورۂ النمل والے میں تاء خطاب نافع، ابوجعفر، حفص اور شامی کے لیے قیام پذیر ہوئی جو بار بار پلٹنے والی اور دانائی والی ہے۔ مَكَانَاتِكُمْ جمع کے صیغہ والا..........

(ل) کَمْ متعدد مواقع۔ ثَوٰی قیام پذیر ہونا، ٹھہرنا۔ عُدْ عَادَ سے پلٹنا، لوٹنا، واپس آنا، کِسْ دانائی والا ہونا، عقلمند ہونا۔

(ف) عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تاء خطاب سے شامی پڑھتے ہیں باقین بالیاء یَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (ہودؑ۔ النمل) میں تاء خطاب سے نافع۔ ابوجعفر، حفص اور شامی پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے یَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مَكَانَاتِكُمْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ فرمالیں۔

(۳۱/۶۲۰) فِي الْكُلِّ صِفْ وَمَنْ يَكُوْنُ كَالْقَصَصْ | شَفَا بِزَعْمِهِمْ مَعًا ضُمَّ رَمَصْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) شعبہ کے لیے سب مواقع پر بیان کرو اور سورۃ القصص کی طرح یہاں پر بھی مَنْ یَکُوْنُ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے بالیاء ہے جو شفا دینے والی ہے۔ بِزَعْمِهِمْ میں دونوں جگہ زاء کو کسائی کے لیے ضمہ دو جو تلاش کیا گیا ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ شَفَا دینا۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ رَمَضَ تلاش کرنا باب نَصَرَ سے ٹالنا، ڈھونڈنا۔ ٹٹولنا۔

(ف) مَکٰنَتِکُمْ (الانعام، ہوڈ دو جگہ۔ الزمر) اور مَکٰنَتِهِمْ (یٰس) ان پانچوں مواقع پر شعبہ جمع کے صیغہ سے اس کلمہ کو بالالف پڑھتے اور باقین مَکَانَتِکُمْ اور مَکَانَتِهِمْ واحد کے صیغہ سے حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ مَنْ یَکُوْنُ (الانعام۔ القصص) یاء تذکیر سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تَکُوْنُ پڑھتے ہیں۔

بِزُعْمِهِمْ (الانعام دو جگہ) کسائی زاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ باقین زاء کے فتحہ سے بِزَعْمِهِمْ پڑھتے ہیں۔

(۳۲ / ۶۲۱) زُیِّنَ ضُمَّ اکْسِرْ وَقَتْلُ الرَّفْعُ کُرْ | اَوْلَادَ نَصْبُ شُرَکَائِهِمْ بِجَرْ

(ت) زُیِّنَ میں شامی کے لیے زاء کو ضمہ اور یاء کو کسرہ دو اور قَتْلُ کے لام پر رفع ان کے لیے بار بار لوٹایا جانے والا ہے اور انہی کے لیے اَوْلَادَهُمْ دال کے زبر والا ہے اور انہی کے لیے شُرَکَائِهِمْ کا ہمزہ پیش کی بجائے زبر کے ساتھ اصرار کر کے طلب کیا گیا ہے۔

(ل) ضُمَّ ضمہ دینا، پیش دینا۔ اکْسِرْ کسرہ دینا۔ زیر دینا۔ کُرْ کَرَّ سے دوبارہ لوٹنا۔

(ف) زُیِّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَکَائِهِمْ میں زُیِّنَ کے زاء کے پیش یاء کے کسرہ قَتْلُ میں لام کے ضمہ اَوْلَادَهُمْ میں دال کے فتحہ اور اور ہاء کے ضمہ سے شُرَکَائِهِمْ میں ہمزہ اور ہاء کے کسرہ سے شامی پڑھتے ہیں۔ جبکہ باقین حفص کی طرح زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَکَآؤُهُمْ پڑھتے ہیں یعنی زَیَّنَ میں زاء اور یاء کے فتحہ سے قَتْلَ میں لام کا فتحہ اَوْلَادِهِمْ دال اور ہاء کے کسرہ اور شُرَکَآؤُهُمْ میں ہمزہ اور ہاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اس قرآءت پر نحویین اور خاص طور پر زمخشری اور ابن جریر طبری نے بے جا اور کمزور اعتراضات کیے ہیں جن کا رد امام شاطبیؒ نے حرز الامانی میں اور علامہ جزریؒ نے النشر فی القراءات العشر میں کیا ہے شائق حضرات وہاں ملاحظہ فرمالیں نیز اس میں مزید ابراز المعانی للشیخ ابوشامہؒ۔ سراج القاری للشیخ ابن القاصح اور ملا علی قاریؒ کی شرح شاطبیہ بھی قابل دید ہیں۔

(۳۳ / ۶۲۲) رَفْعُ کُدًا اَنِّثْ یَکُنْ لِّیْ خُلْفُ مَا | صِبْ ثِقْ وَمَیْتَةٌ کَسَا ثَنَا دُمَا

(ت) (رَفْعُ کُدًا کا مفہوم بیان ہو چکا) یَکُنْ تانیث والا ہشام کے لیے خلف کے ساتھ اور ابن ذکوان، شعبہ اور ابوجعفر کے لیے بلا اختلاف بناؤ جو فیض والا درستگی والا اور اعتماد والا ہے۔ اور مَیْتَةٌ میں رفع اطلاقی شامی، ابوجعفر اور مکی کے لیے خوبصورت تعریف کیے گئے لباس کی مانند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) کُدًا سخت ٹھوس زمین، سخت چٹان، عطیہ طلب کرنا، نہایت ضد کر کے مانگنا، یا اصرار کر کے مانگنا۔ اَنِّثْ مونث بنانا۔ مَا پانی، فیض۔ صِبْ درست ہونا صَابَ سے۔ ثِقْ وَثِقَ سے اعتماد کرنا۔ کَسَا لباس پہنانا۔ ثَنَا تعریف۔ دُمًا خوبصورت تصاویر والا، منقش تصاویر کی طرح۔

(ف) وَاِنْ تَکُنْ تاء تانیث سے ابن ذکوان، شعبہ اور ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) بالتاء جو بطریق شاطبیہ ہے۔ (۲) یَکُنْ بالیاء جو بطریق طیبہ ہے۔ اور باقین بھی بالیاء یَکُنْ پڑھتے ہیں۔ مَیْتَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے شامی، ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین تاء مفتوحہ منونہ سے مَیْتَةً پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابوجعفر نے مَیِّتَةٌ کو مشدد بھی پڑھا ہے اور یہ اختلاف سورۃ البقرہ میں بیان ہو چکا ہے پس ان دونوں کلمات میں درج ذیل چھ قرآءات بنتی ہیں۔ ❶ تَکُنْ مَّیْتَةٌ ابن ذکوان ❷ تَکُنْ مَّیِّتَةٌ ابوجعفر ❸ تَکُنْ مَّیْتَةً شعبہ ❹ یَکُنْ مَّیْتَةٌ مکی ❺ ہشام کے لیے دو وجوہ (الف) تَکُنْ مَّیْتَةٌ (ب) یَکُنْ مَّیْتَةٌ ❻ یَکُنْ مَّیْتَةً باقین۔

(۶۲۳/۳۴) وَالثَّانِ كَمْ ثَنّٰى حِصَادِ افْتَحْ كَلَا ۔۔۔ حِـمًّا نَّمَا وَالْمَعْزِ حَرِّكْ حَقُّ لَا

ک ث ۔۔۔ ک ۔۔۔ حما ن ۔۔۔ حق ل

(ت) اور سورۃ انعام کے دوسرے مَیْتَةٌ میں ایسے ہی اطلاق رفع شامی، ابوجعفر کے لیے متعدد مواقع پر دہرایا گیا ہے۔ حِصَادِہٖ کی حاء کو فتحہ دینا شامی، بصریین اور عاصم کے لیے حمایت شدہ اور محفوظ شدہ اور متصل اسناد والا ہے اور مکی۔ بصریین۔ ابن ذکوان کے لیے بلا اختلاف اَلْمَعْزِ کی عین کو فتحہ کی حرکت دو اور ہشام کے لیے خلف کا ساتھ حق والا اور رغبت وشوق والا ہے۔

(ل) کَمْ متعدد مواقع پر، بہت مرتبہ، کتنی ہی مرتبہ۔ ثَنّٰی دہرانا۔ کَلَا حِمًّا حمایت شدہ اور محفوظ شدہ، حمایت کی غرض سے محفوظ کرنا۔ نَمَا مرفوع کر دیا، بڑھا دیا، نَمَا یَنْمُوْ سے ملا دیا، متصل کر دیا۔ حَرِّكْ حرکت دینا۔ حَقُّ لَا دیر کرنے والے کا حق۔

(ف) مَیْتَةٌ (الانعام کا دوسرا) میں ابوجعفر کی تشدید والی وجہ کی بناء پر درج ذیل وجوہ بنتی ہیں ❶ مَیْتَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے شامی ❷ مَیِّتَةٌ یاء مشددہ مکسورہ۔ تاء مضمومہ منونہ سے ابوجعفر ❸ اور باقین مَیْتَةً یاء ساکنہ مخففہ اور تاء مفتوحہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔ حَصَادِہٖ حاء مفتوحہ سے شامی، ابوعمرو، یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں اور باقین حاء مکسورہ سے حِصَادِہٖ پڑھتے ہیں۔ اَلْمَعَزِ عین مفتوحہ سے مکی، ابوعمرو، یعقوب اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) عین مفتوحہ سے جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) عین ساکنہ سے اَلْمَعْزِ جو بطریق طیبہ ہے اور باقین بھی عین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

(۶۲۴/۳۵) خُلْفٌ مُّنًى یَکُوْنَ اِذْ حِمًّا نَّفَا ۔۔۔ رَوٰى تَذَكَّرُوْنَ صَحْبٌ خَفَّفَا

م ۔۔۔ حما ن ۔۔۔ روی ۔۔۔ صحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (خُلْفُ مُنًى کا ترجمہ ہو چکا) یَکُوْنَ بالیاء نافع، بصریین عاصم، کسائی، اور خلف العاشر نے حفاظت والا اور چھوٹے باغوں والا روایت کیا ہے۔ تَذَکَّرُوْنَ پورے قرآن میں حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر کی جماعت نے ذال کی تخفیف سے پڑھا ہے۔

(ل) مُنًى تمناؤں والا۔ حِمًا حمایت، حفاظت۔ نَفَا دور کرنا، ہٹانا، چھوٹے باغات، گھاس کے چھوٹے چھوٹے میدان۔ رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ صَحْبٌ جماعت۔ خَفَّفَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ بالیاء نافع، ابوعمرو، یعقوب، عاصم، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین تاء تانیث سے تکُوْنَ پڑھتے ہیں۔ تَذَکَّرُوْنَ ہر جگہ جو قرآن میں سترہ مقام پر آ رہا ہے ذال مخففہ سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین ان سترہ مواقع پر ذال مشددہ سے تَذَّکَّرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پورے قرآن کا اشارہ آئندہ شعر میں کُلًّا کے کلمہ سے ہو رہا ہے۔

(۳۶ / ۶۲۵) کُلًّا وَّاَنْ کَمْ ظَنَّ وَاکْسِرْهَا شَفَا | یَاْتِیْهُمْ کَالنَّحْلِ عَنْهُمْ وُصِفَا

ک ظ شفا

(ت) (کُلًّا کا ترجمہ ہو چکا) وَاَنْ هٰذَا کا نون شامی اور یعقوب کے لئے تخفیف وسکون سے متعدد مواقع پر یقین کرنے والا ہے اور حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے اس اَنَّ کے نون کو تشدید سے پڑھو اور ہمزہ کو کسرہ دو جو شفا دینے والا ہے اور انہی حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے یَاْتِیَهُمْ النحل کی طرح یہاں بالیاء بیان کیا گیا ہے۔

(ل) کَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ ظَنَّ خیال کرنا، یقین کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔ وُصِفَ وَصَفَ سے بیان کرنا۔

(ف) وَاَنْ هٰذَا شامی اور یعقوب نے ہمزہ مفتوحہ اور نون ساکنہ مخففہ سے پڑھا ہے جبکہ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے وَاِنَّ هٰذَا ہمزہ مکسورہ اور نون مفتوحہ مشددہ سے پڑھا ہے باقین وَاَنَّ هٰذَا ہمزہ مفتوحہ اور نون مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

یَاْتِیَهُمْ (الانعام۔ النحل) بالیاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین بالتاء تَاْتِیَهُمْ پڑھتے ہیں۔

(۳۷ / ۶۲۶) وَفَرَّقُوْا امْدُدْهُ وَخَفِّفْهُ مَعَا | رِضًی وَّعَشْرٌ نَوِّنَنْ بَعْدُ ارْفَعَا

رضی

(ت) اور فَرَّقُوْا حمزہ، کسائی کے لیے دونوں جگہ مد سے پڑھنا اور تخفیف والا بنانا جو پسندیدہ ہے۔ اور عَشْرٌ کی راء کو یعقوب کے لیے تنوین سے پڑھنا اور یعقوب کے لیے ہی بعد والے کلمہ اَمْثَالُهَا کے لام کے کسرہ کو پیش سے بدلنا۔

(ل) امْدُدْهُ مد سے پڑھو، مد سے پڑھنا۔ خَفِّفْهُ اس کو تخفیف سے پڑھو۔ رِضًی پسندیدہ۔ نَوِّنَنْ تنوین سے پڑھنا۔ اِرْفَعَا رفع دینا۔

(ف) فَرَّقُوْا (الانعام، الروم) فاء کے بعد اثبات الف اور راء مخففہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین فَرَّقُوْا حذف الف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور راء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ فَلَهٗ عَشْرٌ میں راء کی تنوین سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین عَشْرُ راء مضمومہ بغیر تنوین پڑھتے ہیں۔ اَمْثَالُهَا لام مضمومہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین لام مفتوحہ سے اَمْثَالَهَا پڑھتے ہیں۔

۳۸/۶۲۷ خَفْضًا لِّيَعْقُوبَ وَدِيْنًا قِيَمًا	فَافْتَحْهُ مَعْ كَسْرٍ بِثِقْلِهٖ سَمَا

ت (خَفْضًا لِّيَعْقُوبَ کا ترجمہ ہو چکا) اور دِيْنًا قِيَمًا میں قاف کو فتحہ دو اور یاء کے کسرہ سمیت اس کی تشدید کے ساتھ نافع، ابوجعفر، مکی، بصریین کے لیے بلند ہوا ہے۔

ل فَافْتَحْهُ اسے فتحہ دو۔ مَعْ كَسْرٍ کسرہ سمیت۔ بِثِقْلِهٖ اس کی تشدید کے ہمراہ یا ساتھ۔ سَمَا يَسْمُوْ باب نَصَرَ سے بلند ہونا۔

ف دِيْنًا قِيِّمًا قاف مفتوحہ، یاء مکسورہ مشددہ سے نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین قاف مکسورہ اور یاء مفتوحہ مخففہ سے قِيَمًا پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: ❶ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ ❷ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ نافع، ابوجعفر ❸ اِنِّيْٓ اَخَافُ ❹ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو ❺ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ نافع، ابوجعفر، شامی، حفص ❻ صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا شامی ❼ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو ❽ وَمَحْيَايْ قالون۔ اصبہانی اور ابوجعفر کے لیے یاء کا سکون مع مد لازم یعنی وَمَحْيَايْ اور ازرق کے لیے دو وجوہ (۱) یاء ساکنہ (۲) یاء مفتوحہ۔ جبکہ باقین کے لیے یاء کا فتحہ۔

یاء زائدہ: ① وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ ابوجعفر۔ ابوعمرو وصلاً ثابت۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ (۲۸)

۱/۶۲۸ تَذَكَّرُوْنَ الْغَيْبَ زِدْ مِنْ قَبْلُ كَمْ	وَالْخِفُّ كُنْ صَحْبًا وَّتُخْرَجُوْنَ ضَمْ

ت شامی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ میں یاء غیبت کی زیادتی متعدد مواقع میں بیان ہوئی ہے اور اسی کلمہ میں ذال کی تخفیف شامی، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی جماعت کے لیے ہے اور تُخْرَجُوْنَ کی تاء کو غیر مذکور حضرات کے لیے ضمہ دو۔

ل كَمْ کتنی ہی مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ صَحْبًا جماعت، ساتھی۔ ضَمْ ضمہ دیا۔

ف يَتَذَكَّرُوْنَ شروع میں یاء غیبت کے اضافہ سے شامی پڑھتے ہیں باقین تَذَكَّرُوْنَ بغیر یاء غیبت کے پڑھتے ہیں پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف یاء سے پڑھنے والوں میں بھی ذال کی تشدید اور تخفیف کا اختلاف ہے۔ تَذَكَّرُوْنَ تخفیف ذال سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور تَذَّكَّرُوْنَ ذال مشددہ باقین کی قراءت ہے۔

نوٹ: تاء خطاب والے تَذَكَّرُوْنَ میں حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تخفیف ذال اور باقین کے لیے تشدید ذال سے ہے اور شامی اپنے اصول کے خلاف تشدید کی بجائے تخفیف ذال سے پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ شعر نمبر ۶۲۴ میں بیان ہوا نیز یہاں شامی یاء غیبت کے اضافہ سے پڑھتے ہیں اور یہ اس لیے کہ مصحف شامی میں یہ کلمہ دو شوشوں سے مرسوم ہے جبکہ مصاحف مدنی، مکی، بصری اور کوفی میں ایک ہی شوشہ ہے۔

نوٹ: تُخْرَجُوْنَ کی قراءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

(۲ / ۶۲۹) فَافْتَحْ وَضُمَّ الرَّاءَ شَفَا ظِلٌّ مَّلَا | وَزُخْرُفٌ مَّنٌّ شَفَا وَاَوَّلَا

شفا ظ م — م شفا

ت: تم تَخْرُجُوْنَ کی تاء کو فتحہ اور راء کو ضمہ حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ یعقوب اور ابن ذکوان کے لیے دو جو سایہ دار شفا سے بھر دیا گیا ہے۔ اور سورۃ الزخرف والے کو ابن ذکوان، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے احسان مند کیا اور شفایاب کیا اور پہلے.........

ل: فَافْتَحْ فتحہ دے دو۔ ضُمَّ الرَّاءَ راء کو ضمہ دو۔ شَفَا شفا دینے والا۔ ظِلٌّ سایہ دار۔ مَلَا بھرنا۔ مَنَّ احسان مند کرنا، احسان جتلانا۔ اَوَّلَا پہلے۔

(۳ / ۶۳۰) رُوْمٍ شَفَا مِنْ خُلْفِهِ الْجَاثِيَةْ | شَفَا لِبَاسَ الرَّفْعَ نَلْ حَقًّا فَتٰى

شفا م — شفا ن حق فتی

ت: سورۃ الروم والے میں تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے بلا خلاف اور ابن ذکوان نے خلف سے پڑھ کر شفا بخشی اور سورۃ الجاثیہ میں لَا يَخْرُجُوْنَ میں حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے شفا بخشی۔ اے جوان وَلِبَاسُ میں سین کے پیش سے عاصم، مکی، بصریین، حمزہ اور خلف العاشر کی قراءت لے لو یہ صحیح ہے۔

ل: شَفَا شفا دینا، شفا بخشنا۔ خُلْفِهِ اس کا خلف۔ نَلْ لے لو، حاصل کر لو۔ حَقًّا حق ہونا، صحیح ہونا۔ فَتٰى جوان۔

ف: وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (الانعام) تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے حمزہ کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں۔ باقین تُخْرَجُوْنَ تاء مضمومہ اور راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (الزخرف) میں ابن ذکوان، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے پڑھا ہے اور باقین تُخْرَجُوْنَ تاء مضمومہ اور راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَكَذٰلِكَ تَخْرُجُوْنَ (الروم کا پہلا) تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر نے پڑھا ہے اور ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تَخْرُجُوْنَ تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے یہ وجہ بطریق شاطبیہ ہے (۲) تُخْرَجُوْنَ تاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمومہ اور راء مفتوحہ سے بہ وجہ بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ باقین کی قرآءت بھی تُخْرُجُوْنَ ہے۔

نوٹ: قولہ اَوَّلَا لاکر سورۃ الروم کا دوسرا موقع اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ خارج کرنا مقصود ہے جو بالاجماع قراء عشرہ تاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے ہے۔

يَخْرُجُوْنَ (الجاثیہ) یاء مفتوحہ اور راء مضمومہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین يُخْرَجُوْنَ یاء مضمومہ اور راء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: يَخْرُجُوْنَ (الحشر، المعارج) میں تمام قراء عشرہ کے لیے یاء مفتوحہ اور راء مضمومہ ہے۔

وَلِبَاسُ سین مضمومہ سے عاصم، مکی، ابوعمرو، یعقوب، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سین مفتوحہ سے وَلِبَاسَ پڑھتے ہیں۔

(۴/۶۳۱) خَالِصَةٌ اِذْ يَعْلَمُو الرَّابِعَ صِفْ | يُفْتَحُ فِي رَوٰى وَحُزْ شَفَا يَخِفْ

ص ا ف روی ح شفا

(ت) خَالِصَةٌ تاء منونہ مضمومہ سے نافع نے پڑھا، چوتھے يَعْلَمُوْنَ کو یاء غیبت سے شعبہ کے لیے بیان کرو، يُفْتَحُ حمزہ کسائی اور خلف العاشر بالیاء روایت کرتے ہیں نیز یہ ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تخفیف والا ہے اسے محفوظ کرو یہ شفا دیتا ہے۔

(ل) الرَّابِعَ چوتھا۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ رَوٰى يَرْوِىْ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ حُزْ حَازَ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ شَفَا شفا دینا۔ يَخِفْ تخفیف والا ہونا۔

(ف) خَالِصَةٌ يَّوْمَ نافع تاء مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں باقین تاء مفتوحہ منونہ سے خَالِصَةً يَّوْمَ پڑھتے ہیں۔ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ (الاعراف کا چوتھا) یاء غیب سے شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین لَا تَعْلَمُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: الرَّابِعَ کی قید سے تَعْلَمُوْنَ کے پہلے تین کلمات خارج ہوگئے کہ ان میں سے مَالَا تَعْلَمُوْنَ جو پہلا اور تیسرا موقع ہے وہ دونوں تاء خطاب سے اور دوسرا موقع لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ یاء غیب سے تمام قراء عشرہ کے لیے ہے۔

لَا يُفْتَحُ یاء تذکیر فاء ساکنہ اور تاء مفتوحہ مخففہ سے حمزہ، کسائی اور عاصم پڑھتے ہیں جبکہ لَا تُفْتَحُ تاء تانیث۔ فا ساکنہ اور تاء مفتوحہ مخففہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں اور باقین لَا تُفَتَّحُ وتاء تانیث فاء مفتوحہ اور تاء ثانی مفتوحہ مشددہ پڑھتے ہیں۔

(۵/۶۳۲) وَاوَ وَمَا احْذِفْ كَمْ نَعَمْ كُلًّا كَسَرْ | عَيْنًا رَّجَا اَنْ خِفَّ نَلْ حِمًا زَهَرْ

ك ر ن حما ز

(ت) شامی کے لیے وَمَا كُنَّا کے واؤ کو حذف کر دو یہ متعدد مواقع پر ثابت ہوا ہے۔ نَعَمْ کے عین کو تمام جگہ کسرہ کسائی نے اجر آخرت کی امید پر دیا ہے۔ اَنْ کو تخفیف سے پڑھنا عاصم، بصری، یعقوب اور نافع کے لیے بلا خلاف حاصل کرو جو حمایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یافتہ ہے اور قنبل کے لیے اس میں خلف روشن ہوا ہے۔

(ل) اِحْذِفْ حَذَفَ يَحْذِفُ سے حذف کرنا۔ كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ رَجَا يَرْجُوْ باب نَصَرَ سے امید کرنا۔ خِفَّ تخفیف سے پڑھنا۔ نَلْ نَالَ سے پالینا، حاصل کرنا۔ حِمًا حمایت والا۔ زَهْرْ زَهَرَ باب فَتَحَ سے روشن ہونا۔

(ف) مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ واؤ کے حذف سے شامی پڑھتے ہیں اور مصحف شامی میں بھی یہ کلمہ واؤ کے حذف سے ہی مرسوم ہے اور باقین وَمَا كُنَّا اثبات واؤ سے پڑھتے ہیں کیونکہ مصاحف مکی، مدنی، کوفی اور بصری میں اثبات واؤ سے مرسوم ہے۔

نَعِمْ (الاعراف دو جگہ۔ الشعراء۔ الصافات) چاروں جگہ امام کسائی عین کے کسرہ سے پڑھتے ہیں باقین عین کے فتحہ سے نَعَمْ پڑھتے ہیں۔ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں نون مخففہ سے عاصم، ابوعمرو، یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اَنْ نون مخففہ جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) اَنَّ نون مشددہ جو بطریق طیبہ ہے۔ باقین بھی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

(٦/٦٣٣) خُلْفُ اتْلُ لَعْنَةُ لَهُمْ يُغْشِيْ مَعَا | شَدِّدْ ظَمَا صُحْبَةٌ وَالشَّمْسَ ارْفَعَا

ا ظ صحبة

(ت) (خُلْفُ کا تعلق پچھلے شعر سے ہے) لَعْنَةُ اللّٰهِ میں انہی حضرات یعنی عاصم، ابوعمرو، یعقوب اور نافع کے لیے بلا خلاف تاء مضمومہ اور قنبل کے لیے اس میں بھی خلف تلاوت کرو۔ يُغْشِيْ دونوں جگہ یعقوب، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی جماعت شین مشددہ پڑھ کر فدا ہوئے ہیں وَالشَّمْسُ کو رفع دو......

(ل) اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ تلاوت کرنا۔ شَدِّدْ مشدد پڑھنا۔ ظَمَا پیاسا ہونا، فدا ہونا، مشتاق ہونا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ اِرْفَعَا رفع دینا۔

(ف) لَعْنَةُ اللّٰهِ تاء کے ضمہ سے عاصم، ابوعمرو، یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے یہاں بھی دو وجوہ ہیں (۱) لَعْنَةُ اللّٰهِ تاء مضمومہ سے جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) لَعْنَةَ اللّٰهِ تاء مفتوحہ سے جو بطریق طیبہ ہے اور یہی باقین کی بھی قراءت ہے۔

يُغَشِّي الَّيْلَ (الاعراف۔ الرعد) غین مفتوحہ اور شین مشددہ سے یعقوب، شعبہ، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین يُغْشِي الَّيْلَ غین ساکنہ اور شین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

(٧/٦٣٤) كَالنَّحْلِ مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثِ كَمْ وَثَمْ | مَعْهُ فِي الْاٰخِرَيْنِ عُدْ نُشْرًا بِضَمْ

ك ع

(ت) یہاں اور سورۃ النحل کی مانند تینوں معطوفات کو بھی شامی کے لیے اور وہاں یعنی سورۃ النحل کے دو آخری (کلمات) میں حفص بھی ان کے ہمراہ ہیں تم ان کی طرف رجوع کرو۔ نُشْرًا میں نون کے ضمہ کی بجائے............

(ل) مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثِ تینوں معطوفات سمیت۔ كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِضَمٍّ ضمہ کے ساتھ۔

(ف) وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ سین۔ راء میم کا ضمہ اور تاء مضمومہ منونہ سے شامی ان چاروں کلمات کو پڑھتے ہیں جبکہ سورۃ النحل والے میں حفص بھی آخر والے دو مواقع میں میم کا ضمہ اور تاء مضمومہ منونہ پڑھتے ہیں یعنی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌ پڑھتے ہیں اور سورۃ الاعراف میں باقین کی مانند وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ پڑھتے ہیں یعنی سین راء اور میم کا فتحہ اور تاء مکسورہ منونہ باقین دونوں مواقع پر پڑھتے ہیں۔ درج ذیل جدول سے یہ قرآءت بآسانی سمجھ آتی ہے۔

شمار	قاری	قرآءت
۱	ابن عامر شامی	وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌ (الاعراف۔النحل)
۲	نافع، مکی، ابوعمرو، شعبہ، حمزہ، کسائی، ابو جعفر، یعقوب خلف العاشر	وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ (الاعراف، النحل)
۳	حفص سورۃ الاعراف میں جمہور کی مانند پڑھتے ہیں	وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ (الاعراف)
۴	حفص	وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌ (النحل)

نوٹ: مُسَخَّرٰتٍ کے آخر میں الف اور تاء آنے کی وجہ سے مکسورہ منونہ پڑھا جا رہا ہے جیسا کہ الفیہ ابن مالک میں ہے کہ

وَمَابِتَا وَاَلِفٍ قَدْ جُمِعَا
يُكْسَرُ فِي الْجَرِّ وَالنَّصْبِ مَعًا

اگر جمع کے آخر میں الف اور تاء جمع ہو جائیں تو نصبی اور جری دونوں حالتوں میں کسرہ دیا جائے گا۔

(۸/۶۳۵) فَافْتَحْ شَفَا كُلًّا وَّسَاكِنًا سَمَا | ضُمَّ وَ بَانَلْ نَكِدًا فَتْحُ ثُمَا

شفا سما ن ث

(ت) حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تمام مواقع پر فتحہ دو جو شفا دیتا ہے۔ اور شین ساکنہ کی جگہ نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے ضمہ بلند ہوا ہے اور عاصم کے لیے نون کی بجائے باء حاصل کرو۔ نَكِدًا ابوجعفر کے لیے کاف کے فتحہ سے خوشبودار بوٹی کی مانند ہے۔

(ل) شَفَا يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے لے لینا، حاصل کرنا۔ ثُمَا ایک خوشبودار بوٹی، ثُمَا ناقص یہ ثَمَّمَ سے ہے اگرثا، پر فتح تو اس کا معنیٰ ہیں چربی کھلانا، سرکچل دینا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) نُشْرًا (الاعراف۔ الفرقان۔ النمل) تین جگہ آ رہا ہے اس میں چار قراءت ہیں۔ ❶ نُشْرًا بالنون اور اس کا ضمہ اور شین ساکنہ سے شامی ❷ نُشُرًا بالنون اور اس کا ضمہ اور شین مضمومہ سے نافع، مکی، ابو عمرو، ابو جعفر اور یعقوب نے پڑھا ہے۔ ❸ نَشْرًا بالنون اور اس کا فتحہ اور شین ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے ❹ بُشْرًا بالباء الموحدہ مضمومہ اور شین ساکنہ سے عاصم پڑھتے ہیں۔ اِلَّا نَكِدًا کاف مفتوحہ سے ابو جعفر پڑھتے ہیں اور باقین کاف مکسورہ سے نَكِدًا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حضرت قاری عبداللہ مراد آبادیؒ اپنی شرح طیبہ "توضیح العشر" میں فرماتے ہیں:

"بعض نسخوں میں یہ شعر اس طرح تحریر ہوا ہے ؎

نُشْرًا شَفَا وَضَمَّ سَاكِنٍ سَمَا وَالنُّوْنُ بَانَلْ الخ......

مگر اس نسخہ سے سورۃ الفرقان اور النمل کے نُشْرًا کا حکم ثابت نہ ہوگا اور آگے ان سورتوں میں حضرت مصنفؒ نے اس کو بیان بھی نہیں کیا ہے۔ (توضیح العشر ص ۲٦٨ للشیخ عبد اللہ مراد آبادیؒ)

(۹/٦٣٦) وَرَا اِلٰـهٍ غَيْـرُهُ اخْـفِـضْ حَيْـثُ جَا | رَفْـعًـا ثَـنَـا رُدْ اُبْلِـغُ الْخِفُّ حَجَا
ث ر ح

(ت) اور اِلٰهٍ غَيْرُهُ کو جس جگہ بھی آئے ابو جعفر اور کسائی کے لیے اس کے راء کے پیش کو زیر سے بدلو۔ اُبَلِّغُكُمْ کے تمام مواقع میں لام کی تخفیف ابو عمرو کے لیے خوش ہونے والی ہے۔

(ل) اِخْفِضْ خَفَضَ بمعنی جر کے یعنی جر دینا۔ جَاجَآءَ سے آنا۔ ثَنَا يَثْنِي موڑنا۔ رُدْ اَرَادَ سے ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ اَلْخِفُّ تخفیف۔ حَجَا يَحْجُوْ باب نَصَرَ سے مقیم ہونا، ٹھہرنا، منع کرنا، خوش ہونا۔

(ف) اِلٰهٍ غَيْرِهٖ (الاعراف چار جگہ۔ ہود تین جگہ۔ المؤمنون دو جگہ) ان تمام نو مواقع پر ابو جعفر اور کسائی راء کے کسرہ اور ہاء مکسورہ مع صلہ بالیاء سے پڑھتے ہیں اور باقین اِلٰهٍ غَيْرُهٗ راء کے ضمہ اور ہاء مضمومہ مع صلہ بالواؤ سے پڑھتے ہیں۔ اُبْلِغُكُمْ (الاعراف دو جگہ۔ الاحقاف) باء ساکنہ اور لام مخففہ سے ابو عمرو پڑھتے ہیں باقین اُبَلِّغُكُمْ باء مفتوحہ اور لام مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

(۱۰/٦٣٧) كُلًّا وَّبَعْدَ الْمُفْسِدِيْنَ الْوَاوُ كَمْ | اَوْ اَمِنَ الْاِسْكَانُ كَمْ حِرْمٌ وَّسَمْ
ك ك حرم

(ت) (كُلًّا کا ترجمہ ہو چکا) مُفْسِدِيْنَ کے بعد واؤ شامی کے لیے متعدد مرتبہ ثابت ہوا ہے۔ اَوْاَمِنَ واؤ ساکنہ والا شامی اور حرمین کے لیے بار ہا مصاحف میں نشان زدہ کیا گیا ہے۔

(ل) كَمْ بہت مرتبہ۔ سَمْ وَسَمَ يَسِمُ سے داغ دینا، نشانی لگانا، نشان زدہ کرنا۔ حِرْمٌ حرمین، اہل حرم والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) مُفْسِدِیْنَ ○ وَقَالَ الْمَلَاُ اثبات واؤ سے شامی پڑھتے ہیں کیونکہ مصحف شامی میں بھی واؤ مرسوم ہے جبکہ باقین حذف واؤ سے قَالَ الْمَلَاُ پڑھتے ہیں اور مصاحف مدنی، مکی، کوفی اور بصری میں یہ بغیر واؤ کے مرسوم ہے۔

نوٹ: مُفْسِدِیْنَ کی قید سے وَهُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ۔ قَالَ الْمَلَاُ کو خارج کرنا مقصود ہے جو تمام قراء عشرہ کے لے حذف واؤ سے ہی ہے۔ اَوَاَمِنَ واؤ ساکنہ سے شامی، نافع، ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں (پھر ورش ہر دو طرق نقل حرکت سے اَوَامِنَ پڑھتے ہیں اور قالون۔ شامی، مکی اور ابوجعفر بغیر نقل کے ہمزہ کی تحقیق سے پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کے لیے بطریق طیبہ ہمزہ سے پہلے ساکن منفصل پر سکتہ بھی ہے) باقین اَوَاَمِنَ واؤ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(۱۱/۶۳۸) عَلٰی عَلَیَّ اتْلُ وَسَحَّارٍ شَفَا ۔ مَعْ یُوْنُسٍ فِیْ سَاحِرٍ وَّخَفَّفَا
(ا، شفا)

(ت) عَلٰی نافع کے لیے عَلَیَّ تلاوت کرو اور سَحّٰرٍ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے یہاں اور سورۂ یونس سمیت سٰحِرٍ کی جگہ شفا دیتا ہے۔ اور تخفیف سے پڑھو......

(ل) اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْا تِلَاوَۃٌ سے پڑھنا۔ شَفَا یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ خَفَّفَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) عَلَیَّ اَنْ لَّآ یاء مفتوحہ مشددہ سے نافع پڑھتے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ یاء اضافت ہے۔ باقین عَلٰی اَنْ لَّآ یاء ساکنہ جو کہ تلفظ میں الف سے بدل جاتی ہے پڑھتے ہیں۔ سَحّٰرٍ (الاعراف۔ یونس) فَعَّالٍ کے وزن پر سین مفتوحہ حاء مفتوحہ مشددہ مع المد سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ پھر راء مکسورہ سے پہلے الف کا فتح حمزہ اور خلف العاشر اور ابوالحارث پڑھتے ہیں اور امالہ دوری کسائی کرتے ہیں جیسا کہ باب الفتح والامالہ میں بیان بھی ہو چکا ہے۔ باقین سٰحِرٍ فَاعِلٍ کے وزن پر یعنی سین مفتوحہ مع المد اور حاء مکسورہ بغیر مد کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سَحَّارٍ (الشعراء) تمام قراء عشرہ کے لیے سین مفتوحہ اور حاء مفتوحہ مع الف کے ساتھ ہے۔

(۱۲/۶۳۹) تَلْقَفُ کُلًّا عُدْ سَنَقْتُلُ اضْمُمَا ۔ وَاشْدُدْهُ وَاکْسِرْ ضَمَّهٗ کَنْزٌ حِمَا
(ع، کنز، حما)

(ت) تمام مواقع پر تَلْقَفُ کو قاف کی تخفیف سے حفص نے پڑھا ہے تم اس قرآءت کی طرف رجوع کرو۔ سَنَقْتُلُ میں نون کو ضمہ، قاف کو فتحہ اور تاء کو مشدد شامی، کوفیین اور بصریین کے لیے پڑھو اور تاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلو یہ محفوظ شدہ خزانہ ہے۔

(ل) عُدْ عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ اضْمُمَا ضمہ دینا۔ اشْدُدْهُ اس کو مشدد پڑھنا۔ کَنْزٌ خزانہ۔ حِمَا محفوظ ماضی حَمَا سے حفاظت کرنا، محفوظ کرنا یہ فرضی معنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) تَلْقَفُ مَا (الاعراف۔ طٰہٰ۔ الشعراء) حفص لام ساکنہ اور قاف مخففہ سے پڑھتے ہیں باقین تَلَقَّفُ لام مفتوحہ اور قاف مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ سَنُقَتِّلُ نون مضمومہ، قاف مضمومہ اور تاء مکسورہ مشددہ سے شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور سَنَقْتُلُ نون مفتوحہ۔ قاف ساکنہ اور تاء مضمومہ مخففہ نافع۔ ابوجعفر اور مکی کی قراءت ہے۔

(۱۳/۶۴۰) وَيَقْتُلُوْنَ عَكْسُهُ انْقُلْ يَعْرِشُوْا	مَعًا بِضَمِّ الْكَسْرِ صَافٍ كَمَشُوْا
ا	ص ك

(ت) اور يُقْتُلُوْنَ نافع کے لیے اس سَنُقَتِّلُ کے برعکس ہے جو درست ہے۔ يَعْرِشُوْنَ دونوں جگہ راء کے کسرہ کی بجائے ضمہ سے شعبہ اور شامی کے لیے صاف وشفاف اور منکرین قراءت کا خاتمہ کرنے والا ہے۔

(ل) عَكْسُهُ اس کا عکس، اس کے برعکس، اسکے برخلاف۔ اُنْقُلْ نَقَلَ سے نقل کرنا، درست ہونا، پیوند لگانا۔ صَافٍ صاف شفاف۔ كَمَشُوْا خاتمہ کرنا۔ كَمَشَ باب نَصَرَ سے تلوار سے اعضاء کاٹنا۔

(ف) يَقْتُلُوْنَ جو مشدد قراءت والے سَنُقَتِّلُ کے برعکس ہے یعنی تخفیف سے یاء مفتوحہ۔ قاف ساکنہ اور تاء مضمومہ مخففہ سے نافع پڑھتے ہیں اور باقین يُقَتِّلُوْنَ یاء مضمومہ قاف مفتوحہ تاء مکسورہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ يَعْرُشُوْنَ (الاعراف۔ النحل) راء مضمومہ سے شعبہ اور شامی پڑھتے ہے باقین يَعْرِشُوْنَ راء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

(۱۴/۶۴۱) وَيَعْكُفُوْ اكْسِرْ ضَمَّهُ شَفَا وَعَنْ	اِدْرِيْسَ خُلْفُهُ وَاَنْجَيْنَا احْذِفَنْ
شفا	

(ت) اور يَعْكُفُوْنَ میں حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے کاف کے ضمہ کو کسرہ بلا خلف دو اور ادریس سے اس کسرہ میں خلف بھی منقول ہے۔ اَنْجَيْنٰكُمْ میں بالضرور حذف کرو.........

(ل) شَفَا يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ خُلْفُهُ اس کا خلف۔ احْذِفَنْ حَذَفَ سے حذف کرنا۔

(ف) يَعْكِفُوْنَ کاف مکسورہ سے حمزہ۔ کسائی اور اسحٰق الوراق کے لیے ہے۔ جبکہ ادریس کے لیے دو وجوہ ہیں:

❶ يَعْكِفُوْنَ کاف مکسورہ سے جو بطریق الدرہ ہے ❷ يَعْكُفُوْنَ کاف مضمومہ سے جو بطریق طیبہ ہے اور یہی باقین کی بھی قراءت ہے۔

(۱۵/۶۴۲) يَاءً وَّنُوْنًا كَمْ وَدَكَّاءَ شَفَا	فِيْ دَكَّانِ الْمَدُّ وَفِي الْكَهْفِ كَفٰى
ك شفا	كفى

(ت) یاء اور نون شامی کے لیے متعدد مرتبہ ہے۔ اور دَكًّا میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے دَكَّاءَ مد اور ہمزہ سے شفا دیتا ہے اور سورۃ الکہف والے موقع میں کوفیین کے لیے دَكَّاءَ کافی ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) کَمْ بہت مرتبہ، متعدد مرتبہ۔ شَفَا یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ کَفٰی یَکْفِیْ کافی ہونا، کفایت کرنا۔

(ف) وَإِذْ أَنْجٰکُمْ جیم کے بعد الف اور یاء ونون کے حذف سے شامی پڑھتے ہیں اور باقین أَنْجَیْنٰکُمْ جیم کے بعد یاء ساکنہ اور اثبات نون مفتوحہ مع المد سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شامی میں یہ کلمہ اسی طرح ایک شوشہ سے لکھا ہوا ہے جو یاء کی بجائے الف کی شکل سے ہے اور دیگر مصاحف یعنی مدنی، مکی، کوفی اور بصری میں یہ کلمہ دو شوشوں سے مرسوم ہے۔ دَکَّآءَ دو مواقع (الاعراف اور الکہف) میں آ رہا ہے۔ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کاف کے بعد الف مدہ اور اس میں مد متصل اور ہمزہ مفتوحہ بغیر تنوین کے دونوں جگہ پڑھتے ہیں۔ امام عاصم سورۃ الاعراف میں دَکًّا اور سورۃ الکہف میں دَکَّآءَ پڑھتے ہیں اور باقین دونوں مواقع میں دَکًّا یعنی کاف مفتوحہ منونہ حذف ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۶ / ۶۴۳	رِسَالَتِی اجْمَعْ غَیْثُ کَنْزٍ حَجَفَا غ کنزٌ ح	وَالرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شَفَا شفا

(ت) بِرِسٰلَتِیْ جمع کے صیغہ سے رویس، شامی، کوفیین اور ابوعمرو کے لیے خزانہ ہے اس فیض علمی کو سینہ میں جمع کرو۔ اور الرُّشْدِ کے شین کو فتحہ کی حرکت اور راء کے ضمہ کو فتحہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے بدلنا شفا دینے والا ہے۔

(ل) اِجْمَعْ جَمَعَ یَجْمَعُ باب فَتَحَ سے جمع کرنا۔ غَیْثٌ بارش۔ کَنْزٌ خزانہ۔ حَجَفَا ڈھالیں حَجَفَةٌ کی جمع ہے، سینہ۔ حَرِّكْ حرکت، دینا۔ شَفَا یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) بِرِسٰلٰتِیْ صیغہ جمع سے لام کے بعد الف سے رویس شامی، عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین بِرِسٰلَتِیْ صیغہ واحد سے لام کے بعد حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ سَبِیْلَ الرَّشَدِ راء اور شین دونوں کے فتحہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین سَبِیْلَ الرُّشْدِ راء مضمومہ اور شین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۷ / ۶۴۴	وَآخِرَ الْکَهْفِ حِمًا وَّخَاطِبُوْا حما	یَرْحَمْ وَیَغْفِرْ رَبَّنَا الرَّفْعَ انْصِبُوْا

(ت) اور سورۃ الکہف کے آخری موقع میں بصریین کے لیے راء اور شین کا فتحہ محفوظ شدہ ہے اور یَرْحَمْنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا تاء خطاب سے اور رَبَّنَا میں باء کے پیش کو زبر سے پڑھنا حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دینے والا ہے۔

(ل) حِمًا محفوظ ہونا۔ خَاطِبُوْا خطاب سے پڑھنا۔ اِنْصِبُوْا نَصَبَ سے نصب دینا۔

(ف) سورۃ الکہف میں آخری موقع مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا راء اور شین مفتوحہ سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین رُشْدًا راء مضمومہ اور شین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ سورۃ الکہف کے پہلے دو مواقع کو تمام قراء عشرہ رَشَدًا راء اور شین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَ تَغْفِرْ لَنَا دونوں افعال تاء خطاب سے اور رَبَّنَا باء مفتوحہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا دونوں افعال یاء غیبت سے اور رَبُّنَا باء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸ / ۶۲۵	شَفَا وَحَلْيِهِمْ مَّعَ الْفَتْحِ ظَهَرْ (شفا، ظ)	وَاكْسِرْ رِّضًى وَّأُمَّ مِيمَهُ كَسَرْ (رضی)

(ت) اور مِنْ حَلْيِهِمْ یعقوب کے لیے حاء کے فتحہ، لام ساکنہ اور یاء مفتوحہ کے ساتھ مال کثیر ہے اور حمزہ وکسائی کے لیے حاء کے کسرہ سے اور یاء مشددہ سے پڑھنا خوش کن ہے اور اُمَّ اور يَبْنَؤُمَّ کے میم کو شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے قراء کی جماعتوں نے متعدد مرتبہ کسرہ دیا ہے۔

(ل) شَفَا يَشْفِي سے شفا دینا۔ ظَهَرَ يَظْهَرُ سے ظاہر ہونا، مال کثیر۔ رِضًى رَضِيَ يَرْضٰى سے پسندیدہ، خوش کن۔

(ف) مِنْ حُلِيِّهِمْ میں تین قرآءت ہیں۔ ① حَلْيِهِمْ حاء مفتوحہ۔ لام ساکنہ۔ یاء مکسورہ مخففہ سے یعقوب پڑھتے ہیں ② حِلِيِّهِمْ حاء ولام مکسورہ یاء مکسورہ مشددہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں ③ باقین حُلِيِّهِمْ حاء مضمومہ۔ لام مکسورہ۔ یاء مکسورہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اِبْنَ اُمِّ (الاعراف) يَبْنَؤُمِّ (طٰهٰ) دونوں مواقع پر میم کا کسرہ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین اِبْنَ اُمَّ اور يَبْنَؤُمَّ دونوں جگہ میم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۹ / ۶۲۶	كَمْ صُحْبَةٍ مَّعًا وَّآصَارَ اجْمَعِ (ك، صحبة، ا)	وَاعْكِسْ خَطِيئَاتُ كَمَا الْكَسْرَ ارْفَعِ (ك، ا)

(ت) (كَمْ صُحْبَةٍ مَّعًا کا مفہوم بیان ہو چکا) اور اٰصَارَهُمْ کو جمع کا صیغہ شامی کے لیے بناؤ اور شامی کے لیے ہی خَطِيْٓـٰٔتُكُمْ کو پہلے کے برعکس واحد کے صیغہ سے پڑھو اور اسی خَطِيْٓـٰٔتُكُمْ کی تاء کے کسرہ کو پیش سے بدلو............

(ل) كَمْ صُحْبَةٍ بہت سی جماعتیں۔ اِجْمَعْ جَمَعَ يَجْمَعُ سے جمع کرنا، جمع بناؤ۔ كَمَا جس طرح سے ہے۔ الْكَسْرَ کسرہ دینا۔

(ف) اٰصَارَهُمْ جمع کے صیغہ سے ہمزہ اور صاد مفتوحہ اور دونوں کے بعد الف سے شامی پڑھتے ہیں باقین اِصْرَهُمْ ہمزہ مکسورہ اور صاد ساکنہ اور حذف الفین سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: خَطِيْٓـٰٔتُكُمْ کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

۲۰ / ۶۲۷	عَمَّ ظُبًى وَّقُلْ خَطَايَا حَصَرَهْ (عم، ظ، ح)	مَعْ نُوحٍ وَارْفَعْ نَصْبَ حَفْصٍ مَّعْذِرَهْ

(ت) مدنیین۔ شامی اور یعقوب کے لیے عام اور قوی دلائل والا ہے۔ اور خَطَايَا كُمْ یہاں سمیت سورۃ نوحؑ میں ابو عمرو کے لیے احاطہ کر لینے کا کہو اور مَعْذِرَةً میں حفص کے لیے تاء مفتوحہ منونہ کو باقین کے لیے مضمومہ منونہ سے بدلو۔

(ل) عَمَّ يَعُمُّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ ظُبًى قوی دلائل، تیزیوں والا۔ حَصَرَهْ حَصَرَ باب نَصَرَ اور باب ضَرَبَ سے تنگی کرنا گھیر لینا، احاطہ کر لینا۔ اِرْفَعْ رفع دینا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) خَطِیٓـٰٔتُکُمْ میں چار قرآءات ہیں۔ ❶ خَطِیْٓئَتُکُمْ صیغہ واحد سے حذف الف اور ہمزہ مفتوحہ اور تاء مضمومہ سے ابن عامر۔ ❷ خَطِیْٓئَاتُکُمْ صیغہ جمع سے ہمزہ مفتوحہ مع الف اور تاء مضمومہ سے نافع۔ ابوجعفر اور یعقوب ❸ خَطَایَاکُمْ بروزن عَطَایَا کُمْ جمع مکسر کے صیغہ سے ہمزہ کے بغیر ابوعمرو ❹ اور باقین کے لیے خَطِیْٓئَاتِکُمْ جمع سالم ہمزہ اور الف کے اثبات اور تاء مکسورہ سے۔ اور اسی طرح سورۃ نوحؑ میں ❶ مِمَّا خَطَایَاھُمْ ابوعمرو کے لیے اور ❷ باقین کے لیے مِمَّا خَطِیْٓئَاتِھِمْ جمع سالم سے ہے۔ مَعْذِرَۃً تاء مفتوحہ منونہ حفص کے لیے اور باقین کے لیے مَعْذِرَۃٌ تاء مضمومہ منونہ سے ہے۔

٢١/٦٢٨	بِیْسٍ بِیَاءٍ لَّاحَ بِالْخُلْفِ مَدَا (ل، مدا)	وَالْھَمْزُ کَمْ وَبَیْئَسٍ خُلْفٌ صَدَا (ك، ص)

(ت) بِیْسٍ صرف یاء کے ہمراہ مدنیین کے لیے بلا خلاف اور ہشام کے لیے بالخلف ظاہر ہوا جو پھیلنے والا ہے اور شامی کے لیے ہمزہ ساکنہ متعدد مرتبہ ہے اور شعبہ کے لیے بَیْئَسٍ بالخلف آئینہ دل کو صاف کرنے والا ہے۔

(ل) لَاحَ یَلُوْحُ ظاہر ہونا۔ مَدَا مَدَّ باب نَصَرَ سے کھینچنا، پھیلانا۔ کَمْ متعدد مرتبہ۔ متعدد مواقع پر۔ صَدَا صَدَا صَدْأً و صَدًّا زنگ دور کرنا، آئینہ کو صاف کرنا۔

(ف) بِیْسٍ میں درج ذیل قرآءات ہیں۔ ① بِیْسٍ باء مکسورہ یاء ساکنہ اور حذف ہمزہ سے عِیْسٍ کے وزن پر نافع اور ابوجعفر ② ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) بِیْسٍ مدنیین کی طرح جو بطریق طیبہ ہے (ب) بِئْسٍ باء مکسورہ۔ ہمزہ ساکنہ اور حذف یاء سے یہ بطریق شاطبیہ ہے۔ ③ اور یہی بِئْسٍ ابن ذکوان کی قرآءت ہے ④ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) بَیْئَسٍ باء مفتوحہ۔ یاء ساکنہ اور ہمزہ مفتوحہ سے یہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔ (ب) بَئِیْسٍ باء مفتوحہ ہمزہ مکسورہ یاء ساکنہ سے یہ وجہ بھی شعبہ کے لیے بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے۔ ⑤ اور باقین کے لیے بھی بَئِیْسٍ ہی ہے۔

٢٢/٦٢٩	بَئِیْسِنِ الْغَیْرُ وَصِفْ یُمْسِكُ خِفْ (ص)	ذُرِّیَّۃَ اقْصُرْ وَافْتَحِ التَّاءَ دَنِفْ (د)

(ت) اور باقین کی قرآءت اور ایک وجہ شعبہ کی بَئِیْسٍ ہے۔ اور یُمْسِکُوْنَ کو شعبہ کے لیے تخفیف سے پڑھ کر بیان کرو اور ذُرِّیَّتَھُمْ کو مکی اور کوفیین کے لیے طور کے دوسرے موقع کی مانند یہاں سورۃ الاعراف میں قصر الف سے پڑھو اور تاء کو فتحہ دو اس قرآءت کے مخالف کا سورج غروب ہونے کو ہے اور یہ قرآءت اجر وثواب کے لیے کافی ثابت ہوئی ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ خِفْ تخفیف سے پڑھنا۔ اُقْصُرْ قصر سے پڑھنا۔ اِفْتَحِ التَّاءَ تاء کو فتحہ دینا۔ دَنِفَ دَنِفَ باب سَمِعَ سے بیمار کا مرض کی شدت سے قریب الموت ہونا، سورج غروب ہونے کے قریب ہونا۔

(ف) بَئِیْسٍ کی قرآءت پچھلے شعر کی تشریح میں بیان ہو چکی ہے۔ یُمْسِکُوْنَ میم ساکنہ اور سین مخففہ سے شعبہ پڑھتے ہیں اور یُمَسِّکُوْنَ میم مفتوحہ اور سین مشددہ باقین کی قرآءت ہے۔ ذُرِّیَّتَھُمْ (الاعراف۔ الطور کا دوسرا) یاء کے بعد حذف الف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاء مفتوحہ اور ھاء مضمومہ سے مکی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے اور باقین ان دونوں مواقع پر ذُرِّیّٰتِهِمْ یاء مفتوحہ مع الف۔ تاء مکسورہ اور ھاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الطّور کے پہلا موقع وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ کا اختلاف سورۃ الطّور میں ہی بیان ہوگا۔

نوٹ: سورہ یٰس والے کلمہ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۲۳ / ۶۵۰	كَفٰى كَتَّانِ الطُّوْرِ يَاسِيْنَ لَهُمْ (كفى)		وَابْنِ الْعَلَا كِلَا يَقُوْلُ الْغَيْبُ حُمْ (ح)

(ت) (كَفٰى كَتَّانِ الطُّوْرِ کا ترجمہ ہو چکا) سورہ یٰسٓ والا ذُرِّيَّتَهُمْ ایسے ہی قصر والا اور تا مفتوحہ سے ابن العلاء اور مکی۔ کوفیین کے لیے ہے۔ يَقُوْلُوْا کے دو کلمے یاء غیبت سے ابوعمرو کے لیے طلب کیے گئے ہیں۔

(ل) كَفٰى يَكْفِيْ سے کافی ہونا، کفایت والا ہونا۔ اَلْغَيْبُ غَابَ يَغِيْبُ سے غائب ہونا، غیبت کرنا۔ حُمْ حَامَ باب نَصَرَ سے اردگرد پھرنا، پیاسا ہونا، طلب کرنا۔

(ف) ذُرِّيَّتَهُمْ (یٰسٓ) یاء کے بعد حذف الف اور تاء مفتوحہ اور ھاء مضمومہ سے مکی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور ابو عمرو کے لیے ہے باقین ذُرِّیّٰتِهِمْ یاء مفتوحہ مع الف۔ تاء مکسورہ اور ھاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔
يَقُوْلُوْا یاء غیب سے ابوعمرو دونوں مواقع پر پڑھتے ہیں اور باقین نو ائمہ تَقُوْلُوْا تا خطاب سے پڑھتے ہیں۔ ابوعمرو بصری اَنْ يَّقُوْلُوْا والے موقع میں نون کا یاء میں ادغام بھی کریں گے۔

۲۴ / ۶۵۱	وَ ضَمَّ يُلْحِدُوْنَ وَ الْكَسْرُ انْفَتَحْ		كَفُصِّلَتْ فَشَاوَ فِي النَّحْلِ رَجَحْ (ف) (ر)

(ت) اور سورہ فصلت والے يُلْحِدُوْنَ کی مانند یہاں والا بھی یاء کا ضمہ اور حاء کا کسرہ حمزہ کے لیے فتحہ والا ہوا ہے جو مشہور و معروف ہے اور سورۃ النحل والے يُلْحِدُوْنَ میں یاء اور حاء کو امام کسائی غلبے والے کے لیے............

(ل) اِنْفَتَحْ فتحہ والا ہونا۔ فَشَا يَفْشُوْ باب نَصَرَ سے پھیل جانا، مشہور ہونا۔ رَجَحْ رَجَحَ باب فَتَحَ نَصَرَ، ضَرَبَ سے ترازو کا جھکنا، غالب آنا، غلبے والا ہونا۔

(ف) يَلْحَدُوْنَ (الاعراف۔ فصلت) یاء اور حاء کے فتحہ سے امام حمزہ پڑھتے ہیں باقین يُلْحِدُوْنَ یاء مضمومہ اور حاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ النحل والا اختلاف اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۲۵ / ۶۵۲	فَتًى يَذَرْهُمْ اجْزِمُوْا شَفَا وَيَا (فتى) (شفا)		كَفٰى حِمًا شِرْكًا مَدَاهُ صَلِيَا (كفى) (حما) (مدا) (ص)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور حمزہ اور خلف العاشر جوان کے لیے فتحہ ہے۔ یَذَرْھُمْ کی راء کو جزم دے کر حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی اور کوفیین و بصریین کے لیے یاء حمایت یافتہ اور کافی وشافی ہے۔ شِرْكًا مدنیین اور شعبہ کے لیے شُرَكَاءَ مشہور ہوا ہے اور شرک کرنے والا داخل جہنم ہوا ہے۔

(ل) فَتًى نوجوان۔ اَجْزِمُوْا جزم دینا۔ شَفَا يَشْفِي سے شفا دینا۔ حِمًا حمایت۔ كَفٰى يَكْفِي سے کافی ہونا۔ مَدَاهُ اس کی درازی، شہرت۔ صَلِيًا دوزخ میں داخل ہوگیا، صَلِيَ باب سَمِعَ سے آگ جلانا، آگ کی گرمی برداشت کرنا، معاملہ کی سختی برداشت کرنا، سختی میں داخل ہونا۔

(ف) يَلْحَدُوْنَ (النحل) یاء اور حاء مفتوحہ سے امام حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین يُلْحِدُوْنَ یاء مضمومہ اور حاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ وَ يَذَرْھُمْ بالیاء اور راء ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور وَ يَذَرُھُمْ بالیاء اور راء مضمومہ سے عاصم۔ ابوعمرو۔ اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ جبکہ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور شامی وَنَذَرُھُمْ بالنون اور زاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ اَجْزِمُوْا شَفَا سے راء ساکنہ پڑھنے والوں کی قرآءت مفہوم ہوتی ہے اور یا كَفٰى حِمًا سے بالیاء پڑھنے والوں کی قرآءت مفہوم ہوتی ہے اور مذکور نہ ہونے والوں کی قرآءت ضد سے مفہوم ہوتی ہے۔

شِرْكًا شین مکسورہ، راء ساکنہ، الف اور ہمزہ کے حذف اور کاف مفتوحہ منونہ سے نافع۔ ابوجعفر اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین شُرَكَاءَ شین مضمومہ، راء مفتوحہ کاف مفتوحہ مع الف اور ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۲۶ / ۶۵۳	فِيْ شُرَكَاءَ يَتْبَعُوْ كَالظُّلَّهْ	بِالْخِفِّ وَ الْفَتْحِ اتْلُ يَبْطِشْ كُلَّهْ

(ت) (فِيْ شُرَكَاءَ کا ترجمہ ہو چکا) اور ظُلَّهْ والے کی مانند یہاں يَتَّبِعُوْكُمْ کو تاء مخففہ اور با مفتوحہ سے نافع کے لیے پڑھو۔ يَبْطِشْ تمام جگہ......

(ل) بِالْخِفِّ تخفیف سے پڑھنا۔ اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ تِلَاوَةً تلاوت کرنا، پڑھنا۔

(ف) يَتْبَعُهُمْ (الشعراء) يَتْبَعُوْكُمْ (الاعراف) دونوں کلمات میں تاء ساکنہ مخففہ اور باء مفتوحہ سے نافع پڑھتے ہیں باقین نو ائمہ يَتَّبِعُهُمْ اور يَتَّبِعُوْكُمْ تا مفتوحہ مشددہ اور باء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ ظُلَّهْ سے مراد سورۃ الشعراء ہے۔

نوٹ: يَبْطِشُ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۲۷ / ۶۵۴	بِضَمِّ كَسْرٍ ثِقْ وَلِيِّيَ احْذِفِ (ث)	بِالْخُلْفِ وَافْتَحْهُ اَوِ اكْسِرْهُ يَفِي (ی)

(ت) طاء مکسورہ کی بجائے مضمومہ سے ابوجعفر کے لیے اعتماد کرنے والا ہے۔ وَلِيِّيَ کی ایک یاء کو بالخلف حذف کرو اور ثابت شدہ یاء کو فتحہ اور کسرہ دینا سوسی کے لیے نذر پوری کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل ثِقْ وَثَقَ باب ضَرَبَ سے اعتماد کرنا۔ اِحْذِفْ حَذَفَ سے حذف کرنا۔ بِالْخُلْفِ خُلف کے ساتھ۔ اِفْتَحْهُ فتحہ دینا۔ اِكْسِرْهُ کسرہ دینا۔ يَفِيْ وَفٰى يَفِيْ پورا کرنا۔ حفاظت کرنا۔ نذر پوری کرنا۔ عمر دراز ہونا۔

ق يَبْطُشُوْنَ (الاعراف) يَبْطُشَ (القصص) نَبْطُشُ (الدخان) تینوں جگہ طاء مضمومہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین نو ائمہ طاء مکسورہ سے يَبْطِشُوْنَ۔ يَبْطِشَ اور نَبْطِشُ پڑھتے ہیں۔

اِنَّ وَلِيِّ ىَ اللّٰهُ میں سوسی کے لیے تین وجوہ ہیں۔ (۱) وَلِيَّ اللّٰهُ یاء ثانی کے حذف سے اور یاء مشددہ کے فتحہ سے اس میں لفظ اَللّٰهُ میں تفخیم ہوگی یہ وجہ بطریق طیبہ ہے (۲) وَلِيِّ اللّٰهُ یاء ثانی کے حذف اور یاء مشددہ کے کسرہ سے اور لفظ اَللّٰهُ کی ترقیق سے یہ وجہ بھی بطریق طیبہ ہے (۳) وَلِيِّ ىَ اللهِ اثبات یاء سے اور لفظ اَللّٰهُ کی تفخیم سے یہ وجہ بطریق شاطبیہ ہے۔ اور باقین بھی اسی طرح دو یاء سے پڑھتے ہیں کہ جن میں پہلی مشدد مکسور اور دوسری مخفف مفتوح ہے۔

نوٹ: سوسی کے لیے یہ تینوں وجوہ حالین میں ہیں۔ یاد رہے کہ کلمہ وَلِيِّ کی رسم بالاجماع تمام مصاحف میں ایک ہی یاء سے ہے۔

۲۸ / ۶۵۵	وَطَائِفُ طَيْفٌ رَّعٰى حَقًّا وَّضُمْ ر حقا	وَاكْسِرْ يُمُدُّوْنَ لِضَمٍّ ثَدْيُ اُمّْ ل ث ا

ت اور طَيْفٌ کسائی۔ مکی۔ بصری اور یعقوب کے لیے طَيْفٌ حق اور محفوظ شدہ ہے اور يُمِدُّوْنَهُمْ کی یاء کو ضمہ اور میم کو کسرہ دینا مدنیین کے لیے جس طرح بچے کے لیے ماں کی چھاتی محبوب ہوتی ہے اسی طرح محبوب ہے۔

ل رَعٰى يَرْعِيْ حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا۔ حَقًّا حق۔ ثَدْيَ اُمٌّ ماں کے پستان۔

ق طَيْفٌ طاء مفتوحہ بغیر الف اور یاء لین سے کسائی، مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں جبکہ باقین طاء مفتوحہ مع مد متصل اور ہمزہ مکسورہ سے طَآئِفٌ پڑھتے ہیں۔ يُمِدُّوْنَهُمْ یاء مضمومہ اور میم مکسورہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین يَمُدُّوْنَهُمْ یاء مفتوحہ اور میم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: (۱) رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ حمزہ سکون یاء۔ اور باقین یاء مفتوحہ (۲) اِنِّيْ اَخَافُ (۳) مِنْۢ بَعْدِيَ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو (۴) مَعِيَ بَنِيْ حفص (۵) اِنِّيَ اصْطَفَيْتُكَ مکی۔ ابوعمرو (۶) اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ شامی۔ حمزہ سکون یاء باقین اثبات یاء مفتوحہ (۷) عَذَابِيْ اُصِيْبُ نافع۔ ابوجعفر اثبات یاء مفتوحہ۔

یاءات زوائد: (۱) ثُمَّ كِيْدُوْنِ ے ابوعمرو۔ ابوجعفر وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ ہشام کے لیے دو وجوہ (۱) حالین میں اثبات (۲) وصلاً اثبات وقفاً حذف، باقین کے لیے حالین میں حذف (۲) فَلَا تُنْظِرُوْنِ ے یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ (۱۰)

رَفْعُ النُّعَاسَ حَبْرٌ يَغْشٰى فَاضْمُمْ حبر	وَمُرْدِفِيْ فِي افْتَحْ دَالَهُ مَدًا ظُمِيْ مدا ظ	۱ ۶۵۶

(ت) اور مُرْدِفِیْنَ کی دال کو نافع۔ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے فتحہ شہرت والا اور مشتاق کرنے والا ہے۔ اَلنُّعَاسُ میں سین کا پیش نیک عالم مکی اور ابوعمرو کے لیے ہے یُغْشٰکُمْ میں یاء کو ضمہ انہی حضرات مکی اور ابوعمرو کے لیے دو......

(ل) مَدًا درازی والا، پھیلانا، عمر طویل ہونا، قلم میں روشنائی لینا۔ ظُمِیْ ظَمِیَ سخت پیاسا ہونا، مشتاق ہونا، آرزومند ہونا۔ حَبْرٌ نیک عالم، خوشی ونعمت، خوبصورتی۔ نقش ونگار۔ اضْمُمْ ضمہ دینا۔

(ف) مُرْدَفِیْنَ دال مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین مُرْدِفِیْنَ دال مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلنُّعَاسُ سین مضمومہ سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین اَلنُّعَاسَ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یَغْشٰکُمْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

خَفِّفْ ظُبٰى كَنْزٍ وَّلَا يُنَوِّنْ ظ کنز	وَاكْسِرْ لِبَاقٍ وَّاشْدُدَنْ مَّعْ مُوْهِنْ	۲ ۶۵۷

(ت) اور باقین کے لیے کسرہ دو اور شین کو تشدید سے پڑھو۔ اور اس کے ہمراہ مُوْهِنُ میں واؤ ساکنہ اور هاء کی تخفیف یعقوب۔ شامی۔ کوفیین کے لیے خزائن علمی کی باریکیوں اور لطافتوں کی طرح ہے اور مُوْهِنُ میں تنوین نہیں پڑھتے ہیں............

(ل) اکْسِرْ کسرہ دینا۔ لِبَاقٍ باقی کے لیے۔ اشْدُدَنْ تشدید سے پڑھنا۔ خَفِّفْ تخفیف سے پڑھنا۔ ظُبٰی تیز دھار، باریکی۔ کَنْزٍ خزانہ۔ یُنَوِّنْ تنوین سے پڑھنا۔

(ف) یُغَشِّیْکُمْ میں تین قرآءات ہیں۔

(۱) یُغْشِیْکُمْ یاء مضمومہ۔ غین ساکنہ۔ شین مکسورہ مخففہ اور یاء مدہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ (۲) یَغْشٰکُمْ یاء مفتوحہ۔ غین ساکنہ۔ شین مفتوحہ مع الف سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں (۳) یُغَشِّیْکُمْ یاء مضمومہ۔ غین مفتوحہ۔ شین مکسورہ مشددہ سے باقین پڑھتے ہیں مکی اور ابوعمرو کے لیے قرآءت تو شعر نمبر ۶۵۶ میں بیان کیے گئے تلفظ سے نکل آئی اور مدنیین کی قرآءت فَاضْمُمْ وَاکْسِرْ سے نکلی اور باقین کی قرآءت لِبَاقٍ وَاشْدُدَنْ سے مفہوم ہوتی ہے۔

﴿قولہ﴾ ظُبٰی کَنْزٌ کی رموز علامہ جزریؒ نے یُغَشِّیْکُمْ کی قرآءت اور مُوْهِنُ کی قرآءت دونوں کے لیے استعمال کی ہیں اور اس کا اشارہ مَعْ مُوْهِنْ سے ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مُوْهِنُ کی قراءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

۳/۶۵۸	مَعْ خَفْضِ كَيْدَ عُدْ وَ بَعْدُ افْتَحْ وَ اَنْ ع	عَمَّ عُلًا وَّ يَعْمَلُو الْخِطَابُ غَنْ عم ع غ

ت جبکہ یہ کَیْدَ کی دال کے زیر کے ہمراہ متلبس ہونے والے ہیں تم رجوع کرو اور بعد میں آنے والے وَاَنَّ اللّٰهَ کے ہمزہ کو فتح دینا مدنیین۔ شامی اور حفص کے لیے دلائل کے اعتبار سے مشہور ہے اور یَعْمَلُوْنَ خطاب سے رویس نے اپنی خوبصورت آواز میں پڑھا ہے۔

ل مَعَ خَفْضٍ زیر کے ساتھ۔ عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا۔ عَمَّ يَعِمُّ سے عام ہونا۔ عُلًا بلندی۔ غَنْ غَنَّ باب فَتَحَ سے گنگنانا، کھجور کا پکنا، دلکش آواز میں پڑھنا۔

ف مُوْهِنٌ كَيْدَ کی درج ذیل تین قراءات ہیں۔ (۱) مُوْهِنٌ كَيْدَ واو ساکنہ۔ ھاء مکسورہ مخففہ۔ نون مضمومہ منونہ اور دال مفتوحہ سے شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۲) مُوْهِنُ كَيْدِ واوٗ ساکنہ۔ ھاء مکسورہ مخففہ۔ نون مضمومہ غیر منونہ اور دال مکسورہ سے حفص پڑھتے ہیں (۳) مُوَهِّنٌ كَيْدَ ھاء مکسورہ مشددہ۔ واوٗ مفتوحہ۔ نون مضمومہ منونہ اور دال مفتوحہ سے باقین پڑھتے ہیں۔ وَاَنَّ اللّٰهَ میں وَ اَنَّ کے ہمزہ کو فتحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ شامی اور حفص پڑھتے ہیں باقین ہمزہ کے کسرہ سے وَإِنَّ اللّٰه پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَ بَعْدُ افْتَحْ وَاَنَّ فرما دینے سے واضح ہو گیا کہ اس سے مراد مُوْهِنُ کے بعد والا ہے اور اس طرح ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ اور ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ دونوں خارج ہو گئے کہ یہ مُوْهِنُ سے پہلے آ رہے ہیں اور وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ جو تیسرا ہے وہ بھی اس بحث سے خارج ہو گیا کیونکہ وہ بعد میں تو ہے مگر مُوْهِنُ کے فوراً بعد کا نہیں ہے۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ تاء خطاب سے رویس پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۴/۶۵۹	بِالْعُدْوَةِ اكْسِرْ ضَمَّهٗ حَقًّا مَّعًا حقا	وَحَيِىَ اكْسِرْ مُظْهِرًا صَفَا زَعَا صفا ز

ت بِالْعُدْوَةِ دونوں جگہ کی۔ بصری اور یعقوب کے لیے عین کے ضمہ کو کسرہ دو تم حق والے ہو اور تم حَيِيَ ی میں دونوں یاءات کا اظہار کرتے ہوئے پہلی یاء کو کسرہ دو یہ صاف وشفاف اور سچائی والا ہوا ہے۔

ل اِكْسِرْ کسرہ دینا۔ حَقًّا حَقَّ سے ثابت ہونا، حق ہونا، سچ ہونا۔ مُظْهِرٌ کرنا۔ صَفَا يَصْفُوْ سے صاف ہونا۔ زعا يَزْعُوْ سے منصف وعادل ہونا۔

ف اِذْ اَنْتُمْ بِالْعِدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعِدْوَةِ الْقُصْوٰى دونوں مواقع پر عین مکسورہ سے مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین عین مضمومہ سے بِالْعُدْوَةِ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: حَيِ يَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٥ ٦٦٠	خُلْفٌ ثَوٰى اِذْهَبْ وَ يَحْسَبَنَّ فِيْ ثوی ا ھ ف	عَنْ كَمْ ثَنًا وَّالنُّوْرُ فَاشِيْهِ كُفِيْ ع ك ث ف ك

ت: شعبہ۔ خلف العاشر۔ ابوجعفر۔ یعقوب۔ نافع اور بزی کے لیے بلا خلاف اور قنبل کے لیے خلف بخشش والا ہو کر ٹھہرا ہے اور حمزہ۔ حفص۔ شامی اور ابوجعفر کے لیے وَ لَا يَحْسَبَنَّ یاء غیب اطلاقی سے تعریف والا ہوا ہے اور سورہ النور والا لَا يَحْسَبَنَّ کی یاء اطلاقی لحاظ سے حمزہ اور شامی کے لیے پھیلانے والی اور کفایت والی ہوئی ہے۔

ل: ثَوٰى يَثْوِيْ مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ وَهَبَ ہوا چلنا، وَهَبَ يَهَبُ سے بخشش کرنا ہے هَبَّ باب نَصَرَ سے ہوا کا چلنا۔ فِيْ وَفٰى يَفِيْ سے پورا پورا لینا یا فَاءَ يَفِيْ سے رجوع کرنا، لوٹنا، تعریف۔ فَاشِيْهِ۔ اس کو پھیلانے والا فَشَا سے۔ كَفٰى کافی ہونا، کفایت والا ہونا، كَفٰى سے۔

ف: مَنْ حَيِ يَ میں تین قرآءات ہیں۔

(۱) مَنْ حَيِيَ دو یاءات مظہرہ مخففہ سے کہ جن میں سے اول مکسور اور دوسری مفتوح ہے اور یہ شعبہ۔ خلف العاشر۔ ابوجعفر۔ یعقوب۔ نافع اور بزی پڑھتے ہیں۔ (۲) قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) دو یاءات سے مَنْ حَيِيَ جو بطریق طیبہ ہے (ب) ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے مَنْ حَيَّ جو بطریق شاطبیہ ہے (۳) اور باقین کی قرآءت بھی ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے مَنْ حَيَّ ہے۔ یاد رہے کہ رسم بالاتفاق تمام مصاحف عثمانیہ میں ایک یاء سے ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ (الانفال) یاء غیب سے حمزہ۔ حفص۔ شامی اور ابوجعفر نے پڑھا ہے اور باقین ماسواء ادریس الحداد کے تاء خطاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ پڑھتے ہیں۔ لَا يَحْسَبَنَّ (النور) یاء غیب سے حمزہ اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین ماسواء ادریس الحداد تاء خطاب سے لَا تَحْسَبَنَّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ادریس الحداد کے خلف کا بیان اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٦ ٦٦١	وَ فِيْهِمَا خِلَافُ اِدْرِيْسَ اتَّضَحْ	وَيَتَوَفّٰى اَنِّثْ اَنَّهُمْ فَتَحْ

ت: اور ان دونوں جگہ الانفال والنور میں ادریس کا خلف ظاہر ہوا اور تم يَتَوَفّٰى کو شامی کے لیے تاء تانیث والا بناؤ اور انہی شامی نے اِنَّهُمْ کے ہمزہ کو فتح دیا ہے۔ جو دو چند ثواب والا ہے۔

ل: اِتَّضَحْ وَضَحَ سے واضح ہونا ظاہر ہونا۔ اَنِّثْ اَنَّثَ سے مونث بنانا۔

ف: سورۃ الانفال اور سورۃ النور کے دونوں مواقع میں امام خلف العاشر کے راوی ادریس الحداد کے لیے خلف ہے یعنی (۱) یاء غیب سے يَحْسَبَنَّ جو کہ بطریق طیبہ ہے (۲) تاء خطاب سے تَحْسَبَنَّ جو کہ بطریق الدرہ ہے۔ وَلَوْ تَرٰى اِذْ تَتَوَفّٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ میں تَتَوَفّٰى تاء تانیث سے اور اَنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ میں اَنَّهُمْ کا ہمزہ مفتوح شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین يَتَوَفّٰى الَّذِيْنَ یاء تذکیر سے اور اِنَّهُمْ ہمزہ مکسور سے پڑھتے ہیں۔

۷/۲۶۲	كِفْلٌ وَّتُرْهِبُوْنَ ثِقْلُهُ غَفَا ك غ	ثَانِيْ يَكُنْ حِمًا كَفٰى بَعْدُ كَفَا حما كفي كفا

(ت) (كِفْلٌ کا بیان ہو چکا) اور تُرْهِبُوْنَ کی راء مفتوحہ اور ھاء کی تشدید رویس کے لیے استراحت کے لیے ہلکی نیند کی طرح ہے۔ اور دوسرا والا يَكُنْ بصریین اور کوفیین کے لیے اطلاقی طور پر یاء سے حمایت والا اور کفایت والا ہے اور اس کے بعد والا (یعنی تیسرا) کوفیین کے لیے بالیاء کفایت والا ہے۔

(ل) كِفْلٌ حصہ، دو چند ثواب۔ ثِقْلُهُ اس کی تشدید۔ غَفَا يَغْفُوْا سے اونگھنا، ہلکی نیند، کسی چیز کا پانی پر تیرنا۔ ثَانِيْ دوسرا۔ حِمًا حَمٰى سے حمایت کرنا۔ گرم ہونا۔ بخار میں مبتلا ہونا۔ كَفٰى کافی ہونا، کفایت والا ہونا۔

(ف) تُرَهِّبُوْنَ راء مفتوحہ اور ھاء مشددہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین تُرْهِبُوْنَ راء ساکنہ اور ھاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ يَكُنْ کے چار کلمات آ رہے ہیں پس اس میں سے دوسرا یعنی وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِائَةٌ میں یاء تذکیر سے ابوعمرو۔ یعقوب۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تَكُنْ پڑھتے ہیں۔ بَعْدُ سے تیسرا يَكُنْ یعنی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِائَةٌ مراد ہے اس میں یاء تذکیر سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تَكُنْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پس اول والا اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ اور چہارم والا وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ میں اختلاف قرآءت نہیں ہے اور ان دونوں مواقع پر اجماعاً یاء ہے۔

۸/۲۶۳	ضُعْفًا فَحَرِّكْ لَا تُنَوِّنْ مُدَّ ثُبْ ث	وَالضَّمَّ فَافْتَحْ نَلْ فَتًى وَّ الرُّوْمُ صُبْ ن فتي ص

(ت) ابوجعفر ضُعْفًا کی عین کو فتحہ سے حرکت دیتے ہیں اور فاء کو تنوین نہیں دیتے اور بعد والے الف میں مد کرو تم اسے پڑھ کر ثواب حاصل کرو اور عاصم۔ حمزہ اور خلف العاشر کے واسطے ضاد کے ضمہ کو فتحہ سے تبدیل کر دو تم اسے حاصل کر لو اور سورۃ الروم والے میں ضاد کا فتحہ شعبہ اور حمزہ کے لیے بغیر خلف اور حفص کے لیے خلف والا تیر نشانے پر لگنا اور کامیاب ہونا ہے۔

(ل) فَحَرِّكْ حَرِّكْ سے حرکت دینا۔ لَا تُنَوِّنْ تنوین نہ دے۔ مُدَّ مد کرنا۔ ثُبْ ثَابَ يَثُوْبُ سے ثواب حاصل کرنا، رجوع کرنا۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ فَتًى نوجوان۔ صُبْ صَابَ يَصُوْبُ سے بارش برسنا، صَابَ يَصِيْبُ تیر کا نشانے پر لگنا۔

(ف) ضُعَفَآءَ ضاد مضمومہ عین مفتوحہ فاء مفتوحہ بغیر منونہ اور اس کے بعد الف مع ہمزہ مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ عاصم۔ حمزہ اور خلف العاشر ضاد مفتوحہ۔ عین ساکنہ فاء مفتوحہ منونہ بغیر ہمزہ کے ضَعْفًا پڑھتے ہیں اور باقین ضاد مضمومہ۔ عین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساکنہ اور فاء مفتوحہ منونہ بغیر ہمزہ کے ضُعْفًا پڑھتے ہیں۔

سورۃ الروم میں مِنْ ضَعْفٍ۔ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ اور مِنْ بَعْدِ ضَعْفًا تینوں کلمات میں ضاد کے فتحہ سے شعبہ اور حمزہ پڑھتے ہیں جبکہ حفص کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تینوں کلمات میں شعبہ اور حمزہ کی طرح ضاد کا فتحہ (۲) تینوں کلمات میں باقین کی مانند ضاد کا ضمہ۔ اور باقین آٹھ ائمہ تینوں جگہ ضاد کے ضمہ سے ضُعْفٍ اور ضُعْفًا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حفص کے لیے سورۃ الروم کا خُلف دونوں طریق سے ہے یعنی بطریق شاطبیہ بھی ہے اور بطریق طیبہ بھی۔

ثَبْتٌ حِمًا اَسْرٰی اُسَارٰی ثَلِّثَا ث حما ث		عَنْ خُلْفِ فَوْزٍ اَنْ یَّکُوْنَ اَنِّثَا ع ف	۹/۶۶۴

(ت) (عَنْ خُلْفِ فَوْزٍ کا بیان ہو چکا) اَنْ یَّکُوْنَ کو ابوجعفر اور بصریین کے لیے تانیث سے پڑھو جو مضبوط اور حمایت یافتہ اور ثابت شدہ ہے۔ اَسْرٰی ابوجعفر کے لیے اُسٰرٰی ہے تم یہ تلفظ تینوں جگہ بناؤ۔

(ل) فَوْزٍ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ اَنِّثَا اَنَّثَ سے تانیث سے پڑھنا۔ ثَبْتٌ ثَبَتَ سے ثابت ہونا، مضبوطی، ثَبُتَ باب کَرُمَ سے بہادر ہونا۔ حِمًا حمایت۔ ثَلِّثَا تین والا بنانا۔

(ف) اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ تاء تانیث سے ابوجعفر۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین یاء تذکیر سے اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ پڑھتے ہیں۔ اُسٰرٰی۔ یہاں دونوں جگہ اور سورۃ البقرہ میں تینوں جگہ ہمزہ کے ضمہ، سین مفتوحہ اور اس کے بعد الف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین لَهٗ اَسْرٰی ہمزہ مفتوحہ اور سین ساکنہ پڑھتے ہیں۔

فَاکْسِرْ فَشَا الْکَهْفِ فَتًی رِّوَایَةً ف فتی ر		مِنَ الْاُسٰرٰی حُزْ ثَنَا وَلَایَةً ح ث	۱۰/۶۶۵

(ت) مِنَ الْاُسٰرٰی ابوعمرو اور ابوجعفر کے لیے جمع کرو جو قابل تعریف ہے اور وَلَایَتِهِمْ کے واؤ کو حمزہ کے لیے کسرہ دو جو مشہور ہے۔ اور سورۃ الکھف والے اَلْوِلَایَةُ میں واؤ کا کسرہ نوجوان قراء حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے روایت کیا گیا ہے۔

(ل) حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ ثَنَا تعریف۔ اِکْسِرْ کسرہ دینا۔ فَشَا یَفْشُوْ پھیلنا، مشہور ہونا۔ فَتًی نوجوان۔ رِوَایَةً روایت۔

(ف) سورۃ الانفال کے دوسرے یعنی مِنَ الْاُسٰرٰی ہمزہ کے ضمہ اور سین مفتوحہ مع اثبات الف سے ابوعمرو اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ ابوجعفر کی قرآءت ہم اوپر بھی بیان کر چکے ہیں۔ جبکہ باقین مِنَ الْاَسْرٰی ہمزہ مفتوحہ اور سین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: راء کے امالہ میں سب اپنے قواعد پر ہیں یعنی (۱) قالون۔ اصبھانی۔ مکی۔ ہشام۔ عاصم۔ ابوجعفر اور یعقوب فتح پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (۲) ابوعمرو۔حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ (۳) ازرق کے لیے تقلیل (۴) اور ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) فتح (ب) امالہ ہیں۔

مَالَكُمْ مِنْ وِلَايَتِهِمْ، وِلَا واؤ مکسورہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین واؤ مفتوحہ سے وَلَايَتِهِمْ پڑھتے ہیں۔ هُنَالِكَ الْوِلَايَةُ (الکھف) واؤ مکسورہ سے حمزہ۔خلف العاشر اور کسائی نے پڑھا ہے باقین واؤ مفتوحہ سے وَلَايَةُ پڑھتے ہیں۔

سورۃ الانفال کی یاء ات اضافت: (ا) اِنِّیْ اَرٰی (۲) اِنِّیْ اَخَافُ نافع۔مکی۔ابوجعفر اور ابوعمرو۔

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُورَةُ التَّوبَةِ (۱۱)

۱/۶۶۶	وَكَسْرُ لَا اَيْمَانَ كَمْ مَّسْجِدٌ حَقُّ ك حق	اَلْاَوَّلَ وَ وَحِّدْ وَ عَشِيْرَاتُ صَدَقُ ص

(ت) اور لَا اَيْمَانَ کے ہمزہ کا کسرہ شامی کے لیے کتنی ہی مرتبہ ثابت ہوا ہے۔مَسْجِدَ اللّٰهِ پہلے کو مکی اور بصریین کے لیے واحد کے صیغہ والا بناؤ یہ حق ہے اور وَعَشِيْرَتُكُمْ میں شعبہ نے جمع کے صیغہ کی درست خبر دی ہے۔

(ل) كَمْ کتنی ہی مرتبہ، بہت مرتبہ۔حَقٌّ حق ہے، سچ ہے۔وَحِّدْ وَحَّدَ سے واحد بنانا۔صَدَقَ صَدَقَ سے سچ ہونا، درست ہونا۔

(ف) لَا اِيْمَانَ لَهُمْ ہمزہ مکسورہ سے شامی پڑھتے ہیں۔باقین ہمزہ مفتوحہ سے لَا اَيْمَانَ پڑھتے ہیں۔اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسْجِدَ اللّٰهِ میں مَسْجِدَ کلمہ کو صیغہ واحد سے مکی۔ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین جمع کے صیغہ سے مَسٰجِدَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَلْاَوَّلَ کی قید سے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ سے احتراز مقصود ہے جو سورۃ التوبہ کا دوسرا ہے کیونکہ اس میں سب بالاجماع جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔

وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرٰتُكُمْ جمع کے صیغہ سے شعبہ پڑھتے ہیں باقین صیغہ واحد سے وَعَشِيْرَتُكُمْ پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ صَدَقُ اس لفظ سے شعبہ کی قرآءت کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اور اخفش نحوی کے قول کا رد ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عَشِيْرَةٌ کی جمع عَشَائِرُ آتی ہے نہ کہ عَشِيْرٰتٌ۔ (توضیح العشر ص ۲۷۹، للشیخ عبد اللہ مراد آبادیؒ)

۲/۶۶۷	جَمْعًا عُزَيْرٌ نَوِّنُوْا رُمْ نَلْ ظُبٰی ر ن ظ	عَيْنَ عَشَرْ فِي الْكُلِّ سَكِّنْ ثَعْبَا ث

(ت) (جَمْعًا کا ترجمہ ہو چکا) عُزَيْرٌ کو کسائی۔عاصم اور یعقوب کے لیے راء کو دو پیش والی تنوین دینے کا ارادہ قوی دلائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ہے اسے حاصل کرو۔ اور ابو جعفر کے لیے عَشَرَ کے عین کو تمام جگہ ساکن کرو یہ فیوض کا جاری کرنا ہے۔

(ل) جَمْعًا جمع ہونا۔ نَوِّنُوْا نَوَّنَ سے تنوین دینا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ نَلْ نَالَ سے حاصل کرنا۔ ظُبٰی قوی دلائل والا، تیزیوں والا۔ سَکِّنْ سَکَّنَ سے ساکن کرنا۔ ثَعْبًا باب فَتَحَ سے پانی کو جاری کرنا، لوٹ مار کرنا۔

(ق) عُزَیْرٌ ابْنُ راء مضمومہ منونہ سے کسائی۔ عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین عُزَیْرُ ابْنُ راء مضمومہ غیر منونہ سے پڑھتے ہیں۔ کلمہ عَشَرَ ابو جعفر تمام مقامات پر عین کے سکون سے پڑھتے ہیں اور یہ تین مقام پر ہے اِثْنَآ عْشَرَ (التوبہ) اَحَدَ عْشَرَ (یوسف علیہ السلام) تِسْعَةَ عْشَرَ (المدثر)۔ جبکہ باقین نے عین مفتوحہ سے اِثْنَا عَشَرَ۔ اَحَدَ عَشَرَ اور تِسْعَةَ عَشَرَ پڑھا ہے۔

نوٹ: اِثْنَا کے الف میں التقاء ساکنین کی وجہ سے مد لازم کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: فِي الْكُلِّ سے صرف ان تین کلمات کا بیان ہی مقصود ہے اور اس سے عام مفہوم مراد لے کر اِثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا وغیرہ میں بھی ابو جعفر کے لیے عین ساکنہ سمجھنا غلط ہوگا۔

۳ / ۶۶۸	یُضَلُّ فَتْحُ الضَّادِ صَحْبٌ ضَمَّ یَا (صحب)	صَحْبٌ ظُبًی کَلِمَةٌ انْصِبْ ثَانِیَا (صحب، ظ)

(ت) یُضَلُّ میں ضاد کا فتحہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر والے رفقاء کا ہے اور یاء کا ضمہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب والے رفقاء کا قوی دلائل والا ہے۔ اور کَلِمَةُ اللّٰهِ دوسرے والے کے تاء کے پیش کو یعقوب کے لیے زبر دو۔

(ل) صَحْبٌ ساتھی، رفیق، دوست، ساتھیوں والا، رفقاء والا۔ ظُبًی تیزیوں والا، قوی دلائل والا۔ ثَانِیًا دوسرا۔ انْصِبْ نصب دو، زبر دو۔

(ق) یُضَلُّ میں تین قرآءات ہیں۔ (۱) یُضَلُّ یاء مضمومہ اور ضاد مفتوحہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں (۲) یُضِلُّ یاء مضمومہ اور ضاد مکسورہ سے یعقوب پڑھتے ہیں (۳) باقین یَضِلُّ یاء مفتوحہ اور ضاد مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا اس آیت میں آنے والے دوسرے لفظ كَلِمَةُ اللّٰهِ کے اختلاف قرآءت کا بیان ہے۔ پس كَلِمَةَ اللّٰهِ تاء مفتوحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین كَلِمَةُ اللّٰهِ تاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ اور پہلے كَلِمَةَ الَّذِيْنَ میں سب کے لیے بالاجماع تاء مفتوحہ ہے۔

۴ / ۶۶۹	رَفْعًا وَّ مَدْخَلًا مَّعَ الْفَتْحِ لِضَمْ	یَلْمِزُ ضَمُّ الْكَسْرِ فِي الْكُلِّ ظُلَمْ (ظ)

(ت) (رَفْعًا کا ترجمہ ہو چکا) اور مَدْخَلًا میم کے ضمہ کی بجائے فتحہ سمیت یعقوب کے لیے ہے اور یَلْمِزُ تمام مواقع میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کے لیے میم کے کسرہ کی بجائے ضمہ سے پوشیدہ ہے۔

(ل) مَعَ الْفَتْحِ فتحہ سمیت ہے۔ فِي الْكُلِّ تمام مواقع میں۔ ظُلَمٌ ظُلْمَةٌ کی جمع اندھیری رات، چھپا ہوا ہونا، پوشیدہ ہونا۔

(ف) مَدْخَلًا میم مفتوحہ اور دال ساکنہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین میم مضمومہ اور دال مفتوحہ مشددہ سے مُدَّخَلًا پڑھتے ہیں۔ يَلْمُزُكَ (التوبہ) يَلْمُزُونَ (التوبہ) تَلْمُزُوا (الحجرات) ان تینوں کلمات کو یعقوب میم مضمومہ سے پڑھتے ہیں جبکہ باقین میم مکسورہ سے يَلْمِزُكَ۔ يَلْمِزُونَ اور تَلْمِزُوا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فِي الْكُلِّ سے مراد یہ تین مواقع ہی ہیں۔

فَاخْفِضْ فَشَايُعْفَ بِنُونٍ سَمِّ مَعْ (ف)		يُقْبَلْ رُدْ فَتًى وَّ رَحْمَةٌ رَّفْعٌ (ر، فتی)	٥/٦٧٠

(ت) يُقْبَلْ کسائی، حمزہ اور خلف العاشر کے لیے اے جوان تم طلب کرلو اور وَرَحْمَةٌ کو غیر مذکورین نے تاء کے دو پیش سے پڑھا پس حمزہ کے لیے اسے دو زیر دو یہ ظاہر ہوا ہے۔ يُعْفَ نون کے ہمراہ معروف بناؤ اس کے ہمراہ......

(ل) رُدْ رَادَ يَرُوْدُ طلب کرنا۔ فَتًى نوجوان۔ اِخْفِضْ جر دینا۔ فَشَا يَفْشُوْ سے ظاہر ہوا، پھیل جانا۔

(ف) اَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُمْ یاء تذکیر سے کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تُقْبَلَ پڑھتے ہیں۔ وَرَحْمَةٍ لِّلَّذِيْنَ تاء مکسورہ منونہ سے امام حمزہ نے پڑھا ہے اور باقین وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ پڑھتے ہیں۔ نَعْفُ عَنْ بالنون مفتوحہ اور فاء مضمومہ سے عاصم پڑھتے ہیں اور باقین يُعْفَ عَنْ بالیاء مضمومہ اور فاء مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: امام عاصم کی رمز اگلے شعر میں آ رہی ہے۔

وَبَعْدُ نَصْبُ الرَّفْعِ نَلْ وَ ظِلُّهُ (ن، ظ)		نُوْنٍ لَّدَى اُنْثٰى تُعَذَّبْ مِثْلُهُ	٦/٦٧١

(ت) تُعَذَّبْ کی تاء تانیث کی بجائے بھی نون ہے تم اسے بھی نَعْفُ کی طرح معروف بناؤ۔ اور اس کے بعد طَآئِفَةٌ بھی عاصم کے لیے دو زبر سے ہے تم اسے حاصل کرو۔ اور یعقوب کے لیے سایہ دار ہوا......

(ل) اُنْثٰى مونث۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ حاصل کرنا۔ ظِلُّهُ ظِلٌّ سے سایہ، سایہ دار۔

(ف) نُعَذِّبْ تاء تانیث کی بجائے نون سے اور معروف امام عاصم پڑھتے ہیں باقین تُعَذَّبْ تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ طَآئِفَةً تاء مفتوحہ منونہ سے عاصم پڑھتے ہیں اور باقین طَآئِفَةٌ تاء مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں یعنی نُعَذِّبْ طَآئِفَةً عاصم کی قراءت ہے اور باقین تُعَذَّبْ طَآئِفَةٌ پڑھتے ہیں۔

كَتَانِ فَتْحِ حَبْرُ الْاَنْصَارِ ظَمَا (حبر، ظ)		اَلْمُعْذِرُوْنَ الْخِفُّ وَ السُّوْءِ اضْمُمَا	٧/٦٧٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اَلْمُعْذِرُوْنَ تخفیف والا اور اَلسَّوْءِ کے سین کو سورۃ الفتح کے دوسرے موقع سمیت ضرور مکی اور بصری کے لیے ضمہ دو جو خوشی و نعمت والا ہے وَالْاَنْصَارِ راء کے زیر کی بجائے پیش کے ساتھ یعقوب علم کے پیاسے کے لیے ہے۔

(ل) اَلْخِفُّ تخفیف سے پڑھنا۔ حَبْرٌ نیک عالم، خوشی و نعمت۔ ظَمَا پیاسا ہونا۔

(ف) وَ جَآءَ الْمُعْذِرُوْنَ عین ساکنہ اور ذال مکسورہ مخففہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین عین مفتوحہ اور ذال مکسورہ مشددہ سے اَلْمُعَذِّرُوْنَ پڑھتے ہیں۔ دَآئِرَةُ السُّوْٓءِ (التوبہ۔ الفتح کا دوسرا) سین مضمومہ سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں اور باقین دَآئِرَةُ السَّوْءِ سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ازرق کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق واولین میں طول اور توسط بھی ہے۔ ثانی کی قید لگا دینے سے ظَنَّ السَّوْءِ خارج ہوگیا جو کہ سورۃ الفتح کا پہلا اور تیسرا موقع ہیں اور جس میں تمام قراء کے لیے سین کا فتحہ ہی ہے۔

نیز التوبہ اور الفتح کے دوسرے موقع کے علاوہ درج ذیل مواقع بھی بالاجماع سین کے فتحہ سے ہی ہیں۔ (۱) مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ (مریم) (۲) اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ جبکہ درج ذیل مواقع پر بالاجماع سین کا ضمہ ہے۔ (۱) وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (الاعراف) (۲) لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف) (۳) اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا (الاحزاب)

۸/۶۷۳	بِرَفْعِ خَفْضٍ تَحْتَهَا اخْفِضْ وَ زِدْ		مِنْ دُمْ صَلَاتَكَ لِصَحْبٍ وَّ حِّدْ
			د صحبٌ

(ت) (بِرَفْعِ خَفْضٍ کا ترجمہ ہو چکا) مکی کے لیے تَحْتَهَا کی تاء ثانی کو زیر دو اور ان کے لیے ہی تَحْتِهَا سے پہلے مِنْ زیادہ کرنا دوام و ہمیشگی والا ہے اور اَصَلٰوتُكَ سورۃ ھود سمیت یہاں کے صَلٰوتَكَ کو حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء کے لیے واحد کے صیغہ والا بناؤ اور انہی حضرات کے لیے تاء کو یہاں فتحہ دو۔

(ل) اِخْفِضْ جر دینا۔ زِدْ زَادَ يَزِيْدُ سے زیادہ کرنا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے دوام۔ ہمیشگی۔ لِصَحْبٍ ساتھیوں کے لیے، رفقاء کے لیے۔ وَحِّدْ وَحَّدَ سے واحد بنانا۔

(ف) تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا میں مِنْ کی زیادتی اور تَحْتِهَا کی تاء ثانی کے کسرہ سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین تَجْرِیْ تَحْتَهَا بغیر مِنْ کے اور تَحْتَهَا کی تاء ثانی کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ اِنَّ صَلٰوتَكَ (التوبہ) اَصَلٰوتُكَ (ھودٌ) کو واحد کے صیغہ سے اور سورۃ التوبہ والے موقع میں تاء مفتوحہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین اِنَّ صَلَوٰتِكَ اور اَصَلَوٰتُكَ جمع کے صیغہ سے اور سورۃ التوبہ والے موقع میں تا مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ یعنی (۱) صَلٰوتَكَ (التوبہ) واحد کے صیغہ ہونے کی وجہ سے لام مفتوحہ مع الف اور تاء مفتوحہ اور اَصَلٰوتُكَ (ھود) میں واحد کے صیغہ کی وجہ سے لام مفتوحہ مع الف سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ (۲) صَلَوٰتِكَ جمع کے صیغہ ہونے کی وجہ سے لام مفتوحہ اور واؤ مفتوحہ مع الف اور تاء مکسورہ سے اور اَصَلَوٰتُكَ میں جمع کے صیغہ ہونے کی وجہ سے لام مفتوحہ اور واؤ مفتوحہ مع الف سے باقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔

۹/۶۷۴	مَعْ هُوْدَ وَ افْتَحْ تَاءَهُ هُنَا وَدَعْ ٭	وَاوَ الَّذِيْنَ عَمَّ بُنْيَانَ ارْتَفَعْ (عم)

ت (مَعْ هُوْدَ وَ افْتَحْ تَاءَهُ هُنَا کا ترجمہ ہو چکا) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا کے پہلے واؤ کو مدنیین اور شامی کے لیے ترک کرنا عام ہوا ہے۔ بُنْيَانَهُ دونوں پیش والے ہوئے......

ل دَعْ دَعَ يَدَعُ سے چھوڑنا، ترک کرنا۔ عَمَّ يَعُمُّ عام ہونا، بارش کا ہر جگہ ہونا۔ اِرْتَفَعَ رفع والا ہونا۔

ف اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا واؤ کے حذف سے نافع۔ ابو جعفر اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اثبات واؤ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مصحف مدنی اور مصحف شامی میں یہ کلمہ حذف واؤ سے مرسوم ہے اور مصحف کوفی، مصحف بصری اور مصحف مکی میں بالواؤ مرسوم ہے۔

نوٹ: بُنْيَانَهُ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۱۰/۶۷۵	مَعْ اُسِّسَ اضْمُمْ وَاكْسِرِ اعْلَمْ كَمْ مَّعَا (ا ك)	اِلَّا اِلٰى اَنْ ظُفُرٌ تَقَطَّعَا (ظ)

ت ہمراہ دونوں اُسِّسَ کے ہمزہ کو ضمہ اور سین اول کو کسرہ نافع اور شامی کے لیے دینا جان لو جو کتنی ہی مرتبہ ثابت ہوا ہے اور اِلَّا اَنْ یعقوب کے لیے اِلٰٓی اَنْ غالب ہوا ہے۔ اَنْ تَقَطَّعَ......

ل اِعْلَمْ عَلِمَ يَعْلَمُ سے جاننا، علم ہونا۔ كَمْ بہت مرتبہ۔ ظُفُرٌ ظَفِرَ باب سَمِعَ سے کامیاب ہونا، غالب ہونا۔

ف اَفَمَنْ اُسِّسَ بُنْيَانُهُ (دونوں جگہ) ہمزہ مضمومہ سین اول مکسورہ اور نون ثانی مضمومہ سے نافع اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین اَسَّسَ بُنْيَانَهُ ہمزہ مفتوحہ سین اول مفتوحہ اور نون ثانی مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ میں کوئی اختلاف قرآءت نہیں وہاں بالاجماع سب ہمزہ مضمومہ اور سین اول مکسور پڑھتے ہیں۔

اِلَّا اَنْ میں یعقوب اِلَّا استثنائیہ کو اِلٰى جو حرف جر ہے پڑھتے ہیں اور باقین اِلَّا لام مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تُقَطَّعَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۱۱/۶۷۶	ضُمَّ اتْلُ صِفْ حَبْرًا رَّوٰى يَزِيْغُ عَنْ (ا ص حبر روی ع)	فُزْ يَرَوْنَ خَاطِبُوْا فِيْهِ ظَعَنْ (ف ف ظ)

ت کی تاء کو نافع۔ شعبہ۔ مکی۔ بصری۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ضمہ پڑھو اور نیک عالم کی تعریف کرو جس نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت روایت کی۔ مَا کَادَ یَزِیْغُ اس کی اطلاق تذکیر والی یاء حفص اور حمزہ کے لیے کامیاب ہونے والی ہے۔ یَرَوْنَ کو تاء خطاب سے حمزہ اور یعقوب کے لیے پڑھنا طویل سفر کے بعد حاصل ہوا ہے۔

(ل) ضُمَّ ضمہ دینا۔ اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْ تلاوت کرنا، پڑھنا۔ حَبْرًا نیک عالم۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا، تعریف کرنا۔ فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ ظَعَنْ ظَعَنَ یَظْعَنُ سے سفر کرنا، کوچ کرنا۔

(ق) اَنْ تُقَطَّعَ تاء مضمومہ سے نافع۔ شعبہ۔ مکی۔ ابوعمرو۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تاء مفتوحہ سے تَقَطَّعَ پڑھتے ہیں۔ مَا کَادَ یَزِیْغُ کو یاء تذکیر سے حفص اور حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تَزِیْغُ پڑھتے ہیں۔ یہ قرآءت اطلاق سے واضح ہو رہی ہے۔ اَوَلَا تَرَوْنَ تاء خطاب سے حمزہ اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے یَرَوْنَ پڑھتے ہیں۔

سورۃ التوبہ کی یاءات اضافت: (۱) مَعِيَ اَبَدًا یاء مفتوحہ یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ۔ (۲) مَعِيَ عَدُوًّا یاء مفتوحہ حفص۔

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ علیہ السلام (۱۰)

۱/۶۷۲	وَاِنَّهٗ افْتَحْ ثِقْ وَ یَا نُفَصِّلُ ث	حَقٌّ عَلَا قُضِیَ سَمّٰی اَجَلُ حق ع

(ت) اور اِنَّهٗ کے ہمزہ کو فتحہ ابوجعفر کے لیے اعتماد سے دو اور نُفَصِّلُ کی یاء مکی بصریین اور حفص کے لیے حق والی اور مشہور ہو گئی ہے۔ لَقُضِیَ کو معروف کے صیغہ کا نام رکھنا اور اَجَلُهُمْ......

(ل) اِفْتَحْ فتحہ دینا۔ ثِقْ وَثِقَ یَثِقُ سے اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔ حَقٌّ حق ہے۔ سچ ہے۔ سَمّٰی نام رکھنا۔

(ق) اَنَّهٗ یَبْدَؤُا ہمزہ مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین اِنَّهٗ یَبْدَؤُا ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ یاء سے مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور حفص پڑھتے ہیں باقین نون سے نُفَصِّلُ پڑھتے ہیں۔

لَقَضٰی میں شامی اور یعقوب نے قاف مفتوحہ اور ضاد مفتوحہ مع الف سے صیغہ معروف پڑھا ہے باقین قاف کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ اور یاء مفتوحہ سے لَقُضِیَ پڑھتے ہیں۔ جبکہ یعقوب کے لیے حسب قاعدہ اِلَیْهُمْ کی ھاء کا ضمہ بھی ہے۔

نوٹ: اَجَلُهُمْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۲/۶۷۸	فِیْ رَفْعِهٖ انْصِبْ کَمْ ظُبًی وَّ اقْصِرْ وَلَا ک ظ	اَدْرٰی وَلَا اُقْسِمُ الْاُوْلٰی زِنْ هَلَا ز ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت میں لام کے پیش کی جگہ زبرانہی شامی اور یعقوب کے لیے پڑھو جو متعدد مواقع پر قوی دلائل والا ہے۔ اور وَلَا اَدْرٰکُمْ کو یہاں اور پہلے لَا اُقْسِمُ کو قصر سے قنبل کے لیے بغیر خلف کے اور بزی کے لیے خلف سے پڑھ کر مزین کرلو اور باخبر ہو جاؤ۔

ل رَفْعِهِ اس کا رفع۔ اِنْصِبْ نصب پڑھو۔ کَمْ کتنی ہی مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ ظُبًی تیز دھار، قوی دلائل۔ اِقْصِرْ قصر سے پڑھو۔ زِنْ زَيِّنَّهٗ تَزْيِيْنًا سے زینت دینا۔ هَلَا خبردار ہو جاؤ، آگاہ ہو جاؤ۔

ف اَجَلُهُمْ لام مضمومہ سے شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں جبکہ باقین اَجَلَهُمْ لام مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

وَلَاَدْرٰکُمْ بِهٖ (یونس) لَاُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ (القیامۃ) میں حذف الف سے دونوں جگہ قنبل پڑھتے ہیں جبکہ بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) دونوں مواقع پر حذف الف سے جو بطریق شاطبی ہے (ب) دونوں مواقع پر جمہور کی طرح اثبات الف سے وَلَآ اَدْرٰکُمْ اور لَآ اُقْسِمُ جو بطریق طیبہ ہے اور باقین کی قرآءت بھی اثبات الف سے ہی ہے۔

نوٹ: اَلْاُوْلٰی کی قید سے دوسرا والا وَلَآ اُقْسِمُ (القیامہ) اور لَآ اُقْسِمُ (البلد) خارج ہو گئے کہ ان میں سب کے لیے اثبات الف والی قرآءت ہے۔

۳/۶۷۹	خُلْفٌ وَّ عَمَّا يُشْرِكُوْ كَالنَّحْلِ مَعْ	رُوْمٍ سَمَا نَلْ كَمْ وَ يَمْكُرُوْ شَفَعْ ش ک ن سما

ت (خُلْفٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور عَمَّا يُشْرِكُوْنَ یہاں والا اور سورۃ الروم سمیت سورۃ النحل والوں کی طرح اطلاقی یاء غیب حرمیین۔ بصریین۔ عاصم اور شامی کے لیے کتنی ہی مرتبہ بلند ہوئی تم اسے حاصل کرلو اور يَمْكُرُوْنَ روح کے لیے اطلاقی یاء غیب سے پڑھ کر قرآءت کے مخالفین کے خلاف ان کی مدد کرو۔

ل خُلْفٌ اختلاف۔ نَلْ حاصل کرنا۔ سَمَا بلند ہونا۔ کَمْ کتنی ہی مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ شَفَعَ شَفَعَ شَفَاعَةٌ سے سفارش کرنا، کسی کے خلاف دوسرے کی مدد کرنا۔

ف عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (یونس۔ النحل دو جگہ۔ الروم) چاروں جگہ بالیاء غیب نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ عاصم اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین یعنی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر عَمَّا تُشْرِكُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مَا يَمْكُرُوْنَ یاء غیب سے روح پڑھتے ہیں اور باقین تاء خطاب سے تَمْكُرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۴/۶۸۰	وَ كَمْ ثَنَا يَنْشُرُ فِيْ يُسَيِّرُ ک ث	مَتَاعُ لَا حَفْصٌ وَّ قِطْعًا ظُفُرْ ظ

ت اور يُسَيِّرُكُمْ کی بجائے يَنْشُرُكُمْ شامی اور ابوجعفر کے لیے بہت زیادہ تعریفوں والا ہے مَتَاعُ کو سب نے عین کے پیش سے پڑھا مگر حفص اس میں شامل نہیں اور قِطْعًا کو یعقوب نے عمدگی سے......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) کَمْ بہت زیادہ، متعدد مرتبہ۔ ثَنَا تعریف۔ ظُفُرْ کامیابی۔ عمدگی۔

(ف) هُوَ الَّذِیْ یَنْشُرُکُمْ یاء مفتوحہ۔ نون ساکنہ۔ شین منقوطہ مضمومہ سے شامی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین یُسَیِّرُکُمْ یاء مضمومہ۔ سین مفتوحہ۔ یاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ مَتَاعَ الْحَیٰوۃِ عین مفتوحہ سے حفص پڑھتے ہیں باقین مَتَاعُ عین مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: قِطَعًا کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۵ / ۶۸۱	رُمْ دِنْ سُکُوْنًا بَاءَ تَبْلُوْا التَّاشَفَا ر د شفا	لَا یَهْدِ خِفُّهُمْ وَیَا اکْسِرْ صُرِّفَا ص

(ت) کسائی اور مکی نے طاء کے سکون سے پڑھنے کا قصد کر کے اپنا شعار بنایا۔ تَبْلُوْا کی باء کی جگہ تاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا بخش ہے۔ لَا یَهْدِیْ کو حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے تخفیف سے پڑھا اور شعبہ نے یاء کو کسرہ دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔

(ل) رُمْ ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ دِنْ ثواب پہنچانا، دین بنانا۔ شعار بنانا۔ سُکُوْنًا سکون پڑھنا۔ شَفَا شفا دینا۔ خِفُّهُمْ تخفیف سے پڑھنا۔ اکْسِرْ کسرہ دینا۔ صُرِّفَا خرچ کرنا، اشاعت کرنا۔

(ف) قِطْعًا مِّنَ الَّیْلِ طاء کے سکون سے یعقوب۔ کسائی اور مکی پڑھتے ہیں باقین قِطَعًا طاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔
تَتْلُوْا بالتاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین تَبْلُوْا بالباء پڑھتے ہیں۔

نوٹ: لَا یَهْدِیْ کی قرآءت ہم اگلے شعر میں بیان کریں گے۔

۶ / ۶۸۲	وَالْهَاءَ نَلْ ظُلْمًا وَّاَسْکِنْ ذَا بَدَا ن ظ ذ ب	خُلْفُهُمَا شَفَا خُذِ الْاِخْفَا حَدَا شفا خ ح

(ت) اور هاء میں کسرہ عاصم اور یعقوب کے لیے حاصل کرو اور شرک سے بچو اور حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر ابن وردان کے لیے بلا خلاف هاء کو ساکن اور ابن جماز اور قالون کے لیے خلف سے پڑھو ان دونوں کا خلف ظاہر ہوا اور شفا دینے والا ہے اسے لے لو اور ابوعمرو کے لیے اختلاس کے خلف نے مخالفین قرآءت کو روک دیا ہے۔ تم اس خلف کی وجہ سے مزا چکھ لو۔

(ل) نَلْ حاصل کرنا۔ ظُلْمًا شرک، ظلم، اندھیرا، گناہ۔ اَسْکِنْ ساکن پڑھو۔ بَدَا ظاہر ہوا۔ خُلْفُهُمَا ان دونوں کا خُلف۔ شَفَا شفا دینا۔ خُذْ لے لو۔ حَدَا روک دینا، بند کر دینا۔

(ف) اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ میں قراء کی درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (۱) لَا یَهَدِّیْ یاء اور هاء کے کامل فتحہ اور دال کی تشدید سے مکی۔ شامی اور ورش کی قرآءت ہے (۲) لَا یَهْدِّیْ یاء مفتوحہ اور هاء ساکنہ اور دال مشددہ سے ابن وردان پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) لَا يَهْدِيْ یاء مفتوحہ۔ ھاء ساکنہ اور دال کی تخفیف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے۔ (۴) لَا يَهِدِّيْ یا مفتوحہ۔ ھاء مکسورہ اور دال مکسورہ مشددہ سے یعقوب اور حفص کی قرآءت ہے۔ (۵) لَا يِهِدِّيْ یاء اور ھاء مکسورہ اور دال مکسورہ مشددہ سے شعبہ پڑھتے ہیں (۶) قالون اور ابن جماز کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اختلاس ھاء مفتوحہ جو بطریق شاطبیہ و طیبہ ہے (ب) ھاء کے سکون سے جو بطریق شاطبیہ وطیبہ ہے جبکہ ابن جماز کے لیے اسکان ھاء بطریق درہ ہے اور اختلاس ھاء مفتوحہ بطریق طیبہ ہے۔ یاد رہے کہ امام شاطبیؒ نے قالون کے لیے اسکان ھاء بیان نہیں فرمایا ہے حالانکہ یہ ان کے طرق سے وارد ہے۔ تحریرات شاطبیہ میں قالون کے لیے اسکان کی تصریح ہے۔ (۷) ابوعمرو بصری کے لیے بھی دو وجوہ ہیں (ا) ھاء مفتوحہ کا اختلاس جو بطریق شاطبی ہے (ب) ھاء کے فتحہ کا اتمام یعنی پورا فتحہ اور یہ بطریق طیبہ ہے۔

٧ / ٦٨٣	خُلْفٌ بِهِ ذُقْ يَفْرَحُوْا غِثْ خَاطَبُوْا ب ذ غ	وَيَجْمَعُوْ ثِبْ كَمْ غَوَى اكْسِرْ يَعْزُبُ ث ك غ

ت: (خُلْفٌ بِهِ ذُقْ کا ترجمہ ہو چکا) فَلْتَفْرَحُوْا تاء خطاب سے رویس کے لیے بارش والا ہے اور يَجْمَعُوْنَ کو اسی طرح تاء خطاب سے ابوجعفر۔ شامی اور رویس نے کتنی ہی مرتبہ مستعدی سے پڑھا اس قرآءت کا منکر گمراہ ہو گیا۔ وَ مَا يَعْزُبُ میں کسرہ......

ل: خُلْفٌ خلف۔ ذُقْ مزہ چکھنا۔ غِثْ بارش والا۔ ثِبْ مستعد ہونا۔ چوکس ہونا۔ كَمْ کتنی ہی مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ غَوٰی گمراہ ہونا۔ اكْسِرْ کسرہ دو۔

ف: فَلْتَفْرَحُوْا هُوَ تاء خطاب سے رویس پڑھتے ہیں باقین فَلْيَفْرَحُوْا یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مِمَّا تَجْمَعُوْنَ تاء خطاب سے ابوجعفر۔ شامی اور رویس پڑھتے ہیں اور يَجْمَعُوْنَ یاء غیب سے باقین کی قرآءت ہے۔

٨ / ٦٨٤	ضَمًّا مَّعًا رُمْ اَصْغَرَ ارْفَعْ اَكْبَرَا ر	ظِلٌّ فَتًى صِلْ فَاجْمَعُوْا وَافْتَحْ غَرَا ظ فتی غ

ت: دونوں جگہ بجائے ضمہ کے کسائی قصد کرتے ہیں۔ اَصْغَرَ اَكْبَرَ کی راء کو یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے پیش دینا سایہ دار اور قوی ہے۔ فَاجْمَعُوْا کو رویس کے لیے ہمزہ وصل والا بناؤ اور انہی رویس کے لیے میم کو فتحہ دو یہ رویس کے لیے خلف والا باعث شوق ہوا ہے۔

ل: ضَمًّا مَّعًا۔ دونوں جگہ ضمہ کو۔ رُمْ ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ ارْفَعْ رفع دو۔ ظِلٌّ سایہ۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ صِلْ وصل والا۔ افْتَحْ فتحہ دو۔ غَرَا اشتیاق والا، شوق والا، رغبت والا۔

ف: يَعْزِبُ (یونس۔ السباء) دونوں جگہ ذال مکسورہ سے کسائی پڑھتے ہیں اور باقین يَعْزُبُ ذال مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ یعنی اَصْغَرُ اور اَکْبَرُ دونوں کو راء مضمومہ سے یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین دونوں کلمات کو راء مفتوحہ سے اَصْغَرَ اور اَکْبَرَ پڑھتے ہیں۔ فَاجْمَعُوْا ہمزہ وصلی اور میم مفتوحہ سے رویس کی پہلی وجہ ہے جو بطریق الدرہ ہے اور فَاَجْمِعُوْا ہمزہ قطعی اور میم مکسورہ سے رویس کی دوسری وجہ ہے جو بطریق طیبہ ہے اور باقین بھی ہمزہ قطعی اور میم مکسورہ سے فَاَجْمِعُوْا پڑھتے ہیں۔

۹/۶۸۵	خُلْفٌ وَّظَنَّ شُرَكَاءُكُمْ وَخِفْ (ظ)	تَتَّبِعَانِ النُّوْنَ (م) مَنْ لَّهٗ (ل) اخْتُلِفْ

(ت) (خُلْفٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور شُرَكَاءُكُمْ کا ہمزہ کا اطلاقی پیش یعقوب کے لیے یقینی ہے اور وَلَا تَتَّبِعٰٓنِ میں نون کی تخفیف ابن ذکوان کے لیے بلا اختلاف اور ہشام کے لیے اختلاف والی بنائی گئی ہے۔

(ل) خُلْفٌ خلف والی۔ ظَنَّ یقین، گمان۔ اُخْتُلِفُ اختلاف والی۔

(ف) شُرَكَآءُكُمْ ہمزہ مضمومہ سے یعقوب کی قرآءت ہے جبکہ باقین شُرَكَآءَكُمْ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَا تَتَّبِعٰنِ نون مخففہ سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں اور ہشام کی بھی ایک وجہ ہے جبکہ ہشام کی دوسری وجہ جو باقین کی بھی قرآءت ہے وہ تَتَّبِعٰٓنِّ نون مشددہ سے ہے۔ ہشام کے لیے نون مشددہ بطریق شاطبی ہے اور نون مخففہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: ابن ذکوان کے لیے دوسری وجہ شاطبیہ میں علامہ شاطبیؒ نے نون مشددہ والی نقل کی ہے مگر اس کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ قول مضطرب ہے۔ ....وَ مَاجَ بِالْفَتْحِ وَالْاِسْكَانِ قَبْلَ مُثَقَّلًا۔ مَاجَ کا معنی مضطرب ہے لٰہذا یہ وجہ ابن ذکوان کے لیے پڑھنا درست نہیں ہے۔

۱۰/۶۸۶	يَكُوْنَ صِفْ (ص) خُلْفًا وَّاِنَّهٗ شَفَا (شفا)	فَاكْسِرْ وَيَجْعَلُ بِنُوْنٍ صُرِّفَا (ص)

(ت) وَيَكُوْنَ شعبہ کے لیے خلف کو بیان کرو اور حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے اِنَّهٗ میں ہمزہ کو کسرہ دو یہ شفا دینا ہے اور وَ يَجْعَلُ نون سے پڑھنا شعبہ کے لیے زینت دینا ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ شَفَا يَشْفِيْ تندرست کرنا، صحت یاب کرنا، شَفَا يَشْفُوْ ھلال، چاند کا طلوع ہونا، ظاہر ہونا۔ فَاكْسِرْ پس کسرہ دو۔ صُرِّفَا آراستہ کرنا، زینت دینا، مزین کرنا۔

(ف) شعبہ کے لیے وَيَكُوْنَ لَكُمَا میں دو وجوہ ہیں: (ا) وَ يَكُوْنَ یاء تذکیر سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) وَتَكُوْنَ تاء تانیث سے یہ بطریق شاطبیہ ہے اور باقین بھی تاء تانیث سے وَتَكُوْنَ پڑھتے ہیں۔ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ میں ہمزہ مکسورہ سے اِنَّهٗ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین اَنَّهٗ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَنَجْعَلُ الرِّجْسَ بالنون شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین بالیاء وَ يَجْعَلُ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ یونس علیہ السلام کی یاءات اضافت: (۱) لِیٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ (۲) اِنِّیٓ اَخَافُ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو (۳) نَفْسِیٓ اِنْ (۴) وَ رَبِّیٓ اِنَّهٗ ان دونوں میں یاء مفتوحہ نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو (۵) اَجْرِیَ اِلَّا یاء مفتوحہ نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ شامی اور حفص۔

یاء اضافت: (۱) وَلَا تُنْظِرُوْنِ ی یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ هُـــوْدٍ علیہ السلام (۱۲)

۱ / ۶۸۷	اِنِّیٓ لَکُمْ فَتْحًا رَّوٰی حَقٌّ ثَنَا روی حق ث	عُمِّیَتِ اضْمُمْ شُدَّ صَحْبٌ نَوِّنَا صحب

(ت) اِنِّیٓ لَکُمْ کسائی، خلف العاشر۔ مکی۔ بصریین اور ابوجعفر کے لیے ہمزہ کے فتحہ سے حق اور قابل تعریف روایت کیا گیا ہے فَعُمِّیَتْ کی عین کو تم ضمہ دو اور میم مشدد حفص۔ حمزہ کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء کے لیے کر و تم بالضرور تنوین دو......

(ل) رَوٰی روایت کرنا۔ حَقٌّ حق سچ۔ ثَنَا تعریف۔ اُضْمُمْ تم ضمہ دو۔ شُدَّ مشدد کرو۔ نَوِّنَا تم بالضرور تنوین دو۔

(ف) اَنِّیٓ لَکُمْ نَذِیْرٌ ہمزہ مفتوحہ سے کسائی۔ خلف العاشر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین اِنِّیٓ لَکُمْ ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ فَعُمِّیَتْ عین مضمومہ اور میم مشددہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین فَعَمِیَتْ عین مفتوحہ اور میم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

۲ / ۶۸۸	مِنْ کُلِّ فِیْهِمَا عَلَا مَجْرٰی اضْمُمَا ع	صِفْ کَمْ سَمَا وَ یَا بُنَیَّ افْتَحْ نَمَا ص ک سما ن

(ت) مِنْ کُلِّ کے لام کو حفص کے لیے دونوں جگہ جو بلند ہوئی ہے۔ تم مَجْرٖهَا کے میم کو شعبہ۔ شامی۔ حرمیین اور بصریین کے لیے ضرور ضمہ دو یہ متعدد مواقع پر بلند ہوئی ہے اور یَا بُنَیَّ کو عاصم کے لیے فتحہ دو یہ قرآءت لکھے جانے کے بعد چمک اٹھی ہے۔

(ل) عَلَا بلند ہونا، مشہور ہونا۔ اُضْمُمَا ضرور ضمہ دو۔ صِفْ بیان کرنا، کَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ سَمَا بلند ہونا۔ نَمَا نَمٰی یَنْمِیْ نَمْیًا سے زیادہ ہونا، بہت ہونا، روشنائی کا لکھے جانے کے بعد چمک اٹھنا۔

(ف) مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ (ھود۔ المومنون) حفص لام منونہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں باقین مِنْ کُلِّ حذف تنوین سے پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مُجْرٖهَا میم مضمومہ سے شعبہ۔ شامی۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین مَجْرٖهَا میم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ پھر اس میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) ازرق راء کی تقلیل (۲) قالون۔ اصبھانی۔ مکی۔ ہشام۔ شعبہ۔ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے راء کا فتحہ (۳) ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے راء میں امالہ کبریٰ (۴) ابن ذکوان کے لیے دو وجہ ہیں (۱) فتح (ب) امالہ۔ یٰبُنَیَّ ارْکَبْ (ھودؑ) میں عاصم یاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور باقین یٰبُنَیِّ ارْکَبْ یاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: باقی مواقع کا بیان آگے آتا ہے۔

۳/۶۸۹	وَ حَيْثُ جَا حَفْصٌ وَّفِيْ لُقْمَانَا	الْاُخْرٰى هُدًى عِلْمٍ وَّسَكِّنْ زَانَا
		ھ ع ز

ت: اور اس کے ماسوا یہ جس جگہ بھی آیا ہے وہاں حفص نے اسی طرح فتحہ سے پڑھا ہے اور سورہ لقمان کا آخری کلمہ یٰبُنَیَّ بزی اور حفص کے لیے فتحہ یاء علم و ہدایت والا ہے اور بزی کے لیے یہ یاء ساکنہ سے مزین کرنا۔

ل: حَيْثُ جَا جس جگہ بھی آیا۔ هُدًى ہدایت والا۔ عِلْمٍ علم۔ زَانَا مزین کرنا۔

ف: یٰبُنَیَّ سورہ ھود کے علاوہ پانچ جگہ مزید آیا ہے (یوسفؑ۔ لقمان تین جگہ۔ الصافات) پس ان تمام پانچوں مواقع پر حفص یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ مزید کی تفصیل اس طرح ہے۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ (لقمان کا آخری) بزی اور حفص فتحہ یاء سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ قنبل یاء ساکنہ سے یٰبُنَیْ اَقِمْ پڑھتے ہیں اور باقین یاء مکسورہ سے یٰبُنَیِّ اَقِمْ پڑھتے ہیں

نوٹ: باقی مواقع کی قراءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

۴/۶۹۰	وَاَوَّلًا دِنْ عَمَلٌ كَعَلِمَا	غَيْرُ انْصِبِ الرَّفْعَ ظَهِيْرٌ رَّسَمَا
	د	ظ ر

ت: اور سورہ لقمان کے پہلے کو مکی نے ساکن پڑھنا اپنا شعار بنایا۔ یعقوب اور کسائی کے لیے عَمَلٌ، عَمِلَ بروزن عَلِمَ ہے اور انہی دونوں حضرات کے لیے غَيْرُ کی پیش کو زبر دو یہ لکھنا حفاظت کا باعث ہوا ہے۔

ل: دِنْ دین بنانا۔ انْصِبِ نصب دو۔ زبر دو۔ ظَهِيْرٌ مددگار۔ محافظ۔ مضبوط پیٹھ والا۔ رَسَمَا کتاب میں لکھنا، رَسَمَ رَسِيْمًا پاؤں کا نشان چھوڑنا، تیز چلنا جس کی صفت رَسُوْمٌ ہے۔

ف: یٰبُنَیْ لَا تُشْرِكْ (لقمان) یاء ساکنہ سے مکی پڑھتے ہیں حفص یٰبُنَیَّ یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں اور باقین یٰبُنَیِّ یاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ یٰبُنَیَّ کی قراءت جدول کے ذریعے واضح کر دی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	قاری	یَبُنَیَّ (یاءِ مفتوحہ)	یُبُنَیِّ (یاءِ مکسورہ)	یُبُنَیْ (یاءِ ساکنہ)
❶	حفص	ہودؔ۔ یوسفؑ۔ لقمان کے تینوں۔ الصافات تمام جگہ	......	......
❷	شعبہ	ہودؔ	یوسفؑ۔ لقمان کے تینوں مواقع۔ الصافات	......
❸	بزی	لقمان کا آخری موقع	ہودؔ۔ یوسفؑ۔ لقمان کا دوسرا۔ الصافات	لقمان کا پہلا موقع
❹	قنبل	......	ہودؔ۔ یوسفؑ۔ لقمان کا دوسرا۔ الصافات	لقمان کا پہلا اور تیسرا موقع
❺	باقین	......	ہودؔ۔ یوسفؑ۔ لقمان کے تینوں۔ الصافات تمام جگہ	......

اِنَّهٗ عَمِلَ میم مکسورہ اور لام مفتوحہ غیر منونہ سے یعقوب اور کسائی پڑھتے ہیں باقین اِنَّهٗ عَمَلٌ میم مفتوحہ اور لام مضمومہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرَ راء مفتوحہ سے یعقوب اور کسائی پڑھتے ہیں باقین غَیْرُ راء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

٥/٦٩١	تَسْئَلْنِ فَتْحُ النُّوْنِ دُمْ لِي الْخُلْفُ (د، ل)	وَاشْدُدْ كَمَا حِرْمٍ وَّعَمَّ الْكَهْفَ (ك، حرم، عم)

(ت) تَسْئَلْنِ مکی کے لیے بغیر خلف کے اور ہشام کے لیے خلف والا نون کا فتحہ ہے تم اس پر مداومت کرو اور شامی اور حرمین کے لیے مشدد پڑھو جو عظمت والا ہے اور سورۃ الکہف والے میں تشدید نون مدنیین اور شامی کے لیے شہرت والی ہوئی ہے۔

(ل) دُمْ ہمیشگی، دوام۔ اُشْدُدْ مشدد پڑھو۔ حِرْمٍ حرم والے، معظم، بابرکت، عظمت والے۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا، شہرت والا ہونا۔

(ف) فَلَا تَسْئَلْنِ میں تین طرح کا اختلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) نون کی تشدید اور تخفیف کا (۲) نون کے فتحہ اور کسرہ کا (۳) یاء زائدہ کا اثبات و حذف۔ پس ان تینوں اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔

(۱) تَسْئَلَنَّ نون مفتوحہ مشددہ لام مفتوحہ حذف یاء حالین میں مکی پڑھتے ہیں (۲) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) مکی کی طرح ہی تَسْئَلَنَّ اور یہ وجہ بطریق طیبہ ہے (ب) تَسْئَلَنِّ نون مکسورہ مشددہ لام مفتوحہ حذف یاء حالین میں اور یہ وجہ بطریق شاطبیہ ہے (۳) تَسْئَلْنِي لام ساکنہ۔ نون مکسورہ مخففہ اور اثبات یاء سے صرف وصلاً ابوعمرو کے لیے اور وقفاً تَسْئَلْنْ (۴) تَسْئَلْنِي حالین میں یعقوب (۵) تَسْئَلَنِّي لام مفتوحہ۔ نون مکسورہ مشددہ اور اثبات یاء سے ورش اور ابوجعفر (۶) تَسْئَلْنِ لام ساکنہ۔ نون مکسورہ مخففہ حذف یاء سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۷) ہشام کی دوسری وجہ کی طرح تَسْئَلَنِّ لام مفتوحہ۔ نون مشددہ مکسورہ اور حذف یاء سے ابن ذکوان اور قالون۔

نوٹ: لام کا سکون نطق جزریؒ سے معلوم ہوا اور فتحہ اس کی ضد سے نکلا ہے جبکہ یاء زائدہ کے حذف و اثبات کا بیان باب یاءات زوائد میں ہو چکا ہے دیکھو شعر ۴۰۴۔ ۴۰۵۔

سورۃ الکہف میں یاء مرسوم ہے اور نون کے کسرہ میں بھی اختلاف نہیں صرف نون مشدد اور مخفف پڑھنے اور لام کے سکون اور فتحہ پڑھنے کا اختلاف ہے۔ فَلَا تَسْئَلَنِّي لام مفتوحہ اور نون مشددہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ہشام پڑھتے ہیں جبکہ فَلَا تَسْئَلَنِي اثبات یاء زائدہ سے اور فَلَاتَسْئَلَنِّ حذف یاء سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں۔ اور باقین تَسْئَلْنِي لام ساکنہ اور نون مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ اب جدول کے ذریعے دونوں سورتوں کی قرآءت کو واضح کیا جاتا ہے۔

ھودؑ

شمار	صورت تلفظ	قارئین	تشریح
①	تَسْئَلَنَّ	مکی۔ ہشام (وجہ اوّل)	لام مفتوحہ۔ نون مفتوحہ مشددہ۔ حذف یاء
②	تَسْئَلَنِّ	قالون۔ ابن ذکوان۔ ہشام (وجہ ثانی)	لام مفتوحہ۔ نون مکسورہ مشددہ۔ حذف یاء
③	تَسْئَلْنِي	ابوعمرو (وصلاً) یعقوب (حالین)	لام ساکنہ۔ نون مکسورہ مخففہ۔ اثبات یاء
④	تَسْئَلَنِّي	ورش۔ ابوجعفر	لام مفتوحہ۔ نون مکسورہ مشددہ۔ اثبات یاء
⑤	تَسْئَلْنِ	عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر	لام ساکنہ۔ نون مکسورہ مخففہ۔ حذف یاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ابوعمرو بصری کے لیے وقفاً تسئلنْ ہے۔

الکہف

شمار	صورت تلفظ	قارئین	تشریح
1	فَلَا تَسْئَلَنِّیْ	نافع۔ ابوجعفر۔ ہشام۔ ابن ذکوان۔ (وجہ اوّل)	لام مفتوحہ۔ نون مشددہ۔ اثبات یاء
2	فَلَا تَسْئَلَنِّ	ابن ذکوان (وجہ ثانی)	لام مفتوحہ۔ نون مشددہ۔ حذف یاء
3	فَلَا تَسْئَلْنِیْ	مکی۔ بصری۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ یعقوب اور خلف العاشر	لام ساکنہ۔ نون مخففہ۔ اثبات یاء

نوٹ: ابن ذکوان کے یاء زائدہ کا حذف و اثبات دیکھو باب یاءات الزوائد شعر ۴۰۹۔۴۱۰۔

ابن ذکوان کے لیے حالین میں یاء کا حذف و اثبات دونوں وجوہ ہیں اور یہ دونوں وجوہ شاطبیہ اور طیبہ دونوں میں موجود ہیں۔

علامہ جزریؒ النشر فی القرآءات العشر میں فرماتے ہیں ابن ذکوان کے لیے یہ دونوں وجوہ صحیح ہیں۔

٦/٦٩٢	یَوْمَئِذٍ مَّعْ سَالَ فَافْتَحْ اِذْ رَفَا ا ر	ثِقْ نَمْلِ کُوْفٍ مَّدَنْ نَوِّنْ کَفَا ث کوف مدنیٌ کفا

ت: یَوْمَئِذٍ کے میم کو یہاں اور سورہ سَاَلَ میں مدنیین اور کسائی کے لیے فتحہ دو یہ مدد دینے والا اور قابل اعتماد ہے۔ اور سورہ نمل والے کو کوفیین اور مدنیین نے فتحہ دیا ہے اور تنوین سے پڑھنا کوفیین کے لیے کافی ہوا۔

ل: رَفَا اصلاح کرنا، خوف سے تسکین دینا، مدد دینا۔ ثِقْ اعتماد کرنا۔ کَفَا یَکْفِیْ سے کافی ہونا، قناعت کرنا۔ مستغنی ہونا۔

ف: وَمِنْ خِزْیِ یَوْمَئِذٍ (ھودؑ) وَ مِنْ عَذَابِ یَوْمَئِذٍ (المعارج) دونوں مواقع میں یَوْمَئِذٍ میم مفتوحہ سے نافع۔ کسائی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین دونوں مواقع پر میم مکسورہ سے یَوْمِئِذٍ پڑھتے ہیں۔ وَھُمْ مِنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ (النمل) میں میم مفتوحہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین یَوْمِئِذٍ میم مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فَزَعٍ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٧/٦٩٣	فَزَعِ وَاعْکِسُوْا ثَمُوْدَ ھَا ھُنَا	وَالْعَنْکَبَا الْفُرْقَانِ عُجْ ظُبًی فِنَا ع ظ ف

ت: فَزَعِ اور الٹ کرو تم ثَمُوْدَ میں یہاں اور سورہ العنکبوت میں اور سورہ الفرقان میں حفص۔ یعقوب اور حمزہ کے لیے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوی دلائل والا اور وسیع میدان کی طرح ہے۔

(ل) اعْكِسُوْا الٹ کرنا، عکس کرنا۔ عُجْ عَاجَ يَعُوْجُ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ ظُبًى تیز دھار، قوی دلائل۔ فَنَا گھر کے سامنے کا میدان۔

(ف) فَزِعٍ عین مکسورہ منونہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین فَزَعِ عین مکسورہ بغیر منونہ پڑھتے ہیں۔ ثَمُوْدَا (ھودؔ۔ العنکبوت۔ الفرقان) میں دال مفتوحہ غیر منونہ سے حفص۔ یعقوب اور حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین ثَمُوْدًا دال مفتوحہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔

۸ / ۶۹۴	وَالنَّجْمِ نَلْ فِيْ ظَنِّهِ اكْسِرْ نَوِّنِ (ن ف ظ ا)	رُدْ لِثَمُوْدَ قَالَ سِلْمٌ سَكِّنِ (ر ا)

(ت) اور سورۃ النجم والے ثَمُوْدَا میں عاصم۔ حمزہ اور یعقوب کے لیے بغیر تنوین کی قرآءت حاصل کرو جو یقینی ہے اور کسائی کے لیے لِثَمُوْدَ کی دال کو کسرہ والا اور تنوین والا بناؤ اور قرآءت کے طالب ہو جاؤ۔ قَالَ سِلْمٌ میں لام ساکن کرو......

(ل) نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ فِيْ ظَنِّهِ اپنی یقینی میں۔ رُدْ رَادَ يَرُوْدُ سے طلب کرنا، طالب ہونا۔ سَكِّنِ ساکن کرنا۔

(ف) ثَمُوْدَا (النجم) دال مفتوحہ غیر منونہ سے عاصم۔ حمزہ اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین ثَمُوْدًا دال مفتوحہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔ لِثَمُوْدٍ دال مکسورہ منونہ سے کسائی پڑھتے ہیں اور باقین لِثَمُوْدَ دال مفتوحہ غیر منونہ سے پڑھتے ہیں۔

۹ / ۶۹۵	وَاكْسِرْهُ وَاقْصُرْ مَعْ ذَرْوٍ فِيْ رُبَا (ف ر)	يَعْقُوْبُ نَصْبُ الرَّفْعِ عَنْ فَوْزٍ كَبَا (ع ف ك)

(ت) اور سین کو کسرہ دو اور لام کے بعد والے الف کو حذف کرو یہاں اور سورہ الذاریات میں حمزہ اور کسائی کے لیے اونچے درجہ سے ثابت ہے۔ يَعْقُوْبُ میں حفص۔ حمزہ اور شامی کے لیے باء کے پیش کی بجائے زبر کامیاب ہونے والا اور صاف کرنے والا نقل کیا گیا ہے۔

(ل) رُبَا رَبَا يَرْبُوْ سے بال بڑھنا،، زیادہ ہونا، اونچی جگہ چڑھنا۔ ٹیلے پر چڑھنا۔ فَوْزٍ کامیابی فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا، نجات پانا۔ كَبَا يَكْبُوْ سے روشنی کم ہونا۔ صاف کرنا، منہ کے بل گرنا كُبَى تَكْبِيَةً آگ کو راکھ میں چھپانا۔

(ف) قَالَ سِلْمٌ (ھودؔ۔ الذاریات) سین مکسورہ۔۔ لام ساکنہ۔ حذف الف سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین سَلٰمٌ سین ولام مفتوح اور اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ يَعْقُوْبَ باء مفتوحہ سے حفص۔ حمزہ اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین يَعْقُوْبُ باء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰ ۶۹۶	وَامْرَاَتُكَ حَبْرٌ اَنِ اسْرِ فَاسْرِ صِلْ حبر	حِرْمٌ وَّضَمَّ سَعِدُوْا شَفَا عُدِلْ حرم شفا ع

(ت) اور اِلَّا امْرَاَتُكَ تاء کے اطلاقی پیش سے مکی اور ابوعمرو کے لیے نقش ونگار والا ہے۔ اَنِ اسْرِ اور فَاسْرِ ہمزہ وصل والا حرمیین کے لیے بناؤ اور سَعِدُوْا کے سین کو حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور حفص نے جو ضمہ دیا ہے وہ طلوع قمر کے برابر ہے۔

(ل) حَبْرٌ اَلْحَبْرُ وَالْحِبْرُ نیک عالم، خوشی ونعمت، نقش ونگار، خوبصورتی۔ شَفَا یَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا، ظاہر ہونا اور شَفٰی یَشْفِیْ سے تندرست کرنا، کسی کے لیے صحت کی دعا مانگنا۔ عُدِلْ عَدَلَ عَدْلًا سے تیر کو سیدھا کرنا، برابری کرنا۔

(ف) اِلَّا امْرَاَتُكَ تاء مضمومہ سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے باقین نے تاء مفتوحہ سے اِلَّا امْرَاَتَكَ پڑھا ہے۔ فَاسْرِ (ھودؔ۔ الحجر۔ الدخان) اَنِ اسْرِ (طٰہٰ۔ الشعراء) ان پانچوں مواقع پر ہمزہ وصلی سے (جو ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں وسط کلام سے حذف ھوتا ہے) نافع۔ ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں اور یہ حضرات اَنِ اسْرِ میں وصلاً اَنْ کے نون کو دو ساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے کسرہ دیتے ہیں اور ابتداء واعادہ میں اس کے ہمزہ کو کسرہ سے اِسْرِ پڑھتے ہیں۔ باقین ان پانچوں مواقع پر ہمزہ قطعیہ مفتوحہ سے فَاَسْرِ اور اَنْ اَسْرِ پڑھتے ہیں۔ نیز سکتہ اور وقف میں سب قراء اپنے اصول پر ہیں جو کچھ اس طرح ہیں: (ا) اَنِ اسْرِ میں ابوعمرو۔ یعقوب۔ ہشام۔ شعبہ اور کسائی اور اسحٰق راوی خلف العاشر کے لیے عدم سکتہ مع تحقیق (۲) ابن ذکوان۔ حفص۔ ادریس راوی خلف العاشر اور حمزہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) عدم سکتہ (ب) سکتہ۔

نوٹ: اَنِ اسْرِ میں نافع۔ ابوجعفر اور مکی کے لیے وقفاً ترقیق ہے اور فَاسْرِ میں ترقیق اور تفخیم دونوں وجوہ ہیں۔ اور باقین کے لیے اَنِ اسْرِ اور فَاسْرِ دونوں میں ترقیق اور تفخیم دونوں وجوہ ہیں۔ مگر تفخیم راجح ہے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا میں کلمہ سُعِدُوْا کا سین مضمومہ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین سَعِدُوْا سین مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

۱۱ ۶۹۷	اِنْ كُلًّا نِ الْخِفُّ دَنَا اتْلُ صُنْ وَّ شُدْ د ا ص	لَمَّا كَطَارِقٍ نُّهًی كُنْ فِیْ ثَمَدْ ن ك ف ث

(ت) اِنْ كُلًّا کے نون میں مکی۔ نافع اور شعبہ کے لیے تخفیف قرب والی ہوئی ہے تم اس کی تلاوت کرو اور محفوظ کر لو اور سورۃ الطارق والے کی طرح یہاں بھی عاصم۔ شامی۔ حمزہ اور ابوجعفر نے لَمَّا کو تشدید سے پڑھا جو عقل مند اور تھوڑے پانی کو محفوظ کرنے والے ہیں۔

(ل) اَلْخِفُّ تخفیف۔ دَنَا یَدْنُوْا کسی چیز کے قریب ہونا۔ جس کی صفت دَانٍ ہے۔ اتْلُ تَلَا یَتْلُوْا سے تلاوت کرنا۔ صُنْ۔ صَانَ یَصُوْنُ سے محفوظ کرنا، حفاظت کرنا نُهًی اَلنِّهٰی وَالنِّهِیُّ کامل العقل۔ عقل مند۔ ثَمَدْ ثَمَدَ ثَمْدًا پانی جمع کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے حوض بنانا۔

(ف) وَاِنْ میں نون ساکنہ مخففہ سے مکی۔ نافع اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین وَاِنَّ نون مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ کُلًّا لَّمَّا میم مشددہ سے یہاں سورہ ھودؑ میں اور سورۃ الطارق میں لَمَّا عَلَیْهَا دونوں مواقع پر عاصم۔ شامی۔ حمزہ اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین دونوں جگہ میم مخففہ سے لَمَا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۂ ھودؑ کے ان دونوں کلمات کو ملانے سے چار قرآءت ہوتی ہیں۔ (۱) وَاِنْ کُلًّا لَمَا نون ساکنہ مخففہ اور میم مخففہ سے نافع اور مکی۔ (۲) وَاِنَّ کُلًّا لَمَا نون مفتوحہ مشددہ اور میم مخففہ سے ابوعمرو۔ کسائی۔ یعقوب اور خلف العاشر (۳) وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا نون مفتوحہ مشددہ اور میم مشددہ سے شامی۔ حفص۔ حمزہ اور ابوجعفر (۴) وَاِنْ کُلًّا لَّمَّا نون مخففہ ساکنہ اور میم مشددہ سے شعبہ۔

۱۲ / ۶۹۸	یٰسِیْنَ فِیْ ذَاکُمْ نَوٰی لَامَ زُلَفْ		ضُمَّ ثَنَا بِقْیَةِ ذُقْ کَسْرٌ وَّ خَفْ
	ف ذ ک ن		ث ذ

(ت) سورہ یٰسٓ والے لَمَا جَمِیْعٌ کے میم کو مشدد حمزہ۔ ابن جماز۔ شامی اور عاصم نے تلاوت کتنی ہی مرتبہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ زُلُفًا کے لام کو ضمہ دینا ابوجعفر کے لیے قابل تعریف ہے۔ بِقْیَةٍ میں باء کا کسرہ اور یاء تخفیف سے ابن جماز کے لیے پڑھ کر آخرت کی نعمتوں کا مزہ چکھ لو۔

(ل) کَمْ کتنی ہی مرتبہ۔ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ نَوٰی یَنْوِیْ نیت کرنا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ ثَنَا تعریف۔ ذُقْ ذَاقَ یَذُوْقُ سے مزہ چکھنا۔ خَفْ تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ (یٰس) لَّمَّا کے میم کو مشدد حمزہ۔ ابن جماز۔ شامی اور عاصم پڑھتے ہیں باقین لَمَا میم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ وَ زُلُفًا مِّنَ الَّیْلِ میں زُلُفًا کلمہ میں لام مضمومہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ باقین زُلَفًا لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اُولُوْا بِقْیَةٍ باء مکسورہ، قاف ساکنہ اور یاء مفتوحہ مخففہ سے ابن جماز نے پڑھا ہے اور باقین بَقِیَّةٍ باء مفتوحہ، قاف مکسورہ اور یاء مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: لَمَّا کا چوتھا موقع سورۃ الزخرف میں بیان ہوگا۔

یاءات اضافت: سورہ ھودؑ کی یاءات اضافت اٹھارہ ہیں۔ (۱ تا ۳) اِنِّیْٓ اَخَافُ تین جگہ (۴) اِنِّیْٓ اَعِظُكَ (۵) اِنِّیْٓ اَعُوْذُ (۶) شِقَاقِیْٓ اَنْ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو (۷) عَلَیَّ اِنَّهٗ (۸) اِنِّیْٓ اِذًا (۹) نُصْحِیْٓ اِنْ (۱۰) ضَیْفِیْ اَلَیْسَ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو۔ (۱۱۔۱۲) اَجْرِیَ اِلَّا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ شامی اور حفص (۱۳) اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور ابن ذکوان جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) فتحہ یاء سے (ب) سکون یاء سے (۱۴) فَطَرَنِیْٓ اَفَلَا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور بزی (۱۵) وَ لٰکِنِّیْٓ اَرٰکُمْ (۱۶) اِنِّیْٓ اَرٰکُمْ یاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور بزی (۱۷) اِنِّیَ اُشْهِدُ اللّٰهَ یاء مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر (۱۸) وَمَا تَوْفِيقِى اِلَّا بِاللّٰهِ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور شامی۔

یاءات زوائد: سورہ ھود میں یاءات زوائد چار ہیں۔ (۱) فَلَا تَسْـَٔلْنِ ہے ابوجعفر۔ ابوعمرو اور ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۲) ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ہے یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۳) وَلَا تُخْزُوْنِ ہے ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۴) یَوْمَ یَاْتِ ہے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور کسائی وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۹)

۱/۶۹۹	یَاۤاَبَتِ افْتَحْ حَیْثُ جَاکَمْ ثَطْعَا ك ث		اٰیَاتُ نَ افْرِدْ دِنْ غَیَابَاتِ مَعَا د

(ت) یَا اَبَتِ کہ جس جگہ بھی آئے اس کی تاء کو فتحہ دینا شامی اور ابوجعفر سے کتنی ہی مرتبہ ظاہر ہوا ہے اور اٰیٰتٌ مفرد کے صیغہ سے مکی کے لیے اختیار کرو۔ دونوں غَیٰبٰتِ......

(ل) جَا جَآءَ یَجِیْٓءُ سے آنا۔ کَمْ کتنی ہی مرتبہ، بہت مرتبہ۔ ثَطْعَا ظاہر ہونا۔ اَفْرِدْ فَرَدَ یَفْرُدُ باب نَصَرَ سے اکیلا ہونا، مفرد۔ دِنْ دَانَ یَدِیْنُ سے دین اختیار کرنا۔

(ف) یٰاَبَتِ جہاں بھی آئے۔ یہ قرآن میں آٹھ مواقع پر آیا ہے (یوسفؑ دو جگہ۔ مریمؑ چار جگہ۔ القصص۔ الصافات) شامی اور ابوجعفر ان تمام آٹھوں مواقع پر تاء مفتوحہ سے یٰاَبَتَ پڑھتے ہیں اور باقین تاء مکسورہ سے یٰاَبَتِ پڑھتے ہیں۔ جبکہ اس پر وقف میں بھی قراء کا اختلاف ہے۔ مکی۔ شامی۔ ابوجعفر اور یعقوب وقف بالھاء کرتے ہیں یعنی یٰاَبَهْ اور باقین بالتاء وقف کرتے ہیں یعنی یٰاَبَتْ بالاسکان اور یٰاَبَتِ بالروم۔ اٰیَةٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ واحد کے صیغہ سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین جمع کے صیغہ سے اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ پڑھتے ہیں۔

۲/۷۰۰	فَاجْمَعْ مَدًا یَرْتَعْ وَ یَلْعَبْ نُوْنُ ذَا مدا د		حُزْ کَیْفَ یَرْتَعْ کَسْرُ جَزْمٍ دُمْ مَدًا ح ك د مدا

(ت) مدنیین جمع سے پڑھتے ہیں جو پھیلنے والے ہیں۔ یَرْتَعْ وَ یَلْعَبْ مکی۔ ابوعمرو اور شامی کے لیے دونوں سے علمی بھوک کا سامان ہے۔ یَرْتَعْ میں مکی اور مدنیین کے لیے عین کے جزم کی جگہ کسرہ جو ہمیشگی والا اور پھیلنے والا ہے جمع کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) مَدًّا درازی والا، پھیلنے والا۔ دَا دَاءٌ سے بیماری، بھوک۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔

(ف) غَیٰبٰتِ الْجُبِّ (دونوں مواقع) جمع کے صیغہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین واحد کے صیغہ سے غَیٰبَتِ الْجُبِّ پڑھتے ہیں۔ نَرْتَعْ وَ نَلْعَبْ کی قرآءت میں دوطرح کا اختلاف ہے۔

(ا) یَرْتَعِ وَیَلْعَبْ دونوں کلمات بالیاء اور یَرْتَعِ میں عین مکسورہ نافع اور ابوجعفر (۲) یَرْتَعْ وَ یَلْعَبْ دونوں کلمات بالیاء اور یَرْتَعْ میں عین کا سکون عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب (۳) نَرْتَعْ وَ نَلْعَبْ دونوں کلمات بالنون اور نَرْتَعْ میں عین کا سکون ابوعمرو اور شامی (۴) نَرْتَعِ وَ نَلْعَبْ دونوں کلمات بالنون اور نَرْتَعِ میں عین مکسورہ بزی (۵) جبکہ قنبل کے لیے یاء زائدہ کے اختلاف کی وجہ سے دو وجوہ ہیں (ا) نَرْتَعِیْ وَ نَلْعَبْ بالنون اور یاء زائدہ کے ساتھ یہ بطریق طیبہ ہے (ب) نَرْتَعِ وَ نَلْعَبْ بزی کی طرح اور یہ بطریق شاطبیہ ہے۔

نوٹ: یاء زائدہ کے متعلق باب یاآءت الزوائد میں قنبل کا مذھب بیان ہو چکا ہے۔

عَمَّ وَضَمُّ التَّا لَدَى الْخُلْفِ دَرَى عم ل د		بُشْرَایَ حَذْفُ الْیَا کَفَی هَیْتَ اکْسِرَا کفی	۳ ۷۰۱

(ت) یُبُشْرٰی کوفیین کے لیے آخری یاء کے حذف سے کافی ہوا ہے۔ اور هَیْتَ کی هاء کا مدنیین اور شامی کے لیے کسرہ عام ہوا ہے اور هَیْتَ کی تاء کا ضمہ ہشام کے لیے خلف والا اور مکی کے لیے بغیر خلف کے پہچان لیا گیا ہے۔

(ل) کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا، قناعت کرنا، دوسرے سے مستغنی ہونا۔ عَمَّ یَعِمُّ عام ہونا، پھیلنا۔ دَرٰی یَدْرِیْ جاننا، پہچاننا۔

(ف) یٰبُشْرٰی اضافت کی یاء کے بغیر عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین یاء اضافت کو مفتوح یٰبُشْرٰیَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یائی الالف ہونے کی وجہ سے امالہ و تقلیل میں تمام قراء اپنے اصول پر ہیں خواہ یاء اضافت کا حذف ہو یا اثبات۔ پس اس کی تفصیل اس طرح ہے۔ (ا) یٰبُشْرٰی حفص (۲) یٰبُشْرِی (بالامالہ) حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر۔ (۳) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) یٰبُشْرٰی (ب) یٰبُشْرِی (بالامالہ) (۴) یٰبُشْرٰیَ قالون۔ اصبھانی۔ مکی۔ ہشام۔ ابوجعفر۔ یعقوب۔ (۵) یٰبُشْرٰیَ تقلیل سے ازرق (۶) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) یٰبُشْرٰیَ (ب) یٰبُشْرِیَ (بالامالہ) (۷) ابوعمرو بصری کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) یٰبُشْرٰیَ (ب) یٰبُشْرٰیَ (بالتقلیل) (ج) یٰبُشْرِیَ (بالامالہ)

هَیْتَ لَکَ میں تین طرح کا اختلاف ہے۔ (ا) هاء کے فتحہ اور کسرہ کا اختلاف (۲) یاء ساکنہ اور ہمزہ ساکنہ کا اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) تاء کے فتحہ اور ضمہ کا اختلاف پس اس کلمہ میں چار قرآءات ہیں جو درج ذیل ہیں (ا) هِيْتَ هاء مکسورہ۔ یاء ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے نافع۔ ابن ذکوان اور ابوجعفر (۲) هَيْتُ هاء مفتوحہ۔ یاء ساکنہ اور تاء مضمومہ سے مکی (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) هِئْتَ هاء مکسورہ۔ ہمزہ ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے جو بطریق شاطبیہ ہے (ب) هِئْتُ هاء مکسورہ۔ ہمزہ ساکنہ اور تاء مضمومہ سے جو بطریق طیبہ ہے (۴) هَيْتَ هاء مفتوحہ۔ یاء ساکنہ اور تاء مفتوحہ سے باقین کی قرآءت ہے۔

نوٹ: علامہ جزریؒ النشر فی القرآءت العشر میں فرماتے ہیں امام شاطبیؒ نے ہشام کے لیے هِئْتَ اور هِئْتُ دونوں وجوہ بیان کی ہیں مگر تاء مضمومہ والی وجہ ان کے طریق سے نہیں ہے۔

۴ / ۷۰۲	وَاهْمِزْ لَنَا وَالْمُخْلِصِيْنَ الْكَسْرُ كَمْ ل ك		حَقٌّ وَّمُخْلَصًا بِكَافٍ حَقٌّ عَمْ حق حق عم

ت اور هَيْتَ کو ہشام کی روایت میں ہمارے لیے ہمزہ والا بناؤ اور اَلْمُخْلِصِيْنَ شامی۔ مکی اور بصریین کے لیے لام کے کسرہ سے بہت مرتبہ درست ثابت ہوا ہے اور مُخْلِصًا جو سورہ کاف میں ہے وہ مکی۔ بصریین۔ مدنیین اور شامی کے لیے لام مکسورہ سے صحیح اور عام ہوا ہے۔

ل كَمْ متعدد مرتبہ، بہت مرتبہ۔ حَقٌّ حق ہے۔ عَمْ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔

ف هِئْتُ کی قرآءت سابقہ شعر میں بیان کر دی گئی ہے۔ اَلْمُخْلِصِيْنَ (یوسف۔ الحجر۔ الصافات میں پانچ مواقع اور ص) کل آٹھ مواقع پر لام مکسورہ سے شامی۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین لام مفتوحہ سے اَلْمُخْلَصِيْنَ پڑھتے ہیں۔ مُخْلِصًا (مریمؑ) میں لام مکسورہ سے مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے اور باقین یعنی کوفیین مُخْلَصًا لام مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: جمع اور معرف باللام سے مُخْلِصِيْنَ بغیر لام تعریف والا نکل گیا اور مُخْلِصًا کے ساتھ سورہ مریمؑ کی قید سے سورہ الزمر والے دونوں مواقع خارج ہو گئے کیونکہ ان دونوں مواقع پر تمام قراء کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

۵ / ۷۰۳	حَاشَا مَعًا صِلْ حُزْ وَ سِجْنُ اَوَّلَا ح		اِفْتَحْ ظُبًى وَّ دَابًا حَرِّكْ عُلَا ظ ع

ت ابوعمرو کے لیے حَاشَ کا دونوں جگہ اثبات الف سے وصلاً پڑھنا جمع کیا گیا ہے۔ اور یعقوب کے لیے سِجْنُ کے پہلے موقع پر سین کو فتحہ دینا قوی دلائل والا ہے اور دَابًا کے ہمزہ کو حفص کے لیے فتحہ کی حرکت دینا بلند ہونا ہے۔

ل صِلْ وَصَلَ سے ملانا، وصل کرنا۔ حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ ظُبًى تیز دھار، قوی دلائل۔ حَرِّكْ حَرَّكَ يُحَرِّكُ سے حرکت دینا۔ عُلَا عَلَا يَعْلُوْ سے بلند ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ق) حَاشَ لِلّٰهِ شین مفتوحہ مع اثبات الف دونوں جگہ ابو عمرو بصری وصلاً پڑھتے ہیں اور وقف میں شین ساکنہ سے حَاشْ پڑھتے ہیں۔ باقین حذف الف سے وصلاً حَاشَ پڑھتے اور وقفاً حَاشْ پڑھتے ہیں۔ رَبِّ السَّجْنُ سین مفتوحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین سین مکسورہ سے رَبِّ السِّجْنُ پڑھتے ہیں۔ دَاَبًا ہمزہ مفتوحہ سے حفص پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ ساکنہ سے دَاْبًا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابدال اور تحقیق کی بناء پر اس کلمہ میں درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) دَابًا بالابدال اصبهانی۔ ابو جعفر (۲) دَاْبًا بالتحقیق قالون۔ ازرق۔ مکی۔ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۳) دَاَبًا ہمزہ مفتوحہ محققہ سے حفص (۴) ابو عمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالتحقیق (ب) بالابدال۔

نوٹ: امام حمزہ کے لیے وقفاً بالابدال ہے۔

٦٠٤	وَيَعْصِرُ وْ خَاطِبْ شَفَا حَيْثُ يَشَا شفا		نُوْنٌ دَنَا وَيَاءُ يَرْفَعْ مَنْ يَّشَا د

(ت) یَعْصِرُوْنَ کو حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے تاء خطاب سے پڑھ کر شفا دی ہے اور حَيْثُ يَشَآءُ مکی کے لیے نون والا قریب ہوا ہے اور یَرْفَعُ اور مَنْ یَّشَآءُ کی یاء......

(ل) خَاطِبْ مخاطب سے پڑھنا، تاء خطاب سے پڑھنا۔ شَفَا يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا۔

(ق) وَ فِيْهِ تَعْصِرُوْنَ تاء خطاب سے حمزہ۔ کسائی۔ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے یَعْصِرُوْنَ پڑھتے ہیں۔ حَيْثُ نَشَآءُ بالنون مکی نے پڑھا ہے اور باقین بالیاء یَشَآءُ پڑھتے ہیں۔

٦٠٥	ظِلٌّ وَّ يَا نَكْتَلْ شَفَا فِتْيَانِ فِيْ ظ شفا		فِتْيَةِ حِفْظًا حَافِظًا صَحْبٌ وَّ فِيْ صحب

(ت) یعقوب کے لیے سایہ دار ہے۔ نَكْتَلْ میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے یاء کا چاند طلوع ہوا اور لِفِتْيَتِهِ کی بجائے لِفِتْيٰنِهِ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے اور حِفْظًا کی بجائے حٰفِظًا حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے رفقاء والی ہے۔

(ل) ظِلٌّ سایہ۔ شَفَا يَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔ ظاہر ہونا، شَفٰی يَشْفِيْ سے تندرست کرنا، کسی کے لیے صحت کی دعا مانگنا، شفا دینا۔ صَحْبٌ ساتھی، رفیق، ساتھیوں والا۔

(ق) یَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ يَّشَآءُ دونوں کلمات یاء سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین نون سے نَرْفَعُ اور مَنْ نَّشَآءُ پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ دَرَجٰتٍ میں تنوین اور عدم تنوین کا اختلاف بھی ہے جو سورۃ الانعام میں بیان ہو چکا ہے۔ پس یہاں تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءات ہوئیں۔(۱) نَرْفَعُ دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور شامی (۲) نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ عاصم حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۳) یَرْفَعُ دَرَجٰتِ مَنْ یَّشَآءُ یعقوب۔

نوٹ: نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (الانعام) کے دونوں کلمات میں کوئی اختلاف نہیں تمام قراء کلمات کو بالنون ہی پڑھتے ہیں۔

اَخَانَا یَکْتَلْ یاء غیب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین نون سے نَکْتَلْ پڑھتے ہیں۔ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا یاء مفتوحہ مع الف اور نون مکسورہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین لِفِتْیَتِهِ یاء مفتوحہ بغیر الف اور تاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ خَیْرٌ حٰفِظًا حاء مفتوحہ مع الف اور فاء مکسورہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین حِفْظًا حاء مکسورہ بغیر الف اور فاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

۸۰۶	یُوْحِیْ اِلَیْهِ النُّوْنُ وَ الْحَاءَ اکْسِرَا	صَحْبٌ وَّ مَعْ اِلَیْهِمُ الْکُلُّ عَرَا صحب ع

ت: یُوْحِیْ اِلَیْهِ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر رفقاء والوں کے لیے بالنون ہے اور انہی حضرات کے لیے حاء کو کسرہ دو اور وہ یُوْحٰی کے تمام کلمات جو اِلَیْهِمْ کے ساتھ آرہے ہیں انہیں حفص نے بالنون پڑھ کر عطیہ مانگنے کا قصد کیا ہے۔

ل: صَحْبٌ صَحِبَ سے ساتھی ہونا۔ ساتھیوں والا۔ عَرَا یَعْرُوْ عُرُوًّا پیش آنا، عطیہ مانگنے کا قصد کرنا، خوف سے کپکپی لاحق ہونا۔ بخار کی وجہ سے سردی لاحق ہونا۔

ق: نُوْحِیْ اِلَیْهِ (الانبیاء) بالنون۔ حاء مکسورہ مع یاء ساکنہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین یُوْحٰی بالیاء اور حاء مفتوحہ مع الف پڑھتے ہیں۔ نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ (یوسف۔ النحل۔ الانبیاء) بالنون۔ حاء مکسورہ اور یاء ساکنہ سے حفص پڑھتے ہیں اور باقین یُوْحٰی بالیاء اور حاء مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں پھر امالہ اور تقلیل کرنے والے اپنے مذہب پر ہیں جو کچھ اس طرح ہے۔(۱) ازرق کے لیے دو وجوہ (ا) تقلیل (ب) فتح (۲) حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے امالہ ہے (۳) جبکہ قالون۔ اصبہانی۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی۔ شعبہ۔ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے فتح ہے۔

۸۰۷	وَ کُذِّبُوْا الْخِفُّ ثَنَا شَفَا نَوٰی ث شفا ن	نُنْجِیْ فَقُلْ نُجِّیَ نَلْ ظِلٌّ کَوٰی ن ظ ک

ت: اور کُذِّبُوْا کی ذال تخفیف سے ابوجعفر۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور عاصم کے لیے قابل تعریف، شفا دینے والی اور اللہ کی طرف سے تمہیں بھلائی پہنچانے والی ہے پس کہہ دو عاصم۔ یعقوب اور شامی کے لیے فَنُنْجِیْ کی بجائے فَنُجِّیَ ہے اسے حاصل کرلو یہ سایہ والی ہے اور بغور ملاحظہ کی گئی ہے۔

ل: الْخِفُّ تخفیف ہونا۔ ثَنَا تعریف۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ نَوٰی یَنْوِیْ سے ارادہ کرنا، حفاظت کرنا۔ اللہ تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھلائی پہنچائے۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ ظِلٌّ سایہ۔ کَوٰی یَکْوِیْ سے داغنا، تیز نظر سے دیکھنا، کُوٰی کُوٌّ کُوَّۃٌ کی جمع بمعنی روشن دان۔

(ف) قَدْ کُذِبُوْا ذال مخففہ سے ابوجعفر۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور عاصم نے پڑھا ہے اور باقین ذال مشددہ سے کُذِّبُوْا پڑھتے ہیں۔

فَنُجِّيَ مَنْ ایک نون سے جو مضموم ہے جیم مشددہ اور یاء مفتوحہ سے عاصم۔ یعقوب اور شامی نے پڑھا ہے اور باقین نے دونون سے کہ جس میں نون ثانی ساکن ہے اور جیم مخففہ اور یاء ساکنہ سے فَنُنْجِيْ پڑھا ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ کلمہ جمیع مصاحف میں ایک نون سے ہی مرسوم ہے۔

یاء ات اضافت: سورہ یوسفؑ کی یاءات اضافت بائیس ہیں۔ (۱) لَیَحْزُنُنِیَ اَنْ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور مکی (۲) رَبِّیَ اَحْسَنَ (۳) اَرٰنِیَ اَعْصِرُ (۴) اَرٰنِیَ اَحْمِلُ (۵) اِنِّیَ اَرٰی (۶) اِنِّیَ اَنَا (۷) اَبِیَ اَوْ (۸) اِنِّیَ اَعْلَمُ ساتوں میں یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو (۹) اِنِّیَ اُوْفِيْ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر کے لیے دو وجوہ (ا) فتحہ یاء (ب) سکون یاء۔ (۱۰) وَ حُزْنِیَ اِلَی اللّٰہِ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور شامی (۱۱) اِخْوَتِیَ اَنْ یاء مفتوحہ سے ابوجعفر۔ ازرق (۱۲) سَبِیْلِیَ اَدْعُوْا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر (۱۳۔۱۴) اِنِّیَ اَرٰنِیْ (۱۵) رَبِّیَ اِنِّیْ (۱۶) بِیَ اِذْ اَخْرَجَنِیْ (۱۷) نَفْسِیَ اَنْ (۱۸) رَحِمَ رَبِّیَ اِنَّ (۱۹) لِیَ اَبِیْ (۲۰) رَبِّیَ اِنَّہٗ ان آٹھوں میں یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو (۲۱) اٰبَآئِیَ (۲۲) لَعَلِّیَ دونوں میں یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور شامی۔

یاءات زوائد: سورہ یوسفؑ کی یاءات زوائد چھ ہیں۔ (۱) فَاَرْسِلُوْنِ ۓ (۲) وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۓ (۳) اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۓ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔ (۴) حَتّٰی تُؤْتُوْنِ ۓ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔ (۵) نَرْتَعِ ۓ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) حالین میں اثبات یاء (ب) حالین میں حذف یاء اور باقین کے لیے حالین میں حذف۔ نَرْتَعِ کا اختلاف قرآءت شعر نمبر ۷۰۴۔۷۰۵ میں گزر چکا ہے۔ (۶) مَنْ یَّتَّقِ ۓ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) حالین میں اثبات یاء (ب) حالین میں حذف یاء اور باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الرَّعْدِ وَاُخْتِیْهَا (۱۲)

۱/۷۰۸	زَرْعٌ وَّ بَعْدَہُ الثَّلَاثُ الْخَفْضُ عَنْ (ع)		حَقٍّ ارْفَعُوْا یُسْقٰی کَمَا نَصْرٍ ظَعَنْ (حق، ك، ن، ظ)

(ت) وَ زَرْعٌ اور اس کے بعد والے تین کلمات وَ نَخِیْلٌ۔ صِنْوَانٌ وَغَیْرُ ان تمام میں حفص۔ مکی اور بصریین کے لیے کسرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بجائے ضمہ حق کے ساتھ روایت کیا گیا۔ یُسْقٰی تذکیر کی اطلاقی یاء سے شامی۔ عاصم اور یعقوب کے لیے جیسے سفر کی تیاری کے لیے مدد کی جاتی ہے ایسے ہے۔

(ل) عَنْ حَقٍّ حق کے ساتھ۔ اِرْفَعُوْا رفع سے پڑھنا۔ كَمَا جس طرح۔ نَصْرٍ مدد کرنا۔ ظَعَنْ يَظْعَنُ کوچ کرنا، سفر کی تیاری کرنا۔

(ف) زَرْعٌ عین مضمومہ منونہ اور اس سے متصل ہی آنے والے تین کلمات یعنی وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ لام ونون مضمومہ منونہ اور راء مضمومہ سے حفص۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین وَزَرْعٍ وَّنَخِيْلٍ صِنْوَانٍ وَّغَيْرِ عین۔ لام اور نون مکسور منون اور راء مکسورہ پڑھتے ہیں۔ يُسْقٰى بِمَآءٍ یاء تذکیر سے شامی۔ عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاق سے ظاہر ہورہی ہے اور باقین تاء تانیث سے تُسْقٰى پڑھتے ہیں۔

۲/۷۰۹	نُفَضِّلُ الْيَاءُ شَفَا وَ يُوْقِدُوْ شفا	صَحْبٌ وَّاَمْ هَلْ يَسْتَوِىْ شَفَا صُدُوْا صحب شفا ص

(ت) وَ نُفَضِّلُ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے یاء سے طلوع قمر کی طرح ہے اور يُوْقِدُوْنَ میں اطلاقی یاء حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء کے لیے ہے۔ اور اَمْ هَلْ يَسْتَوِىْ میں اطلاقی یاء سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ نے شفا دی اور یہ حضرات علوم قرآءت کے پیاسے ہوئے ہیں۔

(ل) شَفَا يَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا، شَفَا يَشْفِىْ سے شفا دینا۔ صَحْبٌ رفقاء والا، صَحِبَ يَصْحَبُ سے ساتھی ہونا۔ صُدُوْا صَدِىَ يَصْدٰى باب ضَرَبَ سے پیاسا ہونا، لمبا ہونا۔

(ف) وَ يُفَضِّلُ بالیاء حمزہ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَ نُفَضِّلُ بالنون پڑھتے ہیں۔ وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ اطلاقی یاء غیبت سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تُوْقِدُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اَمْ هَلْ يَسْتَوِىْ اطلاقی یاء تذکیر سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین تاء تانیث سے تَسْتَوِىْ پڑھتے ہیں۔

۳/۷۱۰	يُثْبِتُ خَفِّفْ نَصُّ حَقٍّ وَّ اضْمُمْ ن حق ا	صَدُّوْا وَصَدَّ الطَّوْلِ كُوْفِ الْحَضْرَمِىْ

(ت) وَيُثْبِتُ عاصم۔ مکی اور بصریین کے لیے باء کی تخفیف سے حق کو بلند کرنا ہے اور صَدُّوْا یہاں اور وَصَدُّ سورہ طول والے میں کوفیین اور یعقوب الحضرمی کے لیے صاد کو ضمہ دینا۔

(ل) خَفِّفْ تخفیف سے پڑھنا۔ نَصُّ باب نَصَرَ سے بلند کرنا، ظاہر کرنا، حرکت دینا، بیان کرنا۔ حَقٍّ حقانیت، سچائی، حق۔ اُضْمُمْ ضمہ دینا۔

(ف) وَ يُثْبِتُ ثاء ساکنہ اور باء مخففہ سے عاصم۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین ثاء مفتوحہ اور باء مشددہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَیُثْبِتُ پڑھتے ہیں۔ وَصُدُّوْا عَنِ (الرعد) وَصُدَّ عَنِ (المومن) دونوں کلمات میں صاد مضمومہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب نے پڑھا ہے باقین صاد مفتوحہ سے وَ صَدُّوْا اور وَصَدَّ پڑھتے ہیں۔

وَعَمَّ رَفْعُ الْخَفْضِ فِی اللّٰهِ الَّذِیْ عم	وَ الْكَافِرُ الْكُفَّارُ شُدْ كَنْزًا غُذِیْ ش كنز غ	٤ ٤١١

ت) اور اَلْكُفِرُ روح۔ شامی۔ کوفیین اور رویس کے لیے اَلْكُفّٰرُ ہے تم خزانے کی طرح اس کی حفاظت کے لیے قوی ہو کہ جس سے روحانی غذا دی جاتی ہے۔ اور اَللّٰهِ الَّذِیْ میں مدنیین اور شامی کے لیے ھاء کے زیر کی بجائے ضمہ مشہور ہوا ہے۔

ل) شُدْ شَدَّ یَشُدُّ سے مضبوط ہونا، قوی رہنا۔ كَنْزًا خزانہ۔ غُذِیْ غَذَا یَغْذُوْ کھانا کھلانا۔ عَمَّ یَعُمُّ عام ہونا، مشہور ہونا، پھیلنا۔

ف) وَ سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ جمع کے صیغہ سے کاف مضمومہ فاء مفتوحہ مشددہ مع الف سے یعقوب۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین صیغہ واحد سے وَسَیَعْلَمُ الْكٰفِرُ کاف مفتوحہ مع الف۔ فاء مکسورہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

سورۃ الرعد ختم ہوئی اس سورت میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

یاء ات زوائد: سورۃ الرعد میں چار یاءات الزوائد ہیں۔ (١) اَلْمُتَعَالِ ے مکی اور یعقوب حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف (٢) مَتَابِ ے (٣) عِقَابِ ے (٤) مَاٰبِ ے یعقوب کے لیے تینوں میں حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ اِبْرَاهِیْمَ علیہ السلام

اَللّٰهُ الَّذِیْ لفظ اللہ کے ھاء کے پیش سے نافع۔ ابو جعفر اور شامی پڑھتے ہیں۔ اور یہ ان کے لیے حالین میں ہے جبکہ رویس وصلاً ھاء مکسورہ سے اَللّٰهِ الَّذِیْ پڑھتے ہیں اور ابتدا یا اعادہ کی صورت میں ھاء کے پیش سے اَللّٰهُ الَّذِیْ پڑھتے ہیں اور باقین وصلاً وابتداً ھاء کے زیر سے اَللّٰهِ الَّذِیْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: رویس کی قراءت اگلے شعر میں آرہی ہے۔

وَ ارْفَعْ كَنُوْرٍ كُلَّ وَ الْاَرْضَ اجْرُرِ	وَ الِابْتِدَا غُرْ خَالِقُ امْدُدْ وَ اكْسِرِ غ	٥ ٤١٢

ت) اور لفظ اللہ سے ابتداء و اعادہ میں رویس کے لیے پیش نفع دینے والی ہے۔ اور سورۃ النور کے وَاللّٰهُ خٰلِقُ کی طرح یہاں اَنَّ اللّٰهَ خٰلِقُ کو مد سے اور لام کو کسرہ اور قاف کو پیش حمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے دو اور سورہ النور میں كُلَّ اور وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضَ کو انہی حضرات کے لیے لام وضاد کو زیر دو یہ زیر شفا دیتی ہے۔

(ل) غَرْ غَارَ یَغَارُ سے غیرت کرنا، غَارَ یَغِیْرُ سے نفع دینا۔ اُمْدُدْ مد سے پڑھنا۔ اجْرُرْ جر دینا، زیر دینا۔

(ف) وَ الْاِبْتِدَا غَرْ کی تشریح سابقہ شعر میں ہو چکی۔ اَنَّ اللّٰهَ خٰلِقُ (ابراہیم) وَاللّٰهُ خٰلِقُ (النور) دونوں جگہ کلمہ خٰلِقُ خاء مفتوحہ مع الف۔ لام مکسورہ اور قاف مضمومہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین دونوں جگہ خَلَقَ خاء۔ لام اور قاف مفتوحہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

خٰلِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم) خٰلِقُ کُلِّ دَآبَّةٍ (النور) میں کلمہ وَالْاَرْضِ میں ضاد مکسورہ اور کلمہ کُلِّ میں لام مکسورہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ضاد مفتوحہ اور لام مفتوحہ سے وَالْاَرْضَ اور کُلَّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی رمز شفا اگلے شعر میں آرہی ہے۔

٦ / ۲۱۳	شَفَا وَ مُصْرِخِیَّ کَسْرُ الْیَا فَخَرْ شفا ... ف	یُضِلُّ فَتْحُ الضَّمِّ کَالْحَجِّ الزُّمَرْ

(ت) (شَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اور بِمُصْرِخِیَّ یاء کا کسرہ حمزہ کے لیے باعث فخر ہوا ہے۔ سورۃ الحج اور سورۃ الزمر کے لِیُضِلَّ کی طرح یہاں لِیُضِلُّوْا میں یاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ مکی۔ ابو عمرو اور رویس کے لیے ہے جو نیک عالم اور مستغنی ہیں۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ فَخَرْ فَخَرَ یَفْخَرُ سے فخر کرنا۔

(ف) بِمُصْرِخِیِّ یاء مکسورہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ سے بِمُصْرِخِیَّ پڑھتے ہیں۔

لِیَضِلُّوْا عَنْ (ابراہیم) لِیَضِلَّ عَنْ (الحج۔ الزمر) تینوں جگہ یاء مفتوحہ سے مکی۔ ابو عمرو پڑھتے ہیں باقین لِیُضِلُّوْا اور لِیُضِلَّ یاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مکی۔ ابو عمرو اور رویس کی رموز اگلے شعر میں آرہی ہیں۔ نیز رویس کے لیے دو وجوہ کا ذکر بھی اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ فرمائیں۔

٧ / ۲۱۴	حَبْرٌ غِنًا لُّقْمَانَ حَبْرٌ وَّاٰتٰی حبر ... غ ... حبر	عَکْسُ رُوَیْسٍ وَّاشْبِعَنْ اَفْئِدَتَا

(ت) (حَبْرٌ غِنًا کا ترجمہ ہو چکا) لقمان والے لِیُضِلَّ میں یا کا فتحہ مکی اور ابو عمرو نیک عالم کے لیے ہے اور رویس کے لیے عکس بھی اس میں آیا ہے اور ہشام کے لیے خلف کے ساتھ اَفْئِدَةً ہمزہ کے کسرہ میں اشباع سے پڑھو۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ غِنًا الْغِنٰی کفایت، دولت مندی۔ اٰتٰی یَاْتِ سے آنا۔ اِشْبَعَنْ اشباع سے پڑھنا۔

(ف) لِیَضِلَّ عَنْ (لقمان) میں مکی اور ابو عمرو نے یاء مفتوحہ سے پڑھا ہے باقین لِیُضِلَّ یاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قولہ﴾ وَاٰتِی عَکْسُ رُوَیْسٍ سے مراد یہ ہے کہ رویس کے لیے بالخلف دو وجہ ہیں (ا) ابراہیمؑ۔ الحج اور الزمر میں مکی اور ابوعمرو کی طرح یاء کا فتحہ یعنی لِیَضِلُّوْا اور لِیَضِلَّ اور سورہ لقمان میں یاء مضمومہ سے لِیُضِلَّ باقین کی مانند اور یہ بطریق الدرہ ہے (ب) ابراہیمؑ۔ الحج اور الزمر میں باقین کی طرح یاء کا ضمہ یعنی لِیُضِلُّوْا اور لِیُضِلَّ اور لقمان میں یاء کے فتحہ سے لِیَضِلَّ۔ اور یہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: رویس کے لیے جمع الجمع میں چاروں مقامات پر دونوں وجوہ ہوں گی اور افراد میں ترتیب کا خیال رکھا جائے گا یا پہلی روایت پر عمل کریں یا دوسری روایت پر۔

اَفْئِدَۃً میں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں۔ (الف) اَفْئِیْدَۃً ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے یعنی اشباع کے ساتھ یہ وجہ بطریق شاطبیہ ہے۔ (ب) اَفْئِدَۃً ہمزہ کے بعد حذف یاء سے یعنی عدم اشباع سے یہ وجہ بطریق طیبہ ہے۔ باقین بھی عدم اشباع سے اَفْئِدَۃً پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَفْئِیْدَۃً میں ہشام کے لیے تین وجوہ بنتی ہیں (ا) اَفْئِیْدَۃً یعنی اشباع اور منفصل میں توسط (۲) اَفْئِیْدَۃً اشباع اور قصر (۳) اَفْئِدَۃً عدم اشباع اور توسط جبکہ حذف یاء مع القصر درست نہیں ہے کیونکہ اس میں مساوات طرق نہیں رہتی ہے۔

وَرُبَّمَا الْخِفُّ مَدًا نَلْ وَاضْمُمَا مدا ن	لِي الْخُلْفُ وَافْتَحْ لِتَزُوْلَ ارْفَعْ رُمَا ل ر	٨١٥

ت (لِي الْخُلْفُ کا بیان ہو چکا) اور لِتَزُوْلَ کے پہلے لام کو فتحہ اور آخری لام کو کسائی کے لیے پیش دینے کا ارادہ کرو۔ اور رُبَّمَا نافع۔ ابوجعفر اور عاصم کے لیے تخفیف والا پھیلا ہوا ہے تم اسے حاصل کرنا اور ضرور ضمہ دینا......

ل رُمَا رَامَ یَرُوْمُ سے فعل امر ہے بمعنی قصد کرو، ارادہ کرو۔ اَلْخِفُّ تخفیف والا ہونا۔ مَدًّا درازی والا۔ پھیلانا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ اضْمُمَا ضمہ دینا۔

ف لَتَزُوْلُ اول لام مفتوحہ اور ثانی لام مضمومہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین لِتَزُوْلَ اول لام مکسورہ اور لام ثانی مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورہ ابراہیم علیہ السلام میں یاءات اضافت تین ہیں۔ (ا) لِیَ عَلَیْکُمْ یاء مفتوحہ سے حفص (۲) لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ عاصم۔ رویس اور خلف العاشر کے لیے اثبات وفتحہ اور باقین کے لیے سکون وحذف ہے (۳) اِنِّیَ اَسْکَنْتُ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو۔

یاءات زوائد: یاءات زوائد بھی تین ہیں۔ (ا) وَ خَافَ وَعِیْدِ ے ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۲) اَشْرَکْتُمُوْنِ ے ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۳) وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ے ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ حمزہ اور ورش کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب اور بزی حالین میں اثبات۔ قنبل کے لیے وصلاً ووقفاً دو وجوہ ہیں (ا) حالین میں حذف (ب) حالین میں اثبات۔ باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْحِجْر

رُبَمَا باء مخففہ سے نافع۔ ابوجعفر اور عاصم پڑھتے ہیں باقین باء مشددہ سے رُبَّمَا پڑھتے ہیں۔

٩ / ٢١٦	تُنَزِّلُ الْكُوفِي وَفِي التَّا النُّونُ مَعْ	زَاهَا اكْسِرًا صَحْبًا وَّبَعْدُ مَا رَفَعْ (صحب)

(ت) تُنَزِّلُ میں تاء اور نون کو کوفیین کے لیے، اور حفص حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تاء کی جگہ میں نون ہے اور انہی کے لیے زاء کو کسرہ دو کہ یہ رفقاء والی قراءت ہے اور تُنَزِّلُ کے بعد الْمَلٰٓئِكَةَ میں انہی حضرات نے پیش نہیں بلکہ زبر دیا ہے۔

(ل) فِي التَّا النُّوْنَ تاء میں نون ہے۔ اکْسِرًا کسرہ دینا۔ صَحْبًا رفقاء والا صَحِبَ يَصْحَبُ سے۔ مَا رَفَعْ اس نے رفع (پیش) نہیں دیا ہے۔

(ف) مَا تُنَزِّلُ اور الْمَلٰٓئِكَةُ کی قراءات بیان ہو رہی ہیں اور ان دونوں کلمات کو اکٹھے ہی بیان کرنے سے تین قراءات بنتی ہیں۔ (ا) مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ دونون سے جن میں سے پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح ہے اور زاء مکسور ہے اور الْمَلٰٓئِكَةَ تاء مفتوحہ سے یہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی قراءت ہے۔ (۲) مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ تاء مضمومہ۔ زاء مفتوحہ اور الْمَلٰٓئِكَةُ میں تاء مضمومہ سے شعبہ پڑھتے ہیں۔ (۳) مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ تاء مفتوحہ۔ زاء مفتوحہ اور الْمَلٰٓئِكَةُ میں تاء مفتوحہ سے باقین کی قراءت ہے۔

نوٹ: مَا تَّنَزَّلُ کی تشدید میں بزی کے خلف کا ذکر سورۃ البقرہ میں ''تاءات بزی'' کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔

١٠ / ٢١٧	وَخِفُّ سُكِّرَتْ دَّنَا وَلَامَا (د)	عَلَيَّ فَاكْسِرْ نَوِّنِ ارْفَعْ ظَامَا (ظ)

(ت) اور سُكِّرَتْ کی تخفیف مکی کے لیے قریب ہوئی ہے اور عَلَيَّ کے لام کو کسرہ اور یاء کو رفع والی تنوین یعقوب کے لیے دو یہ زوردار آواز ہے۔

(ل) خِفُّ تخفیف۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا۔ نَوِّنِ تنوین والا بنانا۔ ظَامَا ظَامْ اور ظَائِمَةٌ سے ہے بمعنی آوازوں کا شور، کلام، ہم زلف۔

(ف) سُكِرَتْ مکی کے لیے کاف مخففہ سے ہے اور باقین کے لیے سُكِّرَتْ کاف مشددہ سے ہے۔ عَلِيٌّ مُّسْتَقِيْمٌ لام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکسورہ اور یاء مضمومہ منونہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین لام مفتوحہ اور یاء مفتوحہ سے عَلَیَّ پڑھتے ہیں۔

11/418	هَمْزَ ادْخُلُوا انْقُلِ اكْسِرِ الضَّمَّ اخْتَلِفْ		غَيْثٌ تُبَشِّرُوْنَ ثِقْلُ النُّوْنِ دِفْ غ د

(ت) وَ عُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا کے ہمزہ کو نقل حرکت اور خاء کے ضمہ کو کسرہ سے رویس کے لیے اختلاف کے ساتھ بدلو یہ روشن ہوئی ہے۔ تُبَشِّرُوْنَ میں نون کی تشدید مکی کے لیے ٹھنڈک میں گرمی پانا ہے۔

(ل) انْقُلِ نَقَلَ يَنْقُلُ سے نقل کرنا۔ اخْتَلِفْ اخْتَلَفَ سے اختلاف کرنا۔ غَيْثٌ غَاثَ يَغِيْثُ بارش برسانا، غَاثَ النُّوْرُ روشن ہونا۔ ثِقْلُ النُّوْنِ نون کی تشدید۔ دِفْ دَفِئَ يَدْفَأُ سے گرم ہونا، گرمی محسوس کرنا، گرمی پانا۔

(ف) وَ عُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا میں رویس کے لیے دو وجوہ ہیں۔ (ا) وَعُيُوْنِ ۝نُ ادْخِلُوْهَا نون تنوین کے ضمہ اور خاء مکسورہ سے اِدْخَالٌ باب افعال سے کہ یہ دراصل ہمزہ قطعی ہے کہ جس میں ضمہ والی حرکت ماقبل والے نون کی جانب نقل کی گئی ہے اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور یہ وجہ بطریق طیبہ ہے (ب) وَ عُيُوْنِ ۝نِ ادْخُلُوْهَا نون تنوین کا کسرہ اور خاء کا ضمہ دُخُوْلٌ باب نَصَرَ سے اور اس کا ہمزہ وصلی ہے اور یہ بطریق الدرہ ہے۔ جبکہ باقین کے لیے اسی طرح ہمزہ وصلی اور خاء کے ضمہ سے وَعُيُوْنِ ۝نِ ادْخُلُوْهَا ہے۔ دونوں قرآءت میں ابتداء کی صورت میں ہمزہ مضموم ہی ہوگا یعنی اُدْخُلُوْهَا۔

نوٹ: تُبَشِّرُوْنَ کا اختلاف اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

12/419	وَ كَسْرُهَا اعْلَمْ دُمْ كَيَقْنَطُ اجْمَعَا ا د		رَوٰى حِمًا خِفُّ قَدَرْنَا صِفْ مَعَا روی حما ص

(ت) اور تُبَشِّرُوْنَ کے نون کا کسرہ نافع اور مکی کے لیے پہچان لو اور اس پر ہمیشگی کرو یہ وَمَنْ يَّقْنَطُ کے نون کے کسرہ کی طرح ہے تم کسائی۔ خلف العاشر اور بصریین کے لیے جمع سے پڑھو اور قَدَرْنَا کی تخفیف دونوں جگہ شعبہ کے لیے بیان کردو۔

(ل) اِعْلَمْ عَلِمَ يَعْلَمُ سے جاننا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔ رَوٰى يَرْوِیْ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ حِمًا حمایت۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔

(ف) تُبَشِّرُوْنَ میں دو قسم کا اختلاف قرآءت ہے۔ (ا) نون کی تخفیف وتشدید کا اختلاف (۲) نون کے کسرہ اور فتحہ کا اختلاف پس اس لحاظ سے تین قرآءت ہوئیں۔ (ا) تُبَشِّرُوْنِّ نون مشددہ مکسورہ سے مکی (۲) تُبَشِّرُوْنِ نون مکسورہ مخففہ سے نافع (۳) تُبَشِّرُوْنَ نون مفتوحہ مخففہ سے باقین کی قرآءت۔ مَنْ يَّقْنِطُ (الحجر) يَقْنِطُوْنَ (الروم) لَا تَقْنِطُوْا (الزمر) تینوں مواقع میں نون مکسورہ سے کسائی۔ خلف العاشر۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین نون مفتوحہ سے يَقْنَطُ۔ يَقْنَطُوْنَ اور لَا تَقْنَطُوْا پڑھتے ہیں۔ قَدَرْنَا اِنَّهَا (الحجر) قَدَرْنٰهَا (النمل) دونوں مواقع پر دال مخففہ سے شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین دال مشددہ سے قَدَّرْنَا اور قَدَّرْنٰهَا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاء ات اضافت: سورۃ الحجر میں یاءات اضافت چار ہیں۔(۱) عِبَادِیَ (۲) اِنِّیَ اَنَا (۳) وَقُلْ اِنِّیَ اَنَا تینوں میں یاءمفتوحہ سے نافع۔ابوجعفر۔مکی اور ابوعمرو (۴) بَنٰتِیَ اِنْ یاءمفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر۔

یاءات زوائد: یاءات زوائد دو ہیں۔(۱) فَلَا تَفْضَحُوْنِ ے (۲) وَلَا تُخْزُوْنِ ے یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ (۸)

۱/۲۰	يُنْزِلُ مَعْ مَا بَعْدُ مِثْلُ الْقَدْرِ عَنْ	رَوْحٍ بِشِقِّ فَتْحُ شِيْنِهٖ ثَمَنْ ث

(ت) يُنْزِلُ مع اپنے بعد والے کلمہ الْمَلٰٓئِكَةَ روح سے سورۃ القدر کی طرح منقول ہے۔ بِشِقِّ ابوجعفر کے لیے اس کے شین کے فتحہ سے قیمتی ہوا ہے۔

(ل) مِثْلُ الْقَدْرِ سورۃ القدر کی مانند۔ فَتْحُ شِيْنِهٖ اس کے شین کا فتحہ۔ ثَمُنَ ثَمَنْ باب كَرُمَ سے قیمتی ہونا، عظمت والا ہونا، ذی شان۔

(ف) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ تاءمفتوحہ، نون مفتوحہ، زاءمفتوحہ مشددہ اور الْمَلٰٓئِكَةُ میں تاءمضمومہ سے روح پڑھتے ہیں (۲) يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں یاءمضمومہ۔نون مفتوحہ۔زاءمکسورہ مشددہ اور الْمَلٰٓئِكَةَ میں تاءمفتوحہ سے نافع۔شامی۔ابوجعفر۔عاصم۔حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں (۳) يُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ یاءمضمومہ۔نون ساکنہ۔زاءمکسورہ مخففہ اور الْمَلٰٓئِكَةَ میں تاءمفتوحہ سے مکی۔ابوعمرو اور رویس پڑھتے ہیں۔

يُنَزِّلُ میں زاء کی تشدید وتخفیف کا بیان سورۃ البقرہ میں ہو چکا ہے۔ بِشَقِّ الْاَنْفُسِ شین مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین شین مکسورہ سے بِشِقِّ الْاَنْفُسِ پڑھتے ہیں۔

۲/۲۱	يُنْبِتُ نُوْنٌ صَحَّ ص يَدْعُوْنَ ظُبَا ظ	نَلْ ن وَ تُشَاقُّوْنَ اكْسِرِ النُّوْنَ اَبَا ا

(ت) يُنْبِتُ میں شعبہ کے لیے نون درست ہوا ہے۔ يَدْعُوْنَ اطلاقی یاءغیب سے یعقوب اور عاصم کے لیے قوی دلائل والا حاصل کرلو اور تُشَآقُّوْنَ میں نافع کو نون کے کسرہ نے خود دار بنایا ہے۔

(ل) صَحَّ باب ضَرَبَ سے درست ہونا، ٹھیک ہونا، صحیح ہونا۔ ظُبَا تیزیوں والا، قوی دلائل والا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے پالینا، حاصل کرنا۔ اَبَا اَبٰی عليه وتَاَبّٰی باز رہنا، خود دار بنانا، باپ کی طرح شفیق ومہربان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) نُنبِتُ لَكُم بالنون شعبہ پڑھتے ہیں باقین بالیاء یُنبِتُ پڑھتے ہیں۔ وَ الَّذِینَ یَدْعُوْنَ اطلاقی یاءِ غیب سے یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں باقین تَدْعُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ تُشَآقُّوْنِ فِیهِمْ نون مکسورہ سے نافع پڑھتے ہیں باقین نون مفتوحہ سے تُشَآقُّوْنَ پڑھتے ہیں۔

٣/٧٢٢	وَ يَتَوَفّٰهُمْ مَعًا فَتًى وَّ ضَمْ فتى		وَفَتْحُ يَهْدِىْ كَمْ سَمَا تَرَوْا فَعَمْ ك سما ف

(ت) اور یَتَوَفّٰهُمْ دونوں جگہ اطلاقی یاء سے حمزہ اور خلف العاشر کے لیے قوی ہے اور لَا یَهْدِیْ کی یاء کا ضمہ اور دال کا فتحہ اور بعد ازاں یاء کا الف سے ابدال شامی مدنیین مکی اور بصریین کے لیے بہت مرتبہ بلند ہوا ہے۔ تَرَوْا میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے خطاب لبریز ہوا ہے اور ایسے ہی روایت کیا گیا ہے۔

(ل) فَتًى نوجوان، قوی۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ سَمَا یَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ فَعَمْ عَمَّ یَعَمُّ سے عام ہونا، یا فَعَمَ باب فَتَحَ سے لبریز ہونا، لبریز کرنا۔

(ف) اَلَّذِینَ یَتَوَفّٰهُمْ دونوں جگہ یاء تذکیر سے حمزہ اور خلف العاشر کے لیے ہے اور باقین تاء تانیث سے تَتَوَفّٰهُمْ پڑھتے ہیں۔ لَا یُهْدٰی یاء مضمومہ۔ دال مفتوحہ مع اثبات الف سے شامی۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور کوفیین اسے لَایَهْدِیْ یاء مفتوحہ۔ دال مکسورہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ ازرق کے لیے لَا یُهْدٰی کے الف میں اپنے قواعد کے مطابق بالخلف تقلیل بھی ہے۔ اَوَ لَمْ تَرَوْا تاء خطاب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین یاء غیب سے یَرَوْا پڑھتے ہیں۔

٤/٧٢٣	رَوَى الْخِطَابُ وَالْاَخِيْرُ كَمْ ظَرُفْ روى ك ظ		فَتًى تَرَوْا كَيْفَ شَفَا وَ الْخُلْفَ صُفْ فتى شفا ص

(ت) (رَوَى الْخِطَابُ کا ترجمہ ہو چکا) اور اس سورۃ کے آخری موقع میں شامی۔ یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے خطاب متعدد مرتبہ خوب صورت وقوی ہوا ہے۔ اور تَرَوْا كَیْفَ کو خطاب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے شفا دی ہے اور شعبہ کے لیے اس میں خلف صف بستہ کھڑا ہوا ہے۔

(ل) رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا۔ اَلْاَخِیْرُ آخری۔ کَمْ متعدد مرتبہ۔ ظَرُفَ ظَرُفَ باب کَرُمَ سے دانا ہونا، خوش شکل ہونا، خوب صورت ہونا، ماہر ہونا۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ شَفَا یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ صُفْ یَصُفُّ سے صف بنانا، صف بستہ کھڑا ہونا یا وَصَفَ یَصِفُ وَصْفًا سے بیان کرنا، تعریف کرنا۔

(ف) اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ اس سورۃ النحل کے آخری موقع کو تاء خطاب سے شامی۔ یعقوب۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیب سے یَرَوْا پڑھتے ہیں۔ اَوَ لَمْ تَرَوْا كَیْفَ (العنكبوت) کو تاء خطاب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پڑھا ہے۔ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) تاء خطاب سے اَوَ لَمْ تَرَوْا جو بطریق شاطبیہ ہے (ب) یاء غیب سے یَرَوْا جو بطریق طیبہ ہے۔ باقین کی قرآءت بھی یاء غیب سے یَرَوْا ہے۔

۵/۴۲۴		
	وَيَتَفَيَّؤُا سِوَى الْبَصْرِي وَرَا	مُفَرِّطُوْنَ اكْسِرْ مَدًا وَّ اشْدُدْ ثَرَا
		مدا ث

(ت) اور یَتَفَیَّؤُا اطلاقی یاء تذکیر سے ماسواء بصریین کی قرآءت ہے۔ اور مُفَرِّطُوْنَ کی راء کو کسرہ مدنیین کے لیے دو جو مشہور ہوا ہے اور ابوجعفر کے لیے راء کو مشدد پڑھو جو خیر و برکت والا ہے۔

(ل) سِوَى الْبَصْرِي بصری کے سوا۔ اِكْسِرْ کسرہ دینا۔ مَدًا مشہور ہوا، درازی والا۔ اشْدُدْ مشدد پڑھنا۔ ثَرَا يَثْرُوْ باب نَصَرَ سے مالدار ہونا، کثرت ہونا۔ ثَرٰی خیر و برکت کے معنی میں ہے۔

(ف) تَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ تاء تانیث سے ابوعمرو اور یعقوب نے پڑھا ہے باقین یاء تذکیر سے یَتَفَيَّؤُا پڑھتے ہیں۔

مُفْرِطُوْنَ فاء ساکنہ اور راء مکسورہ مخففہ سے نافع پڑھتے ہیں مُفَرِّطُوْنَ فاء مفتوحہ اور راء مکسورہ مشددہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین مُفْرَطُوْنَ فاء ساکنہ اور راء مفتوحہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

۶/۴۲۵		
	وَ نُوْنَ نُسْقِيكُمْ مَّعًا اَنِّثْ ثَنَا	وَضَمَّ صَحْبٌ حَبْرٌ يَجْحَدُوْ غِنَا
	ث	صحب حبر غ

(ت) اور نُسْقِيكُمْ کے دونوں مواقع میں ابوجعفر کے لیے نون کی بجائے تاء تانیث پڑھو جو قابل تعریف ہے اور حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ مکی اور ابوعمرو جیسے رفقاء اور نیک عالم نے نون کو ضمہ دیا ہے۔ یَجْحَدُوْنَ میں رویس مستغنی......

(ل) اَنِّثْ اَنَّثَ سے مونث پڑھنا۔ ثَنَا تعریف۔ صَحْبٌ صَحِبَ يَصْحَبُ سے ساتھی ہونا، رفقاء۔ حِبْرٌ نیک عالم۔ غِنَا غَنِيَ باب سَمِعَ سے کفایت کرنا، بے نیاز ہونا، نکاح کرنا۔

(ف) تَسْقِيكُمْ (النحل۔ المومنون) تاء تانیث سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ نَسْقِيكُمْ نون مفتوحہ سے نافع۔ شامی۔ شعبہ اور یعقوب پڑھتے ہیں نُسْقِيكُمْ نون مضمومہ سے باقین کی قرآءت ہے۔

۷/۴۲۶		
	صَبَا الْخِطَابُ ظَعْنِكُمْ حَرِّكْ سَمَا	لَيَجْزِيَنَّ النُّوْنُ كَمْ خُلْفٌ نَمَا
	ص سما	ك ن

(ت) اور شعبہ تاء خطاب کے مشتاق ہوئے ہیں۔ ظَعْنِكُمْ کی عین کو فتحہ کی حرکت دینا مدنیین۔ مکی اور بصریین کے لیے بلند ہوا ہے۔ وَلَيَجْزِيَنَّ میں نون شامی کے لیے متعدد مواقع پر خلف سے اور بلند ہونے والے عاصم ......

(ل) صَبَا يَصْبُوْ سے مشتاق ہونا۔ حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ نَمَا يَنْمُوْ سے بڑھنا، بلند ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) تَجْحَدُوْنَ تاء خطاب سے رویس اور شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقین یاء غیب سے یَجْحَدُوْنَ پڑھتے ہیں۔
یَوْمَ ظَعَنِكُمْ عین مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب نے پڑھا ہے اور باقین عین ساکنہ سے ظَعْنِكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَلَیَجْزِیَنَّ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۸/۷۲۷	دُمْ ثِقْ وَضُمَّ فَتَنُوْا وَاكْسِرْ سِوٰی (د ث)	شَامٍ وَّ ضَيْقٍ كَسْرُهَا مَعًا دَوٰی (د)

(ت) مکی اور ابوجعفر کے لیے بغیر خلف سے ہمیشگی والی قرآءت پر اعتماد کرو۔ اور فَتَنُوْا کی فاء کو ضمہ اور تاء کو کسرہ ماسواء شامی کے لیے دوا اور ضَيْقٍ میں مکی کے لیے دونوں مواقع پر ضاد کا کسرہ منکرین قرآءت کے بیماروں کے لیے دوا ہے۔

(ل) دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ دَوٰی دوا، دَوِیَ باب سَمِعَ سے بیمار ہونا، دَوٰی باب ضَرَبَ سے بھنبھناہٹ سنائی دینا، دَاوٰی سے بیمار کا علاج کرنا۔

(ف) وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ نون مفتوحہ سے عاصم۔ مکی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ ابن عامر شامی کے دونوں راویوں کے لیے خلف ہے اور اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے ہشام کے لیے دو وجوہ (الف) وَ لَیَجْزِیَنَّ بالیاء جو بطریق شاطبیہ ہے (ب) وَلَنَجْزِیَنَّ بالنون جو بطریق طیبہ ہے۔ اسی طرح ابن ذکوان کے لیے بھی دو وجوہ ہیں: (الف) وَلَنَجْزِیَنَّ بالنون جو بطریق شاطبیہ ہے (ب) وَ لَیَجْزِیَنَّ بالیاء جو بطریق طیبہ ہے۔ اور باقین وَلَیَجْزِیَنَّ بالیاء پڑھتے ہیں۔ فَتَنُوْا فاء اور تاء دونوں کا فتحہ شامی پڑھتے ہیں اور باقین فُتِنُوْا فاء مضمومہ اور تاء مکسورہ پڑھتے ہیں۔ فِیْ ضِیْقٍ (النحل۔ النمل) دونوں جگہ ضاد مکسورہ سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین ضَیْقٍ ضاد مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ سورۃ النحل میں کوئی یاءات اضافت نہیں ہے۔

یاءات زوائد: سورۃ النحل میں دو یاءات زوائد ہیں (۱) فَاتَّقُوْنِ ے (۲) فَارْهَبُوْنِ ے دونوں کو حالین میں یعقوب پڑھتے ہیں باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

سُورَةُ الْإِسْرَآء (۱۴)

۱/۷۲۸	يَتَّخِذُوْا حَلَا يَسُوْءَ فَاضْمُمَا (ح)	هَمْزًا وَّاَشْبِعْ عَنْ سَمَا النُّوْنُ رَمٰی (ع سما ر)

(ت) اَلَّا يَتَّخِذُوْا اطلاقی یاء غیب سے ابوعمرو کے لیے پڑھنا خیر و منفعت حاصل کرنا ہے۔ لِیَسُوْءَ حفص۔ مدنیین۔ مکی اور بصریین کے لیے ہمزہ کو ضمہ دو اور اشباع بالواؤ کر کے یہ بلند وجہ روایت کی گئی ہے اور کسائی کے لیے یہ نون سے پڑھنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصد کرنا۔

(ل) حَلَا یَحْلُوْ سے میٹھا ہونا حَلَا و حَلُوٌّ لذیذ ہونا، پختہ ہونا، آنکھوں کو بھلا معلوم ہونا، خیر و منفعت حاصل کرنا۔ عَنْ سَمَا آسمان سے ہے، بلند وجہ روایت کی گئی ہے۔ اَشْبِعْ اَشْبَعَ سے مکمل اور پورا کلام کرنا شَبُعَ سے عقل مند اور سنجیدہ ہونا۔ شَبِعَ سے سیر ہونا۔ سَمَا یَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ رَمٰی یَرْمِیْ باب ضَرَبَ سے پھینکنا، مدد کرنا، قصد کرنا۔

(ف) اَلَّا یَتَّخِذُوْا یاء غیب سے ابوعمرو نے پڑھا ہے باقین تاء خطاب سے اَلَّا تَتَّخِذُوْا پڑھتے ہیں۔ لِیَسُوْءُ ا وُجُوْهَكُمْ بالیاء اور ہمزہ مضمومہ اور بعد ازاں واؤ مدہ سے حفص۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب نے پڑھا ہے۔ لِیَسُوْءَا بالیاء اور ہمزہ مفتوحہ سے شامی۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں لِنَسُوْءَا بالنون اور ہمزہ مفتوحہ سے کسائی پڑھتے ہیں۔

وَضَمَّ رَاءٍ ظَنَّ فَتْحُهَا ثَكَمْ ظ ث		٢/٤٢٩ وَ نُخْرِجُ الْیَاءُ ثَوٰی وَ فَتْحُ ضَمْ ثوی

(ت) وَ نُخْرِجُ میں ابوجعفر اور یعقوب کے لیے یاء قیام پذیر ہوئی ہے اور نون اور راء کے ضمہ کی بجائے اس کا فتحہ اور راء کے ضمہ پر یعقوب نے یقین کیا ہے اور راء کا فتحہ ابوجعفر کے لیے لازم ہوا ہے۔

(ل) ثَوٰی یَثْوِیْ سے ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ ظَنَّ یَظُنُّ سے خیال کرنا، یقین کرنا۔ ثَكَمْ ثَكَمَ باب نَصَرَ سے کسی معاملہ یا راستہ کے لیے لازم ہونا، آثار کا کھوج لگانا، کسی جگہ ٹھہرنا۔

(ف) وَنُخْرِجُ میں تین قرآءت ہیں۔ (۱) وَ یُخْرَجُ یاء غیب مضمومہ اور راء مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں (۲) وَ یَخْرُجُ یاء غیب مفتوحہ اور راء مضمومہ سے یعقوب پڑھتے ہیں (۳) وَنُخْرِجُ نون مضمومہ اور راء مکسورہ سے باقین پڑھتے ہیں۔

ظُهْرٌ وَّیَبْلُغَانِ مَدَّ وَ كَسَرْ ظ		٣/٤٣٠ یُلَقَّا اضْمُمِ اشْدُدْ كَمْ ثَنَا مَدَّ اٰمَرْ ك ث

(ت) یَلْقٰهُ کی یاء کو شامی اور ابوجعفر کے لیے ضمہ دو اور مشدد پڑھو۔ اس قرآءت کی متعدد مرتبہ تعریف کی گئی ہے۔ اٰمَرْنَا میں یعقوب مد کرنے والے نے ہمزہ کو دراز کیا ہے۔ اور یَبْلُغَنَّ میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے ایسے ہی مد کیا اور نون کو کسرہ دیا جو شفا دیتا ہے۔

(ل) اشْدُدْ مشدد پڑھنا۔ كَمْ متعدد مرتبہ۔ ثَنَا تعریف، ثَنٰی یَثْنِیْ سے موڑنا، پھیرنا۔ مَدَّ دراز کرنا۔ ظُهْرٌ مدد کرنے والا، مددگار ظَاهِرٌ سے۔

(ف) یُلَقّٰهُ یاء مضمومہ لام مفتوحہ اور قاف مشددہ سے شامی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ، لام ساکنہ اور قاف مشددہ سے یَلْقٰهُ پڑھتے ہیں۔ پھر اس کے الف میں امالہ کا اختلاف بھی ہے تو درج ذیل قرآءت مبنی ہیں۔ (۱) یُلَقّٰهُ ہشام۔۔ ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر (۲) ابن ذکوان کے لیے دو وجہ (ا) ہشام اور ابوجعفر والی وجہ یعنی فتح سے (ب) یُلْقِهُ بالا مالہ (۳) ازرق کے لیے دو وجہ (ا) یَلْقَهُ بالفتح (ب) یَلْقِهُ بالتقلیل (۴) یَلْقِهُ بالا مالہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۵) یَلْقَهُ بالفتح باقین۔

اٰمَرْنَا ہمزہ کے بعد الف مدہ کے اثبات سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین اَمَرْنَا حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ یَبْلُغٰنِّ غین کے بعد اثبات الف مع مد اور نون مکسورہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین یَبْلُغَنَّ غین کے بعد حذف الف اور نون مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۷۳۱	شَفَا وَحَیْثُ اُفِّ نَوِّنْ عَنْ مَّدَا شفا ... ع مدا		وَفَتْحُ فَائِهِ دَنَا ظِلٌّ كُدَا د ظ ك

(ت) (شَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اُفِّ جس جگہ بھی آئے اس کی فاء کو حفص اور مدنیین کے لیے تنوین والا بناؤ جو شہرت والی ہے اور مکی۔ یعقوب اور شامی کے لیے اُفِّ کی فاء کا فتحہ سایہ دار اور قرب والا ہے اور مخالفین قرآءت کے لیے سخت چٹان کی طرح ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ مَدَا مَدَّ سے درازی والا، پھیلا ہوا۔ دَنَا یَدْنُوْ قریب ہونا۔ ظِلٌّ سایہ۔ كُدَا باز رکھنا، كَدٰی یَكْدِیْ سے روکنا، مشغول رکھنا، كُدَا كُدْيَةٌ کی جمع سخت چٹان۔

(ف) اُفِّ میں تین قرآءت ہیں۔ (ا) اُفٍّ فاء مکسورہ منونہ سے حفص۔ نافع اور ابوجعفر۔ (۲) اُفَّ فاء مفتوحہ بغیر تنوین مکی۔ شامی اور یعقوب۔ (۳) اُفِّ فاء مکسورہ بغیر تنوین باقین پڑھتے ہیں۔

۷۳۲	وَ فَتْحُ خِطْاً مَّنْ لَّهُ الْخُلْفُ ثَرَا م ل ث		حَرِّكْ لَهُمْ وَالْمَلِكْ وَ الْمَدَّ دَرٰی د

(ت) اور خِطْأً کی خاء کا فتحہ ابن ذکوان اور ابوجعفر کے لیے بلا خلاف اور ہشام کے لیے خلف سے مال و دولت والا ہوا ہے اور مکی کے لیے اس کی طاء کو فتحہ کی حرکت دو اور مکی نے طاء کے بعد مد کو بھی پہچان لیا ہے۔

(ل) ثَرَا باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے زیادہ ہونا، مال و دولت والا ہونا۔ حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ دَرٰی یَدْرِیْ دِرَايَةً سے جاننا، پہچاننا۔

(ف) خِطْأً میں چار قرآءات ہیں۔ (ا) خَطَأً خاء و طاء مفتوحہ سے ابن ذکوان اور ابوجعفر۔ (۲) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) خَطَأً خاء و طاء مفتوحہ سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) خِطْأً خاء مکسورہ اور طاء ساکنہ سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (۳) خِطَآءً خاء مکسورہ طاء مفتوحہ مع الف اور مد متصل سے مکی پڑھتے ہیں (۴) خِطْأً خاء مکسورہ اور طاء ساکنہ باقین کی قرآءت ہے۔ پھر اس میں سکتہ اور عدم سکتہ کا بھی اختلاف ہے۔ (ا) نافع۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ شعبہ۔ کسائی اور اسحٰق کے لیے عدم سکتہ ہے (۲) حفص، حمزہ اور ادریس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) سکتہ (ب) عدم سکتہ جبکہ امام حمزہ کے لیے وقفاً خِطَا ہے نقل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف ہے۔

٦/٤٣٣	يُسْرِفْ شَفَا خَاطِبْ وَ قُسْطَاسِ اكْسِرِ شفا ا	ضَمًّا مَّعَا صَحْبٌ وَّضُمَّ ذَكِّرِ صحب ا

(ت) يُسْرِفْ کوحمزہ کسائی اور خلف العاشر کے لیے تاء خطاب سے پڑھو جو طلوع قمر کی طرح ہے اور بِالْقُسْطَاسِ دونوں جگہ حفص۔حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر رفقاء کے لیے ضمہ کو کسرہ سے بدلو۔اور ضمہ دو اور تاء کو مذکر بناؤ......

(ل) شَفَا يَشْفُوْا سے چاند طلوع ہونا۔صَحْبٌ ساتھیوں والا۔رفقاء والا صَحِبَ يَصْحَبُ سے۔ذَكِّرِ مذکر بنانا۔

(ف) فَلَا تُسْرِفْ تاء خطاب سے حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے يُسْرِفْ پڑھتے ہیں۔

بِالْقِسْطَاسِ (الاسراء۔الشعراء) دونوں جگہ قاف مکسورہ سے حفص۔حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین قاف مضمومہ سے بِالْقُسْطَاسِ پڑھتے ہیں۔

٧/٤٣٤	سَيِّئَةً وَّلَا تُنَوِّنْ كَمْ كَفٰى ك كفى	لِيَذْكُرُوْا اضْمُمْ خَفِّفَنْ مَّعًا شَفَا شفا

(ت) سَيِّئَةً میں اور اس کو تنوین نہ دو شامی اور کوفیین کے لیے یہ متعدد مرتبہ کفایت والا ہوا ہے۔لِيَذْكُرُوْا کو دونوں جگہ کاف کا ضمہ اور ذال وکاف کو تخفیف سے حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر کے لیے پڑھو یہ قرآءت طلوع قمر کی مانند ہے۔

(ل) كَمْ متعدد مرتبہ۔كَفٰى يَكْفِيْ سے کفایت کرنا۔خَفِّفَنْ تخفیف سے پڑھنا۔شَفَا شَفٰى يَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔

(ف) كَانَ سَيِّئُهٗ ہمزہ اور ھاء دونوں مضموم نیز تلفظاً ھاء کے ہمراہ صلہ والے واؤ کے اثبات سے شامی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سَيِّئَةً ہمزہ مفتوحہ اور تاء مفتوحہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔لِيَذْكُرُوْا (الاسراء، الفرقان) ذال ساکنہ مخففہ کاف مضمومہ مخففہ سے حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لِيَذَّكَّرُوْا ذال اور کاف دونوں مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

٨/٤٣٥	وَ بَعْدَ اَنْ فَتًى وَّمَرْيَمُ نَّمَا فتى ن	اِذْ كَمْ يَقُوْلُ عَنْ دُعَا الثَّانِيْ سَمَا ا ك ع د سما

(ت) اور اَنْ کے بعد آنے والا یعنی اَنْ يَّذْكُرَ کو حمزہ اور خلف العاشر نوجوان قاری نے اسی طرح پڑھا اور سورہ مریم والے اَوَلَا يَذْكُرُ کو عاصم۔نافع اور شامی نے اسی طرح متعدد مواقع پر مرفوع بیان کیا ہے۔يَقُوْلُوْنَ حفص اور مکی کے لیے اطلاقی یاء غیب سے بلند آواز سے روایت کیا گیا اور دوسرا يَقُوْلُوْنَ وہ مدنیین۔مکی۔بصریین۔عاصم اور شامی کے لیے بلند کردہ یہ قرآءت متعدد مواقع پر حاصل کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) فَتًی نوجوان۔ نَمَا یَنْمُوْا سے بڑھنا، مرفوع بیان کرنا۔ کَمْ متعدد مرتبہ۔ دُعَا دَعَا یَدْعُوْا سے بلانا، پکارنا۔ سَمَا یَسْمُوْ سے بلند ہونا۔

(ف) اَنْ یَذْکُرَ (الفرقان) ذال ساکنہ مخففہ اور کاف مضمومہ مخففہ سے حمزہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین اَنْ یَذَّکَّرَ ذال و کاف مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اَوَلَا یَذْکُرُ (مریم) ذال ساکن مخففہ اور کاف مضمومہ مخففہ سے عاصم۔ نافع اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین اَوَلَا یَذَّکَّرُ ذال مفتوحہ مشددہ اور کاف مفتوحہ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ کَمَا یَقُوْلُوْنَ یاء غیب سے حفص اور مکی پڑھتے ہیں۔ یہ قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے اور باقین تاء خطاب سے تَقُوْلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اور دوسرا موقع یعنی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ کو یاء غیب سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ عاصم اور ابن عامر پڑھتے ہیں۔ اور باقین ماسواء رویس کے تاء خطاب سے تَقُوْلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: رویس کا خلف اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٩/٤٣٦	نَلْ کَمْ یُسَبِّحُ صَدًا عَمَّ دُعَا ن ك ص عم د	وَ فِیْهِمَا خُلْفُ رُوَیْسٍ وَّقَعَا

(ت) (نَلْ کَمْ کا ترجمہ ہو چکا) یُسَبِّحُ اطلاقی یاء تذکیر سے شعبہ۔ مدنیین۔ شامی اور مکی کے لیے بلند آواز میں شہرت والی اور رغبت والی ہوئی ہے اور ان دونوں یعنی یَقُوْلُوْنَ اور یُسَبِّحُ میں رویس کے لیے خلف واقع ہوا ہے۔

(ل) نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ کَمْ متعدد مرتبہ۔ صَدًا آواز بلند ہونا، دراز ہونا، صَدِیَ سے پیاسا ہونا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا۔ دُعَا دَعَا یَدْعُوْا سے پکارنا، رغبت کرنا۔ مدد طلب کرنا۔ وَقَعَا وَقَعَ یَقَعُ سے واقع ہونا۔

(ف) جبکہ رویس کے لیے دونوں یَقُوْلُوْنَ میں دو وجوہ ہیں **(الف)** یَقُوْلُوْنَ بالیاء جو بطریق الدرہ ہے **(ب)** تَقُوْلُوْنَ بالتاء جو بطریق طیبہ ہے۔ یُسَبِّحُ۔ یاء تذکیر سے شعبہ۔ نافع۔ ابوجعفر۔ شامی اور مکی پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے۔ تُسَبِّحُ بالتاء یہ باقین کی ماسواء رویس کے قرآءت ہے۔ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں **(الف)** یُسَبِّحُ بالیاء یہ بطریق طیبہ ہے **(ب)** تُسَبِّحُ بالتاء یہ بطریق الدرہ ہے۔

تنبیہ: رویس کے لیے عَمَّا یَقُوْلُوْنَ اور یُسَبِّحُ لَهُ میں یاء اور تاء دونوں وجوہ ہیں مگر اس میں ترتیب ضروری ہے یعنی اگر عَمَّا یَقُوْلُوْنَ میں یاء پڑھی ہے تو تُسَبِّحُ میں تاء پڑھنی چاہیے یا اس کے برعکس عَمَّا تَقُوْلُوْنَ میں تاء پڑھی ہے تو یُسَبِّحُ میں یاء پڑھنی چاہیے۔ لہٰذا یہ درست نہیں کہ دونوں مواقع پر یکدم یاء یا دونوں مواقع پر یکدم تاء پڑھی جائے۔ اس سے دونوں طرق یعنی الدرہ اور طیبہ میں خلط واقع ہوگا۔ جمع الجمع میں پڑھتے ہوئے تو دونوں کلمات میں ہر ایک میں دونوں وجوہ پڑھی جائیں گی مگر افراد کی صورت میں طرق کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

نوٹ: یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ میں قراء عشرہ کے لیے یاء تذکیر ہے۔ تاء تانیث کسی کے لیے نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰/۲۳۷	وَ رَجِلِكَ اكْسِرْ سَاكِنًا عُدْ يَخْسِفَا ع	وَبَعْدَهُ الْاَرْبَعْ نُوْنٌ حُزْ دَفَا ح د

(ت) وَ رَجِلِكَ کے جیم ساکنہ کو حفص کے لیے کسرہ دو اور اس قرآءت کی طرف رجوع کرو۔ یَخْسِفَ اور اس کے بعد آنے والے چاروں افعال یُرْسِلَ۔ یُعِیْدَکُمْ۔ فَیُرْسِلَ اور فَیُغْرِقَکُمْ میں ابوعمرو اور مکی ذی فہم کے لیے نون جمع کرنا۔

(ل) عُدْ عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ دَفَا تیز سمجھ والا، دَفَّ سے آہستہ چلنا، دَفَفَ سے جلدی کرنا، دَفَّ باب ضَرَبَ سے جڑ سے اکھیڑنا، اِسْتَدَفَّ کام کا درست ہونا، پورا ہونا، ممکن ہونا۔

(ف) وَرَجِلِكَ جیم مکسورہ سے حفص پڑھتے ہیں باقین جیم ساکنہ سے وَرَجْلِكَ پڑھتے ہیں۔ اَنْ نَخْسِفَ۔ اَوْ نُرْسِلَ۔ اَنْ نُعِیْدَکُمْ۔ فَنُرْسِلَ عَلَیْکُمْ اور فَنُغْرِقَکُمْ پانچوں کلمات نون سے ابوعمرو اور مکی پڑھتے ہیں۔

نوٹ: باقین کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۱۱/۲۳۸	يُغْرِقَكُمْ مِنْهَا فَاَنِّثْ ثِقْ غِنَا ث غ	خَلْفَكَ فِيْ خِلَافَكَ اتْلُ صِفْ ثَنَا ا ص ث

(ت) فَیُغْرِقَکُمْ کو ابوجعفر اور رویس کے لیے تاء تانیث سے پڑھو یہ قرآءت پُر اعتماد ہو کر پڑھی جانے والی اور مستغنی کرنے والی ہے۔ نافع۔ شعبہ۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے خِلٰفَكَ کی بجائے خَلْفَكَ پڑھو تم اسے بیان کرو یہ قابل تعریف قرآءت نیک عالم نے بیان کی ہے۔

(ل) اَنِّثْ تانیث سے پڑھنا۔ ثِقْ وَثَقَ یَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ غِنَا غَنِیَ سے کفایت کرنا۔ اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْ تِلَاوَۃً سے پڑھنا۔ صِفْ سے بیان کرنا۔ ثَنَا تعریف۔

(ف) بیان کیے گئے پانچ کلمات میں سے فَتُغْرِقَکُمْ کو ابوجعفر اور رویس نے تاء تانیث سے پڑھا ہے۔ جبکہ باقی چار کلمات کو ابوجعفر اور رویس بالیاء یَخْسِفَ۔ یُرْسِلَ۔ یُعِیْدَکُمْ اور فَیُرْسِلَ پڑھتے ہیں۔ اور باقین پانچوں کلمات کو بالیاء پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ علامہ جزریؒ نے بطریق الدرہ ابن وردان کے لیے فَتُغَرِّقَکُمْ کی قرآءت بھی بیان کی ہے جو صحیح اور متواتر قرآءت ہے۔

خَلْفَكَ اِلَّا خاء مفتوحہ، لام ساکنہ بغیر الف کے نافع۔ شعبہ۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں۔ باقین خِلٰفَكَ خاء مکسورہ، لام مفتوحہ مع الف کے پڑھتے ہیں۔

۱۲/۲۳۹	حَبْرٌ نَآءَ مَعًا مِّنْهُ ثُبَا حبر م ث	تَفْجُرَ فِي الْاُوْلٰى كَتَقْتُلَ ظُبَا ظ

(ت) (حَبْرٌ کا ترجمہ ہو چکا) نَاٰ کی بجائے نَآءَ دونوں جگہ ابن ذکوان اور ابوجعفر کے لیے جمع کرنے کے قابل ہے تَفْجُرَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کلمہ میں تَفْتُلَ کی طرح یعقوب اور کوفیین کے لیے قوی دلائل والا اور کفایت والا ہوا ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم، خوشی ونعمت۔ ثُبًا ثَابَ یَثُوْبُ سے رجوع کرنا، ثُبًا اصل میں ثُبِیٌ یعنی جمع کرنا ہے، جماعت والا ہونا۔ ظُبًا تیزیوں والا۔

(ف) وَنَاءَ بِجَانِبِهٖ (الاسراء۔ حم السجدہ) یعنی الف مقدم اور ہمزہ موخر سے ابن ذکوان اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین وَنَاٰ ہمزہ مقدم اور الف موخر پڑھتے ہیں۔ وَنَاٰ میں دونوں جگہ امالہ کے متعلق سب قراء اپنے اصول پر ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) ہمزہ میں تقلیل (ب) ہمزہ کا خالص فتح (۲) خلف راوی امام حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے نون اور ہمزہ دونوں کا امالہ (۳) خلاد کے لیے ہمزہ میں امالہ (۴) شعبہ کے لیے صرف سورۃ الاسراء میں دو وجوہ ہیں (الف) ہمزہ کا امالہ (ب) نون وہمزہ دونوں کا امالہ جبکہ حم السجدہ میں ان کے لیے نون وہمزہ دونوں کا فتحہ ہے (۵) قالون۔ اصبہانی۔ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ ہشام اور حفص کے لیے صرف فتح ہے۔

نوٹ: ازرق کے لیے وَنَاٰ میں پانچ وجوہ ہیں۔ (۱) فتح مع قصر (۲) فتح مع توسط (۳) فتح مع طول (۴) تقلیل مع توسط (۵) تقلیل مع طول۔ جبکہ تقلیل مع القصر کسی طریق سے درست نہیں ہے۔

تَفْجُرَ لَنَا جو پہلا موقع ہے اسے تَقْتُلَ کے وزن پر تاء مفتوحہ۔ فاء ساکنہ۔ جیم مضمومہ مخففہ سے یعقوب۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین تاء مضمومہ۔ فاء مفتوحہ اور جیم مکسورہ مشددہ سے تُفَجِّرَ لَنَا بروزن تُقَتِّلَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: الْاُوْلٰی کی قید سے فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خارج ہوگیا کیونکہ اس کو تشدید اور تفعل کے وزن سے پڑھنے پر تمام قراء عشرہ کا اتفاق ہے۔

۱۳ / ۷۴۳	كَفٰى وَكِسْفًا حَرِّكَنْ عَمَّ نَفَسْ کفی عم ن	وَ الشُّعَرَا سَبَا عَلَا الرُّوْمِ عَكَسْ ع

(ت) (کَفٰی کا ترجمہ ہو چکا) اور کِسْفًا کے سین کو فتحہ کی حرکت مدنیین۔ شامی اور عاصم کے لیے دو یہ فتحہ مشہور اور نفیس ہو گیا ہے۔ اور سورۃ الشعراء اور السباء والے کِسْفًا میں فتحہ صرف حفص کے لیے بلند ہوا ہے اور سورۃ الروم والے کِسْفًا میں عکس کیا.............

(ل) کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا، قناعت کرنا، دوسرے سے مستغنی ہونا۔ حَرِّكَنْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ عَمَّ یَعُمُّ عام ہونا، سب کو شامل کرنا، بارش کا ساری زمین پر ہونا، چھا ہونا۔ نَفُسَ نَفُسَ باب کَرُمَ سے نفیس وعمدہ ہونا۔ عَلَا یَعْلُوْا سے بلند ہونا، غالب ہونا، درجہ میں بلند ہونا۔

(ف) کِسَفًا (الاسراء) میں سین مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ شامی اور عاصم پڑھتے ہیں باقین کِسْفًا سین ساکنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔ جبکہ کِسَفًا (الشعراء۔ السبا) سین مفتوحہ سے دونوں جگہ حفص پڑھتے ہیں باقین دونوں جگہ سین ساکنہ سے کِسْفًا پڑھتے ہیں۔

۱۴/۷۴۱	مَنْ لِّي بِخُلْفٍ ثِقْ وَقُلْ قَالَ دَنَا (م ل ث د)	كَمْ وَعَلِمْتَ مَا بِضَمِّ التَّا رَنَا (ك ر)

(ت) ابن ذکوان اور ابوجعفر کے لیے بلا خلاف اور ہشام کے لیے خلف کے ساتھ اعتماد کرلو۔ اور قُلْ سُبْحَانَ مکی اور شامی کے لیے قَالَ متعدد مرتبہ قریب ہوا ہے اور عَلِمْتَ مَا تاء کے ضمہ سے کسائی کے لیے خوبصورت ہوا ہے۔

(ل) ثِقْ وَثِقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ دَنَا يَدْنُوْا سے قریب ہونا۔ كَمْ متعدد مرتبہ۔ رَنَا اَلرَّنَا مصدر خوبصورت آواز، خوبصورت چیز۔

(ف) کِسْفًا (الروم) سین ساکنہ سے ابن ذکوان اور ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) کِسْفًا سین ساکنہ سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) کِسَفًا سین مفتوحہ سے یہ بطریق شاطبیہ ہے۔ باقین سین مفتوحہ سے کِسَفًا پڑھتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کِسْفًا کی تمام قراءت کو جدول کے ذریعے واضح کردیا جائے۔

شمار	قاری	کِسْفًا (سین ساکنہ)	کِسَفًا (سین مفتوحہ)
۱	حفص	×	الاسراء۔ الشعراء۔ السباء۔ الروم
۲	نافع۔ شعبہ	الشعراء۔ السباء	الاسراء۔ الروم
۳	ابن ذکوان۔ ابوجعفر	الشعراء۔ السباء۔ الروم	الاسراء
۴	ہشام	الشعراء۔ السباءُ (الروم وجہ اوّل)	الاسراء۔ (الروم وجہ ثانی)
۵	باقین	الاسراء۔ الشعراء۔ السباء	الروم

یاء ات اضافت: قَالَ سُبْحَانَ قاف کے بعد الف اور لام مفتوحہ سے مکی اور شامی پڑھتے ہیں باقین قُلْ قاف مضمومہ، بغیر الف اور لام ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ عَلِمْتُ تاء مضمومہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین عَلِمْتَ تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

سورۃ الاسراء میں ایک یاء اضافت ہے: رَبِّيَ إِذًا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو۔

یاء ات زوائد: یاءات زوائد دو ہیں (ا) لَئِنْ اَخَّرْتَنِ ے نافع ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف (۲) فَهُوَ الْمُهْتَدِ ے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ (۱۹)

۷۴۲/۱	مِنْ لَّدُنِهٖ لِلضَّمِّ سَكِّنْ وَّاَشِمْ (ص)	وَاكْسِرْ سُكُوْنَ النُّوْنِ وَالضَّمِّ صُرِمْ

ت مِنْ لَّدُنِهٖ دال کے ضمہ کو سکون دو اور اشمام کرو اور نون کے سکون اور ھاء ضمیر کے ضمہ دونوں کو کسرہ سے شعبہ کے لیے بدلو اور منکرین قرآءت کو چھوڑ دو۔

ل سَكِّنْ سکون دینا، ساکن کرنا۔ صُرِمْ صَرَمَ باب ضَرَبَ سے کاٹنا، جدا کرنا، ٹوٹنا، چھوڑنا، گفتگو بند کرنا۔

ف مِنْ لَّدُنِهٖ دال ساکنہ اور اس کے سکون میں اشمام اور نون وھاء کے کسرہ سے شعبہ پڑھتے ہیں نیز ھاء کا یاء سے صلہ بھی کرتے ہیں اور ابن کثیر مکی ھاء کے ضمہ کا واؤ سے صلہ کرتے ہیں یعنی مِنْ لَّدُنْهُ پڑھتے ہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے باقین دال وھاء کے ضمہ اور نون ساکنہ سے مِنْ لَّدُنْهُ پڑھتے ہیں۔

۷۴۳/۲	مِرْفَقًانِ افْتَحِ اكْسِرَنْ عَمَّ (عم) وَ خِفْ	تَزَّاوَرُ الْكُوْفِيْ (کوفي) وَ تَزْوَرُّ ظُرِفْ (ظ)

ت مِرْفَقًا میں میم کا فتحہ اور فاء کا کسرہ مدنیین اور شامی کے لیے عام ہوا ہے اور تَزَّاوَرُ کی تخفیف کوفیین کے لیے ہے اور تَزْوَرُّ یعقوب اور شامی کے لیے متعدد مرتبہ خوش شکل ہوا ہے۔

ل عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔ خِفْ تخفیف۔ ظُرِفْ ظَرُفَ باب كَرُمَ سے خوش شکل ہونا، ذہین ہونا، ماہر ہونا، عمدہ بنانا۔

ف مَرْفِقًا میم مفتوحہ اور فاء مکسورہ سے نافع۔ ابو جعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین مِرْفَقًا میم مکسورہ اور فاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ تَزَاوَرُ زاء مخففہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی قرآءت ہے۔ تَزْوَرُّ زاء ساکنہ اور راء مضمومہ مشددہ سے یعقوب اور شامی پڑھتے ہیں باقین تَزَّاوَرُ زاء مفتوحہ مشددہ اور راء مضمومہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

۷۴۴/۳	كَمْ (ك) وَ مُلِئْتَ الثِّقْلُ حِرْمٌ (حرم) وَّرِقْكُمْ	سَاكِنْ كَسْرٍ صِفْ (ص) فَتًى (فتى) شَافٍ (ش) حَكَمْ (ح)

ت (كَمْ کا ترجمہ ہو چکا) وَ لَمُلِّئْتَ لام کی تشدید سے حرمین پڑھتے ہیں اور بِوَرْقِكُمْ راء کے کسرہ کی بجائے اس کے سکون سے شعبہ۔ حمزہ۔ خلف العاشر۔ روح اور ابو عمرو کے لیے قوی اور شافی وصف کو بیان کرنے کا حکم دینا ہے۔

ل كَمْ متعدد مرتبہ۔ الثِّقْلُ تشدید، ثَقُلَ سے سخت ہونا، بھاری ہونا۔ صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ شَافٍ شَفَا يَشْفِيْ سے شفا دینے والا، شافی۔ حَكَمْ حَكَمَ باب نَصَرَ سے حکم دینا، فیصلہ دینا، حَكُمَ باب كَرُمَ سے دانا ہونا، حاکم بنانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) وَ لَمُلِّئْتَ لام ثانی مکسورہ مشددہ سے نافع۔ ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں باقین وَلَمُلِئْتَ لام مخففہ سے پڑھتے ہیں۔
ہمزہ کی تحقیق اور ابدال میں قراء اپنے اپنے مذہب پر ہیں جو درج ذیل ہیں۔ (۱) اصبھانی اور ابوجعفر کے لیے ابدال (۲) قالون۔ ازرق۔ مکی۔ شامی۔ عاصم۔ کسائی کے لیے تحقیق (۳) ابوعمرو کے لیے دو وجوہ (**الف**) ابدال (**ب**) تحقیق (۴) حمزہ کے لیے صرف وقفاً ابدال۔
بِوَرْقِكُمْ راء ساکنہ سے شعبہ۔ حمزہ۔ خلف العاشر۔ روح اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین بِوَرِقِكُمْ راء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

۴/۷۴۵	وَلَا	تُنَوِّنْ	مِّائَةٍ	شَفَا	وَلَا		يُشْرِكُ	خِطَابٌ	مَّعْ	جَزْمٍ	كَمَّلَا
				شفا						ك	

(ت) ثَلٰثَ مِائَةٍ کی تاء کی تنوین حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے نہ پڑھو اس ترک تنوین نے شفا دی ہے۔ وَلَا يُشْرِكُ شامی کے لیے تاء خطاب سے ہے حالانکہ وہ تاء خطاب کاف کے جزم سے ملنے والا ہے جس نے اس قرآءت کو کامل کر دیا ہے۔
(ل) شَفَا يَشْفِي سے شفا دینا۔ كَمَّلَا كَمَّلَ سے كَمَلَ باب سَمِعَ، نَصَرَ اور كَرُمَ سے پورا ہونا، کامل ہونا۔
(ف) مِائَةِ تاء مکسورہ بغیر تنوین حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین مِائَةٍ تاء مکسورہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَا تُشْرِكْ فِيْ بالتاء اور کاف ساکنہ سے شامی پڑھتے ہیں باقین وَلَا يُشْرِكُ بالیاء اور کاف مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

۵/۷۴۶	وَ	ثَمَرٌ	ضَمَّاهُ	بِالْفَتْحِ	ثَوٰى		نَصْرٍ	بِثُمْرِهٖ	ثَنَا	شَادٍ	نَّوٰى
					ث		ن		ث	ش	ن

(ت) اور ثَمَرٌ کی ثاء اور میم دونوں ضمے فتحہ کے ہمراہ ابوجعفر۔ یعقوب اور عاصم کے لیے قیام پذیر ہوئے ہیں اور بِثُمْرِهٖ میں ثاء اور میم کے فتحوں کو ابوجعفر۔ روح اور عاصم قوی کرنے اور محفوظ کرنے کا ارادہ کرنے والے ہیں۔
(ل) ثَوٰى يَثْوِيْ مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ نَصْرٍ نَصَرَ يَنْصُرُ سے مدد کرنا۔ ثَنَا ثَنٰى باب ضَرَبَ سے موڑنا، لپیٹنا، تہہ کرنا۔ شَادٍ شَدَّ باب نَصَرَ، ضَرَبَ سے دوڑنا، قوی کرنا، مدد کرنا، اتباع کرنے والا۔ نَوٰى يَنْوِيْ سے نیت کرنا، ارادہ کرنا۔
(ف) وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ثاء اور میم مفتوحتین سے ابوجعفر۔ یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں۔ ابوعمرو بصری میم ساکنہ اور ثاء مضمومہ سے ثُمْرٌ پڑھتے ہیں اور باقین ثُمُرٌ ثاء اور میم دونوں کا ضمہ پڑھتے ہیں۔ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ ثاء اور میم دونوں کا فتحہ ابوجعفر۔ روح۔ اور عاصم پڑھتے ہیں۔ ابوعمرو کے لیے ثاء مضمومہ اور میم ساکنہ بِثُمْرِهٖ ہے اور باقین بِثُمُرِهٖ ثاء اور میم دونوں کا ضمہ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ابوعمرو بصری کی قرآءت اگلے شعر میں آ رہی ہے۔

دِنْ عَمَّ لٰكِنَّا فَصِلْ ثُبْ غُصْ كَمَا د عم ث غ ك		سَكِّنْهُمَا حَلَا وَمِنْهَا مِنْهُمَا ح

(ت) ابوعمرو کے لیے ان دونوں لفظوں میں میم کو ساکن پڑھو یہ قرآءت مزین ہوئی ہے اور مِنْهَا مکی۔ مدنیین اور شامی کے لیے مِنْهُمَا ہے تم اسے اپنا طریقہ بناؤ یہ قرآءت مشہور ہے۔ لٰكِنَّا اثبات الف سے ابوجعفر۔ رویس اور شامی کے لیے ملا کر پڑھو اور اس کی طرف رجوع کرو اور غور و خوض کرو۔

(ل) حَلَا يَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے دین بنانا، طریقہ بنانا۔ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔ ثُبْ ثَابَ يَثُوْبُ سے رجوع کرنا۔ غُصْ غَصَّ باب سَمِعَ، نَصَرَ سے کھانے یا پانی سے پھندا لگنا، غَاصَ يَغُوْصُ سے غوطہ لگانا، غور و خوض کرنا۔

(ف) خَيْرًا مِّنْهُمَا تثنیہ مونث غائب کی ضمیر سے مکی۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی نے پڑھا ہے باقین واحد مونث غائب کی ضمیر سے مِنْهَا پڑھتے ہیں۔ لٰكِنَّا هُوَاللّٰهُ میں وصلاً نون کے بعد اثبات الف سے ابوجعفر۔ رویس اور شامی پڑھتے ہیں باقین حذف الف سے لٰكِنَّ پڑھتے ہیں۔ جبکہ وقفاً اتباع رسم میں الف کے اثبات سے سب پڑھتے ہیں۔

حُطْ يَا نُسَيِّرُ افْتَحُوْا حَبْرٌ كَرُمْ ح حبر ك		يَكُنْ شَفَا وَرَفْعُ خَفْضِ الْحَقِّ رُمْ شفا ر

(ت) يَكُنْ اطلاقی یاء سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دینے والا ہے۔ اور لِلّٰهِ الْحَقِّ میں قاف کے زیر کی بجائے قاف کے پیش کا کسائی اور ابوعمرو کے لیے ارادہ کرو اور حفاظت کرو۔ نُسَيِّرُ کی یاء کو نیک عالم اور بزرگی والے مکی۔ ابو عمرو اور شامی کے لیے فتحہ دو۔

(ل) شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ رُمْ رَامَ يَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ حُطْ حَاطَ يَحُوْطُ سے گھیرنا، حفاظت کرنا۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ كَرُمْ كَرُمَ يَكْرُمُ سے بزرگی اور شرافت والا ہونا۔

(ف) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ یاء تذکیر سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے باقین تاء تانیث سے وَلَمْ تَكُنْ پڑھتے ہیں۔ لِلّٰهِ الْحَقُّ قاف کے پیش سے کسائی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین قاف کے زیر سے لِلّٰهِ الْحَقِّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: نُسَيِّرُ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸/۲۴۹	وَالنُّوْنَ اَنِّثْ وَالْجِبَالَ ارْفَعْ وَ ثَمْ ث		اَشْهَدْتُّ اَشْهَدْنَا وَكُنْتَ التَّاءَ ضَمْ

ت اور نون کو انہی حضرات کے لیے تانیث والا بنا دو اور اَلْجِبَالَ کے لام کو پیش دو اور وہاں سورۃ الکھف میں اَشْهَدْتُّهُمْ کی جگہ ابوجعفر کے لیے اَشْهَدْنٰهُمْ ہے اور وَمَا كُنْتَ کی تاء کو ابوجعفر کے ماسوا نے ضمہ دیا ہے۔

ل اَنِّثْ اَنَّثَ سے مونث بنانا۔ ارْفَعْ رَفَعَ سے رفع دینا۔

ف تُسَيَّرُ الْجِبَالُ بالتاء مضمومہ۔ یاء مفتوحہ اور اَلْجِبَالُ کے لام کا پیش ملی۔ ابوعمرو اور شامی پڑھتے ہیں۔ باقین نُسَيِّرُ الْجِبَالَ بالنون۔ یاء مکسورہ اور اَلْجِبَالَ کے لام کا فتحہ پڑھتے ہیں۔ مَا اَشْهَدْنٰهُمْ جمع متکلم سے، تاء کی بجائے نون مفتوحہ مع الف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین مَا اَشْهَدْتُّهُمْ واحد متکلم کے صیغہ سے تاء مضمومہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ وَ مَا كُنْتَ تاء مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین تاء مضمومہ سے كُنْتُ پڑھتے ہیں۔

۹/۲۵۰	سِوَاهُ وَالنُّوْنُ يَقُوْلُ فَرْدًا ف		مَهْلِكَ مَعْ نَمْلِ افْتَحِ الضَّمَّ نَدَا ن

ت (سِوَاهُ کا ترجمہ ہو چکا) اور يَقُوْلُ کو حمزہ یکتاء روزگار نون سے پڑھتے ہیں مَهْلِكِ سورۃ النمل کے ہمراہ یہاں لِمَهْلِكِهِمْ کے میم کے ضمہ کو عاصم کے لیے فتحہ سے بدلنا شبنم کی طرح ہے۔

ل فَرْدًا فَرَدَ باب سَمِعَ، نَصَرَ سے اکیلا ہونا، تنہا کام کرنا، علیحدہ ہونا۔ نَدًا نَدِيَ يَنْدٰى سے گیلا ہونا، تر ہونا، شبنم۔

ف وَيَوْمَ نَقُوْلُ بالنون حمزہ پڑھتے ہیں باقین بالیاء يَقُوْلُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: لِمَهْلِكِهِمْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۱۰/۲۵۱	وَاللَّامَ فَاكْسِرْ عُدْ وَغَيْبَ تُغْرِقَا ع		وَالضَّمَّ وَالْكَسْرَ افْتَحَا فَتًى رَّقَا فتی ر

ت اور دونوں جگہ لام کو کسرہ دینے میں حفص کی جانب رجوع کرو۔ اور لِتُغْرِقَ یاء غیب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے اور انہی کے لیے یاء کے ضمہ اور راء کے کسرہ کو فتحہ سے بدلو یہ سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا اور صلح کرانا ہے۔

ل عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ غَيْبَ غیبت۔ فَتًى فَتَا يَفْتُوْ سے سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا۔ رَقَا رَقًا رَقْأً سے صلح کرنا، رَقِيَ يَرْقٰى سے چڑھنا۔

ف لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلِكَ میں تین قرآءات ہیں۔ (۱) لِمَهْلِكِهِمْ (الکھف) مَهْلَكَ (النمل) دونوں کلمات میں میم مفتوحہ اور ھاء کے بعد والے لام کے فتحہ سے شعبہ پڑھتے ہیں (۲) لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلِكَ میم مفتوحہ اور لام مکسورہ سے حفص پڑھتے ہیں اور باقین لِمُهْلَكِهِمْ اور مُهْلَكَ میم مضمومہ اور لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ لِيَغْرَقَ یاء اور راء مفتوحتین سے حمزہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لِتُغْرِقَ تاء مضمومہ اور راء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

۷۵۲/۱۱	وَعَنْهُمُ ارْفَعْ اَهْلَهَا وَامْدُدْ وَخِفْ	زَاكِيَةً حَبْرٌ مَّدًا غِثْ وَصُرِفْ حبر مدا غ ص

(ت) اور ان ہی حضرات سے اَهْلَهَا کے لام کو پیش دینا منقول ہے اور زَاكِيَةً کو مد سے اور یاء کو تخفیف والا مکی۔ ابوعمرو۔ مدنیین اور رویس کے لیے بناؤ یہ نیک عالم نے مسافت طے کر کے فیض پہنچایا ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ مَدًا درازی والا، مسافت، فاصلہ۔ غِثْ غَاثَ يَغِيثُ بارش برسانا، فیض پہنچانا۔ صُرِفَ صَرَفَ يَصْرِفُ سے پھیرنا، مزین کرنا۔

(ف) اَهْلُهَا لام مضمومہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین اَهْلَهَا لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ نَفْسًا زَاكِيَةً زاء کے بعد اور یاء کی تخفیف سے مکی۔ ابوعمرو۔ نافع۔ ابوجعفر اور رویس پڑھتے ہیں باقین نے حذف الف اور یاء مشددہ سے زَكِيَّةً پڑھا ہے۔

نوٹ: وَصُرِفْ کا تعلق اگلے شعر سے ہے۔

۷۵۳/۱۲	لَدُنِي اَشِمَّ اَوْرُمِ الضَّمَّ وَخِفْ	نُوْنٌ مَّدًا صُنْ تَخِذَ الْخَا اكْسِرْ وَخِفْ مدا ص

(ت) لَدُنِي میں شعبہ کے لیے اشمام مزین کیا گیا ہے یا دال کے ضمہ کا روم کرو اور نون کی تخفیف مدنیین اور شعبہ کے لیے مشہور ہے اسے محفوظ کرو اور لَتَخِذْتَ کی خاء کو کسرہ دو اور پہلی تاء کو تخفیف سے پڑھو..........

(ل) مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ صُنْ صَانَ يَصُوْنُ سے بچانا، محفوظ کرنا۔ خِفْ تخفیف سے پڑھنا۔ رُمْ روم سے پڑھنا۔

(ف) مِنْ لَدُنِّي میں تین قراءات ہیں۔ (۱) مِنْ لَدُنِي دال مضمومہ اور نون مخففہ سے نافع اور ابوجعفر (۲) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) مِنْ لَدُنِي دال کے ضمہ میں روم اور نون مخففہ یہ بطریق طیبہ ہے (ب) مِنْ لَدْنِي دال ساکنہ اور اس میں ضمہ کا اشمام اور نون مخففہ سے یہ بطریق شاطبی ہے۔ (۳) باقین کے لیے مِنْ لَدُنِّي دال مضمومہ اور نون مشددہ سے ہے۔

نوٹ: یہاں شعبہ کے لیے روم سے مراد اختلاس ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے علامہ دانیؒ کی التیسیر کی اتباع میں اسے بیان نہیں کیا مگر علامہ دانیؒ نے اسے المفردات اور جامع البیان میں بیان کیا ہے۔

۷۵۴/۱۳	حَقًّا وَّمَعْ تَحْرِيمِ نُوْنٍ يُّبْدِلَا حقا	خَفِّفْ ظُبًا كَنْزٍ دَنَا النُّوْرَ دَلَا ظ كنزٍ د د

(ت) مکی اور بصریین کے لیے ثابت ہے اور سورۃ التحریم کے يُبْدِلَهُ اور سورہ نون کے يُبْدِلَنَا سمیت یہاں يُبْدِلَهُمَا کو تخفیف والا یعقوب۔ شامی۔ کوفیین اور مکی کے لیے بناؤ یہ خزانہ قوی دلائل کی وجہ سے قریب ہوا ہے اور سورۃ النور والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ میں مکی۔ شعبہ اور یعقوب کے لیے علم کا ڈول نکالا گیا ہے تم اس قرآءت کو یقین کے ساتھ بیان کرو۔

(ل) حَقًّا حق، سچ۔ ظُبًا قوی دلائل۔ کَنْزٌ خزانہ۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا۔ دَلَا يَدْلُوْ سے ڈول نکالنا۔

(ف) لَتَّخَذْتَ میں پانچ قرآءت ہیں جو درج ذیل ہیں۔ (۱) لَتَخِذْتَ تاء مخففہ۔ خاء مکسورہ اور ذال مظہرہ سے مکی (۲) لَتَخِذتَّ تاء مخففہ خاء مکسورہ اور ذال مدغمہ سے ابوعمرو اور روح (۳) رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) لَتَخِذْتَ میں مکی کی طرح یہ بطریق الدرہ ہے (ب) لَتَخِذتَّ ابوعمرو اور روح کی طرح، یہ بطریق طیبہ ہے۔ (۴) لَتَّخَذْتَ تاء مشددہ، خاء مفتوحہ اور ذال مظہرہ سے حفص (۵) لَتَّخَذتَّ تاء مشددہ، خاء مفتوحہ اور ذال مدغمہ سے باقین کی قرآءت ہے۔ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا (الکھف) اَنْ يُّبْدِلَهٗ (التحریم) اَنْ يُّبْدِلَنَا (القلم) تینوں کلمات میں باء ساکنہ اور دال مخففہ سے یعقوب۔ شامی۔ حمزہ۔ کسائی۔ عاصم۔ خلف العاشر اور مکی نے پڑھا ہے باقین باء مفتوحہ اور دال مشددہ سے يُّبَدِّلَهُمَا۔ اَنْ يُّبَدِّلَهٗ۔ اَنْ يُّبَدِّلَنَا پڑھتے ہیں۔ جبکہ وَ لَيُبْدِلَنَّهُمْ (النور) میں باء ساکنہ اور دال مخففہ سے مکی۔ شعبہ اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ باء مفتوحہ اور دال مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

١٤ / ٧٥٥	صِفْ ظَنَّ اَتْبَعَ الثَّلَاثَ كَمْ كَفٰى ص ظ ك كفى	حَامِيَةٍ حَمِئَةٍ وَّاهْمِزْ اَفَا ا

(ت) (صِفْ ظَنَّ کا ترجمہ ہو چکا) اَتْبَعَ تینوں کلمات شامی اور کوفیین کے لیے کتنی ہی مرتبہ کفایت والے ہوئے ہیں۔ حٰمِيَةٍ کی جگہ حَمِئَةٍ اور ہمزہ نافع۔ حفص۔ مکی اور بصریین کے لیے پڑھو جو کہ لوٹنے والا، رجوع کرنے والا اور صحیح ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ ظَنَّ يَظُنُّ سے خیال کرنا، یقین کرنا۔ كَمْ کتنی ہی مرتبہ، بہت مرتبہ۔ كَفٰى يَكْفِيْ سے کفایت کرنا۔ اَفَا فَآءَ يَفِيْءُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔

(ف) فَاَتْبَعَ ہمزہ قطعیہ مفتوحہ، تاء ساکنہ مخففہ سے تینوں جگہ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ وصلی اور تاء مشددہ مفتوحہ سے فَاتَّبَعَ پڑھتے ہیں۔ حَمِئَةٍ حاء مفتوحہ، حذف الف اور ہمزہ مفتوحہ سے نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور حفص پڑھتے ہیں باقین حٰمِيَةٍ حاء مفتوحہ مع الف اور یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

١٥ / ٧٥٦	عُدْ حَقٌّ وَالرَّفْعَ انْصِبَنْ نَوِّنْ جَزَا ع حق	صَحْبُ ظُبًى افْتَحْ ضَمَّ سَدَّيْنِ عَزَا صحب ظ ع

(ت) (عُدْ حَقٌّ کا ترجمہ ہو چکا) اور جَزَآءَنِ الْحُسْنٰى کے ہمزہ کا پیش زبر سے بدلو اور تنوین والا حفص، حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب کے لیے بناؤ یہ رفقاء والی قوی دلائل کی قرآءت ہے اور سَدَّيْنِ کے سین کے ضمہ کو فتحہ سے بدلنا حفص، مکی اور ابوعمرو نیک عالم سے منسوب کیا گیا ہے۔

(ل) عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ حَقٌّ حق ہے۔ صَحْبٌ صَحِبَ يَصْحَبُ سے رفقاء والا۔ ظُبًى تیزیوں والا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوی دلائل والا۔ عزا یعزو سے نسبت کرنا، منسوب کرنا۔

(ف) جزآءِ الْحُسْنٰی ہمزہ کا زبر مع تنوین جس کو مابعد کے لام ساکنہ کی وجہ سے کسرہ دے کر پڑھا جائے گا یعقوب۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور حفص کی قرآءت ہے جبکہ باقین جزآءُ الْحُسْنٰی ہمزہ کے پیش سے بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں۔ بَیْنَ السَّدَّیْنِ سین مفتوحہ سے حفص۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں اور باقین بَیْنَ السُّدَّیْنِ سین مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۶ / ۷۵۷	حَبْرٌ وَّ سَدًّا حُکْمُ صَحْبٍ دَبَرَا حبر ح صحب د		یٰسِیْنَ صَحْبٌ یَّفْقَھُوْ ضُمَّ اکْسِرَا صحب

(ت) (حَبْرٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور سَدًّا میں سین مفتوحہ ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور مکی جیسے رفقاء کا حکم بیان کیا گیا۔ اور یٰس والے سَدًّا میں دونوں جگہ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء نے فتحہ پڑھا۔ یَفْقَھُوْنَ یاء کے ضمہ اور قاف کے کسرہ سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر کے لیے طلوع قمر کی طرح ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ حُکْمٌ حَکَمَ یَحْکُمُ سے حکم کرنا۔ صَحْبٍ صَحِبَ یَصْحَبُ سے ساتھیوں والا۔ دَبَرَا دَبَرَ یَدْبُرُ سے دن یا گرمی کا ختم ہونا، مرنا، بوڑھا ہونا، نقل کرنا، بیان کرنا۔

(ف) سَدًّا سین مفتوحہ سے ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور مکی پڑھتے ہیں جبکہ باقین سین مضمومہ سے سُدًّا پڑھتے ہیں۔ سَدًّا (یٰس میں دو جگہ) سین مفتوحہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سُدًّا سین مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ یُفْقِھُوْنَ یاء مضمومہ اور قاف مکسورہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یاء اور قاف مفتوحتین سے یَفْقَھُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۱۷ / ۷۵۸	شَفَا وَ خَرْجًا قُلْ خَرَاجًا فِیْھِمَا شفا		لَھُمْ فَخَرْجُ کَمْ وَ صُدْفَیْنِ اضْمُمَا ک

(ت) (شَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اور تم کہہ دو کہ انہی حضرات کے لیے دونوں جگہ خَرْجًا کی جگہ خَرَاجًا ہے اور فَخَرْجُ شامی کے لیے کتنی ہی مرتبہ ثابت ہوا ہے اور الصُّدُفَیْنِ کے ضاد کو ضمہ دو..........

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔ قُلْ قَالَ یَقُوْلُ سے کہنا۔ کَمْ کتنی ہی مرتبہ، بہت مرتبہ۔ اضْمُمَا ضمہ دینا۔

(ف) خَرْجًا (الکہف۔ المومنون) خاء مفتوحہ اور را مفتوحہ مع الف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین خَرْجًا خاء مفتوحہ اور راء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ فَخَرْجُ (المومنون) حذف الف اور راء ساکنہ سے شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین فَخَرَاجُ راء مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸/۷۵۹	وَ سَكِّنَنْ صِفْ وَ بِضَمَّيْ كُلِّ حَقْ	اٰتُوْنِ هَمْزُ الْوَصْلِ فِيهِمَا صَدَقْ
	ص ك حق	ص

(ت) اور دال کو ساکن شعبہ کے لیے بیان کرو اور صاد و دال کے دو ضموں کے ساتھ شامی۔ مکی اور بصریین کے لیے مکمل حق ہے۔ اٰتُوْنِی دونوں مواقع پر شعبہ کے لیے ہمزہ وصلی سے سچ بولنا ہے اور شعبہ کے لیے خلف بھی ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ كُلِّ حَقْ مکمل حق۔ هَمْزُ الْوَصْلِ ہمزہ وصلی۔ صَدَقْ صَدَقَ يَصْدُقُ سے سچ بولنا، سچائی بیان کرنا۔

(ف) الصَّدَفَيْنِ میں تین قرآءات ہیں۔ (۱) الصُّدْفَيْنِ صاد مضمومہ اور دال ساکنہ سے شعبہ۔ (۲) الصُّدُفَيْنِ صاد و دال مضمومتین سے شامی۔ مکی۔ ابو عمرو اور یعقوب (۳) الصَّدَفَيْنِ صاد و دال مفتوحتین سے باقین پڑھتے ہیں۔

(۱) رَدْمًا ائْتُوْنِي اور قَالَ ائْتُوْنِي پہلے کلمہ میں نون تنوین کے کسرہ اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے اور دوسرے کلمہ میں لام مفتوحہ کے بعد ہمزہ ساکنہ سے یہ شعبہ کی پہلی وجہ ہے جو بطریق شاطبیہ ہے۔ پس جب اس روایت کی رو سے اس کلمہ سے ابتداء یا اعادہ کرتے ہیں تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دے کر اور اس کے بعد والے ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل لیتے ہیں یعنی اِيْتُوْنِي پڑھتے ہیں۔ (ب) رَدْمًا اٰتُوْنِي اور قَالَ اٰتُوْنِي دونوں جگہ حالین میں ہمزہ قطعی اور اس کے بعد الف مد سے پڑھتے ہیں یہ شعبہ کی دوسری وجہ ہے جو بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: باقین کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹/۷۶۰	خُلْفٌ وَّ ثَانِ فُزْ فَمَا اسْطَاعُوْا اشْدُدَا	طَاءً فَشَا وَ رُدْ فَتًى اَنْ يَّنْفَدَا
	ف	ف ر فتی

(ت) (خُلْفٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور دوسرے کلمہ قَالَ اٰتُوْنِي حمزہ کے لیے بلا خلاف پڑھ کر کامیاب ہو جاؤ۔ فَمَا اسْطَاعُوْا میں حمزہ کے لیے طاء کو مشدد پڑھنا مشہور ہوا ہے اور اَنْ يَّنْفَدَ اطلاقی یاء سے کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے قوی قرآءت طلب کرو۔

(ل) فُزْ فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ فَشَا يَفْشُوْ سے پھیلنا، مشہور ہونا۔ رُدْ رَادَ يَرُوْدُ سے طلب کرنا۔ فَتًى قوی، نوجوان۔

(ف) قَالَ ائْتُوْنِي دوسرے کلمہ کو ہمزہ وصلی سے امام حمزہ پڑھتے ہیں جبکہ پہلے کلمہ کو رَدْمًا اٰتُوْنِي ہمزہ قطعی سے پڑھتے ہیں۔ امام حمزہ اول کلمہ کو حالین میں اٰتُوْنِي اور دوسرے کلمہ کو وقفاً قَالَ ائْتُوْنِي اور اعادہ کے وقت اِيْتُوْنِي پڑھتے ہیں۔ اور باقین حالین میں ہمزہ قطعی سے حفص کی طرح رَدْمًا اٰتُوْنِي اور قَالَ اٰتُوْنِي پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا اسْطَّاعُوْا طاء مشددہ سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین فَمَا اسْطَاعُوْا طاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ یَّنْفَدَ کو یاء تذکیر سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے باقین تاء تانیث سے اَنْ تَنْفَدَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَنْ یَّنْفَدَ میں نون ساکنہ کا یاء میں ادغام ہے جو خلاد اور ابوالحارث اور خلف العاشر کے لیے ادغام ناقص مع الغنہ ہے اور خلف راوی حمزہ کے لیے ادغام کامل بلاغنہ ہے جبکہ دوری کسائی کے لیے دو وجوہ ہیں **(الف)** ادغام ناقص بطریق شاطبیہ **(ب)** ادغام کامل بطریق طیبہ۔

یاء ات اضافت: سورۃ الکہف میں نو یاءات اضافت ہیں۔ (۱) رَبِّیٓ اَعْلَمُ (۲) رَبِّیٓ اَنْ (۳) و (۴) بِرَبِّیٓ اَحَدًا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو (۵) سَتَجِدُنِیٓ اِنْ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر (۶) تا (۸) مَعِیَ صَبْرًا یاء مفتوحہ سے حفص (۹) مِنْ دُوْنِیٓ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو

یاء ات زوائد: سورۃ الکہف میں چھ یاءات زوائد ہیں۔ (۱) اَلْمُهْتَدِ ی نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف (۲) اَنْ یَّهْدِیَنِ ی (۳) اَنْ یُّؤْتِیَنِ ی (۴) اَنْ تُعَلِّمَنِ ی تینوں میں نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۵) مَا كُنَّا نَبْغِ ی نافع۔ ابو جعفر۔ ابوعمرو اور کسائی وصلاً اثبات۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۶) فَلَا تَسْئَلْنِیْ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں **(الف)** حالین میں اثبات **(ب)** حالین میں حذف اور باقین کے لیے حالین میں اثبات۔

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ علیہا السلام (۸)

بِكَسْرِ ضَمِّهٖ رِضًی (رضی) عُتِيًّا	وَ اجْزِمْ يَرِثْ حُزْ (ح) رُدْ (ر) مَعًا بُكِيًّا	۱/۷۶۱

(ت) اور یَرِثُ کی ثاء کو دونوں جگہ ابوعمرو اور کسائی کے لیے جزم دو اور قرآءت کو جمع کرو اور طلب کرو۔ بُکِیًّا اپنے ضمہ کی بجائے کسرہ کے ساتھ حمزہ اور کسائی کے لیے پسندیدہ ہے۔ عُتِیًّا......

(ل) اجْزِمْ جزم دینا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ رُدْ رَادَ یَرُوْدُ سے طلب کرنا۔ رِضًی رَضِیَ یَرْضٰی سے راضی ہونا، پسندیدہ ہونا۔

(ف) یَرِثُنِیْ وَ یَرِثُ دونوں کلمات میں ثاء ساکنہ سے ابوعمرو اور کسائی پڑھتے ہیں باقین ثاء مضمومہ سے یَرِثُنِیْ وَ یَرِثُ پڑھتے ہیں۔ بِکِیًّا باء مکسورہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین بُکِیًّا باء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲/۶۲	مَعْهُ صُلِيًّا وَّجُثِيًّا عَنْ رِّضًى ع رضی	وَقُلْ خَلَقْنَا فِي خَلَقْتُ رُحْ فَضَا ر ف

(ت) اس کے ساتھ صُلِيًّا اور جُثِيًّا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ان کے پہلے حرفوں کے ضمہ کی جگہ کسرہ پسندیدہ طرز سے منقول ہے۔ اور کہہ دو کہ خَلَقْتُكَ کی جگہ کسائی اور حمزہ کے لیے خَلَقْنٰكَ نزدیک کرو اور جو وسعت والا ہوگیا ہے۔

(ل) رِضًى رَضِيَ يَرْضٰى سے پسندیدہ، راضی ہونا۔ رُحْ رَاحَ يَرُوْحُ سے شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا۔ رَاحَ يَرَاحُ سے دن کا تیز ہوا والا ہونا، نزدیک ہونا۔ فَضَا يَفْضُوْ سے جگہ کا کشادہ ہونا، خالی ہونا۔

(ف) عِتِيًّا (دو جگہ) جِثِيًّا (دو جگہ) اور صِلِيًّا ان تینوں کلمات کو حفص۔ حمزہ اور کسائی عین مکسورہ۔ جیم مکسورہ اور صاد مکسورہ سے پڑھتے ہیں باقین عین مضمومہ۔ جیم مضمومہ اور صاد مضمومہ سے عُتِيًّا۔ جُثِيًّا اور صُلِيًّا پڑھتے ہیں۔ وَ قَدْ خَلَقْنٰكَ جمع متکلم کے صیغہ سے کسائی اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین واحد متکلم کے صیغہ سے وَ قَدْ خَلَقْتُكَ پڑھتے ہیں۔

۳/۶۳	هَمْزُ اَهَبْ بِالْيَا بِهٖ خُلْفٌ جَلَا ب ج	حِمًا وَّنَسْيًا فَافْتَحَنْ فُوْزٌ عَلَا حما ف ع

(ت) لِاَهَبَ کا ہمزہ ورش اور بصریین کے لیے بلا خلاف یاء کے ساتھ ثابت ہے اس میں قالون کے خلف کو قراءت کی حمایت کے واسطے ظاہر کیا ہے اور نَسْيًا کے نون کا فتحہ حمزہ اور حفص کے لیے کامیابی اور بلند درجے والا ہوا ہے۔

(ل) جَلَا ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ حِمًا حمایت کرنا۔ فُوْزٌ فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ عَلَا يَعْلُوْ سے بلند ہونا۔

(ف) لِيَهَبَ یاء مفتوحہ سے ورش۔ ابو عمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ قالون کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) لِيَهَبَ بالیاء جو بطریق طیبہ ہے (ب) لِاَهَبَ ہمزہ مفتوحہ سے جو بطریق شاطبیہ ہے۔ باقین کی قراءت بھی ہمزہ مفتوحہ سے لِاَهَبَ ہے۔ نَسْيًا نون مفتوحہ سے حمزہ اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین نِسْيًا نون مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

۴/۶۴	مَنْ تَحْتَهَا اكْسِرْ جُرَّ صَحْبٌ شُذْ مَدَا صحب ش مدا	خِفٌّ تُسَاقِطْ فِيْ عُلًا ذِكْرٌ صَدَا ف ع ص

(ت) مَنْ تَحْتَهَا کے میم کو کسرہ اور دوسری تاء کو زیر دینا حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ روح اور مدنیین کے لیے ساتھیوں والا، ممتاز ہونے والا اور شہرت والا ہے۔ تُسٰقِطْ میں سین کی تخفیف حمزہ اور حفص کے لیے بلندیوں میں ہے۔ اور تُسٰقِطْ یاء تذکیر سے گونج دار آواز والا ....

(ل) صَحْبٌ صَحِبَ يَصْحَبُ سے ساتھیوں والا۔ شُذْ شَذَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے جدا ہونا، ممتاز ہونا۔ مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ فِيْ عُلًا بلندیوں میں۔ صَدَا يَصْدُوْ سے گونجنا، آواز تیز ہونا، دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا۔

(ف) مِنْ تَحْتِهَا میم مکسورہ اور دوسرے تاء کی زیر سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ روح۔ نافع اور ابو جعفر پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں باقین مَنْ تَحْتِهَا میم مفتوحہ اور دوسرے تاء کے زبر سے پڑھتے ہیں۔ تُسْقِطُ عَلَيْكَ میں پانچ قرآءت ہیں جو اگلے شعر میں بیان ہوں گی۔

٥/٧٦٥	خُلْفُ ظُبًى وَّضَمَّ وَاكْسِرْ عُدْ وَفِیْ ظ ع	قَوْلُ انْصِبِ الرَّفْعَ نُهٰى ظِلٍّ كُفِیْ ن ظ ك

(ت) شعبہ کے لیے خلف والا اور یعقوب کے لیے بغیر خلف کے قوی دلائل والا ہے۔ اور حفص کے لیے تُسْقِطُ کی تاء کو ضمہ اور قاف کسرہ رجوع کرنے والا ہے اور قَوْلُ الْحَقِّ میں لام کا پیش عاصم۔ یعقوب اور شامی کے لیے نوخیز جوانی جیسا اور مستغنی ہونے والا ہے۔

(ل) ظُبًى تیزیوں والا، قوی دلائل والا۔ عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ نُهٰى نَهًّا سے چیز کا انتہاء تک پہنچنا نَهٰى يَنْهٰى سے منع کرنا۔ ظِلٍّ سایہ، ظِلُّ الشَّبَابِ جوانی کی ابتداء۔ كُفِیْ كَفٰى يَكْفِیْ سے کافی ہونا، قناعت کرنا، مستغنی ہونا۔

(ف) تُسْقِطُ میں پانچ قرآءات ہیں۔ (۱) تَسْقِطُ تاء مفتوحہ۔ سین مخففہ اور قاف مکسورہ سے حمزہ (۲) تُسْقِطُ تاء مضمومہ۔ سین مخففہ اور قاف مکسورہ سے حفص (۳) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) يَسَّقَطُ یاء مفتوحہ۔ سین مشددہ اور قاف مفتوحہ سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) تَسَّقَطُ تاء مفتوحہ۔ سین مشددہ اور قاف مفتوحہ سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (۴) يَسَّقَطُ شعبہ کی پہلی وجہ کی طرح یعقوب کے لیے (۵) تَسَّقَطُ شعبہ کی دوسری وجہ کی طرح یہ باقین کی قرآءت ہے۔ قَوْلُ الْحَقِّ لام کے پیش سے عاصم۔ یعقوب اور شامی پڑھتے ہیں باقین لام کے زبر سے قَوْلَ الْحَقِّ پڑھتے ہیں۔

٦/٧٦٦	وَاكْسِرْ وَ اَنَّ اللّٰهَ شِمْ كَنْزًا وَّ شُدْ ش كنز	نُوْرِثُ غِثْ مَقَامًا اضْمُمْ هَامَ زِدْ غ ه ز

(ت) اور وَ اَنَّ اللّٰهَ کے ہمزہ کو روح۔ شامی اور کوفیین کے لیے کسرہ دینا جانچے ہوئے خزانہ کی طرح ہے اور نُوْرِثُ میں رویس کے لیے تشدید بارش برسانے والا بنادو۔ مَقَامًا کے میم اول کو مکی کے لیے ضمہ دینا بے پناہ محبت کی زیادتی والا ہے۔

(ل) شِمْ شَمَّ باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے سونگھنا، تکبر کرنا، آزمائش کرنا، جانچنا۔ كَنْزًا خزانہ۔ غِثْ غَاثَ يَغِيْثُ سے بارش برسانا۔ زِدْ زَادَ يَزِيْدُ سے زیادہ کرنا۔ هَامَ يَهِيْمُ محبت کرنا۔

(ف) وَاِنَّ اللّٰهَ ہمزہ مکسورہ سے روح۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَ اَنَّ اللّٰهَ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ نُوَرِّثُ واوَ مفتوحہ اور راء مشددہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین نُوْرِثُ واوَ ساکنہ اور راء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ خَيْرٌ مُّقَامًا میم اول مضمومہ سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین میم مفتوحہ سے مَقَامًا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٧/٧	وُلْدًا مَعَ الزُّخْرُفِ فَاضْمُمْ اَسْكِنَا	رِضًا يَكَادُ فِيْهِمَا اَبٌ رَّنَا
		رضی ا ر

ت وُلْدًا یہاں اور سورۃ الزخرف سمیت واؤ کو ضمہ اور لام کو حمزہ اور کسائی کے لیے ساکن کرو بے شک یہ قرآءت پسندیدہ ہے۔ اور يَكَادُ السَّمٰوٰتُ ان دونوں مواقع میں نافع اور کسائی کے لیے اطلاقی یاء تذکیر والد کی طرح مہربان ہے اور اسے بغور دیکھا گیا ہے۔

ل رِضًا رَضِيَ يَرْضٰى سے پسندیدہ ہونا، راضی ہونا۔ اَبٌ والد۔ رَنَا رَنَا سے آواز نکالنا، کسی کی طرف غور سے دیکھنا۔

ف وُلْدًا (مریم میں چار مواقع اور الزخرف) ان پانچوں جگہ واؤ مضمومہ اور لام ساکنہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین واؤ اور لام مفتوحتین سے وَلَدًا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَوَلَدُهٗ (نوح) کو علامہ جزریؒ اس کے مقام پر بیان کریں گے۔

يَكَادُ السَّمٰوٰتُ (مریم۔الشوری) نافع اور کسائی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے باقین تاء تانیث سے تَكَادُ پڑھتے ہیں۔

٦٨/٨	وَيَنْفَطِرْنَ يَتَفَطَّرْنَ عَلَمْ	حِرْمٌ رَّقَا الشُّوْرٰى شَفَا عَنْ دُوْنِ عَمْ
	ع	حرم ر شفا ع د عم

ت اور يَنْفَطِرْنَ حفص۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور کسائی کے لیے يَتَفَطَّرْنَ حرمت والے اونچے پہاڑ پر چڑھنا ہے۔ اور سورۃ الشوری میں يَنْفَطِرْنَ کی بجائے يَتَفَطَّرْنَ حمزہ کسائی۔ خلف العاشر۔ حفص۔ مکی۔ مدنیین اور شامی کے لیے بغیر کسی شک کے شفا دینے والا اور عام ہوا ہے۔

ل عَلَمْ جھنڈا، قوم کا سردار، اونچا پہاڑ یہاں مجازاً جبل رحمت مراد لیا جا رہا ہے۔ رَقَا رَقِيَ يَرْقٰى سے چڑھنا۔ شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ عَنْ دُوْنِ بغیر سے۔ عَمْ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا۔

ف يَتَفَطَّرْنَ (مریم) یاء کے بعد تاء مفتوحہ اور طاء مفتوحہ مشددہ سے حفص۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور کسائی پڑھتے ہیں اور باقین يَنْفَطِرْنَ یاء کے بعد نون ساکنہ اور طاء مکسورہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ يَتَفَطَّرْنَ (الشوری) میں اسی تلفظ سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ حفص۔ مکی۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین یعنی شعبہ۔ ابوعمرو اور یعقوب يَنْفَطِرْنَ پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ مریمؑ میں چھ یاءات اضافت ہیں۔ (۱) مِنْ وَّرَآءِيَ یاء مفتوحہ سے مکی (۲) لِّيْ اٰيَةً یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو (۳) اِنِّيْ اَعُوْذُ (۴) اِنِّيْ اَخَافُ دونوں میں یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو (۵) اٰتٰنِيَ الْكِتٰبُ یاء ساکنہ سے حمزہ (۶) رَبِّيْ اِنَّهٗ نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو یاء مفتوحہ سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: سورۃ مریم میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ طٰـہٰ (۱۶)

۱/۷۶۹	اِنِّیْ اَنَا افْتَحْ حَبْرُ ثَبْتٍ وَّاَنَا (حبر)	شَدِّدْ وَفِی اخْتَرْتُ قُلِ اخْتَرْنَا فِنَا (ف)

ت: اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ میں اِنِّیْ کے ہمزہ کو مکی۔ ابوعمرو اور ابوجعفر کے لیے فتحہ مضبوط حافظے والے نیک عالم نے نقل کیا ہے اور وَاَنَا کے نون کو حمزہ کے لیے مشدد پڑھو اور کہہ دو کہ حمزہ کے لیے ہی اَخْتَرْتُكَ کی جگہ اَخْتَرْنٰكَ ہے میدان کی طرح ہے۔

ل: حَبْرٌ نیک عالم۔ ثَبْتٍ ثَبَتَ سے مضبوط ہونا، ثابت ہونا۔ قُلْ قَالَ يَقُوْلُ سے کہنا۔ فِنَا صحن، میدان۔

ف: اَنِّیَ اَنَا میں اَنِّیْ کے ہمزہ کو فتحہ سے مکی۔ ابوعمرو۔ اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ کے کسرہ سے اِنِّیْ پڑھتے ہیں۔ چونکہ یہ یاء اضافت ہے لہٰذا اس میں درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (۱) اِنِّیْ نافع (۲) اَنِّیَ مکی۔ ابوعمرو اور ابوجعفر (۳) اِنِّیْ باقین کی قرآءت ہے۔ وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ میں وَاَنَّا کے نون مشددہ سے اور جمع متکلم کے صیغہ سے امام حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین نون مخففہ اور واحد متکلم کے صیغہ سے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ پڑھتے ہیں۔

۲/۷۷۰	طُوًی مَّعًا نَوِّنْهُ كَنْزًا فَتْحُ ضَمْ (كنز)	اُشْدُدْ مَعَ الْقَطْعِ وَاَشْرِكْهُ يُضَمْ

ت: طُوًی دونوں جگہ شامی اور کوفیین کے لیے تنوین والے بنا دو کیونکہ تم خزانے والے ہو۔ اُشْدُدْ میں شامی کے لیے بغیر خلف کے اور ابن وردان کے لیے خلف سے ہمزہ کے ضمہ کی بجائے فتحہ ہمزہ قطعی کے ساتھ ہے اور وَاَشْرِكْهُ کا ہمزہ بھی فتحہ کی بجائے شامی کے لیے بغیر خلف کے اور ابن وردان کے لیے خلف کے ساتھ ضمہ دینا کتنے ہی مواقع پر اللہ کے خوف سے ڈر کر ہے۔

ل: كَنْزًا خزانہ۔ مَعَ الْقَطْعِ ہمزہ قطعی کے ساتھ۔ يُضَمْ ضمہ دینا۔

ف: طُوًی (طٰہٰ۔ النّٰزِعٰت) دونوں جگہ واؤ مفتوحہ منونہ سے شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے دونوں مواقع پر حذف تنوین سے طُوٰی ہے۔

نوٹ: جو حضرات تنوین پڑھتے ہیں وہ دونوں جگہ تنوین کو الف سے بدل کر ٹھہریں گے اور وصلاً سورہ طٰہٰ میں تنوین کا بعد کے واؤ میں ادغام کریں گے جو شامی۔ عاصم۔ خلاد۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے مع الغنہ اور خلف راوی حمزہ کے لیے بلا غنہ ہو گا۔ اور سورۃ النّٰزِعٰت میں دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے تنوین کو کسرہ دیں گے یعنی سورہ طٰہٰ میں طُوًی وَّاَنَا اور سورۃ النّٰزِعٰت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں طُوًی ن اذْهَبْ پڑھیں گے۔ باقین سورہ طٰہٰ میں طُوٰی وَاَنَا پڑھیں گے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ قالون۔ اصبھانی۔ مکی۔ ابوجعفر اور یعقوب بالفتح پڑھیں گے۔ ازرق تقلیل کریں گے اور ابوعمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالفتح (ب) بالا مالہ جبکہ سورۃ النّٰزعٰت میں طُوًی اذْهَبْ پڑھیں گے۔

اَخِي اشْدُدْ۔ وَاَشْرِكْهُ میں تین قرآءات ہیں۔ (ا) اَخِيَ اَشْدُدْ۔ وَاُشْرِكْهُ یعنی اَشْدُدْ میں ہمزہ قطعیہ مفتوحہ حالین میں اور اُشْرِكْهُ میں ہمزہ قطعیہ مضمومہ شامی پڑھتے ہیں (۲) ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اَخِيَ اَشْدُدْ۔ وَاَشْرِكْهُ شامی کی طرح یہ بطریق طیبہ ہے (ب) اَخِي اشْدُدْ۔ وَاُشْرِكْهُ یعنی اُشْدُدْ میں ہمزہ وصلی اور اَشْرِكْهُ میں ہمزہ قطعیہ مفتوحہ یہ بطریق الدرہ ہے (۳) اور باقین کی قرآءت بھی ابن وردان کی دوسری وجہ کی مانند ہے یعنی اَخِي اشْدُدْ۔ وَاَشْرِكْهُ۔

نوٹ: چونکہ اَخِيَ میں یاء اضافت بھی ہے اس لیے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (ا) شامی اَخِيَ اَشْدُدْ۔ وَاُشْرِكْهُ حالین میں (۲) ابن وردان کے لیے دو وجوہ (ا) شامی کے طرح حالین میں (ب) اَخِي اشْدُدْ وصلاً اور اعادہ میں اُشْدُدْ۔ وَاَشْرِكْهُ (۳) اَخِيَ اشْدُدْ وصلاً اور ابتداء واعادہ میں اُشْدُدْ وَاَشْرِكْهُ مکی اور ابوعمرو (۴) نافع۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ ابن جماز اور یعقوب کے لیے ابن وردان کی دوسری وجہ کی طرح اَخِي اشْدُدْ اور ابتداء واعادہ میں اُشْدُدْ۔ وَاَشْرِكْهُ۔

۳ / ۷۷۱	كَمْ خَافَ خُلْفًا وَّلْتُصْنَعْ سَكِّنَا (ك خ)	كَسْرًا وَّنَصْبًا ثِقْ مِهَادًا كُوِّنَا (ث ك)

(ت) (كَمْ خَافَ خُلْفًا کا ترجمہ ہو چکا) اور وَلِتُصْنَعْ میں لام کے کسرہ اور عین کے زبر دونوں کو سکون سے ابوجعفر کے لیے بدل دو اور اعتماد کرو۔ مِهَادًا وجود میں لایا گیا ہے۔........

(ل) كَمْ متعدد مواقع پر۔ خَافَ يَخَافُ سے ڈرنا، گھبرانا، خوف سے ڈرانا۔ خُلْفًا مخالفت۔ سَكِّنَا ساکن کرنا۔ ثِقْ وَثِقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ كُوِّنَ كَوَّنَ سے بنانا، تکوین کرنا، وجود میں لانا۔

(ف) وَلْتُصْنَعْ عَلٰی لام اور عین کے سکون سے اور پھر ادغام کے اصول کے تحت عَلٰی کے عین میں ادغام کے ساتھ ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین وَلِتُصْنَعَ عَلٰی لام مکسورہ اور عین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۴ / ۷۷۲	سَمَا كَزُخْرُفٍ بِمَهْدًا وَّاجْزِمِ (سما ا)	نُخْلِفْهُ ثُبْ سِوًى بِكَسْرِهِ اضْمُمِ (ث ا)

(ت) اور بلند ہوا ہے سورۃ الزخرف والے کی طرح یہاں پر مَهْدًا کی جگہ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شامی اور یعقوب کے لیے اور لَا نُخْلِفُهُ کی فاء کو ابوجعفر کے لیے جزم دو اور مستعد ہو جاؤ۔ تم سِوًى کے سین کے کسرہ کی جگہ عاصم۔ شامی۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور یعقوب کے لیے ضمہ دو تم اس قرآءت کو بہت سے نوجوانوں سے حاصل کر لو اور یقین کرو۔

(ل) سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ ثُبْ وَثَبَ يَثِبُ سے ہے یا ثَابَ يَثُوْبُ سے بمعنی رجوع کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) مَهْدًا (طٰہٰ۔الزخرف) دونوں جگہ میم مفتوحہ ھاء ساکنہ اور حذف الف سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین مِهَادًا میم مکسورہ ھاء مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں۔

لَا نُخْلِفُهٗ فاء ساکنہ اور ھاء کے صلہ کے بغیر ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین لَا نُخْلِفُهٗ فاء مضمومہ اور ھاء کے صلہ سے پڑھتے ہیں۔

سُوًى سین مضمومہ سے عاصم۔ شامی۔ حمزہ۔ خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین سین مکسورہ سے سِوًى پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اس کلمہ پر وقف کرنے کی صورت میں فتح و امالہ و تقلیل کے لحاظ سے درج ذیل قراءات مبنی ہیں۔ (۱) سُوٰی بالفتح۔ شامی۔ حفص۔ یعقوب (۲) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) سُوٰی بالفتح بطریق طیبہ (ب) سُوی بالامالہ بطریق شاطبیہ (۳) سِوٰی بالفتح قالون۔ اصبھانی۔ مکی۔ ابوجعفر (۴) ابوعمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) سِوٰی بالفتح بطریق طیبہ (ب) سِوی بالتقلیل بطریق شاطبیہ (۵) سُوی بالامالہ حمزہ۔ خلف العاشر (۶) سِوی بالامالہ کسائی (۷) سِوی بالتقلیل ازرق۔

۵/۷۷۳	نَلْ كَمْ فَتًى ظَنَّ وَ ضُمَّ وَاكْسِرَا ن ك فتى ظ		يُسْحِتَ صَحْبُ غَابَ اِنْ خَفِّفْ دَرَا صحب غ د

(ت) (نَلْ كَمْ فَتًى ظَنَّ کا ترجمہ ہو چکا) اور فَيُسْحِتَكُمْ کی یاء کا ضمہ اور حاء کے کسرہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور رویس جیسے رفقاء کی قراءت ہے جس سے شکوک وشبہات غائب ہو گئے ہیں اِنْ کے نون کو مکی اور حفص کے لیے تخفیف سے پڑھو جو جان لیا گیا ہے اور معلوم کر لیا گیا ہے۔

(ل) نَلْ نَالَ يَنَالُ سے پالینا، حاصل کرنا۔ كَمْ بہت مرتبہ۔ فَتًى نوجوان۔ ظَنَّ يَظُنُّ سے خیال کرنا، گمان کرنا۔ صَحْبُ ساتھیوں والا، غَابَ يَغِيبُ سے غائب ہونا۔ دَرَا دَرٰى يَدْرِيْ جاننا، معلوم کرنا۔

(ف) فَيُسْحِتَكُمْ یاء مضمومہ اور حاء مکسورہ سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور رویس پڑھتے ہیں باقین نے فَيَسْحَتَكُمْ یاء اور حاء کے فتحہ سے پڑھا ہے۔ قَالُوْٓا اِنْ نون مخففہ سے مکی اور حفص پڑھتے ہیں۔ باقین نون مفتوحہ مشددہ سے قَالُوْٓا اِنَّ پڑھتے ہیں۔

۶/۷۷۴	عِلْمًا وَّهٰذَيْنِ بِهٰذَانِ حَلَا ع ح		وَفَاجْمَعُوْا صِلْ وَافْتَحِ الْمِيْمَ حُلَا ح

(ت) (عِلْمًا کا ترجمہ ہو چکا) اور هٰذٰنِ کی جگہ ابوعمرو کے لیے هٰذَيْنِ شیریں ہوا ہے اور تم فَاجْمَعُوْا کے ہمزہ کو قطعی کی بجائے وصلی والا بناؤ اور میم کو فتحہ ابوعمرو کے لیے دو یہ قراءت زیوروں والی ہے۔

(ل) عِلْمًا عَلِمَ يَعْلَمُ سے جاننا، علم والا ہونا۔ حَلَا يَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ حُلَا حُلٰی باب ضَرَبَ سے زیوروں والا ہونا، عورت کے لیے زیور بنانا، حَلِيَتْ باب سَمِعَ سے عورت کا زیور پہننا۔

(ف) هٰذَيْنِ ذال مفتوحہ مع یاء ساکنہ سے ابوعمرو بصری پڑھتے ہیں اور باقین ذال مفتوحہ مع الف سے هٰذٰنِ پڑھتے ہیں جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکی نون کو تشدید سے پڑھنے میں یعنی ھٰذٰنّ اپنے قاعدہ پڑھیں۔ پس اِنْ کے کلمہ کو ساتھ ملانے سے درج ذیل قرآءات ہوئیں (۱) اِنَّ ھٰذَیْنِ ابوعمرو (۲) اِنْ ھٰذٰنِ حفص (۳) اِنْ ھٰذٰنّ مکی (۴) اِنَّ ھٰذٰنِ باقین۔ فَاجْمَعُوْا فاء کے بعد ہمزہ وصلی اور میم مفتوحہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین فَاَجْمِعُوْا ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور میم مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

۲۲۵	یُخَیَّلُ التَّانِیْثُ مِنْ شِمْ وَارْفَعِ (م ش ا)	جَزْمَ تَلَقَّفْ لِابْنِ ذَکْوَانَ وُعِیْ

(ت) یُخَیَّلُ تاء تانیث سے ابن ذکوان اور روح کے لیے ہے تم گلاب کا پھول سونگھو اور ابن ذکوان کے لیے تَلَقَّفْ کے فاء کے جزم کو پیش سے بدل دو اور یاد کر لو۔

(ل) شِمْ شَمَّ سے سونگھنا، شَمَّ شَمًّا گلاب کا پھول سونگھنا۔ اندازہ لگانا۔ اِرْفَعْ رفع دینا۔ وُعِیْ وَعِیَ یَعِیْ سے جمع کرنا، قبول کرنا، غور کرنا، یاد کرنا، محفوظ کرنا۔

(ف) تُخَیَّلُ اِلَیْہِ تاء تانیث سے ابن ذکوان اور روح پڑھتے ہیں باقین یاء تذکیر سے یُخَیَّلُ پڑھتے ہیں۔

تَلَقَّفْ میں چار قرآءت ہیں۔ (۱) یَمِیْنِكَ تَلَقَّفُ لام مفتوحہ، قاف مشددہ اور فاء مضمومہ سے ابن ذکوان (۲) یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ لام ساکنہ، قاف مخففہ اور فاء ساکنہ سے حفص (۳) بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) یَمِیْنِكَ تّلَقَّفْ بطریق شاطبیہ (ب) یَمِیْنِكَ تَلَقَّفْ بطریق طیبہ (۴) یَمِیْنِكَ تَلَقَّفْ لام مفتوحہ۔ قاف مشددہ اور فاء مخففہ باقین کی قرآءت ہے۔

نوٹ: بزی کی قرآءت تاءات بزی میں بیان ہوئیں اور حفص کی قرآءت سورۃ الاعراف میں گزر چکی ہے۔

۸ / ۲۲۶	وَ سَاحِرٍ سِحْرٍ شَفَا اَنْجَیْتُكُمْ (شفا)	وَاعَدْتُّكُمْ لَھُمْ كَذَا رَزَقْتُكُمْ

(ت) اور سٰحِرٍ کی جگہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے سِحْرٍ طلوع قمر کی مانند ہے۔ اَنْجَیْتُكُمْ۔ وَوَاعَدْتُّكُمْ اور ایسے ہی مَا رَزَقْتُكُمْ بھی انہی حضرات کے لیے مروی ہیں۔

(ل) شَفَا یَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔

(ف) كَیْدُ سِحْرٍ سین مکسورہ اور حاء ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سین مفتوحہ مع الف اور حاء مکسورہ سے سٰحِرٍ پڑھتے ہیں۔ اَنْجَیْتُكُمْ۔ وَوَعَدْتُكُمْ۔ مَا رَزَقْتُكُمْ تینوں کلمات کو واحد متکلم کے صیغہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین جمع متکلم کے صیغہ سے اَنْجَیْنٰكُمْ۔ وَوٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ قرآءت علامہ جزریؒ کے تلفظ سے مفہوم ہوتی ہے شعر میں لَھُمْ كَذَا سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۹ / ۲۲۷	وَ لَا تَخَفْ جَزْمًا فَشَا وَاثْرِیْ (ف)	فَاكْسِرْ وَسَكِّنْ غِثْ وَضَمٌّ كَسْرِ (غ ا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) اور لَاتَخَفْ حذف الف اور فاء کے جزم سے حمزہ کے لیے مشہور ہوا ہے اور اِثْرِیْ کے ہمزہ کو کسرہ اور ثاء کو ساکن رویس صاحب فیض کے لیے کر دو اور کسرہ کو ضمہ دینا..........

(ل) فَشَا یَفْشُوْ سے پھیل جانا، مشہور ہونا۔ غِثْ غَاثَ یَغِیْثُ سے بارش برسانا، فیض پہنچانا۔

(ف) لَاتَخَفْ حذف الف اور فاء مجزومہ سے امام حمزہ پڑھتے ہیں باقین لَاتَخَافُ اثبات الف اور فاء مرفوعہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلٰی اِثْرِیْ ہمزہ مکسورہ اور ثاء ساکنہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین ہمزہ وثاء مفتوحتین سے عَلٰی اَثَرِیْ پڑھتے ہیں۔

10/228	یَحِلَّ مَعْ یَحْلِلْ رَنَا بِمُلْکِنَا (ر)	ضَمٌّ شَفَا وَافْتَحْ اِلٰی نَصٍّ ثَنَا (شفا، ا، ن، ث)

(ت) یَحْلِلْ ہمراہ فَیَحِلَّ میں ضمہ کسائی کے لیے خوبصورت ہوگیا ہے۔ بِمُلْکِنَا میں میم کا ضمہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے طلوع قمر کی طرح ہے اور اسی میم کو فتح نافع۔ عاصم اور ابوجعفر کے لیے دو یہ فتح ایسی نص کی طرف منسوب ہے جو قابل تعریف ہے۔

(ل) رَنَا یَرْنُوْ سے کسی طرف بغور دیکھنا، دل کی مشغولی اور خواہش کے غلبہ کے ساتھ کھیل کود میں لگنا، خوبصورت چیز کو دیکھنا۔ شَفَا یَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔ اِلٰی نَصٍّ نص کی طرف۔ ثَنَا تعریف۔

(ف) فَیَحُلَّ حاء مضمومہ سے اور وَمَنْ یَّحْلُلْ پہلے لام کے ضمہ سے کسائی پڑھتے ہیں اور باقین فَیَحِلَّ حاء مکسورہ سے اور وَمَنْ یَّحْلِلْ لام اول مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ میں کسی کا اختلاف نہیں قراء عشرہ بالاجماع حاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

بِمُلْکِنَا میم مضمومہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ بِمَلْکِنَا میم مفتوحہ سے نافع۔ عاصم اور ابوجعفر پڑھتے ہیں بِمِلْکِنَا میم مکسورہ سے باقین کی قرآءت ہے۔

11/229	وَ ضُمَّ وَاکْسِرْ ثِقْلَ حُمِّلْنَا عَفَا (ع)	کَمْ غَنَّ حَرَمٌ یَّبْصُرُوْا خَاطِبْ شَفَا (ک، غ، حرم، شفا)

(ت) اور حُمِّلْنَا کی حاء کو ضمہ اور میم مشددہ کو کسرہ سے حفص شامی۔ رویس۔ اور حرمین کے لیے پڑھو اللہ ہمارے گناہ معاف فرمائے حرم کے قراء نے کتنی ہی مرتبہ اس قرآءت کو دلکش آواز میں پڑھا ہے۔ یَبْصُرُوْا کو تاء خطاب والا حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے بناؤ اس قرآءت نے شفا دی ہے۔

(ل) عَفَا یَعْفُوْ سے معاف کرنا۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ غَنَّ باب فَتَحَ سے کھجور کا پکنا، اَلْاَغَنُّ گنگنانے والا۔ غَنّٰی سے دلکش آواز نکالنا یا دلکش آواز میں پڑھنا۔ شَفَا یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) حُمِّلْنَا حاء مضمومہ اور میم مکسورہ مشددہ سے حفص۔ شامی۔ رویس۔ نافع۔ ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں باقین حاء مفتوحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میم مفتوحہ مخففہ سے حَمَلْنَا پڑھتے ہیں۔ لَمْ تَبْصُرُوْا تاء خطاب سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیب سے يَبْصُرُوْا پڑھتے ہیں۔

١٢/٧٨٠	تُخْلَفَهُ اكْسِرْ لَامَ حَقٍّ نُحْرِقَنْ (حق)	خَفِّفْ ثَنَا وَافْتَحْ لِضَمٍّ وَّاضْمُمَنْ (ث)

ت تُخْلَفَهُ حق وحدہ لاشریک کے نازل کردہ کلمہ کے لام کو کسرہ مکی اور بصریین کے لیے دو۔ لَنُحْرِقَنَّهُ کے حاء کا فتح اور راء کو تخفیف سے ابوجعفر کے لیے پڑھو۔ حالاں کہ یہ قابل تعریف ہے اور ابن وردان کے لیے اسی کلمہ میں نون کے ضمہ کو فتحہ سے بدلو اور راء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دو یہ تلفظ شک وشبے سے خالی ہے۔

ل لَامُ حَقٍّ حق کا لام۔ خَفِّفْ تخفیف سے پڑھنا۔ ثَنَا تعریف۔

ف لَنْ تُخْلِفَهُ لام مکسورہ سے مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین لام مفتوحہ سے تُخْلَفَهُ پڑھتے ہیں۔
لَنُحَرِّقَنَّهُ میں دو طرح کا اختلاف ہے (۱) راء کی تشدید وتخفیف کا (۲) نون اور راء کی حرکات کا پس اس میں تین قراءات بنتی ہیں۔ (۱) لَنَحْرُقَنَّهُ نون اول مفتوح حاء ساکنہ راء مضمومہ مخففہ سے ابن وردان پڑھتے ہیں (۲) لَنُحْرِقَنَّهُ نون اول مضمومہ۔ حاء ساکنہ راء مکسورہ مخففہ سے ابن جماز پڑھتے ہیں (۳) لَنُحَرِّقَنَّهُ نون اول مضمومہ۔ حاء مفتوحہ اور راء مکسورہ مشددہ باقین کی قراءت ہے۔

١٣/٧٨١	كَسْرًا خَلَا نَنْفُخْ بِالْيَا وَاضْمُمْ (خ، ا)	وَ فَتْحُ ضَمٍّ لَّا أَبُوْ عَمْرٍ هُمْ (ا)

ت (كَسْرًا خَلَا کا ترجمہ ہو چکا) نَنْفُخْ بالیاء ہے اور تم اس کو ضمہ دو اور فاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ ہے اس کو تمام قراء نے پڑھا ہے مگر ان میں سے امام ابوعمرو نے نہیں پڑھا۔

ل خَلَا يَخْلُوْ سے خالی ہونا، گذر جانا۔ اضْمُمْ ضمہ دینا۔

ف يَوْمَ نَنْفُخُ بالنون اور اس کے فتحہ سے اور فاء کے ضمہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین یاء مضمومہ اور فاء کے فتحہ سے يُنْفَخُ پڑھتے ہیں۔

١٤/٧٨٢	يَخَافُ فَاجْزِمْ دُمْ وَيُقْضٰى نَقْضِيَا (د)	مَعْ نُوْنِهِ انْصِبْ رَفْعَ وَحْيٍ ظَمِيَا (ظ)

ت تم يَخَفْ کی فاء کو مکی کے لیے جزم دینے میں ہمیشگی کرو۔ اور يُقْضٰى یعقوب کے لیے نَقْضِيَ ہے حالانکہ یہ ان کیواسطے نون کے ساتھ ہے۔ اور وَحْيُهُ کے پیش کو زبر سے یعقوب کے لیے بدل دو وہ علوم قراءت کے مشتاق ہوئے ہیں۔

ل دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی کرنا۔ ظَمِيَا ظَمِیءَ باب سَمِعَ سے سخت پیاسا ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) فَلَایَخَفُ فاء ساکنہ سے اور حذف الف سے مکی پڑھتے ہیں باقین اثبات الف اور فاء کے پیش سے فَلَا یَخَافُ پڑھتے ہیں۔ اَنْ نَّقْضِیَ نون مفتوحہ۔ ضاد مکسورہ اور یاء مفتوحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین اَنْ یُّقْضٰی یاء مضمومہ۔ ضاد مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں۔ وَحْیَہٗ یاء مفتوحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین یاء مضمومہ سے وَحْیُہٗ پڑھتے ہیں۔ (۱) یعقوب کی قرآءت: اَنْ نَّقْضِیَ اِلَیْكَ وَحْیَہٗ (۲) باقین کی قرآءت: اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْكَ وَحْیُہٗ۔

رَّحَبَا	صَدْرٌ	التَّاءِ	بِضَمِّ	تُرْضٰی		صَبَا	اَهِلٌ	بِالْکَسْرِ	لَا	اَنَّكَ	۱۵/۸۳
ر	ص					ص		ا			

(ت) وَ اَنَّكَ لَا ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ ہوکر نافع شعبہ کے لیے اہل وعیال والا اور مشتاق ہونے والا ہے تُرْضٰی تاء کے ضمہ سے شعبہ اور کسائی کے لیے کشادہ سینے والا ہوا ہے۔

(ل) اَهِلٌ اہل، خاندان والا۔ صَبَا یَصْبُوْ سے مشتاق ہونا، عاشق ہونا۔ صَدْرٌ سینہ۔ رَحَبَا رَحَبَ باب سَمِعَ اور کَرُمَ سے جگہ کا فراخ ہونا، کشادہ کرنا وغیرہ۔

(ف) وَاَنَّكَ لَا ہمزہ مکسورہ سے نافع اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین ہمزہ کے فتحہ سے وَاَنَّكَ پڑھتے ہیں۔ لَعَلَّكَ تُرْضٰی تاء مضمومہ سے شعبہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء مفتوحہ سے تَرْضٰی پڑھتے ہیں۔

دَهِمُوْا	خُلْفٍ	خَوْفَ	کَهْفٍ	صُحْبَةٌ		یَاْتِهِمْ	ظَاهِرًا	حَرِّكْ	زَهْرَةَ	۱۶/۸۴
د		خ	ك	صحبة			ظ			

(ت) تم زَهْرَةَ کی ھاء کو یعقوب کے لیے فتحہ کی ایسی حرکت دو جو ظاہر ہے۔ یَاْتِهِمْ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شامی اور مکی کے لیے بغیر خلف کے اور ابن وردان کے لیے خلف کے ساتھ اطلاقی یاء سے ہے۔ اس قرآءت کو جماعت نے مضبوط انداز میں احتیاط کے ساتھ مگر اچانک پیش کر دیا ہے۔

(ل) حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ ظَاهِرًا ظاہر ہونا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ کَهْفٍ۔ پہاڑ میں کھدا ہوا ایک وسیع گھر، مضبوط، جائے پناہ۔ خَوْفَ خَافَ یَخَافُ سے ڈرنا۔ احتیاط کرنا۔ خُلْفٍ مخالفت، خُلْف باب نَصَرَ سے جانشین ہونا باب سَمِعَ سے بے وقوف ہونا۔ دَهِمُوْا دَهَمَ باب فَتَحَ اور سَمِعَ سے اچانک گرنا، اچانک پیش آنا۔

(ف) زَهَرَةَ الْحَیٰوةِ ھاء مفتوحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین ھاء ساکنہ سے زَهْرَةَ پڑھتے ہیں۔ اَوَلَمْ یَاْتِهِمْ یاء تذکیر شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ شامی اور مکی پڑھتے ہیں۔ ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) یاء تذکیر سے جیسے اوپر بیان ہوئی یَاْتِهِمْ یہ بطریق الدرہ ہے (ب) تاء تانیث سے تَاْتِهِمْ یہ بطریق طیبہ ہے۔ باقین تاء تانیث سے تَاْتِهِمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاء تذکیر والی قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے۔ نیز یَاْتِهِمْ میں رویس اپنے اصول کے مطابق حالین میں ھاء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمہ سے پڑھیں گے۔ یَأتِهِمْ میں ہمزہ کی تحقیق و ابدال کا اختلاف بھی ہے لہٰذا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان قرآءات کو جدول کے ذریعے ظاہر کر دیا جائے۔

شمار	قرآءت	پڑھنے والے	کیفیت
①	تَاتِهِمْ	قالون۔ حفص۔ روح	بالتاء۔ بالتحقیق و بالکسر
②	تَاتِهِمْ	ابن وردان۔ (وجہ اوّل) ورش۔ ابن جماز دوری وجہ اوّل (بطریق طیبہ) سوسی وجہ اول (بطریق شاطبیہ)	بالتاء۔ بالابدال و بالکسر
③	تَاتُهُمْ	رویس۔ دوری وجہ ثانی (بطریق شاطبیہ) سوسی وجہ ثانی (بطریق طیبہ)	بالتاء۔ بالتحقیق و بالضم
④	يَأتِهِمْ	مکی۔ شامی۔ شعبہ۔ کسائی۔ خلف العاشر (حمزہ وصلاً)	بالیا۔ بالتحقیق و بالکسر
⑤	يَاتِهِمْ	ابن وردان (وجہ ثانی) حمزہ (وقفاً)	بالیاء۔ بالابدال و بالکسر

پس تاء تانیث پر تین قرآءات ہیں اور یاء تذکیر سے دو قرآءات ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ طٰہٰ میں یاء اضافت تیرہ ہیں۔ (۱) اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ (۲) اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ (۳) اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ (۴) لِنَفْسِیَ اذْهَبْ (۵) ذِكْرِیَ اذْهَبَا ان پانچوں میں یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ مکی اور ابو عمرو (۶) لَعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ یاء ساکنہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب۔ (۷) وَلِیَ فِیْهَا یاء مفتوحہ سے حفص اور ازرق۔ (۸) لِذِكْرِیَ اِنَّ (۹) وَیَسِّرْ لِیَ اَمْرِیْ (۱۰) عَیْنِیَ اِذْ (۱۱) بِرَاْسِیَ اِنِّیْ یاء مفتوحہ سے چاروں ابو جعفر اور ابو عمرو (۱۲) اَخِیَ اشْدُدْ یاء مفتوحہ سے مکی اور ابو عمرو۔ اور نافع۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ یعقوب اور ابن وردان (وجہ اول) سکون و حذف جبکہ شامی اور ابن وردان (وجہ ثانی) سکون و اثبات (۱۳) حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ مکی۔

یاء زائدہ: سورہ طٰہٰ میں ایک یاء زائدہ ہے۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ے نافع۔ ابو عمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی۔ اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ ابو جعفر کے لیے وصلاً اثبات و فتح یعنی تَتَّبِعَنِیَ اور وقفاً اثبات و سکون یعنی تَتَّبِعَنِ ے۔ باقین کے لیے حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ علیہم السلام (۷)

۱/۸۵	قُلْ قَالَ عَنْ شَفَا وَاُخْرَاهَا عَظُمْ (ع شفا ع)	وَاَوَلَمْ اَلَمْ دَنَا يَسْمَعُ ضُمْ (د)

(ت) قُلْ کی جگہ قَالَ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر سے روشن ہونے والا مروی ہے اور اس سورت کا آخری قُلْ حفص کے لیے عظمت والا ہوا ہے اور اَوَلَمْ کی جگہ مکی کے لیے اَلَمْ قریب ہوا ہے۔ يَسْمَعُ ضمہ دیا گیا ....

(ل) شَفَا يَشْفُوْ سے روشن ہونا، ظاہر ہونا، چاند کا طلوع ہونا۔ عَظُمَ عَظْمَ يَعْظُمُ سے بڑا ہونا، عظمت والا ہونا۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا۔

(ف) قَلَ رَبِّىْ يَعْلَمُ قاف مفتوحہ مع الف لام مفتوحہ اور فعل ماضی سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین قُلْ قاف مضمومہ حذف الف، لام ساکنہ اور فعل امر سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ اس سورت کا آخری موقع قَلَ رَبِّ احْكُمْ حفص نے قاف مفتوحہ مع الف اور لام مفتوحہ سے پڑھا ہے۔ باقین قاف مضمومہ حذف الف اور لام ساکنہ سے قُلْ پڑھتے ہیں۔ اَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ بغیر واؤ کے مکی پڑھتے ہیں باقین اثبات واؤ مفتوحہ سے اَوَلَمْ پڑھتے ہیں۔

۲/۸۶	خِطَابُهُ وَ اكْسِرْ وَ لِلصُّمِّ انْصِبَا	رَفْعًا كَسَا وَالْعَكْسُ فِى النَّمْلِ دَبَا (ك د)

(ت) اور تاء خطاب سے شامی کے لیے ہے اور میم کو شامی کے لیے ہی کسرہ دو۔ اور الصُّمُّ کے میم کو زبر بالضرور دو شامی نے اس کلمے کو یہ خوبصورت لباس پہنایا ہے۔ اور سورہ الروم کی طرح سورۃ النمل میں مکی کے لیے مذکورہ بالا قراءت کے برعکس یاء غیب سے سکون پذیر ہوا ہے۔

(ل) كَسَا يَكْسُوْ سے لباس پہنانا۔ دَبَا دَبًا باب فَتَحَ سے لاٹھی سے مارنا، سکون پذیر ہونا۔

(ف) وَلَا تُسْمِعُ تاء خطاب اور ضمہ اور میم مکسورہ سے شامی پڑھتے ہیں اور الصُّمَّ کو میم کے زبر سے شامی پڑھتے ہیں یعنی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ جبکہ باقین یاء غیب اور فتحہ سے اور میم کے فتحہ سے اور الصُّمُّ کی میم کے پیش سے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ پڑھتے ہیں۔ جبکہ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ (النمل۔ الروم) کو بالیاء مفتوحہ۔ میم مفتوحہ اور الصُّمُّ کے میم مضمومہ سے دونوں جگہ مکی پڑھتے ہیں اور باقین وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ پڑھتے ہیں۔

۳/۸۷	كَالرُّوْمِ مِثْقَالَ كَلُقْمَانَ ارْفَعِ (ا)	مَدًا جُذَاذًا كَسْرُ ضَمِّهِ رُعِىْ (مدا ر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (کَالرُّوْمِ کا ترجمہ ہو چکا) سورہ لقمانؐ کی طرح یہاں مِثْقَالَ کے لام کو پیش مدنیین کے لیے دو یہ مشہور ہوا ہے۔
جُذَاذًا کسائی کے لیے جیم کے ضمہ کی بجائے کسرہ سے محفوظ کیا گیا ہے۔

(ل) مَدًّا درازی والا ہونا، رُعِیَ رَعٰی یَرْعٰی سے حفاظت ونگہبانی کرنا، محفوظ کرنا۔

(ف) مِثْقَالُ حَبَّةٍ (الانبیاء۔ لقمانؐ) لام مرفوعہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین لام منصوبہ سے مِثْقَالَ پڑھتے ہیں۔
جِذاذًا جیم مکسورہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین جیم مضمومہ سے جُذَاذًا پڑھتے ہیں۔

کُفُؤٌ ثَنَا نَقْدِرَ یَاءٌ وَّاضْمُمَنْ ك ث	یُحْصِنَ نُوْنٌ صِفْ غِنًا اَنِّثْ عَلَنْ ص غ ع	۴ / ۷۸۸

(ت) لِیُحْصِنَكُمْ شعبہ اور رویس کے لیے بالنون بے نیازی والا بیان کرو۔ اور حفص۔ شامی اور ابوجعفر کے لیے اسی کلمہ کو تاء تانیث والا بنادو یہ بھی تعریف کے برابر اور عمدہ ہو کر ظاہر ہوا ہے۔ نَقْدِرَ یعقوب کے لیے یاء ہے۔ اور تم علامت مضارع کو ضمہ دو اور دال کو فتحہ دو حالانکہ یہ قوی دلائل والی قرآءت ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ سے بیان کرنا۔ غِنًا استغنٰی سے بے نیاز اور بے پرواہ ہونا۔

(ف) لِنُحْصِنَكُمْ نون مضمومہ سے شعبہ اور رویس پڑھتے ہیں لِتُحْصِنَكُمْ تاء تانیث سے حفص۔ شامی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ لِیُحْصِنَكُمْ یاء تذکیر سے باقین کی قرآءت ہے۔ یُقْدَرَ عَلَیْهِ بالیاء یعقوب پڑھتے ہیں اور یہ یاء مضموم اور دال مفتوح ہے اور باقین نون مفتوحہ اور دال مکسورہ سے نَقْدِرَ پڑھتے ہیں۔

صُنْ حِرْمٌ اکْسِرْ سَکِّنِ اقْصُرْ صِفْ رِضٰی ص ص رضی	وَافْتَحْ ظُبًی نُنْجِی احْذِفِ اشْدُدْ لِیْ مَضٰی ظ ل م	۵ / ۷۸۹

(ت) (وَافْتَحْ ظُبًی کا ترجمہ ہو چکا) نُنْجِیْ میں نون ثانی کو حذف اور جیم کو مشدد ہشام۔ ابن ذکوان اور شعبہ کے لیے کرو میرے لیے پہلے زمانہ میں جو گزر چکا اس تلفظ کو محفوظ کرلو۔ حِرْمٌ کی حاء کو کسرہ اور راء کو ساکن اور قصر سے شعبہ۔ حمزہ اور کسائی کے لیے پڑھو یہ پسندیدہ قرآءت بیان کردو۔

(ل) ظُبًی تیزیوں والا، قوی دلائل۔ احْذِفْ حذف کرنا۔ مَضٰی یَمْضِیْ سے گزرنا۔ صُنْ صَانَ یَصُوْنُ سے محفوظ کرنا۔
صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ رِضٰی رَضِیَ یَرْضٰی سے پسندیدہ ہونا۔

(ف) نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ ایک نون سے اور جیم مشددہ سے شامی اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین دونونوں سے اور جیم مخففہ سے نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ پڑھتے ہیں۔
حِرْمٌ حاء مکسورہ۔ راء ساکنہ اور حذف الف سے شعبہ۔ حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین حاء اور راء مفتوحتین اور اثبات الف سے حَرَامٌ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦/٧٩٠	تُطْوٰی فَجَھِّلْ اَنِّثِ النُّوْنَ السَّمَا	فَارْفَعْ ثَنَا وَرَبِّ لِلْکَسْرِ اضْمُمَا
		ث

(ت) تُطْوٰی کو مجہول بناؤ اور نون کو تانیث سے ابوجعفر کے لیے بدلو۔ السَّمَآءَ کے ہمزہ کو پیش سے ابوجعفر کے لیے پڑھو جو قابل تعریف ہے۔ اور رَبِّ کی باء کے کسرہ کو ضمہ سے ابوجعفر ہی کے لیے بدل دو۔

(ل) ثَنَا تعریف کرنا۔

(ف) تُطْوَی السَّمَآءُ صیغہ مجہول، تاء تانیث، واؤ مفتوحہ اور السَّمَآءُ کے ہمزہ کے پیش سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ باقین صیغہ معلوم۔ بالنون اور واؤ مکسورہ اور السَّمَآءَ کے ہمزہ کے زبر سے نَطْوِیْ السَّمَآءَ پڑھتے ہیں۔ رَبُّ احْکُمْ باء کے ضمہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین باء مکسورہ سے رَبِّ احْکُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: آنے والے شعر میں عَنْہُ کی ضمیر امام ابوجعفرؒ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

٧/٧٩١	عَنْهُ وَ لِلْکِتَابِ • صَحْبٌ جَمْعَا	وَ خُلْفُ غَيْبِ يَصِفُوْنَ مَنْ وَّعَا
	صحب	م

(ت) (عَنْهُ کا ترجمہ ہو چکا) اور لِلْکِتٰبِ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر جیسے اصحاب نے جمع کے صیغہ سے پڑھا ہے اور یَصِفُوْنَ کی غیبت کی یاء ابن ذکوان کے لیے بالخلف ہے جو محفوظ کی گئی ہے۔

(ل) صَحْبٌ صَحِبَ سے ساتھی یا جماعت۔ وَعَا وَعِیَ یَعِیْ سے جمع کرنا، غور کرنا، یاد کرنا، محفوظ کرنا۔

(ف) السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ جمع کے صیغہ سے، کاف اور تاء دونوں کے ضمہ اور حذف الف سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے جبکہ باقین لِلْکِتٰبِ واحد کے صیغہ سے کاف مکسورہ اور تاء مفتوحہ مع اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ میں ابن ذکوان کے لیے خلف ہے یعنی دو وجوہ ہیں (ا) بالتاء یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) یَصِفُوْنَ بالیاء یہ بطریق طیبہ ہے اور باقین بالتاء تَصِفُوْنَ پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: سورۃ الانبیاء میں چار یاءات اضافت ہیں۔ (ا) اِنِّیَ اِلٰهٌ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو (۲) مَنْ مَّعِیَ یاء مفتوحہ سے حفص (۳) مَسَّنِیَ الضُّرُّ (۴) عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ دونوں میں یاء کے حذف سے حمزہ۔ باقین کے لیے فتحہ یاء سے۔

یاء ات زوائد: سورۃ الانبیاء کی یاءات زوائد تین ہیں۔ (ا) فَاعْبُدُوْنِ ے (دو جگہ) (۳) فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ے تینوں جگہ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْحَجِّ والْمُؤْمِنُوْن (۱۷)

۱/۷۹۲ سَکْرٰی مَعًا شَفَا رَبَتْ قُلْ رَبَّاتْ (شفا)		ثَرٰی مَعًا لَامُ لِیَقْطَعْ حُرِّکَتْ (ث)

(ت) سَکْرٰی دونوں جگہ نے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے تم کہہ دو کہ ابو جعفر کے لیے وَرَبَتْ دونوں جگہ کی بجائے وَرَبَئَتْ تروتازہ ہوا ہے۔ ثُمَّ لِیَقْطَعْ کا لام کسرہ کی حرکت ورش۔ ابو عمرو۔ شامی اور رویس کے لیے دیا گیا ہے تم عمدگی والے ہو جاؤ اور یہ قرآءت جمع کرو جو بہت مرتبہ مستغنی کرنے والی ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ ثَرٰی ثَرِیَ باب سَمِعَ سے مٹی کا خشک ہونے کے بعد نرم ہونا۔ ثَرًا باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے مالدار ہونا۔

(ف) سَکْرٰی وَمَاھُمْ بِسَکْرٰی حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں یعنی کاف کے اسکان اور حذف الف سے اور باقین سین مضمومہ، کاف مفتوحہ اور اثبات الف سے سُکٰرٰی اور بِسُکٰرٰی پڑھتے ہیں۔

نوٹ: امالہ وفتح کے قواعد کے مطابق دونوں کلمات میں درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔

(۱) سُکٰرٰی بالتقلیل ازرق (۲) سُکٰرٰی بالامالہ ابو عمرو۔ (۳) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) سُکٰرٰی بالفتح بطریق شاطبیہ (ب) سُکٰرٰی بالامالہ بطریق طیبہ (۴) سَکْرٰی بالامالہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر (۵) سُکٰرٰی بالفتح باقین۔

وَرَبَئَتْ (الحج۔ حم السجدہ) دونوں جگہ اثبات ہمزہ مفتوحہ سے ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین حذف ہمزہ سے وَرَبَتْ پڑھتے ہیں۔

ثُمَّ لِیَقْطَعْ لام مکسورہ سے ورش۔ ابو عمرو۔ شامی اور رویس نے پڑھا ہے باقین لام ساکنہ سے ثُمَّ لْیَقْطَعْ پڑھتے ہیں۔

۲/۷۹۳ بِالْکَسْرِ جُدْ حُزْ کَمْ غِنًا لِیَقْضُوْا (ج ح ک غ)		لَھُمْ وَ قُنْبُلٍ لِیُوْفُوْا مَحْضُ (م)

(ت) (بِالْکَسْرِ جُدْ حُزْ کَمْ غِنًا کا ترجمہ ہو چکا) ثُمَّ لِیَقْضُوْا کے لام کا کسرہ مذکور حضرات اور قنبل کے لیے ہے۔ وَلِیُوْفُوْا کے لام کا کسرہ ابن ذکوان کے لیے سچی محبت و دوستی کرنا ہے۔

(ل) جُدْ جَادَ یَجُوْدُ سے عمدہ ہونا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ غِنًا کفایت کرنا، مستغنی کرنا۔ مَحْضُ مَحُضَ باب کَرُمَ سے خالص دودھ پینا، باب نَصَرَ سے خالص محبت و دوستی کرنا، خیر خواہی کرنا۔

(ف) ثُمَّ لِیَقْضُوْا لام مکسورہ سے ورش۔ ابو عمرو۔ شامی۔ رویس اور قنبل پڑھتے ہیں اور باقین لام ساکنہ سے ثُمَّ لْیَقْضُوْا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: قتبل کا تعلق صرف اس کلمہ کی قرآءت کے ساتھ ہے بعد والے کلمہ کے ساتھ نہیں۔ لَهُمْ ضمیر کا مرجع ورش۔ ابوعمرو۔ شامی اور رویس ہیں۔ وَ لِيُوْفُوْا لام مکسورہ سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں باقین اسکان لام سے وَلْيُوْفُوْا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا تین کلمات میں لام کے کسرہ اور اسکان کا اختلاف اس طرح ہوگا کہ کسرہ پڑھنے والے تو وصلاً و ابتداً کسرہ سے ہی پڑھتے ہیں اور جو حضرات اسکان لام سے پڑھتے ہیں تو وہ ابتداء کی صورت میں کسرہ سے ابتدا کریں گے۔

۳/۷۹۲	وَ عَنْهُ وَ لِيَطَّوَّفُوا انْصِبْ لُؤْلُؤًا	نَلْ اِذْ ثَوٰى وَ فَاطِرًا مَّدًّا نَاٰى ن ا ثوی مدا ن

ت: اور انہی ابن ذکوان سے وَ لِيَطَّوَّفُوْا بھی لام مکسورہ سے ہے۔ وَلُؤْلُؤًا کو دو زبروں سے عاصم۔ نافع۔ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے پڑھو اور اس قرآءت کو حاصل کر لو اس میں دو زبر ثابت ہوگیا اور سورۃ الفاطر میں مدنیین اور عاصم کے لیے دو زبر پڑھو جو شہرت والا اور شکوک وشبہات سے دور ہے۔

ل: نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ ثَوٰى يَثْوِيْ سے مقیم ہونا، ٹھہرنا۔ مَدًّا درازی والا۔ نَاٰى نَاَيَ باب فَتَحَ سے دور ہونا۔

ف: وَ لِيَطَّوَّفُوْا لام مکسورہ سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں۔ باقین وَلْيَطَّوَّفُوْا اسکان لام سے پڑھتے ہیں۔ عَنْهُ کی ضمیر ابن ذکوان کی طرف لوٹ رہی ہے۔ لُؤْلُؤًا (الحج) کے دوسرے ہمزہ میں دو زبر سے عاصم۔ نافع۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین نے ہمزہ مکسورہ منونہ سے وَلُؤْلُؤٍ پڑھا ہے۔ جبکہ وَلُؤْلُؤًا (الفاطر) میں ہمزہ ثانیہ کو مفتوح منون نافع ابوجعفر اور عاصم پڑھتے ہیں باقین ہمزہ ثانیہ کو مکسور منون یعنی وَلُؤْلُؤٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ہمزہ ساکنہ کے ابدال اور تحقیق میں قراء کے مذاہب باب الھمز المفرد میں بیان ہو چکے پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب جدول کے ذریعے ان قرآءت کو واضح کر دیا جائے۔

وَلُؤْلُؤًا کی قرآءت:

شمار	قاری	وصلاً	وقفاً
۱	نافع۔ حفص (حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق)	وَلُؤْلُؤًا	وَلُؤْلُؤَا
۲	مکی۔ ابن ذکوان۔ کسائی۔ خلف العاشر (حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق)	وَلُؤْلُؤٍ	وَلُؤْلُؤْ
۳	ابوعمرو (حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق) (وجہ اوّل)	وَلُؤْلُؤٍ	وَلُؤْلُؤْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	ابوعمرو (پہلے ہمزہ کا ابدال) (وجہ ثانی)	وَلُوْلُؤًا	وَلُوْلُوًا
❹	ہشام (وجہ اوّل) (دوسرے ہمزہ میں وقفاً تحقیق)	وَلُؤْلُؤٍا	وَلُؤْلُوًا (بالابدال) وَلُؤْلُؤًا (بالتسہیل) وَلُؤْلُؤًا (بالروم)
	ہشام (وجہ ثانی) (دونوں ہمزوں کی تحقیق)	وَلُؤْلُؤًا	وَلُؤْلُؤًا
❺	شعبہ۔ابوجعفر۔(پہلے ہمزہ کا ابدال)	وَلُوْلُؤًا	وَلُوْلُؤًا
❻	حمزہ (وقفاً دونوں ہمزوں کی تخفیف)	وَلُؤْلُؤًا	وَلُوْلُوًا (بالابدال) وَلُؤْلُؤًا (بالتسہیل) وَلُوْلُؤًا (بالروم)
❼	یعقوب (الحج) (حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق)	وَلُؤْلُؤًا	وَلُؤْلُؤًا
	(الفاطر) (حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق)	وَلُؤْلُؤٍا	وَلُؤْلُؤًا

(ط) ابوعمرو کی قرآءت میں تفصیل اس طرح ہے کہ دوری بصری کے لیے حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق بطریق شاطبیہ اور پہلے ہمزہ کا ابدال بطریق طیبہ ہے اور سوسی کے لیے حالین میں دونوں ہمزوں کی تحقیق بطریق طیبہ اور پہلے ہمزہ کا ابدال بطریق شاطبیہ ہے۔ ہشام کے لیے دوسرے ہمزہ میں تحقیق بطریق شاطبیہ اور ہمزتین میں تحقیق بطریق طیبہ ہے۔

۴۹۵/۷	سَوَاءٌ انْصِبْ رَفْعَ عِلْمِ الْجَاثِيَهْ (ع)		صَحْبٌ لِيُوْفُوْا حَرِّكِ اشْدُدْ صَافِيَهْ (صحب، ص)

(ت) سَوَآءٌ کے ہمزہ میں صاحب علم حفص کے لیے دوپیش کو دوزبر سے بدلو اور سورۃ الجاثیہ والے سَوَآءً کو حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر جیسے ساتھیوں نے ایسے ہی دو زبر سے پڑھا ہے۔ وَلْيُوْفُوْا کے واؤ کو فتحہ کی حرکت دو اور فاء کو مشدد شعبہ کے لیے پڑھنا پاکیزہ ہے۔

(ل) صَحْبٌ صَحِبَ سے ساتھی ہونا، صَافِيَهْ صَفَا يَصْفُوْ سے صاف ہونا۔

(ف) سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ (الحج) ہمزہ کو دو زبروں سے حفص پڑھتے ہیں باقین سَوَآءُ نِ الْعَاكِفُ ہمزہ کو دو پیش سے پڑھتے ہیں۔ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ (الجاثیہ) ہمزہ کو دو زبر سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سَوَآءٌ مَّحْيَاهُمْ ہمزہ کو دو پیش سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: سورۃ الحج میں نون تنوین کو وصلاً تو سب کسرہ دے کر لام سے ملاتے ہیں اور وقفاً حفص الف سے بدل کر سَوَآءً پڑھتے ہیں اور باقین تنوین کو حذف کر کے سَوَآءْ پڑھتے ہیں البتہ ہشام کے لیے بالخلف اور حمزہ کے لیے بغیر خلاف ہمزہ کا الف سے ابدال تینوں وجوہ ہیں نیز اس میں تسہیل مع الروم قصر و مد دونوں سے یہ پانچوں وجوہ جاری ہوں گی۔ وَ لْيُوَفُّوْا لام ساکنہ۔ واؤ مفتوحہ اور فاء مشددہ سے شعبہ پڑھتے ہیں۔ وَلِيُوْفُوْا لام مکسورہ۔ واؤ ساکنہ اور فاء مخففہ ابن ذکوان پڑھتے ہیں۔ اور باقین وَلْيُوْفُوْا لام ساکنہ۔ واؤ ساکنہ اور فاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

۵ / ۲۹۶	كَتَخْطَفُ اتْلُ ثِقْ كِلَا يَنَالُ ظَنْ (ا ث ظ)		اَنِّثْ وَسِيْنَىْ مَنْسَكًا شَفَا اكْسِرَنْ (شفا)

ت: فَتَخَطَّفُهُ خاء کا فتح اور طاء مشدد نافع اور ابو جعفر اسی طرح ہیں تم اسے پڑھو اور اعتماد کرو۔ يَنَالُ کے دونوں کلمے یعقوب نے تاء تانیث سے پڑھنے کا یقین کیا ہے۔ اور مَنْسَكًا کے دونوں مواقع میں سین کو کسرہ سے پڑھ کر حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے شفا دی ہے۔

ل: اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ تِلَاوَةً سے پڑھنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ ظَنْ ظَنَّ يَظُنُّ سے خیال کرنا، یقین کرنا۔ شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔

ف: فَتَخَطَّفُهُ خاء مفتوحہ اور طاء مشددہ نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں۔ باقین خاء ساکنہ اور طاء مخففہ فَتَخْطَفُهُ پڑھتے ہیں۔ لَنْ تَنَالَ اللّٰهَ۔ وَلٰكِنْ تَنَالُهُ تاء تانیث سے دونوں کلمات کو یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین یاء تذکیر سے لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ اور وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ پڑھتے ہیں۔ مَنْسِكًا (الحج میں دو مقام پر) سین کے کسرہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین مَنْسَكًا سین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۶ / ۲۹۷	يَدْفَعُ فِيْ يُدَافِعُ الْبُصْرِىْ وَ مَكْ (بصری)		وَ اَذِنَ الضَّمُّ حِمًا مَّدًا نَّسَكْ (حما مدا ن)

ت: يُدٰفِعُ کی جگہ يَدْفَعُ بصریین اور مکی پڑھتے ہیں۔ اور اَذِنَ ہمزہ کے ضمہ سے بصریین۔ مدنیین اور عاصم کے لیے حمایت والے، شہرت والے اور پرہیز گاروں سے نقل کیا گیا ہے۔

ل: حِمًا حَمِيَ سے حمایت والا ہونا۔ مَدًّا درازی والا۔ نَسَكْ نَسَكَ باب نَصَرَ اور كَرُمَ سے درویش بننا، زاہد بننا، اللہ کے لیے قربانی کرنا، متقی ہونا۔

ف: يَدْفَعُ یاء مفتوحہ۔ دال ساکنہ اور فاء مفتوحہ سے نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین يُدَافِعُ یاء مضمومہ دال مفتوحہ مع الف اور فاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَذِنَ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ / ۷۹۸	مَع	خُلفٍ	اِدْرِیسَ	یُقَاتِلُوْنَ	عَفْ		عَمَّ	افْتَحِ	التَّاهُدِّ	مَتْ	لِلْحِرْمِ	خَفْ
					ع		عم				حرم	

(ت) ادریس کے خلف کے ہمراہ ہے۔ یُقَٰتِلُوْنَ میں حفص۔ مدنیین اور شامی کے لیے تاء کو فتح دو یہ قراء حرام امور سے اجتناب کرنے والے مشہور ہیں۔ لَهُدِمَتْ حرمین کے لیے تخفیف والا ہوا ہے۔

(ل) عَفْ عَفَّ باب ضَرَبَ سے حرام اور ناپسندیدہ امور سے اجتناب کرنے والا، پاکدامن ہونا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا۔ خَفْ تخفیف والا ہونا۔

(ف) أُذِنَ ہمزہ مضمومہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں۔ جبکہ خلف العاشر کے راوی ادریس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح أُذِنَ ہمزہ مضمومہ سے اور یہ بطریق طیبہ ہے (ب) أَذِنَ ہمزہ مفتوحہ سے اور یہ بطریق الدرہ ہے باقین بھی أَذِنَ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یُقَٰتَلُوْنَ تاء مفتوحہ سے حفص۔ نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین یُقَٰتِلُوْنَ تاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ لَهُدِمَتْ دال مخففہ سے نافع۔ ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں باقین دال مشددہ سے لَهُدِّمَتْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تاء ساکنہ کا اگلے کلمہ صَوَٰمِعُ کے صاد میں ادغام کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) لَهُدِمَتْ صَوَٰمِعُ بالاظہار نافع۔ ابو جعفر اور مکی پڑھتے ہیں (۲) لَهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ بالاظہار عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) لَهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ بالاظہار، بطریق شاطبیہ (ب) لَهُدِّمَت صَّوَٰمِعُ بالادغام، بطریق طیبہ۔ (۴) لَهُدِّمَت صَّوَٰمِعُ بالادغام ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔

۸ / ۷۹۹	اَهْلَكْتُهَا	الْبَصْرِیُّ	وَ	اقْصُرْ	ثُمَّ	شُدْ		مُعَاجِزِیْنَ	الْكُلَّ	حَبْرٌ	وَّیَعُدْ
		بصری								حبر	

(ت) اَهْلَكْتُهَا بصریین پڑھتے ہیں اور مُعَاجِزِیْنَ کے تمام مواقع میں قصر سے پڑھو پھر جیم کو مشدد کرو یہ مکی اور ابوعمرو نیک عالم کی قرآءت ہے اور یَعُدُّوْنَ جو ہے.........

(ل) حِبْرٌ نیک عالم۔ شُدْ شَدَّ یَشُدُّ سے مشدد کرنا، سختی کرنا۔

(ف) اَهْلَكْتُهَا بالتاء اور حذف الف سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین اَهْلَكْنٰهَا بالنون اور اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ مُعَجِّزِیْنَ (الحج۔ السباء دو جگہ) حذف الف اور جیم مشددہ سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین مُعٰجِزِیْنَ عین مفتوحہ مع الف اور جیم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

۹ / ۸۰۰	دَانِ	شَفَا	یَدْعُوْ	كَلُقْمَانَ	حِمَا		صَحْبٌ	وَّالْاُخْرٰی	ظَنَّ	عَنْكَبَا	نَمَا
	د	شفا			حما		صحب		ظ		ن

www.KitaboSunnat.com

(ت) وہ اطلاقی یاءغیب سے مکی۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے قرب والا اور باعث شفا ہے۔ یَدْعُوْنَ کو سورہ لقمان کی طرح یہاں بصریین۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے اطلاقی یاءغیبت سے پڑھنا حمایت یافتہ اور رفقاء والا ہے اور اس سورت کا آخری موقع یعقوب کے لیے بالیقین اطلاقی یاءغیبت سے ہے اور سورۃ العنکبوت والا عاصم و بصریین کے لیے اطلاقی یاء سے حمایت والا اور بلند ہوا ہے۔

(ل) دَانٍ دَنَا یَدْنُوْ سے قریب ہونے والا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ حِمًا حمایت کرنا۔ حَامِیْ سے، حَمِیْ سے روکنا یا بچانا۔ صَحْبٌ ساتھی، رفقاء۔ ظَنَّ یَظُنُّ سے گمان کرنا، یقین کرنا۔ نَمَا یَنْمُوْ سے بڑھنا، بلند ہونا، پرورش پانا۔

(ف) یَعُدُّوْنَ یاءغیبت سے مکی۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین تاء خطاب سے تَعُدُّوْنَ پڑھتے ہیں۔

یَدْعُوْنَ (الحج۔ لقمان) میں بالیاء ابوعمرو۔ یعقوب۔ حفص۔ حمزہ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ (الحج کا آخری موقع) بالیاء یعقوب پڑھتے ہیں باقین تَدْعُوْنَ بالتاء پڑھتے ہیں۔

یَدْعُوْنَ (العنکبوت) میں بالیاء عاصم۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین بالتاء تَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں۔

یاء اضافت: سورۃ الحج میں ایک یاء اضافت ہے (۱) بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ہشام اور حفص پڑھتے ہیں۔

یاء ات زوائد: سورۃ الحج میں دو یاءات زوائد ہیں۔ (۱) وَ الْبَادِ ے۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور ورش وصلاً اثبات، وقفاً حذف۔ مکی اور یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔ (۲) نَکِیْرِ ے ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ

١٠ / ٨٠١	حِمًا اَمَانَاتِ مَعًا وَّ حِدْ دَّعَمْ	صَلَاتِهِمْ شَفَا وَ عَظْمَ الْعَظْمَ كَمْ
	حما ... د	شفا ... ك

(ت) (حِمًا کا ترجمہ ہو چکا) لِاَمٰنٰتِهِمْ کے دونوں مواقع پر مکی کے لیے صیغہ واحد سے مدد کرو۔ اور صَلَوٰتِهِمْ میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے حذف واؤ نے شفا دی ہے اور عَظْمًا اور اَلْعَظْمُ میں توحید سے پڑھنا شامی اور شعبہ کے لیے متعدد مواقع پر بیان کردو۔

(ل) حِمًا حمایت کرنا حَامِیْ سے، حَمِیَ سے روکنا، بچانا۔ دَعْمٌ دَعَمَ باب فَتَحَ سے مدد کرنا، تقویت پہنچانا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ کَمْ متعدد مواقع۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف لَا مٰنَتِهِمْ (المومنون۔ المعارج) نون کے بعد والے الف کے حذف سے، صیغہ واحد سے مکی پڑھتے ہیں باقین نون کے بعد اثبات الف سے اور جمع کے صیغہ سے لِاَمٰنٰتِهِمْ پڑھتے ہیں۔ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ حذف واؤ سے اور صیغہ واحد سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین اثبات واؤ سے اور صیغہ جمع سے صَلَوٰتِهِمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون) اور عَلٰی صَلٰوتِهِمْ (الانعام۔ المعارج) ان تینوں مواقع پر تمام قراء صیغہ توحید سے پڑھتے ہیں۔

عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمَ دونوں کلمات میں عین مفتوحہ، ظاء ساکنہ اور حذف الف سے شامی اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ عین مکسورہ۔ ظاء مفتوحہ مع اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔

۱۱/۸۰۲	صِفْ تَنبُتُ اضْمُمْ وَ اكْسِرِ الضَّمَّ غِنَا (ص، غ)		حَبْرٍ وَّ سِينَاءَ اكْسِرُوا حِرْمٌ حَنَا (حبر، حرم، ح)

ت (صِفْ کا ترجمہ ہو چکا) تَنبُتُ کی تاء کو ضمہ دو اور باء کے ضمہ کو کسرہ سے رویس۔ مکی اور ابوعمرو نیک عالم کے لیے مستغنی کرنے والا ہے اور سِيْنَآءَ کے سین کو کسرہ حرمین اور ابوعمرو کے لیے دو جو شفیق ہو گئے ہیں۔

ل صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ غِنَا غَنِيٌّ سے بے پرواہ، اِسْتَغْنٰی سے کفایت کرنا۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ حَنَا حَنَّ باب ضَرَبَ سے کسی پر مہربان اور شفیق ہونا۔

ف تُنْبِتُ تاء مضمومہ اور باء مکسورہ سے رویس۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین تَنْبُتُ تاء مفتوحہ اور باء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ طُوْرِ سِيْنَآءَ سین مکسورہ سے نافع ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین سین مفتوحہ سے سَيْنَآءَ پڑھتے ہیں۔

۱۲/۸۰۳	مُنزَلًا افْتَحْ ضَمَّهٗ وَاكْسِرْ صَبَنْ (ص)		هَيْهَاتَ كَسْرُ التَّامَعًا ثُبْ نَوِّنَنْ (ث)

ت مُنْزَلًا میم کے ضمہ کو فتح اور زاء کو کسرہ شعبہ کے لیے دو اس قرآءت نے مخالفین کو دوسری طرف پھیر دیا ہے۔ هَيْهَاتَ دونوں میں تاء کا کسرہ ابوجعفر کے لیے پڑھ کر ثواب حاصل کرو۔

ل صَبَنْ صَبَنَ باب ضَرَبَ سے روکنا، باز رکھنا، دوسری طرف پھیر دینا۔ ثُبْ ثَابَ باب نَصَرَ سے لوٹنا۔ ثواب حاصل کرنا۔

ف مَنزِلًا میم مفتوحہ اور زاء مکسورہ سے شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقین میم مضمومہ اور زاء مفتوحہ سے مُنْزَلًا پڑھتے ہیں۔ هَيْهَاتِ هَيْهَاتِ دونوں کلموں کی تاء کو کسرہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین تاء کے فتحہ سے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: هَيْهَاتَ پر وقف سے متعلق ائمہ کے مذہب کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) بزی اور کسائی وصلاً هَيْهَاتَ اور وقفاً هَيْهَاهْ۔ (۲) ابوجعفر کے لیے وصلاً هَيْهَاتِ اور وقفاً هَيْهَاتْ سکون اور روم دونوں طرح (۳) قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصلاً هَيْهَاتَ اور وقفاً هَيْهَاتْ یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) وصلاً هَيْهَاتَ اور وقفاً هَيْهَاهْ یہ بطریق طیبہ ہے (۴) باقین وصلاً هَيْهَاتَ اور وقفاً هَيْهَاتْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: نَوِّنْ کا ترجمہ اگلے شعر میں بیان ہوگا۔

خَفِّفْ كَرًا وَ تَهْجُرُوْنَ اضْمُمْ اَفَا ك ا		تَتْرًا ثَنًا حَبْرٍ وَّاَنَّ اكْسِرْ كَنٰى كفي حبرٍ ث	۱۳ ۸۰۴

(ت) تَتْرًا کی راء کو تنوین سے ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے تعریف والے نیک عالم نے پڑھا ہے وَاَنَّ کے ہمزہ کو کوفیین کے لیے کسرہ کفایت والا ہوا ہے۔ اور شامی کے لیے اس کا نون تخفیف سے بار بار پڑھا گیا ہے۔ اور تَهْجُرُوْنَ کی تاء کو ضمہ کی بجائے کسرہ کے ہمراہ نافع کی قرآءت پڑھنے والوں کے لیے رجوع کرنے والا ہے

(ل) نَوِّنْ بالضرور تنوین دو۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ ثَنَا تعریف۔ كَفٰى يَكْفِيْ سے کافی ہونا۔ كَرًا كَرٌّ باب نَصَرَ سے دوبارہ کرنا، لوٹنا، مڑنا، مکرر۔ اَفَا فَاءَ يَفِيْءُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔

(ق) تَتْرًا راء کو دو زبر کی تنوین سے ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین راء کو بغیر تنوین سے تَتْرَا پڑھتے ہیں۔
پھر اس میں امالہ کی بھی تفصیل ہے جو کچھ اس طرح سے ہے۔ (۱) تَتْرَا حالین میں قالون۔ اصبهانی۔ شامی۔ عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں (۲) تَتْرًا وصلاً اور تَتْرَا وقفاً مکی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں (۳) تَتْرا حالین میں تقلیل سے ازرق پڑھتے ہیں (۴) تَتْرا حالین میں امالہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف (۵) ابوعمرو کے لیے۔ تَتْرًا بالوصل اور وقفاً دو وجوہ ہیں (ا) تَتْرَا بالفتح (ب) تَتْرا بالامالہ۔

وَاِنَّ هٰذِهٖ ہمزہ مکسورہ اور نون مشددہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ وَاَنْ هٰذِهٖ ہمزہ مفتوحہ اور نون مخففہ سے شامی پڑھتے ہیں باقین وَاَنَّ ہمزہ مفتوحہ اور نون مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ تُهْجِرُوْنَ تاء مضمومہ اور جیم مکسورہ سے نافع پڑھتے ہیں باقین تَهْجُرُوْنَ تاء مفتوحہ اور جیم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُ فِيْ لِلّٰهِ وَ الْخَفْضَ ارْفَعَا		مَعْ كَسْرِ ضَمٍّ وَّالْاَخِيْرَيْنِ مَعًا	۱۴ ۸۰۵

(ت) (مَعْ كَسْرِ ضَمٍّ کا ترجمہ ہو چکا) اور سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ کے آخری دو مواقع میں بصریین کے لیے لِلّٰهِ کی بجائے اَللّٰهُ ہے اور تم ھاء کے زیر کو پیش سے بدلو۔

(ل) اَلْاَخِيْرَيْنِ آخر والے۔ اَلْخَفْضَ جر یعنی زیر۔ اِرْفَعَا رفع دینا یعنی پیش دینا۔

(ق) سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ (آخر والے دونوں) نون کے بعد اور لِلّٰهِ سے پہلے ہمزہ وصلی کے اثبات سے اور اسم جلالہ اَللّٰهُ کی ھاء کے رفع سے یہ بصریین کی قرآءت ہے اور باقین حذف ہمزہ وصلی سے دونوں جگہ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ پڑھتے ہیں ھاء کے جر سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یہ دونوں مواقع مصحف بصری میں اسی طرح اثبات الف سے مرسوم ہیں جس کی تصریح علامہ دانیؒ نے اپنی ''جامع البیان'' میں کی ہے۔

نوٹ: پہلے موقع سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ میں بالاجماع تمام قراء عشرہ نے لِلّٰهِ حذف ہمزہ وصلیہ اور جر سے پڑھا ہے۔

۸۰۶/۱۵	بَصْرٍ كَذَا عَالِمُ صُحْبَةٌ مَّدَا بصر صحبه مدا	وَابْتَدِ غَوْثَ الْخُلْفِ وَافْتَحْ وَامْدُدَا غ

ت (بَصْرٍ کا ترجمہ ہو چکا) عَالِمُ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ نافع اور ابو جعفر کے لیے میم کے زیر کی بجائے اطلاقی پیش سے رفقاء والا اور شہرت والا ہے اور رویس کے لیے ابتداء خلف کے ساتھ اسی پیش سے مدد کرو اور تم شین کو فتحہ اور قاف کے ساتھ الف زیادہ کرو......

ل صُحْبَةٌ جماعت، ساتھی، رفقاء۔ مَدَا درازی والا، شہرت والا۔ اِبْتَدِ بَدَءَ یَبْدَءُ سے شروع کرنا اِبْتَدَأَ سے ابتداء کرنا۔ غَوْثُ غَاثَ یَغُوْثُ سے مدد کرنا۔

ف قوله كَذَا یعنی جس طرح سَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ میں رفع ہے اسی طرح عٰلِمُ الْغَیْبِ میں عٰلِمُ کی میم کا رفع یعنی پیش شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ نافع اور ابو جعفر نے پڑھا ہے اور یہ رفع اطلاق سے نکل رہا ہے۔ اور باقین نے میم کے جر یعنی زیر سے عٰلِمِ الْغَیْبِ پڑھا ہے۔ پھر اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ رویس کے لیے وصلاً تو میم کا جر ہے یعنی عَمَّا یَصِفُوْنَ سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں اور عٰلِمُ سے ابتداء کی حالت میں دو وجوہ ہیں (ا) وصل کی ہی طرح عٰلِمِ الْغَیْبِ یہ بطریق الدرہ ہے (ب) میم کے پیش سے یعنی عٰلِمُ الْغَیْبِ یہ بطریق طیبہ ہے۔

نوٹ: وَافْتَحْ وَامْدُدَا کا تعلق اگلے شعر سے ہے۔

۸۰۷/۱۶	مُحَرِّكًا شِقْوَتُنَا شَفَا وَضُمْ شفا	كَسْرَكَ سُخْرِيًّا كَصَادِ ثَابَ اُمْ ث ا

ت فتحہ کی حرکت والا شِقْوَتُنَا حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے یہ قراءت طلوع قمر کی طرح ہے۔ اور سورہ ص کی طرح یہاں بھی سُخْرِیًّا میں سین کے کسرہ کو ضمہ سے بدل کر ابو جعفر۔ نافع۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے ثواب کا ارادہ کیا ہے اور اس قراءت نے شفا بخشی ہے۔

ل مُحَرِّكًا حرکت والا۔ شَفَا یَشْفُوْ سے روشن ہونا۔ ظاہر ہونا، چاند کا طلوع ہونا۔ ثَابَ یَثُوْبُ سے اجر حاصل کرنا، ثواب حاصل کرنا، لوٹنا۔ اُمْ اَمَّ یَؤُمُّ سے قصد کرنا۔

ف شَقٰوَتُنَا شین مفتوحہ، قاف مفتوحہ مع الف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین شِقْوَتُنَا شین مکسورہ، قاف ساکنہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ شین کے فتحہ اور قاف کے بعد الف کا تذکرہ گذشتہ شعر کے وَافْتَحْ وَامْدُدَا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قاف کا فتحہ مُحَرِّکًا سے نکل رہا ہے۔ سُخْرِيًّا (المومنون۔ص) سین مضمومہ سے ابوجعفر۔ نافع۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین سین مکسورہ سے سِخْرِيًّا پڑھتے ہیں۔

قُلْ فِيْ رَقَا قُلْ كَمْ هُمَا وَالْمَكِّ دِنْ ف ر	شَفَا وَكَسْرَ اَنَّهُمْ وَ قَالَ اِنْ شفا	۱۷/۸۰۸

ت (شَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اِنَّهُمْ ہمزہ کا کسرہ حمزہ اور کسائی کے لیے ہے اور قَلَ اِنْ کی بجائے قُلْ اِنْ انہی حمزہ۔ کسائی کے لیے بلند ہوا ہے اور قُلْ كَمْ انہی دونوں اور مکی کے لیے اپنا شعار بنالو۔

ل شَفَا شَفٰي يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ رَقَا رَقِيَ يَرْقٰي سے بلندی پر چڑھنا۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے دین اختیار کرنا، طریق بنانا۔

ف اِنَّهُمْ هُمْ ہمزہ مکسورہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَنَّهُمْ پڑھتے ہیں۔ قُلْ اِنْ صیغہ امر سے حمزہ وکسائی پڑھتے ہیں باقین قَلَ اِنْ خبریت اور فعل ماضی سے پڑھتے ہیں۔ قُلْ كَمْ حذف الف سے قاف مضمومہ اور لام ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین قَلَ كَمْ قاف مفتوحہ مع الف اور لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

یاء اضافت: سورۃ المومنون میں ایک یاء اضافت ہے۔ (۱) لَعَلِّيْ اَعْمَلُ یاء ساکنہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

یاءات زوائد: سورۃ المومنون میں چھ یاءات زوائد ہیں۔ (۱-۲) بِمَا كَذَّبُوْنِ ے (۳) فَاتَّقُوْنِ ے (۴) يَحْضُرُوْنِ ے (۵) رَبِّ ارْجِعُوْنِ ے (۶) وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ے ان چھ میں یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ وَالْفُرْقَانِ (۱۵)

خُلْفٌ زَكَا حَرِّكْ وَ حَرِّكْ وَامْدُدَا ز	ثَقِّلْ فَرَضْنَا حَبْرٌ رَاْفَةٌ هُدٰي حبر ھ	۱/۸۰۹

ت فَرَضْنٰهَا کی راء کو مکی اور ابوعمرو نیک عالم کے لیے مشدد کرو۔ رَاْفَةٌ کے ہمزہ کو فتحہ کی حرکت بزی کے لیے خلف والی اور قنبل کے لیے بغیر خلف والی ہدایت یافتہ اور عمدہ ہے۔ اور ہمزہ کی حرکت دو اور الف زیادہ کرو.........

ل حَبْرٌ نیک عالم۔ هُدٰي ھدایت، راہنمائی۔ زَكَا يَزْكُوْ سے بڑھنا، نیک ہونا، عمدہ ہونا۔ حَرِّكْ حرکت دینا۔ اُمْدُدَا مد کرنا، الف زیادہ کرنا۔

ف وَ فَرَّضْنٰهَا راء مشددہ سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین راء مخففہ سے وَ فَرَضْنٰهَا پڑھتے ہیں۔ رَاْفَةٌ ہمزہ مفتوحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قنبل پڑھتے ہیں جبکہ بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہمزہ مفتوحہ سے ہی قنبل کی طرح یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) رَأْفَةٌ ہمزہ ساکنہ سے اور یہ بطریق طیبہ ہے جبکہ باقین بھی ہمزہ ساکنہ سے رَأْفَةٌ پڑھتے ہیں۔

۲ / ۸۱۰	خُلْفُ الْحَدِيْدِ زِنْ وَّ اُوْلٰى اَرْبَعٌ (ز)	صَحْبٌ وَّ خَامِسَةُ الْاُخْرٰى فَارْفَعُوْا (صحب)

(ت) الحدید والے رَأْفَةً میں اور اس میں قنبل کے لیے خلف مزین کر دو اور اَرْبَعُ پہلا والا حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے اطلاق طور پر عین کا رفع رفقاء والا ہے اور وَالْخَامِسَةُ آخری والے کی تاء کو رفع سب قراء کے لیے دینا مگر حفص کے لیے نہیں۔

(ل) زِنْ زَانَ يَزِيْنُ سے مزین کرنا۔ صَحْبٌ رفقاء والا۔ اِرْفَعُوْا رفع دینا۔

(ف) قنبل کے لیے سورۃ الحدید والے موقع میں دو وجوہ ہیں (ا) رَأْفَةً ہمزہ ساکنہ سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) رَآفَةً ہمزہ مفتوحہ مع اثبات الف سے اور یہ بطریق طیبہ ہے جبکہ باقین بشمول بزی رَأْفَةً ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ہمزہ کی تحقیق اور ابدال کی وجہ سے پھر درج ذیل قراءات بنتی ہیں۔

سورۃ النور: (ا) قالون۔ ازرق۔ شامی۔ عاصم کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب کے لیے حالین میں تحقیق سے یعنی رَأْفَةٌ (۲) اصبھانی اور ابوجعفر کے لیے حالین میں ابدال الف یعنی رَافَةٌ (۳) دوری بصری کے لیے حالین میں دو وجوہ ہیں (ا) تحقیق ہمزہ یعنی رَأْفَةٌ بطریق شاطبیہ (ب) ابدال الف بطریق طیبہ۔ (۴) سوسی کے لیے بھی حالین میں دو وجوہ ہیں (ا) ابدال الف بطریق شاطبیہ (ب) تحقیق ہمزہ بطریق طیبہ (ز) حمزہ کے لیے وصلاً تحقیق اور وقفاً ابدال ہے۔ (٦) بزی دو وجوہ (ا) رَأَفَةٌ با لتحقیق (ب) رَأْفَةٌ با لتحقیق۔ (۷) قنبل کے لیے رَأَفَةٌ با لتحقیق۔

سورۃ الحدید: (ا) قنبل کے لیے دو وجوہ (ا) رَأْفَةً با لتحقیق۔ (ب) رَآفَةً با لتحقیق (۲) قالون۔ ازرق۔ بزی۔ شامی۔ عاصم۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب حالین میں تحقیق۔ یعنی رَأْفَةً (۳) اصبھانی اور ابوجعفر حالین میں ابدال الف (۴) دوری بصری حالین میں دو وجوہ (ا) تحقیق (ب) ابدال (۵) سوسی حالین میں دو وجوہ (ا) ابدال (ب) تحقیق (٦) حمزہ کے لیے وصلاً تحقیق وقفاً ابدال۔

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ عین کے پیش سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور حفص پڑھتے ہیں باقین اَرْبَعَ عین کے زبر سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ اَرْبَعَ کا دوسرا موقع یعنی اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ میں سب قراء عشرہ عین کے زبر سے پڑھتے ہیں۔ وَالْخَامِسَةَ تاء مفتوحہ سے حفص پڑھتے ہیں اور باقین وَالْخَامِسَةُ تاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اَلْاُخْرٰى کا لفظ لا کر علامہ جزریؒ نے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ جو اول والا ہے اس کو خارج کر دیا جسے تمام قراء عشرہ نے تاء مرفوعہ سے ہی پڑھا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ / ۸۱۱	لَا حَفْصَ اَنْ خَفِّفْ مَعًا لَّعْنَتُ ظَنْ ط		اِذْ غَضَبُ الْحَضْرَمِ وَالضَّادَ اكْسِرَنْ ا

ت (لَا حَفْصَ کا ترجمہ ہو چکا) اَنْ کے دونوں مواقع کو تخفیف سے پڑھو اور لَعْنَتُ تاء کے پیش سے اطلاقی طور پر یعقوب اور نافع کے لیے یقین سے پڑھو۔ غَضَبُ حضرمی کے لیے ہے اور ضاد کو کسرہ یعنی غَضِبَ نافع کے لیے دو۔

ل ظَنَّ یَظُنُّ سے خیال کرنا، یقین کرنا۔

ف اَنْ کے دو مواقع یعنی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ اور اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں کلمہ اَنْ نون ساکنہ مخففہ سے یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں باقین اَنَّ نون مشددہ مفتوحہ پڑھتے ہیں اَنْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ میں کلمہ لَعْنَتُ تاء کے پیش سے یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں۔ باقین تاء کے زبر سے لَعْنَتَ پڑھتے ہیں۔ اَنْ غَضَبُ اللّٰهِ میں کلمہ غَضَبُ ضاد کے زبر اور باء کے پیش سے اطلاقی طور پر یعقوب پڑھتے ہیں اور غَضِبَ ضاد کے زیر اور باء مفتوحہ سے نافع پڑھتے ہیں باقین اَنَّ غَضَبَ ضاد و باء مفتوحتین پڑھتے ہیں۔

۴ / ۸۱۲	وَاللّٰهِ رَفْعُ الْخَفْضِ اَصْلٌ کِبْرَ ضَمْ ا		کَسْرًا ظُبًّا وَّیَتَالَّ خَافَ ذَمْ ظ خ ذ

ت اور اَللّٰهِ میں ھاء کے زیر کی بجائے پیش نافع کے لیے ایک اصل ہے۔ کِبْرَهٗ کے کاف کے کسرہ کو ضمہ سے یعقوب نے بدلا ہے جو قوی دلائل والا ہے اور یَتَاَلَّ ابن وردان اور ابن جماز کے لیے ھے جنھوں نے اللہ کے خوف سے منکرین قراءت کی مذمت کی ہے۔

ل اَصْلٌ اصل، جڑ۔ ظُبًّا تیزیوں والا، قوی دلائل۔ خَافَ یَخَافُ سے ڈرنا۔ ذَمَّ ذَمٌّ باب نَصَرَ سے برائی کرنا، عیب گیری کرنا۔ مذمت کرنا۔

ف غَضَبَ اللّٰهِ میں لفظ اَللّٰهُ ھاء کے پیش سے نافع پڑھتے ہیں پس اب درج ذیل قراءات بنتی ہیں۔ (۱) یعقوب اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ۔ اَنْ غَضَبُ اللّٰهِ۔ (۲) نافع اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ۔ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ اور (۳) باقین اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ۔ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ۔

کُبْرَهٗ کاف مضمومہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین کاف مکسورہ سے کِبْرَهٗ پڑھتے ہیں۔ وَلَا یَتَاَلَّ تاء کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور لام مشددہ مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین یاء اور تاء کے درمیان ہمزہ ساکنہ اور لام مخففہ مکسورہ سے وَلَا یَاْتَلِ پڑھتے ہیں۔

۵ / ۸۱۳	یَشْهَدُ رُدْ فَتًى وَّغَیْرِ انْصِبْ صَبَا ر فتی ص		کَمْ ثَابَ دُرِّیٌّ اکْسِرِ الضَّمَّ رُبَا ک ث ر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) يَشْهَدُ کو اطلاقی یاء تذکیر سے کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر نوجوان کے طلب لیے کرلو۔ اور غَيْرِ کی راء کو زبر سے پڑھ کر شعبہ۔ شامی اور ابوجعفر سے متعدد مرتبہ مشاق ہو کر رجوع کیا گیا ہے۔ دُرِّيٌّ میں دال کے ضمہ کو کسرہ سے کسائی کے لیے بدلنا بلند ہونا ہے۔

(ل) رُدْ رَادَ يَرُوْدُ سے طلب کرنا۔ فَتًى نوجوان۔ صَبَا يَصْبُوْ سے مشاق ہونا۔ كَمْ متعدد مرتبہ، بہت مرتبہ۔ ثَابَ يَثُوْبُ سے رجوع کرنا۔ رُبَا رُبًا باب فَتَحَ سے چڑھنا، بلند ہونا، پہاڑ سے جھانکنا۔

(ف) يَوْمَ يَشْهَدُ یاء تذکیر سے کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تاء تانیث سے تَشْهَدُ پڑھتے ہیں۔

غَيْرَ اُولِي راء کے زبر سے شعبہ۔ شامی اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین راء کے زیر سے غَيْرِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: دُرِّيٌّ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

٦/٨١٤	حُزْ وَ امْدُدِ اهْمِزْ صِفْ رِضًى حُطْ وَافْتَحُوْا ح ص رضی ح	لِشُعْبَةٍ وَّالشَّامِ بَا يُسَبَّحُ

(ت) تم اسے محفوظ کرلو اور تم شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور ابوعمرو کے لیے دُرِّيْٓءٌ میں مد کرو اور اس کی دوسری یاء کو ہمزہ بناؤ تم اس قرآءت کو بیان کرو اسے یاد کرنے پر راضی ہو جاؤ۔ اور تم شعبہ اور شامی کے لیے يُسَبَّحُ کی باء کو فتحہ دو۔

(ل) حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ رِضًى پسندیدہ، رَضِيَ سے راضی ہونا۔ حُطْ حَاطَ يَحُوْطُ سے حفاظت کرنا، گھیرنا، احاطہ کرنا، یاد کرنا۔

(ف) دُرِّيٌّ میں تین قرآءت ہیں (۱) دِرِّيْٓءٌ دال مکسورہ، یاء ساکنہ مع مد متصل اور بعد ازاں ہمزہ مضمومہ منونہ ابوعمرو اور کسائی پڑھتے ہیں (۲) دُرِّيْٓءٌ دال مضمومہ، یاء ساکنہ مع مد متصل اور بعد ازاں ہمزہ مضمومہ منونہ حمزہ اور شعبہ پڑھتے ہیں (۳) دُرِّيٌّ دال مضمومہ یاء مشددہ منونہ مضمومہ اور بغیر ہمزہ کے باقین کی قرآءت ہے۔

نوٹ: امام حمزہ جب دُرِّيْٓءٌ پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کا یاء سے ابدال کرتے ہیں پھر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اس وقت ان کی قرآءت بھی باقین کی طرح ہو جاتی ہے یعنی دُرِّيٌّ اور اس یاء مضمومہ میں اسکان، روم اور اشمام تینوں ہوتے ہیں۔

يُسَبَّحُ باء مفتوحہ سے شعبہ اور شامی پڑھتے ہیں باقین يُسَبِّحُ باء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

٧/٨١٥	يُوْقَدُ اُنْثُ صُحْبَةً تَفَعَّلَا صحبہ	حَقٌّ ثَنَا سَحَابُ لَا نُوْنُ هَلَا حق ث ھ

(ت) تم يُوْقَدُ کو شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی جماعت کے لیے تاء تانیث سے پڑھو۔ اور یہ کلمہ مکی۔ بصریین اور ابوجعفر کے لیے تَفَعَّلَ کے وزن پر تَوَقَّدَ حق اور قابل تعریف ہے اور سَحَابٌ کو بزی کے لیے بغیر نون کے قبول کرلو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) صُحْبَۃٌ رفقاء والا، جماعت۔ حَقٌّ حق ہے، درست ہے۔ ثَنَا تعریف۔ هَلَّا کیوں نہیں، قبول کرنا۔

(ف) یُوْقَدُ میں تین قرآءات ہیں۔ (۱) تُوْقَدُ تاء تانیث سے شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں (۲) تَوَقَّدَ تاء مفتوحہ، واؤ مفتوحہ۔ قاف مفتوحہ مشددہ اور دال مفتوحہ بروزن تَفَعَّلَ مکی۔ ابوعمرو۔ یعقوب اور ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ (۳) اور باقین یُوْقَدُ یاء مضمومہ، واؤ ساکنہ، قاف مفتوحہ مخففہ اور دال مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ دُرِّيٌّ کے ساتھ ملا کر درج ذیل قرآءات بنتی ہیں (۱) دُرِّيٌّ یُوْقَدُ نافع۔ شامی۔ حفص (۲) دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ مکی۔ ابوجعفر۔ یعقوب (۳) دُرِّيٌّ تُوْقَدُ خلف العاشر (۴) دُرِّيْءٌ تُوْقَدُ شعبہ۔ حمزہ (۵) دِرِّيْءٌ تَوَقَّدَ ابوعمرو (۶) دِرِّيْءٌ تُوْقَدُ کسائی۔

نوٹ: سَحَابٌ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۸/۸۱۶	وَخَفْضُ رَفْعٍ بَعْدُ دُمْ يَذْهَبُ ضُمْ	وَاكْسِرْ ثَنَا كَذَا كَمَا اسْتُخْلِفَ صُمْ
	د	ث ص

(ت) اور اس سَحَابٌ کے بعد والے کلمہ یعنی ظُلُمٰتٌ کو مکی کے لیے تاء کے رفع کی بجائے جر سے پڑھنے پر مداومت کرو اور یَذْهَبُ کی یاء کو ضمہ اور هاء کو کسرہ ابوجعفر کے لیے دو جو قابل تعریف ہے ایسے ہی كَمَا اسْتُخْلِفَ میں تاء کا ضمہ اور لام کا کسرہ شعبہ کے لیے پڑھنے کا پکا ارادہ کرلو۔

(ل) دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے مداومت کرنا، ہمیشگی کرنا، کسی کام کو مسلسل باقاعدگی سے کرتے رہنا۔ ثَنَا تعریف۔ صُمْ صَمَّ باب نَصَرَ سے پکا ارادہ کرنا، شیشی بند کرنا۔

(ف) سَحَابُ ظُلُمٰتٍ یعنی باء مضمومہ بغیر تنوین اور ظُلُمٰتٍ کی تاء مجرورہ منونہ بزی پڑھتے ہیں۔ سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ باء مضمومہ منونہ اور تاء مکسورہ منونہ سے قنبل پڑھتے ہیں اور باقین سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ باء اور تاء دونوں مضمومہ منونہ پڑھتے ہیں۔ يُذْهِبُ یاء مضمومہ اور هاء مکسورہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین يَذْهَبُ یاء اور هاء مفتوحتین پڑھتے ہیں۔ كَمَا اسْتُخْلِفَ تاء مضمومہ اور لام مکسورہ سے شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین كَمَا اسْتَخْلَفَ تاء ولام مفتوحتین پڑھتے ہیں۔

نوٹ: شعبہ ابتداء کے وقت اُسْتُخْلِفَ ہمزہ وصلی کو مضموم پڑھتے ہیں اور باقین اِسْتَخْلَفَ ہمزہ وصلی کو مکسور پڑھتے ہیں۔

۹/۸۱۷	ثَانِيْ ثَلَاثُ كَمْ سَمَاعُدْ يَاْكُلُ	نُوْنٌ شَفَا يَقُوْلُ كَمْ وَ يَجْعَلُ
	ك سما ع	شفا ك

(ت) ثَلَاثُ دوسرے والے میں ثاء کا پیش اطلاق طور پر شامی۔ مدنیین۔ بصریین۔ مکی اور حفص کے لیے متعدد مواقع پر رجوع کرنے کے لیے بلند ہوا ہے۔ یَاْكُلُ میں حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے نون نے شفا دی ہے۔ اور فَيَقُوْلُ متعدد مواقع پر شامی کے لیے نون سے ثابت ہے اور وَ یَجْعَلُ……

(ل) كَمْ متعدد مواقع پر، بہت مرتبہ۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ شَفَا شَفَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

ف ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ میں ثاء مفتوحہ سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقین ثَلٰثُ ثاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ثَانِیَ ثَلَاثُ لا کر پہلا موقع یعنی ثَلٰثَ مَرّٰتٍ کو خارج کرنا مقصود ہے کہ جس کو تمام قراء عشرہ ثاء کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ النور میں کوئی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

نَاْكُلُ مِنْهَا بالنون حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالیاء یَاْكُلُ پڑھتے ہیں۔ فَنَقُوْلُ ابن عامر شامی بالنون پڑھتے ہیں باقین بالیاء فَیَقُوْلُ پڑھتے ہیں۔

۱۰/۸۱۸	فَاجْزِمْ حِمَا صَحْبٍ مَّدًا يَّا نَحْشُرُ	دِنْ عَنْ ثَوٰى نَتَّخِذَ اضْمُمَنْ ثُرُوْا
	حما صحبٌ مدا	د ع ثوی ث

ت کے لام کو جزم بصریین۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور مدنیین کے لیے دو جو رفقاء کی حمایت یافتہ اور مشہور ہے۔ نَحْشُرُهُمْ کی یاء مکی۔ حفص۔ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے شعار بنالو جو ظاہر اور ٹھہر گئی ہے۔ نَتَّخِذُ میں ابوجعفر کے لیے نون کو ضمہ اور خاء کو فتحہ دینا مال دار ہونا ہے۔

ل حِمَا حَمٰی سے حفاظت والا، حمایت والا۔ مَدًّا درازی والا۔ صَحْبٍ رفقاء۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے دین اختیار کرنا، شعار بنانا، طریقہ بنانا۔ عَنْ عَنَّ سے ظاہر ہونا۔ ثَوٰى يَثْوِیْ سے ٹھہرنا، مقیم ہونا۔ ثُرُوْا ثَرَا يَثْرُوْ سے بڑھنا، مالدار ہونا۔

ف وَ يَجْعَلُ لَكَ لام کے پیش سے مکی۔ شامی۔ اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین وَ يَجْعَلْ لَّكَ لام کے جزم سے پڑھتے ہیں۔ لام مجزومہ پڑھنے والے لام ساکنہ کا دوسرے لام مفتوحہ میں ادغام کرتے ہیں۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بالیاء مکی۔ حفص۔ ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین بالنون نَحْشُرُهُمْ پڑھتے ہیں۔ اَنْ نُّتَّخَذَ نون مضمومہ اور خاء مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین اَنْ نَّتَّخِذَ نون مفتوحہ اور خاء مکسورہ پڑھتے ہیں۔

۱۱/۸۱۹	وَافْتَحْ وَ زِنْ خُلْفَ يَقُوْلُوْ وَ عَفُوْا	مَا يَسْتَطِيْعُوْ خَاطِبَنْ وَّ خَفِّفُوْا
	ز ع	

ت (وَافْتَحْ کا ترجمہ ہو چکا) اور يَقُوْلُوْنَ کی اطلاقی یاء میں قنبل کے لیے خلف کو زینت دو۔ اور يَسْتَطِيْعُوْنَ کو حفص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عفیف کے لیے تاء خطاب والا بنادو۔ اور تخفیف سے پڑھو..........

(ل) زِنْ زَانَ یَزِیْنُ سے مزین کرنا۔ عَفُوْا عَفَّ سے پاک دامن ہونا، عفیف ہونا، باب نَصَرَ سے، عَفَا یَعْفُوْا سے معاف کرنا۔

(ف) یَقُوْلُوْنَ میں قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالیاء یَقُوْلُوْنَ یہ بطریق طیبہ ہے (ب) تَقُوْلُوْنَ بالتاء اور یہ بطریق شاطبیہ ہے اور باقین کی قرآءت بھی بالتاء ہے۔ تَسْتَطِیْعُوْنَ تاء خطاب سے حفص پڑھتے ہیں اور باقین یاء غیبت سے یَسْتَطِیْعُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۱۲ / ۸۲۰	شِیْنَ تَشَقَّقُ کَقَافِ حُزْ کَفَا (ح، کفا)	نَزِّلَ زِدْهُ النُّوْنَ وَارْفَعْ خَفِّفَا

(ت) سورۃ قاف والے کی طرح یہاں والے تَشَقَّقُ کے شین کو ابو عمرو اور کوفیین کے لیے، یہ قرآءت جمع کرو یہ کفایت والی ہے۔ اور وَنَزِّلَ میں مکی کے لیے نون زیادہ دو اور لام کو پیش دو اور زاء کو تخفیف سے پڑھو۔

(ل) حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔ خَفِّفَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ف) تَشَقَّقُ (الفرقان۔ ق) شین مخففہ سے ابو عمرو۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تَشَّقَّقُ شین مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَنُنْزِلُ ایک نون زائدہ۔ نون ثانی ساکنہ۔ زاء مکسورہ مخففہ اور لام کے پیش سے مکی پڑھتے ہیں۔ باقین وَ نُزِّلَ نون واحدہ، زاء مشددہ اور لام کے زبر سے پڑھتے ہیں۔

۱۳ / ۸۲۱	وَ بَعْدُ نَصْبُ الرَّفْعِ دِنْ وَّسُرُجَا (د)	فَاجْمَعْ شَفَا یَاْمُرُنَا فَوْزًا رَّجَا (شفا، ف، ر)

(ت) اور بعد والے کلمہ یعنی اَلْمَلٰٓئِکَۃُ میں مکی کے لیے تاء کے پیش کی جگہ زبر اپنا شعار بناؤ۔ اور سُرُجًا کو حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے جمع کے صیغہ والا بناؤ جو باعث شفا ہے۔ یَاْمُرُنَا کو اطلاقی یاء غیب سے حمزہ اور کسائی نے پڑھ کر کامیابی حاصل کرنے کی امید کی ہے۔

(ل) دِنْ دَانَ یَدِیْنُ سے دین اختیار کرنا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ فَوْزًا فَازَ یَفُوْزُ سے کامیابی حاصل کرنا۔ رَجَا یَرْجُوْ سے امید کرنا۔ پرامید ہونا۔

(ف) اَلْمَلٰٓئِکَۃَ تاء کے زبر سے مکی پڑھتے ہیں۔ باقین تاء کے پیش سے اَلْمَلٰٓئِکَۃُ پڑھتے ہیں پس مکی کی قرآءت وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ ہے اور باقین وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ پڑھتے ہیں۔ سُرُجًا صیغہ جمع سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سِرَاجًا صیغہ واحد سے پڑھتے ہیں لِمَا یَاْمُرُنَا یاء غیب سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تَاْمُرُنَا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤/٨٢٢	وَ عَمَّ ضَمُّ يُقْتِرُوْا وَ الْكَسْرَ ضُمْ	كُوْفٍ وَّ يَخْلُدْ وَيُضَاعَفْ مَا جُزِمْ كوف

ت اور وَلَمْ يُقْتِرُوْا کی یاء کی پیش مدنیین اور شامی کے لیے مشہور ہوئی ہے۔ اور کوفیین نے اس کی تاء کے زیر کو پیش سے بدلا ہے اور وَيَخْلُدْ اور يُضْعَفْ میں شامی اور شعبہ کا آخری حروف کو جزم نہ دینا متعدد مرتبہ ثابت ہونے کو تم بیان کر دو۔

ل عَمَّ يَعُمُّ سے پھیلنا، مشہور ہونا۔ مَا جُزِمْ جزم نہیں دیا۔

ف وَلَمْ يُقْتِرُوْا میں تین قرآءات ہیں۔ (۱) وَ لَمْ يُقْتِرُوْا یاء مضمومہ اور تاء مکسورہ سے نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں (۲) وَ لَمْ يَقْتُرُوْا یاء مفتوحہ اور تاء مضمومہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں (۳) وَ لَمْ يَقْتِرُوْا یاء مفتوحہ اور تاء مکسورہ سے باقین پڑھتے ہیں۔ وَ يَخْلُدْ۔ يُضْعَفْ دونوں کلمات کے آخری حروف یعنی دال اور فاء پر پیش شامی اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین دونوں حروف۔ پر جزم سے وَ يَخْلُدْ اور يُضْعَفْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پھر يُضْعَفْ کی عین کی تشدید کا اختلاف سورۃ البقرۃ میں بیان ہو چکا اس کی رو سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔

(۱) يُضَعَّفُ وَ يَخْلُدُ شامی (۲) يُضْعَفُ وَ يَخْلُدُ شعبہ (۳) يُضَعَّفْ وَ يَخْلُدْ۔ مکی۔ ابوجعفر اور یعقوب۔ (۴) يُضْعَفْ وَ يَخْلُدْ نافع۔ ابوعمرو۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر۔

١٥/٨٢٣	كَمْ صِفْ وَ ذُرِّيَّتِنَا حُطْ صُحْبَةً ك ص ح صحبہ	يَلْقَوْ يُلَقَّوْ ضُمَّ كَمْ سَمَا عَتَا ك سما ع

ت (كَمْ صِفْ کا ترجمہ ہو چکا) اور وَ ذُرِّيَّتِنَا صیغہ واحد سے ابوعمرو۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کی جماعت والوں کے لیے احاطہ کرلو۔ وَ يَلْقَوْنَ کی جگہ شامی۔ مدنیین۔ بصریین اور حفص کے لیے وَ يُلَقَّوْنَ بہت مرتبہ بلند ہوا ہے اور اس قرآءت کا منکر تکبر کرنے والا ہے۔

ل كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ حُطْ حَاطَ يَحُوْطُ سے حفاظت کرنا، گھیرنا، احاطہ کرنا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ عَتَا يَعْتُوْ سے تکبر کرنا، حد سے گزرنا، عَتِيَ سے نافرمانی کرنا۔

ف وَ ذُرِّيَّتِنَا بغیر الف صیغہ واحد سے ابوعمرو۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَ ذُرِّيّٰتِنَا اثبات الف صیغہ جمع سے پڑھتے ہیں۔ وَ يَلْقَوْنَ یاء مفتوحہ۔ لام ساکنہ اور قاف مخففہ سے شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یاء مضمومہ، لام مفتوحہ اور قاف مشددہ سے وَ يُلَقَّوْنَ پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: سورۃ الفرقان میں دو یاء اضافت ہیں۔ (۱) يٰلَيْتَنِيَ اتَّخَذْتُ یاء مفتوحہ سے ابوعمرو اور باقین یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں (۲) قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ ابوعمرو۔ بزی اور روح اور باقین یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ وَاُخْتَیْھَا (۱۸)

۱/۸۲۴	یَضِیقُ یَنطَلِقُ نَصْبُ الرَّفْعِ ظَنْ (ظ)	وَحٰذِرُوْنَ امْدُدْ کَفٰی لِی الْخُلْفُ مَنْ (کفی ل م)

(ت) وَ یَضِیقُ اور یَنطَلِقُ میں یعقوب کے لیے قاف کے پیش کی جگہ زبر یقین والا ہے۔ اور حٰذِرُوْنَ میں کوفیین کے لیے بغیر خلف اور ہشام کے لیے بالخلف مد کے ساتھ پڑھنا میرے لیے کفایت والا ہوا ہے۔

(ل) ظَنْ ظَنَّ یَظُنُّ سے خیال کرنا۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کفایت کرنا۔ لِیْ میرے لیے۔

(ف) وَ یَضِیقَ۔ یَنطَلِقَ دونوں کلمات میں قاف کے زبر سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین قاف کے پیش سے وَ یَضِیقُ اور یَنطَلِقُ پڑھتے ہیں۔ حٰذِرُوْنَ حاء مفتوحہ مع الف سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) حاء مفتوحہ مع الف سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) حاء مفتوحہ بغیر الف سے حَذِرُوْنَ یہ بطریق شاطبیہ ہے اور یہی باقین کی قرآءت ہے۔

۲/۸۲۵	وَ فٰرِھِیْنَ کَنْزٌ وَ اتَّبَعَکَا (کنز)	اَتْبَاعُ ظَعْنٌ خَلْقُ فَاضْمُمْ حَرِّکَا (ظ)

(ت) اور فٰرِھِیْنَ اثبات الف سے شامی اور کوفیین کے لیے خزانہ ہے۔ وَ اتَّبَعَکَ کی بجائے یعقوب کے لیے وَ اَتْبَاعُکَ کی قرآءت سفر کرنے والے نے بیان کی۔ خَلْقُ کی خاء کو ضمہ اور لام کو ضمہ کے ساتھ حرکت دینا ....

(ل) کَنْزٌ خزانہ۔ ظَعْنٌ ظَعَنَ یَظْعَنُ سے سفر کرنا، کوچ کرنا، حَرِّکَا حرکت دینا۔

(ف) فٰرِھِیْنَ اثبات الف سے شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین فَرِھِیْنَ حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ وَاَتْبَاعُكَ الْاَرْذَلُوْنَ ہمزہ قطعی۔ تاء ساکنہ۔ باء مفتوحہ مع الف اور عین مضمومہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین وَاتَّبَعَكَ ہمزہ وصلی۔ تاء مفتوحہ مشددہ۔ باء مفتوحہ حذف الف اور عین مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

۳/۸۲۶	بِالضَّمِّ نَلْ اِذْ کَمْ فَتًی وَ لَئیْکَۃَ (ن ا ک فتی)	لَیْکَۃَ کَمْ حِرْمٍ کَصَادٍ وَّقِّتِ (ك حرم)

(ت) (بِالضَّمِّ کا ترجمہ ہو چکا) اسے حاصل کرلو اس لیے کہ اس قرآءت کو عاصم۔ نافع۔ شامی۔ حمزہ اور خلف العاشر جوان نے متعدد مرتبہ بیان کیا ہے۔ اور تم سورہ صاد کی طرح یہاں والے لَئیْکَۃَ کی جگہ شامی اور حرمین کے لیے متعدد مواقع پر لَیْکَۃَ کا تعین کردو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ اِذْ اس لیے۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ فَتًی نوجوان۔ وَقِّتِ وَقَّتَ سے مقرر کرنا، تعین کرنا۔

(ق) خَلْقُ الْاَوَّلِیْنَ خاء مفتوحہ اور لام ساکنہ سے عاصم۔ نافع۔ شامی۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ خاء و لام مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ اَصْحٰبُ لَیْکَۃَ (الشعراء۔ ص) لام مفتوحہ۔ حذف ہمزہ اور تاء کے فتحہ سے شامی۔ نافع۔ ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں باقین لام ساکنہ، اثبات ہمزہ اور تاء کے کسرہ سے اَصْحٰبُ لْئَیْکَۃِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: امام حمزہ وقفاً نقل حرکت سے اَصْحٰبُ لَیْکَہْ پڑھتے ہیں۔

۴ / ۸۲۷	نَزَّلَ خَفِّفْ وَالْاَمِیْنُ الرُّوْحُ عَنْ (ع)	حِرْمٍ (حرم) حَـلَا (ح) اَنِّثْ یَكُنْ بَعْدُ ارْفَعَنْ

(ت) نَزَّلَ کی زاء کو تخفیف سے حفص۔ حرمین اور ابوعمرو کے لیے پڑھو اور اَلْاَمِیْنُ۔ اَلرُّوْحُ دونوں کلمات کے آخری حروف پر اطلاقی پیش انہی حضرات کے لیے بابرکت طور پر شیریں ہوگئی ہے۔ اور یَکُنْ کو تاء تانیث سے شامی کے لیے پڑھو اور بعد والے کلمہ اٰیَۃً کو انہی شامی کے لیے دو پیش متعدد مواقع پر ثابت ہے۔

(ل) عَنْ حِرْمٍ حَرَمَ باب ضَرَبَ، سَمِعَ سے منع کرنا، روکنا، حرام ہونا۔ تَحَرَّمَ سے پختہ اور مضبوط ہونا، اِحْتَرِمْ ڈرنا، محروم ہونا۔ حَلَا یَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔

(ق) نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ زاء مشددہ اور اَلرُّوْحَ اور اَلْاَمِیْنَ کے آخری حروف حاء اور نون مفتوحتین سے یعقوب۔ شامی۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں جبکہ حفص۔ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو زاء کی تخفیف اور حا و نون کے پیش سے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ پڑھتے ہیں۔ تَکُنْ لَّهُمْ اٰیَۃٌ تاء تانیث سے اور اٰیَۃٌ میں تاء پر دو پیش کی تنوین سے شامی پڑھتے ہیں باقین یاء تذکیر اور تاء پر دوزبر کی تنوین سے یَکُنْ لَّهُمْ اٰیَۃً پڑھتے ہیں۔

۵ / ۸۲۸	کَمْ (ک) وَ تَوَکَّلْ عَمَّ (عم) فَانُوْنَ کَفَا (کفا)	ظِلٌّ (ظ) شِهَابٍ یَاْتِیَنَّنِیْ دَفَا (د)

(ت) (کَمْ کا ترجمہ ہو چکا) وَ تَوَکَّلْ مدنیین اور شامی کے لیے فاء سے مشہور ہوا ہے۔ اور بِشِهَابٍ کو باء کی تنوین سے کوفیین اور یعقوب کے لیے پڑھو یہ سایہ کفایت والا ہے۔ یَاْتِیَنَّنِیْ دونوں کے لیے مکی مائل ہوئے ہیں۔

(ل) کَمْ بہت مرتبہ۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، مشہور ہونا، پھیلنا۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا۔ ظِلٌّ سایہ۔ دَفَا باب نَصَرَ سے زخمی کو جلد مار کر ختم کرنا، ہرن کا سینگوں والا ہونا، اَلدَّفَاءُ سے مائل ہونا، جھکاؤ۔

(ق) فَتَوَکَّلْ فاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین واؤ کے ساتھ وَ تَوَکَّلْ پڑھتے ہیں۔ علامہ دانی "المقنع" میں فرماتے ہیں کہ مصاحف مدنی و شامی میں یہ کلمہ فاء کے ساتھ مرسوم ہے اور باقی مصاحف میں واؤ کے ساتھ مرسوم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاء ات اضافت: سورۃ الشعراء میں تیرہ یاءات اضافت ہیں۔ (۱و۲) اِنِّیَ اَخَافُ (۳) رَبِّیَ اَعْلَمُ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ مکی اور ابو عمرو باقین یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں (۴) بِعِبَادِیَ اِنَّکُمْ یاء مفتوحہ سے نافع اور ابو جعفر۔ باقین یاء ساکنہ سے (۵) عَدُوٌّ لِّیَ اِلَّا (۶) وَ اغْفِرْ لِاَبِیَ اِنَّهٗ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر اور ابو عمرو۔ باقین یاء ساکنہ سے (۷) اِنَّ مَعِیَ یاء مفتوحہ سے حفص۔ باقین یاء ساکنہ (۸) وَ مَنْ مَّعِیَ یاء مفتوحہ سے ورش اور حفص۔ باقین یاء ساکنہ سے (۹ تا ۱۳) اَجْرِیَ اِلَّا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابو جعفر۔ ابو عمرو۔ شامی اور حفص باقین یاء ساکنہ سے۔

یاء ات زوائد: سورۃ الشعراء میں یاءات زوائد سولہ ہیں۔ (۱) اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ے (۲) اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ے (۳) سَیَهْدِیْنِ ے (۴) فَهُوَ یَهْدِیْنِ ے (۵) وَ یَسْقِیْنِ ے (۶) فَهُوَ یَشْفِیْنِ ے (۷) یُحْیِیْنِ ے (۸) کَذَّبُوْنِ ے (۹ تا ۱۶) وَ اَطِیْعُوْنِ ے ان تمام میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ

بِشِهَابٍ باء مکسورہ منونہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین بِشِهَابِ باء مکسورہ غیر منونہ پڑھتے ہیں۔ اَوْ لَیَاْتِیَنَّنِیْ دونون سے مکی پڑھتے ہیں اور باقین ایک نون سے اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ پڑھتے ہیں۔ مصحف مکی میں کلمہ دو نون سے مرسوم ہے اور باقی تمام مصاحف میں ایک نون سے لکھا ہوا ہے۔

۶ ۸۲۹	سَبَا مَعًا لَّا نُوْنَ وَافْتَحْ هَلْ حَکَمْ هـ ح		سَکِّنْ زَکَا مَکُثْ نُهًی شُدْ فَتْحُ ضَمْ ز ن ش

(ت) سَبَاْ دو جگہ بزی اور ابو عمرو کے لیے تنوین نہیں ہے اور تم ان کے لیے ہمزہ کو فتحہ دو اس لیے کہ اسی طرح حکم کیا گیا ہے اور قنبل کے لیے ساکن کرنا پاکیزہ ہوا ہے۔ فَمَکَثَ عاصم اور روح کے لیے کاف کے ضمہ کی بجائے فتحہ کی سمجھدار لوگ حفاظت کے لیے مستعد ہوئے ہیں۔

(ل) حَکَمَ حَکَمَ باب نَصَرَ سے حکم کرنا۔ زَکَا یَزْکُوْ سے پاک ہونا، بڑھنا، متقی ہونا۔ نُهًی نَهٰی یَنْهٰی سے منع کرنا، روکنا، انتہا کو پہنچنا۔ شُدْ شَدَّ یَشُدُّ سے قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

(ف) سَبَا (النمل) لِسَبَاٍ میں تین قرآءت ہیں۔ (۱) مِنْ سَبَاَ۔ لِسَبَاَ ہمزہ کے فتحہ سے بغیر تنوین کے بزی۔ اور ابو عمرو پڑھتے ہیں (۲) مِنْ سَبَاْ۔ لِسَبَاْ ہمزہ ساکنہ سے قنبل پڑھتے ہیں۔ قنبل کا ہمزہ ساکنہ پڑھنا اجراء للوصل مجری الوقف کے قانون سے ہے یعنی وصل میں وقف کا قاعدہ جاری کرنا۔ (۳) باقین سَبَاٍ اور لِسَبَاٍ دونوں مواقع پر ہمزہ مکسورہ منونہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: وقفی وجوہ کے لحاظ سے درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) سَبَاْ بالسکون اور بالروم دونوں نافع۔ ابوجعفر۔ ابن ذکوان۔ عاصم۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب (۲) سَبَاْ بالسکون مکی اور ابوعمرو (۳) ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) سَبَا بطریق شاطبیہ (ب) سَبَاِ بالتسہیل بطریق شاطبیہ (ج) سَبَاْ بالتحقیق۔ بالسکون اور بالروم بطریق طیبہ (۴) حمزہ کے لیے دو وجہ ہیں (ا) سَبَا (ب) سَبَا۔ بالتسہیل۔

فَمَكَثَ کاف مفتوحہ سے عاصم اور روح پڑھتے ہیں باقین فَمَكُثَ کاف مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

$\frac{۷}{۸۳۰}$	أَلَّا أَلَا وَ مُبْتَلَى قِفْ يَا أَلَا		وَابْدَاْ بِضَمِّ اُسْجُدُوْا رُحْ ثُبْ غَلَا
			ر ث غ

ت) أَلَا يَسْجُدُوْا کسائی۔ ابوجعفر اور رویس کے لیے أَلَا يَسْجُدُوْا آزمایا ہوا ہے اور وقف اضطراری کی حالت میں یَا اور أَلَا پر وقف کرو اور ابتداء اُسْجُدُوْا ہمزہ وصلی کے ضمہ سے کرو تم یہ قرآءت حاصل کرنے کے لیے سفر کرو علماء سے رجوع کرو کیونکہ یہ قرآءت مشہور ہوگئی ہے۔

ل) مُبْتَلَى بَلَا يَبْلُوْ سے آزمانا، اِبْتَلَى آزمائش کرنا۔ قِفْ وَقَفَ يَقِفُ سے ٹھہرنا، وقف کرنا۔ ابْدَاْ بَدَءَ يَبْدَءُ سے ابتداء کرنا۔ رُحْ رَاحَ باب نَصَرَ سے شام کے وقت آنا۔ ثُبْ ثَابَ يَثُوْبُ سے لوٹنا۔ غَلَا يَغْلُوْ سے مہنگا ہونا، کثیر ہونا،

ف) أَلَا يَسْجُدُوْا لام مخففہ سے کسائی۔ ابوجعفر اور رویس پڑھتے ہیں باقین لام مشددہ سے أَلَّا يَسْجُدُوْا پڑھتے ہیں۔ جبکہ وقف اضطراری کی حالت میں أَلَا اور یَا پر وقف کرتے ہیں۔ اور ابتداء کے وقت اُسْجُدُوْا پڑھتے ہیں۔ دراصل تخفیف والی قرآءت میں أَلَا حرف تنبیہ ہے يَسْجُدُوْا کی اصل يَا اُسْجُدُوْا ہے اس لیے یَا پر وقف اضطراری جائز ہے اور أَلَا پر بھی وقف جائز ہے۔

﴿قولہ﴾ وَ مُبْتَلَى قِفْ يَا أَلَا میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ یاء حرف ندا چونکہ فعل پر داخل نہیں ہوتا لہٰذا عبارت اس طرح ہو گئی ''أَلَا يَا قَوْمِ اسْجُدُوْا'' تاکہ یاء حرف ندا فعل پر داخل ہو سکے اور اعادہ کی صورت میں اُسْجُدُوْا ہوگا ابتداء ہمزہ وصلی سے ہوگی تو جیم کے ضمہ کی وجہ سے ہمزہ وصلی مضموم پڑھا جائے گا لہٰذا کسائی۔ ابوجعفر اور رویس کے لیے أَلَا اور یَا اور اُسْجُدُوْا تینوں پر وقف درست ہے۔ جبکہ تشدید والی قرآءت میں أَلَّا دراصل أَنْ لَا ہے اور دوسرا کلمہ يَسْجُدُوْا ہے پس اس تشدید والی قرآءت کے مطابق أَلَّا اور يَسْجُدُوْا دونوں پر تو وقف اضطراری جائز ہے مگر یاء پر جائز نہیں ہے۔

$\frac{۸}{۸۳۱}$	يُخْفُوْنَ يُعْلِنُوْنَ خَاطِبْ عَنْ رَّقَا		وَالسُّوْقِ سَاقَيْهَا وَسُوْقِ اهْمِزْ زَّقَا
	ع ر		ز

ت) يُخْفُوْنَ۔ يُعْلِنُوْنَ حفص اور کسائی کے لیے تاء خطاب سے پڑھنا بلند ہوگیا ہے اور بِالسُّوْقِ۔ سَاقَيْهَا اور سُوْقِهٖ قنبل کے لیے ہمزہ سے پڑھنا پرندے کی چہچہاہٹ کی طرح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل) رَقَا رَقِیَ یَرْقَی سے بلند ہونا، بلندی پر چڑھنا۔ زَقَا یَزْقُوْ سے پرندے کا چہچہانا، آواز نکالنا۔

ف) تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ تاء خطاب سے حفص اور کسائی پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے یُخْفُوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ پڑھتے ہیں۔ بِالسُّوْقِ (ص) سَاقَیْهَا (النمل) عَلٰی سُوْقِهٖ (فتح) ان تینوں کلمات میں الف اور واوٗ مدہ کی بجائے ہمزہ ساکنہ سے قنبل پڑھتے ہیں باقین الف اور واوٗ مدہ سے بِالسُّوْقِ۔ سَاقَیْهَا اور سُوْقِهٖ پڑھتے ہیں۔

٩/٨٣٢	سُؤْقِ	عَنْهُ	ضُمَّ	تَا	تُبَیِّتَنْ	لَامِ	تَقُوْلَنَّ	وَ	نُوْنَیْ	خَاطِبَنْ

ت) سُؤْقِ میں ان قنبل سے دوسری وجہ واوٗ مدہ سے پہلے ضمہ والے ہمزہ سے بھی ہے۔ لَتُبَیِّتُنَّهٗ کی دوسری تاء اور لَتَقُوْلُنَّ کے دوسرے لام کو فتحہ کی بجائے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ضمہ دو اور تکلم کے دونوں نونوں کو تاء خطاب والا بنا دو اس قرآءت نے شفا دی ہے۔

ل) ضُمَّ ضمہ دینا۔ خَاطِبَنْ خطاب سے پڑھنا۔

ف) قنبل کے لیے بِالسُّؤْقِ اور عَلٰی سُؤْقِهٖ کی وجہ بھی ہے یعنی ہمزہ مضمومہ اور واوٗ ساکنہ سے۔ قنبل کی یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں۔ لَتُبَیِّتُنَّهٗ۔ لَتَقُوْلُنَّ دونوں کلمات تاء خطاب سے اور اول کلمہ میں تاء ثانی کے ضمہ اور دوسرے کلمہ میں لام ثانی کے ضمہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین دونوں کلمات میں نون متکلم اور اول کلمہ میں تاء ثانی اور دوسرے کلمہ میں لام ثانی کو مفتوح پڑھتے ہیں یعنی لَنُبَیِّتَنَّهٗ اور لَنَقُوْلَنَّ۔

١٠/٨٣٣	شَفَا	وَیُشْرِكُوْ	حِمًا	نَلْ	فَتْحُ	اَنْ		نَ النَّاسَ	اَنَّا	مَكْرِهِمْ	كَفَی	ظَعَنْ
	شفا		حما	ن							كفي	ظ

ت) (شَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اور اَمَّا یُشْرِكُوْنَ اطلاقی یاء غیبت سے بصریین اور عاصم کے لیے حفاظت کے خیال سے حاصل کرلو۔ اَنَّ النَّاسَ اور مَكْرِهِمْ کے بعد والا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ ہمزہ کے فتحہ سے کوفیین اور یعقوب کے لیے کفایت والا اور فیض جاری ہونے والا ہوا ہے۔

ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ حِمًا حفاظت۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ كَفٰی یَكْفِیْ سے کفایت کرنا۔ ظَعَنْ ظَعَنَ سے سفر کے لیے تیار ہونا، جاری ہونا، کوچ کرنا۔

ف) اَمَّا یُشْرِكُوْنَ یاء غیب سے ابوعمرو۔ یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تُشْرِكُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا اور اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ دونوں کلمات میں ہمزہ مفتوحہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مکسورہ سے اِنَّ النَّاسَ اور اِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١١/٨٣٤ يَذَّكَّرُو لَمْ حُزْ شَذَا ادَّرَكَ فِيْ | ادْرَكَ ايْنَ كَنْزُ تَهْدِى الْعُمْىَ فِيْ

ل ح ش — ا كنز

(ت) قَلِيْلًا مَّا يَذَّكَّرُوْنَ اطلاقی یاءغیب سے ہشام۔ ابوعمرو اور روح کے لیے مشک والا جماعتوں والا جمع کرلو۔ اَدْرَكَ میں نافع شامی اور کوفیین اِدَّرَكَ پڑھتے ہیں ''خزانہ کہاں ہے؟'' تَهْدِی الْعُمْیَ میں ......

(ل) حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ شَذَا يَشْذُوْ سے مشک لگانا، معلوم کر کے سمجھانا۔ اَيْنَ حرف استفہام، کہاں ہے۔ كَنْزٌ خزانہ یہاں علامہ جزری کی مراد یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ ہی خزانہ ہیں اور ان سے بہتر خزانہ کوئی نہیں ہے۔

(ف) مَا يَذَّكَّرُوْنَ یاءغیب سے ہشام۔ ابوعمرو اور روح پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تَذَّكَّرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ذال کی تشدید کا اختلاف سورۃ الانعام میں بیان ہو چکا پس اس کے مطابق درج ذیل قراءت ہیں (۱) يَذَّكَّرُوْنَ ہشام۔ ابوعمرو اور روح (۲) تَذَّكَّرُوْنَ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ شعبہ اور رویس (۳) تَذَكَّرُوْنَ حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر۔ بَلِ ادَّرَكَ لام مکسورہ ہمزہ وصلی، دال مفتوحہ مشددہ مع الف سے نافع۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے جبکہ اعادہ میں ہمزہ وصلی پڑھا جائے گا یعنی اِدَّرَكَ۔ باقین بَلْ اَدْرَكَ لام ساکنہ۔ ہمزہ مفتوحہ قطعیہ۔ دال ساکنہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

١٢/٨٣٥ مَعًا بِهٰدِى الْعُمْيِ نَصْبٌ فَلْتَا | اتُوهُ فَاقْصُرْ وَافْتَحِ الضَّمَّ فَتَا

ف — فتى

(ت) دونوں جگہ حمزہ کے لیے بِهٰدِی الْعُمْيِ کی بجائے۔ اور اَلْعُمْيِ کی یاء منصوبہ رہا کرنے والی ہے۔ اٰتُوْهُ کو حذف الف سے حمزہ۔ خلف العاشر اور حفص کے لیے پڑھو اور تاء کے پیش کو زبر سے بدل دو یہ قوی قراءت ہے۔ تم اس کی طرف رجوع کرو۔

(ل) نَصْبٌ نصب والا۔ فَلْتَا فَلَتَ باب ضَرَبَ سے رہا کرنا، چھوڑنا، اَفْلَتَ سے رہا ہونا، چھوٹنا۔ فَتَا فَتِیَ باب سَمِعَ سے جوان ہونا، قوی ہونا۔

(ف) تَهْدِی الْعُمْیَ بالتاء مفتوحہ۔ ھاء ساکنہ۔ حذف الف اور الْعُمْیَ کی یاء منصوبہ سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین بِهٰدِی الْعُمْيِ بالتاء مکسورہ۔ ھاء مفتوحہ مع الف۔ اور الْعُمْيِ کی یاء مجرورہ سے پڑھتے ہیں۔ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ ہمزہ مفتوحہ بغیر الف اور تاء مفتوحہ سے حمزہ۔ خلف العاشر اور حفص پڑھتے ہیں باقین اٰتُوْهُ ہمزہ مفتوحہ مع الف اور تاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔

١٣/٨٣٦ عُدْ يَفْعَلُو حَقًّا وَّخُلْفٌ صُرِفَا | كَمْ نُرِىَ الْيَا مَعَ فَتْحِيْهِ شَفَا

ع حق ص — ك شفا

(ت) (عُدْ کا ترجمہ ہو چکا) يَفْعَلُوْنَ مکی۔ بصریین کے لیے بغیر خلف کے اور شعبہ و شامی کے لیے خلف والی بہت مرتبہ ثابت و مزین کر دی گئی ہے اور وَنُرِیَ یاء سے ہے نیز دونوں حروف یاء اور راء کے فتحوں سے نیز امالے سے حمزہ۔ کسائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف العاشر کے لیے اس نے شفا دی ہے۔

(ل) عُدْ عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ حَقًّا ثابت ہونا۔ صُرِفَا صَرَفَ باب ضَرَبَ سے واپس کرنا، ھٹانا، خرچ کرنا، باب نَصَرَ سے دانت پیسنا مگر یہاں شعر میں مزین کرنا کے مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) بِمَا یَفْعَلُوْنَ یاء غیب سے مکی۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں جبکہ شعبہ اور ابن عامر کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح یاء غیب سے (ب) تاء خطاب سے تَفْعَلُوْنَ۔ باقین کی قرآءت بھی تاء خطاب سے ہے۔

(ط) خلف کی تفصیل اس طرح ہے کہ شعبہ کے لیے یاء غیب بطریق طیبہ اور تاء خطاب بطریق شاطبی ہے۔ جبکہ ہشام کے لیے تاء خطاب بطریق طیبہ اور یاء غیب بطریق شاطبیہ ہے اور ابن ذکوان کے لیے یاء غیب بطریق طیبہ اور تاء خطاب بطریق شاطبیہ ہے۔

نوٹ: طرق کی تطبیق میں صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ سے یَفْعَلُوْنَ تک درج ذیل تفصیل ہے۔ (۱) ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) تین الفی یاء بطریق شاطبیہ (ب) تین الفی تاء بطریق طیبہ (ج) قصر، یاء، بطریق طیبہ۔ (۲) ابن ذکوان کے لیے چار وجوہ ہیں (ا) تین الفی عدم سکتہ تاء بطریق شاطبیہ (ب) تین الفی سکتہ 'تاء' بطریق طیبہ (ج) تین الفی، عدم سکتہ، یاء، بطریق طیبہ (د) طول، عدم سکتہ، تاء، بطریق طیبہ۔ خلاصہ کلام یہ کہ شامی کے لیے کل پانچ وجہ ہیں جن میں سے دو مشترک اور ایک ہشام کے ساتھ اور دو ابن ذکوان کے ساتھ مخصوص ہے۔ جبکہ چھٹی وجہ طول، سکتہ، تاء یہ ابن ذکوان کے لیے احتمال بنتا ہے مگر یہ اخذ شدہ نہیں ہے۔

یاء ات اضافت: سورۃ النمل میں یاءات اضافت پانچ ہیں۔ (۱) اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابو عمرو باقین سکون یاء (۲) اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ یاء مفتوحہ سے ازرق اور بزی باقین سکون یاء (۳) مَالِیَ لَآ یاء مفتوحہ سے مکی۔ عاصم اور کسائی۔ سکون یاء سے نافع۔ ابن جماز۔ ابوعمرو۔ یعقوب۔ حمزہ۔ ابن ذکوان اور خلف العاشر جبکہ ابن وردان اور ہشام کے لیے دو دو وجوہ ہیں۔ ابن وردان کی دو وجوہ (ا) سکون یاء بطریق طیبہ (ب) فتحہ یاء بطریق الدرہ اور ہشام کی دو وجوہ (ا) فتحہ یاء بطریق شاطبیہ (ب) سکون یاء بطریق طیبہ (۴) اِنِّیْٓ اُلْقِیَ (۵) لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ یاء مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر۔ باقین سکون یاء۔

یاء ات زوائد: سورۃ النمل میں تین یاءات زوائد ہیں۔ (۱) اَتُمِدُّوْنَنِ یـ نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی۔ یعقوب اور حمزہ کے لیے حالین میں اثبات مگر یعقوب اور حمزہ نون اول کا نون ثانی میں ادغام کرتے ہیں اور باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔ (۲) اٰتٰنِ یَ اللّٰهُ قالون۔ ابوعمرو اور حفص کے لیے وصلاً اثبات وفتحہ اور وقفاً دو وجوہ (ا) اثبات بطریق شاطبیہ (ب) حذف بطریق طیبہ جبکہ ورش اور ابوجعفر وصلاً اثبات وقفاً حذف جبکہ بزی۔ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ اور خلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاشر کے لیے حالین میں حذف جبکہ کسائی کے لیے حذف اور اٰتنِ کی تاء میں امالہ (۵) فنبل کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً دو وجوہ (ا) حذف بطریق شاطبیہ (ب) اثبات یاء بطریق طیبہ۔ رویس کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً یاء کا سکون۔ روح کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات وسکون۔

نوٹ: ازرق کے لیے بدل ویائی کی پانچ وجوہ ہیں۔ (۱) قصر مع الفتح بطریق شاطبیہ (۲) توسط مع التقلیل بطریق شاطبیہ (۳) طول مع التقلیل بطریق شاطبیہ (۴) طول مع الفتح بطریق شاطبیہ (۵) توسط مع الفتح بطریق طیبہ۔

(۳) حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ے یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الْقَصَصِ

وَيَرٰی بالیاء اور راء میں امالہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَ نُرِیَ بالنون۔ زاء مکسورہ اور یاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

١٤ / ٨٣٧	وَ رَفْعُهُمْ بَعْدُ الثَّلَاثُ وَ حَزَنْ		ضُمَّ وَ سَكِّنْ عَنْهُمْ يَصْدُرَ حَنْ ح

ت اور انہی حضرات نے بعد کے تین کلمات فِرْعَوْنُ وَ هَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا کے آخری حروف یعنی نون اور دال کو پیش دیا ہے۔ اور انہی کے لیے حَزَنًا کی حاء کو ضمہ اور زاء کو ساکن کرو۔ يَصْدُرَ یاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ سے اور دال کے کسرہ کو ضمہ سے ابوعمرو۔ ابوجعفر اور شامی کے لیے بدلا جاتا ہے اس قراءت کے حصول کے لیے مہربانی، توجہ اور سخت محنت کرو۔

ل حَنْ حَنَّ سے مہربان ہونا باب ضَرَبَ سے ہے۔

ق فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا پہلے دونوں کلمات کے آخری دونون کے پیش اور آخری کلمے کی دال کے پیش سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین فتحہ سے فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا پڑھتے ہیں۔ وَ حُزْنًا حاء مضمومہ اور زاء ساکنہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَ حَزَنًا حاء اور زاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

يَصْدُرَ یاء مفتوحہ اور دال مضمومہ سے ابوعمرو۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں پھر اس میں صاد کا زاء سے اشمام بھی ہے لہٰذا درج ذیل قراءت بنتی ہیں (۱) يُصْدِرَ نافع۔ مکی۔ عاصم اور روح (بالصاد) (۲) يُصْدِرَ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور رویس (بالاشمام) (۳) يَصْدُرَ۔ ابوعمرو۔ ابوجعفر اور شامی (بالصاد)

١٥ / ٨٣٨	ثُبْ كُدْ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَ الْكَسْرُ يُضَمْ ث ك		وَجَذْوَةٍ ضُمَّ فَتًى وَّ الْفَتْحُ نَمْ فتى ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (ثُبْ کُدْ کا ترجمہ ہو چکا) اور قوی قراء حمزہ اور خلف العاشر کے لیے جُذْوَۃٍ کے جیم کو ضمہ دو اور عاصم کے لیے جیم کے فتح کی بات ظاہر ہوئی ہے۔

(ل) ثُبْ ثَابَ یَثُوبُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ کُدْ کَدَّ باب نَصَرَ سے سخت کام کرنا۔ فَتًی قوی، نوجوان۔ نَمْ نَمَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے چغلخوری کرنا، بات ظاہر ہونا، بھڑکانا۔

(ف) اَوْ جُذْوَۃٍ جیم مضمومہ سے حمزہ اور خلف العاشر نے پڑھا ہے جَذْوَۃٍ جیم کے فتحہ سے عاصم پڑھتے ہیں اور باقین جیم کے کسرہ سے جِذْوَۃٍ پڑھتے ہیں۔

كَنْزٌ يُّصَدِّقْ رَفْعُ جَزْمٍ نَلْ فَنَا	وَ الرَّهْبِ ضُمَّ صُحْبَةٌ كَمْ سَكِّنَا	١٦/٨٣٩
كنز ن ف	صحبه ك	

(ت) اور الرَّهْبِ کی راء کو ضمہ دو یہ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور شامی رفقاء کے لیے بہت مواقع پر وارد ہے۔ شامی اور کوفیین نے اس کی ھاء کو ساکن پڑھا ہے جو ایک خزانہ ہے۔ یُصَدِّقُنِیْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کے جزم کی جگہ اس کا پیش تلاوت میں اجر عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ بنالو۔

(ل) صُحْبَةٌ جماعت، ساتھی۔ کَمْ بہت مرتبہ۔ کَنْزٌ خزانہ۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ فَنَا فَنِیَ باب سَمِعَ، ضَرَبَ سے معدوم ہونا، فَنًا کثرت، فراوانی۔

(ف) اَلرَّهْبِ راء مفتوحہ اور ھاء ساکنہ سے حفص پڑھتے ہیں۔ اَلرُّهْبِ راء مضمومہ اور ھاء ساکنہ سے شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ اَلرَّهَبِ راء مفتوحہ اور ھاء مفتوحہ سے باقین پڑھتے ہیں۔ یُصَدِّقُنِیْ قاف کے پیش سے عاصم اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین قاف کے جزم سے یُصَدِّقْنِیْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: (۱) مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ میں (۱) اسی طرح بطریق شاطبیہ (۲) مع سکتہ بطریق طیبہ یہ دو وجوہ حفص کے لیے۔ (۳) مَعِیْ رِدًا یُصَدِّقْنِیْ نافع (۳) مَعِیَ رِدْاً یُصَدِّقْنِیْ مکی۔ ابوعمرو یعقوب۔ ہشام۔ ابوالحارث اور اسحٰق (۴) ابن ذکوان اور ادریس کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) نمبر تین کی طرح یہ بطریق شاطبی والدرہ ہے (ب) مع سکتہ بطریق طیبہ (۵) مَعِیَ رِدْاً یُصَدِّقُنِیْ شعبہ (۶) خلف راوی حمزہ کے لیے دو وجہ ہیں (۱) مَعِیْ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ عدم سکتہ مع ادغام کامل بطریق شاطبیہ (ب) ایسے ہی مع سکتہ بطریق طیبہ اور وقفاً مَعِیَ رِدَا نقل وحذف سے (۷) خلاد کے لیے بھی اسی طرح مگر ادغام ناقص سے (۸) دوری کسائی کے لیے دو وجوہ (۱) مَعِیْ رِدْاً یُّصَدِّقْنِیْ بطریق شاطبیہ (ب) مَعِیْ رِدًا یَّصَدِّقْنِیْ ادغام کامل سے بطریق طیبہ (۹) مَعِیْ رِدًا یُصَدِّقْنِیْ حالین میں ابوجعفر۔

سِحْرَانِ كُوفٍ يَعْقِلُو طِبْ يَاسِرَا	وَ قَالَ مُوسَى الْوَاوُ دَعْ دُمْ سَاحِرًا	١٧/٨٤٠
كوف ط ى	د	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) وَ قَالَ مُوْسٰی میں مکی کے لیے واؤ کو ترک کر کے تم ہمیشہ پڑھتے رہنا۔ سٰحِرٰنِ کی بجائے کوفیین کے لیے سِحْرٰنِ ہے۔ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ میں دوری بصری کے لیے بغیر خلف کے اور سوسی کے لیے خلف کے ساتھ یاءِ غیبت عمدہ اور نرم ہے۔

(ل) دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔ طِبْ طَابَ یَطِیْبُ سے مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ یَاسِرًا یَسَرَ باب ضَرَبَ سے نرم ہونا، مطیع ہونا۔

(ف) قَالَ مُوْسٰی بغیر واؤ کے مکی پڑھتے ہیں باقین وَ قَالَ مُوْسٰی اثبات واؤ سے پڑھتے ہیں۔ قَالُوْا سِحْرٰنِ سین مکسورہ۔ حاء ساکنہ اور پہلے الف کے حذف سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین سٰحِرٰنِ سین مفتوحہ مع الف اور حاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ یاءِ غیبت سے دوری بصری پڑھتے ہیں جبکہ سوسی کے لیے دو وجوہ ہیں۔ (ا) اسی طرح یاءِ غیبت سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ تاءِ خطاب سے یہ بطریق طیبہ ہے اور باقین کی قراءت بھی تاءِ خطاب سے ہے۔

(۸۴۰/۱۷) خُلْفٌ وَّ یُجْبٰی اَنِّثُوْا مَدًّا غَبَا مدا غ	وَ خُسِفَ الْمَجْهُوْلُ سَمِّ عَنْ ظُبَا ع ظ

(ت) (خُلْفٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور یُجْبٰی کو تاءِ تانیث سے مدنیین اور رویس کا پڑھنا شہرت والا ہے اور اس قراءت کا مخالف جاہل ہے۔ اور لَخُسِفَ مجہول کے صیغہ کو حفص اور یعقوب کے لیے قوی دلائل سے روایت کر کے معروف بنانا۔

(ل) مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔ غَبَا ناواقف رہنا، کسی کام کا مخفی رہنا، خبر نہ ہونا۔ غَبِیٌّ کم سمجھ، جاہل۔ سَمِّ معروف بنانا، سُمِیَّ شہرت، سَمَا یَسْمُوْ، اَسْمٰی سے بلند کرنا۔ ظُبَا تیزیوں والا، قوی دلائل۔

(ف) تُجْبٰی تاءِ تانیث سے نافع۔ ابوجعفر اور رویس پڑھتے ہیں باقین یُجْبٰی یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ لَخَسَفَ خاء مفتوحہ اور سین مفتوحہ سے حفص اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین لَخُسِفَ خاء مضمومہ اور سین مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ القصص میں بارہ یاءات اضافت ہیں۔ (۱) رَبِّیْٓ اَنْ (۲۔ و۔ ۳) رَبِّیْٓ اَعْلَمُ (۴) اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ (۵) اِنِّیْٓ اَنَا (۶) اِنِّیْٓ اَخَافُ یاءِ مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی اور ابوعمرو۔ باقین یاءِ ساکنہ سے (۷) اِنِّیْٓ اُرِیْدُ (۸) سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ یاءِ مفتوحہ سے نافع اور ابوجعفر۔ باقین یاءِ ساکنہ سے (۹) لَعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ (۱۰) لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ یاءِ مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور شامی۔ باقین کے لیے یاءِ ساکنہ۔ (۱۱) مَعِیَ رِدْاً یاءِ مفتوحہ سے حفص اور باقین یاءِ ساکنہ (۱۲) عِنْدِیْٓ اَوَلَمْ یاءِ مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو جبکہ مکی کے لیے بالخلف دو وجوہ ہیں (۱) بزی کے لیے دو وجوہ (**الف**) سکون بطریق شاطبیہ (**ب**) فتحہ بطریق طیبہ (۲) اسی طرح قنبل کے لیے دو وجہ (۱) فتحہ بطریق شاطبیہ (ب) سکون بطریق طیبہ اور باقین یاءِ ساکنہ۔

یاءات زوائد: سورۃ القصص میں دو یاءات زوائد ہیں: (۱) یَقْتُلُوْنِ ے یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۲) یُكَذِّبُوْنِ ے ورش وصلاً اثبات، وقفاً حذف، یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ وَالرُّوْمِ (۷)

۱/۸۴۲	وَالنَّشْاَةَ	امْدُدْ حَيْثُ	جَا حِفْظُ ح	دَنَا د		مَوَدَّةً	رَفْعُ	غِنًا غ	حَبْرٌ رَنَا حبر ر

ت اور النَّشْاَةَ کہ جس جگہ بھی آئے مد سے ابوعمرو اور مکی کے لیے محفوظ اور قریب ہوگیا ہے۔ مَوَدَّةً میں تاء کے نصب کی بجائے رفع سے رویس، مکی، ابوعمرو اور کسائی جیسے نیک عالم اور مستغنی کے لیے بغور دیکھا گیا ہے۔

ل جَا جَآءَ يَجِيْئُ سے آنا۔ حِفْظٌ حَفِظَ باب سَمِعَ سے سبق یاد کرنا، حفاظت کرنا، کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے بچانا۔ دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا۔ غِنًا بے نیازی۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ رَنَا باب نَصَرَ سے کسی کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔

ف اَلنَّشَآءَةَ (العنکبوت، النجم، الواقعہ) شین مفتوحہ مع الف و مد متصل سے ابوعمرو اور مکی پڑھتے ہیں۔ باقین اَلنَّشْاَةَ شین ساکنہ بغیر الف کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: امام حمزہ جب اس کلمہ پر وقف کرتے ہیں تو بالنقل پڑھتے ہیں یعنی ہمزہ کی حرکت شین کو دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں یعنی اَلنَّشَهْ اور دوسری وجہ میں اتباع رسم میں شین کو مفتوح پڑھ کر ہمزہ کو الف سے بدلتے ہیں یعنی النَّشَاهْ۔

نیز سکتہ کے متعلق قراء کے اصول پر وصلاً درج ذیل قرآءت بنتی ہیں (۱) نافع، ابوجعفر، شعبہ، کسائی، یعقوب اور اسحاق کے لیے عدم سکتہ (۲) ابن ذکوان، حفص، حمزہ اور ادریس کے لیے دو وجوہ (**الف**) عدم سکتہ جو بطریق شاطبیہ و درہ ہے (**ب**) سکتہ جو بطریق طیبہ ہے۔

جبکہ وقفاً درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) نافع، ابوجعفر، ھشام، شعبہ، یعقوب اور اسحٰق کے لیے اَلنَّشْاَةَ بغیر سکتہ بالتحقیق و بالفتح (۲) مکی اور ابوعمرو النَّشَآءَهْ (۳) ابن ذکوان، حفص اور ادریس کے لیے دو وجوہ (**الف**) اَلنَّشْاَةَ بطریق شاطبیہ (**ب**) النَّشْ سکتہ اَهْ سکتہ مع التحقیق و فتح بطریق طیبہ (۴) حمزہ کے لیے تین وجوہ ہیں (**الف**) اَلنَّشَهْ بالنقل شین مفتوحہ سے بطریق شاطبیہ (**ب**) اَلنَّشِهْ بالنقل و بالامالہ بطریق طیبہ۔ (**ج**) اَلنَّشَآهْ بطریق شاطبیہ (۵) کسائی کے لیے دو وجوہ ہیں (**الف**) اَلنَّشْاَهْ بالفتح (**ب**) اَلنَّشْاِهْ بالامالہ۔

نوٹ: مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۲/۸۴۳	وَنَوِّنِ	انْصِبْ	بَيْنَكُمْ	عَمَّ عم	صَفَا صفا		اٰيَاتُ	نِ التَّوْحِيْدُ	صُحْبَةٌ صحبه	دَفَا د

ت اور تاء مدنیین۔ شامی۔ شعبہ اور خلف العاشر کے لیے تنوین دو۔ بَيْنَكُمْ کے نون کو انہیں حضرات کے لیے زبر سے پڑھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قرآءت مشہور و پاکیزہ ہوگئی ہے۔ اٰیٰتٌ شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور مکی کی جماعت توحید کی قرآءت پڑھنے کی طرف مائل ہوئی ہے۔

(ل) عَمَّ یَعُمُّ سے پھیلنا، عام ہونا۔ صَفَا یَصْفُوْ سے صاف ہونا۔ صُحْبَۃٌ جماعت، ساتھی۔ دَفَا دَفِیٌ باب سَمِعَ کَرُمَ سے گرمی ہونا، تیز ہونا، دَفَا یَدْفُوْ سے زخمی کو مار کر ختم کرنا، اَلدِّفَاءُ سے جھکاؤ، مائل ہونا۔

(ف) مَوَدَّۃُ بَیْنِکُمْ تاء کے پیش بغیر تنوین سے اور نون کے زیر سے مکی، ابوعمرو، کسائی اور رویس پڑھتے ہیں۔ مَوَدَّۃً بَیْنَکُمْ تاء مفتوحہ منونہ اور نون مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، شامی، شعبہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور باقین مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ تاء مفتوحہ بغیر تنوین اور نون مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

اٰیٰتٌ مِّنْ واحد کے صیغہ سے شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور مکی پڑھتے ہیں جبکہ باقین اٰیٰتٌ مِّنْ صیغہ جمع سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ اور اِنَّمَا الْاٰیٰتُ ان دونوں کلمات کو تمام قراء عشرہ بصیغہ جمع پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اٰیٰتٌ مِنْ پر وقف میں اختلاف کی نوعیت اس طرح ہے کہ صیغہ واحد سے پڑھنے والوں میں سے مکی اور کسائی وقف بالھاء اٰیَۃْ کریں گے اور دیگر صیغہ واحد سے پڑھنے والے اور صیغہ جمع سے پڑھنے والے وقف بالتاء اٰیٰتْ کریں گے۔

۳/۸۴۴	نَقُوْلُ بَعْدُ الْیَا کَفٰی اتْلُ یُرْجَعُوْ کفٰی ا		صَدْرٌ وَّتَحْتُ صَفُوْ حُلْوٍ شَرَعُوْا ص ص ح ش

(ت) نَقُوْلُ جو اس اٰیٰتٌ کے بعد ہے وہ کوفیین اور نافع کے لیے یاء سے تلاوت کے لیے کفایت والا ہوگیا ہے۔ یُرْجَعُوْنَ یاء سے شعبہ سردار قوم کے لیے ہے۔ اور اس سے نیچے والی سورت یعنی الروم والے یُرْجَعُوْنَ کو شعبہ ابوعمرو اور روح کے لیے بالیاء شیریں، پاکیزہ اور ظاہر کیا ہے۔

(ل) کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا۔ صَدْرٌ صدر، وزیر اعظم، سردار قوم، قوم کا رئیس۔ صَفُوْ صَفَا یَصْفُوْ سے صاف ہونا، صفائی۔ حُلْوٍ حَلَا یَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ شَرَعُوْا شَرَعَ یَشْرَعُ سے شروع کرنا، مشروع کرنا، ظاہر کرنا۔

(ف) وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا بالیاء عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع پڑھتے ہیں۔ باقین بالنون وَنَقُوْلُ پڑھتے ہیں۔

یُرْجَعُوْنَ بالیاء اس سورۃ العنکبوت میں شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین تاء خطاب سے تُرْجَعُوْنَ پڑھتے ہیں سورۃ العنکبوت سے نیچے سورۃ الروم میں ثُمَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ بالیاء شعبہ۔ ابوعمرو اور روح پڑھتے ہیں اور باقین تاء خطاب سے تُرْجَعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ تاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ میں یعقوب اپنی اصل پر ہیں پس اس لحاظ سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	قراء	بالیاء	بالتاء
1	شعبہ	يُرْجَعُوْنَ (العنكبوت۔ الروم)	—
2	ابوعمرو	يُرْجَعُوْنَ (الروم)	تُرْجَعُوْنَ (العنكبوت)
3	روح	يَرْجِعُوْنَ (الروم)	تَرْجِعُوْنَ (العنكبوت)
4	رویس	—	تَرْجِعُوْنَ (الروم۔ العنكبوت)
5	نافع۔ مکی۔ شامی۔ حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ ابوجعفر اور خلف العاشر	—	تُرْجَعُوْنَ (العنكبوت۔ الروم)

(۱۴۵) لَنُثْوِيَنَّ الْبَاءَ ثَلِّثْ مُبْدِلَا | شَفَا وَسَكِّنْ كَسْرَ وَلْ شَفَا بَلَا
شفا | شفا ب

ت: لَنُثْوِيَنَّهُمْ کی باء کو تین نقطوں والی ثا حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے بناؤ اور ہمزہ کے یاء سے ابدال نے شفا دی ہے اور وَلْيَتَمَتَّعُوْا کے لام کے کسرہ کو حمزہ، کسائی، خلف العاشر قالون اور مکی کے لیے ساکن کر دو اس قراءت پر ہمیشگی کرو یہ باعث شفا اور آزمودہ ہے۔

ل: ثَلِّثْ ثَلَّثَ سے تین بنانا۔ مُبْدِلًا ابدال کرنا، شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ بَلَا يَبْلُوْ سے آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔

ف: لَنُثْوِيَنَّهُمْ بالثاء ساکنہ، واؤ مخففہ اور ہمزہ کا ابدال بالیاء حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالباء الموحدہ مفتوحہ۔ واؤ مشددہ اور بالہمز لَنُبَوِّئَنَّهُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابوجعفر ہمزہ کا یاء سے ابدال کرتے ہوئے لَنُبَوِّيَنَّهُم پڑھتے ہیں۔ جس کا بیان ''باب الهمز المفرد'' میں ہو چکا ہے۔

وَلْيَتَمَتَّعُوْا لام ساکنہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ قالون اور مکی پڑھتے ہیں باقین لام مکسورہ سے وَلِيَتَمَتَّعُوْا پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ العنکبوت میں تین یاءات اضافت ہیں۔ (۱) رَبِّيَ إِنَّهُ یاء مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو۔ باقین یاء ساکنہ سے (۲) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ وصلاً اثبات یاء وفتحہ سے نافع، ابوجعفر، مکی، شامی اور عاصم اور باقین کے لیے حذف یاء سے يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ۔ جبکہ وقفاً تمام قراء عشرہ کے لیے اثبات یاء وسکون يٰعِبَادِيْ سے۔ (۳) أَرْضِيَ وَاسِعَةٌ یاء مفتوحہ سے شامی باقین یاء ساکنہ۔ سورۃ العنکبوت میں ایک یاء زائدہ ہے۔ (۱) فَاعْبُدُوْنِ نے یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ

(۵/۸۴۶) دُمْ ثَانِ عَاقِبَةُ رَفْعُهَا سَمَا | لِلْعٰلِمِيْنَ اكْسِرْ عِدًا تُرْبُوْا ظَمَا
د سما ع ط

(ت) (دُمْ کا ترجمہ ہو چکا) عَاقِبَةُ دوسرے والے میں تاء کا پیش نافع، ابوجعفر، مکی، اور بصریین کے لیے بلند ہو گیا ہے۔ لِلْعٰلِمِيْنَ کے لام کو حفص کے لیے کسرہ کا وعدہ کرلو۔ لِتُرْبُوْا یعقوب عاشق قرآن

(ل) دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ عِدًا اجنبی فِعَلٌ کے وزن پر آتا ہے صرف ایک لفظ عَدٰی چھوٹا پتھر جس سے کچھ چھپایا جائے، اَلْعِدٰی جانب، عِدٰی جمع اِعْدَاءٌ دشمن یا وَعَدَ يَعِدُ سے وعدہ کرنا۔ ظَمَا ظَمِیَ سے پیاسا ہونا، شیدائی ہونا۔

(ف) عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ تاء کے پیش سے نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء کے زبر سے عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ ثَانِ سے اول موقع یعنی كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ کو خارج کرنا مقصود ہے جس میں تمام قراء عشرہ کے لیے تاء کا پیش ہے نیز تیسرا موقع یعنی عَاقِبَةُ بھی بالاتفاق مرفوع ہے۔ لِلْعٰلِمِيْنَ عین کے بعد والے لام مکسورہ سے حفص پڑھتے ہیں باقین لِلْعٰلَمِيْنَ لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

(۶/۸۴۷) مَدًا خِطَابٌ ضُمَّ اَسْكِنْ وَّشَهُمْ | زَيِّنْ خِلَافِ النُّوْنِ مِنْ نُّذِيْقَهُمْ
مدا ش ز

(ت) نافع اور ابوجعفر کے لیے تاء خطاب اور تاء کو ضمہ اور واؤ کو ساکن کرو یہ شہرت والا ہے۔ اور روح ذی فہم نے بغیر خلف کے اور قنبل نے خلف کے ساتھ لِنُذِيْقَهُمْ میں نون کو زینت دی ہے۔

(ل) مَدًا درازی والا۔ شَهُمْ شَهَمَ باب فَتَحَ اور نَصَرَ سے للکارنا، ڈرانا، باب كَرُمَ سے تیز فہم ہونا، ذکی ہونا، زَيِّنْ زینت۔

(ف) لِتُرْبُوْا بالتاء مضمومہ اور واؤ ساکنہ سے یعقوب نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین بالیاء مفتوحہ اور واؤ مفتوحہ سے لِيَرْبُوَا پڑھتے ہیں۔ فَلَا يَرْبُوْا میں کوئی اختلاف نہیں اسے تمام قراء عشرہ بالاتفاق یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ لِنُذِيْقَهُمْ نون متکلم سے روح پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے دو وجہ ہیں (ا) نون متکلم سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) لِيُذِيْقَهُمْ بالیاء غیب اور یہ بطریق طیبہ ہے اور باقین کی بھی یہی قراءت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مِنْ کی میم ابن ذکوان کے لیے رمز نہیں بلکہ یہ مِنْ بیانیہ ہے۔

آثَارِ فَاجْمَعْ كَهْفُ صَحْبٍ يَنْفَعُ ك صحب		كَفَى وَفِى الطَّوْلِ فَكُوفٍ نَافِعُ كفى كوف

۸۴۸/۷

ت: اٰثٰر جمع کے صیغہ سے شامی، حفص حمزہ، کسائی اور خلف العاشر قوی رفقاء کے لیے بنادو۔ یَنْفَعُ کوفیین کے لیے اطلاق یاء سے کفایت والا ہوگیا ہے اور سورہ الطّول میں لَا یَنْفَعُ کی یاء پڑھنے میں کوفی اور نافع ہیں۔

ل: كَهْفُ صَحْبٍ قوی ساتھیوں والا۔ كَفَى کفایت کرنا۔

ف: اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ جمع کے صیغہ سے شامی، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین واحد کے صیغہ سے اَثَرِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: فتح وامالہ میں سب قراء اپنے اصول پر ہیں جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ (ا) ہشام، حفص، حمزہ، خلف العاشر اور ابوالحارث کے لیے فتح (۲) دوری کسائی کے لیے امالہ (۳) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) فتح بطریق شاطبیہ (ب) امالہ بطریق طیبہ۔

لَا یَنْفَعُ (الروم) یاء تذکیر سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لَا تَنْفَعُ بالتاء التانیث پڑھتے ہیں۔

لَا یَنْفَعُ (الغافر) میں بالیاء عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور نافع پڑھتے ہیں باقین تاء تانیث سے لَا تَنْفَعُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الروم میں کوئی اختلافی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمٰنَ عليه السلام إِلَى سُورَةِ يٰسٓ (۲۴)

وَرَحْمَةٌ فَوْزٌ وَّ رَفْعُ يَتَّخِذْ ف		فَانْصِبْ ظُبَى صَحْبٍ تُصَاعِرْ حَلَّ إِذْ ظ صحب ح ا

۸۴۹/۱

ت: وَرَحْمَةٌ کی تاء دو پیش سے حمزہ کے لیے کامیابی ہے۔ اور وَیَتَّخِذُ ھا کی ذال کے پیش کو یعقوب، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر جیسے ساتھیوں کے لیے زبر سے بدل دو یہ قوی دلائل والا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرْ کی عین کو ابوعمرو، نافع، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے......

شَفَا فَخَفِّفْ مُدَّ نِعْمَةً نِعَمْ شفا		عُدْ حُزْ مَدًا وَّالْبَحْرُ لَا الْبَصْرِى وَسَمْ ع ح مدا بصرى

۸۵۰/۲

ت: تخفیف سے پڑھو اور صاد کے بعد مد بھی کرو یہ قراءت منزل ہے اور اس نے شفا دی ہے۔ نِعْمَةً حفص۔ ابوعمرو اور مدنیین کے لیے نِعَمَهٗ ہے تم اس قراءت کی طرف رجوع کرو اور محفوظ کرو یہ شہرت والی ہے۔ اور وَالْبَحْرُ کو ماسواء بصریین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب نے راء کو پیش سے پڑھ کر نشانی لگائی ہے۔

(ل) فَوْزٌ فَازَ یَفُوْزُ کامیاب ہونا۔ ظُبیٰ تیزیوں والا، قوی دلائل والا۔ صَحْبِ ساتھی۔ حَلَّ یَحِلُّ سے اترنا، حلال ہونا عُدْ عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔ سَمْ سَمَّ یَسِمُّ سے نشان لگانا۔

(ق) هُدًى وَّرَحْمَةٌ تاء کے رفع سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین تاء کے نصب سے وَّرَحْمَةً پڑھتے ہیں۔ وَيَتَّخِذَ هَا ذال کے زبر سے یعقوب، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ذال کے پیش سے وَيَتَّخِذُهَا پڑھتے ہیں۔ وَلَا تُصَٰعِرْ عین مخففہ۔ صاد مفتوحہ مع الف سے ابوعمرو، نافع، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین عین مشددہ اور حذف الف سے وَلَا تُصَعِّرْ پڑھتے ہیں۔ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً عین مفتوحہ اور هاء ضمیر مع صلہ سے یعنی صیغہ جمع مذکر غائب سے حفص، ابو عمرو، نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین عین ساکنہ اور تاء تانیث منون وافراد سے نِعْمَةً پڑھتے ہیں۔ وَالْبَحْرَ يَمُدُّهُ راء کے نصب سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین راء مرفوعہ سے وَالْبَحْرُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ لقمان علیہ السلام میں کوئی اختلافی یاء اضافت یا یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

٣ / ٨٥١	أُخْفِي سَكِّنْ فِيْ ظُبًى وَّاِذْ كَفَى (ف ظ ا كفى)	خَلَقَهُ حَرِّكْ لِمَا اكْسِرْ خَفِّفَا

(ت) مَا أُخْفِيَ کی یاء کو حمزہ اور یعقوب کے لیے ساکن کرو یہ قوی دلائل میں ہے۔ خَلَقَهُ کے لام کے فتحہ کی حرکت نافع اور کوفیین کے لیے دو یہ کفایت والا ہے۔ لِمَا کے لام کو کسرہ دو اور میم کو مخفف پڑھو......

(ل) ظُبًى قوی دلائل، تیزیوں والا۔ كَفٰى يَكْفِيْ سے کفایت کرنا۔ حَرِّكْ حَرَّكَ سے حرکت دینا۔ خَفِّفَا تخفیف سے پڑھنا۔

(ق) مَا أُخْفِيْ یاء ساکنہ سے حمزہ اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یاء کے زبر سے مَا أُخْفِيَ پڑھتے ہیں۔ خَلَقَهُ وَبَدَاَ لام مفتوحہ سے نافع، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے باقین خَلْقَهُ لام ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ لِمَا صَبَرُوْا لام مکسورہ اور میم مخففہ سے رویس، حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین لام مفتوحہ اور میم مشددہ سے لَمَّا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورہ السجدہ میں کوئی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

(٤/٨٥٢) غَیْثٌ رِضًی وَّیَعْمَلُوْ مَعًا حَوٰی | تُظَاهِرُوْنَ الضَّمَّ وَالْكَسْرَ نَوٰی

ع رضی ح ن

(ت) رویس، حمزہ اور کسائی کے لیے یہ قرآءت راضی ہونے والی بارش کی طرح ہے۔ بِمَا یَعْمَلُوْنَ دونوں مواقع بالیا ابو عمرو کے لیے محفوظ کرو۔ تُظْهِرُوْنَ میں عاصم نے تا کا ضمہ اور ہا کا کسرہ پڑھنے کی نیت کی ہے۔

(ل) غَیْثٌ غَاثَ یَغِیْثُ سے بارش برسانا۔ رِضًی رَضِیَ یَرْضٰی سے راضی ہونا، پسندیدہ ہونا۔ حَوٰی یَحْوِیْ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ نَوٰی یَنْوِیْ سے نیت کرنا، ارادہ کرنا۔

(ف) بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا دونوں مواقع پر ابو عمرو یا غیب پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے جبکہ باقین تا خطاب سے تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تُظْهِرُوْنَ کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ کریں۔

(٥/٨٥٣) وَخَفِّفِ الْهَا كَنْزٌ وَالظَّاءَ كَفٰی | وَاقْصُرْ سَمَا وَفِی الظُّنُوْنَا وَقَفَا

كنز كفی سما

(ت) اور شامی اور کوفیین کے لیے اس کی ہا کو تخفیف والا بنا دو جو مال دار کرنے والا ہے اور کوفیین کے لیے ظا کو مخفف پڑھنا کفایت والا ہو گیا ہے۔ اور تم مدنیین بصریین اور مکی کے لیے اسے قصر سے پڑھو یہ قرآءت بلند ہو گئی ہے۔ اور الظُّنُوْنَا وقف کیا گیا ہے

(٦/٨٥٤) مَعَ الرَّسُوْلَا وَالسَّبِیْلَا بِالْاَلِفْ | دِنْ عَنْ رَّوٰی وَ حَالَتَیْهِ عَمَّ صِفْ

د ع روی عم ص

(ت) ساتھ ہی الرَّسُوْلَا۔ السَّبِیْلَا میں مکی، حفص، کسائی اور خلف العاشر نے الف کے ساتھ وقف کیا تم اسے اپنا شعار بنا لو یہ اسی طرح ان قراء سے روایت کیا گیا ہے اور اس کی دونوں حالتوں وصل وقف میں اثبات الف مدنیین۔ شامی اور شعبہ کے لیے عام ہو، بیان کر دو۔

(ل) كَنْزٌ خزانہ، مال والا۔ كَفٰی یَكْفِیْ سے کفایت کرنا، کافی ہونا۔ سَمَا یَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ دِنْ دَانَ یَدِیْنُ سے دین اختیار کرنا۔ رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔

(ف) تُظْهِرُوْنَ میں چار قراءات ہیں۔ (۱) تُظٰهِرُوْنَ تا مضمومہ۔ ظا مفتوحہ مخففہ میم الف اور ہا مکسورہ مخففہ سے عاصم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں (۲) تَظٰھَرُوْنَ تاء مفتوحہ۔ ظاء مفتوحہ مخففہ مع الف اور ھاء مفتوحہ مخففہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں (۳) تَظَّٰھَرُوْنَ تاء مفتوحہ۔ ظاء مفتوحہ مشددہ مع الف اور ھاء مفتوحہ مخففہ سے شامی پڑھتے ہیں (۴) تَظَّهَّرُوْنَ تاء مفتوحہ۔ ظاء مفتوحہ مشددہ بغیر الف اور ھاء مفتوحہ مشددہ باقین کی قرآءت ہے۔

بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا۔ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ان تینوں کلمات میں وقفاً بالالف مکی، حفص، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں مفہوم مخالف یہ ہوا کہ وصلاً یہ حضرات حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ نافع۔ ابوجعفر، شامی اور شعبہ حالین میں اثبات الف سے پڑھتے ہیں اور ابوعمرو۔ یعقوب اور حمزہ حالین میں حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ اس قرآءت کو نقشہ ذیل سے سمجھو۔ الظُّنُوْنَا۔ الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا کی وصلاً وقفاً قرآءت:

شمار	قراء	وصلاً	وقفاً
۱	مکی، حفص، کسائی، خلف العاشر	حذف الف	بالالف
۲	نافع، ابوجعفر، شامی، شعبہ	بالالف	بالالف
۳	ابوعمرو، یعقوب، حمزہ	حذف الف	حذف الف

حذف الف سے یعنی الظُّنُوْنَ۔ الرَّسُوْلَ۔ السَّبِيْلَ۔

نوٹ: جو حضرات حالین میں الف پڑھتے ہیں وہ رسم کی اتباع کرتے ہیں کہ الف مرسوم ہے اور جو حضرات وقفاً الف پڑھتے ہیں وہ بھی اتباع رسم کرتے ہیں جبکہ جو حضرات حالین میں حذف کے قائل ہیں اِجْرَاءٌ لِلْفَوَاصِلِ مَجْرَی الْقَوَا فِيْ فِيْ ثُبُوْتِ اَلِفِ الْاِطْلَاقِ یا حذف مشہور قیاس کی بناء پر ہے۔

۷/۸۵۵ مَقَامَ ضُمَّ عُدْ دُخَانُ الثَّانِ عَمْ (ع، عم)	وَقَصْرُ اٰتَوْهَا مَدًا مِّنْ خُلْفِ دُمْ (مدا، م، د)

(ت) لَا مَقَامَ میں پہلے میم کو حفص کے لیے ضمہ دو اور اس قرآءت کی طرف رجوع کرو۔ سورۃ الدخان کے دوسرے موقع میں ضمہ میم مدنیین اور شامی کے لیے مشہور ہوگیا ہے۔ اور لَاٰتَوْهَا کا قصر مدنیین اور مکی کے لیے بغیر خلف اور ابن ذکوان کے لیے خلف والا ہو کر شہرت و دوام اختیار کرلو۔

(ل) عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔ مَدًا درازی والا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔

(ف) لَا مُقَامَ (الاحزاب) میم اول مضمومہ سے حفص پڑھتے ہیں باقین نے میم مفتوحہ سے مَقَامَ پڑھا ہے۔ جبکہ فِيْ مُقَامٍ (الدخان) میں میم اول مضموم نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین میم مفتوح سے مَقَامٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الدخان کا پہلا موقع وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ کو تمام قراء عشرہ باتفاق فتحہ میم سے پڑھتے ہیں۔ لَاٰتَوْهَا حذف الف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافع، ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) حذف الف سے، یہ بطریق طیبہ ہے (ب) لَاتَوْهَا اثبات الف سے، یہ بطریق شاطبیہ ہے۔ اور باقین کی بھی یہی قراءت ہے۔

۸/۸۵۶	وَيَسَّالُونَ اشْدُدْ وَمُدَّ غِثْ وَضُمّ (غ)	كَسْرًا لَّدَى اِسْوَةٌ فِي الْكُلِّ نَعَمْ (ن)

(ت) اور یَسَّالُوْنَ میں سین کی تشدید اور مد کر کے رویس کے لیے فیض والے بنو۔ اور جی ہاں تم اِسْوَةٌ میں تمام مواقع پر ہمزہ کے کسرہ کو ضمہ سے عاصم کے لیے بدل دو۔

(ل) اشْدُدْ تشدید سے پڑھنا۔ غِثْ غَاثَ يَغِيثُ سے بارش برسانا، بارش والا بننا۔ نَعَمْ جی ہاں۔

(ف) يَسَّآءَ لُوْنَ سین مفتوحہ مشددہ مع الف مع مد متصل سے رویس پڑھتے ہیں باقین سین ساکنہ اور حذف الف سے يَسْأَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب۔ الممتحنہ دو جگہ) ہمزہ مضمومہ سے عاصم پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ مکسورہ سے اِسْوَةٌ پڑھتے ہیں۔ بضم ہمزہ لغت قیس و تمیم ہے اور بکسر ہمزہ لغت حجاز ہے۔

۹/۸۵۷	ثِقِّلْ يُضَاعَفُ كَمْ (ك) ثَنَا (ث) حَقٌّ (حق) وَيَا	وَالْعَيْنَ فَافْتَحْ بَعْدُ رَفْعَ (ا) احْفَظْ حَيَا (ح)

(ت) يُضَعِّفُ لَهَا کی عین کو مشدد شامی، ابوجعفر، مکی اور بصریین کے لیے متعدد مرتبہ کرو یہ حق والی قراءت محفوظ کی گئی ہے اور نافع، ابوعمرو، ابوجعفر، یعقوب اور کوفیین کے لیے ضاد سے پہلے مضارع کی علامت یاء ہے اور انہی کے لیے عین کو فتحہ دو اور انہی حضرات کے لیے بعد والے کلمہ الْعَذَابُ کی باء کے پیش کو تم بافیض ہو کر یاد کر لو۔

(ل) كَمْ متعدد مرتبہ۔ ثَنَا ثَنٰى يَثْنِيْ لپیٹنا، محفوظ کرنا۔ اِحْفَظْ حَفِظَ يَحْفَظُ سے یاد کرنا۔ حَيَا حَيِيَ باب سَمِعَ سے زندہ رہنا، شرمندہ ہونا، شرمانا، اَلْحَيَا وَالْحَيَاءُ بارش، تروتازگی، نباتات۔

(ف) يُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ بالیاء۔ حذف الف اور عین مفتوحہ مشددہ اور الْعَذَابُ کی باء مرفوعہ سے ابوعمرو، ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ بالنون۔ حذف الف۔ عین مکسورہ مشددہ اور الْعَذَابَ کے باء منصوبہ سے مکی اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین بالیاء۔ اثبات الف۔ عین مفتوحہ مخففہ اور الْعَذَابُ کی باء مرفوعہ سے يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ پڑھتے ہیں۔

۱۰/۸۵۸	نُؤْتِ (ثوی) كَفَى (كفى) يَعْمَلْ وَنُؤْتِ الْيَا شَفَا (شفا)	وَفَتْحُ قِرْنَ نَلْ (ن) مَدًا (مدا) وَّلِيْ (ل) كَفَا (كفى)

(ت) یہ قیام کرنے والا اور کفایت والا ہے۔ وَيَعْمَلْ بالیاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے ہے اور نُؤْتِهَا میں یاء غیب نے انہی حضرات کے لیے شفا دی ہے۔ وَقَرْنَ کے قاف کا فتحہ عاصم اور مدنیین کے لیے جو شہرت والا ہے حاصل کرو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لیے یہ قرآءت کفایت والی ہوگی ہے......

(ل) ثَوٰی یَثْوِیْ سے مقیم ہونا، ٹھہرنا، قیام کرنا۔ کَفٰی یَکْفِیْ سے کفایت کرنا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔

(ف) وَیَعْمَلْ صَالِحًا بالیاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَتَعْمَلْ بالتاء پڑھتے ہیں۔ یُؤْتِهَا بالیاء حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین نُؤْتِهَا بالنون پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ناظمؒ نے اصطلاحات قصیدہ میں پہلے بیان فرمایا تھا کہ جس کلمہ کی یاء کو ''بالیاء'' یا ''الیاء'' لاکر بیان کریں گے اس کی ضدنون ہوگی۔ پس اس اصطلاح کے مطابق یہاں ''الیا'' کا تعلق صرف کلمہ نُؤْتِهَا سے ہے۔ یَعْمَلْ سے نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ''الیا'' کا تعلق یَعْمَلْ سے بھی تسلیم کیا جائے تو اس کی ضدنون نکلے گی جو کہ کوئی قرآءت یہاں پر نہیں ہے۔

وَقَرْنَ قاف مفتوحہ سے عاصم، نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین قاف مکسورہ سے وَقِرْنَ پڑھتے ہیں۔

۱۱/۸۵۹	یَکُوْنَ خَاتِمَ افْتَحُوْهُ نَصَّعَا	یَحِلُّ لَا بَصْرٍ وَّ سَادَاتِ اجْمَعَا
	ن	بصرٍ

(ت) یَکُوْنَ بالیاء ہشام اور کوفیین کی قرآءت ہے۔ اور خَاتِمَ میں عاصم کے لیے فتحہ دو اور ظاہر کر دو۔ لَا یَحِلُّ کو ماسواء بصری کے سب نے بالیاء پڑھا ہے اور سَادٰتِنَا جمع بنا دو.........

(ل) افْتَحُوْهُ فتحہ دینا۔ نَصَّعَا نَصَعَ باب فَتَحَ سے خالص ہونا، معاملہ ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اجْمَعَا جمع بنانا۔

(ف) اَنْ یَکُوْنَ بالیاء ہشام، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین کے لیے اَنْ تَکُوْنَ بالتاء ہے۔

نوٹ: بالیاء پڑھنے والوں میں (۱) ہشام، عاصم، خلاد، ابوالحارث اور خلف العاشر کے لیے بلاخلاف ادغام ناقص ہے اور (۲) خلف راوی امام حمزہ کے لیے ادغام کامل ہے (۳) دوری کسائی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ادغام ناقص بطریق شاطبیہ (ب) ادغام کامل بطریق طیبہ ہے۔

وَخَاتَمَ تاء مفتوحہ سے عاصم پڑھتے ہیں باقین وَخَاتِمَ تاء مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ لَا تَحِلُّ لَكَ تاء تانیث سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین یاء تذکیر سے لَا یَحِلُّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے۔

۱۲/۸۶۰	بِالْكَسْرِ كَمْ ظَنَّ كَثِيْرًا ثَاهُ يَا	لِي الْخُلْفُ نَلْ عَالِمُ عَلَّامِ رُبَا
	ك ظ	ل ن ر

(ت) اور تاء کے کسرہ سے شامی اور یعقوب کے لیے متعدد مواقع پر یقین کیا ہے۔ کَثِیْرًا ہشام کے لیے ثاء کی بجائے باء کے خُلف سے اور عاصم کے لیے بغیر خُلف میرے لیے حاصل کرو۔ عٰلِمُ کسائی اور حمزہ کے لیے عَلَّمُ بلندیوں والا پڑھو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہو جاؤ۔

(ل) کَمْ متعدد مواقع۔ ظَنَّ یَظُنُّ سے یقین کرنا، خیال کرنا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ رُبَا رَبَا باب فَتَحَ سے چڑھنا، بلند ہونا۔

(ف) سَا دَتِنَا جمع مؤنث سالم ہونے کی وجہ سے دال مفتوحہ مع الف اور تاء مکسورہ سے شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین سَادَتَنَا صیغہ واحد سے حذف الف اور تاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ لَعْنًا کَبِیْرًا بالباء الموحدہ عاصم پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) بالباء الموحدہ بطریق طیبہ (ب) کَثِیْرًا بالثاء المثلثہ بطریق شاطبیہ اور باقین کی بھی قرآءت کَثِیْرًا ہے۔ عٰلِمُ کی قرآءت اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

سُوْرَةُ سَبَا

۱۳ / ۸۶۱	فُزْ وَارْفَعِ الْخُفْضَ غِنًا عَمَّ كَذَا ف غ عم	اَلِيْمُنِ الْحَرْفَانِ شِمْ دِنْ عَنْ غَذَا ش د ع غ

(ت) (فُزْ کا ترجمہ ہو چکا) اور تم عٰلِمُ کی میم کے جر کو رویس، مدنیین اور شامی کے لیے رفع سے بدل دو کہ یہ استغنی والا اور مشہور ہو گیا ہے۔ اَلِیْمٌ کے دونوں کلمے میم کے دو پیش سے روح، مکی، حفص اور رویس کے لیے جانچ لو اور اپنا شعار بنا لو یہ اس سے وارد ہیں جس نے علم قرآءت کی بہت خدمت کی ہے۔

(ل) فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ غِنًا بے پروائی۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ شِمْ شَمَّ باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے سونگھنا، تکبر کرنا، آزمائش کیا جانا۔ دِنْ دَانَ یَدِیْنُ سے دین اختیار کرنا۔ غَذَا باب نَصَرَ سے کسی کو کھانا کھلانا، غَذّٰی سے کسی کو کھانا دینا، پرورش کرنا۔

(ف) عٰلِمُ الْغَیْبِ عین مفتوحہ مع الف، لام مکسورہ مخففہ اور میم مرفوعہ سے رویس، نافع، ابو جعفر اور شامی، عٰلِمِ الْغَیْبِ عین مفتوحہ مع الف، لام مکسورہ مخففہ اور میم مجرورہ سے مکی، ابو عمرو، عاصم، روح اور خلف العاشر، عَلَّامِ الْغَیْبِ عین مفتوحہ حذف الف۔ لام مفتوحہ مشددہ مع الف اور میم مجرورہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں۔ رِجْزٍ اَلِیْمٌ (السباء۔ الجاثیہ) میم کے رفع سے یعقوب مکی اور حفص پڑھتے ہیں باقین میم کے جر سے اَلِیْمٍ پڑھتے ہیں۔

۱۴ / ۸۶۲	وَيَا نَشَا نَخْسِفْ بِهِمْ نُسْقِطْ شَفَا شفا	وَالرِّيْحُ صِفْ مِنْسَاتَهٗ اَبْدِلْ حَفَا ص ح

(ت) اِنْ نَشَا نَخْسِفْ بِهِمْ اور نُسْقِطْ تینوں کلمات میں یاء نے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے اور الرِّیْحُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حاء میں رفع شعبہ کے لیے بیان کر دو۔ مِنْسَاتَهٗ کے ہمزہ کو ابوعمرو اور مدنیین کے لیے الف سے بدلنا شہرت اور عزت دینا ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ اَبْدِلْ بَدَلَ یُبْدِلُ سے بدلنا۔ حَفَا انتہائی مبالغہ کرنا، عزت دینا، احتیاط سے کام لینا۔

(ف) اِنْ یَّشَاْ۔ یَخْسِفُ اور یُسْقِطُ تینوں کلمات بالیاء حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالنون نَّشَاْ۔ نَخْسِفُ اور نُسْقِطُ پڑھتے ہیں۔ الرِّیْحُ حاء کے رفع سے شعبہ پڑھتے ہیں۔ پھر جیسا کہ سورۃ البقرہ میں بیان ہو چکا کہ یہاں ابوجعفر جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں یعنی الرِّیٰحَ اور باقین صیغہ واحد اور حاء کے نصب سے الرِّیْحَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مِنْسَاتَهٗ کی قرآءت اگلے شعر کی تشریح میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵ / ۸۶۳	مَدًّا سُكُوْنُ الْهَمْزِلِی الْخُلْفُ مُلَا مدا ل م	تَبَيَّنَتْ مَعْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ غَلَا غ

(ت) (مَدًّا کا ترجمہ ہو چکا) میرے لیے سکون ہمزہ ہشام کے لیے خلف والا اور ابن ذکوان کے لیے بغیر خلف کے اچھے عادات واخلاق کی طرح ثابت ہے۔ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ سورۃ السباء میں مع اِنْ تَوَلَّيْتُمْ میں رویس کے لیے یاء اور لام کے کسرہ اور تا اور واو کے دو ضمے گراں قدر ہو گئے ہیں۔

(ل) مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔ مُلَا چادروں والا، اَلْمُلَا اَلْمَلَاءَۃُ اچھے عادات واخلاق، چادر، تہہ بند، مَلَا یَمْلَا سے بھرنا۔ غَلَا یَغْلُوْ سے مہنگا ہونا، کثیر ہونا۔

(ف) (۱) مِنْسَاتَهٗ سین مفتوحہ کے بعد الف مدہ سے نافع۔ ابوجعفر اور ابوعمرو (۲) مِنْسَاْتَهٗ ہمزہ ساکنہ سے ابن ذکوان۔ (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح ہمزہ ساکنہ سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) مِنْسَاَتَهٗ ہمزہ مفتوحہ سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (۴) اسی طرح ہمزہ مفتوحہ سے یہ باقین کی قرآءت ہے۔

نوٹ: امام حمزہ وقفاً تسہیل بین بین پڑھتے ہیں۔ تُبُيِّنَتِ الْجِنُّ (السباء) تاء اور باء مضمومہ اور یاء مکسورہ سے صیغہ مجہول فاعل سے اور اِنْ تُوُلِّيْتُمْ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تاء اور واؤ مضمومہ اور لام مکسورہ سے رویس پڑھتے ہیں۔ باقین تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ تاء، باء اور یاء کے فتحہ سے اور اِنْ تَوَلَّيْتُمْ تاء۔ واو اور لام کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۶ / ۸۶۴	ضَمَّانِ مَعْ كَسْرٍ مَّسَاكِنُ وَّحِّدَا	صَحْبٌ وَّفَتْحُ الْكَافِ عَالِمٌ فَدَا صحب ع ف

(ت) (ضَمَّانِ مَعْ كَسْرٍ کا ترجمہ ہو چکا) مَسْكِنِهِمْ صیغہ واحد سین ساکنہ اور حذف الف سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے بنا دو یہ قرآءت رفقاء والی ہے اور حفص کے لیے اس میں کاف کا فتحہ ایک ایسے عالم نے بیان کیا ہے جو فدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لائق ہے۔

(ل) وَجِدًا واحد بنانا۔ صَحْبٌ رفقاء والا۔ عَالِمٌ عَلِمَ یَعْلَمُ سے جاننا، جاننے والا، باخبر۔ فِدًا فَدٰی وفِدٰی تَفْدِیَۃً فدا ہونا۔

(ف) مَسْكِنِهِمْ صیغہ واحد، سین ساکنہ، کاف مکسورہ اور حذف الف سے کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ مَسْكَنِهِمْ صیغہ واحد، سین ساکنہ، کاف مفتوحہ اور حذف الف سے حفص اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین صیغہ جمع سین مفتوحہ مع الف اور کاف مکسورہ سے مَسٰكِنِهِمْ پڑھتے ہیں۔

١٧ / ٨٦٥	اُكُلٍ اَضِفْ حِمًا نُّجَازِى الْيَا افْتَحَنْ (حما)		زَايًا كَفُوْرَ رَفْعُ حَبْرٍ عَمَّ صُنْ (حبر عم ص)

(ت) اُكُلٍ کو بصریین کے لیے خَمْطٍ کی طرف مضاف کردو کہ یہ حمایت شدہ قرآءت ہے۔ نُجْزِىْ مکی، ابوعمرو، مدنیین، شامی اور شعبہ کے لیے بالیاء ہے تم انہی کے لیے زاء کو فتحہ دو اور اَلْكَفُوْرَ کی راء کو رفع دینا نیک عالم سے عام اور محفوظ کرلو۔

(ل) حِمًا حمایت کرنا، حمایت شدہ۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ عَمَّ یَعُمُّ عام ہونا۔ صُنْ صَانَ سے محفوظ کرنا۔

(ف) اُكُلِ خَمْطٍ اضافت کی وجہ سے لام کی تنوین کے بغیر ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین لام کی تنوین سے اُكُلٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پھر اُكُلٍ کے کاف کے سکون اور ضمہ کا اختلاف سورۃ البقرہ میں بیان ہو چکا اس کے مطابق درج ذیل قرآءت بنتی ہیں۔ (۱) اُكْلِ خَمْطٍ ابوعمرو، یعقوب (۲) اُكْلٍ خَمْطٍ نافع، مکی، (۳) اُكُلٍ خَمْطٍ باقین۔

وَهَلْ يُجْزٰى اِلَّا الْكَفُوْرُ کو یاء، زاء کے فتحہ اور الف اور اَلْكَفُوْرُ میں راء کے رفع سے مکی، ابوعمرو، نافع، ابوجعفر، شامی اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین بالنون۔ زاء کے سکون اور یاء کے کسرہ اور اَلْكَفُوْرَ میں راء کے نصب سے وَهَلْ نُجْزِىْ اِلَّا الْكَفُوْرَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وهَلْ کے لام کے ادغام میں کسائی اپنے قاعدہ پر ہیں۔ یعنی وَهَلْ نُّجْزِىْ۔ نیز حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے نُجْزِىْ میں امالہ نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ حضرات کسرہ پڑھتے ہیں جو امالہ کا محل نہیں ہے۔

نوٹ: ازرق کے لیے حسب قاعدہ يُجْزٰى میں دو وجوہ ہیں (۱) تقلیل بطریق شاطبیہ (۲) فتح بطریق طیبہ۔

١٨ / ٨٦٦	وَرَبُّنَا ارْفَعْ ظُلْمَنَا وَبَاعَدَا (ظ)		فَا فْتَحْ وَ حَرِّكْ عَنْهُ وَاقْصُرْ شَدِّدَا

(ت) اور رَبَّنَا کی باء کو پیش یعقوب کے لیے دے دو اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما اور تم ان ہی سے بعِّدْ کی عین کو فتحہ دو اور دال کو حرکت فتحہ دے دو اور اسی کلمہ کو مکی۔ ابوعمرو اور ہشام کے لیے قصر کرو اور عین کو مشدد پڑھو یہ نیک عالم کا بلند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا ہے۔

(ل) ظَلَمْنَا ہمارا ظلم، گناہ۔ ارْفَعْ رَفَعَ يَرْفَعُ سے اٹھانا۔ اقْصُرْ قصر کرنا۔ شَدِّدًا مشدد پڑھنا۔

(ف) رَبُّنَا بٰعَدَ رَبَّنَا کی باء کی پیش اور بٰعَدَ میں باء مفتوحہ مع الف اور عین و دال کا فتحہ یعقوب پڑھتے ہیں (۲) رَبَّنَا بَعِّدْ رَبَّنَا کی باء کا زبر بَعِّدْ میں باء مفتوحہ حذف الف عین مکسورہ اور دال ساکنہ سے کی۔ ابوعمرو اور ہشام پڑھتے ہیں (۳) رَبَّنَا بٰعِدْ رَبَّنَا کی باء کا زبر، بٰعِدْ میں باء مفتوحہ مع الف۔ عین مکسورہ اور دال ساکنہ باقین کی قرآءت ہے۔

۱۹/۸٦٧	حَبْرٌ لِّوًى وَّصَدَّقَ الثِّقْلُ كَفَا حبر ل کفی		وَسَمِّ فُزِّعَ كَمَالٌ ظَرُفَا ك ظ

(ت) (حَبْرٌ لِّوًى کا ترجمہ ہو چکا) اور صَدَّقَ کی دال کی تشدید کوفیین کے لیے کافی ہوگئی ہے اور فُزِّعَ کی فاء و زاء کو معروف کے صیغہ سے شامی اور یعقوب کے لیے پڑھو جو باکمال اور عمدہ ہوگئی ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ لِوًى جھنڈے والا، اللِّوَاءَ بلند کرنا۔ كَفٰى يَكْفِىْ سے کافی ہونا۔ سَمِّ معروف سے پڑھنا۔ كَمَالٌ باکمال۔ ظَرُفَ خوبصورت ہونا، عمدہ ہونا، ذہین ہونا، خوش شکل ہونا، ماہر ہونا۔

(ف) وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ دال مشددہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین دال مخففہ سے صَدَقَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَلَقَدْ میں نافع، ابوجعفر، مکی ابن ذکوان، عاصم اور یعقوب کے لیے قَدْ کی دال کا اظہار ہے اور باقین کے لیے قَدْ کی دال کا ادغام ہے۔ اس لحاظ سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (۱) وَلَقَدْ صَدَقَ نافع، ابوجعفر، مکی، ابن ذکوان اور یعقوب۔ (۲) وَلَقَدْ صَّدَقَ ابوعمرو، ہشام (۳) وَلَقَدْ صَدَّقَ عاصم (۴) وَلَقَدْ صَّدَّقَ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر۔

اِذَا فَزَّعَ فاء اور زاء مفتوحہ، صیغہ معروف سے شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین فُزِّعَ فاء مضمومہ اور زاء مکسورہ صیغہ مجہول سے پڑھتے ہیں۔

۲۰/۸٦۸	وَاَذِنَ اضْمُمْ حُزْ شَفَا نَوِّنْ جَزَا ح شفا		لَا تَرْفَعِ الضِّعْفِ ارْفَعِ الْخَفْضَ غَزَا غ

(ت) اَذِنَ کے ہمزہ کو ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے ضمہ دو یہ قرآءت محفوظ کرو اس نے شفا دی ہے۔ جَزَآءٌ کے ہمزہ کو رُویس کے لیے تنوین والا بنا دو اور انہی کے لیے ہمزہ کو رفع نہ دو بلکہ نصب دو اور انہی کے لیے الضِّعْفِ میں فاء کے زیر کو پیش سے بدلنے کو طلب کیا گیا ہے۔

(ل) حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ شَفَا شَفٰى يَشْفِىْ سے شفا دینا۔ غَزَا يَغْزُوْ باب نَصَرَ سے طلب کرنا، ارادہ کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) اُذِنَ لَهٗ ہمزہ مضمومہ سے ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَذِنَ پڑھتے ہیں۔ جَزَآءًنِ الضِّعْفُ ہمزہ کونصب کی تنوین اور الضِّعْفُ میں فاء کے رفع سے رویس پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مرفوعہ مع ترک تنوین اور فاء کے جر سے جَزَآءُ الضِّعْفِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: روایت رویس میں تنوین کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسرہ دے کر پڑھا جاتا ہے۔

۲۱ / ۸۶۹	وَالْغُرْفَةِ التَّوْحِيْدَ فِدْ وَبَيِّنَتْ ف		حَبْرٌ فَتًى عُدْ وَ التَّنَاوُشُ هُمِزَتْ حبر فتی ع

(ت) اور فِي الْغُرْفَةِ حمزہ کے لیے پڑھ کر توحید کا نفع پہنچا دو۔ اور عَلٰى بَيِّنَتٍ مکی، ابوعمرو، حمزہ، خلف العاشر اور حفص جیسے نیک عالم اور ماہر نے پڑھا ہے تم اس قرآءت کی طرف رجوع کرو اور التَّنَاوُشُ ابوعمرو، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر بڑی جماعت کے لیے ہمزہ والا بنا دیا گیا ہے تم اسے محفوظ کرلو۔

(ل) فِدْ فَادَ سے فائدہ حاصل ہونا، فائدہ حاصل کرنا، فَادَ يَفُوْدُ سے ملانا، ثابت ہونا، اَفَادَ سے نفع پہنچانا، فَادَ يَفِيْدُ سے ثابت ہونا، مرنا، مال کا جاتے رہنا، حاصل ہونا۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ فَتًى نوجوان، قوی، ماہر۔ عُدْ عَادَ يَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ هُمِزَتْ ہمزہ والا بنا دینا۔

(ق) فِي الْغُرْفَتِ صیغہ واحد سے، راء ساکنہ اور حذف الف سے حمزہ پڑھتے ہیں باقین بالجمع راء مضمومہ اور اثبات الف سے الغُرُفٰتِ پڑھتے ہیں۔ عَلٰى بَيِّنَتٍ (الفاطر) صیغہ توحید سے، حذف الف سے مکی۔ ابوعمرو، حمزہ، خلف العاشر اور حفص پڑھتے ہیں باقین صیغہ جمع اور اثبات الف بَيِّنٰتٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وقفاً (۱) بَيِّنَهْ مکی اور ابوعمرو۔ (۲) بَيِّنَتْ بالاسکان اور بالروم دونوں طرح حفص، حمزہ اور خلف العاشر (۳) بَيِّنٰتْ بالاسکان اور بالروم دونوں طرح نافع، ابوجعفر، مکی، شعبہ، کسائی اور یعقوب۔

نوٹ: عَلٰى بَيِّنَتٍ کو ضرورت شعری کی وجہ سے سورۃ السباء میں بیان کیا ہے۔

التَّنَآؤُشُ بالہمز ابوعمرو، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالواو التَّنَاوُشُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بالہمز پڑھنے والوں کے لیے الف میں مد فرعی ہے۔ نیز امام حمزہ کے لیے مد متصل میں طول اور ابوعمرو، شعبہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے توسط ہے پھر اس ہمزہ میں وقفاً امام حمزہ کے لیے تسہیل بین بین مد اور قصر دونوں کے ساتھ ہے۔

یاء ات اضافت: سورۃ السباء میں تین یاء ات اضافت ہیں۔ (۱) اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا یاء مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، شامی اور حفص باقین یاء ساکنہ سے (۲) رَبِّيْ اِنَّهٗ یاء مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو باقین یاء ساکنہ سے (۳) عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ یاء مفتوحہ سے ماسواء امام حمزہ نوائمہ پڑھتے ہیں اور یاء کے حذف سے امام حمزہ پڑھتے ہیں یعنی عِبَادِ الشَّكُوْرُ۔

یاء ات زوائد: سورۃ السباء میں یاء ات زوائد دو ہیں۔ (۱) كَالْجَوَابِ ٭ ابوعمرو اور ورش وصلاً اثبات۔ یعقوب حالین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۲) نکیرِ ے ورش وصلاً اثبات۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ فَاطِرٍ

۲۲/۸۷۰	حُزْ صُحْبَةٌ غَيْرُ اخْفِضِ الرَّفْعَ ثُبَا (ح صحبه ث)	شَفَا وَتَذْهَبُ ضُمَّ وَاكْسِرْ ثَغَبَا (شفا ث)

(ت) (حُزْ صُحْبَةٌ کا ترجمہ ہو چکا) غَيْرُ اللهِ میں راء کے پیش کو زیر سے بدلنا ابو جعفر، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے اصلاح کرنا اور شفا دینا ہے اور تَذْهَبُ کی تاء کو ضمہ اور ہاء کو کسرہ ابو جعفر کے لیے دو اور مخالفین قرآءت کے دلائل برف کی طرح پگھلانا۔

(ل) حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ صُحْبَةٌ ایک جماعت۔ ثُبَا ثَبِیَ باب ضَرَبَ سے جمع کرنا، تعظیم کرنا، اصلاح کرنا۔ شَفَا شَفٰی يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ ثَغَبَا باب ضَرَبَ سے ذبح کرنا، خون بہانا، کسی کو نیزہ گھونپنا۔ باب سَمِعَ سے برف کا پگھلانا۔

(ف) غَيْرِ اللهِ راء کے زیر سے ابو جعفر، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین راء کے پیش سے غَيْرُ اللهِ پڑھتے ہیں۔ فَلَا تُذْهِبُ تاء مضمومہ اور ہاء مکسورہ سے ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین تاء اور ھاء دونوں کے فتحہ سے تَذْهَبُ پڑھتے ہیں۔

۲۳/۸۷۱	نَفْسُكَ غَيْرُهُ وَيُنْقَصُ افْتَحَا	ضَمًّا وَضَمَّ غَوْثُ خُلْفٍ شَرَحَا (غ ش)

(ت) نَفْسُكَ کو ماسوائے ابو جعفر کے باقین نو آئمہ نے سین کے اطلاقی رفع سے پڑھا ہے۔ اور يُنْقَصُ میں یاء کے ضمہ کو فتحہ سے رویس کے لیے خلف کی مدد کے ساتھ اور روح کے لیے بغیر خلف کے وضاحت کے ساتھ بیان کر دو۔

(ل) غَوْثُ خُلْفٍ خلف کی مدد۔ شَرَحَا شَرَحَ يَشْرَحُ سے وضاحت کرنا، تشریح کرنا، کھول کر بیان کرنا۔

(ف) فَلَا تُذْهِبُ کے ساتھ متصل کلمہ نَفْسَكَ سین کے زبر سے ابو جعفر پڑھتے ہیں اور باقین فَلَا تَذْهَبُ نَفْسُكَ سین کے پیش سے پڑھتے ہیں۔ وَلَا يَنْقُصُ یاء مفتوحہ اور قاف مضمومہ سے روح پڑھتے ہیں۔ رویس کے لیے دو وجہ ہیں (ا) اسی طرح وَلَا يَنْقُصُ یہ بطریق درہ ہے (ب) وَلَا يُنْقَصُ یاء مضمومہ اور قاف مفتوحہ سے اور یہ بطریق طیبہ ہے جبکہ باقی نو آئمہ کی قرآءت بھی اسی طرح ہے۔

۲۴/۸۷۲	نَجْزِيْ بِيَا جَهِّلْ وَكُلَّ ارْفَعْ حَدَا (ح)	وَالسَّيِّءِ الْمَخْفُوْضَ سَكِّنْهُ فِدَا (ف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) كَذٰلِكَ نَجْزِيْ کو ابو عمرو کے لیے یاء کے ساتھ مجہول کا صیغہ بنا دو اور انہی ابو عمرو کے لیے کُلَّ کے لام کو پیش دو جنہوں نے لوگوں کو علوم قرآن کی تعلیم کے لیے ابھارا ہے۔ اور وَمَكْرَ السَّيِّءِ کے جو ہمزہ کو جر دیا ہے، امام حمزہ کے لیے اسے ساکن کر دو یہ قرآءت فداء ہونے کے قابل ہے۔

(ل) جَهِّلْ مجہول بنانا۔ حَدَا يَحْدُوْ باب نَصَرَ سے بلند آواز سے حدی گانا۔ اونٹ کو ھانکنا، برانگیختہ کرنا، کس کام پر ابھارنا۔ فِدَا قربان ہونا، فَدٰی سے۔

(ف) يُجْزٰى كُلُّ بالیاء صیغہ مجہول سے اور كُلُّ کے لام کی پیش سے ابو عمرو پڑھتے ہیں باقین نوائمہ نَجْزِیْ كُلَّ بالنون اور كُلَّ کے لام کے زبر سے پڑھتے ہیں۔

امام حمزہ نے وَمَكْرَ السَّيِّئْ وصلاً ہمزہ کے سکون سے پڑھا ہے اور وقفاً السَّيِّيْ بالیاء ہے۔ اور باقین کے لیے وصلاً السَّيِّءِ اور وقفاً السَّيِّءْ۔ اسکان اور روم دونوں سے ہے۔ جبکہ ہشام کے لیے وصلاً تو ہمزہ کے زیر سے السَّيِّءِ ہی ہے مگر وقفاً تین وجوہ ہیں (ا) السَّيِّيْ ابدال حرف مد سے (ب) السَّيِّءِ تسہیل بین بین مع الروم (ج) السَّيِّءْ اسکان و تحقیق دونوں طرح سے۔

نوٹ: وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ میں تمام قراء عشرہ کے لیے رفع ہے کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سورۃ الفاطر میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

یاء زائدہ: سورۃ الفاطر میں ایک یاء زائدہ ہے۔ (ا) نَكِيْرِ نے۔ ورش وصلاً۔ یعقوب حالین میں اثبات اور باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ يٰسٓ عليه الصلوٰة والسلام (۹)

۱ / ۸۷۳	تَنْزِيْلُ صُنْ سَمَا عَزَزْنَا الْخِفُّ صِفْ ص سما ص	وَافْتَحْ ءَاَئِنْ ثِقْ وَ ذُكِرْ تُمْ عَنْهُ خِفْ ث

(ت) تَنْزِيْلُ لام کے پیش سے شعبہ، نافع۔ ابو جعفر، مکی، اور بصریین کے لیے بلند ہوا ہے اسے محفوظ کر لو۔ فَعَزَزْنَا شعبہ کے لیے تخفیف والا بیان کر دو۔ ءَاَئِنْ کے ہمزہ ثانی کو ابو جعفر کے لیے پُر اعتماد ہو کر فتحہ دے دو اور ان ہی کے لیے ذُكِرْتُمْ کو کاف کی تخفیف سے پڑھو۔

(ل) صُنْ صَانَ يَصُوْنُ سے محفوظ کرنا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) تَنزِیلُ الْعَزِیزِ لام کے پیش سے شعبہ، نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین لام کے زبر سے تَنزِیلَ پڑھتے ہیں۔ فَعَزَزْنَا بِثَالِثٍ زاء اول کی تخفیف سے شعبہ پڑھتے ہیں باقین تشدید سے فَعَزَّزْنَا پڑھتے ہیں۔ ءَاَنْ ذُكِرْتُم بالادخال، دوسرے ہمزہ کے فتحہ اور اس کی تسہیل اور کاف کی تخفیف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین دوسرے ہمزہ کا کسرہ اور کاف کی تشدید سے أَئِنْ ذُكِّرْتُم پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سب قراء تسہیل وتحقیق اور ادخال وعدم ادخال میں اپنے اپنے اصول پر ہیں جس کی رُو سے درج ذیل قراءات بنتی ہیں۔ (۱) أٰئِنْ قالون اور ابوعمرو کے لیے ادخال اور تسہیل (۲) أَیِنْ ورش۔ مکی اور رویس کے لیے بلا ادخال تسہیل (۳) أَئِنْ ابن ذکوان۔ عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور روح کے لیے بلا ادخال تحقیق (۴) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) أٰئِنْ ادخال وتحقیق بطریق شاطبیہ (ب) أَئِنْ بلا ادخال تحقیق بطریق طیبہ۔ (۵) أٰئِنْ ادخال مع تسہیل ابوجعفر۔

۸۷۴/۲		
أُولٰى وَأُخْرٰى صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ		تُبْ عَمِلَتْهُ يَحْذِفُ الْهَا صُحْبَةٌ
		ث ۔۔۔ صحبہ

(ت) صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ کا پہلا اور آخری موقع ابوجعفر کے لیے اطلاقی رفع کے ساتھ پڑھنے پر رجوع کرو۔ عَمِلَتْهُ میں شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی جماعت ھاء کو حذف کرتی ہے۔

(ل) أُولٰى پہلا۔ أُخْرٰى آخری۔ تُبْ تَابَ يَتُوْبُ سے رجوع کرنا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔

(ف) صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ پہلا اور تیسرا یعنی آخری موقع دونوں جگہ تاء کے اطلاق رفع سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین ان دونوں جگہ تاء کے نصب سے صَيْحَةً وَّاحِدَةً پڑھتے ہیں۔ یہ دونوں وہ مواقع ہیں جو كَانَتْ کے بعد آئے ہیں۔ جبکہ دوسرا موقع مَا يَنظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً خارج ہوگیا کیونکہ اس میں تمام قراء عشرہ تاء کا نصب پڑھتے ہیں۔ وَمَا عَمِلَتْ اَيْدِيْهِمْ ہاء ضمیر کے حذف سے شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین اثبات ہاء ضمیر سے عَمِلَتْهُ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ھاء ضمیر میں مکی صلہ کریں گے۔ جن حضرات نے ہاء ضمیر کو حذف کیا ہے وہ اپنے مصحف یعنی مصحف کوفی کی رسم کے مطابق ہیں کہ اس میں ہاء ضمیر محذوف ہے جبکہ باقی مصاحف یعنی مکی۔ مدنی۔ بصری اور شامی میں ہاء مرسوم ہے۔

۸۷۵/۳		
وَالْقَمَرَ ارْفَعْ اِذْ شَذَا حَبْرٌ وَّيَا		يَخِصِّمُوْا كُسِرْ خُلْفُ صَا فِي الْخَالِيَا
ا ۔۔۔ ش ۔۔۔ حبر		ص ۔۔۔ ل

(ت) وَالْقَمَرَ میں راء کا رفع نافع۔ روح۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے دو، نیک عالم نے اس کو معلوم کیا ہے۔ اور يَخِصِّمُوْنَ کی یاء کو خُلف کے ساتھ شعبہ جو پاکیزہ ہستی ہیں کہ لیے کسرہ دو اور میرے لیے ہشام کی روایت میں......

(ل) شَذَا يَشْذُوْ سے خوشبو لگانا، خبر معلوم کر کے سمجھانا، دور ہٹانا۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ صَا فِيْ صَفَا يَصْفُوْ سے صاف ہونا، پاکیزہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) وَالْقَمَرُ قَدَّرْنٰهُ راء کے پیش سے نافع، روح، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین راء کے زبر سے وَالْقَمَرَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یَخِصِّمُوْنَ کلمے کی قرآءت کافی تفصیلی ہے اس کا بیان آئندہ اشعار میں ملاحظہ کریں۔

(۴/۸۷۶)	خُلْفٌ رَّوٰی نَلْ مِنْ ظُبًی وَّاخْتَلَسَا روی ن م ظ	بِالْخُلْفِ حُطْ بَدْرًا وَّسَكِّنْ بَخَسَا ح ب ب

(ت) خاء کے فتحہ میں خلف قوی دلائل کے ساتھ روایت کیا گیا ہے تم اسے حاصل کرلو اور قالون نے خُلف کے ساتھ اور ورش۔ مکی اور ابوعمرو نے بغیر خُلف خاء کو فتحہ دیا ہے اور ان دونوں یعنی ابوعمرو اور قالون کے لیے خُلف کے ساتھ خاء کے فتحہ کا اختلاس کا احاطہ کرلو جو بدر کامل کی طرح ہے۔ اور قالون کے لیے تیسری وجہ میں خاء کو ساکن کردو اس سکون نے ثقل کو گھٹایا ہے۔

(ل) رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے پالینا، حاصل کرنا۔ ظُبًی تیزیوں والا، قوی دلائل۔ حُطْ حَاطَ یَحُوْطُ سے حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا، گھیرنا، احاطہ کرنا۔ بَدْرًا چودھویں کا چاند۔ بَخَسَا بَخَسَ باب فَتَحَ سے گھٹانا، کم کرنا۔

(۵/۸۷۷)	بِالْخُلْفِ فِیْ ثَبْتٍ وَّ خَفَّفُوْا فِنَا ث ف	وَفَا كِهُوْنَ فَاكِهِيْنَ اقْصُرْ ثَنَا ث

(ت) اور یہ سکون قالون کے لیے خُلف کے ساتھ قوی نقول سے ثابت ہے اور حمزہ نے صاد میں ایسی تخفیف سے پڑھا ہے جو وسیع میدان کی طرح ہے اور فٰكِهُوْنَ اور فٰكِهِيْنَ کو قصر سے ابوجعفر کے لیے پڑھو یہ قابل تعریف ہے۔

(ل) فِیْ ثَبْتٍ ثبوت میں، فِنَا فَنَا سے خالی میدان، خالی جگہ۔ ثَنَا تعریف۔

(ف) ناظمؒ نے ان تین اشعار میں یَخِصِّمُوْنَ کی قرآءت بیان کی ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔ قالون کے لیے تین وجوہ ہیں۔ **(الف)** یَخَصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء کے فتحہ میں اختلاس اور صاد مشددہ بطریق شاطبیہ **(ب)** یَخْصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ، خاء ساکنہ اور صاد مشددہ بطریق شاطبیہ **(ج)** یَخَصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء مفتوحہ کاملہ۔ صاد مشددہ بطریق طیبہ۔ (۲) یَخَصِّمُوْنَ (قالون کی تیسری وجہ کی طرح) ورش۔ مکی (۳) ابوعمرو بصری کے لیے دو وجوہ ہیں۔ **(الف)** یَخَصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء کے فتحہ میں اختلاس اور صاد مشددہ (قالون کی پہلی وجہ کی طرح) بطریق شاطبیہ۔ **(ب)** یَخَصِّمُوْنَ (قالون کی تیسری وجہ کی طرح) بطریق طیبہ۔ (۴) ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں۔ **(الف)** یَخَصِّمُوْنَ یاء وخاء کا فتحہ اور صاد مشددہ بطریق شاطبیہ۔ **(ب)** یَخِصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء مکسورہ اور صاد مشددہ بطریق طیبہ۔ (۵) شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں۔ **(الف)** یَخِصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء مکسورہ اور صاد مشددہ (ہشام کی وجہ ثانی کی طرح) بطریق شاطبیہ۔ **(ب)** یِخِصِّمُوْنَ یاء وخاء مکسورہ اور صاد مشددہ بطریق طیبہ۔ (۶) یَخِصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء مکسورہ اور صاد مشددہ سے ابن ذکوان، حفص، کسائی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب اور خلف العاشر۔(۷) یَخْصِمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء ساکنہ اور صاد مخففہ، حمزہ۔(۸) یَخْصِّمُوْنَ یاء مفتوحہ۔ خاء ساکنہ اور صاد مشددہ۔ ابوجعفر۔

نوٹ: طرق کی تطبیق میں وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ میں قالون کے لیے چھ وجوہ ہیں جو میم جمع کی دو وجوہ (۱) صلہ اور (۲) عدم صلہ کو یَخِصِّمُوْنَ کی تین وجوہ (۱) اسکان (۲) اختلاس اور (۳) اتمام حرکت کے باہم ملانے سے بنتی ہیں اور یہ تمام چھ وجوہ صحیح ہیں۔

فَكِهُوْنَ (یٰسٓ) فَكِهِيْنَ (الدخان۔ الطور) تینوں جگہ حذف الف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین نے تینوں جگہ اثبات الف سے فٰكِهُوْنَ اور فٰكِهِيْنَ پڑھا ہے۔

٦/٨٧٨	تَطْفِيفُ كَوْنُ الْخُلْفِ عَنْ ثَرًا ظُلَلْ ك ع ث	لَلْكَسْرِ ضُمَّ وَاقْصُرُوْا شَفَا جُبُلْ شفا

ت اور سورۂ تطفیف والا شامی نے خیر والے خُلف کے ساتھ اور حفص و ابوجعفر نے بلا خلاف قصر سے پڑھا ہے۔ اور فِي ظُلَلٍ میں ظاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدلو اور لام اول کے بعد الف کو قصر سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے پڑھو اس قرآءت نے شفا دی ہے جُبُلًا......

ف فَكِهِيْنَ (تطفیف) حذف الف سے حفص اور ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ ابن عامر شامی کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) اسی طرح حذف الف سے، یہ بطریق طیبہ ہے (ب) فٰكِهِيْنَ اثبات الف سے، یہ بطریق شاطبیہ ہے اور باقین بھی ایسے ہی اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ فِي ظُلَلٍ ظاء مضمومہ اور لام اول کے بعد حذف الف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ظاء مکسورہ اور لام اول کے بعد اثبات الف سے ظِلٰلٍ پڑھتے ہیں۔

٧/٨٧٩	فِي كَسْرِ ضَمَّيْهِ مَدًا نَلْ وَاشْدُدَا مدا ن	لَهُمْ وَرَوْحٍ ضَمُّهُ اسْكِنْ كَمْ حَدَا ك ح

ت میں مدنیین اور عاصم کے لیے جیم و باء کے دونوں ضموں کی جگہ کسرہ شہرت والا تم حاصل کرلو اور ان ہی مدنیین، عاصم اور روح کے لیے لام کو مشدد کرو اور اس کی باء کے ضمہ کو شامی اور ابو عمرو کے لیے سکون نے متعدد مرتبہ طلباء کو علوم قرآءت حاصل کرنے پر اُبھارا ہے۔

ل مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ اشْدُدَا مشدد سے پڑھنا۔ كَمْ بہت مرتبہ۔ حَدَا یَحْدُوْ سے برانگیختہ کرنا، کسی کام پر آمادہ کرنا، کسی کام پر ابھارنا۔

ف جِبِلًّا میں چار قرآءات ہیں۔ (۱) جِبِلًّا جیم اور باء کا کسرہ اور لام مشددہ نافع، ابوجعفر اور عاصم پڑھتے ہیں (۲) جُبُلًّا جیم و باء کا ضمہ اور لام مشددہ روح (۳) جُبْلًا جیم مضمومہ۔ باء ساکنہ اور لام مخففہ شامی اور ابو عمرو (۴) جُبُلًا جیم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باء مضمومہ اور لام مخففہ باقین کی قرآءت ہے۔

نوٹ: لَهُمْ کی ضمیر نافع، ابوجعفر اور عاصم کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۸ / ۸۸۰	نُنَكِّسْهُ ضُمَّ حَرِّكِ اشْدُدْ كَسْرَ ضَمّْ	نَلْ (ن) فُزْ (ف) لِيُنْذِرَ الْخِطَابُ ظَلَّ (ظ) عَمْ (عم)

(ت) نُنَكِّسْهُ کے نون اول کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ کی حرکت دو اور کاف کو مشدد کرو نیز اسے ضمہ کی بجائے کسرہ سے عاصم اور حمزہ کے لیے حاصل کر لو تم کامیاب ہو جاؤ۔ لِيُنْذِرَ کو یعقوب، مدنیین اور شامی کے لیے تاء خطاب سے پڑھنا سایہ دار اور مشہور ہو گیا ہے۔

(ل) حَرِّكِ حرکت دینا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا۔ فُزْ فَازَ يَفُوزُ سے کامیاب ہونا۔ ظَلَّ يَظَلُّ سے سایہ دار ہونا، ہمیشہ رہنا۔ عَمْ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔

(ف) نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ نون اول مضموم۔ نون ثانی مفتوح اور کاف مکسورہ مشددہ عاصم اور حمزہ نے پڑھا ہے۔ باقین نون اول مفتوحہ۔ نون ثانی ساکن اور کاف مضمومہ مخففہ سے نَنْكُسْهُ پڑھتے ہیں۔ لِتُنْذِرَ مَنْ تاء خطاب سے یعقوب، نافع، ابو جعفر، اور شامی پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے لِيُنْذِرَ پڑھتے ہیں۔

۹ / ۸۸۱	وَحَرْفُ الْاَحْقَافِ لَهُمْ وَالْخُلْفُ هَلْ (ھ)	بِقَادِرٍ يَقْدِرُ غُصْ (غ) الْاَحْقَافِ ظَلْ (ظ)

(ت) اور سورۃ الاحقاف والے کلمہ میں انہی حضرات کے لیے تاء خطاب ہے اور بزی کے لیے خلف قوت والا ہے۔ بِقٰدِرٍ رویس کے لیے يَقْدِرُ علوم میں غوطہ زن ہونا ہے اور سورۃ الاحقاف والا کلمہ یعقوب کے لیے سایہ دار ہوا ہے۔

(ل) هَلْ قوت والا۔ غُصْ غوطہ لگانا۔ ظَلْ ظَلَّ يَظَلُّ سایہ دار ہونا، ہمیشہ رہنا۔

(ف) لِتُنْذِرَ الَّذِيْنَ (الاحقاف) تاء خطاب سے یعقوب، نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اس طرح تاء خطاب (ب) لِيُنْذِرَ یاء غیب سے اور بزی کے لیے یہ وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ دونوں سے ہیں باقین بھی یاء غیب سے لِيُنْذِرَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بزی کے لیے اداء میں تاء خطاب مقدم ہے۔

وَالْاَرْضَ يَقْدِرُ (یٰسٓ) صیغہ مضارع سے رویس پڑھتے ہیں باقین اسم فاعل سے وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ پڑھتے ہیں۔ يَقْدِرُ (الاحقاف) میں صیغہ مضارع سے بالیاء مفتوحہ اور قاف ساکنہ حذف الف سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین اسم فاعل سے باء مکسورہ اور قاف مفتوحہ مع الف سے بِقٰدِرٍ پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ یٰسٓ میں تین یاءات اضافت ہیں۔ (ا) وَمَا لِيَ لَا یاء مفتوحہ سے نافع۔ ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکوان، عاصم اور کسائی کے لیے۔ ہشام کے لیے دو وجوہ (ا) فتحہ یاء بطریق شاطبیہ (ب) اسکان یاء بطریق طیبہ۔ باقین کے لیے سکون۔ (۲) اِنِّیَ اِذًا نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو یاء مفتوحہ باقین کے لیے سکون (۳) اِنِّیَ اٰمَنْتُ نافع۔ ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے سکون۔

یاء ات زوائد: سورۂ یٰس میں تین یاءات زوائد ہیں۔ (ا) اِنْ یُّرِدْنِ ے ابوجعفر کے لیے حالین میں اثبات مگر وصلاً اثبات وفتحہ اور وقفاً اثبات وسکون یعنی یُرِدنِیْ ہے۔ یعقوب وقفاً اثبات وسکون اور وصلاً حذف اور باقین کے لیے حالین میں حذف (۲) وَلَا یُنْقِذُوْنِ ے ورش وصلاً اثبات۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۳) فَاسْمَعُوْنِ ے یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ (۵)

۱/۸۸۲	بِزِیْنَۃِ نَوِّنْ فِدًا نَلْ بَعْدُ صِفْ ف ن ص		فَانْصِبْ وَثِقْلَیْ یَسْمَعُوْ شَفَا عُرِفْ شفا ع

(ت) بِزِیْنَۃِ تاء کی تنوین سے حمزہ اور عاصم کے لیے پڑھو تم اس قرآءت پر فدا ہونے والے ہو اسے حاصل کرو اور بعد والا کلمہ اَلْکَوَاکِبِ کو باء کے زیر سے شعبہ کے لیے بیان کر دو۔ اور یَسْمَعُوْنَ کے سین اور میم کی دو تشدیدوں کو حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور حفص کے لیے پڑھو اس معروف قرآءت نے شفا دی ہے۔

(ل) فِدًا فدا ہونا، قربان ہونا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ عُرِفْ عَرَفَ یَعْرِفُ سے جاننا، پہچاننا۔

(ف) بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ: تنوین اور وصلاً اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے کسرہ اور اَلْکَوَاکِبِ کے باء کا جر حمزہ اور حفص پڑھتے ہیں جبکہ بِزِیْنَۃِنِ الْکَوَاکِبَ تنوین اور وصلاً اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسرہ اور اَلْکَوَاکِبَ کے باء کا نصب شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ تاء کے زیر اور اَلْکَوَاکِبِ کے باء کے زیر سے پڑھتے ہیں۔ لَا یَسَّمَّعُوْنَ سین اور میم دونوں مشدد حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین سین اور میم دونوں کی تخفیف سے لَا یَسْمَعُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۲/۸۸۳	عَجِبْتَ ضَمُّ التَّا شَفَا اسْکِنْ اَوَعَمْ شفا عم		لَا اَزْرَقْ مَعًا یَزِفُّوْ فُزْ بِضَمْ ف

(ت) بَلْ عَجِبْتَ میں حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے تاء کے ضمہ نے شفا دی ہے تم اَوَ اٰبَآ ؤُنَا کے واؤ کو دونوں جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدنیین اور شامی ماسواء ازرق کے لیے ساکن کر دو یہ قرآءت مشہور ہے۔ یَزِفُّوْنَ کی یاء کو حمزہ کے لیے ضمہ سے پڑھ کر کامیاب ہو جاؤ۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ عَمْ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، مشہور ہونا۔ فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔

(ف) بَلْ عَجِبْتُ تاء کے ضمہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تاء کے فتحہ سے عَجِبْتَ پڑھتے ہیں۔
اَوْ اٰبَآؤُنَا (الصافات۔ الواقعہ) دونوں جگہ واؤ ساکنہ سے قالون، اصبہانی، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں اور باقین جس میں ازرق بھی شامل ہیں واؤ مفتوحہ سے اَوَاٰبَآؤُنَا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پھر اس میں نقل حرکت۔ سکتہ وغیرہ کا بھی اختلاف ہے اس طرح درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (۱) اَوْ اٰبَآؤُنَا قالون۔ ابوجعفر۔ ہشام (۲) اَوَاٰبَآؤُنَا اصبہانی کے لیے بالنقل اور بالحذف (۳) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) عدم سکتہ مع تحقیق بطریق شاطبیہ (ب) سکتہ مع تحقیق بطریق طیبہ (۴) اَوَاٰبَآؤُنَا باقین۔ اِلَیْهِ یُزِفُّوْنَ یاء مضمومہ سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین یاء مفتوحہ سے یَزِفُّوْنَ پڑھتے ہیں۔

مَا ذَا تَرٰی بِالضَّمِّ وَالْکَسْرِ شَفَا (شفا)		زَا یُنْزِفُوْنَ اکْسِرْ شَفَا الْاُخْرٰی کَفَا (شفا، کفی)	۳ / ۸۸۴

(ت) یُنْزِفُوْنَ کی زاء کو حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے کسرہ نے شفا دی ہے اور آخری کلمہ میں زاء کا کسرہ کوفیین کے لیے کافی ہو گیا ہے۔ مَاذَاتَرٰی میں تاء کا ضمہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ کَفَا کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا۔ الْاُخْرٰی آخری۔

(ف) یُنْزِفُوْنَ (الصافات) زاء مکسورہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین زاء مفتوحہ سے یُنْزَفُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَلَا یُنْزِفُوْنَ (الواقعہ کا آخری موقع) میں زاء مکسورہ سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے پڑھا ہے اور باقین زاء مفتوحہ سے یُنْزَفُوْنَ پڑھتے ہیں۔ مَاذَا تُرِیْ تاء مضمومہ، راء مکسورہ اور یاء ساکنہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین نے تاء اور راء دونوں کے فتحہ اور اثبات الف سے مَاذَا تَرٰی پڑھا ہے۔

نوٹ: پھر ان میں امالہ اور تقلیل کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) ازرق کے لیے تقلیل تَرٰی (۲) ابوعمرو کے لیے امالہ تَرٰی (۳) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) تَرٰی بالفتح بطریق شاطبیہ (ب) تَرٰی بالامالہ بطریق طیبہ۔

اَللّٰهُ رَبُّ رَبُّ غَیْرُ صَحْبِ ظَنْ (صحب، ظ)		اِلْیَاسَ وَصْلُ الْهَمْزِ خُلْفُ لَّفْظُ مَنْ (ل، م)	۴ / ۸۸۵

(ت) وَاِنَّ اِلْیَاسَ میں ہشام اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف ہمزہ کو وصلی بنا دینا مہربان شخص کا تلفظ ہے۔ اَللّٰهُ رَبُّکُمْ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّ حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب جیسے رفقاء کے ماسوا نے ایسے ہی پیش کا یقین کیا ہے۔

(ل) مَنْ مَنَّ یَمُنُّ سے احسان کرنا۔ غَیْرُ صَحْبِ ساتھیوں کا غیر۔ ظِنْ یَظُنُّ یقین کرنا، خیال کرنا۔

(ف) شامی کے دونوں راویین ہشام اور ابن ذکوان کے لیے وَاِنَّ اِلْیَاسَ میں خلف ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ ہشام کے لیے (ا) وَاِنَّ اِلْیَاسَ ہمزہ قطعی سے بطریق شاطبیہ۔ (ب) وَاِنَّ الْیَاسَ ہمزہ وصلی سے اور اعادہ کے وقت اَلْیَاسَ یہ بطریق طیبہ ہے۔ ابن ذکوان کے لیے (ا) ہمزہ وصلی سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) ہمزہ قطعی مکسور سے یہ بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ باقین ہمزہ قطعی مکسور سے پڑھتے ہیں۔ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ تینوں اسماء کو حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب نصب سے پڑھتے ہیں اور باقین تینوں اسماء کو رفع سے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے۔

وَاِنَّ اِلْیَاسَ سے لِقَوْمِهٖ اَلَا تک طرق کی تطبیق

ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں۔ (۱) ہمزہ قطعی مع توسط (بطریق شاطبیہ) (۲) ہمزہ قطعی مع قصر (بطریق طیبہ) (۳) ہمزہ وصلی مع توسط (بطریق طیبہ) ابن ذکوان کے لیے بھی تین وجوہ ہیں۔ (۱) ہمزہ وصلی مع توسط (بطریق شاطبیہ) (۲) ہمزہ وصلی مع طول (بطریق طیبہ) (۳) ہمزہ قطعی مع توسط (بطریق طیبہ)

۵/۸۸۶	وَالِ یَاسِیْنَ بَالْیَا سِیْنَ كَمْ (ك)	اَتٰى ظُبًى (ا ظ) وَّصْلُ اصْطَفٰى جُدْ (ج) خُلْفُ ثُمْ (ث)

(ت) الِ یَاسِیْنَ شامی۔ نافع اور یعقوب کے لیے اِلْ یَاسِیْنَ کی جگہ متعدد مواقع پر قوی دلائل سے منقول ہو کر آیا ہے۔ اَصْطَفٰی کا ہمزہ وصلی ابوجعفر کے لیے بغیر خلف اور ورش کے لیے خلف کے ساتھ درست اور عمدہ طریقے سے بیان کر دو۔

(ل) كَمْ متعدد مواقع پر۔ اَتٰى یَاْتِیْ سے آنا۔ ظُبًى قوی دلائل۔ جُدْ جَادَ یَجُوْدُ سے عمدہ ہونا۔ ثُمْ ثَمَّ باب نَصَرَ سے اصلاح کرنا، درست کرنا۔

(ف) عَلٰٓى اٰلِ یٰسِیْنَ ہمزہ مفتوحہ مع الف اور اٰلِ اور یٰسِیْنَ دو علیحدہ کلمات کی صورت میں کہ بوقت ضرورت اٰلِ پر بھی وقف جائز ہے اور یہ شامی نافع اور یعقوب کی قرآءت ہے۔ اِلْ یٰسِیْنَ ہمزہ مکسورہ حذف الف اور لام کے سکون سے نیز ایک ہی کلمہ کی صورت میں ہے اور اس وجہ سے اِلْ کے لام پر وقف جائز نہیں یہ باقین کی قرآءت ہے۔ اِصْطَفَی الْبَنٰتِ ہمزہ وصلی مکسورہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ اور ورش کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہمزہ وصلی سے ابوجعفر کی طرح ہی یہ اصبہانی کے طرق سے بطریق طیبہ ہے (ب) ازرق کے طرق سے ہمزہ قطعی اَصْطَفَی الْبَنٰتِ یہ بطریق شاطبیہ ہے۔ جبکہ باقین کی قرآءت بھی ہمزہ قطعی سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: لَكٰذِبُوْنَ سے وصل کرنے کی صورت میں اِصْطَفَى الْبَنٰتِ کا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگا اور ابتداء کے وقت ہمزہ مکسورہ سے اِصْطَفَى الْبَنٰتِ پڑھا جائے گا۔

یاء ات اضافت: سورۃ الصّٰفّٰت کی یاءات اضافت تین ہیں۔ (۱) اِنِّیٓ اَرٰی (۲) اَنِّیٓ اَذْبَحُكَ دونوں میں یاء مفتوحہ سے نافع، ابو جعفر، مکی اور ابو عمرو باقین یاء ساکنہ سے (۳) سَتَجِدُنِیٓ اِنْ یاء مفتوحہ سے نافع، ابو جعفر، باقین یاء ساکنہ سے۔

یاء ات زوائد: سورۃ الصّٰفّٰت کی یاءات زوائد دو ہیں۔ (۱) سَیَهْدِیْنِ ہے یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۲) لَتُرْدِیْنِ ہے ورش وصلاً اثبات۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

وَمِنْ سُوْرَةِ صٓ اِلٰی سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ (۳۱)

۸۸۷/۱		
فَوَاقِ بِالضَّمِّ شَفَا خَا طِبْ وَخِفْ (شفا)		يَدَّبَّرُوْا ثِقْ عَبْدَنَا وَحِّدْ دَنِفْ (ث، د)

(ت) فَوَاقٍ میں فاء کے ضمہ نے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے۔ لِیَدَّبَّرُوْا کو ابو جعفر کے لیے تاء خطاب والا اور اس کی دال کو مخفف بنا دو اس پر اعتماد کرلو۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا کو صیغہ واحد سے مکی کے لیے پڑھنا قرب والا ہوگیا ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ ثِقْ وَ ثَقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ وَحِّدْ وَحَّدَ سے واحد بنانا۔ دَنِفْ دَنِفَ باب سَمِعَ سے قریب ہونا، قریب الموت ہونا۔

(ف) مِنْ فُوَاقٍ فاء مضمومہ سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین فاء مفتوحہ سے مِنْ فَوَاقٍ پڑھتے ہیں۔ لِتَدَبَّرُوْا تاء خطاب اور دال مخففہ سے ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین یاء غیب اور دال مشددہ سے لِیَدَّبَّرُوْا پڑھتے ہیں۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ میں کلمہ عَبْدَنَا صیغہ واحد سے عین مفتوحہ اور باء ساکنہ سے مکی پڑھتے ہیں باقین صیغہ جمع سے عین مکسورہ اور باء مفتوحہ مع الف سے عِبٰدَنَا پڑھتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عَبْدَنَا کی تعیین کس طرح ہوئی؟ جواب یہ ہے کہ اس کی تعیین اس سے ہوئی کہ اس کے بعد والے شعر نمبر ۸۸۸ میں حضرت ناظمؒ فرما رہے ہیں ''وَقَبْلَ ضَمَّا نُصْبِ یعنی اس عَبْدَنَا سے قبل والے کلمہ بِنُصْبٍ کے دو ضمہ ہیں'' پس اس سے معلوم ہوا کہ عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ مراد ہے عَبْدَنَا اَيُّوْبَ نہیں کیونکہ وہ بِنُصْبٍ سے پہلے آرہا ہے۔ نیز اس کا دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ اعتماداً علی الشہرت کو بھی ملحوظ رکھا گیا اور تعیین خاص نہیں کی گئی ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ کتب قراءت میں عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ والا موقع ہی زیر بحث آتا ہے عَبْدَنَا اَيُّوْبَ والا نہیں۔

۸۸۸/۲		
وَقَبْلُ ضَمَّا نُصْبِ ثُبْ ضُمَّ اسْكِنَا (ث)		لَا الْحَضْرَمِیْ خَالِصَةٍ اَضِفْ لَنَا (ل)

(ت) اور عَبْدَنَا سے پہلے آنے والے کلمہ بِنُصْبٍ کے نون اور صاد کے دو ضمہ ہیں تم اس کی طرف رجوع کرو اور باقین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے نہ کہ یعقوب الحضرمی کے لیے تم نون کو ضمہ اور صاد کو ساکن کرو اور تم ہشام کے لیے بِخَالِصَةِ کو خلف کے ساتھ ذِکْرَی کی طرف ہمارے لیے مضاف کردو..........

(ل) تُبْ تَابَ يَتُوْبُ سے رجوع کرنا۔ ضُمَّ ضمہ دینا۔ اَضِفْ مضاف کرنا۔ لَنَا ہمارے لیے۔

(ف) بِنُصْبٍ نون اور صاد مضموم ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ باقین نے ماسواء یعقوب کے بِنُصْبٍ نون مضمومہ اور صاد ساکنہ سے پڑھا ہے اور یعقوب نون وصاد دونوں کے فتحہ سے بِنَصَبٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یعقوب کے لیے نون اور صاد کا فتحہ، ضمہ اور سکون کی ضد سے نکل رہا ہے وہ اضداد جو حضرت ناظم آغاز نظم میں بیان کر آئے ہیں۔

٣ / ٨٨٩	خُلْفٌ مَّدًّا وَّيُوْعَدُوْنَ حُزْ دَعَا (مدا، ح، د)	وَقَافَ دِنْ غَسَّاقُ بِالثِّقْلِ مَعَا (د)

(ت) اور مدنیین کے لیے بغیر خلف مشہور ہوا ہے۔ اور مَا يُوْعَدُوْنَ کو بالیاء ابوعمرو اور مکی کے لیے جمع کرلو اور اس قرآءت کی طرف دعوت دو۔ اور سورۃ قاف والے موقع کو مکی کے لئے بالیاء پڑھ کر اپنا شعار بنالو۔ اور وَغَسَّاقٌ جو دو جگہ ہے کی تشدید..........

(ل) مَدًّا درازی والا۔ حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ دَعَا يَدْعُوْ سے بلانا، دعوت دینا۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ سے دین اختیار کرنا۔ مَعًا اکٹھے، دو جگہ۔

(ف) بِخَالِصَةِ اضافت کی وجہ سے تاء کے زیر اور بغیر تنوین کے، نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بِخَالِصَةِ اسی طرح ایک زیر سے یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) بِخَالِصَةٍ تاء کی تنوین یعنی دو زیر سے یہ بطریق طیبہ ہے اور یہی باقین کی بھی قرآءت ہے۔ مَا يُوْعَدُوْنَ (ص) بالیاء ابوعمرو اور مکی پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تُوْعَدُوْنَ پڑھتے ہیں۔ مَايُوْعَدُوْنَ (ق) بالیاء مکی پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تُوْعَدُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: دونوں جگہ یاء غیب کی قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے۔

حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ (ص) وَغَسَّاقًا (النبا) دونوں جگہ سین مشددہ سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین سین مخففہ سے وَغَسَاقٌ اور وَغَسَاقًا پڑھتے ہیں۔

٤ / ٨٩٠	صَحْبٌ وَّاٰخَرُ اضْمُمِ اقْصُرْهُ حَمَا (صحب، حما)	قَطْعُ اتَّخَذْنَا عَمَّ نَلْ دُمْ اَنَّمَا (عم، ن، د)

(ت) حفص، حمزہ کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء والی ہے۔ اور وَاٰخَرُ کے ہمزہ کو ضمہ اور اس کے ہمزہ کو قصر سے پڑھنے کی بصریین کے لیے حمایت کرو۔ اِتَّخَذْنٰهُمْ کے ہمزہ کو مدنیین شامی، عاصم اور مکی کے لیے قطعی بنا دینا مشہور ہوگیا ہے تم اس ہمیشگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی قرآءت کو حاصل کرلو۔ اَنَّمَا کے ہمزہ کو کسرہ دینا ابوجعفر کے لیے قابل تعریف ہوا ہے۔

(ل) صَحْبٌ رفقاء، جماعت۔ حِمَا حمایت کرنا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے پالینا، حاصل کرنا۔ دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشگی کرنا ہے۔

(ف) وَاُخَرَ مِنْ ابوعمرو اور یعقوب ہمزہ مضمومہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ اور اثبات الف سے وَاٰخَرُ پڑھتے ہیں۔ اَتَّخَذْنٰھُمْ ہمزہ قطعی سے نافع، ابوجعفر، شامی، عاصم اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ وصلی سے اِتَّخَذْنٰھُمْ پڑھتے ہیں۔ اِنَّمَا اَنَا ہمزہ مکسورہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَنَّمَا پڑھتے ہیں۔

۵/۸۹۱	فَاکْسِرْ ثَنَا فَالْحَقُّ نَلْ فَتًی اٰمَنْ ث ن فتی		خَفِّ اتْلُ فُزْدُمْ سَالِمًا مُدًّا کْسِرَنْ ا ف د

(ت) (فَاکْسِرْ ثَنَا کا ترجمہ ہو چکا) فَالْحَقُّ قاف کے پیش سے عاصم، حمزہ اور خلف العاشر کے لیے قوی قرآءت حاصل کرلو اٰمَنْ نافع حمزہ اور مکی کے لیے تخفیف والا تلاوت کرو اور تم کو ہمیشگی والی کامیابی ہو۔ سٰلِمًا کو مد سے پڑھو اور لام کو کسرہ مکی اور بصریین کے لیے دو یہ حق ہے۔

(ل) ثَنَا تعریف۔ نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ فَتًی نوجوان، قوی۔ اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْ سے پڑھنا۔ فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔

(ف) قَالَ فَالْحَقُّ میں قاف کے پیش سے عاصم، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جیسا کہ قرآءت شعر سے بھی مفہوم ہو رہی ہے اور باقین قاف کے زبر سے فَالْحَقَّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: دوسرا کلمہ وَالْحَقَّ تمام قراء عشرہ کے لیے قاف کے زبر سے ہے۔

یاء ات اضافت: سورۂ ص کی یاءات اضافت چھ ہیں: (۱) وَلِیَ نَعْجَةٌ حفص کے لیے یاء مفتوحہ۔ ہشام کے لیے دو وجوہ (ا) یاء مفتوحہ بطریق طیبہ (ب) سکون یاء بطریق شاطبیہ باقین کے لیے سکون یاء۔ (۲) اِنِّیَ اَحْبَبْتُ نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو یاء مفتوحہ۔ باقین کے لیے سکون یاء۔ (۳) مِنْ بَعْدِیَ اِنَّكَ نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو یاء مفتوحہ اور باقین سکون یاء (۵) مَا كَانَ لِیَ مِنْ حفص یاء مفتوحہ اور باقین سکون یاء (۶) مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ نوائمہ کے لیے فتحہ یاء اور امام حمزہ کے لیے سکون یاء۔

یاء ات زوائد: سورۂ ص کی یاءات زوائد دو ہیں۔ (۱) عَذَابِ ؁ (۲) عِقَابِ ؁ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الزُّمَرِ

اَمَنْ هُوَ میم مخففہ سے نافع حمزہ اور مکی پڑھتے ہیں اور باقین میم مشددہ سے اَمَّنْ هُوَ پڑھتے ہیں۔ سٰلِمًا لِّرَجُلٍ سین مفتوحہ مع الف اور لام مکسورہ سے مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین حذف الف اور لام مفتوحہ سے سَلَمًا پڑھتے ہیں۔

٦/٨٩٢	حَقًّا وَّعَبْدَهُ اجْمَعُوْا شَفَا ثَنَا	وَكَاشِفَاتٌ مُمْسِكَاتٌ نَوِّنَا
	حق ، شفا ، ث	

(ت) (حَقًّا کا ترجمہ ہو چکا) اور بِكَافٍ عَبْدَهٗ عین مکسورہ اور باء مفتوحہ مع الف سے صیغہ جمع سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر کے لیے پڑھو اس نے شفا دی ہے اور قابل تعریف ہے۔ اور كٰشِفٰتٌ اور مُمْسِكٰتٌ کو بصریین کے لیے تنوین والا بنا دو۔

(ل) حَقًّا حق ہونا، درست ہونا، ثابت ہونا۔ شَفَا شَفٰى يَشْفِىْ سے شفا دینا۔ ثَنَا تعریف۔ نَوِّنَا تنوین والا بنانا۔

(ف) بِكَافٍ عِبٰدَهٗ عین مکسورہ اور باء مفتوحہ مع الف سے صیغہ جمع سے حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر اور ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ باقین عَبْدَهٗ عین مفتوحہ اور باء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

٧/٨٩٣	وَبَعْدُ فِيْهِمَا انْصِبَنْ حِمًا قَضٰى	قُضِىَ وَالْمَوْتَ ارْفَعُوْا رَوٰى فَضَا
	حما	روی ، ف

(ت) اور ان کے بعد آنے والے دو کلمات ضُرَّهٗ اور رَحْمَتَهٗ کو انہی بصریین کے لیے حمایت کرنے کے واسطے نصب دے دو۔ قَضٰى کی بجائے کسائی۔ خلف العاشر اور حمزہ کے لیے قُضِىَ ہے اور الْمَوْتَ کا رفع انہی حضرات کے لیے شہرت والا روایت کیا گیا ہے۔

(ل) حِمًا حمایت کرنا۔ رَوٰى يَرْوِىْ سے روایت کرنا۔ فَضَا يَفْضُوْ سے وسعت والا، شہرت والا۔ کشادہ جگہ۔

(ف) كٰشِفٰتٌ ضُرَّهٗ اور مُمْسِكٰتٌ رَّحْمَتَهٗ، كٰشِفٰتٌ اور مُمْسِكٰتٌ دونوں تنوین سے اور ضُرَّهٗ اور رَحْمَتَهٗ دونوں نصب سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اور مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ بغیر تنوین سے اور صلہ سے پڑھتے ہیں۔ قُضِىَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ کہ قُضِىَ میں قاف مضمومہ۔ ضاد مکسورہ اور یاء مفتوحہ سے اور الْمَوْتُ میں تاء کے پیش سے کسائی۔ خلف العاشر اور حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین قَضٰى قاف مفتوحہ۔ ضاد مفتوحہ مع الف اور الْمَوْتَ میں تاء کے زبر سے قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ پڑھتے ہیں۔

٨/٨٩٤	يَا حَسْرَ تَاىَ زِدْثَنَا سَكِّنْ خَفَا	خُلْفٌ مَّفَازَاتِ اجْمَعُوْا صَبْرًا شَفَا
	ث ، خ	ص ، شفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت يَحْسْرَتٰی کی آخری یاء ابوجعفر کے لیے زیادہ کرو یہ تعریف کے قابل ہے تم ابن وردان کے لیے خلف کے ساتھ اس یاء کو ساکن کرو جو ظاہر ہوا ہے۔ بِمَفَازَتِهِمْ کو صیغہ جمع سے شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے صبر کے ساتھ پڑھو اس قرآءت نے شفا دی ہے۔

ل زِدْ زَادَ يَزِيْدُ سے زیادہ کرنا۔ ثَنَا تعریف۔ خَفَا يَخْفُوْ سے بجلی کا چمکنا، ظاہر ہونا۔ شَفَا شَفٰى يَشْفِيْ سے شفا دینا۔

ف يٰحَسْرَتٰی آخر میں یاء مفتوحہ کی زیادتی سے ابن جماز پڑھتے ہیں۔ ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح یاء مفتوحہ سے (ب) يٰحَسْرَتٰیْ یاء ساکنہ سے اور سکون کی حالت میں الف میں مد لازم بھی ہوگا ابن وردان کے لیے یہ دونوں وجوہ بطریق درہ وطیبہ ہیں۔ باقین نو ائمہ يٰحَسْرَتٰی بغیر یاء کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: رویس کے لیے اس میں بالخلف وقف بالھاء ہے جو بطریق الدرہ وطیبہ ہے۔ پھر اس میں فتح وامالہ اور تقلیل کا بھی اختلاف ہے جو درج ذیل ہے۔ (ا) قالون، اصبہانی، مکی، شامی، سوسی، عاصم، ابوجعفر اور یعقوب بالفتح پڑھتے ہیں (۲) ازرق اور دوری بصری کے لیے بالخلف دو وجوہ ہیں (ا) تقلیل بطریق شاطبیہ (ب) فتح بطریق طیبہ (۳) جبکہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر بالا مالہ پڑھتے ہیں۔

بِمَفَازَتِهِمْ صیغہ جمع سے شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ باقین صیغہ واحد سے بِمَفَازَتِهِمْ پڑھتے ہیں۔

٩/٨٩٥	زِدْ تَأْمُرُوْنِی النُّوْنَ مِنْ خُلْفٍ لِبًا (م، ل)		وَعَمَّ خِفُّهٗ وَ فِيْهَا وَالنَّبَا (عم)

ت تَأْمُرُوْنِی میں نون سے قبل ایک اور نون ابن ذکوان کے لیے خُلف کے ساتھ اور ہشام کے لیے بغیر خلف کے زیادہ کرو تم حج کی تلبیہ کہو۔ اور مدنیین وشامی کے لیے اس کلمہ کے نون کی تخفیف عام ہوگئی ہے۔ اور یہاں سورۃ الزمر اور سورۃ النباء میں......

ل زِدْ زَادَ يَزِيْدُ سے زیادہ کرنا۔ لِبَا لَبًا باب فَتَحَ سے بکری کی پیوسی پلانا، کھیتی کا پہلی بار پانی دینا، لَبًّا بِالْحَجِّ لبیک اللھم لبیک کہنا۔ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔ خِفُّهٗ اس کی تخفیف۔

ف تَأْمُرُوْنِّیْ میں درج ذیل قرآءت ہیں۔ (ا) تَأْمُرُوْنَنِیْ دونون بلا تشدید اول مفتوح ثانی مکسور ہشام پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کی بھی پہلی وجہ ہے جو بطریق شاطبیہ ہے (۲) تَأْمُرُوْنِیْ ایک نون مخففہ مکسورہ سے نافع اور ابوجعفر اور ابن ذکوان کی وجہ ثانی جو بطریق طیبہ ہے (۳) تَأْمُرُوْنِّیْ ایک نون مشددہ مکسورہ سے باقین کی قرآءت ہے۔ پس یہاں یاء اضافت کا بھی اختلاف ہے اور ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (ا) تَأْمُرُوْنِیَ اَعْبُدُ قالون (۲) تَأْمُرُوْنِیَ ورش۔ ابوجعفر (۳) تَأْمُرُوْنِّیَ مکی (۴) دوری بصری کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) تَأْمُرُوْنِّیْ بطریق شاطبیہ (ب) تَأْمُرُوْنِّیَ بطریق طیبہ (۵) سوسی کے لیے بھی دو وجوہ ہیں جو دوری بصری کے برعکس ہیں (ا) تَأْمُرُوْنِّیَ بطریق شاطبیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) تَامُرُوۡٓنِّیۡ بطریق طیبہ۔ (۶) ہشام کے لیے تَامُرُوۡنَنِیۡ (۷) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ہشام کی طرح یہ بطریق شاطبیہ ہے (ب) تَامُرُوۡنِیۡ بطریق طیبہ (۸) تَامُرُوۡٓنِّیۡ عاصم۔ کسائی۔ یعقوب اور خلف العاشر (۹) حمزہ وصلاً تَامُرُوۡٓنِّیۡ اور وقفاً تَامُرُوۡٓنِّیۡ۔

نوٹ: تَامُرُوۡٓنِّیۡ اَعۡبُدُ میں طرق کی تطبیق اس طرح ہے۔ ابن ذکوان کے لیے چار وجوہ ہیں۔ (ا) دو نون اور توسط (بطریق شاطبیہ) (۲) دو نون اور طول (بطریق طیبہ) (۳) ایک نون اور توسط (بطریق طیبہ) (۴) ایک نون اور طول (بطریق طیبہ)۔ اور اگر قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو چار وجوہ حسب ذیل ہوں گی۔ (ا) عدم سکتہ، دو نون، توسط، (بطریق شاطبیہ) (۲) عدم سکتہ، دو نون، طول (بطریق طیبہ) (۳) عدم سکتہ ایک نون۔ توسط (بطریق طیبہ) (۴) سکتہ، دو نون، توسط (بطریق طیبہ) لہٰذا سکتہ پر ایک نون اور طول والی وجہ صحیح نہیں ہے۔

۱۰ / ۸۹۶	فُتِّحَتِ الۡخِفُّ کَفَا وَخَاطِبِ (کفی ا)	یَدۡعُوۡنَ مِنۡ خُلۡفٍ اِلَیۡهِ لَازِبِ (م ا ل ا)

(ت) فُتِّحَتۡ تاء اول کی تخفیف والا کوفیین کے لیے کافی ہو گیا ہے اور یَدۡعُوۡنَ کو تاء خطاب والا ابن ذکوان کے لیے خلف کے ساتھ اور نافع اور ہشام کے لیے بغیر خُلف کے جواُن کی طرف لازم ہے بنادو۔

(ل) کَفٰی یَکۡفِیۡ سے کافی ہونا۔ لَا زِبِ لَزَبَ باب نَصَرَ سے چمٹنا، باب ضَرَبَ سے بچھو کا ڈسنا، باب سَمِعَ سے مٹی کا سخت اور چپکنے والی ہونا، بعض کا بعض میں داخل ہونا، منسوب ہونا، لازم ہونا۔

(ف) فُتِحَتۡ (الزمر دو جگہ۔ النبا) تاء اول کی تخفیف سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین تاء اول کی تشدید سے فُتِّحَتۡ پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ الزمر میں پانچ یاءات اضافت ہیں۔ (ا) اِنِّیَ اَخَافُ نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو فتحہ یاء اور باقین یاء ساکنہ (۲) اِنِّیَ اُمِرۡتُ نافع اور ابوجعفر فتحہ یاء اور باقین یاء ساکنہ (۳) اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ نو ائمہ ماسواء حمزہ کے لیے یاء مفتوحہ مع تغلیظ لام اور امام حمزہ کے لیے حذف یاء مع ترقیق لام (۴) یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ نافع۔ ابوجعفر، مکی، شامی اور عاصم کے لیے فتحہ یاء اور باقین کے لیے یاء ساکنہ (۵) تَامُرُوۡنِّیَ اَعۡبُدُ نافع، ابوجعفر اور مکی کے لیے فتحہ یاء اور باقین کے لیے یاء ساکنہ۔

یاءات زوائد: سورۃ الزمر میں تین یاءات زوائد ہیں۔ (ا) یٰعِبَادِ ے رویس کے لے دو وجوہ ہیں (ا) اثبات یاء حالین میں بطریق درہ (ب) حذف یاء حالین میں بطریق طیبہ۔ باقین کے لیے حالین میں حذف یاء ہے (۲) فَاتَّقُوۡنِ ے یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۳) فَبَشِّرۡ عِبَادِ ے سوسی کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) حالین میں حذف (بطریق شاطبیہ) (ب) حالین میں اثبات (بطریق طیبہ) (ج) وصلاً اثبات وفتحہ اور وقفاً حذف (بطریق طیبہ)۔ یعقوب کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات وسکون اور باقین کے لیے حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن

تَدْعُوْنَ تاء خطاب سے نافع اور ہشام پڑھتے ہیں۔ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح تاء خطاب سے (بطریق طیبہ) (ب) یاء غیب سے یَدْعُوْنَ (بطریق شاطبیہ) اور باقین بھی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔

١١ / ٨٩٧	وَمِنْهُمْ مِنْكُمْ كَمَا أَوْ أَنْ وَأَنْ (ك)		كُنْ حَوْلَ حِرْمٍ يَظْهَرَ اضْمُمْ وَاكْسِرَنْ (ك، ح، حرم)

(ت) اور اَشَدَّ مِنْهُمْ شامی کے لیے مِنْكُمْ ہے جس طرح منقول ہوا ہے۔ اَوْ اَنْ شامی، ابو عمرو اور حرمین کے لیے وَاَنْ ہے تم طواف کرنے والے ہو جاؤ۔ اور یَظْهَرَ کی یاء کو حفص، مدنیین اور بصریین کے لیے ضمہ اور ہاء کو کسرہ دے دو۔

(ل) كَمَا جس طرح۔ كُنْ كَانَ يَكُوْنُ سے ہونا۔ حَوْلَ حِرْمٍ بابرکت جگہ کا طواف، اكْسِرَنْ کسرہ دے دو۔

(ف) اَشَدَّ مِنْكُمْ کاف مضمومہ سے شامی پڑھتے ہیں اور باقین ہاء مضمومہ سے مِنْهُمْ پڑھتے ہیں۔ مصحف شامی میں رسم کاف سے ہے اور مدنی، مکی، بصری اور کوفی مصاحف میں رسم ہاء سے ہے۔ دِيْنَكُمْ وَاَنْ واؤ سے پہلے ہمزہ کے حذف سے شامی، ابوعمرو، نافع، ابو جعفر اور مکی پڑھتے ہیں۔ جبکہ کوفیین اَوْ اَنْ واؤ سے پہلے ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ کوفی مصحف میں یہ کلمہ ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے مرسوم ہے جبکہ مصحف شامی، مدنی، مکی اور بصری میں ان کی قراءت کے مطابق حذف ہمزہ سے مرسوم ہے۔ يُظْهِرَ یاء مضمومہ اور ہاء مکسورہ سے حفص، نافع، ابو جعفر، ابو عمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ اور ہاء مفتوحہ سے يَظْهَرَ پڑھتے ہیں۔

١٢ / ٨٩٨	وَالرَّفْعُ فِي الْفَسَادُ فَانْصِبْ عَنْ مَدًا (ع، مدا)		حِمًا وَنَوِّنْ قَلْبِ كَمْ خُلْفٍ حَدَا (حما، ك، ح)

(ت) اور الْفَسَادُ میں دال کے پیش کو حفص، مدنیین اور بصریین کے لیے زبر سے بدل دو یہ قراءت شہرت والی اور مدد والی ہے۔ اور قَلْبِ کی باء کو شامی کے لیے خلف کے ساتھ اور ابو عمرو کے لیے بغیر خلف کے تنوین والا بنا دو متعدد مواقع پر طلبہ کو علوم حاصل کرنے کے لیے ابھارا گیا ہے۔

(ل) مَدًا درازی والا، حِمًا حمایت، مدد، كَمْ بہت مرتبہ۔ حَدَا يَحْدُوْ سے ابھارنا، جوش دلانا۔

(ف) الْفَسَادَ دال کے زبر سے حفص، نافع، ابو جعفر، ابو عمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین دال کے پیش سے الْفَسَادُ پڑھتے ہیں۔ قَلْبِ میں درج ذیل قراءات ہیں۔ قَلْبٍ باء کی تنوین سے ابو عمرو پڑھتے ہیں۔ شامی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح باء کی تنوین سے کہ اس میں ہشام کے لیے بطریق طیبہ اور ابن ذکوان کے لیے بطریق شاطبیہ ہے (ب) قَلْبِ باء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر تنوین اس میں ابن ذکوان کے لیے بطریق طیبہ اور ہشام کے لیے بطریق شاطبیہ ہے باقین کے لیے بھی بغیر تنوین قَلب ہے۔

۱۳/۸۹۹	اَطَّلِعَ ارْفَعْ غَيْرَ حَفْصٍ اَدْخِلُوْا	صِلْ وَاضْمُمِ الْكَسْرَ كَمَا حَبْرٍ صِلُوْا ك حبرٌ ص

(ت) فَاَطَّلِعَ کی عین کو ماسواء حفص کے لیے پیش دو۔ اَدْخِلُوْا کے ہمزہ کو وصلی بنا دو اور خاء کے کسرہ کو ضمہ سے شامی، مکی، ابوعمرو اور شعبہ کے لیے بدل دو تم نیک عالم کی مانند اس قرآءت کو محفوظ کرلو۔

(ل) اِرْفَعْ رفع دینا۔ صِلْ وصلی بنانا۔ كَمَا جس طرح، کی طرح۔ حَبْرٍ نیک عالم۔ صِلُوْا محفوظ کرنا، صَالَ يَصُوْلُ سے کو دپڑنا، صَلَّ باب ضَرَبَ سے ہتھیار کی جھنکار سنائی دینا۔ صَلَّ باب نَصَرَ سے صاف کرنا، صَلِيَ يَصْلِيْ سے گوشت بھوننا، صَلِيَ سے آگ کی گرمی برداشت کرنا۔

(ف) فَاَطَّلِعَ عین کے زبر سے حفص پڑھتے ہیں باقین عین کے پیش سے فَاَطَّلِعُ پڑھتے ہیں۔ السَّاعَةُ ادْخُلُوْا ہمزہ وصلی اور خاء مضمومہ سے شامی، مکی، ابوعمرو اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین ہمزہ قطعی اور خاء مکسورہ سے اَدْخِلُوْا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ہمزہ وصلی سے پڑھنے والے حضرات کے لیے ابتدا کے وقت ہمزہ مضموم ہوگا یعنی اُدْخُلُوْا۔

۱۴/۹۰۰	مَا يَتَذَكَّرُوْنَ كَافِيْهِ سَمَا ك سما	سَوَاءَ بِارْفَعْ ثِقْ وَخَفْضُهُ ظَمَا ث ظ

(ت) مَا يَتَذَكَّرُوْنَ شامی حرمین اور بصریین کے لیے یاء غیب سے کفایت والا اور بلند ہوگیا ہے۔ سَوَآءً کے ہمزہ کو رفع دو اور اعتماد کرلو اور اس ہمزہ کا جر یعقوب عاشق قرآن کے لیے ہے۔

(ل) كَافِيْهِ كَفٰى يَكْفِيْ سے کفایت کرنا۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ ثِقْ وَثَقَ سے اعتماد کرنا۔ ظَمَا ظَمِئَ باب سَمِعَ سے سخت پیاسا ہونا۔

(ف) مَا يَتَذَكَّرُوْنَ یاء غیب سے شامی، نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے باقین نے تاء خطاب سے مَا تَتَذَكَّرُوْنَ پڑھا ہے۔

یاء ات زوائد: سورۃ المؤمن میں آٹھ یاءات اضافت ہیں۔ (۱ تا ۳) اِنِّيْٓ اَخَافُ تینوں مواقع پر نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء مفتوحہ باقین یاء ساکنہ (۴) ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مکی، اصبہانی اور ورش کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۵) اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ مکی کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۶) لَعَلِّيْٓ اَبْلُغُ نافع ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، شامی کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۷) مَالِيَ اَدْعُوْكُمْ نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور ہشام کے لیے یاء مفتوحہ۔ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) یاء ساکنہ بطریق شاطبیہ (ب) یاء مفتوحہ بطریق طیبہ باقین یاء ساکنہ (۸) اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ نافع،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر اور ابوعمرو یاء مفتوحہ باقین یاء ساکنہ۔

یاء ات زوائد: سورۃ المؤمن میں چار یاء ات زوائد ہیں۔ (۱) عِقَابِ ﴿ یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔ (۲) التَّلَاقِ ﴿ (۳) التَّنَادِ ﴿ ابن وردان اور ورش کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات، قالون کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً دو وجوہ (ا) حذف اور (ب) اثبات اور باقین کے لیے حالین میں حذف (۴) اِتَّبِعُوْنِ ﴿ ابوجعفر، ابوعمرو، قالون اور اصبہانی وصلاً اثبات وقفاً حذف، مکی اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات، باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ

سَوَآءٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ہمزہ مرفوعہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ سَوَآءٍ لِّلسَّآئِلِیْنَ ہمزہ مجرورہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ہمزہ منصوبہ سے پڑھتے ہیں۔

۱۵/۹۰۱	نَحْسَاتٍ اسْکِنْ کَسْرَہٗ حَقًّا اَبَا حق ا		وَیُحْشَرُ النُّوْنُ وَسَمِّ اتْلُ ظُبَا ا ظ

ت: نَحْسٰتٍ کی حاء کے کسرہ کو سکون سے مکی، بصریین اور نافع کے لیے بدلو یہ حق اور قدیمی ہے۔ اور یُحْشَرُ نون سے اور صیغہ معروف سے نافع اور یعقوب کے لیے قوی دلائل والا تلاوت کرو۔

ل: حَقًّا حق ہے، سچ ہے۔ اَبَا آبائی، قدیمی۔ سَمِّ معروف بنانا۔ اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْ سے پڑھنا۔ ظُبَا تیزیوں والا۔

ف: اَیَّامٍ نَّحْسٰتٍ حاء ساکنہ سے مکی، ابوعمرو، یعقوب اور نافع پڑھتے ہیں باقین حاء مکسورہ سے نَحِسٰتٍ پڑھتے ہیں۔ وَیَوْمَ نَحْشُرُ بالنون صیغہ معروف سے اور شین مضمومہ سے نافع اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین بالیاء صیغہ مجہول سے اور شین مفتوحہ سے یُحْشَرُ پڑھتے ہیں۔

۱۶/۹۰۲	اَعْدَآءُ عَنْ غَیْرِ ھِمَا اجْمَعْ ثَمَرٰتْ		عَمَّ عُلًا وَّحَاءُ یُوْحٰی فُتِحَتْ عم ع

ت: اَعْدَآءُ اللّٰہِ ان دونوں حضرات (یعنی نافع اور یعقوب) کے علاوہ سے روایت ہے۔ ثَمَرٰتٍ کو راء کے بعد اثبات الف سے صیغہ جمع مدنیین۔ شامی اور حفص کے لیے بنادو یہ قراءت مشہور اور بلند ہوگئی ہے۔ اور یُوْحٰی کی حاء کو مکی کے لیے فتحہ دیا گیا ہے جو منقش تصاویر کی مانند ہوگیا ہے۔

ل: عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ عُلَا یَعْلُوْ سے بلند ہونا۔ فُتِحَتْ فتحہ دیا گیا ہے۔

ف: اَعْدَآءَ اللّٰہِ ہمزہ منصوبہ سے نافع اور یعقوب پڑھتے ہیں اور اَعْدَآءُ اللّٰہِ ہمزہ مرفوعہ سے باقین پڑھتے ہیں۔ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَمَرٰتٍ راء مفتوحہ مع الف صیغہ جمع سے نافع، ابوجعفر، شامی اور حفص پڑھتے ہیں باقین صیغہ واحد اور حذف الف سے ثَمَرَتٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مکی، ابوعمرو، یعقوب اور کسائی کے لیے وقفاً ثَمَرَہْ بالھاء ہے اور باقین بالتاء وقف کرتے ہیں۔ یعنی ثَمَرَتْ یا ثَمَرٰتْ۔

یاء ات اضافت: سورۂ فصلت میں دو یاء ات اضافت ہیں۔ (۱) شُرَکَآءِیَ قَالُوْا مکی کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۲) رَبِّیْ اِنَّ ابوجعفر۔ ابوعمرو اور ورش کے لیے یاء مفتوحہ اور قالون کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) یاء مفتوحہ (ب) یاء ساکنہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے۔

اس سورۃ میں کوئی یاء زائد نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

یُوْحٰی اِلَیْكَ حاء مفتوحہ مع الف سے مکی پڑھتے ہیں باقین حاء مکسورہ بغیر الف کے یُوْحِیْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: دوسرا کلمہ اِلَیْكَ کے شروع میں ہمزہ ہے مد منفصل میں قراء اپنے اپنے اصولوں کے مطابق مد کریں گے۔

۱۷/۹۰۳	دُمًّا وَّخَاطِبْ یَفْعَلُوْ صَحْبٌ غَمَا د صحب غ	خُلْفٌ بِمَا فِیْ فَبِمَا مَعْ یَعْلَمَا

ت (دُمًّا کا ترجمہ ہو چکا) یَفْعَلُوْنَ حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر رفقاء کے لیے بغیر خُلف اور رویس کے لیے خلف کے ساتھ بالخطاب پڑھو یہ قرآءت بادلوں والی ہے۔ اور فَبِمَا میں مدنیین اور شامی کے لیے بِمَا ہے اور انہی حضرات کے لیے یَعْلَمَ.........

ل دُمًّا منقش تصاویر والا ہونا۔ صَحْبٌ ساتھیوں والا۔ غَمَا غَمٰی باب ضَرَبَ سے دن بھر ابر کا چھانا، ڈھانپ لینا۔

ف مَا تَفْعَلُوْنَ تاء خطاب سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح تاء خطاب سے یہ بطریق طیبہ ہے (ب) یَفْعَلُوْنَ بالیاء یہ بطریق الدرہ ہے۔ باقین بھی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ بِمَا میں بِمَا بغیر فاء کے نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین فاء کے اثبات سے فَبِمَا پڑھتے ہیں۔

۱۸/۹۰۴	بِالرَّفْعِ عَمَّ وَكَبَائِرَ مَعَا عم	كَبِيْرَ رُمْ فَتًى وَّيُرْسِلَ ارْفَعَا ر فتی

ت میم کے پیش کے ساتھ ہو کر مشہور ہوا ہے اور كَبٰٓئِرَ دو جگہ پر کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر کے لیے كَبِيْرَ کا قصد کرو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوی قرآءت ہے اور یُرْسِلَ کے لام کو پیش دے دو.........

(ل) عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، مشہور ہونا، پھیلنا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ فَتًی نوجوان، قوی۔

(ف) وَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ میم کے پیش سے نافع، ابوجعفر، اور شامی نے پڑھا ہے باقین وَیَعْلَمَ میم کے زبر سے پڑھتے ہیں۔ کَبِیْرَ (الشوریٰ۔ النجم) باءِ مکسورہ۔ یاءِ ساکنہ صیغہ واحد سے کسائی۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین کَبَآئِرَ باءِ مفتوحہ مع الف۔ ہمزہ مکسورہ صیغہ جمع سے پڑھتے ہیں۔

(۱۹/۹۰۵)	یُوْحِیْ فَسَكِّنْ مَّازَ خُلْفًا اَنْصِفَا م ا	اَنْ کُنْتُمْ بِكَسْرَةٍ مَّدًا شَفَا مدا شفا

(ت) اور فَیُوْحِیْ کی یاء کو ساکن پڑھو اس میں ابن ذکوان خلف کی وجہ سے نافع سے ممتاز ہو گئے ہیں پس اس قرآءت سے متعلق انصاف کرو۔ اَنْ کُنْتُمْ ہمزہ کے کسرہ والی قرآءت مدنیین، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دینے والی اور مشہور ہوئی ہے۔

(ل) مَازَ یَمِیْزُ سے جدا کرنا، ممتاز کرنا۔ اَنْصِفَا نَصَفَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے دن وغیرہ کا آدھے تک پہنچنا، باب نَصَرَ سے آدھی چیز لے لینا، آدھا آدھا دو آدمیوں کے مابین بانٹ دینا، اَنْصَفَ انصاف سے فیصلہ کرنا۔ مَدًا شہرت والا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) اَوْ یُرْسِلُ۔ فَیُوْحِیْ اول کلمہ میں لام کا رفع اور ثانی کلمہ میں یاءِ ثانی ساکنہ نافع پڑھتے ہیں۔ ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) نافع کی طرح ہی یہ بطریق طیبہ ہے (ب) یُرْسِلَ۔ فَیُوْحِیَ لام اور یاءِ ثانیہ کا نصب یہ بطریق شاطبیہ ہے اور باقین بھی نصب سے یُرْسِلَ۔ فَیُوْحِیَ پڑھتے ہیں۔

لِبَشَرٍ اَنْ سے آخر آیت تک طرق کی تطبیق:

ابن ذکوان کے لیے پانچ وجوہ درج ذیل ہیں۔(ا) ترک سکتہ، توسط، نصب (بطریق شاطبیہ) (۲) رفع (بطریق طیبہ) (۳) ترک سکتہ، طول، نصب (بطریق طیبہ) (۴) سکتہ، توسط، نصب (بطریق طیبہ) (۵) سکتہ، توسط، رفع (بطریق طیبہ) لہٰذا اس میں سکتہ، طول، نصب صحیح نہیں ہے۔

یاء زائدہ: سورۃ الشوریٰ میں ایک یاءِ زائدہ ہے (ا) اَلْجَوَارِ نافع ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اور مکی و یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

نوٹ: اس سورۃ میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ

اِنْ کُنْتُمْ ہمزہ مکسورہ سے نافع، ابوجعفر، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَنْ کُنْتُمْ پڑھتے ہیں۔

عِبَادُ فِي عِنْدَ بِرَفْعٍ حُزْ كَفَا ح کفا	وَيَنْشَا الضَّمُّ وَ ثِقْلٌ عَنْ شَفَا ع شفا	٢٠/٩٠٦

(ت) اور یُنَشَّؤُا یاء کا ضمہ اور شین کی تشدید حفص حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے علم کی روشنی والے ناقل سے مروی ہے اور عِنْدَ الرَّحْمٰنِ کی جگہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ دال کے پیش کے ساتھ ابوعمرو اور کوفیین کے لیے محفوظ کرلو یہ کفایت والا ہوگیا ہے۔

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ کَفَا کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔

(ف) اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا یاء مضمومہ، نون مفتوحہ اور شین مشددہ سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ، نون ساکنہ اور شین مخففہ سے یَنْشَؤُا پڑھتے ہیں۔ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ باء مفتوحہ مع الف اور دال مرفوعہ سے ابوعمرو، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین عِنْدَ الرَّحْمٰنِ نون ساکنہ، حذف الف اور دال منصوبہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: عِنْدَ کی تائید عِنْدَ رَبِّكَ (الاعراف) سے اور عِبٰدُ کی تائید بَلْ عِبَادٌ (الانبیاء) سے ہوتی ہے۔

قُلْ قَالَ كَمْ عِلْمٍ وَّجِئْنَا ثَمَدًا ک ع ث	اَشْهِدُوا اَقْرَاهُ ءَاُشْهِدُوا مَدًا مدا	٢١/٩٠٧

(ت) اَشَهِدُوا مدنیین کے لیے ءَ اُشْهِدُوا پڑھو یہ مشہور قراءت ہے قُلْ شامی اور حفص کے لیے قَالَ بہت مواقع پر علم والوں نے بیان کیا ہے اور جِئْتُكُمْ کی جگہ جِئْنٰكُمْ پڑھ کر ابوجعفر نے علم جمع کرنے والا حوض بنالیا ہے۔

(ل) مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ کَمْ عِلْمٍ بہت سے علم والے۔ ثَمَدًا ثَمَدَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے پانی جمع کرنے کے لیے حوض بنانا۔ حوض کی طرح کا گھڑا بنانا۔

(ف) ءَ اُشْهِدُوا دو ہمزوں سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں اس میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ادخال کے لیے قراء اپنے اصول پر ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) ورش بغیر ادخال الف صرف تسہیل (۲) قالون کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) ءَ اُشْهِدُوا ادخال الف اور تسہیل سے (بطریق شاطبیہ) (ب) ءَ اُشْهِدُوا بغیر ادخال الف صرف تسہیل ورش کی طرح (بطریق طیبہ) (۳) ابوجعفر کے لیے قالون کی وجہ اول کی طرح ادخال الف اور تسہیل سے ءَ اُشْهِدُوا اور باقین ایک ہمزہ سے اَشَهِدُوا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلَ اَوَلَوْ قاف مفتوحہ مع الف اور لام مفتوحہ سے شامی اور حفص پڑھتے ہیں جبکہ باقین حذف الف اور قاف مضمومہ اور لام ساکنہ سے قُلْ اَوَلَوْ پڑھتے ہیں۔اَوَ لَوْ جِئنٰکُم صیغہ جمع متکلم کی وجہ سے نون مفتوحہ مع الف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین واحد متکلم کے صیغہ کی وجہ سے تاء مضمومہ اور ہمزہ ساکنہ سے جِئتُکُمْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ : پھر تحقیق ہمزہ اور ابدال میں سب قراء اپنے، اصول پر ہیں جو درج ذیل ہیں۔(۱) قالون کے لیے دو وجوہ (ا) قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ (بطریق طیبہ) (ب) قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ وصلاً (بطریق شاطبیہ) (۲) ورش کے لیے نقل و حذف سے قُلَ وَلَوْ جِتُکُمْ (۳) مکی کے لیے قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ وصلاً (۴) ابوعمرو کے لیے دو وجوہ (ا) قُلْ اَوَلَوْ جِیتُکُمْ دوری کے لیے بطریق طیبہ اور سوسی کے لیے بطریق شاطبیہ۔(ب) قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ دوری کے لیے بطریق شاطبیہ اور سوسی کے لیے بطریق طیبہ (۵) قُلَ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ شامی اور حفص (۶) قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ شعبہ، کسائی، یعقوب اور اسحٰق الوراق (۷) حمزہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) نمبر ۶ کی طرح (بطریق شاطبیہ) قُلْ اَوَلَوْ جِئتُکُمْ سکتہ کے ساتھ (بطریق طیبہ) اور وقفاً نقل و ابدال ہے (۸) قُلْ اَوَلَوْ جِیئنٰکُمْ وصلاً (۹) ادریس کے لیے حمزہ کی وصل والی کی طرح حالین میں دو وجوہ ہیں (ا) بالتحقیق (بطریق درہ) (ب) بالسکتہ (بطریق طیبہ)

۲۲ / ۹۰۸	بِجِئتُکُمْ وَسُقُفًا وَّحِّدْ ثَبَا ث	حَبْرٌ وَّلَمَّا اشْدُدْ لَدَا خُلْفٍ نَبَا حبر ل ن

ت (بِجِئتُکُمْ کا ترجمہ ہوچکا) اور سُقُفًا صیغہ واحد ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو نیک عالم کے لیے سَقْفًا عظمت والا ہوا ہے۔اور ہشام کے لیے خلف کے ساتھ لَمَّا کو مشدد پڑھو اور عاصم، حمزہ، اور ابن جماز کے لیے بغیر خلف کے اس میں تشدید بلند ہوگئی ہے۔

ل ثَبَا ثَبْی باب ضَرَبَ سے جمع کرنا، تعظیم کرنا۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ لَدَا خُلْفٍ خلف کے ساتھ، خلف میں ہو کر۔ نبا نَبَا باب فَتَحَ سے بلند ہونا، دور ہونا۔

ق سَقْفًا سین مفتوحہ۔ قاف ساکنہ صیغہ واحد سے ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین سین اور قاف کے ضمہ سے سُقُفًا پڑھتے ہیں۔لَمَّا مَتَاعُ کلمہ لَمَّا میں میم مشددہ سے عاصم۔حمزہ اور ابن جماز پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) میم مشددہ سے، (ب) میم مخففہ سے لَمَا اور باقین بھی میم مخففہ سے لَمَا ہی پڑھتے ہیں۔

نوٹ : ہشام کے لیے خلف ہر دو طرق یعنی شاطبیہ اور طیبہ سے ثابت ہے۔

۲۳ / ۹۰۹	فِیْ ذَا نُقَیِّضْ یَا صَدَا خُلْفٍ ظَهَرْ ف ذ ص ظ	وَ جَا ءَ نَا امْدُدْ هَمْزَهٗ صِفْ عَمَّ دَرْ ص عم د

ت (فِیْ ذَا کا ترجمہ ہوچکا) نُقَیِّضْ شعبہ کے لیے خُلف والا اور یعقوب کے لیے بغیر خُلف بالیاء آواز بلند ظاہر ہوا ہے۔ جَآءَنَا کے ہمزہ کو شعبہ۔مدنیین، شامی اور مکی کے لیے دراز کرنا بیان کر دو یہ بھلائی والی قرآءت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) صَدًا یَصْدُوْ سے تالی بجانا، تالی کی آواز، آواز دینا، اَصْدٰی سے پہاڑ سے آواز بازگشت آنا۔ ظَهَرَ ظَهْرَ یَظْهَرُ سے ظاہر ہونا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا۔ دَرْ دَرَّ باب سَمِعَ اور ضَرَبَ سے گھوڑے کا تیز دوڑنا، بیماری کے بعد چہرے پر رونق آنا۔ اَلدَّرُّ سے دودھ، دودھ، کی زیادتی، خوبی، بھلائی۔

(ف) یُقَیِّضْ بالیاء یعقوب پڑھتے ہیں۔ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالیاء (بطریق طیبہ) (ب) نُقَیِّضْ بالنون (بطریق شاطبیہ) اور باقین کی قرآءت بھی بالنون ہی ہے۔ اِذَا جَآءَنَا ہمزہ مفتوحہ مع الف، تثنیہ کے صیغہ سے شعبہ، نافع، ابوجعفر، شامی اور مکی پڑھتے ہیں باقین کے لیے حذف الف، صیغہ واحد سے جَآءَنَا ہے۔

نوٹ: پھر اس میں فتحہ و امالہ کی وجہ سے درج ذیل قرآءات ہیں۔(ا) جَآءَانَا شعبہ، نافع، ابوجعفر اور مکی (۲) جَآءَنَا ابو عمرو، یعقوب، حفص اور کسائی (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ (ا) جَآءَانَا (بطریق شاطبیہ) (ب) جِآءَانَا (بطریق طیبہ) (۴) جِآءَنَا ابن ذکوان (۵) جِآءَنَا حمزہ اور خلف العاشر۔

۲۴ / ۹۱۰	اَسْوِرَةٌ سَكِّنْهُ وَاقْصُرْ عَنْ ظُلَمْ ع ظ	وَسَلَفًا ضَمًّا رِضًى يَّصِدٌّ ضَمْ رضی

(ت) اَسْوِرَةٌ میں سین کو ساکن اور الف کو حذف حفص اور یعقوب کے لیے کرو یہ اندھیروں سے دور کرنے والی قرآءت ہے۔ اور سَلَفًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے دو ضمے پسندیدہ ہیں۔ یَصِدُّوْنَ کے صاد کو ضمہ سے..........

۲۵ / ۹۱۱	كَسْرًا رَّوٰى عَمَّ وَ تَشْتَهِيهِ هَا روی عم	زِدْ عَمَّ عِلْمٍ وَّ يُلَاقُوْا كُلَّهَا عم ع

(ت) کسرہ کی جگہ کسائی، خلف العاشر، مدنیین اور شامی نے بدل دیا ہے اس عام اور مشہور قرآءت کو اسی طرح روایت کیا گیا ہے اور تم تَشْتَهِيْهِ میں مدنیین۔ شامی اور حفص کے لیے ہاء زیادہ کر دو اور یُلٰقُوْا کے سب کلمات میں ابوجعفر کے لیے یَلْقُوْا قابل تعریف ہوا ہے۔

(ل) عَنْ ظُلَمْ اندھیروں سے، ظُلَمْ ظُلْمَةٌ کی جمع ہے۔ رِضًی رَضِیَ سے راضی ہونا، باب سَمِعَ سے پسندیدہ ہونا۔ رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا، بیان کرنا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، مشہور ہونا، پھیلنا۔ زِدْ زَادَ یَزِیْدُ سے زیادہ کرنا۔

(ف) اَسْوِرَةٌ سین ساکنہ اور حذف الف سے حفص اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین اَسْوِرَةٌ سین مفتوحہ مع الف کے پڑھتے ہیں۔ سُلُفًا سین و لام دونوں مضموم حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین سین اور لام دونوں مفتوح سَلَفًا پڑھتے ہیں۔ یَصُدُّوْنَ صاد مضمومہ سے کسائی، خلف العاشر، نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین صاد مکسورہ سے یَصِدُّوْنَ پڑھتے ہیں۔

مَا تَشْتَهِيْهِ یاء کے بعد ہاء زیادہ کر کے نافع، ابوجعفر، شامی اور حفص پڑھتے ہیں اور باقین یاء کے بعد والی ہاء کے حذف سے تَشْتَهِيْ پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدنی اور شامی میں یہ کلمہ ہاء کے اضافے سے ہی مرسوم ہے اور مصاحف مکی، بصری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفی میں یہ حذف ہاء ثانی کے ساتھ مرسوم ہے۔ یَلْقَوْا (الزخرف، الطّور، المعارج) یاء مفتوحہ۔ لام ساکنہ اور قاف مفتوحہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین یاء مضمومہ لام مفتوحہ مع الف اور قاف مضمومہ سے یُلٰقُوْا پڑھتے ہیں۔

٢٦ / ٩١٢	یَلْقَوْا ثَنَا وَ قِیلَهُ اخْفِضْ فِیْ نَمُوْ ث ف ن		وَیُرْجَعُوْ دُمْ غِثْ شَفَا وَیَعْلَمُوْ د غ شفا

(ت) (یَلْقَوْا ثَنَا کا ترجمہ ہو چکا) اور قِیلَهُ کے لام کو حمزہ اور عاصم کے لیے جر دو یہ قرآءت بلند ہونے والوں میں سے ہے اور یُرْجَعُوْنَ نے مکی، رویس، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کو دائمی فیض والا بن کر شفا دی ہے۔ اور یَعْلَمُوْنَ..........

(ل) ثَنَا تعریف، ثَنٰی باب ضَرَبَ سے موڑنا، تہہ کرنا، روکنا، اَثْنٰی سے کسی کی تعریف کرنا، مگر یہاں جمع کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔ نَمُوْ نَمَا یَنْمُوْ سے بڑھنا، پرورش پانا، بلند ہونا، ظاہر ہونا، نَمَا یَنْمِیْ سے مرفوع کرنے کے معنی میں ہے۔ دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا، دائمی۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) وَقِیلِهٖ لام مجرورہ سے حمزہ اور عاصم پڑھتے ہیں۔ باقین لام کے نصب سے وَقِیلَهُ پڑھتے ہیں۔ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ یاء غیب سے مکی، رویس، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاقاً مفہوم ہو رہی ہے باقین تاء خطاب سے تُرْجَعُوْنَ پڑھتے ہیں۔

٢٧ / ٩١٣	حَقٌّ کَفَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ خَفَضْ حق کفا		رَفْعًا کَفٰی یَغْلِیْ دَنَا عِنْدَ غَرَضْ کفی د ع غ

(ت) میں مکی، بصریین اور کوفیین کے لیے یاء غیب حق اور کفایت والی ہوگئی ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ باء کے پیش کو کوفیین نے جر دیا ہے جو کفایت والا ہو گیا ہے۔ یَغْلِیْ بالیاء مکی، حفص، اور رویس کے لیے مقصد کے نزدیک ہو گیا ہے۔

(ل) حَقٌّ حَقَّ سے حق ہونا۔ کَفَا کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا۔ دَنَا یَدْنُوْ سے نزدیک ہونا، قریب ہونا۔ غَرَضٌ مقصد۔

(ف) تَعْلَمُوْنَ تاء خطاب سے نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں جبکہ باقین یاء غیب سے یَعْلَمُوْنَ پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: سورت الزخرف میں یاء ات اضافت دو ہیں۔ (۱) تَحْتِیَ اَفَلَا نافع، ابوجعفر، ابوعمرو اور بزی کے لیے یاء مفتوحہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے (۲) یٰعِبَادِیَ لَا خَوْفٌ شعبہ کے لیے وصلاً اثبات یاء مفتوحہ اور وقفاً یاء ساکنہ۔ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) وصلاً یاء مفتوحہ اور وقفاً یاء ساکنہ یعنی یٰعِبَادِیْ (بطریق طیبہ) (ب) حالین میں حذف یاء سے (بطریق الدرہ) نافع، ابوجعفر، ابوعمرو اور شامی کے لیے حالین میں یاء ساکنہ اور باقین کے لیے حالین میں حذف یاء ہے۔

یاء ات زوائد: سورۃ الزخرف میں تین یاء ات زوائد ہیں۔ (۱) سَیَهْدِیْنِ ے (۲) وَاَطِیْعُوْنِ ے یعقوب کے لیے حالین میں اثبات اور باقین کے لیے حالین میں حذف (۳) وَاتَّبِعُوْنِ ے ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ

رَبِّ السَّمٰوٰتِ باء کے جر سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین باء کے رفع سے رَبُّ السَّمٰوٰتِ پڑھتے ہیں۔ یَغْلِیْ یاء تذکیر سے مکی، حفص اور رویس پڑھتے ہیں۔ اور باقین تاء تانیث سے تَغْلِیْ پڑھتے ہیں۔ یاء والی قرآءت اطلاق سے نکل رہی ہے۔

۲۸ / ۹۱۴	وَضُمَّ کَسْرَ فَاعْتِلُوْ اِذْکُمْ دَعَا (ا ک د)	ظُهْرًا وَّاِنَّکَ افْتَحُوْا رُمْ وَمَعَا (ظ ر)

(ت) اور فَاعْتِلُوْهُ کی تاء کے کسرہ کو نافع، شامی، مکی اور یعقوب کے لیے ضمہ سے بدلو کہ یہ قرآءت متعدد مواقع پر مرغوب اور مدد کرنے والی ہے۔ اور اِنَّکَ کے ہمزہ کو فتحہ دینے کا کسائی کے لیے ارادہ کرو۔

(ل) کَمْ متعدد مواقع پر۔ دَعَا یَدْعُوْ سے بلانا، رغبت کرنا، دعوت دینا۔ ظُهْرًا مددگار، مدد کرنا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔

(ف) فَاعْتُلُوْهُ تاء مضمومہ سے نافع، شامی، مکی اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء مکسورہ سے فَاعْتِلُوْهُ پڑھتے ہیں۔

ذُقْ اَنَّکَ ہمزہ مفتوحہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مکسورہ سے اِنَّکَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وَمَعًا کا ترجمہ اگلے شعر میں ہوگا۔

یاء اضافت: سورۃ الدخان میں ایک یاء اضافت ہے۔ (۱) اِنِّیَ اٰتِیْکُمْ یاء مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو۔ باقین یاء ساکنہ۔

یاء ات زوائد: سورۃ الدخان میں دو یاء ات زوائد ہیں (۱) تَرْجُمُوْنِ ے (۲) فَاعْتَزِلُوْنِ ے ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف، یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ

۲۹ / ۹۱۵	اٰیَاتُنِ اکْسِرْ ضَمَّ تَاءٍ فِیْ ظُبَا (ف ظ)	رُضْ یُؤْمِنُوْنَ عَنْ شَذَا حِرْمٍ حَبَا (ر ع ش حرم ح)

(ت) اٰیٰتٌ میں دونوں جگہ تاء کے ضمہ کو کسرہ سے قوی دلائل میں حمزہ۔ یعقوب اور کسائی کے لیے بدلو یہ قرآءت تم محنت سے حاصل کرلو۔ یُؤْمِنُوْنَ کو حفص، روح، حرمین اور ابوعمرو کے لیے یاء غیب سے پڑھو حفاظت والی قرآءت حرم کی حد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی گئی ہے۔

(ل) فِیْ ظُبًا قوی دلائل میں، تیزیوں میں۔ رُضْ رَاضَ باب نَصَرَ سے بے وقوفی کے بعد سمجھ دار ہونا، رام کرنا، چلنا سکھانا، محنت سے حاصل کرنا۔ شَذًا حَرُمٍ حرم کی حد۔ حَبَا باب نَصَرَ سے نزدیک ہونا، حفاظت کرنا، منع کرنا، پیش آنا۔

(ف) اٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اور اٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ دونوں جگہ تاء کے کسرہ سے حمزہ، یعقوب اور کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء کے ضمہ سے اٰیٰتٌ پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ یاء غیب سے حفص، روح، نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں یہ قرآءت اطلاق سے مفہوم ہورہی ہے اور باقین کے لیے تاء خطاب سے تُؤْمِنُوْنَ ہے۔

ثِقْ غَشْوَةً افْتَحِ اقْصُرَنْ فَتًى رَّحَا ث فتی ر	لِنَجْزِیَ الْیَائَلْ سَمَا ضُمَّ افْتَحَا ن سما	۳۰ ۹۱۶

(ت) لِنَجْزِیَ کو بالیاء عاصم، حرمین اور بصریین کے لیے حاصل کرو یہ قرآءت عالی شان ہے۔ اور یاء علامت مضارع کو ضمہ اور زاء کو فتحہ ابوجعفر کے لیے دو اور اس پر اعتماد کرلو۔ اور غَشْوَةً کی غین کو فتحہ اور شین کو ساکن اور بعد والے الف کو حذف حمزہ۔ خلف العاشر اور کسائی کے لیے کرو جو قوی اور سردار قوم ہیں۔

(ل) نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ سَمَا یَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ ثِقْ وَثَقَ یَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ فَتًی نوجوان، قوی۔ رَحَا یَرْحُوْ سے سانپ کا کنڈلی مارنا، رَحَا الرَّحٰی چکی چلانا، سردار قوم۔

(ف) لِیَجْزِیَ یاء مفتوحہ، زاء مکسورہ اور یاء منصوبہ سے عاصم، نافع، مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ لِیُجْزٰی یاء مضمومہ، زاء مفتوحہ مع الف سے ابوجعفر پڑھتے ہیں اور باقین لِنَجْزِیَ بالنون اور زاء مکسورہ اور یاء منصوبہ سے پڑھتے ہیں۔
غَشْوَةً غین مفتوحہ۔ شین ساکنہ اور حذف الف سے حمزہ، خلف العاشر اور کسائی پڑھتے ہیں باقین غین مکسورہ۔ شین مفتوحہ مع الف سے غِشٰوَةً پڑھتے ہیں۔

ظِلٌّ وَّوَالسَّاعَةُ غَیْرُ حَمْزَةٍ ظ	وَنَصْبُ رَفْعِ ثَانِ كُلٌّ اُمَّةٍ ا	۳۱ ۹۱۷

(ت) اور كُلُّ اُمَّةٍ دوسرے میں لام کے پیش کی بجائے زبر یعقوب کے لیے سایہ دار ہے۔ اور وَالسَّاعَةُ تاء کے پیش سے حمزہ کے علاوہ باقی قراء کے لیے ہے۔

(ل) ظِلٌّ جمع ظُلَلٌ بمعنی سایہ والا، سایہ دار۔ ثَانٍ دوسرا۔

(ف) كُلَّ اُمَّةٍ لام کے زبر سے یعقوب پڑھتے ہیں اور باقین كُلُّ اُمَّةٍ لام کے پیش سے پڑھتے ہیں۔ وَالسَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا تاء کے زبر سے حمزہ پڑھتے ہیں اور باقین تاء کے پیش سے وَالسَّاعَةُ پڑھتے ہیں۔ جوکہ اطلاق سے مفہوم ہورہی ہے۔

نوٹ: سورۃ الجاثیہ میں کوئی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ وَاُخْتِیْهَا (۹)

۱/۹۱۸	وَحُسْنًا نِ احْسَانًا كَفَا وَفَصْلُ فِيْ كفا	فِصَالُ ظَبْيٌ نَتَقَبَّلْ يَا صَفِيْ ظ ص

(ت) اور حُسْنًا کوفیین کے لیے اِحْسَانًا کفایت والا ہوا ہے۔اور وَفِصٰلُهٗ کی بجائے وَفَصْلُهٗ یعقوب کے لیے ہرن کی مانند خوبصورت ہے نَتَقَبَّلُ یاء سے شفاف............

(ل) كَفَا كَفَى يَكْفِيْ سے کافی ہونا، کفایت والا ہونا، ظَبْيٌ ہرن۔ صَفِيْ صفائی والی، صَفَا يَصْفُوْ سے صاف ہونا۔

(ف) اِحْسَانًا قبل حاء ساکنہ ہمزہ مکسورہ۔ سین مفتوحہ مع الف سے عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین حُسْنًا حاء مضمومہ۔سین ساکنہ مع حذف الف سے پڑھتے ہیں۔ وَفَصْلُهٗ فاء مفتوحہ، صاد ساکنہ اور حذف الف سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین وَفِصٰلُهٗ فاء مکسورہ۔ صاد مفتوحہ مع الف سے پڑھتے ہیں۔

۲/۹۱۹	كَهْفٌ سَمَا مَعْ نَتَجَاوَزْ وَاضْمُمَا ك سما	اَحْسَنَ رَفْعُهُمْ وَنَلْ حَقٌّ لَمَّا ن حق ل

(ت) قوی اور عالی شان ہوئی ہے۔ ساتھ ہی نَتَجَاوَزُ ان دونوں لفظوں میں علامت مضارع کو ضمہ شعبہ، شامی، حرمیین اور بصریین کے لیے دو اور اَحْسَنَ میں انہی حضرات کے لیے نون کا پیش ہے۔ اور عاصم۔ مکی، بصریین کے لیے بلا خلاف اور ہشام............

۳/۹۲۰	خُلْفٌ نُوَفِّيَهُمْ الْيَا وَتَرٰى	لِلْغَيْبِ ضُمَّ بَعْدَهٗ ارْفَعْ ظَهَرَا ظ

(ت) کے لیے خلف کے ساتھ نُوَفِّيَهُمْ میں یاء ہے۔ تم اس حق والی قرآءت کو مکمل طور پر حاصل کرلو۔ اور تَرٰی میں یاء غیبت کو ضمہ یعقوب، عاصم، حمزہ، خلف العاشر کے لیے دو اور بعد میں آنے والے لفظ مَسٰكِنُهُمْ کے نون کو رفع بھی ان ہی حضرات کے لیے قوی نص کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔

(ل) كَهْفٌ قوی۔ سَمَا يَسْمُوْ سے بلند ہونا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ حَقٌّ حق ہے۔ ظَهَرَا ظَهَرَ باب فتح سے ظاہر ہونا، باہر آنا۔

(ف) نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ۔ وَنَتَجَاوَزُ دونوں کلمات بالنون اور کلمہ اَحْسَنَ نون کے نصب سے حفص۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ ، وَيُتَجَاوَزُ دونوں کلمات بالیاء اور اَحْسَنُ کے نون کا رفع پڑھتے ہیں۔ وَلِيُوَفِّيَهُمْ بالیاء مکی، ابوعمرو، عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اسی طرح یاء غیب (بطریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاطبیہ) (ب) بالنون وَلِنُوَفِّيَهُمْ (بطریق طیبہ) اور بالنون ہی باقین کی بھی قرآءت ہے۔ لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ یاء غیب مضموم اور کلمہ مَسٰكِنُهُمْ میں نون کے پیش سے یعقوب، عاصم، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لَا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ تاء خطاب مفتوح اور کلمہ مَسٰكِنَهُمْ میں نون کے زبر سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تَرٰى میں فتح، امالہ اور تقلیل میں قراء اپنے اصول پر ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) لَا تَرٰى بالفتح قالون، اصبہانی، مکی ہشام اور ابوجعفر (۲) لَا تَرٰى بالتقلیل ازرق (۳) لَا تَرٰى بالامالہ ابوعمرو اور کسائی (۴) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالفتح لَا تَرٰى (بطریق شاطبیہ) (ب) بالامالہ لَا تَرٰى (بطریق طیبہ) (۵) لَا يُرٰى بالفتح عاصم، یعقوب (۶) لَا يُرٰى بالامالہ حمزہ اور خلف العاشر۔

یاء ات اضافت: سورۃ الاحقاف میں چار یاء ات اضافت ہیں۔ (۱) اَوْزِعْنِيَ بزی اور ازرق کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۲) اَتَعِدٰنِنِيَ اَنْ نافع۔ ابوجعفر۔ مکی کے لیے یاء مفتوحہ باقین یاء ساکنہ (۳) اِنِّيَ اَخَافُ نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ (۴) وَلٰكِنِّيَ اَرٰكُمْ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو اور بزی کے لے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ

۹۲۱/۴	نَصُّ فَتًى وَّ قَاتَلُوْا ضُمَّ اكْسِرِ (ن فتی ا)	وَاقْصُرْ عُلًا حِمًا وَّاٰسِنِ اقْصُرِ (ع حما ا)

(ت) (نَصُّ فَتًى کا ترجمہ ہو چکا) اور قُتِلُوْا کے قاف کو ضمہ اور تاء کو کسرہ حفص اور بصریین کے لیے دو اور تاء کے بعد قصر کرو یہ قرآءت عالی شان اور محفوظ ہے اور اٰسِنٍ میں مکی کے لیے ہیشگی والا قصر کرو۔

(ل) فَتًى نوجوان، قوی۔ عُلًا عَلَا يَعْلُوْ سے بلند ہونا۔ حِمًا حمایت والی۔ اُقْصُرْ قصر کرنا۔

(ق) وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا قاف مضمومہ، حذف الف اور تاء مکسورہ سے حفص، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین قاف مفتوحہ مع الف اور تاء مفتوحہ سے قٰتَلُوْا پڑھتے ہیں۔ اَسِنٍ ہمزہ مفتوحہ بغیر الف مکی پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ مع الف سے اٰسِنٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ورش کے لیے اس میں مد بدل اپنے اصول کے مطابق ہے۔

۹۲۲/۵	دُمْ اٰنِفًا خُلْفٌ هُدًى وَّالْحَضْرَمِيْ (د ھ)	تُقَطِّعُوْا كَتَفْعَلُوْا اَمْلٰى اضْمُمِ (ا)

(ت) (دُمْ کا ترجمہ ہو چکا) اٰنِفًا میں بزی کے لیے خلف کے ساتھ قصر ہدایت والا ہے۔ اور وَتُقَطِّعُوْا، تَفْعَلُوْا کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کے لیے ہے۔اور وَاَمْلٰی کے ہمزہ کو ضمہ اور لام کو کسرہ بصریین کی حمایت کے لیے دو......

(ل) دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشگی اختیار کرنا۔ ھُدًی ہدایت، رہنمائی، ھَدٰی یَھْدِیْ سے ہدایت دینا۔

(ف) مَاذَا قَالَ اٰنِفًا میں ہمزہ کے بعد الف کے حذف واثبات میں بزی کے لیے خُلف ہے یعنی (ا) حذف الف سے اَنِفًا پڑھا ہے یہ حذف سابقہ شعر میں اُقْصُرْ پر عطف سے نکلا ہے (ب) اور دوسری وجہ اثبات الف ہے یعنی اٰنِفًا جو باقین کی بھی قرآءت ہے۔علامہ شاطبیؒ اور علامہ دانیؒ نے بھی بزی کے لیے دونوں وجوہ بیان کی ہیں علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں ؎

وَفِی اَنِفًا خُلْفٌ ھَدٰی

اور علامہ جزری فرماتے ہیں ؎

اٰنِفًا خُلْفٌ ھُدًی

گویا دونوں حضرات کا اسلوب یکساں ہے۔علامہ شاطبیؒ اور علامہ دانیؒ کی دو وجوہ بیان کرنے پر بعض جلیل القدر ائمہ خاموش ہیں اور بعض نے بڑی تفصیل سے اس سے متعلق بحث کی ہے۔علامہ جزریؒ "النشر فی القراءات العشر" میں فرماتے ہیں۔"التیسیر اور الشاطبیہ کے طریق میں بالالف ہی ہے لہٰذا طریق دانی وشاطبی میں قصر نہیں پڑھا جائے گا۔" واللہ اعلم۔تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں امہات الکتب ابراز المعانی لابی شامہؒ، جامع البیان للدانیؒ۔ فتح الوصید للسخاویؒ۔کتاب الاقناع لابی جعفر احمدؒ۔التذکرہ فی القراءات الثمان لابی الحسن طاہر بن عبدالمنعم بن غلبونؒ اور النشر فی القراءات العشر لابن الجزریؒ وغیرہم۔

وَتَقْطَعُوْا بروزن تَفْعَلُوْا تاء مفتوحہ۔قاف ساکنہ اور طاء مفتوحہ مخففہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء مضمومہ۔قاف مفتوحہ اور طاء مکسورہ مشددہ سے وَتُقَطِّعُوْا پڑھتے ہیں۔

٦/٩٢٣	وَاكْسِرْ حِمًا وَّ حَرِّكِ الْيَاءَ حُلَا حما ح	أَسْرَارَ فَاكْسِرْ صَحْبُ يَعْلَمُ وَكِلَا صحب

(ت) (وَاكْسِرْ حِمًا کا ترجمہ ہو چکا) اور ابو عمرو کے لیے اسی کلمہ میں یاء کو حرکت فتحہ دینا مزین کیا گیا ہے۔اَسْرَارَھُمْ کے ہمزہ کو کسرہ دینا حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر جیسے رفقاء کے لیے ہے۔یَعْلَمُ اور دونوں لفظ......

(ل) حِمًا حمایت کرنا۔ حُلَا حِلْیٌ حِلْیَۃٌ زیورات۔حُلَا زیوروں والی، حَلَیَ باب ضَرَبَ سے عورت کے لیے زیور بنانا، باب سَمِعَ سے عورت کا زیور پہننا۔ صَحْبٌ ایک جماعت، ساتھی۔

(ف) وَاُمْلِیْ ہمزہ مضمومہ۔لام مکسورہ اور یاء ساکنہ سے یعقوب پڑھتے ہیں۔اور ابو عمرو ہمزہ مضمومہ۔لام مکسورہ اور یاء مفتوحہ سے وَاُمْلِیَ پڑھتے ہیں جبکہ باقین ہمزہ اور لام کے فتحہ اور اثبات الف سے وَاَمْلٰی پڑھتے ہیں۔

نوٹ: پھر اس میں امالہ وتقلیل والے اپنے مذہب پر ہیں جس کی تفصیل کے مطابق قرآءت اس طرح ہیں۔(ا) وَاَمْلٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب (۲) وَأُمْلِيَ ابوعمرو (۳) وَاَمْلٰى قالون اصبہانی، مکی، شامی، عاصم اور ابوجعفر بالفتح (۴) ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) وَاَمْلٰى بالتقلیل (بطریق شاطبیہ) (ب) وَاَمْلٰى بالفتح (بطریق طیبہ) (۵) وَاَمْلٰى بالامالہ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر۔
اِسْرَارَهُمْ ہمزہ مکسورہ سے حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَسْرَارَهُمْ پڑھتے ہیں۔

۷ / ۹۲۴	يَبْلُو بِيَاصِفُ سَكِّنِ الثَّانِيْ غَلَا (ص، غ)	لِيُؤْمِنُوا مَعَ الثَّلَاثِ دُمْ حَلَا (د، ح)

ت يَبْلُوْا شعبہ کے لیے بالیاء بیان کردو اور تم دوسرے کلمے کی واؤ کو رُوَیس کے لیے ساکن کردو یہ گرانقدر ہو گیا ہے۔ اور لِيُؤْمِنُوْا اور اس کے ساتھ والے تین کلمات مکی اور ابوعمرو کے لیے اطلاق یاء سے دائمی لحاظ سے شیریں ہو گئے ہیں۔

ل صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ غَلَا يَغْلُوْ سے مہنگا ہونا، کثیر ہونا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشگی کرنا۔ حَلَا باب نَصَرَ اور كَرُمَ سے میٹھا ہونا، شیریں ہونا۔

ف حَتّٰى يَعْلَمَ۔ وَلَيَبْلُوَنَّكُمْ۔ کلمات بالیاء شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین نَعْلَمَ اور وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بالنون پڑھتے ہیں۔
وَيَبْلُوَا بالیاء شعبہ پڑھتے ہیں۔ اور اس کی واؤ کے سکون سے اور بالنون وَنَبْلُوْا رُوَیس پڑھتے ہیں جبکہ باقین بالنون اور واؤ کے فتحہ سے وَنَبْلُوَا پڑھتے ہیں۔

سُورَةُ الفَتْح

لِيُؤْمِنُوا۔ وَيُعَزِّرُوْهُ۔ وَيُوَقِّرُوْهُ اور وَيُسَبِّحُوْهُ چاروں کلمات کو ابن کثیر مکی بالیاء پڑھتے ہیں اور باقین تاء خطاب سے لِتُؤْمِنُوْا۔ وَتُعَزِّرُوْهُ۔ وَتُوَقِّرُوْهُ اور وَتُسَبِّحُوْهُ پڑھتے ہیں۔
نوٹ: لِتُؤْمِنُوْا میں تحقیق وابدال سے درج ذیل قراءات بنتی ہیں۔ (۱) لِيُؤْمِنُوْا مکی بالتحقیق (۲) لِتُؤْمِنُوْا قالون، شامی، عاصم، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب بالتحقیق (۳) لِتُومِنُوْا حالین میں ابدال ورش، ابوجعفر (۴) دوری بصری کے لیے دو وجوہ (۱) بالتحقیق (بطریق شاطبیہ) (ب) بالابدال (بطریق طیبہ) (۵) سوسی کے لیے دو وجوہ (۱) بالتحقیق (بطریق طیبہ) (ب) بالابدال (بطریق شاطبیہ) (۶) حمزہ وصلاً بالتحقیق وقفاً بالابدال۔

۸ / ۹۲۵	نُؤْتِيهِ يَاغِثْ حُزْ كَفَا ضَرًّا فَضُمْ (غ، ح، كفا)	شَفَا اقْصُرِ اكْسِرْ كَلِمَ اللّٰهِ لَهُمْ (شفا)

ت فَسَنُؤْتِيهِ یاء کے ساتھ رُوَیس، ابوعمرو اور کوفیین کے لیے بافیض ہے اسے محفوظ کرلو یہ قراءت کفایت والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضُرًّا کے ضاد کو ضمہ دینا حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر کے لیے طلوع چاند کی طرح ہے اور انہی حضرات کے لیے کَلِمَ اللّٰہِ میں قصر کر دو اور لام کو کسرہ دے دو۔

(ل) غِثْ غَاثَ یَغِیْثُ سے بارش برسانا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ کَفَا کَفٰی یَکْفِیْ سے کافی ہونا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا، شَفَا یَشْفُوْا سے چاند کا طلوع ہونا۔

(ف) فَسَیُؤْتِیْهِ کو علامت مضارع یاء سے رویس۔ ابو عمرو، عاصم، حمزہ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین علامت مضارع نون سے فَسَنُؤْتِیْهِ پڑھتے ہیں۔ پھر اس میں ابدال و تحقیق کی رو سے درج ذیل قراء ات ہیں۔ (۱) فَسَنُؤْتِیْهِ بالتحقیق قالون۔ شامی اور روح (۲) فَسَنُوْتِیْهِ بالابدال ورش اور ابو جعفر (۳) فَسَنُؤْتِیْهِ بالصلہ و بالتحقیق مکی (۴) دوری بصری کے لیے دو وجوہ (ا) فَسَیُؤْتِیْهِ بالتحقیق (بطریق شاطبیہ) (ب) فَسَیُوْتِیْهِ بالابدال (بطریق طیبہ) (۵) سوسی کے لیے دو وجوہ (ا) بالتحقیق (بطریق طیبہ) (ب) بالابدال (بطریق شاطبیہ) (۶) فَسَیُؤْتِیْهِ بالتحقیق عاصم، کسائی، رویس اور خلف العاشر (۷) حمزہ کے لیے وصلاً فَسَیُؤْتِیْهِ بالتحقیق اور وقفاً فَسَیُوْتِیْهِ بالابدال۔

اَوْ اَرَادَ بِکُمْ ضُرًّا ضاد مضمومہ سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ضاد مفتوحہ سے ضَرًّا پڑھتے ہیں۔

کَلِمَ اللّٰہِ لام مکسورہ اور حذف الف سے حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لام مفتوحہ مع الف سے کَلٰمَ اللّٰہِ پڑھتے ہیں۔

٩ / ٩٢٦	مَا یَعْمَلُوْ حُطْ شَطْاَهُ حَرِّكْ دَلَا (ح، د)		مِزْ اٰزَرَ اقْصُرْ مَا جِدًا وَّالْخُلْفُ لَا (م، م، ل)

(ت) بِمَا یَعْمَلُوْنَ بالیاء ابو عمرو کے لیے محفوظ کر لو۔ شَطْاَهُ کی طاء کو حرکت فتحہ مکی اور ابن ذکوان کے لیے دو تم سمندر سے اپنا بھرپور حصہ لو اور خود کو ممتاز کر دو۔ فَاٰزَرَهُ کے ہمزہ کو قصر سے ابن ذکوان کے لیے بغیر خلف کے اور ہشام کے لیے خلف والا پڑھو یہ بزرگی و عظمت کا آنا ہے۔

(ل) حُطْ حَاطَ یَحُوْطُ سے گھیرنا، محفوظ کرنا۔ دَلَا یَدْلُوْ سے ڈول کو کنویں میں ڈالنا، بھر کر نکالنا۔ مِزْ مَازَ یَمِیْزُ سے جدا کرنا، ممتاز کرنا۔ مَاجِدًا مَجَدَ باب نَصَرَ سے بزرگی والا، عظمت والا۔ لَا لَاءٍ بمعنی جَآءَ آنا یہ اسم فاعل لَاءٍ ہے آنے والا۔

(ف) بِمَا یَعْمَلُوْنَ بالیاء غیب ابو عمرو پڑھتے ہیں باقین تَعْمَلُوْنَ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

شَطْاَهُ طاء مفتوحہ سے مکی اور ابن ذکوان پڑھتے اور باقین طاء ساکنہ سے شَطْاَهُ پڑھتے ہیں۔ پھر سکتہ اور تحقیق سے پڑھنے کا اختلاف درج ذیل ہے۔ (۱) حفص اور ادریس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بغیر سکتہ تحقیق سے شَطْاَهُ (بطریق شاطبیہ) (ب) بالسکتہ مع تحقیق شَطْ سکتہ اَهُ (بطریق طیبہ) (۲) حمزہ کے لیے وصلاً یہی دونوں وجوہ اور وقفاً دو وجوہ ہیں (الف) شَطَهُ (ب) شَطَاهُ (۳) شَطَاَهُ بالتحقیق مکی۔ ابن ذکوان۔ (۴) شَطْاَهُ باقین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاٰزَرَهٗ حذف الف سے ابن ذکوان پڑھتے ہیں اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح حذف الف سے (بطریق طیبہ) (ب) فَاٰزَرَهٗ اثبات الف سے (بطریق شاطبیہ) باقین کی بھی قراءت اثبات الف سے ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرٰتِ اِلٰی سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عزوجل (۹)

۱/۹۲۷	تُقَدِّمُوْا ضُمُّوْا اكْسِرُوْا لَا الْحَضْرَمِیْ	اِخْوَتِكُمْ جَمْعُ مُثَنَّاهُ ظَمِیْ ظ

ت لَا تُقَدِّمُوْا کی تاء کو ضمہ اور دال کو کسرہ دینا تمام قراء نے پڑھا ہے لیکن یعقوب نے نہیں۔ اِخْوَتِكُمْ یعقوب عاشق قرآن کے لیے اس کے تثنیہ کی بجائے صیغہ جمع سے ہے۔

ل اكْسِرُوْا کسرہ دینا۔ مُثَنَّاهُ اس کا تثنیہ۔ ظَمِیْ ظَمِیَ باب سَمِعَ سے پیاسا ہونا، مشتاق ہونا، شیدائی و عاشق ہونا۔

ق لَا تَقَدَّمُوْا تاء اور دال کے فتحہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے تُقَدِّمُوْا پڑھتے ہیں۔ اِخْوَتِكُمْ ہمزہ مکسورہ۔ خاء ساکنہ اور تاء مکسورہ، صیغہ جمع (اَخٌ کی جمع) سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین ہمزہ و خاء مفتوحتین اور یاء ساکنہ (اَخٌ کے تثنیہ) سے اَخَوَيْكُمْ پڑھتے ہیں۔

۲/۹۲۸	وَالْحُجُرَاتِ فَتْحُ ضَمِّ الْجِيْمِ ثَرْ ث	يَاْلِتْكُمُ الْبَصْرِیْ بصری وَيَعْمَلُوْنَ دَرْ د

ت اور الْحُجُرٰتِ جیم کے ضمہ کی بجائے فتحہ سے ابو جعفر کے لیے موسلا دھار بارش کی طرح ہے اور لَا يَاْلِتْكُمْ ابو عمرو اور یعقوب کے لیے ہے اور بِمَا يَعْمَلُوْنَ یاء سے مکی کے لیے دودھ کی نعمت کے اضافے والا ہے۔

ل ثَرْ ثَرَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے کشادہ ہونا، موسلا دھار بارش۔ دَرْ دَرَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے دودھ زیادہ ہونا، گھوڑے کا تیز دوڑنا۔ الدَّرُّ دودھ کی زیادتی، خوبی۔

ق الْحُجَرٰتِ جیم مفتوحہ سے ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین کے لیے جیم مضمومہ سے الْحُجُرٰتِ ہے۔ لَا يَاْلِتْكُمْ یاء مفتوحہ کے بعد اثبات ہمزہ ساکنہ سے ابو عمرو کے دونوں راوی بالخلف الف سے ابدال کرتے ہوئے پڑھتے ہیں یعنی دوری کے لیے دو وجوہ (ا) يَالِتْكُمْ بالابدال (بطریق طیبہ) (ب) يَاْلِتْكُمْ بالتحقیق (بطریق شاطبیہ) سوسی کے لیے دو وجوہ (ا) يَالِتْكُمْ بالابدال (بطریق شاطبیہ) (ب) يَاْلِتْكُمْ بالتحقیق (بطریق طیبہ)۔ جبکہ یعقوب بلا خلاف تحقیق سے يَاْلِتْكُمْ پڑھتے ہیں۔ باقین بغیر ہمزہ والف يَلِتْكُمْ پڑھتے ہیں۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ یاء غیبت سے مکی پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ یہ قراءت اطلاق سے مفہوم ہو رہی ہے۔

نوٹ: سورۃ الحجرات میں کوئی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ قٓ

٣/٩٢٩	نَقُوْلُ يَا اِذْ صَحَّ اَدْبَارَ كَسْرُ (ا، ص)	حِرْمٌ فَتًى مِّثْلَ ارْفَعُوْا شَفَا صَدَرْ (حرم، فتی، شفا، ص)

ت نَقُوْلُ بالیاء نافع اور شعبہ کے لیے صحیح ہو گیا ہے۔ وَاَدْبَارَ کے ہمزہ کو کسرہ حرمیین اور قوی قراء حمزہ اور خلف العاشر نے دیا ہے۔ مِثْلَ کے لام کو رفع دینے میں حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور شعبہ کے لیے شفا نے توجہ دی ہے۔

ل صَحَّ يَصِحُّ سے درست ہونا، صحیح ہونا۔ حِرْمٌ حرم والے، بابرکت۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ شَفَا شَفَى يَشْفِي سے شفا دینا۔ صَدَرَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے واپس پھرنا، جانا، واپس کرنا، متوجہ ہونا۔

ف يَوْمَ يَقُوْلُ بالیاء نافع اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین بالنون نَقُوْلُ پڑھتے ہیں۔ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ ہمزہ مکسورہ سے نافع۔ ابوجعفر۔ مکی۔ حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے وَاَدْبَارَ پڑھتے ہیں۔

یاء ات زوائد: سورہ ق میں تین یاء ات زوائد ہیں۔ (۱و۲) وَعِيْدِ ے (دو جگہ) ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔ (۳) الْمُنَادِ ے مکی اور یعقوب حالین میں اثبات، نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو کے لیے وصلاً اثبات وقفاً حذف اور باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

مِثْلُ مَا اَنَّكُمْ لام کے پیش سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور شعبہ پڑھتے ہیں باقین لام کے زبر سے مِثْلَ مَا پڑھتے ہیں۔

٤/٩٣٠	صَاعِقَةُ الصَّعْقَةُ رُمْ قَوْمَ اخْفِضَنْ (ر)	حَسْبُ فَتًى رَّاضٍ وَّاتْبَعْنَا حَسَنْ (ح، فتی، ر، ح)

ت الصّٰعِقَةُ کی جگہ کسائی کے لیے الصَّعْقَةُ پڑھنے کا ارادہ کرو اور قَوْمَ کی میم کو ابوعمرو، حمزہ، خلف العاشر اور کسائی کے لیے جر با کفایت قوی اور پسندیدہ ہوا ہے۔ اور وَاتَّبَعَتْهُمْ کی بجائے ابوعمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ خوبصورت ہوا ہے۔

ل رُمْ رَامَ يَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ حَسْبُ حَسَبَ باب نَصَرَ سے گننا، باب سَمِعَ اور حَسِبَ سے گمان کرنا، حَسَّبَ سے تکیہ دینا، الْحَسْبُ مصدر، کافی ہونا، کفایت کرنا۔ فَتًى نوجوان، قوی۔ رَاضٍ رَضِيَ يَرْضٰى سے پسندیدہ ہونا، خوش ہونا، تَرَضّٰى سے خوشنودی چاہنا۔ حَسَنْ حَسُنَ باب كَرُمَ سے خوبصورت ہونا۔

ف الصّٰعِقَةُ حذف الف اور عین ساکنہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین اثبات الف سے اور عین مکسورہ سے الصّٰعِقَةُ پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وَقَوْمِ نُوحٍ میم کے جر سے ابوعمرو، حمزہ، خلف العاشر اور کسائی پڑھتے ہیں باقین وَقَوْمَ نُوحٍ میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

یاء ات زوائد: سورۃ الذاریات میں تین یاء ات زوائد ہیں۔ (۱) لِيَعْبُدُونِ ﴿﴾ (۲) أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿﴾ (۳) فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿﴾ تینوں میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

وَاَتْبَعْنٰهُمْ ہمزہ قطعی مفتوح تاء ساکنہ مخففہ، عین ساکنہ اور نون جمع متکلم سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین وَاتَّبَعَتْهُمْ ہمزہ وصلی، تاء مفتوحہ مشددہ، عین مفتوحہ اور تاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

٩٣١/٥	بِا تَّبَعَتْ ذُرِّيَّةٌ امْدُدْكُم حِمَا (ك حما)	وَكَسْرُ رَفْعِ التَّاحَلَا وَاكْسِرْ دُمَا (ح د)

(ت) (با تَّبَعَتْ کا ترجمہ ہو چکا) ذُرِّيَّتُهُمْ کو شامی اور بصریین کے لیے مدکر کے پڑھو یہ قرآءت متعدد مواقع پر حمایت والی ہوئی ہے اور ابوعمرو کے لیے تاء کے رفع کی بجائے کسرہ شیریں ہوا ہے اور مکی کے لیے کسرہ خوبصورت تصاویر کی طرح......

(ل) كَمْ متعدد مواقع۔ حِمَا حمایت والا ہونا۔ حَلَا يَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ دُمَا تصاویر سے تشبیہ دینا۔

(ف) ذُرِّيّٰتُهُمْ صیغہ جمع سے، یاء مفتوحہ مع الف اور تاء وہاء مضمومہ سے شامی اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ ذُرِّيّٰتِهِمْ صیغہ جمع سے یاء مفتوحہ مع الف، تاء وہاء مکسورہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں جبکہ باقین صیغہ واحد سے حذف الف اور تاء وہاء مضمومہ سے ذُرِّيَّتُهُمْ پڑھتے ہیں۔

٩٣٢/٦	لَامَ اَلَتْنَا حَذْفُ هَمْزٍ خُلْفُ زُمْ (ز)	وَإِنَّهُ افْتَحْ رُمْ مَدًّا يَصْعَقُ ضُمْ (ر مدا)

(ت) اَلَتْنَا کے لام میں ہے اور قنبل کے لیے خلف کے ساتھ ہمزہ کا حذف مضبوط باندھا ہوا ہے۔ اور اِنَّهٗ کے ہمزہ کو کسائی اور مشہور مدنیین کے لیے کسرہ دینے کا ارادہ کرو اور شامی و عاصم کے لیے يُصْعَقُوْنَ کی یاء کو ضمہ دینا بہت مرتبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ل) زُمْ زَمَّ باب نَصَرَ سے مضبوطی سے باندھنا، مشک بھرنا۔ رُمْ رَامَ يَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ مَدًّا درازی، شہرت والا۔

(ف) اَلِتْنٰهُمْ لام مکسورہ سے بزی پڑھتے ہیں جبکہ قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح لام مکسورہ سے (بطریق شاطبیہ) (ب) حذف ہمزہ اور لام مکسورہ سے لِتْنٰهُمْ (بطریق طیبہ) باقین اَلَتْنٰهُمْ لام مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ ہمزہ مکسورہ سے کسائی۔ نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے اَنَّهٗ پڑھتے ہیں۔ يُصْعَقُوْنَ یاء مضمومہ سے شامی اور عاصم پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ سے يَصْعَقُوْنَ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النَّجْمِ

۷/۹۳۳	كَمْ نَالَ كَذَّبَ الثَّقِيلُ لِيْ ثَنَا ك ن ل ث	تَمْرُوْ تُمَارُوْ حَبْرُ عَمَّ نَصًّنَا حبر عم ن

(ت) (کَمْ نَالَ کا ترجمہ ہو چکا) مَا کَذَّبَ میرے واسطے ہشام اور ابوجعفر کی قرآءت میں ذال کی تشدید قابل تعریف ہے۔ اَفَتَمْرُوْنَهٗ میں مکی، ابوعمرو، مدنیین، شامی اور عاصم کے لیے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ اے نیک عالم ہماری وضاحت سے عام ہو گیا ہے۔

(ل) کَمْ بہت مرتبہ۔ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ ثَنَا تعریف۔ حَبْرٌ نیک عالم۔ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا۔ نَصًّنَا ہماری وضاحت، ہماری تصریح۔

(ف) مَا کَذَّبَ ذال مشددہ سے ہشام اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین ذال مخففہ سے مَا کَذَبَ پڑھتے ہیں اَفَتَمْرُوْنَهٗ تاء مفتوحہ۔ میم ساکنہ اور حذف الف سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء مضمومہ میم مفتوحہ اور اثبات الف سے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ پڑھتے ہیں۔

۸/۹۳۴	تَا اللّٰتَ شَدِّدْ غَرْمَنٰوةَ الْهَمْزَ زِدْ غ	دِلْ مُسْتَقِرٌّ خَفْضُ رَفْعِهٖ ثِمِدْ د ث

(ت) اللّٰتَ کی تاء کو غیور رویس کے لیے مشدد پڑھو۔ وَمَنٰوةَ میں مکی کے لیے ہمزہ زیادہ کرنے کی خبر دے دو۔ مُسْتَقِرٌّ راء کے رفع کی بجائے خبر سے پڑھ کر ابوجعفر نے علم کا حوض بنایا ہے۔

(ل) غَرْ غَارَ يَغَارُ سے غیرت کرنا۔ زِدْ زَادَ يَزِيْدُ سے زیادہ کرنا۔ دِلْ بلونا، یہ وَدَلَ يَدِلُ سے ہے یعنی دودھ بلونا یا دَلَّ سے خبر دینا، دَلًّا سے ناز و نخرہ کرنا۔ ثِمِدْ ثَمَدَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے حوض بنانا۔

(ف) اللّٰتَّ تاء مشددہ اور دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف مدہ اور مد لازم کلمی مثقل سے رویس پڑھتے ہیں باقین تاء مخففہ سے اللّٰتَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اللّٰتَ میں کسائی وقفاً بالھاء اللّٰهْ وقف کرتے ہیں۔

وَمَنٰٓوةَ الف کے بعد ہمزہ کی زیادتی سے مکی پڑھتے ہیں اور پھر سبب مد ہمزہ کے اتصال کی وجہ سے دو الف کے برابر مد متصل بھی کرتے ہیں باقین بغیر ہمزہ کے وَمَنٰوةَ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

مُسْتَقِرٍ راء کے دو زیر سے ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین راء کے دو پیش سے مُسْتَقِرٌّ پڑھتے ہیں۔

۹/۹۳۵	وَخَاشِعًا فِیْ خُشَّعًا شَفَا حِمَا (شفا، حما)	سَیَعْلَمُوْنَ خَاطِبُوْا فَصْلًا کَمَا (ف، ك)

(ت) اور خُشَّعًا کی جگہ میں حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور بصریین کے لیے خَاشِعًا نے حمایت کے لحاظ سے شفا دی ہے۔ سَیَعْلَمُوْنَ تاء خطاب سے حمزہ اور شامی کے لیے ایسے ہے جس طرح حق و باطل میں جدائی ہوتی ہے۔

(ل) شَفَا شَفَی یَشْفِی سے شفا دینا۔ حِمَا حمایت کرنا، حفاظت کرنا۔ فَصْلًا فَصَلَ یَفْصِلُ سے جدا ہونا۔ لَمَّا جس طرح ہوا ہے۔

(ف) خٰشِعًا خاء مفتوحہ مع الف شین مکسورہ مخففہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر، ابو عمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین خاء مضمومہ بغیر الف اور شین مفتوحہ مشددہ سے خُشَّعًا پڑھتے ہیں۔ سَتَعْلَمُوْنَ غَدًا تاء خطاب سے حمزہ اور شامی پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے سَیَعْلَمُوْنَ پڑھتے ہیں۔

یاء ات زوائد: سورۃ القمر میں آٹھ یاء ات زوائد ہیں۔ (۱) یَدْعُ الدَّاعِ ے ابو جعفر، ابو عمرو اور ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب اور بزی کے لیے حالین میں اثبات باقین کے لیے حالین میں حذف (۲) اِلَی الدَّاعِ ے نافع، ابو جعفر اور ابو عمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ مکی اور یعقوب کے لیے حالین ہیں اثبات۔ باقین حالین میں حذف (۳ تا ۸) وَنُذُرِ ے (چھ جگہ) ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ (۴)

۱/۹۳۶	وَالْحَبُّ ذُو الرَّیْحَانُ نَصْبُ الرَّفْعِ کَمْ (ك)	وَخَفْضُ نُوْنِهَا شَفَا یَخْرُجُ ضَمْ (شفا)

(ت) وَالْحَبُّ۔ ذُو الْعَصْفِ اور وَالرَّیْحَانُ میں شامی کے لیے رفع کی بجائے نصب متعدد مواقع پر ثابت ہے۔ اور وَالرَّیْحَانُ کے نون کے جر نے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے اور یَخْرُجُ کی یاء کو ضمہ دیا ہے.........

(ل) کَمْ متعدد مواقع پر۔ شَفَا شَفَی یَشْفِی سے شفا دینا۔

(ف) وَالْحَبَّ۔ ذَاالْعَصْفِ اور والرَّیْحَانَ تینوں کلمات میں باء۔ ذال اور نون کو رفع کی بجائے نصب سے شامی پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔جبکہ صرف کلمہ وَالرَّيْحَانِ میں نون کے جر سے حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین رفع سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ پڑھتے ہیں۔درج ذیل قرآءات بنی۔(۱) وَالْحَبَّ ذَاالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ: ابن عامر شامی۔(۲) وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ: حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔(۳) وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ: باقین۔

۲/۹۳۷	مَعْ فَتْحِ ضَمٍّ اِذْ حِمًا ثِقْ وَكَسْرُ (ا حما ث)	فِي الْمُنْشَئَتُ الشِّيْنَ صِفْ خُلْفًا فَخَرُ (ص ف)

(ت) کیونکہ یہ یاء کا ضمہ نافع، بصریین اور ابوجعفر کے لیے راء کے ضمہ کی بجائے فتحہ کے ساتھ ہے اس لیے کہ یہ اعتماد کر لینے والی محفوظ قرآءت ہے۔ اَلْمُنْشَئَتُ میں شعبہ کے لیے خُلف کے ساتھ اور حمزہ کے لیے بغیر خُلف کے شین کا کسرہ فخر والا بیان کر دو۔

(ل) حِمًا حمایت کرنا، محفوظ کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ فَخَرُ فَخَرَ يَفْخَرُ سے فخر کرنا۔

(ف) يُخْرَجُ یاء مضمومہ اور راء مفتوحہ سے نافع، ابوعمرو، یعقوب اور ابوجعفر نے پڑھا ہے باقین يَخْرُجُ یاء مفتوحہ اور راء مضمومہ پڑھتے ہیں۔ اَلْمُنْشِئَتُ شین مکسورہ سے امام حمزہ پڑھتے ہیں۔شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) شین مکسورہ سے (ب) شین مفتوحہ سے اَلْمُنْشَئَتُ اور یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں۔ باقین بھی ہمزہ مفتوحہ سے ہی پڑھتے ہیں۔

۳/۹۳۸	سَنَفْرُغُ الْيَاءُ شَفَا وَكَسْرُ ضَمْ (شفا)	شُوَاظُ دُمْ نُحَاسُ جَرُّ الرَّفْعِ شِمْ (د ش)

(ت) سَنَفْرُغُ حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے بالیاء ہے اور شُوَاظٌ کے شین کو ضمہ کی بجائے کسرہ مکی کے لیے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ نُحَاسٌ میں سین کے رفع کی بجائے جر روح۔مکی اور ابوعمرو کے لیے نیک عالم نے جانچ لیا ہے۔

(ل) شَفَا شَفَى يَشْفِي سے شفا دینا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔ شِمْ شَمَّ يَشِمُّ سے سونگھنا، اندازہ کرنا۔

(ف) سَيَفْرُغُ بالیاء حمزہ۔کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالنون سَنَفْرُغُ پڑھتے ہیں۔ شِوَاظٌ شین کے کسرہ سے مکی نے پڑھا ہے باقین شُوَاظٌ شین کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ نُحَاسٍ سین کے جر سے روح۔ مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں۔باقین سین کا رفع یعنی نُحَاسٌ پڑھتے ہیں۔

۴/۹۳۹	حَبْرٌ كِلَا يَطْمِثْ بِضَمِّ الْكَسْرِ رُمْ (حبر ر)	خُلْفٌ وَّيَاذِي اٰخِرًا وَّاوٌ كَرُمْ (ك)

(ت) (حَبْرٌ کا ترجمہ ہو چکا) لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کے دو الفاظ خلف کے ساتھ میم کے کسرہ کی بجائے ضمہ سے پڑھنے کا کسائی کے لیے ارادہ کرو۔اور ذِی الْجَلٰلِ کی یاء کی جگہ واؤ شامی کے لیے عزیز و نفیس ہوگئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ کَرُمْ کَرُمَ یَکْرُمُ سے بزرگی والا ہونا۔ کَرُمٌ کَرُمًا عزیز ونفیس ہونا۔

(ف) لَمْ یَطْمِثْهُنَّ (دو جگہ) میم مضمومہ سے بالخلف امام کسائی پڑھتے ہیں پھر اس میں کسائی سے تین مذہب منقول ہیں۔(۱) دونوں راویین یعنی ابو الحارث اور دوری کسائی کے لیے پہلے موقع میں میم کا کسرہ ہے (بطریق شاطبیہ) (۲) ابو الحارث کے لیے پہلے موقع میں میم کا کسرہ اور دوسرے موقع میں میم کا ضمہ جبکہ دوری کسائی کے لیے پہلے موقع میں میم کا ضمہ اور دوسرے موقع میں میم کا کسرہ ہے (بطریق طیبہ) (۳) دونوں راویین کے لیے پہلے موقع میں میم کا ضمہ اور دوسرے موقع میں میم کا کسرہ ہے یا پھر پہلے موقع میں میم کا کسرہ اور دوسرے موقع میں میم کا ضمہ ہے (بطریق طیبہ) یاد رہے کہ دونوں مواقع پر صرف میم کا ضمہ یا دونوں مواقع پر میم کا کسرہ پڑھنا درست نہیں۔ دوسری وجہ امام کسائی سے میم کا کسرہ یعنی یَطْمِثْهُنَّ ہے اور یہی باقین کی بھی قرآءت ہیں۔ ذُو الْجَلٰلِ بالواؤ اور ذال مضمومہ سے ابن عامر شامی پڑھتے ہیں اس لیے کہ مصحف شامی میں یہ کلمہ بالواؤ ہی مرسوم ہے جبکہ باقین بالیاء اور ذال مکسورہ سے ذِی الْجَلٰلِ پڑھتے ہیں اس لیے کہ مصحف مدنی۔ مصحف مکی۔ مصحف بصری اور مصحف کوفی میں یہ کلمہ بالیاء مذکور ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ جمیع قراء عشرہ کے لیے بالواؤ ہے اور جمیع مصاحف میں رسم بھی اس موقع پر بالواؤ ہی ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ اِلٰی سُوْرَةِ التَّغَابُنِ (۱۴)

۱/۹۴۰	حُوْرٌ وَّ عِیْنٌ خَفْضُ رَفْعٍ ثُبْ رِضَا (ث رضی)	وَشُرْبَ فَاضْمُمْهُ مَدًا نَصْرٍ فَضَا (مدا ن ف)

(ت) وَحُوْرٌ عِیْنٌ میں رفع کی بجائے جر ابو جعفر، حمزہ، اور کسائی کے لیے قابل رجوع اور پسندیدہ ہے۔ اور شُرْبَ کے شین کو ضمہ دینا مدنیین۔ عاصم اور حمزہ کے لیے شہرت والا اور باعث کشادگی ہوا ہے۔

(ل) ثُبْ ثَابَ یَثُوْبُ سے رجوع کرنا۔ رِضَا رَضِیَ یَرْضٰی سے پسندیدہ ہونا۔ مَدًا نَصْرٍ مدد کی درازی، شہرت۔ فَضَا یَفْضُوْ سے کشادہ ہونا۔

(ف) وَحُوْرٍ عِیْنٍ (الواقعہ) کے دونوں کلمات میں راء اور نون کو ابو جعفر، حمزہ اور کسائی نے جر سے پڑھا ہے باقین رفع سے وَحُوْرٌ عِیْنٌ پڑھتے ہیں۔

شُرْبَ الْهِیْمِ شین مضمومہ سے نافع، ابو جعفر، عاصم اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین شَرْبَ الْهِیْمِ شین مفتوحہ پڑھتے ہیں۔

۲/۹۴۱	خِفُّ قَدَرْنَا دِنْ فَرُوْحُ اضْمُمْ غِذَا (د غ)	بِمَوْقِعِ شَفَا اضْمُمِ اكْسِرْ اَخَذَا (شفا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) قَدَرْنَا کی تخفیف مکی کے لیے اپنا شعار بنالو۔ اور فَرَوْحٌ کی راء کو رویس کے لیے ضمہ دینا روحانی غذا ہے۔ بِمَوْقِعِ نے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے شفا دی ہے۔ اَخَذَ کے ہمزہ کو ضمہ اور خاء کو کسرہ دے دو۔

(ل) دِنْ دَانَ یَدِیْنُ سے دین بنانا، طریقہ بنانا، شعار بنانا۔ غِذَا غذا۔ غَذَا یَغْذُوْ سے کھانا کھلانا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) نَحْنُ قَدَرْنَا دال مخففہ سے مکی پڑھتے ہیں باقین دال مشددہ سے قَدَّرْنَا پڑھتے ہیں۔ فَرُوْحٌ راء مضمومہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین راء مفتوحہ سے فَرَوْحٌ پڑھتے ہیں۔ بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ صیغہ واحد سے واؤ ساکنہ اور حذف الف سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین صیغہ جمع سے واؤ مفتوحہ مع الف بِمَوَاقِعِ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ

وَقَدْ اُخِذَ ہمزہ مضمومہ اور خاء مکسورہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں۔ باقین ہمزہ اور خاء دونوں کے فتحہ سے اَخَذَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اُخِذَ کی قراءت میں ابوعمرو کی رمز اگلے شعر میں آرہی ہے۔

قَطْعَ انْظُرُوْنَا وَاكْسِرِ الضَّمَّ فَرَا (ف)	مِیْثَاقَ فَارْفَعْ حُزْ (ح) وَكُلٌّ كَثُرَا (ك)	٣ / ٩٤٢

(ت) مِیْثَاقَکُمْ کے قاف کو ابوعمرو کے لیے رفع دینا محفوظ کرلو۔ اور وَکُلٌّ شامی کے لیے کثرت والا ہوگیا ہے۔ اُنْظُرُوْنَا کے ہمزہ کو قطعی اور ظاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر حمزہ نے توشہ آخرت بنالیا ہے۔

(ل) حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ کَثُرَا کَثُرَ باب کَرُمَ سے کثیر ہونا، زیادہ ہونا۔ فَرَا فَرٰی باب ضَرَبَ سے تہمت لگانا، زمین میں چلنا، توشہ دان بنانا، بجلی کا آسمان میں چمکنا۔

(ف) مِیْثَاقُکُمْ قاف کے رفع سے ابوعمرو پڑھتے ہیں پچھلا کلمہ ساتھ ملا کر گویا ابوعمرو کی پوری قراءت اس طرح بنتی ہے وَقَدْ اُخِذَ مِیْثَاقُکُمْ۔ جبکہ باقین وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَکُمْ قاف کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَکُلٌّ وَّعَدَاللّٰهُ لام کے رفع اور حذف الف سے شامی پڑھتے ہیں اور ان کے مصحف میں یعنی مصحف شامی میں یہ کلمہ حذف الف سے ہی مرسوم ہے۔ باقین لام کے نصب اور اثبات الف سے وَکُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ پڑھتے ہیں اس لیے کہ مصحف مدنی، مکی، بصری اور کوفی میں یہ کلمہ اثبات الف سے مرسوم ہے۔ اَنْظِرُوْنَا ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور ظاء مکسورہ سے حمزہ حالین میں پڑھتے ہیں جبکہ باقین ہمزہ وصلی اور ظاء مضمومہ سے اُنْظُرُوْنَا پڑھتے ہیں وصلاً ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوتا ہے اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا اور ابتداء کے وقت اُنْظُرُوْنَا پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: امام حمزہ کی قراءت میں ماقبل اٰمَنُوْ آ میں مد متصل ہے جہاں وہ اپنے اصول کے مطابق طول کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴/۹۴۳) يُؤْخَذُ اَنِّثْ كَمْ ثَوَى خِفُّ نَزَلْ ك ثوى		اِذْعَنْ غَلَا الْخُلْفُ وَخَفِّفْ صِفْ دَخَلْ ا ع غ ص د

(ت) يُؤْخَذُ کو تانیث سے شامی، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے پڑھو یہ قرآءت متعدد مواقع پر قیام پزیر ہوئی ہے۔ نَزَلَ کی زاء کی تخفیف نافع اور حفص کے لیے بلا خلف اور رویس کے لیے خلف کے ساتھ ظاہر اور گرانقدر ہوگئی ہے۔ اور دو صادوں اَلْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ کو شعبہ اور مکی کے لیے تخفیف سے پڑھو اور بیان کر دو کہ یہ قرآءت پڑھنے والا ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(ل) كَمْ بہت مرتبہ، متعدد مواقع پر۔ ثَوٰى يَثْوِىْ سے قیام کرنا، مقیم ہونا۔ عَنْ عَنَّ سے بمعنی ظَهَرَ ظاہر ہونا۔ غَلَا يَغْلُوْ سے مہنگا ہونا، زیادہ ہونا۔ صِفْ وَصَفَ يَصِفُ سے بیان کرنا۔ دَخَلَ باب نَصَرَ سے داخل ہونا، زیارت کرنا۔

(ف) لَا تُؤْخَذُ تاء تانیث سے شامی، ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین یاء تذکیر سے لَا يُؤْخَذُ پڑھتے ہیں۔ پھر اس میں ابدال بالواو اور تحقیق ہمزہ کی وجہ سے درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) لَا تُوْخَذُ بالابدال ابوجعفر (۲) لَا تُؤْخَذُ بالتحقیق شامی اور یعقوب (۳) لَا يُوْخَذُ بالابدال ورش (۴) ابوعمرو بصری کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) لَا يُوْخَذُ بالابدال (ب) لَا يُؤْخَذُ بالتحقیق (۵) لَا يُؤْخَذُ بالتحقیق باقین۔ وَمَا نَزَلَ زاء مخففہ سے نافع اور حفص پڑھتے ہیں۔ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) زاء مخففہ (بطریق طیبہ) (ب) نَزَّلَ زاء مشددہ (بطریق الدرہ) اور باقین کی قرآءت بھی زاء مشددہ سے ہی ہے۔

اَلْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ دونوں کلمات میں صاد مخففہ سے شعبہ اور مکی پڑھتے ہیں باقین صاد مشددہ سے اَلْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ پڑھتے ہیں۔

(۵/۹۴۴) صَادِىْ مُصَدِّقْ وَيَكُوْنُوْا خَاطِبًا		غَوْثًا اَتٰكُمْ اقْصُرَنْ حُزْ وَاحْذِفَا غ ح

(ت) (صَادِىْ مُصَدِّقْ کا ترجمہ ہو چکا) اور يَكُوْنُوْا کو رویس کے لیے تاء خطاب سے پڑھنا مددگار ہے اور اٰتٰكُمْ کو ابوعمرو کے لیے قصر سے پڑھ کر محفوظ کر لو اور حذف کر دو......

(ل) غَوْثًا غَاثَ يَغُوْثُ سے مدد کرنا، مددگار۔ حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ احْذِفَا حذف کرنا۔

(ف) وَلَا تَكُوْنُوْا تاء خطاب سے رویس پڑھتے ہیں باقین یاء غیب سے يَكُوْنُوْا پڑھتے ہیں۔

بِمَا اَتٰكُمْ ہمزہ مفتوحہ کے بعد حذف الف سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین اثبات الف سے اٰتٰكُمْ پڑھتے ہیں۔

(۶/۹۴۵) قَبْلَ الْغَنِىُّ هُوَ عَمَّ وَامْدُدِ عم ا		وَخِفَّ هَا يَظَّهَّرُوْ كَنْزٌ ثُدِىْ كنز ث

(ت) اَلْغَنِىُّ سے پہلے هُوَ کو، مدنیین اور شامی کے لیے یہ قرآءت عام ہوگئی ہے۔ يَظَّهَّرُوْنَ میں شامی، کوفیین اور ابوجعفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مذکرو ہاء کو تخفیف سے پڑھو یہ قرآءت شاداب خزانہ بنادی گئی ہے۔

(ل) عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ کَنْزٌ خزانہ۔ ثُدِیَ ثَدًا باب نَصَرَ سے تر کرنا، باب سَمِعَ سے تر ہونا الثَّدٰی، الثَّدٰی پستان۔

(ف) فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِیُّ هُوَ کے کلمہ کے حذف سے نافع۔ ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں کیونکہ یہ مصحف مدنی اور شامی میں هُوَ کلمہ کے حذف سے ہی مرسوم ہے باقین اثبات هُوَ کلمہ سے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَالْغَنِیُّ پڑھتے ہیں کیونکہ مصحف مکی۔ بصری اور کوفی میں کلمہ هُوَ مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

یُظٰهِرُوْنَ (دونوں جگہ) یاء مضمومہ۔ ظاء مفتوحہ مخففہ مع الف اور ہاء مکسورہ مخففہ سے عاصم پڑھتے ہیں۔ یَظّٰهَرُوْنَ یاء مفتوحہ ظاء مفتوحہ مشددہ مع الف اور ہاء مفتوحہ مخففہ سے شامی، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر پڑھتے ہیں یَظَّهَّرُوْنَ یاء مفتوحہ۔ ظاء مفتوحہ مشددہ۔ حذف الف اور ہاء مفتوحہ مشددہ باقین کی قرآءت ہے۔

۷/۹۴۶		
وَضُمَّ وَاكْسِرْ خَفِّفِ الظَّانَلْ مَعًا (ن)		يَكُوْنُ اَنِّثْ ثِقْ (ث) وَاَكْثَرَ ارْفَعَا

(ت) اور عاصم کے لیے دونوں جگہ یَظّٰهَرُوْنَ میں یاء کو ضمہ اور ہاء کو کسرہ اور ظاء کی تخفیف سے حاصل کرلو۔ یَكُوْنُ کو ابوجعفر کے لیے تانیث سے پڑھنے پر اعتماد کرلو اور اَكْثَرَ کی راء کو یعقوب کے لیے رفع دینا سایہ دار ہے۔

(ل) نَلْ نَالَ یَنَالُ سے حاصل کرنا۔ ثِقْ وَثَقَ یَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ ارْفَعَا رفع دینا۔

(ف) امام عاصم کی قرآءت پچھلے شعر میں بیان ہو چکی ہے۔ مَاتَكُوْنُ تاء تانیث سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین یاء تذکیر سے یَكُوْنُ پڑھتے ہیں۔ وَلَآ اَكْثَرُ راء کے ضمہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین راء کے فتحہ سے اَكْثَرَ پڑھتے ہیں۔

۸/۹۴۷		
ظِلًّا (ظ) وَّ يَنْتَجُوْ كَيَنْتَهُوْا غَدًا (غ)		فُزْ (ف) تَنْتَجُوْا غِثْ (غ) وَالْمَجَالِسِ امْدُدَا

(ت) (ظِلًّا کا ترجمہ ہو چکا) اور وَيَنْتَجُوْنَ رویس اور حمزہ کے لیے يَنْتَهُوْنَ کی طرح کامیابی کی صبح جیسا ہے اور تَنْتَجُوْا رویس کے لیے بارش والا ہے۔ الْمَجْلِسِ میں عاصم کے لیے مد دینا تم اسے حاصل کرلو۔

(ل) غَدَا یَغْدُوْ سے صبح کرنا، صبح ہونا۔ فُزْ فَازَ یَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ غِثْ غَاثَ یَغِیْثُ سے بارش برسانا، امْدُدَا مد دینا۔

(ف) وَيَنْتَجُوْنَ بروزن يَنْتَهُوْنَ یعنی یاء کے بعد نون ساکن پھر تاء مفتوحہ پھر جیم مضمومہ اور بغیر الف کے رویس اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین وَيَتَنٰجَوْنَ یعنی یاء کے بعد تاء مفتوحہ۔ نون مفتوحہ مع الف اور جیم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ فَلَا تَنْتَجُوْا تاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نون ساکنہ اور جیم مضمومہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین نے دو متصل تاءات کے بعد نون مفتوحہ مع الف اور جیم کے فتحہ سے فَلَا تَتَنٰجَوْا پڑھا ہے۔

نوٹ: وَتَنَاجَوْا میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

فِي الْمَجٰلِسِ جیم مفتوحہ مع الف سے عاصم پڑھتے ہیں باقین حذف الف سے فِي الْمَجْلِسِ پڑھتے ہیں۔

٩ / ٩٤٨	نَلْ وَانْشِزُوْا مَعًا فَضُمَّ الْكَسْرَ عَمْ	عَنْ صَفٍّ خُلْفٍ يُخَرِّبُوْنَ الثِّقْلَ حُمْ
	ن عم	ع ص ح

ت (نَلْ کا ترجمہ ہو چکا) اور انْشِزُوْا میں دونوں جگہ شین کے کسرہ کو مدنیین۔ شامی اور حفص کے لیے بغیر خلف کے اور شعبہ کے لیے خلف کے ساتھ ضمہ سے بدلو یہ قرآءت قراء کی بڑی جماعت سے روایت ہو کر مشہور ہوئی ہے۔ يُخَرِّبُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے راء کی تشدید مقدر کی گئی ہے۔

ل نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا۔ عَمْ عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا۔ صِفّ صَفَّ صَفًّا سے صف بنانا، صف بستہ کھڑا ہونا، صف بندی کرنا۔ حُمْ حُمَّ سے فیصلہ کیا جانا، مقدر کیا جانا، بخار زدہ ہونا۔

ف قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا شین مضمومہ سے دونوں کلمات نافع، ابوجعفر، شامی اور حفص پڑھتے ہیں۔ جبکہ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اس طرح شین مضمومہ سے (ب) قِيْلَ انْشِزُوْا فَانْشِزُوْا شین کے کسرہ سے۔ اور باقین کی قرآءت بھی شین مکسورہ سے ہے۔

نوٹ: شعبہ کے لیے خلف بطریق شاطبیہ وطیبہ ہر دو طرق سے ثابت ہے۔

نیز جو حضرات شین کا ضمہ پڑھتے ہیں ان کے لیے ابتداء کے وقت ہمزہ وصلی مضموم یعنی اُنْشُزُوْا ہوگا اور جو شین کا کسرہ پڑھتے ہیں ان کے لیے ہمزہ وصلی مکسور یعنی اِنْشِزُوْا ہوگا۔

یاء اضافت: سورۃ المجادلہ میں ایک یاء اضافت ہے (ا) وَرُسُلِيْٓ اِنَّ نافع، ابوجعفر، اور شامی کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء ساکنہ۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

يُخَرِّبُوْنَ خاء مفتوحہ اور راء مشددہ سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین خاء ساکنہ اور راء مخففہ سے يُخْرِبُوْنَ پڑھتے ہیں۔

١٠ / ٩٤٩	يَكُوْنَ اَنِّثْ دُوْلَةٌ ثِقْ لِيْ اخْتُلِفْ	وَامْنَعْ مَعَ التَّانِيْثِ نَصْبًا لَوْ وُصِفْ
	ث ل	

ت وَلَا يَكُوْنَ کو ابوجعفر کے لیے بغیر اختلاف اور ہشام کے لیے اختلاف سے تانیث والا پڑھو اور دُوْلَةٌ کا رفع انہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات کے لیے اسی تفصیل سے ہے تم اس قرآءت پر میرے لیے اعتماد کرلو۔ تم ہشام کے لیے تَکُوْنَ کی تانیث سمیت دُوْلَۃٌ کے نصب والی روایت کو منع کردو۔

(ل) ثِقْ وَثَقَ یَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ اُخْتُلِفُ اَخْتَلَفَ سے اختلاف کرنا۔ وُصِفُ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔

(ف) کَیْ لَا تَکُوْنَ تاء تانیث سے اور دُوْلَۃٌ کو رفع سے ابوجعفر پڑھتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں کہ وہ تاء تانیث۔ یاء تذکیر۔ رفع اور نصب دونوں کلمات میں پڑھتے ہیں۔ ہشام کی قرآءت کی نوعیت اسی طرح ہے کہ بطریق شاطبیہ کَیْ لَا تَکُوْنَ میں ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تانیث (۲) تذکیر اور دُوْلَۃٌ میں صرف رفع ہے۔ جبکہ بطریق طیبہ دونوں کلمات میں دو دو وجوہ ہیں یعنی (۱) تَکُوْنَ تانیث سے (۲) یَکُوْنَ تذکیر سے اور (۱) دُوْلَۃٌ میں رفع (۲) دُوْلَۃً میں نصب پس عقلاً تین وجوہ درست ہیں۔ (۱) کَیْ لَا تَکُوْنُ تانیث دُوْلَۃٌ رفع سے، (۲) کَیْ لَا یَکُوْنَ تذکیر دُوْلَۃٌ رفع سے (۳) کَیْ لَا یَکُوْنُ تذکیر دُوْلَۃً نصب سے جبکہ ایک وجہ کو علامہ جزری منع فرمارہے ہیں (۴) کَیْ لَا تَکُوْنُ تانیث دُوْلَۃً نصب سے۔

نوٹ: مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ سے دُوْلَۃً بَیْنَ تک طرق کی تطبیق درج ذیل ہے۔ ہشام کے لیے پانچ وجوہ ہیں۔ (۱) منفصل اور متصل دونوں میں توسط اور تانیث و رفع (بطریق شاطبیہ) (۲) توسط اور تذکیر اور رفع (بطریق طیبہ) (۳) توسط اور تذکیر اور نصب (بطریق طیبہ) (۴۔۵) منفصل میں قصر۔ متصل میں طول اور تَکُوْنُ تانیث اور رفع۔ یَکُوْنُ تذکیر اور رفع۔

۱۱/۹۵۰	وَجُدُرٍ جِدَارِ حَبْرٍ فَتْحُ ضَمْ (حبر)	یُفْصَلُ نَلْ ظُبًی وَّ ثِقْلُ الصَّادِ لَمْ (ن ظ ل)

(ت) اور جُدُرٍ کی اور ابوعمرو نیک عالم کے لیے جِدْرٍ ہے۔ یُفْصَلُ کی یاء کے ضمہ کی بجائے فتحہ قوی دلائل کے ساتھ عاصم اور یعقوب کے لیے حاصل کرلو اور ہشام کے لیے صاد کی تشدید خلف کے ساتھ اکٹھی کی گئی ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ نَلْ نَالَ یَنَالَ سے حاصل کرنا۔ ظُبًی تیزیوں والا۔ لَمْ لَمَّ جمع کرنا، اکٹھا کرنا، کسی کے پاس آکر نازل ہونا۔

(ف) جِدْرٍ جیم مکسورہ۔ دال مفتوحہ مع الف سے مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین جُدُرٍ جیم و دال کا ضمہ اور حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابوعمرو دال مفتوحہ کے بعد والے الف سے امالہ اپنے اصول کے مطابق کرتے ہیں۔

یاء اضافت: سورۃ الحشر میں ایک یاء اضافت ہے (۱) اِنِّیٓ اَخَافُ نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء مفتوحہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

يَفْصِلُ یاء مفتوحہ سے عاصم اور یعقوب پڑھتے ہیں۔ باقین کی قرآءت اگلے شعر میں بیان ہوگی۔

١٢ ٩٥١	خُلْفٌ شَفَا مِنْهُ افْتَحُوْا عَمَّ حُلَا شفا م عم ح		دُمْ تُمْسِكُوْا الثِّقْلُ حِمًا مُتِّمْ لَا د حما

ت (خُلْفٌ کا ترجمہ ہو چکا) اور تشدید صاد نے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابن ذکوان، کے لیے شفا دی ہے اور تم مدنیین شامی۔ ابوعمرو اور مکی کے لیے صاد کو فتحہ دے دو جو ہمیشگی والے زیوروں سے عام ہوا ہے۔ تُمْسِكُوْا میں بصریین کے لیے تشدید حمایت والا ہے.........

ل شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا۔ حُلًا حَلِیَ باب سَمِعَ سے زیور پہننا، باب ضَرَبَ سے زیور بنانا، زیوروں والی۔ دُمْ دَامَ یَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔ حِمًا حمایت والا۔ لَا بمعنی جَآءَ سے آنا۔

ف يُفَصِّلُ یاء مضمومہ۔ فاء مفتوحہ اور صاد مکسورہ مشددہ سے حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابن ذکوان پڑھتے ہیں۔ جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح يُفَصِّلُ (بطریق شاطبیہ) (ب) يُفْصَلُ یاء مضمومہ۔ فاء ساکنہ۔ صاد مفتوحہ مخففہ سے (بطریق طیبہ) اور باقین کی بھی صاد مخففہ سے یہی قرآءت ہے۔ گویا درج ذیل قرآءات بنی۔ (۱) يَفْصِلُ: عاصم اور یعقوب (۲) يُفَصِّلُ حمزہ۔ کسائی۔ خلف العاشر۔ (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ (ا) يُفَصِّلُ (ب) يُفْصَلُ (۴) يُفَصَّلُ ابن ذکوان۔ (۵) يُفْصَلُ باقین۔ تُمَسِّكُوْا میم مفتوحہ اور سین مشددہ سے ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تُمْسِكُوْا میم ساکنہ اور سین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: مُتِّمْ کی قرآءت اور شعر کا بقایا ترجمہ اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ

١٣ ٩٥٢	نَوِّنِ اخْفِضْ نُوْرِهٖ صَحْبٌ دَدِیْ صحب د		اَنْصَارَ نَوِّنْ لَامَ لِلّٰهِ زِدْ

ت مُتِّمْ کی میم ثانی کو حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور مکی کے لیے تنوین دو اور انہی کے لیے نُوْرِهٖ کی راء کو جر دینا رفقاء نے مدت دراز سے بیان کیا ہے۔ اَنْصَارَ کی راء کو حرمیین اور ابوعمرو کے لیے تنوین دو اور لِلّٰهِ میں لام انہی حضرات کے لیے زیادہ کرنا بابرکت اور شیریں ہوگیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) صَحْبٌ جماعت، ساتھی، رفقاء۔ دَدِیْ۔ اَلدَّدُ وقت، مدت، کھیل کود۔

(ف) مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں میم کے حذف تنوین اور نُوْرِہٖ کی راء کا جر اور رہاء مکسورہ صلہ بالیاء سے حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابن کثیر مکی پڑھتے ہیں باقین مُتِمٌّ نُوْرَہٗ میں میم کی تنوین نُوْرَہٗ میں راء کا نصب اور ہاء مضمومہ صلہ بالواؤ سے پڑھتے ہیں۔

اَنْصَارًا لِّلّٰہِ اثبات تنوین اور لام جارہ سے نافع۔ ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین اَنْصَارَ اللّٰہِ بغیر تنوین بغیر لام جارہ کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: تنوین پڑھنے والے حضرات وقفاً تنوین کو الف سے بدل کر اَنْصَارًا سے وقف کرتے ہیں اور ابتدا کی صورت میں ہمزہ وصلی کے بغیر لِلّٰہِ پڑھتے ہیں۔ جبکہ بغیر تنوین پڑھنے والے حضرات راء کو ساکن کر کے وقف کرتے ہیں اور ابتداء کے وقت ہمزہ وصلی سے اَللّٰہُ پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: سورۃ الصف میں دو یاء ات اضافت ہیں۔(۱) مِنْ بَعْدِیَ اسْمُہٗ نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، یعقوب اور شعبہ کے لیے یاء مفتوحہ باقین کے لیے یاء کے حذف سے (۲) اَنْصَارِیَ اِلَی اللّٰہِ نافع اور ابوجعفر یاء مفتوحہ سے اور باقین یاء ساکنہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ

۱۴ / ۹۵۳	حِرْمٌ حَلَا خَفِّفْ لَوَوْا اِذْ شِمْ اَکُنْ (حرم ح ا ش)	لِلْجَزْمِ فَانْصِبْ حُزْ وَ یَعْمَلُوْنَ صُنْ (ح ص)

(ت) (حِرْمٌ حَلَا کا ترجمہ ہو چکا) لَوَوْا میں واؤ اول کو نافع اور روح کے لیے تخفیف سے پڑھنا تم جانچ لو۔ وَاَکُنْ میں جزم کو نصب والا بنا کر ابوعمرو کے لیے جمع کر لو۔ اور یَعْمَلُوْنَ شعبہ کے لیے محفوظ کر لو۔

(ل) حِرْمٌ بابرکت، حرم والے حَلَا یَحْلُوْ سے شیریں ہونا۔ شِمْ شَمَّ سے سونگھنا، جانچنا۔ حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا۔ صُنْ صَانَ یَصُوْنُ سے حفاظت کرنا، بچانا۔

(ف) لَوَوْا واؤ مفتوحہ مخففہ سے نافع اور روح پڑھتے ہیں باقین لَوَّوْا واؤ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاَکُوْنَ کاف کے بعد واؤ ساکنہ اور نون کے نصب سے ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ حذف واؤ اور نون ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

بِمَا یَعْمَلُوْنَ یاء غیب سے شعبہ پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ اِلٰی سُوْرَةِ الْاِنْسَانِ (١٧)

١/٩٥٤	يَجْمَعُكُمْ نُونٌ ظُبًا بَالِغُ لَا ط		تُنَوِّنُوا وَاَمْرَهُ اخْفِضُوا عُلَا ع

ت يَجْمَعُكُمْ میں نون یعقوب کے لیے قوی دلائل والا ہے۔ بَالِغُ میں حفص کے لیے تنوین نہ دو اور حفص کے لیے ہی اَمْرَهُ کی راء کو جر دو جو بلندیوں والا ہے۔

ل ظُبًى تیزیوں والا۔ عُلَا عَلَا یَعْلُو سے بلند ہونا، بلندی پر چڑھنا۔

ف یَوْمَ نَجْمَعُکُمْ بالنون یعقوب پڑھتے ہیں باقین بالیاء یَجْمَعُکُمْ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

بَالِغُ اَمْرِهٖ غین بغیر تنوین۔ راء کا کسرہ اور ہاء کے کسرہ مع صلہ یاء سے حفص پڑھتے ہیں باقین بَالِغٌ اَمْرَهٗ غین کو تنوین سے۔ راء کا فتحہ اور ہاء کے ضمہ مع صلہ واؤ سے پڑھتے ہیں۔

٢/٩٥٥	وُجْدِ اكْسِرِ الضَّمَّ شَذًا خَفَّ عَرَفْ ش		رُمْ ر وَكِتَابِهٖ اجْمَعُوا حِمًا حما عَطَفْ ع

ت وُجْدِکُمْ میں واؤ کے ضمہ کو کسرہ سے روح کے لیے بدلنا مشک لگانا ہے۔ عَرَفَ کو کسائی کے لیے تخفیف سے پڑھنے کا ارادہ کرو اور كِتٰبِهٖ کو بصریین اور حفص کے لیے جمع سے پڑھنے کی حمایت کرو یہ قرآءت مہربانی کرنے والی ہے۔

ل شَذًا شَذَا یَشْذُوْا شَذْوًا مشک لگانا۔ عَرَفْ عَرَفَ یَعْرِفُ سے پہچاننا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ حِمًا حمایت کرنا۔ عَطَفْ عَطَفَ یَعْطِفُ سے نرمی کرنا، مہربانی کرنا۔

ف وِجْدِکُمْ واؤ مکسورہ سے روح پڑھتے ہیں باقین واؤ مضمومہ سے وُجْدِکُمْ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

عَرَفَ بَعْضَهٗ راء مخففہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین راء مشددہ سے عَرَّفَ پڑھتے ہیں۔ وَكُتُبِهٖ جمع کے صیغہ سے ابو عمرو۔ یعقوب اور حفص پڑھتے ہیں باقین صیغہ واحد سے وَكِتٰبِهٖ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ / ۹۵۶	ضَمَّ نَصُوحًا صِفْ تَفَاوُتٍ قَصَرْ (ص)	ثَقِّلْ رِّضًى وَتَدَّعُو تَدْعُو ظَهَرْ (رضی، ظ)

(ت) نَصُوحًا کے نون کا ضمہ شعبہ کے لیے بیان کر دو۔ تَفٰوُتٍ میں قصر اور واؤ کی تشدید سے پڑھنا حمزہ اور کسائی کے لیے پسندیدہ ہے اور تَدَّعُوْنَ یعقوب کے لیے تَدْعُوْنَ ظاہر ہوا ہے۔

(ل) صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ رِضًی رَضِیَ یَرْضٰی سے پسند ہونا۔ ظَهَرْ ظَهَرَ یَظْهَرُ سے ظاہر ہونا، باہر آنا۔

(ف) نُصُوحًا نون مضمومہ سے شعبہ پڑھتے ہیں باقین نون مفتوحہ سے نَصُوحًا پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

تَفَوُّتٍ بغیر الف اور واو مشددہ سے حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین تَفٰوُتٍ اثبات واؤ اور واؤ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ بِهٖ تَدْعُوْنَ دال مخففہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین تَدَّعُوْنَ دال مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

۴ / ۹۵۷	سَيَعْلَمُوْنَ مَنْ رَّجَا يَزْلِقُ ضَمْ (ر)	غَيْرُ مَدًا وَقَبْلَهٗ حِمًا رَّسَمْ (مدا، حما، ر)

(ت) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ کو کسائی نے پڑھ کر ثواب کی امید کی ہے۔ لَيُزْلِقُوْنَكَ کی یاء کو مدنیین کے ماسوا سے ضمہ دینا مشہور ہوا ہے اور قِبَلَهٗ کو بصریین اور کسائی نے قاف کو کسرہ اور باء کو حرکت فتحہ سے حمایت کے واسطے لکھا ہے۔

(ل) رَجَا یَرْجُوْا سے اُمید کرنا۔ مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ حِمًا حمایت کرنا۔ رَسَمْ رَسَمَ باب نَصَرَ سے نشانی باقی رکھنا، لکھنا، تیز چلنا۔

(ف) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ یاء غیب سے کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے فَسَتَعْلَمُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: شعر میں مَنْ کے اضافہ سے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ خارج ہوگیا کیونکہ وہ بالاجماع سب کے لیے بالتاء ہے۔

یاء ات اضافت: سورۃ الملک میں دو یاءات اضافت ہیں۔ (۱) اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ حذف یاء سے حمزہ اور باقین اثبات و فتحہ سے پڑھتے ہیں (۲) مَعِيَ اَوْ رَحِمَنَا حمزہ، کسائی، خلف العاشر، یعقوب اور شعبہ سکون یاء اور باقین یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

یاء ات زوائد: سورۃ الملک میں دو یاءات زوائد ہیں۔ (۱) نَذِيْرِ ے (۲) نَكِيْرِ ے دونوں میں ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف، یعقوب حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ نٓ

لَيُزْلِقُوْنَكَ یاء مضمومہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ سے لَيَزْلِقُوْنَكَ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الحَاقَّۃِ

وَمَنْ قِبَلَهُ قاف مکسورہ باء مفتوحہ سے ابوعمرو۔ یعقوب اور کسائی پڑھتے ہیں باقین قاف مفتوحہ اور باء ساکنہ سے قَبْلَهُ پڑھتے ہیں۔

٥/٩٥٨	كَسْرًا وَّ تَحْرِيكًا وَّلَا يَخْفِى شَفَا (شفا)	وَيُؤْمِنُو يَذَّكَّرُو دِنْ (د) ظَرُفَا (ظ)

ت (كَسْرًا وَّتَحْرِيكًا کا ترجمہ ہو چکا) اور لَا يَخْفِى میں یاء حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے طلوع قمر کی طرح ہے اور يُؤْمِنُوْنَ اور يَذَّكَّرُوْنَ مکی، یعقوب اور ہشام کے لیے بغیر خلف اور ابن ذکوان کے لیے بالخلف یاء کے ساتھ تلفظ کے اعتبار سے عمدہ شعار ہو گئے ہیں۔

ل شَفَا يَشْفُوْ شَفْوًا چاند کا طلوع ہونا، ظاہر ہونا۔ دِنْ دَانَ يَدِيْنُ دین اختیار کرنا۔ ظَرُفَا ظَرُفَ باب كَرُمَ سے ذہین ہونا، ماہر ہونا۔ خوش شکل ہونا، عمدہ ہونا۔

ف لَا يَخْفِى بالیاء حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے معلوم ہو رہی ہے باقین تاء تانیث سے لَا تَخْفِى پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ اور يَذَّكَّرُوْنَ یاء غیبت سے مکی، یعقوب اور ہشام پڑھتے ہیں۔ جبکہ ابن ذکوان کے لیے دونوں کلمات میں دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح یاء غیبت سے (ب) تُؤْمِنُوْنَ۔ تَذَّكَّرُوْنَ تاء خطاب سے جبکہ باقین کی قرآءت بھی تاء خطاب سے ہے۔

نوٹ: ابن ذکوان کے لیے یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ اور بطریق طیبہ ثابت ہیں۔ پھر يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال و تحقیق سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں۔ (۱) تُوْمِنُوْنَ بالابدال ورش، ابوجعفر (۲) ابوعمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالابدال (ب) بالتحقیق یعنی تُؤْمِنُوْنَ (۳) يُؤْمِنُوْنَ بالتحقیق مکی، یعقوب، ہشام (۵) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ دونوں بالتحقیق (ا) تُؤْمِنُوْنَ (ب) يُؤْمِنُوْنَ۔ اسی طرح يَذَّكَّرُوْنَ میں درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) تَذَكَّرُوْنَ نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، شعبہ (۲) تَذَكَّرُوْنَ حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر۔ (۳) يَذَّكَّرُوْنَ مکی، ہشام یعقوب (۴) ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ (ا) تَذَّكَّرُوْنَ (ب) يَذَّكَّرُوْنَ۔

سُوْرَۃُ المَعَارِجِ

٦/٩٥٩	مِنْ (م) خُلْفِ لَفْظٍ سَالَ اَبْدِلْ (ل) فِىْ سَالَ	عَمَّ (عم) وَ نَزَّاعَةٌ نَصْبُ الرَّفْعِ عَلْ (ع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ت) (مِنْ خُلْفٍ لَفْظٍ کا ترجمہ ہو چکا) سَالَ مدنیین اور شامی کے لیے سَأَلَ کی جگہ میں شہرت والا ابدال والا ہوا ہے۔ اور نَزَّاعَةُ میں حفص نے تاء کے رفع کی جگہ اس کا نصب پڑھ کر عشق الٰہی کی شراب بار بار پی ہے۔

(ل) لَفْظٍ اللَّفْظِ مصدر سے کلام، کلمات جو بولے جائیں، الفاظ۔ عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ عَلَّ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے دوسری بار پینا، دوسری بار پلانا، لگا تار مارنا۔

(ق) سَالَ سین کے بعد الف اور ہمزہ کے بغیر، ابدال سے نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین بغیر ابدال تحقیق ہمزہ سے سَأَلَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سَأَلَ میں حمزہ وقفاً تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

نَزَّاعَةً تاء کے نصب سے حفص پڑھتے ہیں باقین تاء کے رفع سے نَزَّاعَةٌ پڑھتے ہیں۔

هَلْ خُلْفُ ثِقْ شَهَادَةِ الْجَمْعُ ظَمَا ظ ث هـ		تَعْرُجُ ذَكِّرْ رُمْ وَيَسْأَلُ اضْمُمَا ر	۷/۹۶۰

(ت) تَعْرُجُ کسائی کے لیے یاء تذکیر والا بنانے کا ارادہ کرو۔ اور یَسْئَلُ کی یاء کا ضمہ بزی کے لیے خلف کے ساتھ اور ابوجعفر کے لیے بغیر خلف نئے چاند کے نکلنے کا یقین کرو۔ بِشَهٰدٰتِهِمْ یعقوب عاشق قرآن اور حفص رجوع کرنے والے کے لیے صیغہ جمع سے ہے۔

(ل) رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے ارادہ کرنا۔ ثِقْ اعتماد کرنا، یقین کرنا۔ هَلَّ نیا چاند نکلنا۔ ظَمَا ظَمِیَ باب سَمِعَ سے سخت پیاسا ہونا۔

(ق) یَعْرُجُ یاء تذکیر سے کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء تانیث سے تَعْرُجُ پڑھتے ہیں۔ وَلَا یُسْئَلُ یاء مضمومہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔ بزی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح یاء مضمومہ سے (بطریق طیبہ) (ب) وَلَا یَسْئَلُ یاء مفتوحہ سے (بطریق شاطبیہ) اور باقین کے لیے بھی یاء مفتوحہ سے ہے۔ بِشَهٰدٰتِهِمْ دال مفتوحہ مع الف صیغہ جمع سے یعقوب اور حفص پڑھتے ہیں باقین حذف الف صیغہ واحد سے بِشَهٰدَتِهِمْ پڑھتے ہیں۔

كَمْ وُلْدُهُ اضْمُمْ مُسْكِنًا حَقٌّ شَفَا ك حق شفا		عُدْ نَصْبِ اضْمُمْ حَرِّكَنْ بِهِ عَفَا ع ع	۸/۹۶۱

(ت) (عُدْ کا ترجمہ ہو چکا) نَصْبِ کے نون کو ضمہ اور صاد کو اُسی ضمہ سے حرکت دینا حفص اور شامی کے لیے متعدد مرتبہ درجات میں بڑھنے کا باعث ہوا ہے۔ وَوُلْدُهٗ کے دوسرے واؤ کو ضمہ اور لام کو ساکن کرنا مکی، بصریین، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے حق اور شفا دینے والا ہے۔

(ل) عُدْ عَادَ یَعُوْدُ سے لوٹنا، رجوع کرنا۔ عَفَا یَعْفُوْ سے معاف کرنا، سزا نہ دینا، رکنا، ساقط کرنا، زیادہ کرنا، بڑھ جانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کَمُ متعدد مرتبہ۔ حَقُّ حق ہونا، صحیح ہونا۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔

(ف) نُصُب نون اور صاد دونوں کے ضمہ سے حفص اور شامی پڑھتے ہیں باقین نَصْب نون مفتوحہ اور صاد ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ نُوْح علیہ السلام

وَوُلْدُهٗ دوسرے واؤ کا ضمہ اور لام ساکنہ سے مکی، ابوعمرو، یعقوب، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین وَوَلَدُهٗ دوسرے واؤ اور لام کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

٩ / ٩٦٢	وَدًّا	بِضَمِّهٖ ا	مَدًّا مدا	وَّفَتْحُ	اَنْ		ذِی الْوَاوِ کَمْ صَحْبٌ تَعَالٰی کَانَ ثَنْ ك صحب ث

(ت) وَدًّا واؤ کے ضمہ کے ہمراہ مدنیین کے لیے باعث شہرت ہے اور واؤ والے وَاَنْ کے ہمزہ کا فتحہ متعدد مرتبہ شامی، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر رفقاء کے لیے ہے اور وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی اور وَاَنَّهٗ کَانَ جو دو بنا دیئے گئے ہیں میں ابوجعفر، حفص، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور شامی رفقاء نے ہمزہ کے فتحہ سے مدح کی ہے۔

(ل) مَدًّا درازی والا، شہرت والا، کَمْ بہت مرتبہ۔ صَحْبٌ جماعت، رفقاء۔ ثَنْ ثَنٰی باب ضَرَبَ سے روکنا، لپیٹنا، دوسرا ہونا۔

(ف) وُدًّا واؤ مضمومہ سے نافع اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین واؤ مفتوحہ سے وَدًّا پڑھتے ہیں۔

یاء ات اضافت: سورۂ نوح علیہ السلام میں تین یاءات اضافت ہیں۔ (۱) دُعَآءِیْ اِلَّا نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو اور شامی کے لیے یاء مفتوحہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ (۲) اِنِّیْ اَعْلَنْتُ نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو کے لیے یاء کا فتحہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ۔ (۳) بَیْتِیَ مُؤْمِنًا ہشام اور حفص کے لیے یاء کا فتحہ اور باقین کے لیے یاء ساکنہ۔

یاء زائدہ: سورۂ نوح علیہ السلام میں ایک یاء زائدہ ہے۔ (۱) وَاَطِیْعُوْنِ یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ

سورۃ الجن میں اَنَّ مشدد جس کے ماقبل واؤ ہو یعنی وَاَنَّ اور اس کے بعد تین ضمائر "ہٗ"، هُمْ، نَا، یعنی وَاَنَّهٗ، وَاَنَّهُمْ اور وَاَنَّا میں سے کوئی ضمیر ہو تو ابن عامر شامی، حفص، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر ہمزہ کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور باقین ان تینوں ضمائر کو ہمزہ مکسورہ سے وَاِنَّهٗ. وَاِنَّا هُمْ اور وَاِنَّا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سورۃ الجن میں وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی سے لے کر وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ یہ تینوں ضمائر کل بارہ مقام پر آئے ہیں جس کی تفصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب ذیل ہے۔ (۱) وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى (۲) وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ (۳) وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ (۴) وَاَنَّا ظَنَنَّا (۵) وَاَنَّا لَمَسْنَا (۶) وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ (۷) وَاَنَّا لَا نَدْرِيْ (۸) وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ (۹) وَاَنَّا ظَنَنَّا (۱۰) وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا (۱۱) وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ (۱۲) وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا پس ان بارہ مواقع میں قراءت کی تفصیل اس طرح ہے کہ (۱) شامی، حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشران بارہ مواقع میں ہمزہ مفتوحہ پڑھتے ہیں (۲) ابوجعفر پہلے تین مواقع یعنی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى۔ وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ میں ہمزہ کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی نو مواقع میں ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں اور (۳) باقین تمام بارہ مواقع میں ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں۔

۱۰/۹۶۳	صَحْبُ كَسَا وَالْكُلُّ ذُوالْمَسَاجِدَا (صحب ، ك)	وَاَنَّهٗ لَمَّا اكْسِرِ اتْلُ صَاعِدَا (ا ، ص)

(ت) (صَحْبُ كَسَا کا ترجمہ ہو چکا) اور تمام قراء عشرہ کے لیے اَلْمَسٰجِدَ والا ہمزہ مفتوحہ ہے۔ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ نافع اور شعبہ کے لیے ہمزہ کے کسرہ سے تلاوت کرو اور تم جنت کے درجات چڑھنے والے ہو۔

(ل) صَحْبٌ جماعت، ساتھی، كَسَا يَكْسُوْ سے لباس پہنانا، تعریف کرنا۔ اُتْلُ تَلَا يَتْلُوْ تِلَاوَةٌ سے تلاوت کرنا۔ صَاعِدًا چڑھنے والا، صَعِدَ يَصْعَدُ سے چڑھنا۔

(ف) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ کو تمام قراء عشرہ ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ علامہ جزریؒ نے النشر میں ایک کلمہ مزید بیان کیا ہے جس میں تمام قراء عشرہ کے لیے ہمزہ مفتوحہ ہے اور اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں یعنی اَنَّهُ اسْتَمَعَ۔ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ نافع اور شعبہ ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں باقین ہمزہ مفتوحہ سے وَاَنَّهٗ پڑھتے ہیں۔

۱۱/۹۶۴	تَقُوْلُ فَتْحُ الضَّمِّ وَالثِّقْلُ ظَمِيْ (ظ)	نَسْلُكْهُ يَا ظَهْرٍ كَفَا الْكَسْرَ اضْمُمِ (ظ ، كفا ، ا)

(ت) تَقُوْلُ میں قاف کے ضمہ کی بجائے فتحہ اور واؤ کی تشدید سے یعقوب عاشق قرآن کے لیے ہے۔ نَسْلُكْهُ میں یعقوب اور کوفیین کے لیے یاء مددگار اور کفایت والی ہو گئی ہے..........

۱۲/۹۶۵	مِنْ لِبَدًا بِالْخُلْفِ لُزْ قُلْ اِنَّمَا (ل)	فِيْ قَالَ ثِقْ فُزْ نَلْ لِيَعْلَمَ اضْمُمَا (ث ، ف ، ن)

(ت) اور تم ہشام کے لیے خلف کے ساتھ لِبَدًا میں لام کے کسرہ کو ضمہ سے بدل کر اللہ کی پناہ لو۔ قُلْ اِنَّمَا میں ابوجعفر، حمزہ اور عاصم کے لیے قُلْ اِنَّمَا پر اعتماد ہو کر حاصل کرو اور کامیاب ہو جاؤ۔ لِيَعْلَمَ کی یاء کو رویس کے لیے ضمہ دینا بے نیاز کرنے والا ہے۔

(ل) ظَمِيْ ظَمِيَ باب سَمِعَ سے پیاسا ہونا۔ ظَهْرٌ مددگار، مدد والی۔ كَفَا كَفٰى يَكْفِيْ سے کافی ہونا، کفایت کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لُزْ لَاذَ يَلُوْذُ سے پناہ لینا، خلاصی، پناہ۔ ثِقْ وَثَقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔ فُزْ فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا۔

(ق) اَنْ لَّنْ تَقَوَّلَ قاف مفتوحہ اور واؤ مفتوحہ مشددہ سے یعقوب پڑھتے ہیں باقین قاف مضمومہ اور واؤ ساکنہ مخففہ سے تَقُوْلُ پڑھتے ہیں۔ يَسْلُكْهُ بالیاء یعقوب، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین بالنون نَسْلُكْهُ پڑھتے ہیں۔ ہشام کے لیے لُبَدًا میں دو وجوہ ہیں (ا) لام مضمومہ (ب) لِبَدًا لام مکسورہ اور ہشام کی یہ دونوں وجوہ شاطبیہ اور طیبہ ہر دو طرق سے ہیں۔ باقین لام مکسورہ سے لِبَدًا پڑھتے ہیں۔ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا بغیر الف اور لام ساکنہ سے ابوجعفر، حمزہ اور کسائی پڑھتے ہیں باقین اثبات الف اور لام مفتوحہ سے قَالَ پڑھتے ہیں۔ لِيُعْلَمَ اَنْ قَدْ یاء مضمومہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین یاء مفتوحہ سے لِيَعْلَمَ پڑھتے ہیں۔

یاء اضافت: سورۃ الجن میں ایک یاء اضافت ہے (ا) رَبِّيْٓ اَمَدًا نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو یاء مفتوحہ اور باقین یاء ساکنہ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ علیہ الصلوٰۃ والسلام

١٣ / ٩٦٦	غِنًا وَّ فِیْ وَطًا وِّطَاءً وَّاكْسِرَا (غ)	حُزْ كَمْ وَ رَبُّ الرَّفْعَ فَاخْفِضْ ظَهَرَا (ح ك ظ)

(ت) (غِنًا کا ترجمہ ہو چکا) وَطًا کی جگہ ابوعمرو اور شامی کے لیے وِطَآءً ہے، تم ان کے لیے واؤ کو کسرہ دو یہ متعدد مرتبہ محفوظ ہوئی ہے۔ اور رَبُّ کے باء کے رفع کو یعقوب، شامی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے لیے جر سے بدل دو یہ قرآءت جماعت والی اور ظاہر ہوگئی ہے۔

(ل) غِنًا غنا والا، بے نیازی والا۔ حُزْ حَازَ يَحُوْزُ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ كَمْ متعدد مواقع پر، بہت مرتبہ۔ ظَهَرًا ظَهَرَ باب فَتَحَ سے ظاہر ہونا، باہر آنا۔

(ق) اَشَدُّ وِطَآءً واؤ مکسورہ۔ طاء مفتوحہ اور الف ممدودہ سے ابوعمرو اور شامی پڑھتے ہیں۔ باقین واؤ مفتوحہ۔ طاء ساکنہ اور حذف الف سے وَطْاً پڑھتے ہیں۔ رَبِّ الْمَشْرِقِ باء کے جر سے یعقوب، شامی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین باء کے رفع سے رَبُّ الْمَشْرِقِ پڑھتے ہیں۔

١٤ / ٩٦٧	كُنْ صُحْبَةً نِّصْفِهِ ثُلُثِهِ انْصِبَا (ك صحبه)	دَهْرًا كَفَا الرِّجْزَ اضْمُمِ الْكَسْرَ عَبَا (د كفى ع)

(ت) (كُنْ صُحْبَةً کا ترجمہ ہو چکا) وَنِصْفِهٖ کی فاء اور ثُلُثِهٖ کی ثاء ثانی کو مکی اور کوفیین کے لیے نصب دینا مدت دراز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفایت والا ہے۔ وَالرِّجْزَ میں راء کے کسرہ کو ضمہ سے بدلنے سے حفص، ابوجعفر اور یعقوب کے لیے چہرے پر چمک قیام پذیر ہوگئی ہے۔

(ل) کُنْ کَانَ یَکُوْنُ سے ہونا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ دَهْرًا زمانہ۔ کَفَا کَفٰی یَکْفِی سے کافی ہونا۔ عَبَا یَعْبُوْ سے چہرے کا چمکنا دمکنا، تیار کرنا۔ عَبَا عَبّٰی سے ترتیب دینا۔

(ف) وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ مکی، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر فاء کا فتحہ اور ثاء ثانی کا فتحہ اور دونوں ہاءات کا ضمہ مع واؤ کے صلہ سے پڑھتے ہیں باقین فاء اور ثاء کے جر اور دونوں ہاءات کے کسرہ مع صلہ یاء سے وَنِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَالرُّجْزَ راء کے ضمہ سے حفص، ابوجعفر اور یعقوب نے پڑھا ہے باقین راء کے کسرہ سے وَالرِّجْزَ پڑھتے ہیں۔

۱۵ ۹۶۸	ثَوٰی اِذَا دَبَرَ قُلْ اِذْ اَدْبَرَهْ ثوی	اِذْ ظَنَّ عَنْ فَتًى وَّفَا مُسْتَنفِرَهْ ا ظ ع فتی

(ت) (ثَوٰی کا ترجمہ ہو چکا) تم کہہ دو کہ اِذَا دَبَرَ نافع، یعقوب، حفص، حمزہ اور خلف العاشر کے لیے اِذْ اَدْبَرَ ہے یہ قراءت قوی اسناد سے یقین کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ اور مُسْتَنفِرَهْ کی فاء مدنیین اور شامی کے لیے فتحہ کے ساتھ مشہور ہوئی ہے۔

(ل) ثَوٰی یَثْوِی سے مقیم ہونا۔ ظَنَّ یَظُنُّ سے خیال کرنا۔ فَتًى نوجوان۔

(ف) اِذْ اَدْبَرَ ذال ساکنہ ہمزہ مفتوحہ اور دال ساکنہ سے نافع، یعقوب، حفص، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین اِذَا دَبَرَ ذال مفتوحہ مع الف اور دال مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اِذْ اَدْبَرَهْ میں آخر میں ہاء سکتہ ضرورت شعری کی وجہ سے ہے۔ پھر اس میں تحقیق و نقل اور سکتہ و عدم سکتہ کا بھی اختلاف ہے جو درج ذیل ہے۔ (۱) اِذْ اَدْبَرَ قالون، یعقوب اور اسحٰق الوراق کے لیے تحقیق اور عدم سکتہ (۲) اِذَدْبَرَ ورش کے لیے نقل و حذف (۳) حفص، حمزہ اور ادریس الحداد کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اِذْ اَدْبَرَ عدم سکتہ اور تحقیق سے (بطریق شاطبیہ والدرہ) (ب) اِذْ سکتہ اَدْبَرَ سکتہ و تحقیق (بطریق طیبہ)

مُسْتَنفَرَةٌ فاء کے فتحہ سے نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین فاء کے کسرہ سے مُسْتَنفِرَةٌ پڑھتے ہیں۔

۱۶ ۹۶۹	بِالْفَتْحِ عَمَّ وَاتْلُ خَاطِبْ یَذْكُرُوْ عم ا	رَابَرِقَ الْفَتْحُ مَدًا وَّ یَذْرُوْ مدا

(ت) (بِالْفَتْحِ عَمَّ کا ترجمہ ہو چکا) اور یَذْكُرُوْنَ کو تاء خطاب سے نافع کے لیے تلاوت کرو۔ بَرِقَ کی راء کا فتحہ مدنیین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مشہور ہوا ہے۔ اور وَیَذَرُوْنَ......

(ل) عَمَّ یَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ اُتْلُ تَلَا یَتْلُوْ سے تلاوت کرنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔

(ف) وَمَا تَذْکُرُوْنَ تاء خطاب سے نافع پڑھتے ہیں باقین یاء غیبت سے یَذْکُرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ میں کلمہ بَرَقَ کی راء کو فتحہ سے نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین راء کے کسرہ سے بَرِقَ پڑھتے ہیں۔

عَرَفَا	ظَهِيْرًا	الْخُلْفِ	لَدَى	يُمْنٰى		دَفَا	حِمًا	كَسَا	يُحِبُّوْنَ	مَعَهُ	۱۷ / ۹۷۰
ع	ظ		ل			د	حما	ك			

(ت) اور اس کے ہمراہ یُحِبُّوْنَ دونوں کلمات شامی۔ بصریین اور مکی کے لیے یاء سے حفاظت کا لباس پہننے کو تیار ہوئے ہیں۔ یُمْنٰی ہشام کے لیے خلف کے ساتھ اور یعقوب اور حفص نے بغیر خلف کے مضبوط ہو کر معلوم کیا ہے۔

(ل) کَسَا یَکْسُوْ سے لباس پہنانا۔ حِمًا حمایت، حفاظت۔ دَفَا متوجہ ہوا، دَفَّ باب ضَرَبَ سے آہستہ چلنا، تیار ہونا، دَفِیَ باب سَمِعَ کَرُمَ سے گرم ہونا، گرمی پانا، قوم کو جمع کرنا۔ ظَهِيْرًا مضبوط پیٹھ والا، مددگار۔ عَرَفَا عَرَفَ یَعْرِفُ سے پہچاننا، جاننا، معلوم کرنا۔

(ف) وَیَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ اور یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ دونوں کلمات یاء سے شامی، ابو عمرو، یعقوب اور مکی پڑھتے ہیں باقین دونوں کلمات کو بالتاء وَتَذَرُوْنَ اور تُحِبُّوْنَ پڑھتے ہیں۔ یُمْنٰی یاء تذکیر سے حفص اور یعقوب پڑھتے ہیں، ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (الف) یاء تذکیر (بطریق طیبہ) (ب) تُمْنٰی تاء تانیث (بطریق شاطبیہ) جبکہ باقین بھی تاء تانیث ہی پڑھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاِنْسَانِ وَالْمُرْسَلٰتِ (۸)

امْدُدَا	الْوَقْفُ	مَعْهُمْ	صِفْ	خُلْفُهُمَا		غَدَا	لِيْ	رُمْ	مَدًّا	نَوِّنْ	سَلٰسِلًا	۱ / ۹۷۱
			ص			غ	ل	ر	مدا			

(ت) سَلٰسِلًا مدنیین۔ کسائی اور شعبہ کے لیے بغیر خلف اور ہشام اور رویس دونوں کے لیے خلف کے ساتھ تنوین والا بنا دو تم اس شہرت والی قراءت کو میرے لیے بیان کرنے کا ارادہ کرو۔ پھر ان بیان ہونے والے حضرات کے ہمراہ (آگے آنے والے شعر میں بیان کردہ حضرات کے لیے) وقف میں ضرور مد کرو۔

(ل) مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے ارادہ کرنا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ غَدَا یَغْدُوْ غُدُوًّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صبح کے وقت جانا، صَارَ کے معنی میں مستعمل ہے یعنی آواز دینا۔

(ف) سَلٰسِلًا میں تنوین سے نافع، ابوجعفر، کسائی اور شعبہ پڑھتے ہیں جبکہ ہشام اور رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالتنوین (ہشام بطریق شاطبیہ۔ رویس بطریق طیبہ) (ب) ترک تنوین (ہشام بطریق طیبہ۔ رویس بطریق الدرہ) جبکہ باقین بھی ترک تنوین سے پڑھتے ہیں۔ جبکہ ان تمام حضرات کے لیے اور غیر مذکور حضرات کے وقف کرنے کی تفصیل اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

۱۶۷۲/۲	عَنْ مَّنْ دَنَا شَهْمٌ بِـخُلْفِهِمْ حَفَا (ع م د ش ح)	نَوِّنْ قَوَارِيْرًا رَّجَا حِرْمٌ صَفَا (ن ر حرمٌ صفا)

(ت) یہ اثبات الف اس سے روایت ہوا ہے جو قرب والا، عقلمند ہے اور اُس نے ابوعمرو سے بغیر خلف اور حفص، ابن ذکوان، مکی، روح نیز ہشام اور رویس کے خلف کا مکمل اہتمام کیا ہے۔ پہلے قَوَارِيْرًا کی راء کو کسائی، حرمین، شعبہ اور خلف العاشر کے لیے تنوین والا بناؤ یہ قرآءت پُر امید بابرکت اور پاکیزہ ہوگئی ہے۔

(ل) دَنَا يَدْنُوْ سے قریب ہونا، حَفَا يَحْفُوْ سے دینا، منع کرنا، روکنا، خاص اہتمام کرنا، عزت دینا۔ شَهُمَ شَهْمٌ باب كَرُمَ سے ذکی ہونا، باب فَتَحَ نَصَرَ سے للکارنا، ڈرانا۔ رَجَا يَرْجُوْ سے اُمید کرنا۔ صَفَا يَصْفُوْ سے صاف ہونا، صفائی والا ہونا۔

(ف) ابوعمرو وصلاً وقفاً اثبات الف سے سَلٰسِلَا پڑھتے ہیں۔ جبکہ حفص۔ ابن ذکوان، مکی اور روح کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالالف (ب) بغیر الف جبکہ حمزہ۔ اور خلف العاشر نے حالین میں حذف الف سے سَلٰسِلَ پڑھا ہے۔

(ط) حفص، بزی، ابن ذکوان کے لیے وقفاً خلف بطریق شاطبیہ اور بطریق طیبہ دونوں سے ہے۔ قنبل کے لیے وقفاً حذف الف بطریق شاطبی اور بالالف بطریق طیبہ۔ روح کے لیے وقفاً بالالف بطریق الدرہ اور حذف الف بطریق طیبہ ہے۔ جبکہ ہشام کے لیے وقفاً بالالف بطریق شاطبیہ اور حذف الف بطریق طیبہ ہے۔ رویس کے لیے وقفاً حذف الف بطریق الدرہ اور اثبات الف بطریق طیبہ ہے۔

سَلٰسِلًا کی قرآءت کی حالین کی توضیح:

شمار	قراء	وصل	وقف
①	نافع، ابوجعفر، کسائی، شعبہ	سَلٰسِلًا (بالتنوین)	سَلٰسِلَا (بالالف)
②	حمزہ، خلف العاشر	سَلٰسِلَ (بغیر تنوین۔ بغیر الف)	سَلٰسِلْ (بغیر تنوین بغیر الف)
③	ابوعمرو	سَلٰسِلَا (بالالف)	سَلٰسِلَا (بالالف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹	بزی (وقفاً دو وجوہ)	سَلٰسِلَا (بالالف)	سَلٰسِلَا (وجہ اول) (بالالف سَلٰسِلْ) (وجہ ثانی بغیر تنوین بغیر الف)
❺	قنبل (وقفاً دو وجوہ)	سَلٰسِلَ (بغیر تنوین۔ بغیر الف)	سَلٰسِلَا (وجہ اول، بالالف) سَلٰسِلْ (وجہ ثانی بغیر تنوین بغیر الف)
❻	ہشام (وصلاً۔ وقفاً دو دو وجوہ)	سَلٰسِلًا (وجہ اول۔ بالتنوین) سَلٰسِلَ (وجہ ثانی۔ بغیر الف بغیر تنوین)	سَلٰسِلَا (وجہ اول۔ بالالف) سَلٰسِلْ (وجہ ثانی۔ بغیر الف۔ بغیر تنوین)
❼	ابن ذکوان (وقفاً دو وجوہ)	سَلٰسِلَا (بالالف)	سَلٰسِلَا (وجہ اول۔ بالالف) سَلٰسِلْ (وجہ ثانی۔ بغیر الف۔ بغیر تنوین)
❽	حفص (وقفاً دو وجوہ)	سَلٰسِلَ (بغیر تنوین۔ بغیر الف)	سَلٰسِلَا (وجہ اول۔ بالالف) سَلٰسِلْ (وجہ ثانی۔ بغیر تنوین۔ بغیر الف)
❾	رویس (وصلاً وقفاً دو دو وجوہ)	سَلٰسِلَ (وجہ اول) (بغیر تنوین۔ بغیر الف) سَلٰسِلًا (وجہ ثانی۔ بالتنوین)	سَلٰسِلْ (وجہ اول۔ بغیر تنوین۔ بغیر الف) سَلٰسِلَا (وجہ ثانی۔ بالالف)
❿	روح (وقفاً دو وجوہ)	سَلٰسِلَ (بغیر تنوین۔ بغیر الف)	سَلٰسِلْ (وجہ اول۔ بغیر تنوین۔ بغیر الف) سَلٰسِلَا (وجہ ثانی۔ بالالف)

نوٹ: اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا میں طرق کی تطبیق:

(۱) ہشام کے لیے تین وجوہ ہیں۔ **(الف)** مدوتنوین (بطریق شاطبیہ) **(ب)** قصروتنوین (بطریق طیبہ) **(ج)** مدوعدم تنوین (بطریق طیبہ) (۲) ابن ذکوان کے لیے پانچ وجوہ ہیں۔ **(الف)** توسط۔ فتح اور وقفاً حذف الف (بطریق شاطبیہ) **(ب)** توسط، فتح، الف (بطریق طیبہ) **(ج)** توسط، امالہ، الف (بطریق طیبہ) **(د)** طول، فتح، الف (بطریق طیبہ) **(ھ)** طول، فتح، حذف (بطریق طیبہ) (۳) حفص کے لیے بھی پانچ وجوہ ہیں۔ **(الف)** چارالفی، اثبات الف (بطریق شاطبیہ) **(ب)** حذف (بطریق طیبہ) **(ج)** قصر، حذف (بطریق طیبہ) **(د)** توسط۔ حذف (بطریق طیبہ) **(ھ)** توسط۔ اثبات (بطریق طیبہ) (۴) رویس کے لیے تین وجوہ ہیں۔ **(الف)** قصر، حذف تنوین والف (بطریق الدرہ) **(ب)** دو الف مد۔ حذف تنوین والف (بطریق طیبہ) **(ج)** دو الف مد۔ تنوین واثبات الف (بطریق طیبہ)

قَوَارِیْرًا (اول) کو بالتنوین وصلاً کسائی، نافع، ابوجعفر، مکی اور شعبہ پڑھتے ہیں اور باقین وصلاً بغیر تنوین بغیر الف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوَارِیْرُ پڑھتے ہیں۔

وَالثَّانِ نَوِّنْ صِفْ مَدًّا رُمْ وَ وَقَفْ ص مدا ر		وَالْقَصْرُ وَقْفًا فِيْ غِنًا شُدْ اخْتُلِفْ ف غ ش	٩٧٣

(ت) اور وقف میں حمزہ اور رویس کے لیے بغیر خلف اور روح کے لیے اختلاف کے ساتھ قصر کرو یہ قرآءت مستغنی کرنے والی اور قوت والی بنادی گئی ہے۔ اور دوسرے قَوَارِیْرًا میں شعبہ۔ مدنیین اور کسائی کے لیے وصلاً تنوین والا بناؤ اس شہرت والی قرآءت کو بیان کرنے کا ارادہ کرو۔

(ل) فِيْ میں۔ غِنًا مستغنی۔ شُدْ شَدَّ سے قوی ہونا، مضبوط ہونا۔ اُخْتُلِفَ اختلاف والا بنانا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والی۔ رُمْ رَامَ یَرُوْمُ سے قصد کرنا۔

(ف) قَوَارِیْرًا (اول) میں راء ساکنہ اور حذف الف سے حمزہ اور رویس وقف کرتے ہیں اور روح کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں (ا) اثبات الف قَوَارِیْرًا (بطریق الدرہ) (ب) حذف الف قَوَارِیْرْ (بطریق طیبہ) جبکہ باقین کے لیے اس پہلے موقع میں وقفاً الف کے اثبات سے قَوَارِیْرًا ہے۔ قَوَارِیْرًا ثانی میں راء کو تنوین سے وصلاً شعبہ، نافع، ابوجعفر اور کسائی پڑھتے ہیں اور باقین بغیر تنوین کے قَوَارِیْرَا پڑھتے ہیں۔

عَالِيْهِمُ اسْكِنْ فِيْ مَدًّا خُضْرٌ عُرِفْ ف مدا ع		مَعْهُمْ هِشَامٌ بِاخْتِلَافٍ بِالْأَلِفْ	٩٧٤

(ت) اور (سابقہ شعر میں) مذکور ہونے والے قراء کے ساتھ ہشام نے اختلاف کے ساتھ بالالف وقف کیا ہے۔ اور عٰلِيَهُمْ کی یاء کو حمزہ اور مدنیین کے لیے ساکن کرنا شہرت میں ہے اور خُضْرٌ حفص، مدنیین، شامی اور بصریین کے لیے حفاظت وشہرت کے ساتھ جانا گیا ہے۔

(ل) فِيْ مَدًّا شہرت میں، درازی میں۔ عُرِفَ عَرَفَ یَعْرِفُ سے پہچاننا، جاننا، معلوم کرنا۔

(ف) قَوَارِیْرًا (ثانی) پر بالالف شعبہ، نافع، ابوجعفر اور کسائی وقف کرتے ہیں جبکہ ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اثبات الف قَوَارِیْرًا (بطریق شاطبیہ) (ب) حذف الف قَوَارِیْرْ (بطریق طیبہ) اور باقین بھی حذف الف سے وقف کرتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب دونوں کلمات قَوَارِیْرًا کو جدول میں بیان کر دیا جائے۔

قَوَارِیْرًا (اول):

شمار	قراء	وصل	وقف
❶	نافع، ابوجعفر، کسائی، شعبہ	قَوَارِیْرًا (بالتنوین)	قَوَارِیْرَا (بالالف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

②	حمزہ، رویس	قَوَارِیْرَ (حذف تنوین حذف الف)	قَوَارِیْرْ (حذف تنوین حذف الف)
③	ہشام	قَوَارِیْرَ (حذف تنوین حذف الف)	قَوَارِیْرَا (اثبات الف)
④	روح	قَوَارِیْرًا (بالتنوین۔ بغیر الف)	قَوَارِیْرَا (وجہ اول) (بالالف) قَوَارِیْرْ (وجہ ثانی) (بغیر الف)
⑤	مکی، خلف العاشر	قَوَارِیْرًا (بالتنوین)	قَوَارِیْرَا (بالالف)
⑥	ابوعمرو، ابن ذکوان۔ حفص	قَوَارِیْرَ (بغیر تنوین بغیر الف)	قَوَارِیْرَا (اثبات الف)

قَوَارِیْرًا (ثانی):

شمار	قراء	وصل	وقف
①	نافع، ابوجعفر، کسائی، شعبہ	قَوَارِیْرًا (بالتنوین)	قَوَارِیْرَا (بالالف)
②	حمزہ، رویس	قَوَارِیْرَ (حذف تنوین حذف الف)	قَوَارِیْرْ (حذف تنوین حذف الف)
③	ہشام	قَوَارِیْرَ (حذف تنوین۔ حذف الف)	قَوَارِیْرَا (وجہ اول۔ اثبات الف) قَوَارِیْرْ (وجہ ثانی حذف الف)
④	روح	قَوَارِیْرًا (بالتنوین۔ بغیر الف)	قَوَارِیْرْ (بغیر الف)
⑤	مکی۔ خلف العاشر	قَوَارِیْرَ (بغیر تنوین بغیر الف)	قَوَارِیْرْ (بغیر تنوین۔ بغیر الف)
⑥	ابوعمرو، ابن ذکوان حفص	قَوَارِیْرَ (بغیر تنوین بغیر الف)	قَوَارِیْرْ (حذف الف)

عٰلِیْهِمْ یاء ساکنہ اور ہاء مکسورہ سے حمزہ، نافع، اور ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین عٰلِیَهُمْ یاء مفتوحہ اور ہاء مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ خُضْرٌ راء کے رفع سے حفص، نافع، ابوجعفر، شامی ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں اور یہ قرآءت اطلاق سے معلوم ہو رہی ہے اور باقین راء کے جر سے خُضْرٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: جر کا بیان اگلے شعر میں ''وَاخْفِضْ لِبَاقٍ فِیْهِمَا'' میں کیا ہے۔

٥/٩٧٥ عَمَّ حِمًا اِسْتَبْرَقٌ دُمْ اِذْ نَبَا عم حما د ا ن	وَاخْفِضْ لِبَاقٍ فِیْهِمَا وَغَیِّبَا

ت (عَمَّ حِمًا کا ترجمہ ہو چکا) اِسْتَبْرَقٌ میں مکی، نافع اور عاصم کے لیے ہمیشگی کر واس لیے کہ یہ قرآءت ظاہر ہوگئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتم باقین کے لیے ان دونوں کلمات میں جر پڑھو۔

(ل) عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا۔ حِمًا حمایت کرنا، حمایت والا ہونا، حفاظت والا ہونا۔ دُمْ دَامَ يَدُوْمُ سے ہمیشہ رہنا۔ نَبَا نَبَاً باب فَتَحَ سے بلند ہونا، دور ہونا، ظاہر ہونا، برآمد ہونا۔

(ف) اِسْتَبْرَقٌ قاف کے رفع سے مکی، نافع اور عاصم پڑھتے ہیں باقین قاف کے جر سے اِسْتَبْرَقٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: رفع اطلاق سے نکل رہا ہے اور جر وَاخْفِضْ لِبَاقٍ سے مفہوم ہو رہا ہے۔ فِيْهِمَا کی ضمیر خُضْرٍ اور وَاِسْتَبْرَقٍ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ گویا خُضْرٍ کو مکی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر جر سے پڑھ رہے ہیں اور اِسْتَبْرَقٍ کو ابوعمرو، شامی، حمزہ، کسائی، ابوجعفر، یعقوب اور خلف العاشر جر سے پڑھتے ہیں۔

٦ / ٩٤٦	وَمَا تَشَاءُوْنَ كَمَا الْخُلْفُ دَنِفْ (ك ... د)	حُطْ هَمْزُ اُقِّتَتْ بِوَاوٍ ذَا اخْتُلِفْ (ح ... ذ)

(ت) وَمَا تَشَآءُوْنَ ابوعمرو کے لیے بغیر خلف کے اور شامی کے لیے خُلف کے ساتھ بالیاء قریب ہوا ہے تم اس کی نگہبانی کرلو اُقِّتَتْ ابن جماز کے لیے اختلاف والا بنا دیا گیا اور ابوعمرو و ابن وردان کے لیے بغیر اختلاف کے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا مضبوط قلعے کی مانند ظاہر ہوگیا ہے۔

(ل) دَنِفَ دَنِفَ باب سَمِعَ سے قریب الموت ہونا، قریب ہونا۔ حُطْ حَاطَ يَحُوْطُ سے حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، گھیرنا۔ ذَا اخْتُلِفْ اختلاف والا بنا دیا گیا۔

(ف) وَمَا يَشَآءُوْنَ بالیاء مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں شامی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالیاء (بطریق شاطبیہ) (ب) بالتاء وَمَا تَشَآءُوْنَ (بطریق طیبہ) اور باقین کی قرآءت بھی بالتاء ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

وُقِّتَتْ بالواؤ ابوعمرو اور ابن وردان پڑھتے ہیں۔ ابن جماز کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) بالواؤ (بطریق الدرہ) (ب) بالہمز اُقِّتَتْ (بطریق طیبہ) اور باقین کی قرآءت بھی بالہمز ہی ہے۔

نوٹ: کلمہ وُقِّتَتْ میں ابن جماز کے لیے قاف کی تخفیف میں بھی اختلاف ہے جبکہ ابن وردان کے لیے صرف قاف کی تخفیف ہی ہے۔ جیسا کہ اگلے شعر میں بیان ہو رہا ہے پس اس لحاظ سے درج ذیل قرآءات بنتی ہیں (ا) وُقِّتَتْ بالواو۔ قاف مشددہ ابوعمرو (۲) وُقِتَتْ بالواؤ۔ قاف مخففہ ابن وردان (۳) ابن جماز کے لیے دو وجوہ (ا) وُقِتَتْ بالواؤ۔ قاف مخففہ (بطریق الدرہ) (ب) اُقِّتَتْ بالہمز۔ قاف مشددہ (بطریق طیبہ) (۴) اسی طرح بالہمز اور قاف مشددہ باقین کی قرآءت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ابن جماز کے لیے ہمزہ کا واؤ سے ابدال بالخلف ہے اور اسی طرح قاف کی تخفیف بھی بالخلف ہے ان دونوں کو ملانے سے عقلاً چار وجوہ بن جاتی ہیں مگر واؤ کے ساتھ تخفیف اور ہمزہ کے ساتھ تشدید ضروری ہے لہٰذا واؤ کی صورت میں قاف کی تشدید اور ہمزہ والی قرآءت میں قاف کی تخفیف درست نہیں ہے۔

۷/۹۷۷	حِصْنٌ خَفَا وَالْخِفُّ ذُوْ خُلْفٍ خَلَا ح خ ذ خ		وَانْطَلِقُوا الثَّانِ افْتَحِ اللَّامَ غَلَا غ

(ت) (حِصْنٌ خَفَا کا ترجمہ ہو چکا) اور اسی کلمہ میں جو گزر چکا ہے ابن وردان کے لیے بغیر خلف کے اور ابن جماز کے لیے خلف کے ساتھ قاف کی تخفیف ہے۔ اور اِنْطَلِقُوْا ثانی میں رویس کے لیے لام کو فتحہ دینا گرانقدر ہو گیا ہے۔

(ل) حِصْنٌ مضبوط قلعہ۔ خَفَا يَخْفُوْ سے بجلی کا چمکنا، ظاہر ہونا۔ خَلَا يَخْلُوْ سے گزرنا۔ غَلَا يَغْلُوْ سے مہنگا ہونا، زیادہ ہونا۔

(ق) اُقِّتَتْ کی قرآءت پچھلے شعر میں بیان ہو چکی ہے۔ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى ظِلٍّ (دوسرا والا) لام مفتوحہ سے رویس پڑھتے ہیں باقین لام مکسورہ سے اِنْطَلِقُوْا پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اِنْطَلِقُوْا (اول) میں کوئی اختلاف قرآءت نہیں بالاجماع تمام قراء عشرہ لام کے کسرہ سے ہی پڑھتے ہیں۔

۸/۹۷۸	ثَقِّلْ قَدَرْنَا رُمْ مَدًّا وَوَحِّدَا ر مدا		جِمَالَتٌ صَحْبٌ اضْمُمِ الْكَسْرَ غَدَا صحب غ

(ت) فَقَدَرْنَا کو کسائی اور مدنیین کے لیے دال کی تشدید سے پڑھنے کا ارادہ کر یہ شہرت والی قرآءت ہے۔ جِمٰلَتٌ کو حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر جیسی جماعت کے لیے صیغہ واحد بنا دو اور رویس کے لیے جیم کے کسرہ کو ضمہ سے بدلنا ثابت ہوا ہے۔

(ل) رُمْ رَامَ يَرُوْمُ سے ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ مَدًّا درازی والا، شہرت والا۔ وَحِّدَا واحد بنانا۔ صَحْبٌ ایک جماعت۔ غَدَا ثابت ہونا، باب نَصَرَ سے صبح کو جانا، مطلقاً جانا، باب سَمِعَ سے صبح کا کھانا، اگلا دن، غَادٰى صبح کو پہنچنا۔

(ق) فَقَدَّرْنَا دال مشددہ سے کسائی۔ نافع اور ابو جعفر پڑھتے ہیں باقین دال مخففہ سے فَقَدَرْنَا پڑھتے ہیں۔ جِمٰلَتٌ صیغہ واحد سے جیم مکسورہ اور حذف الف سے حفص، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ رویس جُمٰلَتٌ صیغہ جمع سے، جیم مضمومہ اور اثبات الف سے پڑھتے ہیں اور باقین جِمٰلَتٌ صیغہ جمع سے، جیم مکسورہ اور اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔

یاء زائدہ: سورۃ المرسلات میں ایک یاء زائدہ ہے۔ (۱) فَكِيْدُوْنِ ۔ یعقوب حالین میں پڑھتے ہیں باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّبَا اِلٰى سُوْرَةِ التَّطْفِيْفِ (۷)

کِذَاب رُمْ رَبُّ اخْفِضِ الرَّفْعَ كَلَا ك ر		فِيْ لَابِثِيْنَ الْقَصْرُ شِدْ فُزْ خِفَّ لَا ش ف

۱/۹۷۹

(ت) لَبِثِيْنَ میں قصر روح اورحمزہ کے لیے پڑھ کر مضبوط اور کامیاب ہو جاؤ۔ لَا كِذّٰبًا کی تخفیف کا کسائی کے لیے ارادہ کرو۔ رَبُّ میں باء کے رفع کو شامی۔ یعقوب اور کوفیین کے لیے جر سے بدلنا محفوظ، قوی دلائل اور کفایت والا ہو گیا ہے۔

(ل) فُزْ فَازَ يَفُوْزُ سے کامیاب ہونا۔ رُمْ رَامَ يَرُوْمُ سے قصد کرنا۔ كَلَا باب فَتَحَ سے حفاظت کرنا۔ کوڑے مارنا۔

(ف) لَبِثِيْنَ فِيْهَا حذف الف سے روح اور حمزہ پڑھتے ہیں باقین اثبات الف سے لٰبِثِيْنَ پڑھتے ہیں۔ وَلَا كِذَابًا ذال مخففہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین ذال مشددہ سے كِذّٰبًا پڑھتے ہیں۔

لَا کا لفظ لانے سے بِاٰيٰتِنَا كِذّٰبًا خارج ہو گیا جو سب قراء کے لیے بالاتفاق ذال کی تشدید سے ہے۔ رَبِّ السَّمٰوٰتِ باء کے جر سے شامی، یعقوب، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین باء کے رفع سے رَبُّ السَّمٰوٰتِ پڑھتے ہیں۔

نَاخِرَةً امْدُدْ صُحْبَةٌ غِثْ وَتَرَا صحبة غ ت		ظُبًا كَفَا الرَّحْمٰنِ نَلْ ظِلٌّ كَرَا ظ كفى ن ظ ك

۲/۹۸۰

(ت) (ظُبًا كَفَا کا ترجمہ ہو چکا) الرَّحْمٰنِ عاصم، یعقوب اور شامی کے لیے سایہ دار ہے تم اسے تیز دوڑ کر حاصل کرلو۔ نٰخِرَةً میں شعبہ، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور رویس جماعت والوں کے لیے مد بارش والا بنا ہے اور دوری کسائی کے لیے خلف کا اختیار دیکھ لو گے۔

(ل) ظُبًا تیزیوں والا، قوی دلائل۔ كَفَا كَفٰى يَكْفِيْ سے کافی ہونا۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا، پالینا۔ ظِلٌّ جمع ظُلَلٌ بمعنٰی سایہ دار۔ كَرَا كَرٰى يَكْرِيْ سے تیز دوڑنا، نہر کھودنا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ غِثْ غَاثَ يَغِيْثُ سے بارش برسانا۔ تَرَا دیکھنا۔

(ف) بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ نون کے جر سے عاصم، یعقوب اور شامی پڑھتے ہیں باقین نون کے رفع سے الرَّحْمٰنُ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

نٰخِرَةً شعبہ، حمزہ، ابوالحارث، خلف العاشر اور رویس نون مفتوحہ مع الف پڑھتے ہیں جبکہ دوری کسائی کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح اثبات الف سے (بطریق شاطبیہ) (ب) نَخِرَةً حذف الف سے (بطریق طیبہ) اور باقین بھی حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳/۹۸۱	خَيِّرٍ تَزَكَّى ثِقْلُوا حِرْمٌ ظُبَا حرم ظ	لَهُ تَصَدَّى الْحِرْمُ مُنْذِرٌ ثُبَا حرم ث

ت (خَيِّرٍ کا ترجمہ ہو چکا) تَزَكَّى کی زاء کو حرمیین اور یعقوب کے لیے تشدید سے پڑھو یہ بابرکت اور قوی دلائل والی قرآءت ہے۔ لَهُ تَصَدَّى میں صاد کی تشدید حرمیین کے لیے ہے مُنْذِرٌ ابوجعفر کے لیے تنوین والا بنا دو اور محفوظ کرلو۔

ل حِرْمٌ حرم والے، بابرکت۔ ظُبَا ظُبًا سے تیزیوں والا، قوی دلائل۔ ثُبَا ثُبّيٌ سے جمع کیا، صفت مشبہ ہے۔

ف تَزَّكّٰى زاء کی تشدید سے نافع، ابوجعفر، مکی اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین زاء کی تخفیف سے تَزَكّٰى پڑھتے ہیں۔ لَهٗ تَصَّدّٰى صاد کی تشدید سے نافع، ابوجعفر اور مکی پڑھتے ہیں باقین صاد کی تخفیف سے تَصَدّٰى پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہ کلمہ سورۂ عبس کا ہے ضرورت شعری کی وجہ سے علامہ جزریؒ نے اسے یہاں سورۃ النازعات میں بیان کیا ہے۔

مُنْذِرٌ مَّن راء کی تنوین سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین بغیر تنوین مُنْذِرُ مَنْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ازرق کے لیے مُنْذِرُ کی راء میں بالخلف ترقیق بھی ہے۔

سُوْرَةُ عَبَسَ

۴/۹۸۲	نَوِّنْ فَتَنفَعُ انْصِبِ الرَّفْعَ نَوٰى ن	إِنَّا صَبَبْنَا افْتَحْ كَفَا وَصْلًا غَوٰى کفا غ

ت (نَوِّنْ کا ترجمہ ہو چکا) فَتَنفَعُهُ کی عین کے رفع کو عاصم نے نصب دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اِنَّا صَبَبْنَا کے ہمزہ کو حالین میں کوفیین کے لیے فتحہ دو اور رویس کے لیے حالت وصل میں فتحہ دینا کافی ہوا ہے اور اس قرآءت کا منکر اللہ کے فضل سے محروم ہو گیا ہے۔

ل نَوٰى نَوٰى يَنْوِيْهِ سے ارادہ کرنا، حفاظت کرنا۔ كَفَا كَفٰى يَكْفِيْ سے کفایت کرنا، کافی ہونا۔ غَوٰى يَغْوِىْ سے گمراہ ہونا، محروم ہونا، ہلاک ہونا۔

ف فَتَنفَعَهُ عین کے فتحہ سے عاصم پڑھتے ہیں باقین عین کے ضمہ سے فَتَنفَعُهُ پڑھتے ہیں۔

اَنَّا صَبَبْنَا ہمزہ مفتوحہ سے حالین میں عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں جبکہ رویس ماقبل والے کلمہ اِلٰى طَعَامِهٖ سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں تو ہمزہ مفتوحہ سے اَنَّا پڑھتے ہیں۔ اور طَعَامِهٖ پر وقف کرنے کی صورت میں ہمزہ مکسورہ سے ابتدا کرتے ہوئے اِنَّا صَبَبْنَا پڑھتے ہیں جبکہ باقین حالین میں ہمزہ مکسورہ سے اِنَّا پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

خُلْفًا وَثِقْلُ نُشِّرَتْ حَبْرٌ شَفَا حبر شفا	وَخِفُّ سُجِّرَتْ شَذًا حَبْرٍ غَفَا ش حبرٍ غ	٥ ٩٨٣

(ت) سُجِرَتْ کی جیم کو تخفیف سے پڑھنا روح۔ مکی اور ابوعمرو کے لیے بلا خلف اور رویس کے لیے خلف مشک والا ہے نیک عالم جس کی خوشبو سے مدہوش ہوا ہے اور نُشِّرَتْ کے شین کی تشدید مکی، ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کے واسطے نیک عالم سے ظاہر ہوئی ہے۔

(ل) حَبْرٍ نیک عالم۔ شَذَا یَشْذُوْا سے مشک لگانا، غَفَا یَغْفُوْ سے اونگھنا، ہلکی نیند سونا، غَفٰی یَغْفِیْ سے غلہ کو صاف کرنا۔ شَفَا یَشْفُوْ سے ظاہر ہونا۔

(ق) سُجِرَتْ جیم مخففہ سے روح، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں۔ رویس کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) جیم مخففہ (بطریق الدرہ) (ب) جیم مشددہ سُجِّرَتْ (بطریق طیبہ) اور باقین بھی جیم مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ نُشِّرَتْ شین مشددہ سے مکی، ابوعمرو، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین شین مخففہ سے نُشِرَتْ پڑھتے ہیں۔

وَقُتِّلَتْ ثُبْ بِضَنِيْنِ الظَّا رَغَدْ ث ر	وَسُعِّرَتْ مِنْ عَنْ مَّدًا صِفْ خُلْفُ غَدْ م ع مدا ص غ	٦ ٩٨٤

(ت) اور سُعِّرَتْ ابن ذکوان، حفص، مدنیین اور رویس کے لیے بلا خلف اور شعبہ کے لیے خلف والا ہو کر شہرت والے عالم سے تم آنے والے دنوں کے لیے بھی بیان کر دو اور قُتِّلَتْ کے لیے ابوجعفر سے رجوع کرو بِضَنِيْنٍ کسائی، مکی، ابوعمرو اور رویس کے لیے ظاء سے نیک عالم نے زندگی کو خوشگوار اور مستغنی نقل کیا ہے۔

(ل) مَدًا درازی والا، شہرت والا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ غَدْ الْغَدُ آئندہ آنے والے دن۔ ثُبْ ثَابَ یَثُوْبُ سے رجوع کرنا۔ رَغَدْ رَغِدَ رَغَدًا سے آسودہ وخوش حال ہونا، اَرْغَدَ آسودہ زندگی والا ہونا۔

(ق) سُعِّرَتْ عین کی تشدید سے ابن ذکوان، حفص، نافع، ابوجعفر اور رویس پڑھتے ہیں۔ شعبہ کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) عین مشددہ (بطریق طیبہ) (ب) عین مخففہ سُعِرَتْ (بطریق شاطبیہ) اور باقین کی قراءت بھی تخفیف سے ہے۔

قُتِّلَتْ تاء کی تشدید سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین تاء کی تخفیف سے قُتِلَتْ پڑھتے ہیں۔ بِظَنِيْنٍ بالظاء کسائی، مکی، ابوعمرو اور رویس پڑھتے ہیں باقین بِضَنِيْنٍ بالضاد پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

٧ / ٩٨٥	حَبْرٌ	غِنًا	وَّخِفُّ	كُوْفِ	عَدَّلَا		يُكَذِّبُوْ	ثَبْتٌ	وَّحَقٌّ	يَوْمُ	لَا
	حبر	غ		كوف				ث	حق		

(ت) (حَبْرٌ غِنًا کا ترجمہ ہو چکا) فَعَدَّلَكَ کی دال کو کوفیین کا تخفیف سے پڑھنا ثابت شدہ ہے۔ یُکَذِّبُوْنَ ابوجعفر کے لیے ثابت ہے اور مکی، ابوعمرو اور یعقوب کے لیے یَوْمُ لَا پڑھنا حق ہے۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ غِنًا مستغنی۔ کُوْفِ کوفہ والے، کوفیین۔ ثَبْتٌ ثابت ہے۔ حَقٌّ حق ہے، صحیح ہے۔

(ف) فَعَدَّلَكَ دال مشددہ سے عاصم۔ حمزہ۔ کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین دال مخففہ سے فَعَدَلَكَ پڑھتے ہیں۔

یُکَذِّبُوْنَ یاء غیبت سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین تاء خطاب سے تُکَذِّبُوْنَ پڑھتے ہیں۔

یَوْمُ لَا تَمْلِكُ میم کے رفع سے مکی، ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین میم کے نصب سے یَوْمَ لَا پڑھتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّطْفِیْفِ اِلٰی سُوْرَةِ الشَّمْسِ (٩)

١ / ٩٨٦	تَعْرِفُ	جَهِّلْ	نَضْرَةَ	الرَّفْعُ	ثَوٰى		خِتَامُهٗ	خَاتَمُهٗ	تَوْقٌ	سَوٰى
					ثوی				ت	س

(ت) تَعْرِفُ کو ابوجعفر اور یعقوب کے لیے صیغہ مجہول بنا دو نَضْرَةَ میں انہی دونوں کے لیے رفع مقیم ہو گیا ہے۔ خِتَمُهٗ دوری کسائی اور ابوالحارث کے لیے خَتَمُهٗ آرزومند ہونے والا اور درست کام والا ہے۔

(ل) ثَوٰی ثَوَاءً سے اقامت کرنا۔ تَوْقٌ تَاقَ تَوْقًا سے شائق ہونا، جلدی، تَتَوَّقَ آرزومند ہونا، شائق ہونا۔ سَوٰی سَوِیَ یَسْوٰی سِوًی سے درست کام والا ہونا، السَّوٰی ارادہ۔

(ف) تُعْرَفُ تاء مضمومہ اور راء کے فتحہ سے ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تَعْرِفُ تاء مفتوحہ اور راء کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نَضْرَةُ تاء کے رفع سے ابوجعفر اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین نَضْرَةَ تاء کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ خَتَمُهٗ خاء مفتوحہ مع الف تاء کے بعد والے الف کے حذف اور میم کے ضمہ سے کسائی پڑھتے ہیں باقین خِتَمُهٗ خاء مکسورہ بغیر الف۔ تاء مفتوحہ مع الف اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

۲/۹۸۷	يَصْلَى اضْمُمِ اشْدُدْ كَمْ رَنَا اَهْلٌ دُمَا ك ر ا د		بَاتَرْكَبَنَّ اضْمُمْ حِمًا عَمَّ نَمَا حما عم ن

(ت) وَيَصْلٰى كى ياء كوضمہ اور لام كو تشديد سے شامى، كسائى، نافع، اور مكى كے ليے پڑھو۔ متعدد مواقع پر اہل علم نے خوبصورت تصاوير كى مانند اس تلفظ پر غور وفكر والى نظر كى ہے لَتَرْكَبُنَّ كى باء كو حمايت كى غرض سے بصريين ۔ مدنيين ۔ شامى اور عاصم كے ليے ضمہ دو يہ قرآءت مشہور اور بلند ہوئى ہے۔

(ل) كَمْ متعدد مواقع ۔ رَنَا رُنُوًّا سے بغور ديكھنا۔ اَهْلٌ لوگ، رشتہ دار۔ دُمَا الدُّمْيَةُ پتلى جو خون كى مانند سرخ اور منقش ہو، دمٰى خوبصورت نقوش والى تصاوير۔ حِمًا حمايت كرنا، حفاظت كرنا۔ عَمَّ عام ہونا، مشہور ہونا۔ نَمَا يَنْمُوْ سے پڑھنا، بلند ہونا۔

(ف) وَيُصَلّٰى ياء مضمومہ، صاد مفتوحہ اور لام مشددہ سے شامى، كسائى، نافع اور مكى پڑھتے ہيں باقين وَيَصْلٰى ياء مفتوحہ۔ صاد ساكنہ اور لام مخففہ سے پڑھتے ہيں۔

نوٹ: پھر اس كلمہ ميں امالہ۔ تقليل اور تغليظ لام كى بھى وجوہ ہيں اس كے مطابق درج ذيل قرآءات بنتى ہيں (۱) وَيُصَلّٰى بالفتح قالون، اصبہانى، مكى اور شامى، (۲) وَيَصْلٰى بالفتح ابوعمرو۔ يعقوب۔ عاصم۔ اور ابوجعفر (۳) وَيَصْلٰى بالامالہ حمزہ اور خلف العاشر (۴) وَيُصَلّٰى بالامالہ كسائى (۵) ازرق كے ليے دو وجوہ ہيں (الف) وَيُصَلّٰى بالفتح وتغليظ لام (ب) وَيُصَلّٰى بالتقليل اور ترقيق لام۔ (يہ دونوں وجوہ بطريق شاطبيہ وطيبہ ہيں)

لَتَرْكَبَنَّ باء كے فتحہ، سے مكى، حمزہ، كسائى اور خلف العاشر پڑھتے ہيں باقين باء كے ضمہ سے لَتَرْكَبُنَّ پڑھتے ہيں۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

۳/۹۸۸	مَحْفُوْظٍ ارْفَعْ خَفْضَهُ اعْلَمْ وَشَفَا ا شفا		عَكْسُ الْمَجِيْدِ قَدَّرَ الْخِفُّ رَفَا ر

(ت) مَحْفُوْظٍ ميں ظاء كے جر كو نافع كے ليے رفع سے بدلنے كو جان لو۔ اور الْمَجِيْدِ ميں دال كے رفع كو جر سے يعنى پہلى قرآءت كے برعكس كرو حمزہ۔ كسائى اور خلف العاشر كى يہ قرآءت پڑھنے والوں كے ليے شفا ہے۔ قَدَّرَ ميں كسائى نے تخفيف سے تعلق جوڑ ليا ہے۔

محكم دلائل وبراہين سے مزين، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ رَفَا رَفْوًا سے کپڑے پر رفو کرنا، درست کرنا۔ جوڑنا۔

(ف) مَحْفُوْظٌ ظاء کے رفع سے نافع پڑھتے ہیں باقین ظاء کے جر سے مَحْفُوْظٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہ اختلاف وصل میں یا وقف بالروم یا وقف بالاشمام میں ظاہر ہوگا۔ وقف بالاسکان میں معلوم نہیں ہوگا۔

ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ دال کے جر سے حمزہ، کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین دال کے رفع سے الْمَجِیْدُ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْأَعْلٰى

قَدَرَ دال کی تخفیف سے کسائی پڑھتے ہیں باقین دال کی تشدید سے قَدَّرَ پڑھتے ہیں۔

۴ ۹۸۹	وَیُؤْثِرُوْ حُزْ ضُمَّ تَصْلٰی صِفْ حِمَا ح ص حما	یَسْمَعُ غِثْ حَبْرًا وَّضُمَّنِ اعْلَمَا غ حبر ا

(ت) اور یُؤْثِرُوْنَ کو ابوعمرو کے لیے محفوظ کرلو۔ تَصْلٰی کی تاء کو ضمہ شعبہ اور بصریین کے لیے حمایت کے ارادے سے بیان کردو۔ لَا یَسْمَعُ رویس۔ مکی اور ابوعمرو نیک عالم کے لیے فیض والا بنا ہے اور اسی کلمہ میں یاء کا ضمہ نافع، مکی، ابوعمرو اور رویس کے لیے نیک عالم سے بلندی درجات کا سبب جان لو۔

(ل) حُزْ حَازَ یَحُوْزُ سے جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ صِفْ وَصَفَ یَصِفُ سے بیان کرنا۔ حِمَا حمایت کرنا۔ غِثْ غَاثَ یَغِیْثُ سے بارش برسانا۔ حَبْرًا نیک عالم۔ اِعْلَمَا عَلِمَ یَعْلَمُ سے جاننا۔

(ف) یُؤْثِرُوْنَ بالیاء ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین بالتاء تُؤْثِرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بَلْ کے لام کا تاء میں ادغام واظہار کے مطابق درج ذیل قرآءات ہیں۔ (۱) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ بالاظہار، نافع، ابوجعفر، مکی، ابن ذکوان، عاصم، یعقوب اور خلف العاشر (۲) بَلْ تُّؤْثِرُوْنَ بالادغام حمزہ اور کسائی (۳) ہشام کے لیے دو وجوہ (ا) بالادغام (بطریق شاطبیہ) (ب) بالاظہار (بطریق طیبہ) نیز ابدال اور تغلیظ راء میں درج ذیل مذاہب ہیں (۱) بَلْ تُوْثِرُوْنَ بالابدال ورش، ابوجعفر، (۲) ابوعمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) حالین میں ابدال (ب) حالین میں تحقیق (۳) ازرق کے لیے دو وجوہ (ا) ترقیق راء (ب) تفخیم راء۔

سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ

تُصْلٰی تاء مضمومہ سے شعبہ۔ ابوعمرو اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین تاء مفتوحہ سے تَصْلٰی پڑھتے ہیں۔ لَا یُسْمَعُ یاء مضمومہ سے رویس، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں۔ لَا تُسْمَعُ تاء تانیث اور اس کے ضمہ سے نافع پڑھتے ہیں اور باقین لَا تَسْمَعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاء تانیث اور اس کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

۵ / ۹۹۰	حَبْرٌ غَلَا لَاغِيَةٌ لَّهُمْ وَشُدْ (حبر، غ)	اِيَابَهُمْ ثَبْتًا وَّ كَسْرَ الْوَتْرِ رُدْ (ث، ر)

(ت) (حَبْرٌ غَلَا کا ترجمہ ہو چکا) لَا غِيَةٌ سابقہ مذکورین کے لیے ہے۔ اِيَابَهُمْ کی یاء کو تشدید سے ابوجعفر کے لیے پڑھنا ثابت ہوا ہے۔ وَالْوَتْرِ کے واؤ کا کسرہ کسائی، حمزہ اور خلف العاشر کے لیے قوی قرآءت طلب کرلو۔

(ل) حَبْرٌ نیک عالم۔ غَلَا يَغْلُوْ غُلُوًّا سے زیادہ ہونا، مہنگا ہونا، بلند ہونا۔ ثَبْتًا ثَبَتَ ثَبَاتًا وَ ثُبُوْتًا ٹھہرنا، قیام کرنا، مداومت کرنا، ثابت ہونا۔ رُدْ رَادَ يَرُوْدُ سے طلب کرنا۔

(ف) لَاغِيَةٌ تاء کے رفع سے نافع، مکی، ابوعمرو اور رویس پڑھتے ہیں باقین تاء کے نصب سے لَاغِيَةً پڑھتے ہیں اِيَّابَهُمْ یاء مشددہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین یاء مخففہ سے اِيَابَهُمْ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

وَالْوِتْرِ واؤ کے کسرہ سے کسائی، حمزہ اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین واؤ کے فتحہ سے وَالْوَتْرِ پڑھتے ہیں۔

٦ / ۹۹۱	فَتًى فَقَدَّرَ الثَّقِيْلُ ثُبْ كَلَا (فتی، ث، ك)	وَ بَعْدَ بَلْ لَّا اَرْبَعٌ غَيْبٌ حَلَا (ح)

(ت) (فَتًى کا ترجمہ ہو چکا) فَقَدَّرَ دال کی تشدید والا ابوجعفر اور شامی کے لیے قابل رجوع اور محفوظ کیا گیا ہے۔ اور بَلْ لَّا کے بعد والے چار کلمات ابوعمرو اور رویس کے لیے بغیر خلف اور روح کے لیے خلف کے ساتھ شیریں مددگار اور قوی ہوئے ہیں۔

(ل) فَتًى نوجوان، قوی۔ ثُبْ ثَابَ يَثُوْبُ سے رجوع کرنا۔ حَلَا شیریں۔ میٹھا۔ كَلَا كَلَّا باب فَتَحَ سے حفاظت کرنا، کوڑے مارنا، محفوظ کرنا۔

(ف) فَقَدَّرَ دال مشددہ سے ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین دال مخففہ سے فَقَدَرَ پڑھتے ہیں۔ بَلْ لَّا کے بعد آنے والے چار کلمات یعنی لَا يُكْرِمُوْنَ۔ وَلَا يَحُضُّوْنَ۔ وَيَاْ كُلُوْنَ اور وَيُحِبُّوْنَ کو یاء غیب سے ابوعمرو اور رویس پڑھتے ہیں جبکہ روح کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) اسی طرح یاء غیب سے (بطریق الدرہ) (ب) تُكْرِمُوْنَ۔ تَحُضُّوْنَ۔ تَاْكُلُوْنَ اور تُحِبُّوْنَ تاء خطاب سے (بطریق طیبہ) اور باقین کی بھی قرآءت تاء خطاب سے ہے۔

۷ / ۹۹۲	شُدْ خُلْفُ غَوْثٍ وَّتَحُضُّوْ ضَمَّ حَا (ش، غ)	فَافْتَحْ وَ مُدَّ نَلْ شَفَا ثِقْ وَافْتَحَا (ن، شفا، ث)

(ت) (شُدْ خُلْفُ غَوْثٍ کا ترجمہ ہو چکا) اور وَلَا تَحُضُّوْنَ میں عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر کے لیے حاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ضمہ کو فتحہ سے بدلو اور مد بھی کرو اس قراءت کو اعتماد سے حاصل کر لو اس نے شفا دی ہے۔

(ل) شُدْ شَدَّ شَدًّا سے دوڑنا، بلند ہونا، قوی کرنا، مضبوط کرنا، غَوْثٌ غَاثَ يَغُوْثُ سے مدد کرنا، مددگار۔ نَلْ نَالَ يَنَالُ سے حاصل کرنا۔ شَفَا شَفٰی يَشْفِيْ سے شفا دینا۔ ثِقْ وَثَقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔

(ف) (۱) وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ حاء مفتوحہ مع الف سے عاصم، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور ابوجعفر پڑھتے ہیں (۲) نافع، مکی، اور شامی کے لیے حذف الف سے تَحُضُّوْنَ (۳) ابوعمرو اور رویس کے لیے بالیاء يَحُضُّوْنَ (۴) اور روح کے لیے دو وجوہ (ا) بالیاء ابوعمرو اور رویس کی طرح (ب) بالتاء نافع، مکی اور شامی کی طرح۔ جیسا کہ تفصیل پچھلے شعر میں بیان بھی ہو چکی ہے۔

٨/٩٩٣	يُوْثِقُ يُعَذِّبُ رُضْ (ر) ظُبًى (ظ) وَّلُبَّدَا	ثِقَلْ ثَرًا (ث) اَطْعَمَ فَاكْسِرْ وَامْدُدَا

(ت) يُوْثِقُ کی ثاء اور يُعَذِّبُ کی ذال کو کسائی اور یعقوب کے لیے فتحہ دینا قوی دلائل والا ہے اس کے اوپر عبور حاصل کر لو۔ لُبَّدًا کی باء کو ابوجعفر کے لیے تشدید سے پڑھو۔ اَطْعَمَ کے ہمزہ کو کسرہ اور عین پر مد دو۔

(ل) رُضْ رَاضَ باب نَصَرَ سے سمجھ دار ہونا، رام کرنا، محنت سے حاصل کرنا۔ ظُبًى تیزیوں والا۔ ثَرَا يَثْرُوْ سے مالدار ہونا، خیر والا ہونا۔ اُمْدُدَا مدد دینا۔

(ف) وَلَا يُوْثَقُ۔ لَا يُعَذَّبُ ثاء اور ذال کے فتحہ سے کسائی اور یعقوب پڑھتے ہیں باقین ثاء اور ذال کے کسرہ سے يُوْثِقُ اور يُعَذِّبُ پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: سورۃ الفجر میں دو یاءات اضافت ہیں۔ (۱) رَبِّیٓ اَكْرَمَنِ (۲) رَبِّیٓ اَهَانَنِ دونوں کو یاء مفتوحہ سے نافع، ابوجعفر، مکی اور ابوعمرو پڑھتے ہیں باقین یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

یاءات زوائد: سورۃ الفجر میں چار یاءات زوائد ہیں۔ (۱) يَسْرِ ے نافع، ابوجعفر اور ابوعمرو وصلاً اثبات وقفاً حذف یعقوب اور مکی حالین میں اثبات۔ باقین حالین میں حذف۔ (۲) بِالْوَادِ ے ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ یعقوب اور مکی حالین میں اثبات۔ قنبل وصلاً اثبات اور وقفاً دو وجوہ (ا) اثبات (بطریق شاطبیہ) (ب) حذف (بطریق طیبہ) اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ (۳) اَكْرَمَنِ ے (۴) اَهَانَنِ ے نافع۔ ابوجعفر وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ ابوعمرو کے لیے وصلاً دو وجوہ (ا) اثبات (ب) حذف (اور یہ دونوں وجوہ بطریق شاطبیہ وطیبہ ہیں) اور وقفاً حذف ہے۔ یعقوب اور بزی کے لیے حالین میں اثبات اور باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

لُبَّدًا باء مشددہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین باء مخففہ سے لُبَدًا پڑھتے ہیں۔ اِطْعٰمٌ ہمزہ مکسورہ اور عین کے بعد اثبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف اور میم کی تنوین سے حمزہ، خلف العاشر، نافع، ابوجعفر، شامی، یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں باقین ہمزہ۔ اور میم کے فتحہ اور حذف الف سے أَطْعَمَ پڑھتے ہیں۔

فَاخْفِضْ فَتًى عَمَّ ظَهِيرًا نَّدَبَهُ		وَارْفَعْ وَنَوِّنْ فَكُّ فَارْفَعْ رَقَبَهُ	۹/۹۹۴
فتی عم ظ ن			

ت اور میم کو رفع دو اور تنوین والا بنا دو۔ اور فَكُّ کے کاف کو رفع اور رَقَبَةٌ کی تاء کو جر دینا حمزہ، خلف العاشر، نافع، ابوجعفر، شامی، یعقوب اور عاصم کے لیے قوی، عام، مددگار اور مدعو کرنے والا ہے۔

ل فَتًى نوجوان، قوی۔ نَوِّنْ تنوین والا بنانا۔ عَمَّ يَعُمُّ سے پھیلنا، عام ہونا۔ ظَهِيرًا مددگار۔ نَدَ بَهُ نَدَبَ باب نَصَرَ سے میت پر رونا، بلانا، اُکسانا، باب سَمِعَ سے پیٹھ کا زخم سے نشان والی ہونا، زخم کے نشان کا سخت ہونا۔

ف فَكُّ رَقَبَةٍ کاف کے رفع اور تاء کے جر سے حمزہ، خلف العاشر، نافع، ابوجعفر، شامی، یعقوب اور عاصم پڑھتے ہیں باقین کاف کے فتحہ اور تاء کے نصب سے فَكَّ رَقَبَةً پڑھتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الشَّمْسِ إِلَىٰ آخِرِ الْقُرْآنِ (۵)

أَنْ رَّآهُ زَكَا بِخُلْفٍ وَّاكْسِرِ		وَلَا يَخَافُ الْفَاءُ عَمَّ وَاقْصُرِ	۱/۹۹۵
ز ا		عم ا	

ت وَلَا يَخَافُ میں مدنیین اور شامی کے لیے فاء مشہور ہوا ہے۔ أَنْ رَّآهُ اسی طرح قنبل کے لیے خلف کے ساتھ پاکیزہ ہوگیا ہے..........

ل عَمَّ يَعُمُّ سے عام ہونا، مشہور ہونا۔ زَكَا يَزْكُوْ سے پاک ہونا۔ اِكْسِرْ کسرہ دینا۔

ف فَلَا يَخَافُ کلمہ فَلَا فاء کے ساتھ نافع، ابوجعفر اور شامی پڑھتے ہیں باقین واؤ سے وَلَا يَخَافُ پڑھتے ہیں۔

سُورَةُ الْعَلَقِ

أَنْ رَّآهُ میں قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) أَنْ رَّأَهُ ہمزہ مفتوحہ کے بعد حذف الف سے (بطریق شاطبیہ) (ب) أَنْ رَّآهُ ہمزہ مفتوحہ مع الف (بطریق طیبہ) اور یہی اثبات الف سے باقین کی بھی قرآءت ہے۔

نوٹ: وَّاكْسِرِ کا ترجمہ اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ

۲/۹۹۶	مَطْلَعِ	لَامَهُ	رَوَى	اضمُمْ	اَوَّلَا		تَاتَرَوُنَّ	كَمْ	رَسَا	وَثِقّلَا
			روى					ك	ر	

(ت) مَطْلَعِ اس کے لام کو کسائی اور خلف العاشر کے لیے کسرہ دینا روایت کیا گیا ہے۔ پہلے لَتَرَوُنَّ کی تاء کو شامی اور کسائی کے لیے ضمہ دینا متعدد مواقع پر قوی ہوا ہے۔

(ل) رَوٰی یَرْوِیْ سے روایت کرنا، کَمْ بہت مرتبہ۔ رَسَا باب نَصَرَ سے ثابت ہونا، استوار ہونا، صلح کرانا، اختلاف مٹانا۔ ثِقّلَا حدیث بیان کرنا، مضبوط ہونا، تشدید سے پڑھنا۔

(ف) مَطْلِعِ لام کے کسرہ سے کسائی اور خلف العاشر پڑھتے ہیں باقین لام کے فتحہ سے مَطْلَعِ پڑھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

لَتُرَوُنَّ الْجَحِیْمَ تاء کے ضمہ سے شامی اور کسائی پڑھتے ہیں باقین تاء کے فتحہ سے لَتَرَوُنَّ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: موقع ثانی ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا کو بالاجماع تمام قراء عشرہ نے تاء کے فتحہ سے پڑھا ہے۔

نوٹ: ثِقّلَا کا ترجمہ اگلے شعر میں ملاحظہ کریں۔

سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃِ

۳/۹۹۷	جَمَّعَ	كَمْ	ثَنَا	شَفَا	شِمْ	وَعَمَدْ		صُحْبَةٌ	ضَمَّهُ	لِئِيْلَافِ	ثَمَدْ
		ك	ث	شفا	ش			صحبه			ث

(ت) جَمَّعَ کی میم کو شامی، ابوجعفر، حمزہ، کسائی، خلف العاشر اور روح کے لیے تشدید والا بنا دو متعدد مرتبہ اس محفوظ شدہ قرآءت نے شفا دی ہے تم اس کی طرف توجہ کرو۔ اور عَمَدٍ کے عین و میم کے دو ضموں کو شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی جماعت نے پڑھا ہے۔ لِإِیْلٰفِ حذف ہمزہ کی وجہ سے ابوجعفر کے لیے علم کے حوض کی طرح ہوا ہے۔

(ل) کَمْ بہت مرتبہ۔ شَفَا شَفٰی یَشْفِیْ سے شفا دینا۔ شِمْ شَمَّ سے سونگھنا، اندازہ کرنا۔ صُحْبَةٌ جماعت۔ ثَمَدْ ثَمَدَ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے حوض بنانا، پانی کا قلیل ہونا۔

(ف) اَلَّذِیْ جَمَّعَ میم مشددہ سے شامی، ابوجعفر، حمزہ، کسائی، اور خلف العاشر پڑھتے ہیں۔ باقین میم مخففہ سے جَمَعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ قُرَیْشٍ

لِاِیْلٰفِ حذف ہمزہ سے ابوجعفر پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بقایا قرآءت اگلے شعر میں بیان ہو رہی ہیں۔

۹۹۸	بِحَذْفِ هَمْزٍ وَّاحْذِفِ الْيَاءَ كَمَنْ (ك)	إِلَافِ ثِقْ (ث) وَهَا أَبِيْ لَهَبٍ سَكَنْ

ت (بَحَذْفِ هَمْزٍ کا ترجمہ ہو چکا) اور اس میں شامی نے یاء کو حذف اور ساقط کر دیا ہے اور اِلٰفِهِمْ میں اسی طرح حذف یاء سے ابوجعفر کے لیے بھروسہ کرلو۔ اَبِیْ لَهَبٍ کی ہاء مکی اللہ کے فرمانبردار کے لیے ساکن ہو گئی ہے۔

ل کَمَنْ پوشیدہ کرنا، ساقط کرنا، پوشیدہ ہونا۔ ثِقْ وَثَقَ يَثِقُ سے اعتماد کرنا۔

ف لِاِلٰفِ ہمزہ کے بعد والی یاء کے حذف سے شامی پڑھتے ہیں۔ گویا تین قرآءات اس طرح ہیں۔ (۱) لِاِیْلٰفِ: حذف ہمزہ: ابوجعفر (۲) لِاِلٰفِ: حذف یاء: شامی (۳) لِاِیْلٰفِ: اثبات ہمزہ و یاء: باقین۔ اِلٰفِهِمْ ہمزہ مکسورہ اور حذف یاء سے ابوجعفر پڑھتے ہیں باقین اِیْلٰفِهِمْ ہمزہ مکسورہ مع اثبات یاء سے پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

یاء اضافت: سورۃ الکافرون میں ایک یاء اضافت ہے۔ (۱) وَلِیَ نافع حفص اور ہشام کے لیے یاء کا فتحہ اور باقین کے لیے یاء کا سکون۔

یاء زائدہ: سورۃ الکافرون میں ایک یاء زائدہ ہے۔ (۱) دِیْنِ یعقوب حالین میں اثبات باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

اَبِیْ لَهْبٍ ہاء ساکنہ سے مکی پڑھتے ہیں باقین ہاء مفتوحہ سے لَهَبٍ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ذَاتَ لَهَبٍ میں بالاجماع تمام قراء عشرہ کے لیے ہاء کا فتحہ ہے۔ شعر میں ناظم کا اَبِیْ کا کلمہ لانے سے مقصود یہی ہے کہ ذَاتَ لَهَبٍ خارج ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵/۹۹۹ دِينًا وَّحَمَّالَةُ نَصبُ الرَّفعِ نَم (د، ن)		وَالنَّافِثَاتِ عَن رُّوَيسِ الخُلفُ تَم

ت (دِينًا کا ترجمہ ہو چکا) حَمَّالَةُ میں عاصم کے لیے تاء کے رفع کی بجائے اس کا نصب خوشبو کی طرح پھیل گیا ہے۔ اور النّٰفِثٰتِ میں رویس سے خلف منقول ہو کر مکمل ہو گیا ہے۔

ل دِينًا دَانَ دِينًا سے دین اختیار کرنا، الدِّينِ ملکیت، پرہیزگاری۔ فرمانبرداری، الدِّيَانَةُ دینداری، تمام وہ چیزیں جو اللہ کی فرمانبرداری میں آ جائے۔ تَمُّ تَمَّ تَمًّا سے پورا ہونا، پورا کرنا، جاری و نافذ کرنا۔ نَمُّ بلند ہونا، ظاہر ہونا۔

ف حَمَّالَةَ الحَطَبِ تاء کے نصب سے عاصم پڑھتے ہیں باقین تاء کے رفع سے حَمَّالَةُ پڑھتے ہیں۔

سُورَةُ الفَلَقِ

رویس کے لیے النَّفّٰثٰتِ میں دو وجوہ ہیں (ا) النّٰفِثٰتِ فاء مکسورہ مخففہ بغیر الف (بطریق طیبہ) (ب) النَّفّٰثٰتِ فاء مفتوحہ مشددہ مع الف (بطریق الدرہ) باقین بھی النّٰفِثٰتِ پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہاں پہنچ کر طیبہ کے فروش کی تشریح و توضیح مکمل ہوگئی۔ اللہ وحدہ لاشریک اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

بَابُ التَّكبِيرِ (١١)

۱/۱۰۰۰ وَسُنَّةُ التَّكبِيرِ عِندَ الخَتمِ		صَحَّت عَنِ المَكِّيِّنَ اَهلِ العِلمِ

ت اور قرآن کو مکمل پڑھ لینے کے وقت تکبیر کی عادت وہ ان علماء مکہ سے صحت کے ساتھ بطریق تواتر مروی ہے جو بڑے اہل علم ہیں۔

ل سُنَّةُ التَّكبِيرِ تکبیر کی عادت۔ صَحَّت صَحَّ يَصِحُّ سے درست ہونا۔ عِندَ الخَتمِ ختم کے وقت۔

۲/۱۰۰۱ فِي كُلِّ حَالٍ وَّلَدَى الصَّلَاةِ		سُلسِلَ عَن اَئِمَّةٍ ثِقَاتِ

ت یہ تکبیر کی سنت تمام حالتوں اور نماز کی حالت میں منقول ہوئی ہے جو کہ ثقہ ائمہ سے مسلسل اور متصل طور پر روایت کی گئی ہے۔

ل فِي كُلِّ حَالٍ ہر حال میں، تمام حالتوں میں۔ لَدَى الصَّلَاةِ نماز میں۔ سُلسِلَ مسلسل روایت کی گئی۔ عَن اَئِمَّةٍ ثِقَاتِ ثقہ اماموں سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳/۱۰۰۲	مِنْ اَوَّلِ انْشِرَاحٍ اَوْ مِنَ الضُّحٰی	مِنْ اٰخِرٍ اَوْ اَوَّلٍ قَدْ صُحِّحَا

(ت) سورۃ الانشراح کے آغاز سے یا سورۃ الضحیٰ کے آخر سے یا سورۃ الضحیٰ کے آغاز سے اس کا پڑھنا درست ومعتبر قرار دیا گیا ہے۔

(ل) مِنْ اَوَّلِ انْشِرَاحٍ سورۃ الانشراح کے شروع سے۔مِنْ اٰخِرٍ آخر سے۔صُحِّحَا صحیح قرار دیا گیا۔

(ف) تکبیر کی ابتداء کے تین مذاہب اس شعر میں بیان فرمائے (۱) سورۃ الانشراح کے آغاز سے (۲) سورۃ الضحیٰ کے آخر سے (۳) سورۃ الضحیٰ کے آغاز سے۔

۴/۱۰۰۳	لِلنَّاسِ هٰكَذَا وَقِيلَ اِنْ تُرِدْ	هَلِّلْ وَبَعْضٌ بَعْدَ لِلّٰهِ حَمِدْ

(ت) تکبیر کی انتہاء سورۃ الناس تک اسی طرح ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر تم چاہو تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے پہلے تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی پڑھ لو اور بعض حضرات نے تکبیر کے بعد وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

(ل) هٰكَذَا اسی طرح۔تُرِدْ اَرَادَ يُرِيْدُ سے ارادہ کرنا، چاہنا۔هَلِّلْ تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا۔

(ف) اختتام تکبیر کے دو طریقے ہیں۔(۱) سورۃ الناس کے آغاز میں تکبیر پڑھنا (۲) سورۃ الناس کے اختتام پر تکبیر پڑھنا۔ اور تکبیر سے پہلے تہلیل کا اضافہ اور تکبیر کے بعد وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کا اضافہ کیا ہے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

۵/۱۰۰۴	وَالْكُلُّ لِلْبَزِّي رَوَوْا وَقُنْبُلَا	مِنْ دُوْنِ حَمْدٍ وَلْسُوْسِ نُقِّلَا

(ت) اور یہ تمام اقوال بزی کے لیے روایت کیے گئے ہیں اور قنبل کے لیے تحمید والے قول کے علاوہ باقی دو قول ہیں۔ (وَلِسُوْسِ نُقِّلَا کا ترجمہ آگے آرہا ہے)

(ل) رَوَوْا رَوٰی يَرْوِی سے روایت کرنا، بیان کرنا۔مِنْ دُوْنِ حَمْدٍ تحمید کے بغیر۔نُقِّلَا نَقَلَ يَنْقُلُ سے نقل کرنا، منتقل کرنا۔

۶/۱۰۰۵	تَكْبِيرُهٗ مِنَ انْشِرَاحٍ وَّرُوِیْ	عَنْ كُلِّهِمْ اَوَّلَ كُلٍّ يَّسْتَوِیْ

(ت) اور سوسی کے لیے آغاز سورۃ الانشراح سے آغاز سورۃ الناس تک صرف تکبیر کا پڑھنا نقل کیا گیا ہے اور ایک قول کے مطابق صرف تکبیر ان تمام قراء عشرہ سے ہر سورت کے شروع میں روایت کی گئی ہے جبکہ یہ تکبیر تمام قراء سے تمام سورتوں کے اوائل میں برابر اطلاق اور عمومیت والی ہے۔

(ل) تَكْبِيرُهٗ اس کی تکبیر۔رُوِیْ رَوٰی يَرْوِی سے روایت کرنا۔عَنْ كُلِّهِمْ ان تمام سے۔يَسْتَوِیْ اِسْتَوٰی يَسْتَوِی سے برابر ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف امام ابوعمرو بصریؒ کے راوی سوسی سے صرف تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ سورۃ الانشراح کے شروع سے سورۃ الناس کے آغاز تک پڑھنا ثابت ہے۔ اور ایک مذہب یہ ہے کہ تمام قراء عشرہ سے صرف تکبیر تمام قرآن کریم میں ہر سورت سے پہلے استعاذہ اور بسملہ کے درمیان ہے مگر سورۃ البراءت پر تکبیر نہیں پڑھی جائے گی۔ اب تک کی بات کا ماحصل یہ ہوا کہ (۱) بزی کے لیے تین وجوہ ہیں (ا) تکبیر (ب) تکبیر سے پہلے تہلیل (ج) تہلیل وتکبیر کے بعد تحمید۔ (۲) قنبل کے لیے دو وجوہ ہیں (ا) تکبیر (ب) تکبیر سے پہلے تہلیل۔ (۳) سوسی کے لیے ''تقریب النشر'' اور ''اتحاف فضلاء البشر فی القراءات الاربع عشر'' کے حوالے سے ایک وجہ تکبیر ہے۔ (۴) قراء عشرہ کے لیے سورۃ الضحیٰ کے اختتام سے سورۃ الناس تک صرف تکبیر۔ (۵) بعض حضرات کا مذہب یہ ہے تمام قراء عشرہ کے لیے تمام قرآن میں ہر سورت پر تکبیر پڑھتے ہیں اس صورت میں بسملہ کے بعد تکبیر پڑھی جائے گی لہٰذا امام حمزہؒ اور امام خلف العاشرؒ کے لیے بھی اس وجہ کو اختیار کریں گے تو پہلی سورت کے آخر پر وقف کیا جائے گا پھر اگلے سانس میں بسملہ پڑھی جائے گی اور بعد ازاں تکبیر پڑھ کر نئی سورت کا آغاز کیا جائے گا۔ (۶) علامہ جزریؒ ''النشر فی القراءات العشر'' میں بیان فرماتے ہیں کہ بروایت عمری امام ابوجعفرؒ سے بھی تکبیر منقول ہے۔

نوٹ: لیکن چونکہ یہ ایک مستحب عمل ہے اس لیے تمام قراء کے تمام راویین کے لیے تہلیل وتکبیر وتحمید پڑھنے کا معمول ہے جو کہ سورۃ الضحیٰ کے اختتام سے سورۃ الناس تک پڑھی جاتی ہے۔

۷ / ۱۰۰۶	وَامْنَعْ عَلَى الرَّحِيْمِ وَقْفًا اِنْ تَصِلْ	كُلًّا وَّ غَيْرَ ذَا اَجِزْ مَا يَحْتَمِلْ

ت اور تم اَلرَّحِیْمِ پر وقف کو منع کر دو اگر تم تمام کو وصل کر کے پڑھو اور تم اس کے علاوہ وجوہ کو جائز قرار دو جو احتمال رکھتی ہو۔

ل اِمْنَعْ مَنَعَ یَمْنَعُ سے منع کرنا، روکنا۔ وَقْفًا وقف کرنا۔ اَجِزْ جائز قرار دینا۔ مَا یَحْتَمِلُ جو احتمال رکھتی ہو۔

ف سورت کے آخر اور تکبیر کے ساتھ وصل کرے تو بسم اللہ پر وقف نہ کرے جیسے لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ اللّٰہُ اَکْبَرُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالْعَصْرِ ○ پس یہاں اَلرَّحِیْمِ پر وقف کرنا درست نہیں بلکہ وصل کل کرو۔

﴿قولہ﴾ مَا یَحْتَمِلُ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ضربی عقلی وجوہ ہونے کا احتمال رکھتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔ (۱) اختتام سورت (۲) تکبیر (۳) بِسْمِ اللّٰہِ (۴) آغاز سورت اور جائز وجوہ درج ذیل ہیں۔ (۱) فصل کل (۲) فصل اول وثانی ووصل ثالث (۳) وصل کل (۴) وصل اول وثالث وفصل ثانی (۵) وصل اول فصل ثانی وثالث (۶) فصل اول وصل ثانی وثالث (۷) فصل اول وثالث ووصل ثانی۔

۸ / ۱۰۰۷	ثُمَّ اقْرَا الْحَمْدَ وَخَمْسَ الْبَقَرَهْ	اِنْ شِئْتَ حِلًّا وَّ ارْتِحَالًا ذَكَرَهْ

ت ختم قرآن کے بعد پھر اگر تم چاہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے بعد سورۃ البقرہ کی آغاز والی پانچ آیات پڑھ لو اس طرح سے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ والی حدیث پر عمل کرنے والے ہو جاؤ گے۔

ف سورۃ الناس کے بعد سورۃ الفاتحہ اور پھر سورۃ البقرہ کی پہلی پانچ آیات یعنی اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھ لیا جائے تو اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ والی حدیث پر عمل ہو جائے گا۔

((عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اللّٰهِ، قَالَ اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَمِنْ اٰخِرِهٖ اِلٰی اَوَّلِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ.))

''یعنی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل سب اعمال سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔ دریافت کیا گیا: یا رسول ﷺ! اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ صاحب قرآن جو قرآن کو اول سے آخر تک پڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر اس کے آخر سے اول کی طرف چلا جاتا ہے یعنی جب کبھی بھی ختم کرتا ہے اُسی وقت دوسرا شروع کر دیتا ہے۔'' (ترمذی)

اس کے علاوہ بھی اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ کی احادیث وارد ہیں جنہیں امام بیہقی رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ امام ابوعبداللہ حلیمی رحمہ اللہ امام طبرانی رحمہ اللہ اور صاحب مسند الفردوس نے بیان کی ہیں اس کے علاوہ امام دانی رحمہ اللہ نے زید بن اسلم رحمہ اللہ سے اور ابن وھب رحمہ اللہ نے ابوعفان مدنی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ یہ ایک مستحب عمل ہے جس پر عمل کرنے سے ثواب کی امید ہے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

٩ / ١٠٠٨	وَادْعُ وَاَنْتَ مُوْقِنُ الْاِجَابَهْ	دَعْوَةُ مَنْ يَّخْتِمُ مُسْتَجَابَهْ

ت اور تم ختم قرآن کے بعد دعا کرو یہ یقین کرنے والے ہو کر کہ اس موقع پر دعا کی قبولیت کا وقت ہے یقیناً ختم قرآن کے وقت جو دُعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

١٠ / ١٠٠٩	وَلْيُعْتَنٰی بِاَدَبِ الدُّعَاءِ	وَلْتُرْفَعِ الْاَيْدِیْ اِلَی السَّمَاءِ

ت اور ضروری ہے کہ آداب دعا کا اہتمام کیا جائے اور ضروری ہے کہ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے جائیں۔

١١ / ١٠١٠	وَلْيُمْسَحِ الْوَجْهُ بِهَا وَالْحَمْدُ	مَعَ الصَّلَاةِ قَبْلَهٗ وَبَعْدُ

ت اور یہ بھی درست ہے کہ دعا سے فراغت کے بعد اپنے ہاتھوں سے چہرہ کو مل لیا جائے اور دعا کے آغاز اور دعا کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت ﷺ پر درود بھی پڑھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَاتِمَةُ الْقَصِيْدَةِ (۵)

۱/۱۰۱۱	وَهٰهُنَا تَمَّ نِظَامُ الطَّيِّبَهْ	اَلْفِيَّةً سَعِيْدَةً مُّهَذَّبَهْ

ت اور یہاں اب قصیدہ طیبہ اختتام پذیر ہوتا ہے۔ جو کہ تقریباً ہزار اشعار والا خوش بخت اور عیوب سے پاک کلام ہے۔

۲/۱۰۱۲	بِالرُّوْمِ مِنْ شَعْبَانَ وَسْطِ سَنَةِ	تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةِ

ت بلا د روم میں ماہ شعبان سات سو ننانوے (۷۹۹ھ) کے تقریباً وسط میں اس قصیدہ کا اختتام ہوا۔

ف علامہ جزریؒ نے یہ قصیدہ بلاد روم کے شہر بروصہ میں جو خلافت عثمانیہ کا دارالحکومت تھا اور اس وقت سلطان عادل بایزید بن سعید بن اَوْرَ خان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۴۷ء۔۱۴۰۳ء) کا زمانہ تھا تحریر کیا اور اس کا سنہ تالیف شعبان ۷۹۹ھ ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ علامہ جزریؒ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "النشر فی القراءات العشر" بھی اسی سال مذکور میں اوائل ماہ ربیع الاول ۷۹۹ھ میں بروصہ شہر میں ہی شروع کی اور ماہ ذی الحجہ ۷۹۹ھ کو اس کی تکمیل ہوئی۔ گویا اصل ماخذ اور اس کا منظوم خلاصہ ایک ہی زمانہ میں تحریر کیے ہیں۔ (دیکھو النشر فی القراءات العشر)

نوٹ: بعض حضرات نے تحریر کیا ہے کہ قصیدہ طیبہ کی ابتداء بھی روم یعنی اٹلی میں ہوئی اور اختتام پذیر بھی روم شہر میں ہوا یہ ان کا وہم ہے۔ بِالرُّوْمِ سے مراد بلاد روم ہے اٹلی کا شہر روم نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھو "المنجد فی اللغۃ والادب والعلوم" مطبوعہ بیروت میں "معجم لاعلام الشرق والغرب" صفحہ ۶۴۔ صفحہ ۷۳۔ اس کے علاوہ علامہ جزریؒ کے صاحبزادے علامہ احمد الجزریؒ نے بھی اپنی شرح طیبہ میں اس کی تصریح کی ہے دیکھو شرح طیبہ صفحہ ۴۳۰ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی لاہور۔ اور یہی بات حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ نے کہی ہے دیکھو المراءۃ النیرہ .
(ختم قرآن کا مستحب طریقہ صفحہ ۱۳)

۳/۱۰۱۳	وَقَدْ اَجَزْتُهَا لِكُلِّ مُقْرِئِ	كَذَا اَجَزْتُ كُلَّ مَنْ فِيْ عَصْرِيْ

ت اور بے شک میں نے قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے ہر استاد کو اس کی اجازت دی اسی طرح میں نے ہر اس قاری مقری کو اس قصیدہ کے روایت کرنے کی اجازت دے دی جو میرے زمانہ میں موجود ہے۔

۴/۱۰۱۴	رِوَايَةً بِشَرْطِهَا الْمُعْتَبَرِ	وَقَالَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْجَزَرِيْ

ت یہ روایت کرنے کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی جارہی ہے جو کسی بھی اہل فن کے یہاں معتبر ہوتی ہیں اور اس مضمون کو محمد جو جزری کے صاحبزادے ہیں نے زبان سے بھی کہہ دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) اس شعر میں علامہ جزریؒ اہل اور قابل شخص کو اس قصیدے کے پڑھنے پڑھانے کی اجازت دے رہے ہیں اور یہ اجازت تحریری اور زبانی دونوں ذریعے سے دی گئی ہے۔

﴿قولہ﴾ بِشَرْطِهَا الْمُعْتَبَرِ بہت وسیع مفہوم ہے جس سے اجازت لینے والے اور مجیز دونوں پر بڑی بھاری ذمہ داری آجاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا قول امام مسلمؒ اپنے مقدمہ مسلم میں بیان فرماتے ہیں کہ "اَلْاَسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلَا الْاَسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ" یعنی علوم دین کی منتقلی کا دارو مدار لقاء اور اسناد پر ہے اور اگر یہ لقاء اور اسناد نہ ہوتیں تو کوئی بھی شخص کچھ بھی کہہ سکتا تھا۔

الحمد للہ انہی معتبر شروط کی بناء پر مجھے قصیدہ طیبہ کی سند و اجازت میرے محترم اور شفیق استاذ گرامی شیخ العرب والعجم الشیخ القاری المقری السید عبدالفتاح السید المرصفی المصری الازہری رحمۃ اللہ واسعہ نے مرحمت فرمائی انہیں یہ اجازت الاستاذ العالم الفاضل الشیخ احمد عبدالعزیز الزیات المقری المصری الازہریؒ نے عطا کی انہیں الشیخ عبدالفتاح الھنیدی المصریؒ نے مرحمت کی انہیں شیخ الاقراء مصر الشیخ محمد بن احمد المعروف امام متولیؒ نے مرحمت کی انہیں الشیخ احمد الدری التہامیؒ نے انہیں الشیخ احمد بن محمد المعروف سلمونہؒ نے انہیں الشیخ السید ابراہیم العبیدیؒ نے انہیں الشیخ عبدالرحمٰن الاجھوریؒ نے انہیں الشیخ ابی السماح احمد البقریؒ نے انہیں الشیخ محمد بن قاسم البقریؒ نے انہیں الشیخ عبدالرحمٰن الیمنیؒ نے انہیں ان کے والد الشیخ شحاذۃ الیمنیؒ نے انہیں الشیخ ناصر الدین الطبلاویؒ نے انہیں شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا الانصاریؒ نے انہیں شیخ ابونعیم رضوان العقبیؒ نے اور انہیں الحافظ الحدیث المقری الشیخ محمد بن محمد بن محمد بن یوسف الجزری الشافعیؒ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ علامہ جزریؒ سے آنحضرت ﷺ تک کی اسناد علامہ جزریؒ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "النشر فی القراءات العشر" میں تفصیل سے بیان کر دی گئی ہیں۔

وَقَالَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْجَزَرِیْ یہاں پہنچ کر علامہ جزریؒ نے دوبارہ اپنا نام اور ولدیت بتائی ہے اور یہ چیز علوم دینیہ میں ضروری ہوتی ہے۔ علامہ جزریؒ کا پورا نام ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الشہیر بابن الجزری ہے۔ ۲۵۔ رمضان المبارک ۷۵۱ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۳۵۰ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۹۔ ربیع الاول ۸۳۳ھ مطابق ۲۔ دسمبر ۱۴۲۹ء بروز جمعۃ المبارک کو شیراز میں وفات پائی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ "دار القرآن" میں مدفون ہوئے۔

۵ / ۱۰۱۵	يَرْحَمُهُ	بِفَضْلِهِ	الرَّحْمٰنُ	فَظَنُّهُ	مِنْ	جُوْدِهِ	الْغُفْرَانُ

(ت) اللہ رحمٰن و رحیم اپنے فضل و کرم سے رحم والا معاملہ فرمائے اور بے شک گمان تو اس ذات باری تعالیٰ سے کرم، مغفرت اور گناہوں سے معافی کا ہی ہے۔

(ف) یہاں پہنچ کر الحمد للہ قصیدہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ راقم کے گناہوں کو معاف فرمائے اور گناہوں پر قلم عفو پھیر دے نیز یہ بندہ ناچیز اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت ناظمؒ اور ان کے تمام اساتذہ کرامؒ اور تمام خادمین قرآنؒ کی مغفرت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرتا ہے کہ وہ میرے اور میرے والدین ماجدین، اساتذہ کرام اور دیگر مؤمنین مؤمنات پر اپنا رحم وکرم فرمائے آمین یارب العالمین۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

خادم القرآن الکریم

محمد ادریس العاصم

مدیر التعلیم المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن

بنگلہ ایوب شاہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

۲۵/ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

م/ اکتوبر ۲۰۰۶

الحمد للہ استاذ گرامی قدر کی شرح طیبۃ النشر کی پروف ریڈنگ سے فراغت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

العارض

قاری نجم الصبیح تھانوی عفی عنہ

صدر مدرس شعبہ تجوید وقراءت

مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق جنوری ۲۰۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ عرض شارح 3
❀ المقدمہ 6
❀ باب الاستعاذہ 48
❀ باب البسملۃ 50
❀ سورۃ ام القران 53
❀ باب الادغام الکبیر 60
❀ باب ھاء الکنایۃ 79
❀ باب المد والقصر 86
❀ باب الھمزتین من کلمۃ 95
❀ باب الھمزتین من کلمتین 109
❀ باب الھمز المفرد 112
❀ باب نقل حرکۃ الھمزۃ الی الساکن قبلھا 124
❀ باب السکت علی الساکن قبل الھمز 128
❀ باب وقف حمزۃ و ھشام علی الھمز 130
❀ باب الادغام الصغیر۔ فصل ذال اذ 142
❀ فصل دال قد 144
❀ فصل تاء التانیث 145
❀ فصل لام ھل وبل 147
❀ باب حروف قربت مخارجھا 149
❀ باب احکام النون الساکنۃ والتنوین 153
❀ باب الفتح والامالۃ وبین اللفظین 156
❀ باب امالۃ ھاء التانیث وما قبلھا فی الوقف 185
❀ باب مذاھبھم فی الراء ات 188
❀ باب اللامات 196
❀ باب الوقف علی اواخر الکلم 199
❀ باب الوقف علی مرسوم الخط 201
❀ باب مذاھبھم فی یاء ات الاضافۃ 210
❀ باب مذاھبھم فی الزوائد 222
❀ باب افراد القراء ات و جمعھا 234

باب فرش الحروف

❀ سورۃ البقرہ 240
❀ سورۃ آل عمران 284
❀ سورۃ النساء 298
❀ سورۃ المائدہ 309
❀ سورۃ الانعام 314
❀ سورۃ الاعراف 332
❀ سورۃ الانفال 346
❀ سورۃ التوبۃ 351
❀ سورۃ یونس علیہ السلام 356
❀ سورۃ ھود علیہ السلام 361
❀ سورۃ یوسف علیہ السلام 369
❀ سورۃ الرعد واختیھا 374
❀ سورۃ النحل 381
❀ سورۃ الاسراء 384
❀ سورۃ الکھف 392
❀ سورۃ مریم علیہا السلام 400

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ سورة طه عليه السلام 404
❀ سورة الانبياء عليهم السلام 412
❀ سورة الحج والمؤمنون 415
❀ سورة النور والفرقان 424
❀ سورة الشعراء واختيها 432
❀ سورة العنكبوت والروم 442
❀ ومن سورة لقمان الى سورة يس عليه السلام 446
❀ سورة يس عليه السلام 458
❀ سورة الصافات 463
❀ ومن سورة ص الى سورة الاحقاف 466
❀ سورة الاحقاف واختيها 483
❀ ومن سورة الحجرات الى سورة الرحمن ... 488
❀ سورة الرحمن عزّوجل 492
❀ ومن سورة الواقعة الى سورة التغاون 494
❀ ومن سورة التغابن الى سورة الانسان 402
❀ سورة الانسان والمرسلات 510
❀ ومن سورة النبا الى سورة التطفيف 517
❀ ومن سورة التطفيف الى سورة الشمس 520
❀ ومن سورة الشمس الى آخر القرآن 525
❀ باب التكبير 528
❀ خاتمة القصيدة 532
❀ فهرست مضامين 535

قرآن - قراءات عشرہ

المكتبة الرحمانية
٩٩-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 19809

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءت اکیڈمی®
28-الفضل مارکیٹ 17-اُردو بازار لاہور
فون: 0300-4785910, 0332-4785910, 042 - 37122423

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ